فہرست اسمائے اشرف حضرات بابرکات مندرجہ کتاب حدیقۃ الاسرار

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ

ومولوی نائب ...

تاریخ اعراس مشائخ کرام مندرجہ کتاب حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار

نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ
حضرت امام حسن ابن علی ع	۲۸ محرم	۱۶	حضرت امام حسین علیہ السلام	۱۰	۱۷	حضرت شیخ زین الدین کھوکھر	۵	۸۱	حضرت معروف کرخی	۲ یا ۸	۳۳
حضرت ابو الحسن قادرے	۵۶ ربیع ۲۰	۳۵	حضرت ابو اسحاق قادری لاہورے	۵	۴۴	حضرت ابو العباس قندھاری	۰	۲۲۷	حضرت بابا نصیب الدین		
حضرت ابو الحسن سرقانی	۱۰	۱۴۸	حضرت بشر بہائی صاحب	۱۰	۱۱۷	حضرت راز بہائی صاحب	۰	۲۸۷	کشمیری	۱۳	۲۰۸
حضرت اشرف جہانگیر سمنانی	۲۷	۹۶	دیوان ابراہیم فاروقی صاحب	۸	۸۵	حضرت حمید ابن شعیب صاحب	۳	۲۶۱	حضرت سہل ابن عبد اللہ تستری		۲۲۳
حضرت سلیمان ابن منا دہلوے	۱۴	۲۹۹	حضرت محمد صالح برادر خواجہ خانم	۰	۱۶۶	دیوان محمد یار صاحب	۸	۸۶	حضرت عبد الرحمان جامی	۱۸	۱۶۰
حضرت محمد دراز شکوہ صاحب	غرۃ	۵۲	حضرت سید ہاشم لاہورے	۷	۵۳	حضرت محمد صادق گنگوہی	۱۸	۱۲۲	حضرت عبد المقتدر رح	۲۸	۹۷
حضرت غلام نبی شاہ	۱۹	۶۲	حضرت علو دینوری	۴ یا ۱۴	۷۶	حضرت معین الدین فرزند	۰	۱۷۰	حضرت محمد یحییٰ	۱۱	۱۶۱
دیوان معز الدین صاحب	۱۲	۸۲	حضرت محمد طاہر لاہوری	۸	۱۶۲	خاوند محمود			حضرت مرزا جانجاناں نقشبندے	۲۹	۱۷۸
حضرت میر حسن شبیر	۱۰	۰	حضرت میر محشم کشمیری	۴	۲۶۰	حضرت میر محمد کشمیری	غرۃ	۲۶۱	حضرت ابو الفرح	۰	۳۴
ہمگی شہدائے کربلا معلےٰ	۱۰	۲۶ تا ۳۳	دیوان محمد ابن حضرت ابراہیم	۵	۸۵	حضرت قطب الدین صاحب	۱۸	۱۳۰	تاج محمود صاحب کوٹ مٹھن	۲۰	۱۳۹
حضرت خواجہ خواجگی رح	۲۹	۱۹۵	حضرت ابو القاسم سمرقندے	۱۰	۲۳۲	حضرت شاہ علی محمد ملتانی	۱۴	۲۸۱	ابو محمد ابی نصر	۰	۲۴۷
خواجہ ابو تراب سلطان	۱۴	۶۲	حضرت عبد اللہ ملتانی	۰	۲۵۴	حضرت محمد آفاق فاروقی	۷	۱۷۴	حضرت مخدوم امیر حیدر شاہ	۱۴	۲۸۸
نواب محمد بہاول خان	یکم	۶۲	مولوی محمد امین جی نبیرہ حضرت نصر الدین گیلانے	۳	۲۹۳/۶۷	مولوی فتح محمد ذبیح غازیخانی	۲۷	۲۹۷	حضرت احمد بخش قادری	۲۵	۶۹
			حضرت ابو عبد الرحمان حسنی گیلانی	۷	۳۸	حضرت احمد محمد شیبانی	۵	۱۰۶	حضرت احمد مجدد الف ثانی	غرۃ	۱۶۵
حضرت امام محمد موسیٰ رضا	۲۵ شعبان	۱۹	دیوان تاج الدین روحی فلسفی	۱۷	۸۴	سید جلال الدین گیلانی بہاولپوری	۱۲	۶۵	حضرت حاجی مصطفےٰ سرہندے	۱۴	۴۸۱
حضرت سید ابو العلا نقشبندے	۱	۱۶	حضرت حاجی محمد اکرم قادرے	۴	۶۷	حضرت حاجی محمد			حضرت محمد سلیمان		
حضرت بہاؤ الدین			حضرت امام زین العابدین			کشمیری	۱۸	۲۴۹	تالنسوی		
ذکریا ملتانی	۷	۱۹	صاحب	۱۸	۱۷	حضرت حسن بصری صاحب	۲	۷۴			

نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	
حضرت سید علیم الدین عتیق	۱۶	۱۲۷	حضرت فتح محمد قادری رح	۲۶	۶۸	حضرت عبدالواحد رح	۲۷	۷۴	حضرت عبداللہ غلام علیشاہ	۲۲	۱۸۰	بابت ماہ صفر
حضرت عبدالرحیم قادری سہروردی	۰	۲۱۱	حضرت خواجہ خدابخش خیرپوری	غرہ	۱۴۵	حضرت قاضی خان ظفرآبادی	۱۵	۱۱۱	حضرت کامل شاہ مصاحب لاہوری	۷	۴۶	
حضرت دیوان عمر منورہ شاہ فاروقی	۳	۸۳	حضرت سید گدین شاہ گیلانی	۴	۶۷	حضرت محمد یعقوب لاہوری	۲۹	۲۶۴	حضرت میر نعمان قادری	۱۸	۱۶۸	
حضرت یحییٰ مدنی رح	۲۷	۱۲۲	حضرت سیدنا عبدالرحمان عبداللہ	۷	۳۸	حضرت خلیفہ محمد شوف	۲۶	۷۰	حضرت غلام نصیرالدین دہلوی	۱۵	۱۳۱	
حضرت شمس الدین سیالوی	۲۴	۱۴۶	حضرت سید موسن شاہ باندروی	۱۹	۲۵۲	حضرت مولوی محمد حسن احسنپوری	۹	۲۷۳	مولوی محمد قائم حاجی پوری	۵	۲۹۴	
مولوی احمد یار ڈیرہ غازیخانی	۷	۴۹۶		۰	۰۰	”	۰	۰	”	۰	۰	
حضور پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲	۱۵	حضرت امام حسن ابن علی المرتضیٰ	[illegible]	۱۶	حضرت امام حنبل رح	۱۲	۲۰	حضرت ابوالمعانی	۸	۸۵	بابت ماہ ربیع الاول
حضرت ابونصر گیلانی	سلخ	۳۹	حضرت بدرالدین بدرشاہ	۱۲	۲۷	حضرت بہاءالدین نقشبند	۳	۲۵۲	حضرت جلال الدین محمود	۱۳	۰	
حضرت جھولن گھوڑیشاہ	۱۱	۲۰۷	حضرت حمیدالدین الحاکم قریشی	۱۲	۱۹۶	حضرت ابوالقاسم نصیرآبادی	۰	۲۳۵	حضرت ابوالقاسم قشیری	۰	۲۴۱	
سید جنیرالدین لاہوری	۱۶	۴۸	حضرت رزق اللہ صاحب	۲۰	۱۱۳	حضرت رضی الدین علی لالہ غزنوی	۳	۲۵۰	حضرت خواجہ قطب الدین اویسی	۱۴	۷۹	
حضرت علاؤالدین علی بختا	۱۳	۸۹	حضرت سید عثمان جھولہ	۱۸	۲۰۳	حضرت سید عبدالقادر لاہوری	۱۸	۴۶	حضرت سید سرور علی جھروی	۱۱	۲۳	
حضرت سلطان محمود بادشاہ غزنوی	۱۳	۲۰۹	حضرت صفی اللہ مجروی	۹	۵۲	حضرت غوث علیشاہ قادری	۲۲	۰	حضرت عبدالرشید جالندھری	غرہ	۱۲۵	
حضرت عباس ابن حمزہ نیشاپوری	۰	۲۲۴	حضرت غلام فرید کوٹ مٹھن	۷	۱۳۹	حضرت کلیم اللہ جہان آبادی	۲۴	۱۲۲	سید فضل اللہ شاہ صاحب	۱۳ یا ۱۴ یا ۷	۰	
سید کمال الدین شاہ گیلانی	۱۶	۶۵	حضرت کبیر چشتی	۵	۱۰۲	حضرت محمد اعظم احمد آباد	۹	۱۲۰	حضرت محمد میر لاہوری	۷	۴۹	
حضرت منتخب الدین	۷	۸۹	حضرت محمد باران صاحب	۲۰	۱۴۴	حضرت غیاث الدین عاداتی	۱۵	۲۴۹	حضرت ہاشم دہیدی	۱۵	۱۸۶	
حضرت ناصر اکبرآبادی	۱۳	۰	حضرت فضیل بن عیاض	۳ یا ۴	۷۵	حضرت عبدالکبیر گنگوہی	۲	۱۰۸	حضرت دیوان یونس فاروقی	۱۷	۸۳	
حضرت نورالصمد مہاروی	غرہ	۱۳۱	حضرت حسن طاہر صاحب	۴	۱۰۵	خواجہ محمد زاہد	غرہ	۱۲۴	حضرت شبلی صاحب	۱۷	۱۰۱	
حضرت عبدالسلام	۵	۱۱۹	حضرت ناصرالدین عبداللہ سمرقندی	۲۹	۱۶۰	سید نبی شاہ باندروی	۲۰	۲۸۲	خواجہ محمد معصوم سرہندی	۹	۱۷۰	
حضرت ابوعثمان نیشاپوری		۲۲۶	حضرت سید جمال الدین گردیزی ملتانی	۲	۲۴۴	حضرت اعلا چشتی	۵	۱۱۹	سید علیم الدین گیلانی	۱۴	۶۶	
حضرت فیض احمد قادری	۱۶	۷۲	حضرت ابوالفتح جونپوری	۱۳	۱۰۲	حضرت عبدالخالق غجدوانی	۱۲	۱۴۹	حضرت سید محمد اشرف	۴	۱۲۵	
حضرت کریم بخش جامپوری	۱۳	۲۷۱	حضرت ابوعلی فارمدی	۴	۱۴۸	حضرت لعل سہروانہ جامپوری	۱۰	۲۷۲	حضرت محمود دلخیرن	۱۰	۱۵۱	
مولوی محمد اکرم سمینوی	غرہ	۲۹۱	قاضی محمد بلگرامی رح قبلہ امام پیربخش صاحب والد ماجد	۱۷ ۲۰	۲۷۱ ۳۰۸	عبدالحی لی جگر گوشہ شریف	۲۲	۳۰۸	حضرت لعل کمال ڈیرہ غازیخان	۱۰	۲۷۲	
زوجہ قدسیہ ہشتم حضور پاک	۳	۲۴	حضرت امام مالک رح	۷	۱۸	حضرت ابومحمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی	[illegible]	۳۶	حضرت ابواسحاق شامی	۱۴	۷۲	بابت ماہ ربیع الثانی
حضرت امان پانی پتی صاحب	۱۲	۱۱۰	حضرت امام علی ابن امام موسیٰ رضا	۱۱	۰	حضرت سید حاجی عبداللہ	۱۱	۵۸	حضرت عیدالدین صوفی	۲۹	۹۸	
حضرت حمزہ دہرسو	۲۵	۱۱۰	حضرت شاہ حسین لاہوری گیلانی	۱۱	۲۶۶	حضرت جمال اللہ قادری نوشاہی	۱۲	۵۸	حضرت جمال قادری سہروردی	۴	۲۰۹	
حضرت سعدے لاہوری	۳	۱۷۳	حضرت عبداللہ انصاری	۹	۲۴۲	حضرت سید محمد ابن سید عثمان	۳	۲۰۹	حضرت محی الدین عربی	۲	۳۹	
حضرت مسعود ابدال	۰	۰	حضرت محکم الدین میراثی	۵	۲۶۵	حضرت نظام الدین اولیاء	۱۰ یا ۱۸	۹۱	حضرت ہاشم صاحب	۱۵	۰	
حضرت جمال الدین احمد جورقانی	سلخ	۲۵۴	سر محمد موسن شاہ شاہجہانی	۶	۷۱	سلطان محمود شاہ صاحب	۲۷	۷۱	حضرت حافظ محمد کرم حنیفہ	۲۷	۵۲	
حضرت عبدالکبیر صاحب	۸	۱۰۸	حضرت غلام فرید کوٹ شریف	۷	۱۳۸	سید محمد عظیم شاہ بخش	۱	۲۶۲	حضرت نجم الدین شاگرد	۲	۲۶۸	

	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ
بقیہ ربیع الثانی	حضرت غلام میراں شاہ جامپورے	۲۹	۲۷۸	شیخ یار احمد چشتی	۱۳	۱۹۲	شیخ پیر محمد چشتی	یکم	۲۹۳	مولوی عبدالغفار جلالپورے	۸	۲۹۸
	جگر گوشہ مولف	۱۲	۳۰۸	〃	•	•	〃			〃		
بابت ماہ جمادی الاول	حضرت سید احمد رفاعی	۱۲یا۲	۳۷	سید جلال الدین میر سرخ اوچی	۱۹	۱۹۲	حضرت ابراہیم ابن ادہم	۲۸	۷۵	حضرت ابوتراب نخشی	۱۷	۲۱۹
	حضرت ابوبکر کلاآبادی	۱۹	۲۲۶	حضرت ابواسحاق انصارے	۲۲	•	حضرت ابن العارض	۲	۲۴۹	بدیع الدین مدار مکن پورے	۱۰	۲۵۷
	حضرت شمس الدین کومری ہرائے	۲۷	۲۵۹	حضرت شاہ عالم	۸	۲۰۰	حضرت شاہ رضا قادری	۱۲	۵۵	حضرت سید کلال صاحب سوختہ	۸	۱۵۲
	حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی	۲۹	۱۴۲	حضرت سراج الدین ابن علائی	۲۱	۹۶	حضرت سوندہ ابن شیخ مومن	۴	۱۲۵	حضرت عبداللہ شاہ بلوچ	۸	۴۲
	حضرت عبدالعزیز فرزند حسن طاہر	۶	•	حضرت دیوان عطاء اللہ فاروقی	۷	۸۲	حضرت علی متقی صاحب	۲	۱۱۱	حضرت حافظ محمد جمال ملتانے	۵	۱۴۹
	حضرت کمال الدین دہلوی	۱۷	•	حضرت غلام فخر الدین کو بہمن	۵	۱۳۸	حضرت نور محمد نارووالا	۶	۱۳۵	حضرت نور الدین کشمیری	۱۴	•
	حضرت ناظر صاحب	۱۳	۲۶۱	شیخ محمد شریف چشتی	۵	۲۹۶	مولوی پیر بخش مانکپوری	۱۰	۷۰	شیخ محمود صاحب بہیروے	۷	۷۲
	حضرت قاسم ابن محمد صدیق	۴	۱۴۷	حضرت بابا سماسی	۱۰	۱۵۲	حضرت مخدوم کبیر الدین صاحب	۱۷	۲۰۲	حضرت جمال الدین اسفرائنی	۱۴	۲۵۴
	سید سلطان شاہ شہید جامپورے	۴	۲۷۶	سید حیدر بخش شاہ صاحب	۲۳	۲۸۷						
بابت ماہ جمادی الثانی	حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ	۲یا۲	۱۵	حضرت امام علی ابن امام محمد	سلخ	۲۰	حضرت امام محمد شیبانی	۱۴یا	۱۸	حضرت ابونصر جیلانے	عزہ	۳۹
	حضرت امام عبداللہ یافعی	۲۱	۴۰	حضرت سید عبدالرزاق اوچے	۵	۴۲	سید امیر الدین جروی	۲۷	۵۳	حضرت ابواحمد چشتی	عزہ	۷۶
	حضرت احمد عبدالحق ردولی	۱۵	۱۰۰	حضرت امام محمد غزالی	۱۲	۲۴۲	حضرت ایوب قریشی	۲۱	۲۴۳	حضرت جان اللہ	۹	۱۲۰
	حضرت جلال الدین رومی	۱۵	۱۵۲	حضرت حسین لاہورے	سلخ	•	حضرت شاہ حسین جروی	۲	۶۰	حضرت ابونصر احمد چشتی	عزہ	۷۶
	حضرت سید جعفر لاہوری	۱۹	•	حضرت عبدالقدوس گنگوہی	۲۳	۱۰۸	حضرت مخدوم صدر الدین جوقتل	۱۶	۱۹۹	حضرت حامد لاہوری	۲	۱۶۸
	حضرت سعد الدین کاشغری	۷	۱۵۸	حضرت عبدالواحد صاحب	•	۲۴	حضرت عبدالعزیز صاحب	۶	۱۱۱	حضرت علاء الدین اہری	۱۵	۱۵۹
	حضرت حاقا قادری لاہورے	۱۷	۲۱۲	حضرت دیوان محمد یوسف فاروقے	۱۰	۸۵	حضرت محمد اسمعیل پشاوری	۵	۱۶۲	حضرت فخر الدین دہلوی	۷یا۲۷	۱۳۰
	حضرت نظام الدین خاموش	۷	۱۵۸	حضرت حسین لاہورے	سلخ	۴۶	سید قطب العالم جروی	۶	۶۳	حضرت فرید الدین عطار شہید	۱۰	۴۹
	حضرت شمس الدین گیلانی	۷	۳۸	سلطان بالادین اویسی	۴	۲۷۳	حضرت سید نیاز احمد صاحب	۷	۱۲۹	حضرت بدر الدین ابن علی اسحاق	۱تا۸	۵۳
	حضرت درویش نور	۵	۱۷۱	مولوی قادر بخش مانکپوری	۱۷	۷۰	سید غلام شاہ نوشہروے	۱۴	۱۸۰	حضرت سیف الدین سرہندے	۲۰	۷۱
	شیخ اللہ داد حاجی ڈیرہ غازیخانے	۵	۲۹۶	حضرت امام جعفر صادق	۱۵	۱۸	مولوی محمد ظریف صاحب	۱۴	۲۹۱	مولوی ابوبکر حاجی پوری	۲۴	۲۹۴
بابت ماہ رجب المرجب	حضرت عباس عم رسول پاک	۱۷	۲۰	حضرت ابومحمد چشتی	۱یا۱۴	۷۷	حضرت امام اعظم نعمان ابوحنیفہ	۲یا۱۴	۱۸	حضرت امام موسیٰ کاظم	۵	۱۹
	حضرت امام شافعیؒ	سلخ	۱۹	دیوان ابراہیم فاروقی	۲۱	۸۴	حضرت ابویوسف چشتی	۳یا۲۶ ماہ ربیع الاخر	۷۷	حضرت خواجہ اویس قرنی	۴یا۱۷ شوال	۲۱۳
	حضرت جنید بغدادے	۲۷	۳۴	حضرت جعفر لاہورے	۹	۵۴	حضرت ابوعبداللہ داستانی	•	۲۳۸	حضرت دیوان بہاؤ الدین	۷	۸۳
	حضرت خواجہ معین الدین		۷۹	حضرت رکن الدین سمنانے	۲	۲۵۶	حضرت حقانی صاحب کشمیری	۲۱	۲۰۹	حضرت حاجی شریف زندنی	۳یا۱۰	۷۸
	حضرت رکن الدین قادری لاہورے	۱۲	۱۹۵	حضرت عصمت اللہ	۱۲	۵۸	حضرت یحیی زکریا ابن یحیی	•	۲۲۰	حضرت سلطان ولد	۱۰	۲۵۵
	حضرت شمس الدین قادرے			حضرت علاء الدین	۲۰	۱۵۳	حضرت علاء الحق پنڈوے	عزہ	۵۷	حضرت عبدالکریم انصارے	۲۷	۱۴۱
	لاہورے	۱۱	۱۲۷	عطار			حضرت عبدالرشید محمد دلاہورے	۲۸	۱۶۲	حضرت عبدالجلیل قطب العالم	عزہ	۲۰۲
	حضرت عبدالخالق لاہورے	۱۱	۱۲۲	حضرت فیض بخش	۹	۱۳۰	حضرت کمال الدین			حضرت خواجہ		
	حضرت مسعود غازی شہید	۱۱	۲۵۹	لاہورے			کشمیری	۲۹	۱۶۸	مودود صاحب	عزہ	۷۷

نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	
حضرت محمد حسن ابن محمد طاہر	۲۸	۱۰۷	حضرت دیوان محمد فضل صاحب	۲۹	۸۲	حضرت محمد عاقل کوٹ مٹھن	۶	۱۳۷	حضرت مراد کشمیری	۱۸	۱۴۳	ہفتم ماہ رجب
حضرت محمد اسمٰعیل بخاری	۹	۲۲۰	حضرت قطام الدین ابن ابو عبید	۸	۱۲۰	حضرت نور محمد نارنی حاجی پوری	۲۸	۱۴۶	حضرت یعقوب زنجانی	۱۶	۲۳۶	
شاہ محمد صادق قلندر صاحب	۲۷	۱۶۷	حضرت ابو الحسن دینوری	۱۵	۲۳۰	حضرت سید احمد سخی سرور	۳	۲۵۵	مخدوم بندوڈا شاہ	۰	۲۷۴	
سید سلطان شاہ مکان جانپوری	۱۸	۲۷۵	سید محمد تقی شاہ صاحب	۸	۲۸۵	حضرت سید بہلن شاہ	۲۲	۲۵۶	شیخ غوث بخش چشتی	۸	۲۵۳	
حضرت سید ابو ذکریا حسنی	۰	۰	حضرت ابو علی سیاہ	۰	۲۳۹	حضرت ابو سعید ابو الخیر	۱۱	۰	حضرت ابو الحسن گردیزی	۱۱	۳۳۷	ہشتم ماہ شعبان المعظم
حضرت اسحاق مغربی	۱۷	۰	حضرت صفی الدین لکھنوی	۵	۱۸۰	حضرت عبد الغفور لاہوری	۵	۱۹۳	حضرت سید مصطفیٰ لاہوری	۱۳	۵۲	
حضرت دیوان بدیع الدین	۱۴	۰	حضرت بہلاول ابن سید عثمان	۱۸	۴۹	حضرت خواجہ عبید الغفور محمودی پشاوری	۱۴	۱۶۲	حضرت نور الدین آفتاب کشمیری	۶	۱۶۶	
حضرت خاوند محمود کشمیری	۱۲	۱۶۷	حضرت عنایت اللہ شال کشمیری	سلخ	۲۶۲	حضرت عبد اللطیف قادری سہروردی	۱۵	۲۹۳	حضرت شمس الدین بادشاہ	۲۰	۸۰	
حضرت بایزید بسطامی	۱۵	۱۴۷	حضرت عارف ابن شیخ احمد	۰	۰	حضرت عمر لاہوری ابن سید محمد ہاشم	۱۶	۵۵	حضرت دیوان بدر الدین صاحب	۱۴	۸۲	
حضرت شمس الدین پانی پتی	۱۹	۹۰	حضرت علاؤ الدین صابری			حضرت فتح ابن شرف	۱۵	۲۴۲	حضرت جمال الدین ہانسوی	۲۴	۸۰	
حضرت ذو النون مصری	۲۶	۲۱۹	حضرت عبد الرحمٰن جبلی	۰	۲۳۷	حضرت لعل شہباز سندھی	۱۷ یا ۱۶	۹۵	شیخ عارف ردولی	غرہ	۱۰۲	
شیخ غلام حسین چشتی	۱۱	۲۹۲	حضرت سفیان ثوری	۳	۲۱۴	حضرت شمس الدین تبریزی شہید	۰	۲۵۱	حضرت نظام الدین بن شیخ عثمان	۱۵	۱۴۸	
حضرت ضیاء الدین بلگرامی	۵	۲۷۱	حضرت مخدوم غریب شاہ	۷	۲۷۴	مولوی محمد حیات	۱۳	۲۹۰	مجذوب الہ دین صاحب	۱۱	۳۰۵	
حضرت زوجہ اقدس جناب			حضرت حبیب عجمی	۷	۲۱۴	حضرت ظہیر الدین سہروردی شیرازی	سلخ	۱۹۳	حضرت محمد سعید بیگ	۵	۱۲۶	نہم ماہ رمضان المبارک
رسول الثقلین علیہ السلام	۱۰	۲۱	حضرت عبد العزیز مکی	۰	۰	حضرت دیوان شرف الدین	۱۴	۸۶	حضرت حافظ محمد موسیٰ مانکپوری	۱۲	۱۲۹	
زوجہ اقدس سیوم حضور پاک	۱۷	۴۱	حضرت اسمٰعیل لاہوری	۰	۰	حضرت غیاث الدین گیلانی	۲۱	۰	حضرت محمد رمضان لاہوری	۳	۱۳۰	
لخت جگر حضرت خیر النساء			حضرت حماد دباس	۰	۳۵	حضرت مولوی علی محمد مکھڈی	۹	۱۴۵	حضرت محمد مراد جی حیامانی	۱۶	۱۶۱	
یعنی نور العین حضور پاک	۳	۲۴	حضرت حسن ہمدانی	۲۷	۱۴۶	حضرت قلندر شاہ قریشی	۱۳۶	۲۱۴	حضرت محمد امین نقشبندی	۱۱	۱۰۱	
حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا	۲۱ یا ۱۷	۱۶	حضرت ابو الحسن روزی	۰	۲۴۰	حضرت گل محمد تونسوی	۱۱	۱۴۱	حضرت محمد یار صدیقی نقشبندی	۱۸	۰	
حضرت شقیق بلخی صاحب	۹	۲۱۶	حضرت قاضی حمید الدین ناگوری	۹	۸۸	سید محکم الدین شاہ گیلانی	۱۱	۹۷	حضرت محمد عابد صاحب	۱۸	۱۴۴	
حضرت سری سقطی صاحب	۳	۳۴	حضرت ملا حامد قادری	۱۷	۴۸	حضرت فضل اللہ برہانپوری	۲	۱۱۸	حضرت سید محمد غوث گوالیاری	۱۵	۱۵۹	
حضرت شمس الدین قلندر	۲۹	۰	حضرت شرف الدین دہلی	۱۴	۹۱	حضرت محمد داؤد گنگوہی	۵	۱۲۴	حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی	۱۸ یا ۳	۹۵	
حضرت دیوان نور الدین	۲۷	۳	حضرت نجم الدین کبریٰ خوارزمی	۹ یا جمادی	۲۴۸	حضرت شمس الدین محمد روجی	۲۸	۲۷۳	سید غلام مصطفیٰ جانپوری	۳	۲۷۲	
حضرت نور احمد بہاروی	۱۸	۱۳۲	حضرت یحییٰ ابن معاذ رازی	۱۸	۲۲۰	حضرت حاجی محمود احمدآبادی	۲۸	۲۷۳	سید بہار شاہ جانپوری	۱۳	۲۰۷	
سید غیاث اللہ شاہ سرہندی	۱۷	۲۷۹	سید سلطان احمد شاہ ملتانی	۳	۲۸۱	حضرت مولوی نور محمد	۱۶	۲۸۹	مولوی محمد حسن	۳	۲۹۱	
حضرت سید ابو تراب	۱۳	۰	حضرت خلیفہ احمد الدین	۱۷	۱۲۵	حضرت حذیفہ صاحب	۵	۶۵	حضرت سید عبد الوہاب	۲۵	-	دہم ماہ شوال
حضرت احمد گنجو	۱۰	۲۰۸	حضرت امیر خسرو صاحب	۱۸	۹۲	حضرت درویش محمد	سلخ	۱۳۲	سید عبد الوہاب بن شاہ	۲۱	۰۰	
حضرت آدم بنوری	۱۳	۲۶۸	حضرت ابو اسحاق حسنی	۹	۱۵۶	حضرت سید لاہوری	۲۱	۵۳	حضرت عنایت اللہ بن	۱۸	۹۰	
حضرت سید ابو سعید دہلوی	غرہ	۱۸۱	حضرت بہاء الدین شاہ گیلانی	۱۸	۴۲	حضرت سعدی شیرازی	۲۵	۲۹۳	حضرت عبد الرحیم	۰	۳۶۲	
حضرت امام علی شاہ مجددی	۱۳	۱۸۲	حضرت باقی اکبر آبادی	۵	۲۶۱	حضرت سید عطا قطب سعد مجددی	۱۱	۱۷۶	حضرت عثمان ہارونی	۶ یا ۱	۰۶	

ماہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ	نام بزرگ	تاریخ عرس	صفحہ
ماہ شوال	حضرت جلال الدین فاروقی	غرہ		حضرت عبد المنصور مرجوی	سلخ	۱۸۲	حضرت عین الدین جمال گیلی	۴	۲۵۲	حضرت عبد السلام کشمیری	۱۸	۲۴۴
	حضرت سید محمد غوث بالاپیر	۵	۲۴	حضرت محمد سلطانی قادری	۹	۶۰	حضرت سیف الدین عبد الوہاب جیلانی	۵	۳۹	حضرت سید ابو اسحاق جیلانی	۴	۴۶
	حضرت محمد حسنی کبروی	۱۶	۲۶۲	حضرت دیوان محمد فاروقی	۴	۸۳	حضرت مخدوم سید راجگیری	۱۱	۱۹۸	حضرت شیخ خدا بخش انگپوری	۲	۶۰
	قاضی دولت حسنی بسوی	۱۲	۱۹۴	دیوان محمد صدیقی فاروقی	غرہ	۸۵	حضرت غلام نظام الدین	۲۰	۱۳۱	حضرت احمد الدین	۱۷	۱۴۵
	میر حسینی ہرانی	۱۲	۱۹۴	حضرت محمد اسمعیل لاہوری	۵	۳۱۰	حضرت عارف ترکستانی	غرہ	۱۵۸	حضرت نور الدین شاہ گیلانی	۲۴	۶۶
	حضرت میر شرف الدین کشمیری	۱۵	۲۹۳	حضرت سید ہاشم دریا دل	۰	۵۷	حضرت حافظ سعد اللہ	۱۱	۱۶۶	حضرت دوست محمد صاحب	۲۲	۱۸۴
	حضرت میر ہاشم جیلانے	۲۷	۱۲۳	حضرت ہبیرۃ البصری	۱۷	۷۶	حضرت میر ساہو صاحب	۴	۲۲۸	حضرت شاہ عبد العزیز	۰	۲۹۷
	سید محمد اسمعیل	۴	۱۷۴	حسین شاہ صاحب	۱۷	۲۶۸	شیخ غلام مصطفے چشتی	۶	۲۱۳			
ماہ ذوالقعد	حضرت شمس الدین گیلانی	۲۸	۱۶۵	حضرت امیر حمزہ عم پاک رسول صلعم	۷ یا ۱۴ شوال	۲۱	حضرت حسین ابن منصور حلاج	۴	۲۲۷	حضرت حسین شاہ اکبرآبادی	۹	۰
	مولوی امانت علی بانگپوری	۱۹	۱۲۹	حضرت دیوان محمد شاہ	۸	۸۵	حضرت صالح اکبرآبادی	۱۳	۵۱	سید عبد اللطیف موزنی سہروردی	۱۰	۱۲۷
	حضرت ابو العباس بغدادی	۰	۰	حضرت ابو علی دقاق	۰	۱۴۷	سید عبد الرزاق لاہوری	۲۰	۵۱	حضرت عبد الاول بغدادی	۰	۲۴۴
	حضرت بابا بہدری	غرہ	۲۶۳	حضرت تاج آغا سماسی	۸	۰	حضرت علی رام تنی	۸	۱۵۱	حضرت سید علی محمد لکھنوی	۱۸	۱۴۵
	حضرت جمال دہلوی	۱۰	〃	حضرت حسن محمد ابن میاں	۲۸	۱۱۲	حضرت فخر الدین عراقی	۸	۱۹۴	حضرت کمال الدین علامہ	۲۷	۹۴
	حضرت قیص خضر آبادی	۳	۰	حضرت یونس ابن یوسف شیبانی	سلخ	۲۴۸	قاضی محمد یوسف بلگرامی	۵	۲۷۰	سید عبد اللہ شاہ سمنوی	۲۵	۲۸۰
	حضرت سید لطیف اللہ چشتی	۲۰	۱۲۷	حضرت یعقوب چونی	۱۲	۲۶۰	مولوی عبد الرحمان	۶	۲۷۴	سید غلام مرتضے شاہ		
	حضرت سید محمد گیسو دراز	۱۲	۹۹	حضرت سید جلال الدین موسیٰ پاک شہید	۱۹	۴۶	مولوی محمد اکرم سمنوی	۵	۲۹۱	جالپورے	۱۳	۲۷۳
	حضرت دیوان محمد اشرف	۵	۸۵	بابا بہروردی ریشی	یکم	۲۶۰	حضرت بلند شاہ	۱۶	۲۸۴	مولوی گل محمد حاجی پورے	یکم	۲۹۴
	حضرت نور بدایونی	۱۵	۱۶۳	حضرت غلام قادر قادری	۱۱	۶۴	حضرت غلام مصطفے شاہ	۲۴	۲۸۳			
	حضرت نظام الدین اورنگ آبادی	۱۲	۱۲۷	حضرت جلال خان خراسانی	۱۰	۲۰۴	سید شاہ بخش باندوری	۲۱	۲۸۲	〃	۰	〃
ماہ ذوالحجہ	حضرت امیر المومنین عمر فاروق	۲۷	۱۸	حضرت جلال الدین تہنیسری	۱۴	۱۱۲	حضرت دیوان فیض اللہ فاروقی	۲۵	۸۴	حضرت فتح موصلی	۱۰	۲۱۷
	حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان	۱۸	۱۶	حضرت حسن فرزند جلال الدین	۱۱	۱۵۶	شیخ نادہو	۲	۵	حضرت محمد فاضل شاہ لاہوری	۲	۴۴
	حضرت امام محمد المعروف	۷	۱۷	حضرت حسین اکبرآبادی	۹	۱۶۸	حضرت مرزا حیات بیگ	۲	۲۶۲	حضرت محمد سلیم لاہوری	۳	۱۱۵
	حضرت امام مسلم شہید	۲	۲۵	حضرت خیر الدین لاہوری	۱۹	۱۲۹	حضرت محمد عارف لاہوری	۷	۱۲۳	حضرت محمد صدیق صابر لاہوری	۸	۱۴۴
	حضرت امام محمد ابن علی ابن امام	۶	۱۹	حضرت خدا بخش کوٹ شریف	۱۳	۱۸۳	حضرت محمد سعید لاہوری	۰	۱۲۹	حضرت نور محمد قادری	۱۹	۵۶
	حضرت بشیر برسی	۰	۲۱۷	حضرت ردن شاہ	سلخ	۱۸۱	حضرت محمد پارسا	۳	۱۵۵	حضرت حافظ محمد موسیٰ تونسوی	۱۵	۴۳
	حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت	۱۰	۱۹۷	حضرت سعد الدین حموی	۱۰	۰	حضرت محمد فاضل بٹالوی	۱۴	۱۶۵	حضرت مرزا کابل کشمیری	۲۹	۲۲
	حضرت حافظ احمد	۳	۱۶۳	حضرت صدر الدین عارف ملتانی	۲۳	۱۹۱	حضرت محمد سلیم	۳	۱۲۷	حضرت نور اللہ شاہ گیلانی	۶	۱۴
	حضرت ابو الحسن سمعون	۱۵	۲۳۹	حضرت عبد الاول سرہندی	غرہ	۱۶۱	حضرت نور محمد قبلہ عالم مہاروی	۳	۱۳۱	حضرت قاسم خلیفہ احرار صاحب	۶	۵۹
	حضرت ابو القاسم دینوری	۱	۲۳۷	حضرت عبد الملک گازرونی	۲۶	۲۳۳	شیخ عبد اللہ مقری	۰	۲۳۴	شیخ ابو الحسن حصری	۰	۳۵
	حضرت ابو الحسن مجاہدے	۲	۰	حضرت عبد الواحد	۰	۰	حضرت جمال الدین جمن	۳۰	۱۰۷	حضرت غلام قطب الدین دہلوی	۰	۲۷
	حضرت ابوبکر شبلی	۲۷	۴۲	حضرت عبد الخالق اویسی	۷	۲۶۴	حضرت شہاب الدین سہروردی	۰	۱۸۹	حضرت مخدوم برہان الدین	۸	۲۰۰
	حضرت ابو الحسن نہاوندی	۱۲	۲۲۴	حضرت میر کبیر ہمدانی	۶	۲۵۶	حضرت حسین شاہ شہید	۹	۲۶۸	حضرت شیر شاہ صاحب ملتانی	یکم	۲۸۱
	حضرت سید محمد شاہ	۱۰	۲۵۹	〃								

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد از آن خالق مخلوقات را که بدریای قدرتش فلک برین مملو از گواہر و جواہر نجوم درخشان و تابان و شکر بیشمار از ان موجد کائنات بے نہایات را که بیش قدرتش وصفت لا غایتش ساخت
ارض پر از گلہای رنگا رنگ تمثال چمن است حیرت نما که طائران تیز بال ادراک بر وسایه فته بلندی عرش پروازی نیابانی کہنه پا کش بی بس و ہیون ہای سیار افہام وادہام عزم رد ی ہا
بر تافته اوج قاف پیمای از بس نا رسائی قلبه حقیقتش بے ہوس و آن احکم الحاکمین عظیم الشان مالک زمان و زمین که بصمصام نسان بر کشیده ناطقه لسان گوہر سخن بر دن آورده درون انعکای
اختراع تحریر برای عقل عقل صفو تکده حضور نشینان بلند منزلت او حیران علیم قدیم که قلم منقطه زده عزم مصمم نسیم وصف امواج سطور در سطور صفحه عمان بے پایان در تحریر نمودن ذره
خورشید ابداع حیرت افزائی و سرگردان و بریده زبان و آئینه دیده انجمن قربت گزینان علوی مرتبت او چمنستان سیر آہنگی بلبل وار ترانه ریز قیل و قال خارج از احصای آہنگ و بجولان گاه
وصف آن شہنشاہ گنگ و شبدیز دل سبک سیر و برق رفتار خیال محال و لنگ **نظم** عقل فانی کے کند وصف آن قدیم + ہست آن خالق جہان موجد عظیم + کے تواند وصف
کردن مشت خاک :: ہست بیرون وصف دار انہماک :: کار قدرت او برون از فہم ما :: پی نمی دارد که پرزد وہم ما + وصف خود را خود خداوند نکو + فانیان ہائے خبر ہر گز ازو +
به که باشد حضورش انکسار + عجز وافر بے نہایت افتقار + گر پسند عجز ما را او کریم :: نیست بیرون از عنایت آن رحیم :: والوف الالاف اتحاف تحیات زاکیات و گلدستہای صلوة
طیبات بر ذات قدسی صفات حضور پاک صاحب لولاک گلبن گلزار پایدار نبوت و رسالت است و گلشن گلستان اظہار فتوت و بسالت است سریر آرای سلطنت جاه و جلال شریعت
پر عظمت و رونق افزای محافل و مجالس کمال و نعمت و حشمت است و آن مظہر مظہر فیوضات قادر لم یزل و مسند مسوزات نقوش نقاش ازل است که جہانیان بنور الانوار آن سید الابرار ہادی
کونین و سردار روز شمار از حجاب ظلمات فسق و فجور بسیار و بیشمار سر بر آورده و ہم آسمانیان را از روشنی و فروغ قدوم قدسیت لزوم خود بدولت منور فرموده و عرشیان از زیر پا بلند پایه را آورده
زہی شہنشاه پر عظمت و نبوت و رسالت پایگاه که در ایوان محل عظمتش و رفیع قدرتش قضا امتثال نوکران انتظار کشان و فرمان فرمان آفرینش فرمانبردار و مطیع و ایمان متقدس حق
پسندیده حق منش جہان پناه و آن عالم آرائیست که در مقام دبدبه اش قدر و مثال چاکران و ملازمان گوش بر آوازه حکم روان حاکم کونین نواز مستطاع و لسان گوہر و عنبر فشان نکر
خدای گزینش زہی محبوب رب العالمین دانند و اسرار فعلمت علم الاولین و الآخرین زہی خورشید جہان نوید و مہتاب سپہر دین متین که کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین خاصه
اوست زہی شفیع المذنبین و تاجور عظیم الشان که خاک درگاہش تاج ہای اولیای عظام و اصفیای کرام است جناب پاک صاحب لولاک و خداوند تاج و البراق حضرت محمد مصطفی او
احمد مجتبی صلی اللہ علیه و سلم و علی آله و اصحابه اجمعین **نظم** نور احمد نور حضرت کبریاست + خاک درگاہش تاج اولیاست :: وصف حق نسر موده اندر مصحفش +
نیست ہرگز از خلائق ہمسرش :: منتظر حاجہ جہان فرمان او :: انبیاء و اولیا نگران او :: قیصر و فغفور خوشه چین او :: چون گدا شاہان فرمان بین او + در قیامت منتظر باشد خدا +
تا چه گوید مصطفی گردد روا + ہر نبی را امتش نگران بود :: بر شفاعت پیش او نالان بود + از صفی اللہ تا عیسی نبی :: جز محمد کس نگوید امتی :: امتان را این نبی باشد شفیع +
پیش حضرت کبریا قدرش رفیع + حق بفرماید محمد احمدا + ریش جہنبان مجرمان را مکن رہا + آنچه گوئی ما کنیم او را قبول + تا بداند خلق اللہ و رسول + تا بیاید خلق بر دل رحیم
باشد اندیغ آنذات کریم + از سگان کوچه اش کمترا امام + طوق دارد در گلو خود صبح و شام - **بعد حمد و ثنای** کردگار غفار الذنوب و ستار العیوب و نعتہای بی انتہار
حضرت احمد مختار سید الابرار اصغانی بسیار و بیشمار علی اصحابه الکبار بختیین بعد جناب پیغمبر افضل البشر حضرت ابوبکر صدیق اکبر که فی القرآن والذین معه فی الغار تعریف

وے است ثانی جناب امیر المومنین عمر ابن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بحق وی حضرت اشدآء علی الکفار بفرقان حمید آمد سیوم یار با وقار کان حلم و الحیا صاحب جود و سخا جامع
قرآن عظیم الشان امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ در فرقان مجید رحمآء بینہم توصیف اوست چہارم غربا نواز فیاض بے انداز شیر یزدان تیغ مردان ذی المدد سیوم
رہنمائی خداجویان برزمرہ ابطال غالب حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کہ شان آن والاشان از صدور رکعا سجدا یبتغون اظہر من الشمس است **نظم** آن یکی صدیق عظیم
نامدار ✤ بود بر حضرت نہایت جان نثار ✤ بعد ازان فاروق اعظم با وقار ✤ کرد بیرون کفر را بیخ و تبار ✤ ہست سیوم یار ذوالنورین شاہ ✤ حلم او از پشت ماہی تا بماہ ✤
مرد حق شیر خدا دلدل سوار ✤ دُر بدریای شہادت نامدار ✤ ہست باب علم را دروازہ او ✤ رحمت رحمان بی اندازہ او ✤ شان شانرا خود خدا داند نکو ✤ کور کور دیدۂ او
اندر گفتگو ✤ چون خدا خواند بہشتی یا نبی ✤ گر بود منکر کسی باشد غوی ✤ ہست انکار این چنین انکار حق ✤ قہر نازل میکند رب الفلق ✤ در حدیث آمد مکن شکوہ کسے ✤
ہست منع در خبر تو بحش بسے ✤ چون شکایت نیست جائز عامیان ✤ کے بود شکوہ اجازت بر مہان ✤ لیک مطرودان بازلی میکنند ✤ در جناب ایشان طعنہ میزنند
حق لقب مانید بہشتی ہر چہار ✤ لا بگوید زمرۂ خواہان نار ✤ چون تمرد کرد کس فرمان رب ✤ او فتد در چاہ قہرش بی ادب ✤ کرد کفر و مرد کافر بی ادب ✤ کرد حاصل نار را طلب
غضب ✤ ای امام اندر جناب چار یار ✤ باش چون حلقہ بگوشان بندہ وار ✤ واز غلامان باش آن خیر النسا ✤ کو ہست جان و دل جگر خیر الوریٰ ✤ تا توانی بندۂ حسنین
باش ✤ تا نیفتی چون خوارج در خلاش ✤ چونکہ فرمودست ختم المرسلین ✤ در محبت آل اطہر ہست دین ✤ گر ہمے خواہی کہ در جنت روی ✤ آل پاک اصل را الکن پیروی
با محبت باش در لیل و نہار ✤ تا شوی ممتاز در روز شمار ✤ **جناب پیران پیر** آن زندگی بخش دین متین محمدی آن رونق افزای قوانین شرع شریف احمدی آن مظہر
مظہر انوار عین الیقین آن خورشید اعظم روشنی بخش فلک آئین مبین آن درخشندہ روئے زمین خداوند علوم حیدر صاحب مقامات صفدری آن مبارک و میمون لقا آن سرور
صدر اطہر جناب حضور پاک حضرت خیر الوریٰ آن مالک اقالیم ارض والسما آن مالک ممالک حلم والحیا آن کاشف مکاشف مخازن رحمت و کرم بی منتہا مفتاح قفل بحر
اشفاق و رحم بی انتہا آن قطب الاقطاب آن مونس احزاب اصحاب آن محرم اسرار ربانی آن مورد عنایات و افضال سبحانی آن مجمع فیوض لاثانی آن نور العینین
حسنین الشریفین آن برگزیدۂ آل اطہر و قدسی آل مصطفےٰ آن عمدہ و زبدہ اولاد امجاد علی المرتضیٰ افضل الفضلا امام الاتقیا جناب قدسی مآب محبوب الثقلین قبلہ و کعبہ
دارین حضرت ابو محمد محی الدین **سیدنا** سید عبد القادر جیلانی دوست صمدانی الحسنی الحسینی قدس اللہ سرہم العزیز **نظم** مجمع البحرین حضرت غوث پاک ✤ لخت دل
حسنین حضرت غوث پاک ✤ دُر بدریای سیادت بی نظیر ✤ نور در بحرین حضرت غوث پاک ✤ شد ملقب بو محمد محی الدین ✤ کعبۂ دارین حضرت غوث پاک ✤ شد معظم
در زمین و آسمان ✤ حاجی الحرمین حضرت غوث پاک ✤ سرفرازی یافت از درگاہ رب ✤ شاہ در ثقلین حضرت غوث پاک ✤ کیست بکند از نبی و از علی ✤ فرق فیما بین
حضرت غوث پاک ✤ ہست روشن در زمین و در زمان ✤ روشن از قمرین حضرت غوث پاک ✤ لخت دل خیر النسا محبوب حق ✤ صاحب نورین حضرت غوث پاک
نسب پاکش ہست از ہر دو امام ✤ شاہ در شرقین حضرت غوث پاک ✤ **مناجات در نظم** یا جناب غوث اعظم دستگیر ✤ ہستم اندر چاہ غم ہر دم اسیر ✤ عمر من
بگذشت اندر دو حصص ✤ از نوشتن بیش ازان دائم قصص ✤ زان حصص یک حصہ شد اندر شباب ✤ کارہا کردم کہ ہستم لاجواب ✤ نامۂ اعمال کردم خود سیاہ ✤ نفس و شیطان
کرد عمرم را تباہ ✤ حصۂ ثانی کہ اکنون بگذرد ✤ مرد و زن بحال من حسرت کند ✤ خوردہ سالم عاجز و بس دردناک ✤ شد گریبان خودی ہا چاک چاک ✤ گشت دریای نوائی موج زن
ہست کربت و غربتم اندر وطن ✤ نی برادر و نی پسر غمخوار من ✤ از ہمہ اطراف آلام و محن ✤ دو پسر بودند فرمانم پذیر ✤ بود ہر یک در لیاقت بی نظیر ✤ با کرم حق در قبور و و معا دا
عبد خالق و عبد واحد شاد باد ✤ از فنا جانب بقا رفتند شان ✤ تیر خوردم از جدائی ہائے آن ✤ ہست اکنون روز و شب درد و الم ✤ میزنند زیر و زبر امواج غم ✤ روز و شب
ہستم درین درد و بلا ✤ بار غم بنمود پشتم را دوتا ✤ دستگیری کن بران ہر دو غریب ✤ رحم فرماید خدا شان از نصیب ✤ بندہ را بخشد خدا رب جلیل ✤ شکر گوئی ذات خود صبر جمیل
بجناب پیر روشن ضمیر خود آن عارف معارف حقانی آن واقف اسرار رحمانی آن کاشف رموزات پنہانی آن دستگیر عاجزان آن پیر روشن ضمیران آن مرشد ارشد مریدان
آن رسانندہ بجاہ ہدایت آن برآرندہ از چاہ جہالت و ضلالات عطا دہ خطا بخش حضرت مولانا و مرشدنا شیخ خدا بخش فرزند ارجمند حضرت شیخ محمد اشرف صاحب خلیفہ صاحب
مانک پوری مضافات مظفر گڈھ وی مرید سر برآرائی شرع معظم حاجی الحرمین الشریفین حضرت شیخ محمد اکرم نبیرہ حضرت فتح محمد متقی صاحب کہ مزار شریف متقی صاحب در قریہ کابن
زیارت گاہ خلق اللہ است و مزار شریف ثانی محمد اکرم صاحب نبیرہ شامل مزار حضرت متقی صاحب موصوف است و فرزند محمد اکرم صاحب ثانی میان نور احمد است طال عمرہ.
نظم پیر من حضرت خدا بخش است کو ✤ بود اکمل کامل و فرخندہ خو ✤ زاہد و عابد مجاہد روز و شب ✤ در قوانین شریعت پر ادب ✤ مرد حق کامل مکمل متقی ✤ بود اندر
بندگی ایزد قوی ✤ عادتش قرآن خوانی بیشمار ✤ عاجز و مسکین را خدمت گذار ✤ روز و شب در یاد حق خاطر قوی ✤ شوق وافر ذوق خواندن مثنوی ✤ گمرہان را

راه حق نمودآن * رونق اسلام را افزودآن - **التماس ضروری مؤلف** بخدمت پر عظمت صاحبان اہل دانش و دانایان خداوند عقل و بینش و الامنش بصد
تضرع و نیاز بی انداز عرض اینکه که این خاکسار گم گشته بادیه محن و آلام بسیار - و بشمار عبودیت لقش احقر الناس امام بخش ابن جنت آشیان فردوس مکان قبله و کعبه ام پیر بخش
صاحب مرحوم و مغفور ابن مغفرت آثار قاضی احمد یار ابن نور محمد خان ابن مولانا مولوی محمد اسمٰعیلخان حاجی الحرمین قوم افغان عیسیٰ زئی معروف قاضی که از مدت مزید بلکه
از وقت مولوی محمد اسمٰعیلخان مقام بود باش این خاندان و رشید و قریه جام پور ضلع ڈیره غازیخان است از تہی مغزی و کم علمی خود سر بگریبان ندامت فرو برده نمی تواند که
سر برآورده شمه از حالات از منیه ماضیه در تصنیف و تالیف آید که قابل یادگار در این دار ناپایدار گذارد چکند که وقوف قافیه ردیف هم نیست و نمی داند که مضمون چگونه آغاز و چه طور
ختم میشود مثال نقاره ناکاره یا دہل تہی مغز برابن بی سرمایه میسر و اگرچه اسلاف اہل علم و صاحب خاندان قضا بودند و در عہد خود فرزانه زمانه و هر یک در علوم ظاهری یگانه روزگار
شمار شدند اما چون جهان فنا است پس هر صاحب ایام مستعار ره بادیه پیمائی کرده بحکم **کل نفس ذائقة الموت** جام مرگ نوشیده از جهان فنا در گذشته و فی زماننا صرف اہل شرف
و کمال بمقتضائے شرافت و جاه و جلال و لیاقت و فضیلت با برکت خود بحق احقر الناس وغیره برادری نظر رحم فرموده باسم قاضی قاضی میخوانند لاکن برائے کمترین نہایت شرمساری
میباشد مثال مشهور یاد می آید که چشم ندارد و نام چراغ شاه ثانی بذات سنگ پشت و نیز حضرت خضر علیه السلام الحق که این قدردانی و ذره نوازی شرفا شاهد بر ذی شان اوشان است
چرا که هر یک خداوند شرف و کرم خلق الله بچشم عنایت و اشفاق می بینند نه بحقارت و شریف التمام جهانیان اہل شرف و نظر نیک منظر می آیند و نه برخلاف ایشان که هر کس را معیوب و
مطعون دانند الغرض من آنم که من دانم پس هر چه کاتبان قضا نوشت بهر نوشت جای انکار نیست خوب باشد خواه زشت شکر باید گفت **شعر** قسمتم در لوح محفوظ آمده
آنکه بهره بود ملحوظ آمده * مملوک را چه طاقت که با مالک حقیقی خود انگشت کن مکن و اعتراض دراز نماید هر چه در تقدیر قادر قدیر تحریر یابد بحق الانسان ضعیف البنیان ما الظهور بظهور
می آید **مخفی نماند** که اول عمر این کمترین احقر العباد در نهایت خورمی و انبساط در گذشت گویا لیل و نهار در مسرت و نشاط بیشمار منقضی گشت چون نوبت عمر آخری
رسید و ایام پیری و زهیری آمدند از هر اطراف و اکناف صدمات پر از آفات و بلیات حاضر شدند یعنی از سپهر کم مهر الم و بلا و حوادث بی انتها و از خویشاوند اقسام اقسام گزند و انواع
انواع جور و جفای ناپسند بصدور و ظهور آمدند و باوجود چنین حوادثات و صدمات دیگر جبل بلیات واقعات بر سر او فتاد که در عرصه یکنیم سال دو فرزندان ارجمند فرمانبردار و خدمت
گذار یکے گوشه جگر عبد الخالق بعمر بیست و هشت ساله و دوم لخت دل عبد الواحد بعمر بیست و دو ساله نو عمر و نو کتخدا هر دو شادی شده لا ولد والدین ضعیف را در جهان غم و الم انداخته
از جهان فنا در گذشتند یعنی هر دو عزیز از جان از عالم فنا بجهان بقا راهی شدند چون فرمانبرداری هر دو پسران خاصه قابلیت علم طبابت عبد الواحد مرحوم یاد می آید
جگر پاره پاره میشود و اگر لقمه بدست باشد بر زمین می افتد از گلو فرو نمی رود اما به تمشیت مشیت قادر علی الاطلاق بجز صبر و شکر چاره نمی باشد بسکوت عمل کرده آیه الله تعالی
جل شانه او شان را بکرم و فضل خود معذور و مسرور دارا د و اگرچه معامله مرگ برای هر ذی روح شیطان است و هر نفوس النفس را ذائقه موت حیثیت مبتنی است لاکن این حسرت
جانکاه در عبرت انداخته که والدین سالخورده بمانند و پسران نوجوان سالخورد از سر بروند همانا بحق والدین نتیجه بدقسمتی است اگرچه دل غمناک و مضمحل شهادت که دل
میدهد که چنین کلمات پر شطحیات و واهیات پیش اراده الٰهی جل شانه بر زبان آوردن و کم صبری انسان دال میباشند اما جگر گداخته و پاره پاره شده والدین درد رسیده غمناک و چاک چاک
را بجز گریه و صدور این چنین کلمات دیگر چاره نمی باشد البته هیچ در هیچ اخگر از مجمر دل درد ناک برون می افتند زیاده غم و الم اینکه که چون بعد انتقال پر ملال فرزندان
مسبوق البیان کار این تباه کار در نیرنگی و گردش گردون بوقلمون در افتاد و از هر جوانب بابهای حزن و جنون وا شدند در این اثنا یکی گل دیگر شگفت که از رائحه و بوی
وی دماغ و باقی حواس این احقر الناس بجای خود خشک شدند و در تشدد و تمرد افتادند که باوجود چنین واردات و حالات برگشته و پر از آفات همگی یار اغیار گشتند بلکه
جملگی خویش خویش اقربا از او ستاد زمانه دون پرست سبق الاقارب به تبدیل کالعقارب خوانده نیش زن و ایذارسان شدند نزد عقل موقع غمخواری بود اما این را
بر طاق نفاق نهادند و بجای غمخواری و الم گساری بحق این مغموم مهموم رسوم خصوم بجز و دلزوم گرفتند و دندان بکام فرو بردن و دندان تیز کردن را عمل ساختند و صوارم
نامهربانی و ناقدردانی از میان خواطر عداوت تا اثر برآورده پیوندگی ارحام را قطع بریده و ارحام انگاشتند و باقی اقرب کالعقرب بجای خود ماندند و حضرت برادر خرد و دو
زادگان بیزار شدن بر کنار ماند از دست هر لحظه و هر آن ایذارسان گشتند اگرچه پسر السیت باقی بدالسنت خود قابل و هشیار اما چه حاصل که عاق و ناخلف موافق مزاج است و
با برادر نامهربان و ناخدا ترس و بیباک چندان خوبی ها نمودم که خدا عالم الغیب علم کامل است پس بپاداش خوبی خوبی راه بیابان عدم گرفت بجای خوبی ها ناش در آفرین بر سر
حرف خوبی خاک ناباقی افشاند **شعر** تکیه بر ادر نه خوبی پسر * فقط حزن و اندوه و غم سر بسر * نماند تکیه بجز ذات کبریا هرگز * نماند از کس یک ذره بود فا هرگز *
چون ایذارسائی اوشان و محن و آلام منزل بدین درجه رسانید و دائمی حیرانگی قابل دیوانگی گردانید پس بدل عزم منزل عزم مصمم گشت که اگر چند از چند ایام ملفوظات

ومکتوبات مملو از حالات بزرگان پاک ذات بدیع الاصفات حسن مدارجات مطالعه کنم امید که تسکین این حزین عمگین خواهد بود پس از تلاف کتب اسلام و اسلاف نیک و هنا که در اطراف اکناف
بودند سعی بلیغ نموده شدہ ستیاب کرده شب و روز در ملاحظه و مطالعه آنها مصروف شدم ولذتها یافتم **سبحان الله والله اکبر** که جناب پاک وی دیگر ذات قدسی صفات
مخترع موجودات سراپا نور علی نور پیدا فرمود و از آن نور پاک صاحب لولاک صلی الله علیه وسلم انبیا علیهم السلام و اولیا رو اصفیا ء کرام و شهدای عظام و دیگر اصناف ذوالاحترام
هویدا نمود و در خواطر پیغمبر و اصحاب اکبر و غیرهما آل اطهر و اولیای اصفیا پاک منظهر از ان نور انور بقدر قدرت و وسعت حصه نهاد که ابد الآباد از ان نور پاک بنیاد بتجلیات ننگی الٰہی
یا فتند زهی نور زندگی بخش ابدی که مدام و مستدام زنده و معمور ساخت حیف صد حیف چشمان بی نور را که ذات انبیا علیهم السلام و بقایا اصناف مرقوم الصدر عظام کرام را حکم اموات کلی نهند
ومیگویند که هر ذی روح بعد وصال بالکمال محض مرده بی خبر و کالعجر میباشند یعقل و کیاست و فهم و فراست که نور خدا عزوجل را آگاهی زنده و گاهی میدانند و بیان میکنند که بعد
وصال چیزی نیستند معاذ الله من شر الوسواس **ابیات** نور حق را زنده داند مرد حق + اعتقاد این است بر رب الفلق + نور حق را زنده دلند مرد رب + و آنکه گوید عکس این شد بی ادب
بی ادب محروم شد لیل و نهار + از مراحم بعید پروردگار - الغرض از مطالعه احوال بسیار صاحبان جاه و جلال چشمان گریان و حیران و پریشان خود را روشن کردم و عجائب و غرائب
منازل و مراتب حضرت بابرکات از زیارت نمودم حق تعالی جل شانه و عز اسمه در وجود ذی جود اولیای کرام و شهدای عظام چه عجیب و غریب برکت و سعادت نهاده بلکه اگر انسان از طرف
چشم بند کرده و حالات و مدارجات این زمره پاک صفات بنظر انصاف ببیند امید قوی است که ظاهری اجسام عظام کرام الیشان و الاشان محض مخازن رحمت و صبر و شکر و حلم و حیا و علوم و وفا
و معدن کرم و سخا مقرر بنمایند که این زمره پاک متصف باوصاف برگزیده و حمیده موصوف بوده و هستند و اگر کرامات و کمالات ذات بلند صفات ایشان حضرات بابرکات را کسی دید اقبال کرد و
مقرر و معترف گردید که خداوند کریم و عظیم بعد ذات پاک خود ذات پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام بزرگترین و بعد از حضور پرنور صلی الله علیه وسلم شهدای عظام و اولیا و اصفیا ء کرام مکرم
و معظم مقرر فرموده با وجود چنین و چنان مراتب و مدارجات که تحریر شدند نیز مصاعب و شدائد بر سر این پاک اقوام فرستاد که قلم از تحریر آنها عاجز اگر واقعات آل اطهر مطالعه کنند پس یزید
پلید چه چیز بود و صرف روسیاهی باسم یزید و یزیدیان نوشته بود و عارج معارج مدارج بذات پاک آل اطهر و محبان والاشان خاندان نبوی و دودمان بود و بقایا بزرگان عالیشان چنان
بودند که همه عمر در الاقدر آنها هدف تیر مخالفان ماندا ما حصه سعادت و دستان خدا گرفت و لعنت ملامت بر معاندان و بدخواهان خواهد بود هم در این رازیست که خود خدا عزوجل را
معلوم است و واضح نمی شود که آنچه لو قدرت الٰہی بود اما مقتول را انام نامی شهید سعید و رشید نمایند و قاتل را لعین و طعن یاد میفرمایند چشم ظاهر چنان می بینید که قاتل بردبان
محل رفعت و عزت و سعادت بود که شهید را بمقام رفیع رسانید **حکایت تمثیلی** بزرگی ذیشان و بلند مکان بود بارها دعا میخواست که یا خداوند به عطایا مرحمت فرمودی
شهادت چیزی باقیست عطا فرما دعای وی حضرت قبول گشت روزی بادشاه آن زمانه بر آن حضرت ناراض شد و حکم بقتل وی حضرت داد بوقت شهادت ذات شیخ وصیت
فرمود که اگرچه مستحقان و مریدان دیگر بسیار اند اما مستحق خلافت و سجادگی این جلاد است که ظاهر حال مرا قتل مینماید و در باطن بدرجات اعلی و مراتب والا میرساند چون حضرت شهید
گردید جلاد را حق تعالی صاحب بزرگی گردانید حسب وصیت شیخ سجاده وی گشت و صاحب خلافت شد القصه که از مطالعه کتب عالیه که پر از اذکار و اسرار ابرار بودند دل نیاز منزل
این کمترین قدم اندر وادی جنونیت بیرون نهاد و برکنار صبر و شکر اکتفا کرده نتاند و نیز در خاطر نیاز ماثر این خاکسار همین اقرار قرار گرفت که ضرور کتابی مختصر در احوال حضرات بابرکات
و اہل کمال و کوائف بعض خوارق و کرامات وغیره نوشته آید که از دیدنش بضمائر و خواطر محبان خدا دوست خورمی و ذوق و شوق محبت الٰہی میسر شود خصوص هر شنونده و جوئینده
تواریخ ولادت خواه وفات ابرار ادای چیزی خیرات باسم اعراس بآسانیه سهولت دست دهد و اگر عمر شریف یا مواقع مزارات یا زمانه که آیا فلان حضرت بکدام بادشاهی یافته کدام
حضرت فیضیاب شدند دریافت کنند نهایت جلد جلد همه مضامین مندرجه صدر واضح و منکشف باشند و قدری قدری نقول خوارق و کرامات هم نوشته آیند که ظاهر بینان این معامله را
بسیار دوست میدارند خبر نظر برین داشته اکثر حالات از کتب موجوده و اسم شدند و برای بعض بعض که در کتب خبر بود بذریعه حضرات سجادگان بذریعه عرائض نوشته شدند -
از ان حضرت صاحبزادگان بجز افسوس چیزی حاصل نگشت که کسی صاحب بجواب فرمود شجره و نسب نامه بود اما در صدمه آتش شهید شد و کسی حضرت بیان نمود که شجره و حالات
بودند اما کهنه شدند و از دست رفتند و کسی حضرت اصل جواب خیر فرستاد که از این لاغرضی و بی پروائی اوشان بوضوح پیوست خیر آنچه در کتب بود درج گردید باکه از اخبار
متواتر معلوم گشت بهتر بر آمد لاکن این لاغرضی و کم توجهی اوشان حسب فهمید این کمترین کمال زور آوری است ورنه موجودگی حالات بزرگان والا صفات موجب صحت انساب
میباشد و هر صاحب از نسب آمیزی اغیار محفوظ میماند بر این معامله نظر نمی فرمایند که فی زماننا بسیار خاندان عالیشان سادات کرام اند که بسبب عدم موجودگی شجره نسب
اوشان مردمان مخالف سخنان ردی و ناهموار اظهار مینمایند مگر آن کسان که خود چیزی نمی باشند و بسیار نانا قصان ناخدا ترس دیده شدند که اسلاف شان چند مدت
بملازمت یا بمجاورت کسی بزرگ غریب نواز مقرر ماندند چون انده گذشت خود را القوم قریش مشهور کردند رفته رفته حضرت شاه صاحب معروف ماندند و بعد زمانه

سید صحیح النسب شمار شدند وخود را آل نبوی و اولاد مرتضوی میگویانند برخلاف فرمان عالیشان جناب پاک پیغمبر آخر الزمان که فرموده‌اند و ترجمه این است هر که از من و خود را از من گوید بتحقیق بمن ظلم کرده است معاذ الله از چنین دعوی مقراض ایمان که خواه مخواه خود را مدعی یا مدعا علیه جناب نبی کریم صلی الله علیه وسلم نماید و وجود کذب آموده خود را لائق نار و دار البوار سازد و آخر ظالم بذات پاک صاحب لولاک منتهی بکفر گردید قصه مختصر که شجرهٔ نسبی ضرور باشد تا که از کهتر آمیزی و دعوی انگیزی مفسدان در حصار حفاظت آلهی بداند خیر بوسعت و طاقت ناقصه خود کتابی را آغاز کردم و نام این مختصر را **حدیقۃ الاسرار** فی اخبار الاخیار نهادم اگر کسے حضرت بابرکت در عبارت یا مضامین یا روایت وغیره سهو یا خطا بیند اصلاح فرماید و در عیب پوشی عمل نماید که حقتعالی بتبادل اصلاح دهی و عیب پوشی جزای خیر عطا فرماید **نظم** بپوش ای خردمند طعنه مزن + که خالی نباشد ز عیبے سخن + خطا گر ببینی بپوش آنچنان + که یابی جزا خیر خود جاودان + مرا نیست سرمایه علم و هنر + باصلاح کوشش کن ای نامور + مکن عیب جوئی که کار نیست بد + ز عیبے دگر نیکبختی رود + باصلاح دهی کار فرما ضرور + که کاری نباشد تهی از قصور + مخفی و منتهی نماند که در حدیقۃ الاسرار تعدادی ده چمنستان آراستم که آغاز هر چمن از موقع وی معلوم میشود و این مختصر را صرف برای یادگار تالیف کردم الله تعالی جل شانه و عم نواله منظور و قبول فرموده بحرمت انبیاء علیهما السلام و اولیای اصفیای کرام و والدین و بقایا اجداد و هر دو پسران مرحوم الصدر دهر دو صبیه‌ام را که غم و الم و محن او شان این مضطرب الحال ابتر و مضطر را در گرداب حزن و آلام انداخت مغفور و مرحوم دارا دو در جنت الفردوس مسرور گرداناد و پس ماندگان و دردرسیدگان و والدین ضعیف و عاجز را از مخازن صبر جمیل حصه عطا فرمایاد منه و کرمه **نظم** برفتند زین جهان اندر جوانی + منغص کرد بر ما زندگانی + مرا در پنجهٔ غمها سپردند + ز شجر زندگانی برنخوردند + بجز درد و الم دیگر ندارم + بمرگ خویش اندر انتظارم + جوانی و خوشی برباد رفتند + کنون درد و الم پشتم شکستند + کجا شد زندگی و شادمانی + که افتاد است آفت ناگهانی + جوان مردند هر دو یادگارم + مصیبت کرد عاجز بیشمارم + کنون تکیه خدا و ندو رسول است + که جز این بارگاه دیگر فضول است + **نسب نامه قدسی شمامه جناب رسالت و نبوت مآب صلی الله علیه وسلم** نسب نامه آن سرور کائنات مفخر موجودات که سردار سبحان ملأ الاعلی فی لیلة الاسرای بهیئت نقبا پیش براق آنجناب صاحب لولاک مملو از حشمت و شوکت معه طمطراق طرق و طرق گویان سیر فرمود از حضرت آدم علیه السلام تا ذات رسالت و نبوت صفات حضور خیر الانام از کتب معتبره بصحت تمام بدین گونه بیان میشود جناب **قدسی مآب حضرت ابو البشر آدم علیه السلام** که معنی وے ادیم زمین است و عمر شریفش یکهزار سال کامل بوده **و حضرت حوا علیها السلام** که از استخوان پهلوی آدم علیه السلام پیدا شده است از آن باین نام موسوم گشت یعنی حوا علیها السلام که از چیز حی پیدا گردید و فرزندش **شیث** علیه السلام که آن معظم و مکرم پدر عالیقدر را از همه اولاد امجاد و غیر امجاد عزیز ترین بود که حقتعالی جل شانه حضرت آدم علیه السلام را بجز توام عطا فرموده بود و این فرزند ارجمند جناب ابو البشر نهایت محمود و مسعود بوده و ازین سبب پدر بزرگوارش بوقت وصال باکمال وصی و جانشین خود مقرر فرمود و چون حضرت شیث علیه السلام پیدا گشت عمر حضرت آدم علیه السلام دو صد و سی سال نوشته اند و چون حضرت شیث علیه السلام بعمر شصت و پنج سال با دو صد رسیدند فرزندش حضرت **انوش** علیه السلام پیدا گردید و فرقه صابیه این را صابی گویند و چون حضرت انوش علیه السلام بعمر یکصد و نود سال آمدند فرزندش حضرت **قنیان** داخل النسب متولد شد و چون حضرت قنیان ابو الانبیا بعمر یکصد و هفتاد سال قدم دراز کرد حضرت **مهلائیل** علیه السلام داخل النسب از کتم عدم بوجود رسید و در بابل سکونت پذیرفت و شهری خود بنا کرده آنرا سوسی نام نهاد میگویند که بعد هبوط حضرت آدم علیه السلام یک هزار و سه صد و چهل سال حضرت **یرد یا یارد یا نیارد** بوجود آمد در اسامی این ذات گرامی اختلاف است و حضرت یرد چون بعمر یکصد شصت و دو در آمد حقتعالی جل شانه حضرت **اخنوخ** یا خنوخ یا ادریس علیه السلام را پیدا فرمود و نام نامی گرامی ایشان حضرت نیز در اختلاف افتاد چون این صاحب برکت بعمر سه صد شصت و پنج در آمد زنده بر آسمان رفتند لاکن هنوز ایشان بعمر بیست سالگی بودند که بالمشافه ایشان حضرت شیث علیه السلام وفات یافتند و نیز در عمر یک صد شصت و پنج سال ادریس علیه السلام فرزند ایشان پیدا گردید و بوقت صعود ادریس بر آسمان حضرت **متوشلخ** علیه السلام حضرت متوشلخ حضرت **لامخ** یا لامک فرزند حضرت متوشلخ و نبیرهٔ حضرت ادریس علیه السلام سیزده ساله نوشته اند و در عمر پنجاه و سه سال حضرت متوشلخ حضرت انوش علیه السلام مسبوق البیان از جهان دنیا در گذشت و چون حضرت متوشلخ هفت صد ساله گشت حضرت لامخ یالامک پیدا شد و متوشلخ بزبان عربی منشرح را گویند و عمر ایشان نهصد یا نهصد شصت و نه سال تحریر کرده اند و بوقت شصت و یک سالگی عمر حضرت لامخ حضرت قنیان از جهان فنا رو داع فرمود و چون عمر لامخ یا لامک یکصد و هشتاد و هشت ساله بود فرزندش حضرت **نوح** یا شکر یا نجی الله یا شیخ الانبیاء یا آدم ثانی یا ملقب بلقب ساکب پیدا گردید و در عمر دو صد هفتاد و شش سالگی حضرت نوح علیه السلام حضرت یرد مرقوم الصدر فوت گشت و در عمر شش صد سالگی حضرت نوح علیه السلام حضرت متوشلخ از جهان فنا بعالم بقا رفت و میگویند که درین سال طوفان جابر گشت و نوح علیه السلام در عمر پنجصد سالگی بودند که حضرت **حام**

وحضرت سام و یام و یافث حضرت نوح علیہ السلام را از جناب ایزدی عطا شدند و یام نام کنعان است کہ در طوفان معہ والدہ خود غرق شدہ بود و ہر دو سزای شرک خود یافتند
و عمر حضرت نوح علیہ السلام بسیار مختلف نوشتہ اند اکثر در کتب مطولہ معتبرہ انتہا تا پانزدہ صد قلم بند کردہ اند و قرین قیاس نیز روایت آخری است العلم عند اللہ و عمر حضرت
سام علیہ السلام شش صد سالہ بود کہ حضرت ارفخشد صاحب پیدا گردید و حضرت ارفخشد صاحب و اصل النسب است و این حضرت نہایت صاحب حشمت و شوکت بودہ
وچون حضرت شالخ علیہ السلام پیدا شد از طوفان دو صد ہفتاد و چار سال گذشتہ بودند و چون این حضرت ہفتاد و شش سالہ بود حضرت نوح علیہ السلام جہان و دنیا را خیر باد فرمودند
نوشتہ اند کہ حضرت نوح علیہ السلام بعد صدور طوفان سہ صد و پنجاہ سال در جہان فانی بماندند و چون شالخ علیہ السلام بعمر یکصد و سی سالگی رسیدند حضرت غابر
یا ہود علیہ السلام بعلم اسباب قدم شریف نہادند و شالخ علیہ السلام بعہد چار صد سال مہمل بود و چون حضرت ہود علیہ السلام یکصد و سی و چار سالہ شدند حضرت قانع یا فالغ
یا فالغ بعلم اسباب رونق افروز شدند و قاسم نیز اسم ایشان نوشتہ اند و چون عمر شریف حضرت قانع علیہ السلام بیکصد و سی سالگی رسید حضرت جناب پاک خالق مخلوقات
ایشان را حضرت ادعو یا رعو یا ارعو یا ارغب یا ارغو عطا فرمود و چون ارغو بعمر یک صد و سی و دو سال در رسید جناب قادر مطلق حضرت ارغو را حضرت شاروح یا ساروغ یا ساروخ
یا سرور یا ساروغ یا ساروح یا سروح عنایت کرد و ہنوز شاروح یک صد و سی سالہ بود کہ حضرت حقتعالی جل شانہ از ایشان حضرت ناحور یا ناخور بہ پیدائش آورد و چون حضرت
ناحور ہفتاد و نہ سالہ گشت جناب رب العزت عز اسمہ و جل شانہ تارخ یا آذر پیدا کرد و چون تارخ یا آذر بعمر ہفتاد و سالگی در رسید اندی جد امجد پیغمبران علیہم السلام
حضرت جناب پاک ابراہیم خلیل اللہ علیہ و علی نبینا علیہ السلام جہان و دنیا را از آفتاب تشریف آوری خود روشن فرمود و رونق بخشید و معنی ابراہیم پدر مہربان
است و نوشتہ اند کہ بعد انقضائے زمانہ طوفان یک ہزار و ہشتاد و یک سال جلوہ افروز جہان دنیا گشتند و در عہد این جناب سلالتماب بادشاہان فریدون و ضحاک
بودہ اند و نمرود مطرود سنجانب ضحاک بادشاہ مذکور حاکم عراق بود و در شہر بابل جائے قرار خود ساختہ و دعوٰۂ معبودیت مینمود و چون حضرت ابراہیم علیہ السلام بعمر ہشتاد
و شش سالگی رسیدند جناب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کہ در عبرانی معنی اش مطیع اللہ نوشتہ اند بوجود آمدند و چون عمر شریف حضرت اسمعیل ذبیح اللہ
یکصد و سی و ہفت سالہ گردید از دار ناپائدار در گذشتند اگرچہ این جناب را دوازدہ فرزند بودند اما اصل النسب حضرت قیدار است و حضرت قیدار علیہ السلام دو صد
مستورات از نسل حضرت اسحاق علیہ السلام بنکاح خود آوردہ بودند لاکن از آن ہا ہیچ فرزند نشد پس حسب الہام یک مستورا نا و لد جرہم بن قحطان نکاح کردند و نام
آن بی بی غاضرہ نوشتہ اند پس نور نبی صلے اللہ علیہ وسلم از حضرت قیدار در آن بی بی منتقل گشت کہ بعد عدت مقررہ حضرت حمل ابن قیدار بوجود آمد و نوشتہ
کہ روزی حضرت قیدار با فرزند ارجمند خود مسمی حمل برای سیر و تماشای عجائبات قدرتی بر کوہ ابو القبیس رفتہ بودند کہ بران کوہ مذکور فرشتہ موت بفرمان رب العزت بشکل
انسان حاضر گردید و گوش حضرت قیدار را چنان بحکم گرفت کہ از راہ گوش جان شیرین وی برآمد و حضرت حمل آن قدرتی انسان را بنظر ہیبت دیدہ و گفت کہ پدرم را چہ
معاملہ نمودی کہ تہی از جان شد و دیگر دیگر سخن غصہ آمیز نیز بعد بعد آمد و فرشتہ بحالت انسانیت او را جواب در داد کہ صاحب آتش غصہ را سرد کن و پدر خود را بخوبی ملاحظہ
کن کہ زندہ است یا مردہ است حضرت حسب گفتہ وے بجانب پدر خود نگریست و در این اثنا حضرت عزرائیل علیہ السلام از چشمان وے غائب شد حضرت حمل دانست کہ فرشتۂ
موت بود و عمر حضرت قیدار علیہ السلام از دو صد زیادہ نوشتہ اند و چون حضرت حمل نیز از جہان دنیا در گذشت فرزند وی حضرت ثابت یا نبت یا ثبت جانشین وے
شدند و نام والدہ حضرت بنت بی بی سعیدہ بود و نوشتہ اند کہ بحالت حمل روزی برائے زیارت اصحاب کہف بجانب غار میرفت کہ قضا کار براہ در دشت حضرت بنت متولد شد
بی بی صاحبہ در انجا بدرود جہان فوت گردید و حضرت بنت چہل روز کامل ہمان در دشت ویرانہ زندہ افتادہ ماند و بعد چہل روز تاجران اتفاقی آمدہ آن طفل را از آن زمین برداشتند و
حسب زعم خود دانستند کہ طفل از ذمین روئیدہ است گویا نبات معرب نمودند از این سبب نام نابت میگفتند و تا زمان حیات این حضرت با برکت مقالید خانہ کعبہ شریف
نزد اولاد امجاد حضرت اسمعیل علیہم السلام بودند و بعد انتقال و ارتحال این حضرت حضرت ہمیع مالک و متصرف گشت و حضرت ہمیع نہایت شجاع و صاحب شوکت
و حشمت و ہیبت بود کہ ہر کہ او را دیدے بلا فرصت بجانب وے سجدہ کردے و چون حضرت ہمیع از جہان و دنیا سیر شدہ عالم بقا را مرحبا گفت حضرت اُدد جانشین وے
گردید و بعد ارتحال ایشان نوبت ریاست بہ اُدد وارث وراثت آمد و ایشان را آوزان نیز نوشتہ اند و چون اُدد از جہان دنیا رو تافتہ بحالت ناچاری بجہان آخرت شتافت
حضرت عدنان بجای وی رونق افزود و بر ناظران نسب نامہ شریف واضح و لائح باد کہ معاملہ نسب شریف از حضرت عدنان تا بحضرت اسماعیل علیہ السلام در شبہات
افتادہ بی تردید بعد درست و صحیح ترین است و این نیز از حضرات مخفی نماند کہ بسیار کس از انس و جن بر ارادۂ قتل حضرت عدنان کمر ہمت چست بستند چنانچہ ہشتاد مرد
مسلح زیر آن بتعاقب عدنان کردند و ہجوم ساختند کہ وی را قتل نمایند اما قتل کردن عدنان بجائی خود ماند آنانکہ بودند تباہ و برباد شدند ۵ چون خدا حافظ بود بر بندگان

گے بود از صینِ دشمن خوفِ جان ؂ و والدہ ایشان از اولاد حضرت قحطان بود آخر چون از حیات باقی نماند عدنان نیز از پنجۂ موت خالی نرفت خیر چون وے بملک بقا رخت
رحلت بست بجائے وے بر مسندش حضرت **معدی** نشست و کنیت ایشان ابو القضاعہ بود و اولاد ایشان نہایت شجاع و جوانمرد بودند چنانچہ مسمی ضحاک ابن
معدی با چہل نفر بر بنی اسرائیل تاخت و تاراج نمود و او شان بخدمت اقدس پیغمبر خدا عزوجل کہ دران زمان بودند مدعی خود بیان کردند کہ التجا او شان صرف برائے بد دعا بحق
ضحاک در چون آن پیغمبر خدا خواست کہ بحق ضحاک ابن معدی بد دعا کند ہمانوقت وحی نازل گشت و ارشاد آورد کہ ای دوست خبردار باش کہ دوست ما پیغمبر آخر الزمان
از اولاد معدی پیدا خواہد گشت دعائی بد کردن بحق این قبیلہ مناسب و شایان نیست چون ذکر حال حضرت معدی باختتام رسید ذکر حضرت **نزار** پیش آمد کہ فرزند
ایشان چہار بودند منجملہ او شان حضرت **مضر** داخل النسب است و باقی خارج النسب شمار شدند و معنی نزار صاحب قلیل یعنی قلت آمد و وجہ تسمیہ آن نوشتہ اند کہ حضرت
معدی والد وی بر تولد او تعدادی ہزار شتران فی سبیل اللہ قربانی نمود مردمان بحق وے بطعن برخاستند کہ فضول خرچ است و سرف بیجا است چون حضرت ممدوح
کلام مردم شنید فرمودند کہ این خیرات نزار است یعنی قلیل و اندک است بدانست خود نہایت اندک خیرات یعنی قلیل قربانی کردم پس ازان باین لفظ موسوم و مشہور گردید
و حضرت مضر را سہ فرزندان بودند اول حضرت **الیاس** داخل النسب و باقی قیس و عیلان خارج از نسب شمار شدند مگر در قبیلہ بسیار قبائل گشتند چنانچہ بنی نضیر یا
بنی غیر فیاہلہ و مازن و غطفان و غیرہ ظہور یافتند یعنی پیدا شدند و حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم در قبیلہ شیر نوشیدند و پرورش یافتند و از قبیلہ قیس شخصے بود باسم عدوان
ابن عمر از اجداد امجاد حضور پر نور کہ کفو یعنی قوم خود را در باب اسلام مدام برائے تقویت و قیام بر دے ترغیب میداد و میگفت کہ شریعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کامل صحیح و
باقی ادیان و ملل محض باطل اند و الیاس را حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ دو فرزندان عطا فرمود یکے حضرت **مدرک** یا مدرکہ و وجہ تسمیہ مدرک آن نوشتہ اند کہ اول
اول شرف آبا و اجداد خود این حضرت ادراک کردہ بود و دوم وجہ آن تحریر کردند کہ روزی بہ پدر خود بجائی ایستادہ بود خرگوش پیش وے گذر نمود حضرت ایشان دویدہ او را
گرفت چون پدر ایشان را چالاک و چست دید باین نام موسوم گردانید و مدرک نیز دو فرزند بودند یکے **خزیمہ** داخل النسب است و ثانی ہذیل کہ از اجداد حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ بود و حضرت خزیمہ را سہ فرزند بودند اول **کنانہ** داخل النسب و دوم ہون سیوم اسد خارج از نسب حضور پاک ؐ و از ہون قبیلہ عضل ابن ہون
ابن حضرت خزیمہ و از اسد قبیلہ کاہلیہ و دودان و مغیرہ شدند و ہر اسدی منسوب بایشان است یعنی مورث اعلیٰ اسدیان ہمین صاحب است و حضرت کنانہ را شش پسران بودند کلان
ترین حضرت **نضر** آن حضرت نضر کہ داخل النسب است و باقی ملکان و عبد مناف و عمرو و عامر و مالک بودند و از ملکان بنی ملکان و از عبد مناف بنی غفار قوم حضرت ابوذر
غفاری رضی اللہ عنہ و بنی بکر بود و از ثعلبہ نیز بسیار قبائل شدند و از ہر جنس و جلیش سردار اقوام گشتند بلکہ از قبیلۂ ایشان بسیار نفر در جنگ احد موجود شدند و از
حضرت نضر صرف حضرت **مالک** داخل النسب بود و بعض این را قریش میدانند حالانکہ این قریش نیست و از مالک ابن نضر حضرت **فہر** داخل النسب و قریش صحیح
ہمین است اگرچہ ایشان را دو برادر دیگر نیز بودند مگر از نسب حضور پاک ؐ خارج بودند و وجہ تسمیہ **قریش** آن نوشتہ اند کہ اکثر این صاحب برکنار دریا میماند یعنی نشست
و برخاست برکنار دریا میداشت و نیز در دریا جانورے است کہ آنرا قریش میگویند از بسیار بود و باش خود بر دریا ایشان را قریش گفتند و دوم وجہ اینکہ چون حضرت قصی
بر کعبہ شریف مسلط شد بسیار اولاد حضرت فہر را برائی حمایت جمع نمود بلکہ سہ بار جمع شدہ بودند ازانجا کہ قوم جمع شدہ را در یک اصطلاح قریش گویند پس این حضرت را نام
قریش نہادہ شد و حضرت فہر را سہ فرزندان شدند اول حضرت **غالب** داخل النسب دوم محارب یا مجارب سیوم حرث یا حارث و از محارب بنی محارب و از حارث
بنی لؤم و از ایشان حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح پیدا شدند کہ در عشرہ مبشرہ شمار شدند و اصل نام ایشان عامر نوشتہ اند و والدہ اش از اولاد معز است و غالب را نیز
سہ فرزندان بودند اول حضرت **لوی** داخل النسب ثانی تیم الدولم ثالث ناقص الذقن کہ ہر دو خارج از نسب ہستند و والدہ لوی را شش فرزندان بودند اول حضرت
کعب داخل النسب و باقی سعد و خزیمہ و حارث و عامر و از ہمگنان صرف یکے حارث لاولد بود و باقی ہمگی صاحب اولاد بودند و از عامر عمر ابن عبد ود بود کہ نہایت مشہور
ترین سوار عرب گشتہ و وی باز دست جناب شیر یزدان علی ابن ابی طالب کشتہ شد و حضرت کعب نیز سہ پسران تحریر کردہ اند یکے **مرہ** ابن کعب دوم ہصیص سوم عدی
کہ ہر دو خارج از نسب ہستند و از ہصیص بنی جمح گشت کہ از اولاد وے امیہ ابن خلف دشمن حضور پاک ؐ و برادرش ابی ابن خلف ہر دو نامبارک از میمانداں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم شمار شدند و از ہصیص بنی سہم نیز بود و عمرو ابن العاص از بنی ہصیص بود و از عدی بنی عدی بظہور پیوست کہ این قبیلہ در عرب شریف محض مشہور ترین است
چنانچہ حضرت جناب امیر المومنین یعنی امیر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت سعد ابن زید از قبیلۂ عدی ہستند و حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب را بروایتی شش
فرزندان شدند و بعض بروایت ہشت فرزند و چہار دختران بہ تحریر آوردہ اند اما بصحت شش فرزند نوشتہ اند چنانچہ حضرت عبد اللہ و زید و مجیر و حضرت عبد الرحمان

وابوالقاسم وما در ایشان حضرات از بنی خزاعه گفته اند واز مره بن کعب سه فرزندان بظهور آمدند اول حضرت **کلاب** داخل النسب دوم تیم سوم یقظه یا نقطه واز تیم بنی تیم شدند و
ازین قبیله حضرت امیرالمومنین جناب صدیق اکبر رضی الله تعالی بعالم اسباب تشریف شریف ارزانی فرمودند وحضرت ابوبکر ابن قحافه رضی الله تعالی عنه سه فرزندان
حضرت عبدالله وحضرت عبدالرحمان ومحمد وسه دختران بوجود آمدند وحضرت طلحه منجمله عشره مبشرین از اولاد یقظه مخزوم حضرت خالد ابن ولید سپه سالار عساکر اسلام
گشتند وابوجهل که اول نام وے عمر ابن هشام بود ازین قبیله نوشته اند وحضرت کلاب ابن مره را دو فرزندان بودند اول حضرت **قصی** داخل النسب دوم زهره خارج از
نسب واز زهره بنی زهره مشهور قبیله گذشت واز وی ابی وقاص منجمله عشره مبشرین عمده صحابی باوقار بود وحضرت جناب پاک بی بی آمنه والده ماجده حضور پر نور صاحب
لولاک رض وحضرت عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنه ازین قبیل بودند وحضرت عبدالرحمن را نوده فرزندان شدند **ذکر حضرت قصی** یا قصی ابن کلاب نوشته اند
که حضرت کلاب را فرزندان بودند اول حضرت **عبد المناف** یا مغیره داخل النسب دوم عبدالدار سیوم عبدالعزی خارج از نسب واز عبدالدار قبیله شیبة الحمد تحریر
کردند ونضر ابن الحارث نیز ازین قبیله بودند معاندان حضور پاک صلی الله علیه وسلم که نتیجه دشمنی بحق دوست خدا عزوجل چنان دید که از دست پاک حضور صاحب لولاک صلی الله
علیه وسلم در جنگ **بدر** کشته شد وتحویل مالک جهنم گردید واز عبدالعزی حضرت زبیر بن العوام صحابی رسول کریم صلی الله علیه وسلم پیدا شد ونیز جناب اقدس حضرت
بی بی **خدیجة الکبری** رضی الله تعالی عنها ازین قبیله بودند واهل عرب حضرت قصی را عظیم الشان اقوام خود تصور نموده اند وهمین حضرت بود که جمله اهل قریش را بجز
جمع کرده مقالید خانه کعبه شریف از عاصیان باز گرفت وبرای خدمات کعبه شریف کمال جانفشان بوده معزز ومکرم گشت ووالده ایشان از قوم فهر یعنی قریش بود
وخواهر ابوجهل که والده ماجده حضرت امیرالمومنین عمر ابن الخطاب بود ازین قبیله نوشته اند یعنی از اولاد عبدالعزی بود وعبدالمناف یا مغیره را چهار فرزند بودند اول
حضرت هاشم داخل النسب دوم عبدالشمس سیوم مطلب یا محرم چهارم نوفل خارج از نسب واز عبدالشمس امیه پیدا گشت وازین صاحب بنی امیه نامزد شدند وحضرت
امیرالمومنین امیر عثمان ابن عفان رضی الله تعالی عنه ابن ابی وقاص ابن امیه ابن عبدالشمس بودند وامیر معاویه وسعد ابن العاص وعقبه ابن معیط وعقبه ابن ربیعه
ومسمات هنده وجد امیر معاویه رض اولاد عبدالشمس هستند وعقبه را حضور پر نور صلی الله علیه وسلم در جنگ **بدر** باسفل السافلین فرستاده بود وحضرت امیرالمومنین
عثمان رض را یازده فرزندان نوشته اند دو عمر ودو عبدالله وحضرت ابان وخالد وولید وشیبه ومغیره وعبدالملک وشش دختران بودند ومخفی نماند که عبدالشمس
وحضرت هاشم توام پیدا شدند وگوشت پیشانی ایشان باهم چسپیده بود که بشمشیر جدا کردند همین باعث است که در اولاد ایشان مدتے تیغ جاری ماند چنانچه
قصص اولاد فریقین در کتب مطوله موجود اند وحادثه اشد ترین حضرت امامین الشریفین و**یزید پلید** لعین باید دید که قابل حیرت وحسرت است وحضرت هاشم را سه فرزندان
شدند حضرت **عبدالمطلب** داخل النسب دوم اسد سیوم عیلاق خارج از نسب واز اسد ام حضرت غریب نواز علی المرتضی شیر خدا بی بی فاطمه رض بودند واز بعض روایت چنان
واضح میشود که مسمی وهب فرزند حضرت هاشم که وی والد بزرگوار حضرت بی بی آمنه ام النبی صلی الله علیه وسلم بود ودر اصل هاشم بباعث کثرت سخاوت وبسیار مهمان نوازی
وخبرگیری محتاجان لقب مقرر شده بود وازین همه افعال حمیده باین لقب مشهور ومعروف گشتند ودر اکثر کتب نوشته اند که حضرت هاشم بخیال تجارت بجانب عدن رفته
بودند پس بعدن بیمار شده فوت شدند ودر آن شهر مدفن وے حضرت مقرر گشت وفرزند وے در اصل باسم شیبة الحمد بود چرا که موی سر شیبة الحمد ابن هاشم از وقت ولادت
سفید بودند ازین سبب مردم وقت شیبة الحمد میگفتند ومشهور عبدالمطلب ابن هاشم بود وبعد فوتیدگی حضرت هاشم ریاست مکه معظمه دام شرفه حضرت مطلب برادر حقیقی
حضرت هاشم را نصیب گردید که کمان حضرت اسمعیل ذبیح الله علیه السلام وعلم حضرت نزار وکلیدهای خانه کعبه شریف سپرد ایشان بودند وشیبة الحمد معروف عبدالمطلب
از زمان خوردگی در یثرب یعنی مدینه شریف میماندند ومقام ولادت وے نیز آنجا بود آورده اند که روزے شخص از قوم قریش متوطن مکه شریف در مدینه شریف رسید هنوز بیرون از
شهر بود چه بیند که برکنار شهر طفل نوخیز نهایت حسین در میدان تیر وکمان میبازد وبهر اطراف تیر میزند وبوقت تیر اندازی میگوید **انا ابن هاشم** پس آن شخص
قریش کلمات بهادری وغیره آن طفل شنیده چون بمکه شریف باز آمد بخدمت حضرت مطلب رسیده از حالات آن طفل شجاع وے را آگاه کرد ونیز بسیار تنبیه
وسرزنش آغاز نمود چون حضرت مطلب تقریر همگی وے شنید بمجرد شنیدن سوگند یاد کرد که تا شیبة الحمد عبدالمطلب را از یثرب بمکه نیارم عیش وعشرت دگرگون است
پس همانوقت بر ناقه سوار شده روانه شد آخر بعد قطع مسافت در یثرب رسید بصورتیکه مناسب دید شیبة الحمد را وز دیده بمکه شریف باز آمد نوشته اند که کسے در اثنای راه
حال آن طفل پرسید گفتند این طفل غلام است که از داده گرفته ام چون شیبة الحمد جوان شد ومطلب جهان دنیا را وداع نمود بجای وی حضرت شیبة الحمد عبدالمطلب
ابن هاشم سردار ریاستهای وی گشت وبمجاورت مکه شریف یعنی بخدمات لائقه خانه کعبه شریف مقرر شد وسردار مردمان فخور گشته مسند قدیمی خاندان خود را آراست

دور امورات ضروری روز بروز وی را ترقی رونما گشت پوشیده نماند که از بارگاه ایزدی جل شانه حضرت عبدالمطلبؓ ده فرزند عطا شدند منجمله اوشان یکے جناب حضرت عبدالله والد ماجد و ثانی حضرت عباسؓ و سیوم حضرت امیر حمزه سید الشهدا عم پاک آن حضرت صاحب لولاک بودند و چهارم حضرت ابیطالب والد حضرت غریب نواز علی المرتضیٰ شیر خدا بود که این صاحب با وجود سعی مزید از نور اسلام حصه نگرفت مطلب که سوائے حضرت امیر عباسؓ و امیر حمزهؓ از اسلام لاچار رفتند الغرض که شش فرزندان حضرت عبدالمطلب محض در جهالت و کفر بمردند و نوشته اند که چاه زمزم از دست ظلم قوم جرهم چنان مدفون و خراب بود که مقام چاه نیز مردمان را معلوم نبود آن چاه را حضرت عبدالمطلب درست کرده قابل اجرائے ساخت و دو آهو از زر که بادشاه اسفندیار و نذر کعبه شریف داده بودند آن هر دو را هم قوم مذکور در چاه مذکور انداخته مدفون ساخته بود آن هر دو آهو از زر نیز همین حضرت از چاه برآورده بر دروازه کعبه شریف برائے زینت آویزان کرده بود اما ابولهب هر دو آهو دزدیده در کار شر ابکاری صرف نموده بود و نوشته که روزی حضرت عبدالمطلب بجناب کبریائے حقیقی نذر معین کرده بود که اگر حقتعالیٰ ده فرزند عطا فرماید وعده است که یک پسر خود قربانی خواهم کرد چون حقتعالیٰ مراد وے میسر کرد بفرزندان خود صلاح داد یعنی مشوره کرد که من بشرط مطلب سعی خود بجناب خدا تعالیٰ یک پسر قربان نمائیم پس مرضی شمایان چیست چون فرزندان ارشاد والد شنیده همه پسران بخوشی رضا داد که کسے از فرمان عالیشان حضور و قربان شدن براه مالک حقیقی عذرے نیست اما حضرت عبدالمطلب قرعه اندختن پسندید چون قرعه انداخت اول اول قرعه قربانی باسم حضرت عبدالله والد ماجد حضور پرنور صلی الله علیه وسلم افتاد لاکن شخصی موسوم باسم سجاج که ماهر علم بود فتوی داد که اگر حضرت عبدالمطلب ده شتران عوض قربانی پسر خود قربان نماید ادائے نذر بلاشک درست خواهد گردید تاهم حضرت مطلب خدا ترس ده نوبت قرعه اندازی باسم حضرت عبدالله و ده شتران بلا انداخت تا نُه نوبت اسم حضرت عبدالله بر شتران ترقی میگرفت آخر دهم نوبت که صد شتران عوضانه شدند قرعه باسم شتران افتاد پس حضرت عبدالله را جناب پروردگار عز شانه از قربانی شدن معافی داد و حضرت عبدالمطلب صد شتران حاضر نموده قربانی ادا کرد همین سبب است که حضور پرنور صلے الله علیه وسلم انا ابن الذبیحین فرمود و در عهد همین حضرت عبدالمطلب ابراهه اصحاب فیل که کافر غلیظ بود برائے انهدام بیت الله شریف معه لشکر جرار و بوجودگی افیال اراده خروج کرده بود آخر کار آن بدکار معه فوج جرار و فیلان از لشکر خدائے ابابیل سنگسار شده بود صرف یک فیل سفید که اسم وے محمود بود سلامت ماند هر چند او را زدند مرتکب جرم شدید و شریک مردم کفار به بیکار نشد چون سعید بود سعادت یافت و باقی هر یک کافر نامراد معه فیلان و جنود مردود نیست و نابود گشت زهی خوش قسمت حضرت عبدالمطلب و سعادت ابدی حضرت عبدالله که پاک ذات صاحب لولاک مظهر مظهر ربوبیت واهب العطیات در دولت خانهٔ ایشان بظهور آمد صلے الله علیه وسلم و نوشته اند که حضرت عبدالله بعمر بیست و پنج سالگی از جهان فنا وداع فرمود و ذات سرور کائنات مفخر موجودات را در عین خرد سالگی حواله بذات پاک خالق مخلوقات نمود **فایده** مخفی نماند که چون حضرت جناب عبدالله بعالم ظهور قدم رنجه کردند بیشتر کفار نابکار که بزعم علم نجوم و غیره علوم جفر و رمل منکشف بود که دُرِّ دریائے رسالت و نبوت ازین بحر رحمت آمود برآمدنی گردید خواستند که حضرت عبدالله را بعوارم ایذا رسانی کنند بلکه بکلیت شهید نمایند و نیز نزد کفار اهل کتاب یکے حله خون آلوده بود که باخون حضرت یحیی علیه السلام از وقت شهادت حضرت پیغمبر موصوف نزد خود داشته بودند و در کتاب اوشان تحریر بود که چون شخصے باسم عبدالله در خاندان قریش پیدا خواهد گردید و آن والد ماجد پیغمبر آخر الزمان خواهد بود زیاده تر نشان پیدائش وے این باشد که از حله مذکور الصدر خون آلوده خون خواهد چکید همه کفار نابکار باین چنین وقت نگران بودند وقتیکه خون از حله چکید علامت پیدائش حضرت عبدالله ثابت و صادق دانستند وقت را غنیمت دانسته در پئے قتل حضرت عبدالله شدند چنانچه روزے هفتاد سوار سوار نامدار تیغهائے برهنه بدست گرفته بخیال قتل بر سر حضرت عبدالله رسیدند چون حضرت عبدالله زیر حفاظت حافظ حقیقی محفوظ بود همان سواران آسمانی یعنی فوج ملائکه از غیب بامداد آن حضرت تشریف آوردند تمام یهود را نیست و نابود کردند نیز در انوقت وهب ابن عبدالمناف یک طرف استاده گشت خون مردم یهود میدید اگرچه ملائکه از چشم وی مخفی بودند مگر هفتاد سوار چون کشت دید دانست که این تائید خدائے عظیم است و فضیلت حضرت نیز او را بخوبی منکشف گردید خاصه این معامله رائ العین بود - حضرت عبدالله را بدامادی خود قبول نموده بخانه رفته زوجه خود را از کمال فضیلت و جاه و جلال آن فرخنده حال آگاه ساخت و مستعد بر امر واحد که سابق ذکر یافت نمود یعنی هر دو زوج و زوجه بالاتفاق شده حضرت عبدالله را دامادِ خود قرار دادند چنانچه **نسب نامه حضور پاک** در نثر نوشته شد باز در نظم بیان گردید - نسب نامه

ذات پاکِ مصطفیٰ ٭ ابن عبدالله محمد مجتبیٰ ٭ عبد مطلب والد عبدالله بود ٭ جاودان با بخت عز و جاه بود ٭ عبد مطلب را پدر هاشم بود ٭ پُر سخا صاحب حیا منعم بود ٭ نیز هاشم را پدر عبدالمناف ٭ این چنین اندر کتب ها پاک و صاف ٭ والدش آمد قصی اندر کتاب ٭ هم قصی می بود حضرت را خطاب ٭ واز کلاب آمد قصی اندر جهان ٭ و آن کلاب از مره پیدا شد عیان ٭ مره بن کعب است لوی پدر اوست ٭ لوی بن غالب که عالیقدر اوست ٭ غالب از فهر است کو آمد قریش ٭ بود فهر اندر جهان با نام عیش

فہر بن مالک پدر مالک نضر + ہم نضر ابن الکنانہ نامور + ہم کنانہ از خزیمہ شد پدید + بود مدرک پدر آن دانا مزید + مدرکہ فرزند الیاس آمدہ + کو مضر را گوشۂ دل خاص [illegible]
و آن مضر گوشہ جگر حضرت نزار + و از معدی این نزار عالی تبار + ہم معدی بود عدنان را پسر + والد این عدنان ادد نامور + ادد را والد اد [illegible]
ہم ہمیسع والد او دشا بیگمان + این ہمیسع را بود والد نامدار + ثبت یا نبت است خاصہ باوقار + نبت را والد قیدار شد خلل + بود [illegible] والد [illegible]
خود قیدار بود + در قبایل ہا بسے سردار بود + بود اسمٰعیل حضرت والدش + نیز ابراہیم جد ماجدش + بود ابراہیم را آذر پدر + در عمائیان [illegible] نامور + بود آذر [illegible]
پدر ناحور نام + والدش ارغو بسے والا مقام + واز شروح ناحور را بہشت کس + مختلف احوال را اللہ بس + بود ارغو را پدر فالغ عیان + آنچہ دیدم کرد [illegible]
بیان + بعض شارح را پدر ارغو نوشت + خفیہ کردن حال ما کار است زشت + بود فالغ ابن عابر بالیقین + بود عابر ہست واحد پاک دین + شالخ [illegible]
قامت آن نامور + در کتب این ہست قصہ مختصر + بود عابر ابن شالخ بالیقین + ہست داخل نسب پیغمبر برین + بود ارفخشد پدر شالخ عیان + اینچنین بنوشت [illegible]
سام پدرش سام پدر ہست نوح + نوح پیغمبر کہ دین را بود روح + نوح فرزند است لامک را فقط + لامخش بنوشت در دیگر نمط + بود این لامخ پسر متوشلخ + از کتب [illegible]
نام کردم منتسخ + والدش اخنوش پیغمبر خدا + بود کو ادریس را والد سعید + چاردہ صد بعد آدم شد پدید + بر دیار و ہست واحد در کتاب + حق [illegible]
باصواب + دیگرے ادریس بن اخنوع بخواند + اینچنین در اسمہا مجموع بخواند + بود مہلائیل والد یرد را + خواہ والد بود یارد مرد را + بود قینان والدش [illegible] + گشت
ابو الانبیا آن نامور + بود قینان را پدر حضرت انوش + بود موجد شجر خرما حق نیوش + و این انوش از پشت حضرت نامور + شیث خود گوشہ جگر ابو البشر + نسب [illegible]
حضرت پاک ذات + کز طفیلش گشت پیدا کائنات + صد ہزاران در جنابش چون امام + مدح گویان حمد جویان صبح و شام۔

ذکرے بہت خیر الاذکار جناب سید الابرار حضرت محمد احمد مختار محبوب پروردگار بر اینصورت کہ نور نبوی چیست و چگونہ پیدا گردید۔

مخفی نماند کہ نخستین نخستین از تمام و کمال مخلوقات و موجودات خالق زمینیات و سماوات ذات واہب العطیات جل شانہ نہ لک سال کامل نور محمدی را پیدائش آورد و دیگر روایت چنین نوشتہ اند کہ بسیار و بیشمار مدت نور حضور پرنور والا مشور صلی اللہ علیہ وسلم در طواف ذات پاک پروردگار خود مصروف ماند بعدہٗ مدتے مزید در سجود پیش معبود حقیقی خود صرف فرمود بعد ازین ذات مطلق و قادر علی الاطلاق و خالق برحق از آن نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جوہرے آفرید و آن جوہر منور اطہر را مثال آب زلال یعنی آب صاف و شفاف و نہایت رقیق نمودہ و بر دہ حصص منقسم فرمود پس از حصۂ اول عرش عظیم و از حصۂ ثانی قلم و حصۂ ثالث لوح و از حصۂ رابع چہارم مہتاب یعنی مہتاب کہ بر فلک چارمین است و از حصۂ پنجم آفتاب جہانتاب و از حصۂ ششم جنت یعنی بہشت و از حصۂ ہفتم ارواح و از حصۂ ہشتم ملائکہ یعنی فرشتگان و از حصۂ نہم کرسی و از حصۂ دہم وجود مسعود و محمود ذات رسول الثقلین بنا گردید و دیگر روایت چنان آمد کہ چون نور محمدی مخلوق شد متشکل بود بشکل مرغ سفید و در دریائے واحدانیت کہ قریب عرش عظیم است چہار ہزار سال غوطہ خوردہ خوردہ برون تشریف آورد پس از پر و موئے اطہرے قطرات قطرات جدا شدہ شدہ افتادند و از آن قطرات موصوف الصدر تمام ارواح مخلوقات پیدا شدند و بر زمینے کہ قطرات پاک افتادند آن خاک پاک محل نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مقرر گردید تا آنوقت کہ جد امجد حضرت آدم علیہ السلام بنا شدند و بعد پیدائش آدم علیہ السلام نور محمدی در پیشانی آدم علیہ السلام می ماند و

روایت دیگر

بدینصورت بہ تحریر آوردند کہ از تمام و کمال مخلوقات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اول اول بود و از آن نور عرش و کرسی و لوح و قلم و مہتاب و آفتاب و ارواح پیغمبران والا شان علیہم السلام پیدا شدند و علم و عقل و لقا و بقا و روشنی و عطا و تمام زمینیات بظہور آمدند باز بہ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام ہدیٰ لصدور آوردو آن نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم در پیشانی پاک و اطہر حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام اہالیان دفتر قضا و قدر صادر کردند یعنی نور نبی پاک صاحب لولاک لما خلقت الافلاک در جبین مبین حضرت آدم علیہ السلام قرار گرفت سبحان کہ این زمان چہرہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام تابان و درخشان گردید چنانچہ ملائکہ آسمانی لمعات آن نور بلند صفات دیدہ زبان تعریف و توصیف کشادند و ثنا خوانی آغاز نہادند رفتہ رفتہ آن نور منور از حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام در حضرت حوا علیہا السلام منتقل شد ما در این وقت صورت و جمال کمال حضرت حوا علیہا السلام بدان غایت و نہایت رسید کہ قلم و زبان مدحت بیان را طاقت نوشتن آن نیست و بعد از آن در وجود ذی جود حضرت شیث علیہ السلام صورت انتقال یافت تا وقتیکہ نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام متعلق ماند از برکت آن نور کمال خوبصورت و صاحب جمال و بہیہ و صاحب حمیدہ موصوف ماندند و نوشتہ اند کہ چون جسم اقدس حضرت آدم علیہ السلام حسب الفرمان عالیشان جناب خالق کون و مکان درست و بنا کردہ شد آنوقت جناب پاک حضرت خالق ارض و افلاک

جل شانہ وعم نوالہ روح حضرت آدم را ارشاد درداد کہ در جسم مرقوم الصدر رفتہ قرار گیرد و از انجا کہ در صورت جسم خاکی و تاریک بود روح از ہیبت و دہشت تاریکی و ظلمات
بے نہایات حلول و شمول و دخول جسم را باعث ملالت کمال دانست و ملول شدہ در رود خود اندر وجود نامقبول عدول ساخت ہمانوقت عاملان قضا و قدر جبین اطہر
حضرت ابوالبشر را بنور انور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم منور نمودند پس بمجرد استقرار نور انور جناب سید الابرار روح در جسد امجد داخل گشت اما مدتے عزیز بخلاف
بقایا جسم فقط در سر یعنی دماغ ماند باز در چشمان ورود نمود چون روح بموقعہ چشمان آمد آدم علیہ السلام دیدہ برکشاد و قدرات و قدرتی اشیا را سپید اکرد خالق مخلوقات
را دید اما چونکہ باقی جسم زیرین آدم بلا روح بود از این واقعہ و معاملہ نادرہ حیرتش گرفت لاکن برکت روح یعنی برکت **نور محمدی** بامداد پیش آمد و دستگیری وے شد
کہ آہستہ آہستہ روح در تمام جسم وے وارد و منتشر گردید چون نگاہ آدم صفی اللہ بر عرش معلے افتاد چہ بیند کہ بر مقامی عالیشان کلمہ طیبہ **لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ** نوشتہ است و موجود بمجرد دیدن در عبرت و حیرت آمد و بدل گفت کہ آیا این چنین صاحب قرب کیست و چنان بالا و بلند جا نوشتہ ماندن وجہ چیست
پس بحضور ذات اقدس و مقدس احکم الحاکمین بعرض پرداخت کہ اے ذات قدیم و یا کریم و رحیم و اے خالق مخلوقات و اے مالک ارض و سموات و مزین فرمای افلاک
و عرش پاک این چنین نام نامی و گرامی کہ قریب ترین ذات اقدس و مقدس است کیست و وجہ چنین قرب و عزت وے چیست ارشاد شد کہ اے آدم فرزند تو دوست
مکرم ماہست کہ نہایت عزیزترین و برگزیدہ درگاہ است کہ روزی حسب سفارش وی زلت تو معاف خواہد گشت چون انچنین جواب آمد حضرت آدم احسن نہاد در طلاطم
امواج تفکر و حیرت افتاد و حیران ماند و خیال کرد کہ چون ذلت پدر بسفارش فرزند معاف شود باعث کمال ندامت است و سراسر موقعہ شرمساری است ذخواہد شد
پس حضرت روح الامین بموجب فرمان رب العالمین و جناب احکم الحاکمین بنصف فلان را از دماغ آدم علیہ السلام خارج نمودہ در بہشت انداخت کہ از ان درخت گندم پدید
آمد و امر شد کہ اے آدم **وقلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا
من الظالمین** اما چون ارادہ الہی جل شانہ دگرگون بود حسب ترغیب شیطان لعین ثمر آن درخت ممنوعہ جناب آدم علیہ السلام و خاتون وے بی بی حوا کہ روح جنت
بود خوردند و لائق اخراج بہشت شدند چنانچہ کلام الہی شاہد آنست **فازلہما الشیطان عنہا فاخرجہما** الغرض چون آدم علیہ السلام برخلاف امر
رب العلمین ثمر آن درخت را خوردند بمجرد خوردن در ذلت افتاد باز بشفاعت آن شفیع المذنبین ذلت وے را معاف فرمود **نظم** چشم دل بکشا بہ بین اے
مرد حق * کیست چہ محبوب است آن رب الفلق * قدر بین منزل بہ بین آن پاک را * خوب بنگر منزلت لولاک را * کز طفیلش ہر دو عالم شد پدید * کور بہ چشمیکہ
با خوبی ندید * امتش می باش با نیکو عمل * پیروی شرع کن بغیر از خلل * امر او فرمان حق دان بی یقین * تا کہ باشی در شمار اہل دین * و نوشتہ اند کہ چون
روح مبارک حضرت آدم علیہ السلام داخل جسم شریف گردید اول کہ آدم علیہ السلام بجناب پروردگار متکلم شد آن کلمہ **الحمد للہ** بود و از جناب پروردگار
بجواب وے **یرحمک اللہ** بظہور آمد و بمرفائیت آمد کہ تا قیام نور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم در پیشانی حضرت آدم علیہ السلام از ملائکہ آسمانی پیش آن حضرت
ہزارہا تعظیم و تکریم بود و چون آن نور نبوی در حضرت حوا علیہا السلام رسید عجب رنگ وے بود و چون بجبہت حضرت شیث علیہ السلام انتقال یافت تعظیم و تکریم
وے حضرت چنان میکردند کہ حیرت میگرفت علے ہذہ القیاس بجائیکہ نور آن نور الانوار سیرت تعظیم وے حضرت زیادہ از حد میگذشت نوشتہ اند کہ چون حضرت
شیث علیہ السلام بالغ شدند حضرت روح الامین را از بارگاہ الہی ارشاد شد کہ از حضرت شیث بذریعہ حضرت آدم علیہ السلام عہدنامہ گیرد کہ تا حضور پرنور
صلے اللہ بعالم ظہور تشریف نیارند ہیچکس از اجداد امجاد در رسالت و نبوت بنیاد بجز حق و حلال بغیر خیال نکند بغیر زوجہ منکوحہ خود بجای دیگر میل خاطر
نماید کہ نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در لباس پاک و حلال محفوظ باشد پس آن عہدنامہ حسب شرائط و فرمان پروردگار عالم عزوجل حضرت جبرائیل علیہ السلام
از شیث علیہ السلام بشہادت حضرت آدم صفی اللہ نویسانیدہ در تابوت سکینہ نہادند حتی کہ ہر جد امجد حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم آنرا ملاحظہ و مطالعہ حسب
نوشتہ عمل مے نمود تا حضرت عبد اللہ والد ماجد حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کسے حضرت برخلاف فرمان خداوند کریم جل شانہ قدم فرمانبرداری از
احاطہ تحریر بیرون آن عہدنامہ بیرون ننہاد **در روایت آمدہ** کہ چون شیث علیہ السلام بعد بلوغ قدم نہادند برای تزویج وے مسمات نحوائلہ حور نہایت صاحب جمال
از جناب پروردگار عطا گشتہ کہ از بہشت برین برآمدہ بود تحریر کردہ اند کہ حضرت انوش علیہ السلام از ان عطیہ حور پیدا شدہ بود **در روایت** بابت والدہ ماجدہ محترمہ حضور
پرنور سلسلہ آبائی حضرت بی بی آمنہ بنت وہب ابن عبد المناف ابن زہرہ ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب ابن لوی ابن فہر کہ آن را قریش گویند و ولادت حضرت
رسالت و نبوت درجت ذات سرور کائنات مفخر موجودات برگزیدہ از مخلوقات در مکہ شریف قریب کوچہ ارقاق المولد کہ انجا شعب ہاشم مشہور و معروف است

ودر کتب معتبرہ نیز ہمین صورت نوشتہ اند و روز تولد حضور پاک دو شنبہ یا شب دو شنبہ دوازدہم ماہ ربیع الاول در عام فیل بظہور آمد کہ از ہبوط حضرت آدم علیہ السلام
شش ہزار یک صد و شصت و سہ سال گذشتہ بودند و در بعض کتب بدین مضمون تحریر مینمایند کہ ولادت باسعادت آن حضرت صاحب رسالت و نبوت ذات پاک
خداوند تاج البراق بروز جمعہ ہفدہم ماہ ربیع الاول بعد طلوع آفتاب بلکہ بعد طلوع صبح صادق در سال واقعہ فیل کہ دران سال کافر بدخصال بداعمال مسمی ابرہہ مع
لشکر کوہ شکن براد تہدیم کعبہ شریف در مکہ شریف رسیدہ بود و بمقابلہ آن بدکیشان مرغان معروف ابابیل یک یک سنگ ریزہ در منقار خود گرفتہ بر سر می انداختند
بہر واحد امثال دہا زد بور معاندان حق جل شانہ خارج میشد و کار ہر یک بدکردار ہمان یک ریزہ خدائی تمام میکرد و باقی نمی گذاشت بظہور پیوستہ و طالع آن حضور
پر نور و الا منشور میلاد جدی برابستم درجہ بود زحل و مشتری در عقرب بودند مریخ و آفتاب در حمل برنقطہ شرف زہرہ و عطارد در حوت بر کامل شرف بودند و چون
حضور پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم متولد شدند از محل بادشاہ اندیار کہ کسرا نوشتہ چہار دہ کنگرہ حصار سنگین و نہایت مضبوط جدا شدہ افتادند و آتش
فارس کہ از صدہا سال بلکہ نوشتہ اند کہ یک ہزار سال بد آتشکدہ رونق افروز و تمام روشن کردہ بودند یکدم سرد و نابود گشت و از حضرت بابرکت امیر عباس حضرت
عم پاک حضور انور روایت صحیح آوردہ اند کہ حضور پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ و مختون از بطن مادر تطہر در عالم اسباب تشریف شریف ارزانی
فرمودند **شعر** وقتیکہ گشت وارد آن رحمت ودود ٭ مختون بود حضرت نافش بریدہ بود ٭ سردار انبیا رشد سردار اولیا ٭ صلوا علیہ وسلم شانش خدا فزود
دل عبودیت منزل چنان میخواہد کہ لیل و نہار صفت و ثنائے آن ذات پاک سید الابرار محبوب مرغوب ذات اقدس و مقدس جناب پروردگار سلطان سلطنت فتوت
و رسالت حکمران و فرمان روائی مملکت نبوت و سخاوت آفتاب سپہر مروت و شجاعت و بدر منور فلک ابہت و جلالت صاحب شان و شوکت خداوند سر آرائی
شہنشاہی حشمت و صولت رونق افزائی ولائت قاب قوسین باعث ایجاد کونین مظہر مظہر الوہیت مطلع الانوار و عزت کمال صاحب جاہ و جلال افضل الانبیاء پیشوا
و رہنما اصفیا و اولیا مصدق زمرہ ہائے شہدا جناب رسالت و نبوت مآب مقصود و مطلوب جہانیان دستگیر عاجزان فریادرس بیکسان حضور پاک صاحب لولاک
لما اظہرت الربوبیۃ را تحریر نمائید و بجز این کار دیگر کار و فکر از کار رابطاق دارد و باقی قطعہ عمر را کہ در غم و الم میرود اندرین شغل صرف نمائید کہ سعادت
ابدی ہمین است اما این چہ دعوی و ہوس بیفائدہ است و کجا عقل و فکر و ادراک است کہ در بحر بیکران عزم دُر برابری کند وصف نوشتن بجائے خود ماند قلم عبودیت
نقش برآب و طاق صرف یک اسم شریف از اسمائے گرامی و عظامی حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہم نیست **نظم** وصف حق دانست آن خیر الورا ـ وصف احمد خو بیدانند خدا
گر شود جن و بشر یک جا بہم ـ مدح گوید ہر کس باز شافع امم ـ کے تواند وصف گفتن ہیچکس ـ وصف حضرت را خدا دانست و بس ـ **روائیت از حضرت عباسؓ**
عم پاک حضرت نبی کریم خیر الناس جناب موصوف معدوم الوصف میفرمایند کہ چون حضور پُر نور سراپا نور کردگار حقیقی صلے اللہ علیہ وسلم در جہان دینوی قدم رنجہ فرمودند جناب
پاک حضرت بی بی امینہ والدہ ماجدہ حضور پاک صاحب تاج والبراق دیدکہ از سر مبارک جناب حضرت غریب نواز ختم المرسلین رحمت اللعالمین نور درخشان و تابان
ظاہر است کہ چشمان ظاہر بین ببینند و آن نور چنان نور ہست لمعانش از موقع سر مقدس برخاستہ طرف آسمان میروند وارد گردید بلکہ دور دور تابش و روشنی آن نور
بیشمار و بسیار است اگر نظیر آن نور منور روشنی خورشید و مہتاب گفتہ آید محض قلیل است یعنی نور حضور زیادہ تر از ان بود و بی بی پیش راوی میفرمود کہ اکثر صعود آن
طرف آسمان بود و بر زمین چہ حالت بود کہ محلہائے دیار و امصار کوفہ و بغداد بلکہ شہرہائے شام و روم بباعث آن روشنی نظر می آمدند بلکہ حضرت بی بی صاحبہ خشت خشت
آن محل و ایوان میدیدند کہ چون آتش میدرخشیدند این معاملہ عجیبہ تا دیر پیش آن جناب جاری ماند **ولادت حضور پاک** صلے اللہ علیہ وسلم ـ ولادت
حضور پاک صاحب لولاک در زمان دولت نوشیروان بادشاہ عادل بظہور پیوستہ کہ ذات اقدس خود فرمود **ولدت فی زمن الملک العادل** در عقیقہ
حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **نوشتہ اند** کہ عقیقہ جناب نبوت مآب بروز ہفتم حضرت عبد المطلب جد امجد وے کردہ سرفراز ائیت در شرافت و فضیلت قوم قریش
و زیادہ تر در بنوہاشم حضرت جناب ام المومنینؓ بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ میفرمود کہ روزے از بارگاہ رب العالمین جناب ملک المقرب روح الامین بحضور فیض گنجور
ختم المرسلین گفت یا رسول الثقلین از مدنی مزید سیر اقالیم مینمایم و دیار امصار سی بینم و فضیلت و شرافت ہر خاندان معلوم ساختم اما مثل شرافت و فضیلت و ترقی
مدارجات دودمان بنوہاشم ہرگز ندیدم و نہ شنیدم سبحان اللہ این ہمہ صفت و مدحت آن بود کہ جناب رسول الثقلین باعث ایجاد کونین صاحب قاب و قوسین درین
خاندان عالیشان پیدا شدند و لایق التعریف و توصیف دودمان والاشان افرمودند **روائیت آمدہ** کہ چون بارادہ آلہی جل شانہ حضرت بی بی امینہؓ
والدہ ماجدہ حضور پر نور والا منشور از دار فنا پایدار روع فرمود و حضرت غریب نواز فیاض بے انداز را تیمم نمود اول اول شیر مسمات ثوبیہ کنیز آزاد ابولہب نوش

فرمودند و در کتب معتبرہ وجہ آزادگی ثوبیہ آن نوشتہ اند کہ چون حضور پرنور والانشور در عالم اسباب رونق بخش شدند ہمہ خویش و اقارب جناب پاک نہایت خوش گشتند ابی لہب کہ عم حضرت جناب رسالت و نبوت مآب بود و رخرمی و انبساط و لادت ذات سرور کائنات مفخر موجودات برادرزادۂ خود ثوبیہ کنیز خود را آزاد کرد و در روائت دیگر آمدہ کہ چون آن دوست رب العالمین ختم المرسلین متولد شدند در اول ہفتہ شیر اقدس مادر اطہر مقدس نوش فرمودند و در ہفتہ دوم شیر ثوبیہ مرقوم الصدر را نوشیدند و در روایت دیگر چنان نوشتہ اند کہ حقتعالی جل شانہ بعد ولادت سیوم روز ثوبیہ البشیر دادن خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سرفراز و ممتاز فرمود و در دیگر روائیت چنان بیان طراز شدند کہ ثوبیہ سہ ماہ کامل حضور پرنور والانشور را شیر خود نوشانید و بعد از سہ ماہ جناب دایہ بلند پایہ حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب ابن حارث السعد مقرر و مجوز گردید بر روائیت آمدہ کہ جناب حضرت عبد اللہ ابن عبد المطلب والد ماجد حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم وقتے فوت گشتند کہ ہنوز جناب رسول الثقلین صاحب قاب قوسین در شکم مبارک مادر اطہر بودند و بعض گفتہ اند کہ جناب رسالت و نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہشت روزہ بودند کہ حضرت عبد اللہ بعمر بیست و پنج سالگی از جہان دنیا رخت رحلت بر بستند قرین قیاس ہم ہمین طور است کہ حضرت عبد اللہ چند ایام اول یا چند روز بعد نزدیک نزدیک وفات یافتند کہ پرورش وے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد المطلب بذمہ خود عقیقہ وے حسب معتاد بالا بذمہ خود گرفت یعنی شرط عقیقہ حضرت عبد المطلب ادا فرمود کہ بعد وفات حضرت حضرت عبد المطلب ابیطالب عم حقیقی حضرت رسول الثقلین بذمہ خود مقرر کرد و آنچہ حق پرورش بود ادا ساخت بلکہ ذات حضرت رسول الثقلین او را کمال عزیز بودند و اسامی عظامی و گرامی حضرت جناب رسالت و نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بدین طریق می نویسند کہ حضرت **محمد رسول اللہ** و **احمد** و **حامد** و **محمود** و **مصطفٰی** و **مرتضٰی** و **خاتم النبیین** و **نور** و **سراج** و **متوکل** و **شفیع المذنبین** و **رحمۃ اللعالمین** و **وحید** و **طاہر** و **یسین** و **رسول** و **نبی** و **بشیر** و **نذیر** و **مزمل** و **مدثر** و **کفیل** و **شفیق** و **روح القدس** و **صاحب التاج** و **صاحب المعراج** و **صاحب السیف** و **یتیم** و **مسکین** مخفی نماند کہ چون چشم انصاف بند میشود و لحاظ و خدا ترسی از دل محو میشود و بیطرف میرود اگرچہ عقل و فکر بقدر کوہ صد کوہ میباشد راہ نمائی بجانب حق نمی نماید بلکہ زبان نیز از کلمۂ حق باز ماند **مسٹر ولیم** یعنی **طامس ولیم بیل** انگریز صاحب در کتاب مولفہ خود میگوید کہ روح القدس را بزبان یونانی **فارقلیط** میگویند و اہل اسلام تصور میکنند کہ عیسے مسیح وعدہ فرستادن فارقلیط کردہ بود اشارہ بہ **محمد** علیہ السلام مینمایند این غلط فہمی مسلمانان است فارقلیط روح القدس را گویند یعنی روح اللہ را و بر ہر کہ نازل نازل میشود صاحب قدرت گردد زہے زہے فہم و فراست انگریز مرقوم الصدر کہ چشم انصاف را بند کردہ چندین حروف و الفاظ لاطائل نوشتہ نمی داند کہ روح القدس اسم شریف حضور پرنور حضرت پیغمبر ما است صلی اللہ علیہ وسلم و چون معنی وے فارقلیط کرد پس دعوی صادق ما نیز براین بود کہ فارقلیط اسم جناب رسالت و نبوت مآب است در ہر کتب ببینند کہ از لفظ فارقلیط ظاہر ظاہر مراد حضور پاک است و نیز مینویسد کہ صاحب قدرت میباشد از این زیادہ چہ میطلبد کہ ہر اقلیم چہ مشرق چہ مغرب چہ جنوب و شمال ہر جا قوت اسلام ظاہر است اسلام آوردن بارادہ خداوند کریم و عظیم حصر ہست و آنچہ مرضی خود میباشد شخص بر آن ملندا ما چشم انصاف را بند نکند **الغرض** حضور پرنور را از ہمہ اسمائے شریف خود بدولت اسم مبارک مسکین نہائت پسند بود یعنی پاک صاحب لولاک ہمین نام فرخندہ انجام را دوست تر میداشتند چنانچہ این دعا صبح و مسا حضور انور میخواستند و ہر آن و ہر وقت بجناب پروردگار ہمین تمنا میداشتند **اللہم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین** و عادت مبارک آن ذات پاک مفخر زمینات و افلاک بود کہ لیل و نہار بذات پاک خود خبر گیری مساکین و دستگیری یتیماں و بیوگان و بے نوایان بسیار و بیشمار میفرمودند و بقایا صحابہ کرام و عظام را برائے خدمات الیشان تاکید مزید مے نمودند و حقتعالی جل شانہ در ہر کتب سماوی نام نامی و عظامی در اصطلاحات علیحدہ یاد فرمود چنانچہ در **توریت** **حامد** و **صعلوک** و **قتال** و در **انجیل** **احمد** و فارقلیط کہ بزبان عبرانی معنی روح القدس است و در **فرقان** **احمد** و **محمد** مرقوم است و در حلیہ مبارک آنجناب رسالت و نبوت مآب حضرت شاہ ابو المعالی صاحب چنان فرمودہ است **ھو السمر بیاض اللون و واسع الجبھۃ و ازج الحاجبین و افلج الاسنان و اسود العینین و ملیح الاملح و اقنا الانف و ازج الحواجب و طویل الیدین و تمام القد و مجتمع اللحیۃ و رقیق الانامل و ضیق العماد و لیس فی بدنہ شعر الا خط الصدر الی السرت و صورتہ احسن الصور و حسنہ حسن القمر و نورہ نور الشمس و کلامہ کلام روح القدس و قالہ قال الشریعۃ و حالہ حال الحقیقۃ و علمہ علم الیقین و لسانہ لسان الذاکر و قلبہ عین المعرفۃ و ذاتہ ذات انوار الحق و دینہ**

اکرم الادیان وملته اشرف الملل وخلقه احسن الاخلاق وعمله امر الله وفعله عبادة الله وجسمه خیر الاجسام واسمه خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ اش گندم گون سرخ باسفیدی آمیختہ وفراخ پیشانی وباریک ابرو وکشادہ دندان وسیاہ چشم وغمگین نظر بشرم وحیا ودراز بینی وپُر بازو ودراز دست وتمام قد یعنی راست تر وبہتر کہ می بالیست وپر ریش یعنی گنجان وباریک انگشتان وتنگ دہان ونبود در جسم شریف حضرت مو مگر خط سینہ مبارک تا ناف وصورت اوست احسن از صورتہا وحسن او حسن ماہ ونور او نور خورشید وکلام او کلام جبرائیل علیہ السلام وگفتگوے او گفتگوے شریعت وحال اوست حال حقیقت وعلم او علم یقین وزبان زبان ذکر کنندہ ودل او چشمہ معرفت وذات او ذات انوار حق ودین او بزرگترین دینہا وملت بزرگترین ملتہا وخلق او خلق نیک وعمل اوست حکم خدا وکار او عبادت خدا وجسم او بہترین جسمہا ونام اوست بہترین خلق اللہ درود خدا باد برو وسلام۔ **مجمل احوال آن دوست ذوالجلال** در ولادت ووصال باکمال صلی اللہ علیہ وسلم بعض علمائے صاحب علوم تواریخ کہ ایام ولادت حضور پاک دوازدہم ربیع الاول نوشتہ اند بہ شبہات افتادہ اند زیرا کہ راویان بالاتفاق قلمبند مینمایند کہ عمر شریف آن باعث ایجاد کائنات بوقت وصال شصت وسہ سال قمری بودند کہ بعد از ہجرت دہ سال در مدینہ منورہ ماندند پس ظاہر است کہ ولادت آن حضرت صاحب رسالت ونبوت پنجاہ وسہ سال پیش از ہجرت بود دران سال بروئے حساب نجوم تاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول بروز جمعہ افتادہ بود وتاریخ ہشتم روز دوشنبہ واین درست است۔ **شعر** ز اختلاف تواریخ خود خدا داند + ز راستی چہ زند لاف کس قلم راند + وہمچنین خلاف کردہ اند چنانچہ در حدائق الانوار تصنیف فخر الدین محمد رازی مرقوم است کہ حمزہ اصفہانی روایت میکند از محمد ابن جریر الطبری کہ او گفت کہ علما خلاف کردہ اند در وقت ولادت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ومقدار تفاوتے کہ دران خلاف صاف است وآن خلاف بیش از ہشت روز نیست وبعض گفتہ اند کہ ولادت ذات والا صفات دوم ماہ ربیع الاول بودہ وبعض نوشتہ کہ ہشتم این ماہ بود وبعض دہم این ماہ جائز داشتہ اند **وخلاف** کردہ در وفات والدہ ماجدہ حضور پاک ہم بیان کردہ اند کہ بوقت وفات مادر اطہر جناب رسول الثقلین شش سالہ بودند وبعض ہشت سال گفتہ اند وخلاف کردہ اند در انوقت کہ حضور پرنور بعم خود ابیطالب رض بشام رفتند بعض گفتہ اند کہ آنوقت نُہ سالہ بودند وبعض دہ سالہ بیان مینمائید وبعض دوازدہ سالہ قرار دادہ اند وخلاف کردہ اند در مقدار عمر شریف حضور پاک آنوقت را کہ عمارت خانہ کعبہ اہل قریش نمود بعض گویند کہ حضور پاک آنوقت بیست سالہ بودند وبعض سی وپنج سال بیان کردہ اند ودر نگارستان ہمین صورت نگارش کردہ اند کہ چون اہل قریش بنا خانہ کعبہ نمودند حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم **حجر اسود** بر رکن یمانی بدست مبارک خود نصب کردہ اند آنوقت حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم سی وپنجسالہ بودند و**اتفاق جمہور** برین روایت است کہ چون حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم را چہل سال قمری تمام شدند حقتعالی جل شانہ حبیب خود را بدعوت خلق اللہ مامور فرمود وآن احدے واربعین عام فیل بود مطابق احدے وعشرین وتسعمائہ اسکندری وموافق ششصد ودہ عیسوی ودران مدت از ملک کسری پرویز بن ہرمز ابن نوشیروان عادل نوزدہ سال گذشتہ بودند **نوشتہ اند** کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نبوت شش سال کامل بدعوت خلق مشغول نشدند وبعد شش سال بدعوت جہانیان خود را ظاہر فرمودند اما در عرصہ شش سال کسانیکہ ایمان آوردند اول اول حضرت جناب ام المومنین بی بی خدیجة الکبرے رض وبعد ازان خادم وے زید ابن حارث وبعد ازان حضرت علی المرتضے شیر خدا کہ آنوقت عمر شریف حضرت نُہ سالہ بود وبعد از حضرت علی المرتضی رض حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر رض وحضرت امیر عثمان ابن عفان رض وحضرت عبد الرحمن ابن عوف رض وحضرت سعد ابن وقاص رض وحضرت زبیر ابن العوام رض وحضرت طلحہ ابن عبد اللہ رض وآوردہ اند کہ چون جناب حضرت عبد اللہ قریب وفات رسیدند فرزند ارجمند خود حضرت رسول الثقلین را بدست پدر والا قدر خود حضرت عبد المطلب سپرد فرمودند وبرائے پرورش وتربیت وے حضرت بکمال سعی وکوشش وتاکید مزید عرض داشت کردند۔ اگرچہ سابق ازین نوشتہ وباز اتفاق نوشتن این امر بوقوع آمد۔ چون حضرت عبد المطلب وفات یافت ذات پاک سرور کائنات را بدست عم وے وپدر حضرت علی المرتضی شیر خدا ابیطالب دادند وابی طالب غریب نواز آنچہ حق پرورش بود ادا کرد **نوشتہ اند** کہ چون حضرت رسالت ونبوت درجت حضرت **خدیجة الکبرے** را بنکاح خود آوردند تا حیات بی بی صاحبہ موصوف الصدر دیگری بی بی بنکاح خود خیر آوردند ونوشتہ اند کہ حضرت ابیطالب بعمر ہشتاد سالگی وحضرت جناب بی بی خدیجة الکبرے بعمر شصت ودو سالگی دریک سال ازدار ناپائیدار بدار آخرت رسیدند واین سال را عام الحزن نہادند واین واقعہ سہ سال پیشتر از ہجرت حضور پاک ودر دہم سال وحی بماہ ذو الحجہ بوقوع آمدہ بود **چونکہ** نسب نامہ حضور پاک معہ قدرے قدرے حالات دیگر وجہ تالیف کتاب ہذا اتمام گشت۔ وحال حالات سلسلہ وار وبعد ازان خاندان وار آغاز خواہند گردید۔ اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ بکرم عمیم خود کتاب بموجب مطلب دلی بتمامیت رساناد وبر گذشتگان احقر مغفرت فرماباد + + فقط

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	وصال باکمال	عمر شریف	موضع مزار	بادشاہی	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن حضور پر نور والا منشور مآب جناب رسالت و نبوت مآب آن باعث ایجاد کونین صاحب قاب قوسین و آن سفراز ضمن ما افلاک خطاب لولاک حضرت محمد مصطفے و احمد مجتبی رسول الثقلین ابن حضرت عبد اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم	باقوال علمائے مجتہدین کاشفان حالات دین ستین روز دوشنبہ در ماہ ربیع الاول سال واقع فیل بعد صبح صادق در عالم اسباب تشریف آوردند	باتفاق اہل سیر از یکم و دوم ماہ ربیع الاول وقت چاشت روز دوشنبہ بسال یازدہم از ہجرت تا دوازدہم ماہ مذکور بیان نمودہ اند اما اندرین تواریخ دوم ماہ مذکور را ترجیح دادہ اند ۱۱	۶۳ سال	در مدینہ منورہ در حجرہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا	اسلام	اقدس	نقل است کہ حضور پر نور سلطان سریر آرائی سلطنت نبوت و رسالت افضل الانبیاء سرتاج اصفیاء بہترین اولین و آخرین خلاصۂ آفرینش اند کہ نور پر موجودات نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصل اول موجود شدہ بحکم اول ما خلق اللہ نوری و کلام حق القیام لولاک لما خلقت الافلاک را بائید بیکہ و لا ئل کافی و بلان وافی ماند و حضور پر نور از قبیلۂ اشراف مکہ و اولاد امجاد قریش شدہ اند از طرفین صحیح ترین کہ منجانب پدر بلند قدر حضرت محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف و از طرف مادر اطہر بی بی آمنہ بنت وہب ابن عبد مناف ہستند و جناب پاک فخر الاولین و آخرین بودند سراپا رحمت للعالمین بودند کہ کلام الہی شاہد آن است وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین و آن ذات پاک سو سکائینات است کہ ہزارہا معجزات از دست و جیب خوش نصیب و طبیب امراض عصیان ہستند اگرچہ قدری ازان نوشتہ آیند طاقت و تاب خامہ مقطوع اللسان نیست کہ تحریر رساند و امکان زبان انسان ضعیف البنیان نیست کہ تقریر نماید و عروج معراج آن صاحب السیف و المعراج ہفتہ ہم از جیب المرجب نوشتہ اند و آن محبوب خدا است کہ بروز حشر تا ہمگی امت اداخل بہشت نفرماید رضا نشود آخر اللہ تعالی رضامند خواہد فرمود فلسوف یعطیک ربک فترضی مصدق آنست۔
۲	آن بعد پیغمبر افضل البشر جلیل القدر مظہر مظہر صداقت و یقین گزیدہ جناب ابوبکر صدیق اکبر یار غار و جان نثار حضرت پیغمبر و الاتبار اصل اسم شریف عبد اللہ ابن عثمان ابن ابی عامر ابن کعب ابن سعد ابن تیم ابن مرہ ابن کعب نسب نامہ میرسد رضی اللہ تعالی عنہ	بروایات صحیحہ و تحریرات صریحہ بعد دو سال کامل از واقعہ فیل در مکہ شریف از کتم عدم بعالم ظہور تشریف شریف آوردند و بعمر کہولت در جہان دنیا بااسلام آمدند	شب سہ شنبہ ماہ جمادی الاولی بسال سیزدہم از ہجرت رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم این واقعہ شہید وصال آن محبوب حضرت ذو الجلال است رضی اللہ عنہ	۶۳ سال	شمال حجرہ حضور پاک در جنب مزار پر انوار رسول مقبول است	اسلام	حضور پاک	نقل است کہ جناب فیضمآب فیض جہان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اندران وقت اسلام آوردند کہ ہنوز جناب پاک صاحب لولاک باوجود دعوت ظاہر نفرمودہ بودند و بعد از اسلام آوری آنچنان منقاد و فرمان بردار ماندکہ ہیچ دقیقہ باقی نگذاشت و بعد از وصال باکمال آن ذو الجلال دست مہاجران و انصار بر دست حضرت صدیق اکبر رضی بیعت پذیرفتہ او را امام خود گردانیدند و آنحضرت را خلیفہ رسول اللہ خطاب کردند نقل است کہ چون صدیق اکبر قریب وفات بودند رفقا و باقی محبان را وصیت فرمودند کہ بعد پرواز روح من از قالب بدن غسل دادہ و کفن کردہ بر دروازہ فیض اندازہ حضرت رسول الثقلین جنازہ مرا ببرید و بگوئید السلام علیک یا رسول اللہ ابوبکر بر آستانہ مبارک آمدہ است پس اگر دروازہ پاک خود بخود وا شود مرا بدرون روضۂ اطہر نہید ورنہ در جنت البقیع جا کنید حاملان جنازہ ہنوز کلام کامل عرض نکردہ بودند کہ دروازہ کشادہ شد پس اندرون در جنب قدس اقدس قدری فرق کردہ نہادند یعنی سر مبارک صدیق اکبر رض و سینہ مبارک حضور پاک باشد م۔
۳	آن قاطع کفار نابکار و مار برآرندۂ زمرۂ بدکردار رسول الثقلین یار دوست مکرم و معظم حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابن خطاب ابن نفیل ابن عبد العزی ابن ریاح	ولادت با سعادت بقول صحیح و روایات صریح سیزدہم سال بعد واقعہ فیل و ششم سال بعثت	وفات آن جامع الصفات بیست و دویم یا بیست و ہشتم ماہ ذو الحجہ یا در ماہ محرم الحرام بسال بیست و چہارم ۲۴ھ از دست ابو لولو غلام مغیرہ	۶۳ سال	در روضہ مطہرہ حضور پاک در جنب مزار پر انوار حضرت	اسلام	جناب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقل است کہ حضرت امیر المومنین حضرت عمر رض آن مرد خدا است کہ از شجاعت و دیانت ایشان بادشاہان روی زمین قیاصرہ وغیرہ چنان بیدی لرزیدند اول بر روی زمین امیر المومنین ہمین حضرت را خطاب دادہ شد و بانگ نماز بوقت اسلام آوری ہمین حضرت ظاہر طاہر گفتن آغاز گردید و ہیبت و دہشت حضرت را ہر گز انتہا نبود نوشتہ اند کہ روزی حضرت براہ سیر رفتند حشرات فرشی را دیدند کہ حشرات بر زمین ریختہ میگردید حضرت را بر حال و رحم آمد آنوقت قدہ بدست مبارک سید اشتند زمین را فرمودند کہ اگر حشرات این واپس دہی بہتر ورنہ ترا باین قدہ شرع شریف محمدی عدل کنم پس ہمانوقت زمین ترقید و حشرات وے برآمدان شخص جمع کردہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ عہد	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
مذکورہ	ابن عبد اللہ قرط ابن زراح ابن عدی ابن کعب ابن لوئی کہ دریں نسب رسول پاک می پیوندد رض	رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم	٥	بحالت نماز ۲۳ زخم خوردہ شہید شدند	در روضہ حضور پاک رضی اللہ عنہ	"	"	برداشت و رفت نقل است کہ در امم سابقہ محدثین بودند و خدا تعالیٰ عز اسمہ با ایشان سخن میگفت و در این امت عمر ابن الخطاب است کہ حقتعالیٰ بزبان سخن میفرمائید و معاون این امر است کہ در ہر امرے کہ اصحاب سخن میگفتند حکم الٰہی جل شانہ موافق سخن حضرت امیر المومنین عمر نازل می شد۔
۴	آن معدن حلم و الحیا و آن مخزن رحم و سخا آن جامع قرآن کریم و عاج معارج مراتب عظیم امیر المومنین ذوالاشان حضرت ما حضرت امیر عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ	بروایات صحیحہ و صریحہ سیوم سال از واقعہ فیل حضرت امیر المومنین در مکہ شریف پیدا شدند	۸۲ سال	شہادت آن واحت لا اذی روز جمعہ بتاریخ ہیژدہم یا ہژدہم ماہ ذوالحجہ بسال سی و پنجم ۳۵ یا سی و ششم ۳۶ بوقوع آمدہ است	مدینہ شریف در جنت البقیع مدینہ شریف	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقل است جناب امیر المومنین صاحب خوارق و کرامات بودند نوشتہ اند کہ روزے یکی از صحابہ بحضور حضرت امیر عثمان رض در آنوقت در دولت خانہ بود در حاضر گردید حالانکہ در اثنائے راہ بر زن نامحرم نظر وے افتادہ بود چون پیش حضرت فرخندہ کیش رسید فرمودند شمارا چہ شد کہ در چشم شما اثر زنائے بینم آن شخص بعرض پرداخت یا خلیفہ برحق بعد حضور پر نور شما وحی میشود فرمودند لا بلکہ این اعلم فراست بلا ریب میگویند نقل است کہ شب شہادت جناب رسالت و نبوت مآب بخواب امیر عثمان را فرمودند کہ فردا افطار تو نزد ما است پس بروز آن شب شہید شدند نقل است کہ بعد شہادت حضرت کہ بلا جرم و قصور شہید کردند ۱۸ شعبان روز جنیان در بقیع و ملائکہ بر سقف مسجد جامع نوحہ و نالہ میکردند و آنچنان میگریستند کہ دلہا لخت لخت میشدند۔
۵	آن غواص بحر الیجار معرفت کردگار و در دریائے شہادت با وقار آن خیبر شکن و ابدل سوار حضرت علی المرتضیٰ حیدر کرار ابن ابیطالب ابن عبد المطلب صاحب ذوالفقار و دلدل سید الابرار کرم اللہ وجہہ	ہشتم ماہ جمادی الاول یا سیزدہم ماہ 13 رجب بعد واقعہ فیل سی و سہ 33 سال قبل از ہجرت در مکہ شریف از شکم جناب بی بی فاطمہ بنت اسد پیدا شد	۶۳ سال	شہادت آن غریب نواز بتاریخ ہفتدہم یا بست و یکم رمضان المبارک بسال چہلم ۴۰ یا از ہجرت از دست ثانی شیطان ابن عبد الرحمان ابن ملجم ظالم و بد لعین	بجوار کوفہ و در جنت البقیع و در نجف اشرف	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقل است خوارق و کرامات امیر المومنین رض چندان ہستند کہ کسے ذی بعد ہوس نوشتن آنہا کند یا شمار آرد نقل است کہ امام احمد حنبل میفرمائید کہ آنچہ مرا فضائل از جناب علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ حاصل شدند از دیگرے میسر نشدند نقل است کہ چون حضرت غربا نواز پائے مبارک خود در رکاب اول می نہادند افتتاح تلاوت قرآن کریم نمودہ تا رسیدن پائے مبارک الی رکاب ثانی ختم میفرمودند نقل دیگر سلاسل چہار پیران و ہفت گروہ و چاردہ خانوادہ از این حضرت جاری شدند نقل دیگر کنیت ابو الحسن و ابو تراب است و لقب دیگر حضرت مرتضیٰ و اسد اللہ و حیدر و صفدر و کرار است نقل است کہ روزی جناب حضرت شیر خدا بحالت سفر در دشت کربلا گذشتند گریستند اصحاب از وے پرسیدند یا حضرت باعث چیست فرمودند کہ اینجا قومی ما شہید کنند کہ شہدائے بیحساب بہ بہشت روند و قاتلان براندہ درگاہ الٰہی خواہند گردید۔
۶	آن فیاض بے اندازہ معدن کرم و عنایت مخزن رحم و سخاوت گل گلزار سیادت و نقابت بلبل شاخسار صفوت و نجابت آن فرزند دلبند علی المرتضیٰ خیبر شکن حضرت امیر نوشیر امام حسن شہید	پانزدہم ماہ رمضان شریف سال سیوم از ہجرت ۳ھ در مدینہ منورہ از بطن اطہر جناب سیدہ محترمہ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا	۴۷ یا ۴۸ سال	روز جمعہ بست پنجم یا بست و نہم ماہ صفر یا اول ماہ ربیع الاول روز خمیس بسال پنجاہ سال نوشتہ اند کہ با جانب امیر معاویہ رض	در جنت البقیع مدینہ شریف	اسلام	والد ماجد خود	نقل است کہ جناب پاک حضرت حسن رضی اللہ عنہ کمال صابر و شاکر و عابد و مجاہد بودند۔ نوشتہ اند کہ با وجود طاقت و استطاعت سواری ہا بیست و پنج بار پیادہ از مکہ شریف تا مدینہ شریف بمکہ مقدسہ پاپیادہ آمد رفت فرمودہ حج ادا فرمودند یعنی از مدینہ شریف بمکہ مقدسہ پاپیادہ میرفتند و روایت از حضرت ابو ہریرہ رض شبے نہایت تاریک بود و جناب حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امام صاحب فرمودے فرزند بخانہ برود کہ مادر اطہر شما در انتظار باشد اتفاقاً کہ راوی موجود بود و حضور پر نور عرض کرد یا صاحب قاب قوسین اگر ارشاد باشد تا در دولت بحضرت امام صاحب روم کہ شب تاریک است حضور اجازت فرمود چون روانہ شدند با وجود عدم موجودگی ابر چنان روشنی برق بصدور آمد کہ دولتخانہ حضرت امام صاحب بآن روشنی رفتند نقل دیگر روزے حضرت ابوبکر صدیق رض حضرت امام حسن علیہ السلام بر دوش

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضا	سری رضی الله تعالی عنه	رضی الله تعالی عنها	〃	از دست جعده زهر داده شدند	〃	〃	〃	مبارک بر داشته میگفتند والله که این صاحبزاده بشکل حضرت پیغمبر است نه بشکل علی پس حضرت علی المرتضی روبرو استاده متبسم می شدند۔
۷	آن سرور دو الاتبار در کونین آن جگر گوشه و برگزیده نامدار دو دارین آن نور البصر جناب بتول اطهر آن مالک و قاسم آب کوثر آن مقدس نسب از طرفین حضرت امام حسین ابن علی کنیت ابو عبد الله و ابو الآئمه لقب سید الشهدا امام سیوم رضی الله عنه	روز سه شنبه بیست و چهارم ماه شعبان شریف سال سیوم یا چهارم از هجرت در مدینه شریف شش ماهه مثل یحیی علیه السلام متولد شدند	۵۶ سال و پنج ماه	در کربلائے معلی معه شهدائے دیگر بروز جمعه وقت نماز جمعه تاریخ دهم محرم الحرام بسال شصتم از ظالمان لشکر یزید پلید علیه اللعنت شهید شدند	کربلائے معلی	عهد یزیدی	حضرت والد ماجد علیه السلام	نقل است که همه قاتلان جناب حضرت امام علیه السلام پیش از مرگ گوناگون بلیات و آفات مبتلا شده به نهایت صعوبت و شدادت از این جهان بیرون شدند کسان بطاعون و کسان بجذام حرام گشتند و به بدترین انواع جان دادند دیگو از ابن عباس رضی الله تعالی عنه مرویست یعنی حضرت عبد الله ابن عباس رضی الله تعالی عنه روایت میفرمایند که روزی حضرت ملک الملقب جبرائیل علیه السلام نزد جناب حضرت نبی کریم صلی الله علیه وسلم آمده بیان کرد که در شهید نمودن حضرت یحیی پیغمبر علیه السلام هفتاد و هزار کس عوض شدند و در شهید کردن حضرت امام علیه السلام دو چند هزار عوض گرفته خواهد شد پس چنانچه جبرائیل خبر همانطور بوقوع آمد دیگو که روزی ام الحارث رضه بحضور پاک صلی الله علیه وسلم عرض کرد یا رسول الله خوابے دیده ام که یک پاره از جسم مبارک بریده بکنار من نهادند از این خواب ترسیدم و بیتاب شدم فرمودند مترس که عنقریب بفاطمه جگر گوشه من فرزندے پیدا خواهد شد و برائے پرورش در کنار تو خواهند داشت چون حضرت امام صاحب متولد شد برای پرورش در کنار ام الحارث رضه نهادند۔
۸	آن سر دفتر امام صابران رهبر پیشوائے شاکران جناب حضرت امام زین العابدین ابن حضرت امام حسین رض ابن حضرت علی رض کنیت ابو محمد و ابو الحسن و ابو بکر و لقب سجاد و زین العابدین امام چهارم رضی الله عنه	ولادت باسعادت بسال سی و هشتم از هجرت یا 38ه سی و ششم سال 36 از هجرت از بطن بی بی شهربانو رضی الله عنها پیدا شدند	۵۸ سال	وفات آن والا صفات بقول صحیح و روایات صریح هژدهم ماه 16 محرم الحرام و بسال نود و پنج 95ه یا نود و چهار 94ه بوقوع آمد	مدینه شریف در جنت البقیع	عهد عبد الملک	حضرت والد ماجد علیه السلام	نقل است که چون حضرت زین العابدین وصال فرمود ناقه سواری آنحضرت بر قبر اطهر آن غریب نواز مشرف گردید گریه و زاری و فریاد بیشماری آغاز کرد حضرت امام محمد باقر رضی الله تعالی بر آن موقعه رسید و فرمود ای ناقه برخیز اما ناقه سر بر نداشت پس حضرت بصاحبان خود که بخدمت موجود بودند فرمودند ناقه را منع نکنید که بحضور سرور خود میرود همان هماوقت ناقه گریان گریان جان داد دیگو از شواهد النبوت که روزی حضرت امام علی در نماز شاغل شیطان لعین بصورت اژدها متمثل شده بیامد تا دیر از نماز تهجد باز دارد حضرت بوے التفات نکرد پس آن اژدها پای مبارک حضرت اگرفت و نیش زد لیکن حضرت امام با وجود درد شدید و آماس پا دست از نماز بر نداشت هماوقت جناب پروردگار این حال بر حضرت منکشف گردانید که این ابلیس خبیث است طپانچه بر روے وے زد و لاحول خواندند که صورت اژدها متمثل بود گشته در هوا غائب گردید از آن روز ملقب بزین العابدین شدند
۹	آن محبوب الله الصمد حضرة امام محمد ابن امام علی زین العابدین ابن حضرت سید الشهدا حضرت امام حسین ابن حضرت شیر خدا علی المرتضی کنیت ابو جعفر رض لقب باقر رضی الله عنه امام پنجم اثنا عشره	روز جمعه سیوم ماه صفر و بسال پنجاه و هفتم از بطن اقدس حضرت بی بی فاطمه بنت حضرت حسن رضی الله تعالی عنه در مدینه منوره پیدا شده اند۔	۵۸ سال یا ۶۳ یا ۶۲ بقول اول درست است	وفات آن ذات حضرة روز دو شنبه هفتم ماه ذو الحجه بسال یک صد و دوازده 112ه یا یک صد و چهارده 114ه بوقوع آمده است	مدینه شریف در روضه مطهره حضرت امام حسن علیه السلام و والد ماجد خود	عهد هشام	حضرت والد ماجد علیه السلام	نقل است ابو بصیر میگوید که روزی بخدمت حضرت امام صاحب . دولت قدمبوسی حاصل کردم و عرض نمودم که یا حضرت شما یان اهلبیت حضرت پیغمبر علیه الصلوة هستید فرمودند آری باز گفتم پیغمبر آخر الزمان سردار پیغمبران هستند فرمودند آری باز بعرض پرداختم یا حضرت آن حضور پر نور صلی الله علیه وسلم مرده را زنده میفرمودند گفتند آری چهارم دفعه سوال نمودم چشمان مرا بینا کن که نابینا هستم دعا کردند که بینا شدم اما فرمودند که اگر دران جهان بینائی خواهی نابینا باش پس منظور کردم و بدل گفتم که این جهان فانی است و آن جهان باقی است فرمان منظور است دیگو روزی زید بن علی پیش درگذشت فرمودند و الله می بینم که این را در کوفه بکشند و سر در مدینه آورده آویزان کنند پس همان گردید۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقف مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۰	آن همای جهانبانی مغرب و مشارق فیاض بی انداز حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد بن امام علی زین العابدین ابن سید الشهدا امام حسین ابن علی المرتضی شیر خدا کنیت ابو عبدالله و ابو اسمعیل لقب صادق امام ششم رضی الله عنه	روز دوشنبه بتاریخ سیزدهم ماه ربیع الاول بسال هشتاد یا هشتاد و سه ۸۳ از بطن قدسی دختر نیک اختر حضرت محمد ابن حضرت صدیق اکبر متولد شد	۶۵ یا ۶۸ سال	روز دوشنبه یا جمعه پانزدهم ماه رجب المرجب بسال یک صد و چهل و هشت ۱۴۸ یا یکصد و چهل و نه ۱۴۹ بوقوع آمد	مدینه شریف در جنت البقیع نزد مزار پدر بزرگوار والا جاه خود	منصور شاه عباسی	حضرت والد ماجد علیه السلام	نقل است که داؤد بن علی ابن عبدالله ابن عباس یکی غلام حضرت امام جعفر صادق را بکشت و همگی مال متاع وی در قبضهٔ خود آورد یعنی غصب کرد حضرت امام علیه السلام پیش وی آمده فرمودند که غلام مرا بجز گناه کشتی انشاء الله بحق تو دعائے بد خواهم کرد داؤد بطور استهزاء و تمسخر حضرت را گفت مرا از بددعائے خود می ترسانی حضرت صبر کرده بدولت خانهٔ خود تشریف ارزانی فرمودند همان شب غلامان خود داؤد را بکشت و حضرت امام صاحب در زمان خلیفه منصور بودند بارها خلیفه مذکور بحق امام صاحب ناراض شدی آخر چون کرامات و کمالات حضرت را دیدے سر در شدے بلکه هزارها تعظیم و تکریم آنحضرت را بجا آوردے۔
۱۱	آن پیشوائی اهل اسلام و سرفراز شده از بارگاه حضرة خیر الانام فیاض زمان جناب نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفه کوفی ثم بغدادی رضی الله عنه	بروایات صحیحه و تحقیقات صریحه بسال هشتاد و دو ۸۲ متولد شدند از خیر التابعین شمار هستند اول از ائمه اربعه	۷۰ سال	باتفاق علمای این دین متین بتاریخ چهارم یا چهاردهم ماه رجب المرجب بسال یکصد و پنجاه ۱۵۰ وصال فرمودند	بغداد شریف بیرون از شهر نهایت عالیشان گنبد آن الپ ارسلان سلجوقی بنا نموده	ابو المنصور خلیفه بغداد	حضرت امام جعفر صادق علیه السلام	نقل است که ابن معاذ رازی گوید شبی حضور پر نور جناب پاک صاحب لولاک را بخواب زیارت کردم عرض نمودم یا رسول الله آنجناب نبوت مآب را کجا جوئیم از زبان قدسی ترجمان فرمودند نزد علم ابو حنیفه رحمة الله علیه نقل دیگر جناب خواجه محمد پارسا در فصول سته نوشته که در دو مسعود حضرت امام اعظم رضی الله تعالی عنه بزرگ ترین معجزات جناب پیغمبر صلی الله علیه وسلم است که بعد از نزول قرآن کریم چنان مذهب ایست که عیسی علیه السلام بعد از نزول از آسمان تا چهل سال موافق مذهب حضرت امام صاحب حکم خواهند فرمود تا رسوفرق نخواهد بود
۱۲	آن حضرت بابرکت فیض رحمت در شرع شریف کامل سالک حضرت امام مالک کنیت ابو عبدالله و بعض انس بن مالک گفته اند رضی الله عنه	بروی تحقیقات و متواتر روایات امام صاحب بسال نود و پنجم ۹۵ متولد شدند	۸۴ سال	وفات آن والا صفات بتاریخ هفتم ماه ربیع الثانی بسال یکصد هفتاد و نه ۱۷۹ بوقوع آمد	مدینه شریف [illegible]	هارون الرشید		نقل است که حضرت بابرکت امام صاحب استاد علوم دینی حضرت جناب امام شافعی هستند شمایل و فضایل حضرت بسیار و بیشمار اند درین تنگ میدان جائے گنجائش نیست و هزارها انسان بقوت صوری و معنوی این جناب بمنازل اعلی رسیدند ولادت و وفات مولود آن پیشوا دادرس + جواد جهان گفت هاتف بکس + بیکشنبه هفتم ز ثانی ربیع + لشد سوئے جنت مراتب رفیع + یکے صد به هفتاد و نه در شمار + که شد زین جهان مرو الاتبار مصرعه دیگر چون راه نمائی دین متین سال ترحیل اوست۔
۱۳	آن پیشوای زمانه در اتقا و تعبد یگانه حضرت امام ابو یوسف نام یعقوب بن ابراهیم لقب ابو یوسف رضی الله عنه	از کتب معتبره واضح شد که بعد هجرت یکصد و دهم ۱۱۰ سال بعالم اسباب آمدند	۷۲ سال	وفات آن ذات گرامی بتاریخ بیست و هفتم ماه رجب المرجب بالف بوقوع آمد بسال یکصد و هشتاد و دو ۱۸۲ و دو وفا بروز جمعه آمده شد	بغداد شریف	هارون	حضرت امام ابو حنیفه رضی الله عنه	نقل است که حضرت امام صاحب نهایت عابد و زاهد و مجاهد بودند و در اتقا نظیر نمی داشتند چنانچه نوشته اند که ده صد رکعت نماز نوافل یومیه بر خود لازم گرفته بودند و حضرت امام اعظم رضی الله عنه با وجودیکه استاد ایشان بودند ایشان را بسیار ستایش میکردند و قاضی القضات گفتندے و از امام صاحب ابو حنیفه فیض گرفتند اصل امام صاحب از کوفه بود بعد الایام در بغداد تشریف آوردند۔
۱۴	آن شناسای راه ایزد عابد و زاهد لاثانی حضرت امام محمد شیبانی رحمة الله ابن حسن اول وطن	اول واسط ربزرگ وار حضرت امام صاحب از نزد امام بعراق آمده در واسط سکونت داشت		بتاریخ چهاردهم ماه جمادی الآخر بسال یکصد هشتاد و نه ۱۸۹ یا غره رمضان شریف بسال واحد	در ری [illegible]	هارون	حضرت امام ابو حنیفه	نقل است از راحة القلوب که حضرت امام شافعی رحمة الله علیه شاگرد رشید ایشان هستند و مدتے مزید بر کتاب ایشان حضرت ماندند وے گفتند که اگر گویم قرآن کریم بلغت امام محمد ابن حسن شیبانی نازل شد هماست راست و شایان است به سبب فصاحت که در کلام وے است و اگرچه شاگرد حضرت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضا	شام بود بعراق آمدند وازانجا بکوفه رسیدند	بعده کوفه رسیدند ولادت کوفه است	〃	یاروز دوشنبه دوم ماه صفر بسال یکصد و هشتاد	〃	〃	〃	امام ابوحنیفه اند اما علم امام صاحب او از مشرق تا مغرب ایشان منتشر نموده است امام ابویوسف و ایشان صاحبین اند۔
۱۵	آنجناب در تمام خلق الله کرم و معظم امام موسی کاظم فرزند ارجمند امام جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حضرت امام حسین ابن حضرت علی المرتضی رضی الله عنه دوازده اثنا عشر امام هفتم اند	بمقام الواسیان که در میان مکه شریف و مدینه شریف ارد یکشنبه هفتم صفر بسال یکصد بیست و هفت ۱۲۷ھ یا یکصد بیست هشت ۱۲۸ھ از هجرت شریف	۵۴ سال یا ۵۵ سال	بروز جمعه پنجم ماه رجب المرجب بسال یکصد هشتاد و سه ۱۸۳ یا یکصد هشتاد و شش ۱۸۶ھ حسب اجازت هارون از دست یحیی بن خالد زهر داده شدند	در بغداد و قبر گاه آنرا کاظمین گویند	هارون	والد ماجد خود علیه السلام	نقل است که بارے مهدی بن منصور خلیفه بغداد جناب حضرت امام صاحب را از مدینه شریف طلب کرده مقید نمود شبے جناب حضرت اسد الله علی المرتضی شیر خدا کرم الله وجهه را در خواب دید که میفرمودند ای مهدی هل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم بسمیع رائے گوید که دو نیم شب خلیفه مرا خواند و بتاکید گفت که همین وقت امام موسی را از حبس برآورده زود بیار و حال خواب هم بیان ساخت بتبع امام صاحب را آورد خلیفه بسیار تعظیم و تکریم بسیار نمود و از بسیار داده حکم روانگی داد و بتبع امام صاحب بمدینه رسانید اما بعد الیوم هارون الرشید باز طلب ساخته زهر دهانید و مرتکب جرم گردید۔
۱۶	آن پیشوای اعظام حضرت امام شافعی کنیت ابو عبد الله و لقب شافعی و نام محمد بن ادریس از قبیله قریش اند که بهشتم واسطه بحضرت عبد المطلب میرسد یعنی یک جدی حضور است	در مقام غزه یا عسقلان یا مینا در سال یکصد و پنجاهم ۱۵۰ متولد شدند اما اختلاف مقام ولادت صرف در است یکجا به ثبوت نیامد	۵۴ سال	وفات آن عالی درجات بروز جمعه بتاریخ سلخ ماه رجب المرجب بسال دو صد چار ۲۰۴ سنه بوقوع آمده وفات بلا اختلاف است	مصر	مامون	امام محمد شیبانی از حضرت [illegible] علیه	نقل است که چون علمای ادیان باطله نسبت علمایان دین متین محمدی صلی الله علیه وسلم نیت بحث نمود و مقام مباحثه کنار دریای دجله مقرر نموده شد که قریب بغداد بوده جناب امام صاحب بعین وقت بحث مصلی خود اندرون دریا مذکور محض بر آب گستردند و برآن نشسته فرمودند هر که را تاب مباحثه باشد بیاید و بحث کند مردمان مباحثه شرمسار شده کافور گشتند هنگامی شبے امام صاحب حضور پاک را بخواب و بیداری اقدس فرمود- تو کیستی امام خواب داد از پیروان حضور پاک فرمودند بیشتر بیا آب دهن مبارک بدهن وی دادند چنانچه بوقت بیداری آثار برلب دهان موجود بودند و جناب علی انگشتری عطا کرد
۱۷	آن لخت دل قدسیت منزل جناب نبوت و رسالت مآب و جگر گوشه حضرت علی المرتضی ابوتراب جناب امام هشتم امام موسی ابن امام موسی کاظم کنیت ابوالحسن لقب رضا ہے	روز پنجشنبه بتاریخ یازدهم ماه ربیع الآخر بسال یکصد و سه ۱۵۳ سنه یا یک صد پنجاه و دو ۱۵۲ سنه	۴۹ سال یا ۴۸ یا ۵۵ سال	وفات آنعالی درجات بتاریخ نهم ماه صفر المظفر بسال دو صد سه ۲۰۳ سنه یا ۲۱ ماه رمضان شریف بسال دو صد شش ۲۰۶ سنه بوقوع آمد	طوس [illegible]	مامون	حضرت والد ماجد خود علیه السلام	نقل است که روزی شخصے بخدمت والا درجت حاضر شده عرض کرد که اهلیه من حامله است دعا فرمائید که الله تعالی فرزند نرینه عطا فرماید- فرمودند اهلیه شما بدو بچه حامله آن شخص بدل گفت خیال نمود که یکے را نام محمد و دوم را نام علی خواهم نهاد بنور معرفت دانسته فرمودند یکی را نام محمد و دوم طفل را نام ام عمر نهی که هر دو نرینه هستند آخر بعد مدت و عدت حمل هر یکے بموجب فرموده امام صاحب متولد شدند پس حسب الامر عمل نمود دیگر تا امام صاحب در شکم مادر اطهر بودند حضرت بی بی صاحبه آواز تسبیح و تهلیل می شنیدند و چون متولد شدند رو بسوئی آسمان کرده دعا میخواستند۔
۱۸	آن بحر فیض و رحمت و آن ابر نور و معرفت جناب حضرت امام محمد ابن امام علی ابن امام موسی ابن امام جعفر صادق کنیت ابو جعفر ثانی لقب تقی و جواد امام نهم	روز جمعه بتاریخ دهم ماه رجب المرجب بسال یکصد نود و پنج داماد خلیفه مامون الرشید بودند و در مدینه شریف متولد شدند	۲۵ سال	بتاریخ ششم ماه ذوالحجه بسال دو صد بیست و یک ۲۲۱ سنه یا دو صد بیست ۲۲۰ سنه بایمای خلیفه معتصم بالله زهر داده شدند	در بغداد و شریف باجد والا خود	معتصم بالله عباسی	حضرت والد ماجد علیه السلام	نقل است که خلیفه مامون الرشید دختر خود حضرت ام فضل و نکاح آنجناب امام علیه السلام داده و همراه وے بمدینه شریف فرستاد چون وے حضرت در کوفه وارد شدند بباعث شب گذاری بمسجد شریف متوقف گشتند در صحن مسجد شریف شجر کنار بود که گاہے آن ثمر برداشته نبود جناب امام صاحب عافر مود کنار ثمر دار گردید خود تناول فرمودند و دیگر مردمان نیز بخوردند دیگر چون مامون الرشید خلیفه بغداد وفات کرد جناب حضرت امام از زبان فیض ترجمان فرموده که وفات ما نیز سی ماه خواهد شد همان بوقوع و بظهور آمد۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۹	آن فیض یافته از روز ازل و پیشوای مخلوقات قادر لم یزل حضرت امام احمد حنبل کنیت وی حضرت ابو محمد و عبد الله و نام محمد و احمد بن حنبل چهارم امام از ائمه اربعه است رضی الله عنه	ولادت آن ابر رحمت در سال یکصد و چهار هجری قدسیه نوشته اند ۱۰۴ سنه فائده	۷۹ سال	وقت چاشت روز جمعه تاریخ دوازدهم ماه ربیع الاول بسال دوصد و چهل و یک ۲۴۱ از شرارت مردم معتزله در زمان خلیفه المتوکل در حبس فوت گشتند و در جنت شدند	بغداد شریف	المتوکل		نقل است که چون مردم مردود معتزله گروه باطله در بغداد قوت تمام یافتند بحضرت امام صاحب غریب نواز مرد خدا عزوجل با بدی شرارت و فساد حضرت امام صاحب زور کردند بلکه اول گفتند که قرآن کریم را مخلوق بودن اقرار کن جناب صواب انکار کلی نمود آن گروه مفسده بستند و بدر خلیفه بغداد بردند و هنوز در راه بودند که یکی غلام طاقی گرفت با حضرت تاکید کرد و گفت یا امام برحق بخبر باشی و بر کلام باطل این گروه اقرار مکنی من با وجود نقصان غیر بعلت دزدی پیش حاکم گرفتار کرده بودم رها گشتم و تو محض برحق هستی رهائی خواهی یافت ورنه ابد الآباد سعادت راستگوئی حاصل خواهد شد پس امام صاحب بر کلام حق محکم ماند و همت دینی را از دست نداد یعنی قرآن شریف هرگز غیر مخلوق نگفت و قید شده از دنیا رفتند و بروز وفات ایشان چهل و چهار کفار هر قسم مسلمان شدند و زنار بر هم
۲۰	آن فیاض زمان آن مظهر عنایات بی پایان حضرت امام علی ابن امام محمد ابن امام جعفر صادق کنیت ابو الحسن ابن ثالث لقب وی و عسکری و تقی است این امام اثنا عشر دهم اند و علیه السلام	بتاریخ سیزدهم ماه رجب المرجب بسال دوصد دوازده ۲۱۲ سنه از بطن دختر نیک اختر مامون الرشید متولد شدند و جهان را از نور خود روشن کردند و مطلع انوار الهی بودند	۴۰ یا ۴۱ سال	اخیر ماه جمادی الثانی روز دوشنبه بسال دوصد پنجاه و چهار یا بسال دوصد پنجاه و پنج جهان دنیا را الوداع فرمودند و سوی جنت الفردوس خرام میدند و در بزم عظیم الشان رسیدند	سر من رای قرب بغداد شریف	المتوکل	حضرت والد ماجد خود علیهما السلام	نقل است که روزی در ولیمه بعضی از اولاد خلفای عباسیه جناب حضرت امام صاحب غریب نواز مدعو شده تشریف ارزانی فرمودند در انجا شخصی باسم احمد نهایت متفخر و نهایت متکبر شریک محفل شادی بود حضرت امام صاحب را دیده بحق حضرت موصوف الصدر سخنهای ناشائسته و نا بائسته گفتن گرفت و خود بخود براه بدمزاجی که عادت بدمزاجان میباشد بخندید جناب پاک محبوب و جگر گوشه صاحب لولاک بوی گفت یا ابو الفضول چه میخندی اند تراحالانکه بعد از انقضای سه ایام اهل قبور هستی پس شخص مذکور و مغضوب درگاه الهی همان روز گرفتار پنجه بیماری گردید و سیوم روز غذا کرمهای قبر گشت در ینجا این بیت میرسید ۵ من من چه میکنی که تو یک قطره منی ÷ پارسنگ هم نئی چه زنی لاف صد منی۔
۲۱	آن عالیجناب والا احطاب آن معلی القاب بادر زاد ولی حضرت حسن ابن امام علی کنیت وی حضرت ابو محمد لقب زکی خالص و سراج و عسکری امام یازدهم از آئمه عشریه	بسال دوصد سی و یک ۲۳۱ یا بسال دوصد سی و دو ۲۳۲ یا دوصد پنجاه و چهار ۲۵۴ سنه از بطن بی بی سوسن متولد شدند	۲۹ یا ۴۰ سال	بتاریخ بیست و دوم ماه محرم الحرام بسال دوصد شصت و یک یا روز جمعه بتاریخ ششم یا هشتم ماه ربیع الاول بسال دوصد شصت یا ۲۶۰ سنه هجری	سر من رای از نواحی بغداد شریف	المتوکل		نقل است که شخصی از دور بدریافت جواب مسائل دینی و پرسیدن علاج تپ ربع اندر راه آمد مگر هنوز در راه بود که مسائل فراموش شدند و تقریر برای دفع تپ ربع نیز از دلش برفت چون بحضور امام صاحب رسید حضور بلا گفته جواب مسائل نوشته بدست وی دادند و برای دفع تپ ربع فرمودند یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم در گلو صاحب تپ ببندند آن شخص بخانه خود رفته برای دفعه تپ بموجب فرمان عالیشان وی حضرت عمل نمود مریض صحت کلی یافت و بابت جواب مسائل نیز کرامت حضرت امام صاحب دانست نقل دیگر حقتعالی جل شانه بجناب حضرت امام صاحب را برائی کشائش روزی مخلوقات معجزه نبوی آفریده بود که بدعای خود هزارها خلق الله را غنی فرموده دند
۲۲	آن هادی دارین آن رونق بخش کونین حضرت امام محمد بن حسن بن علی بن محمد بن امام موسی رضی الله عنهم کنیت ابو القاسم لقب مهدی و حجة الله	بقول اهلسنت والجماعه در سر من رای تاریخ سیزدهم ماه رمضان شریف بسال دوصد پنجاه و هشت ۲۵۸ سنه یا یازدهم ماه		در پوشیده شدن حضرت بسیار اختلاف است مردم شیعه حضرت را خفیه میگویند و بعضی بسال دوصد شصت و پنج و یعنی دوصد شصت و شش		المتوکل	حضرت والد ماجد خود علیه السلام	نقل است که شخصی روائت کرده است که روزی بخدمت حضرت امام حسن بن علی رفته عرض کردم یا امام برحق کیست بعد حضور صاحب فرمودند پرده که پیش خود می بینی بردار پس برداشتم چه بینم که یکی طفل تشکل بدر منیر نشسته اند امام موصوف فرمودند دیدی صاحب شما همین است آن پرده انداخته باز برداشتم خبر بودند اما چون پرده انداخته بودم حضرت امام بآنطرف مخاطب شده فرمودند عبارت این است ادخل یا ولدی علی الوقت المعلوم منجمله نقل دیگر از حضرت حکیمه عمه حضرت عسکری رح روائت فرموده که روزی پیش حسن عسکری آمدم آن امام برحق مرا گفت یا عمه امشب در خانه ما باشی که فرزند من پیدا خواهد گردید بدل گفتم بی بی را اثر حمل هیچ نیست از روی نود معجزه نمودند

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہے	مرشد ارشاد	خلاصه کیفیت
الیضا	وقائم این حضرت خاتم الآئمه است	شعبان بسال دو صد پنجاه و پنج ۲۵۵ سنه	″	۲۶۶ سنه گفته اند یعنی یا ۲۶۵ سنه یا ۲۶۶ سنه		″	″	که چون این مثال همچون ام موسیٰ علیه السلام است حیرت چه میکنی القصه شب متوقف ماندم و با بی بی صاحبه نماز تهجد خواندم بوقت صبح صادق آثار ولادت دیده بی بی را در کنار گرفتم و قل هو الله و انا انزلنا و آیت الکرسی خوانده دم کردم حضرت امام صاحب متولد شدند متوجه کعبه گردیده سجده
۲۳	آن جگر گوشه محمد مصطفیٰ ولخت دل حضور احمد مجتبیٰ جناب حضرت ابراهیم علیه السلام و فرزندان دیگر حضرت طاهر و طیب و قاسم نیز بودند صلی الله علیهم اجمعین	ولادت حضرت پیغمبر زاده جناب ابراهیم در ماه ذوالحجه بسال هشتم از هجرت نبوی صلی الله علیه وسلم شد	کمسال در صد ماه بوده	بروز دوشنبه تاریخ دهم ماه ربیع الاول بسال دهم از هجرت نبوی م	مزار شریف در جنة البقیع	اسلام	در زمان اقدس حضور رسول ﷺ	نقل است که روزی جناب فیضمآب حضرت ابراهیم بر یکی زانو حضور پاک و حضرت امام حسین علیه السلام بر زانو ثانی نشسته بودند در الوقت حضرت دحیه جبرائیل علیه السلام از فات پاک یزدانی صلی الله علیه جل شانه و عز اسمه در آمد و گلدسته سلام آلهی سانیده گفت یا رسول الله از جناب بارگاه آلهی حکم نیست که دو نعمت یک جا جمع باشند از یکے صاحبزاده بروایند آخر بخیدگی خاطر حضرت گوشه جگر جناب خاتون محشر و حضرت علی را الشهداز فرزند دلبند دلپسر دور شدند که سیوم روز از آن بحکم ارشاد آلهی حضرت جناب پیغمبرزاده صاحب جهان دنیا نامراد را اخیر باد فرمودند۔
۲۴	آن شیر یزدان و برگزیده مردان جلیل القدر والا شان حضرت امیر حمزه عم پاک و جان نثار بر رسول مقبول رضی الله تعالے عنه	ولادت باسعادت آنحضرت با برکت در مکه شریف بصدور آمده است	۹۵ سال	شهادت آن دُر دریائے رحمت و عنایت سلخ ماه ذیقعد بسال سیوم از هجرت یا ۱۷ شوال سال مذکور در اُحد	روضه شریف در احد پهاڑ نزدیک قطعه [illegible] است	اسلام	حضور پاک صلی الله علیه وسلم	نقل است که روزی جناب حضرت امیر صاحب بیرون از شهر خود برائے شکار تشریف ارزانی فرموده بودند کفار نابکار حضرت جناب نبوت و رسالت مآب را بهی زور تا دیده بکمال ایذا رسانیدند زوجه حضرت امیر صاحب بجانب امیر آنطرف که آن صاحب بشکار رفته بودند دوید باثنائے راه حال داد امیر صاحب داخل شهر شده جوشان جوشان تیغ بُران از میان برآورده و هر کس نابکار را بزبان خفگی توامان فرمودند که اگر آئینده کسے نامراد در تیمم مرا ایذا داد و الله که بهمین تیغ تیز سرو ے از تن جدا خواهم کرد خبر شرط باشد و نیز همان روز مسلمان شدند و قصص شجاعت و سخاوت این حضرت در کتب مطوله بسیار و بے شمار اند بلکه در بهادری این شیر خدا داستان هستند و الله اعلم بالصواب ۔
۲۵	آنجناب دیانت و تقوی پالساحب حضرت غریب نواز عباس عم پاک جناب پیغمبر ماخیر الناس فرزند حضرت عبدالمطلب رض	جناب فیضمآب در مکه معظمه متولد شدند کمال عابد و زاهد و مجاهد بودند	۸۸ سال	بتاریخ هفتدهم ماه رجب المرجب بسال سی و دودر خلافت حضرت امیر عثمان رض فوت شدند	جوار مکه معظمه	اسلام	حضور پاک صلی الله علیه وسلم	نقلست که اول حضرت عباس رضی الله عنه بلحاظ عار بر حضور پاک صلی الله علیه وسلم ایمان نمی آوردند و میگفتند که مردمان شرمسار خواهند نمود چون غلبه اسلام عظام و انتظام کامل دیدند وقت اغنیمت شمرده در اسلام کرام مشرف گشتند و آنجناب کامل الایمان شدند که بعد وصال با کمال آن محبوب ذوالجلال همراه پانوار سید الابرار عمر شریف اصرف فرمودند و فرزندش حضرت عبدالله ابن عباس رضی الله عنه آنجناب مفسر قرآن کریم و محدث احادیث بالتعظیم شدند که نظیرش کم خواهد بود بلکه نیز ارشد
عرض ضروری آنکه از صاحبان مخفی نماند که ذکر خیر ازواج پاک و بنات طیبات جناب صاحب لولاک صلی الله علیه وسلم حسب فرمایش سیدنا سید نظام الدین خلف الصدق سیدنا و مولانا سید حیدر بخش شاه سکنه جکهڑ امام الدین شاه یکجا آورده شد								
۲۶	آن افضل النساء العلمین حضرت ام المومنین سیده طیبه اهلیه جناب رسول الثقلین حضرت خدیجه الکبرے بنت خویلد الاسد ابن عبد العزی ابن	فائده حضور پاک صلی الله علیه وسلم فرمود هیچ زنے نخواستم الا خسب یان بالغیره که چون صادر گشت فائده د جناب حضرت	۶۵ سال	وفات آن طیبه طاهره تاریخ دهم ماه رمضان شریف بسال دهم از بعثت حضرت شاه نبوت و رسالت صلی الله علیه وسلم	جوار مکه معظمه	اسلام	حضور پاک صلی الله علیه وسلم	نقلست که از حضرت بی بی صاحبه بر رسول الثقلین سه فرزندان عالیشان حضرت طاهر و حضرت طیب و حضرت قاسم علیهم السلام و چهار دختران پاک جناب حضرت فاطمة الزهرا و حضرت بی بی زینب و حضرت بی بی رقیه و حضرت بی بی ام کلثوم رض پیدا شدند و حضرت ابراهیم از ام المومنین ماریه قبطی بودند چنانچه حضرت مولانا جامی و این رباعی فرموده اند ۔ فرزند نبی قاسم ابراهیم است + پس طیب و طاهر اسر تعظیم است + با فاطمه و رقیه و ام کلثوم + زینب شمر ایدرا سر تعلیم است + نقل دیگر اول کسیکه از زنان مشرف باسلام گردیده به ثبوت پیوست که این سیده

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	مقام مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	محصنی ابن کلاب اینجا بنسب حضور پاک می پیوندند و نام والدہ اش فاطمہ بنت زاہدہ است و زاہدہ از بنی عامر بودند۔	بی بی صاحبہ را خزائن بیشمار بودند بر ذات اقدس قربان فرمودند و ہزار ہزار شکرانہ نمودند	″	تا حیات حضرت بی بی صاحبہ حضور پاک صاحب لولاک دیگر زنان اقدس و مقدس نخواستہ این فضیلت بکمال ثبوت	″	″	″	بودند و عند اللہ قدر آن عظیم الشان بحدی بود کہ روزی حضرت روح الامین بخدمت جناب خاتم المرسلین این مژدہ آورد و گفت یا رسول اللہ این حضرت خدیجۃ الکبریٰ کہ می آید در رائے شما ظرفے از طعام می آید چون باشما رسد او را از جناب رب العزۃ و از من سلام برسانید و بشارت فرمائید بخانہ آن خانہ کہ در بہشت از یک زمرد سبز یعنی معاید مجوف کہ ہیچ گرد و غبارے و رنجے و آزاری ندارد نباشد چون حضرت بی بی صاحبہ این مژدہ جانفزا شنید بکمال عجز و نیاز بے اندازہ پیش پروردگار خود سجدہ شکرانہ نمود۔
۲۷	آنجناب محترمہ حضرت بی بی سودہ طیبہ حضور پر نور جناب رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم دختر زمعہ بن قیس بن عبد الشمس بن لوی از نسب حضور پاک پیوندد و ہ	جناب آنحضرت بی بی صاحبہ بحضور پر نور نہایت پرادب بود گاہی پیش آنحضرت نبوت و رسالت بوجہت آواز بلند سخن نمی کردند		وفات آن مخدومہ معصومہ بسال بست و دو از ہجرت نبوی در اواخر خلافت حضرت جناب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا	مدینہ منورہ شریف در جنۃ البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ بعد از وفات جناب حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ امیش از تزویج حضرت عائشہ صدیقہ جناب سرور اکبر بی بی سودہ را در عقد نکاح خود آوردہ از انجا کہ حضرت بی بی صاحبہ کبر سن گشتند حضور پر نور را روزی براہ نشستہ و قدم شریف گرفتہ بصد عجز و نیاز بے اندازہ عرض نمود کہ یا رسول اللہ قربان بر ذات تو باشم من ہیچ خواہش و طمعی ندارم صرف ہمین تمنا در دل بیا منزل باقیست کہ چون در قیام قیامت محشور شوم با زواج پاک آن صاحب معراج و خداوند تاج شمار باشم امیدوارم کہ حضور پاک رحمۃ اللعالمین اندرین عاجز بارگاہ خود دولت را از رحمت خود دور نفرمائید و حال نوبت خود بحضرت بی بی عائشہ صدیقہ بخشیدہ ام حضور انور عرض آنرا قبول فرمود
۲۸	آن محبوب ترین در ازواج آن صاحب التاج والمعراج جناب حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ مفتیات و فقہا و علماء و بلغاء و فصحائے حضرت صحابہ بود و لخت دل و گوشہ جگر حضرت صدیق اکبر بودند رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔	ولادت آن مخدومہ محترمہ و معصومہ معظمہ در مکہ است فائدہ بی بی صاحبہ شش سالہ بودند کہ حضور پاک در نکاح خود آوردند حضور پاک ہمین بی بی معصومہ را باکرہ در نکاح آوردند اول کسیکہ در اسلام وقتی پیدا شد حضور انور را با عائشہ	۶۶ سال	وفات آن مفتیات عالیشان والا صفات شب سہ شنبہ بتاریخ ہفتدہم ماہ رمضان شریف بسال پنجاہ و ہشتم و جنازہ آن طیبہ را حضرت ابو ہریرہ ادا کرد فائدہ مردمان ہدایائی بروز نوبت این بی بی حضور پاک را مے دادند	مدینہ منورہ شریف در جنۃ البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم در شان حضرت بی بی صاحبہ میفرمودند خذوا ثلثی دینکم عن ہذہ الحمیرا و حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ میفرمودند کہ مرا بر سائر ازواج مطہرات حضور پر نور دہ فضیلت دادہ اند اول آنکہ بدون دیگر باکرہ نخواستند دوم آنکہ ہیچ حضور پاک نخواستہ کہ پدر و مادر وے با حضرت ہجرت کردہ باشد ثالث آنکہ در باب پاکیزگی از آسمان برین کنیز بارگاہ الٰہی آیات بینات نازل شدند چہارم قبل از خواستگاری من جبرائیل علیہ السلام صورت مرا بپارہ حریر تصویر کردہ آورد کہ این صاحب تصویر را نکاح کنید پنجم آنکہ من و حضور پاک از یک ظرف غسل مے نمودیم این امر دیگرے را نبود ششم آنکہ حضور پاک نماز میگذارد و من بہ پہلوئے وے خوابیدہ مے بودم ہفتم آنکہ در جامہ ہیچ بی بی وحی نازل نمے شد مگر در جامہ خواب من ہشتم آنکہ روح مبارک حضور پاک در میان سینہ و شش من قبض کردند نہم حضور پاک در نوبت من از جہان وداع فرمودند دہم در حجرہ من آسودہ اند دیگر حضور پاک میفرمودند کہ در زنان عائشہ صدیقہ و در مردان علی محبوب ترین ہستند ہر کہ با ایشان خیر خواہ باشد خیر خواہ من است و ہر کہ با ایشان عداوت داشتہ آن دشمن من است ۔
۲۹	آن طیبہ طاہرہ و پاکیزہ اہلیہ رسول مقبول حضرت بی بی صاحبہ حفصہ دختر اطہر امیر عمر رضی اللہ عنہ	مادر این بی بی والا صفات مسمات زینب بنت مظعون ابن حبیب ابن وہب است		وفات بسال چہل و یک ۴۱ھ یا چہل و پنج ۴۵ھ یا چہل و ہفت ۴۷ھ از ہجرت حضور پاک	مدینہ منورہ شریف در جنۃ البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ جناب نبوت و رسالت مآب این بی بی صاحبہ ام المومنین را در نکاح خود دولت آوردہ آن سال از ہجرت دوم یا سیوم باشد و صاحب نسب نامہ در تحریرے آرد کہ وفات آن صاحب حلم والحیا در ماہ شعبان المعظم بوقوع آمدہ است و این ہم مخفی نماند کہ عرصہ پنجسال کامل از بعثت جناب بی بی صاحبہ متولد شدند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال پاک کمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد کا	خلاصہ کیفیت
۳۰	آن معصومہ مخدومہ جناب رسول اللہ شفیع المذنبین الطیبہ بی بی زینب ام المومنین بنت خزیمہ ابن حارث ابن عبداللہ ابن عبد المناف ابن ہلال ابن عامر	بسال سیوم از ہجرت در نکاح حضور پرنور خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین در آمدند این روایت صحیح ترین است		وفات آن نیکذات در ماہ ربیع الاول بسال چہارم از ہجرت نبوت و رسالت در حجت صلی اللہ علیہ وسلم بوقوع آمدہ است	مدینہ طیبہ در جنت البقیع	اسلام	جناب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ جناب سخاوت وشرافت مآب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ در خبرگیری و نوازش غربا، و فقرا و مساکین لیل و نہار حسب درا می بودند گویا دریائے شفقت و مرحمت بودند کہ ہر وقت وہرآن فقرا و مساکین جامہا ونان فراوان عطا میفرمودند ازین جہت حضرت کونین نواز آنرا ام المساکین میگویند و نوشتہ اند کہ صرف ہشت ماہ در دولت خانہ حضور پاک ماندند بعد فوت شدند و بجنت الفردوس داخل شدند غفر اللہ لہا۔
۳۱	آن مخدومہ مکرمہ معظمہ المطیبہ رسول رب العالمین ختم النبیین جناب بی بی زینب بنت جحش لقبایم الحکم و نام مادرہ امیمہ بنت عبد المطلب	مکہ شریف اول نام ایشان برہ و نام نہاد حضور پاک م بی بی زینب نکاح بحضور پاک بسال پنجم از ہجرت نوشتہ اند	۵۲ سال	وفات بی بی صاحبہ بسال بستم یا بیست یکم از ہجرت بوقوع آمدہ است جناب امیر المومنین بہجوم و کثرت مردمان جنازہ خواندند	مدینہ شریف در جنت البقیع	اسلام	جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	نقلست کہ روزے آن حضور پاک صاحب لولاک بے اذن در خانہ بی بی صاحبہ رفتند در آن حال کہ بی بی صاحبہ سر برہنہ نشستہ بودند فرمودند یا رسول اللہ بلا خطبہ و بلا گواہ ذات پاک فرمود اللہ الزوج وجبرائیل الشاہد ازاین سبب حضرت بی بی صاحبہ بحضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم عرض کردیا رسول اللہ مرا بر دیگر ازواج فضیلت است کہ نکاح من بر آسمان خواندہ شد زیادہ فضیلت اینست کہ وکیل من جبرائیل است و بعد وصال حضور پاک این بی بی صاحبہ فوت شدند۔
۳۲	آن حضرت قدسی درجت جناب بی بی صفیہ الہیہ خود حضور پاک و سراپا نور سرور کائنات مفخر موجودات پدر آنجناب حیی ابن اخطب ابن ثعلب ابن ثعلبہ نام مادرے ہم درہ بنت سموئل کہ دختر قبیلہ	ولادت حضرت بی بی صاحبہ خیبر بود خواہ نواح دو دوران جنگ بعد از فتح خیبر بدیگر زنان کہ اسیران بودند در مکہ آمدند و ذریعہ اسلام بودند و از دین آراستہ گردید		وفات والا صفات در مدینہ شریف بسال سی و شش ۳۶ یا پنجاہ و دو ۵۲ است و این واقعہ در زمان خلافت امیر معاویہ بوقوع آمدہ است کہ درین عہد بی بی صاحبہ بجنت رسید	مدینہ شریف در جنت البقیع	اسلام	حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ جناب قدسی مآب نبوت و رسالت مآب بی بی صاحبہ را مخیر فرمود کہ اگر مرضی خاطر آزاد کنند و در قوم وے او را ملحق فرمائید و اگر ارادہ دلی برائے اسلام آوردن باشد اسلام آرد و در ازواج مطہرات شامل گردد پس آن مخدومہ ازین ہر دو امور دین اسلام را منظور و قبول ساخت پیش ازانکہ دعوت بوقوع آمدہ بتمام ذوق و شوق عرض نمود یا رسول اللہ نمی خواہم کہ باز در یہود لاحق شوم اما آن میخواہم کہ در دین اسلام ذی احتشام داخل باشم چونکہ از حضور پرنور مراد در کفر و اسلام اختیار است پس بسبب خشمان دین محمدی اختیار است انہ دین یہود کہ محض نا چیز و نابود است وے سوا است حضور پرنور را فقیر دے پسند آمدہ برائے خود نکاح داشتند و در زمرہ ازواج گردید یعنی [illegible]
۳۳	آن حضرت با برکت طیبہ وطاہرہ جناب بی بی حبیبہ بنت ابوسفیان و نام مادر وے صفیہ بنت ابو العاص ابن امیہ ابن عبد الشمس است دوہمشیرہ امیر عثمان بود	ولادت آن ذات بلند صفات در مکہ شریف است از اکابر قریش بودہ اند و خاص النحاص عمہ حضرت امیر عثمان بودند		وفات آن بی بی محترمہ و مخدومہ معصومہ بسال چہل و یک ۴۱ یا در سال چہل و دو ۴۲ بوقوع آمدہ است از ہجرت	مدینہ شریف در جنت البقیع	اسلام	حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ جناب حضرت ذی درجت بی بی صاحبہ بزبان فیض و راستی ترجمان میفرمودند کہ قبل از نکاح خود با حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ در واقعہ یعنی در خواب دیدم کہ شبے بود از شبہائے مبارک کہ شخصے با من خطاب کردہ میگوید یا ام المومنین چون این لفظ را شنیدم بمجرد استماع این کلمہ از خواب بیدار شدم و تعبیر واقعہ خویش باین نمودم کہ حضور پاک صاحب معراج و لولاک مرا خواہد خواست پس در ہمان ایام حضرت امیر المومنین امیر عثمان در مدینہ طیبہ بردہ بحضرت رسول الثقلین داد و مہر چہار صد دینار سرخ یا چہار ہزار بست
۳۴	آن حضرت ام المومنین و جان نثار برذات احسن صفات جناب ختم المرسلین الہیہ قدسیہ مخدومہ معظمہ بی بی میمونہ صاحبہ	ولادت ذات پاک در مکہ شریف نام والدش حارث ابن حزن الجبر ابن العزم [illegible] و نام مادرش ہند ابن محرب است		وفات آن معصومہ محترمہ بسال پنجاہ و یک ۵۱ از ہجرت آن نور رب العلمین ختم المرسلین	مدینہ شریف در جنت البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ از ہجرت ہفتم سال کہ نکاح این جناب بحضرت نبوت و رسالت درجت گردید از ایشان روایت آمدہ شبی کہ نوبت تشریف آوری رسول الثقلین بخانہ من بود۔ تشریف آوردہ باز بیرون قدم رنجہ فرمودند دروازہ بستم ہمان ساعت باز آمدند گفتم یا رسول اللہ دروازہ نکشایم کہ در نوبت من بخانہ دیگران میروید سوگند یاد فرمودہ گفتند کہ بخانہ دیگران نرفتم اما برائے قضا حاجت رفتہ بودم۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار پر انوار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۳۵	آن بی بی جان نثار و غمخوار بحضور پر نور سیدالابرار حضرت بی بی ام سلمہ کہ اسم اسم و ہند بنت ابی امیہ ام	در مکہ شریف متولد شدند در ماہ شوال بسال چہارم از ہجرت در نکاح حضور پر نور آمدند	۸۴ سال	سیوم ماہ ربیع الآخر بسال شصت و یک یک سنہ یا پنجاہ و نہ سال بود است کہ فوت شدند	مدینہ منورہ در جنت البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ آخرترین بی بی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کہ از دار ناپائدار دنیوی بدار الآخرۃ تشریف شریف بردند و بسیار واقعات بحضور این مخدومہ بوقوع آمد چنانچہ اشد ترین سانحہ کربلا کہ بسبر آل اطہر وارد گردید ند و صدمات جگر گوشہ ہای مصطفوی و لخت دل مرتضوی را رسید این بی بی صاحبہ حیات بودند و جنازہ ایشان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خواندہ است
۳۶	آن بی بی پاکیزہ و قدسیہ حضرت جویریہ اہلیہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم و نام والدوی حارث ابن ابی ضرار ابن حبیب بن عامر بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا	کمال محبہ رسول الثقلین و منظور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بودہ چنان زاہدہ و عابدہ بودند کہ از تحریر قلم ان بر دو افزون است	۶۵ سال	وفات آن مخدومہ معظمہ و معصومہ در مدینہ طیبہ بسال پنجاہ و پنج یا پنجاہ و شش یعنی ۵۵ یا ۵۶ بوقوع آمدہ است	مدینہ منورہ در جنت البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست از روضۃ الاحباب کہ آن سرور کائنات را چہار سریہ بودند اول حضرت ماریہ قبطیہ کہ بادشاہ اسکندریہ ہدیہ نزد آن خیر البشر فرستاد و او سال ششم از ہجرت ازین جہان انتقال فرمودند دوم بی بی کہ داخل سبائی بنی منظر یا بنی قریظہ بود سال دہم وفات یافت سیوم کنیزک جمیلہ کہ از سبایان حضرت رسید چہارم کنیزک کہ بی بی زینب بحش بحضور پاک بخشیدہ بود الغرض بی بی جویریہ در ماہ شعبان سال پنجم یا ششم در نکاح حضور پر نور در آمد و بعض از زوجہ شمردانند و از مولای جامی حضرت عائشہ و خدیجہ و ام حبیبہ زینب میمونہ صفیہ و ام سلمہ و سودہ و اضح شدند رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳۷	آن گوشہ جگر جناب رسول الثقلین آن لخت دل فیض منزل شفیع روز جزا حضرت سیدۃ النساء جناب فاطمۃ الزہرا کنیت ایشان ام محمد و القاب مبارک ایشان طاہرہ و زاکیہ و راضیہ و مرضیہ و بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا	ولادت با سعادت آن سیدہ سعیدہ بسال پنجم از نبوت یا چہل و یکم سالے از واقعہ فیل چند کہ از دختران خورد ترین بودند اما عند اللہ و عند الرسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم و درجات بلند و بالا امید اشتند کہ اظہر من الشمس است	۲۸ سال	وفات آن عالیہ درشب سہ شنبہ تاریخ سیوم ماہ مبارک رمضان شریف بسال یازدہم از ہجرت کہ بعد رحلت حضور پاک صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ ششماہ از جہان دنیا انتقال فرمودند و بجنت رفتند	مدینہ طیبہ در جنت البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ در دوم سال از ہجرت بعد از واپسی از جنگ بدر شادی جناب خاتون قیامت بجناب علی المرتضیٰ شیر خدا کردہ شد و در آن وقت جناب سیدہ مخدومہ معظمہ پانزدہ یا ہژدہ سالہ بودند سہ فرزند ارجمند امام حسن و امام حسین و حضرت محسن و سہ دختران بی بی ام کلثوم و بی بی رقیہ و بی بی زینب از بطن معدن عصمت حضرت بوجود آمدند و بعض نوشتہ اند کہ محسن و بی بی رقیہ در طفولیت از این جہان بے بنیاد روانہ بدار البقا شدند و بی بی ام کلثوم با امیر عمر فاروق تزویج گردند و یک فرزند و یک دختر دیگر ہم پیدا شدند اما در طفلی از دار ناپائدار رفتند و آنچہ اولاد باقی است از حضرت امام حسن و حضرت امام حسین ہستند۔ از حضرت جناب صدیقہ پرسیدند کہ در زنان جملہ جہان کدام فاضلترین است فرمود حضرت فاطمہ باز پرسیدند از مردان فرمودند شوہرش شیر خدا کرم اللہ وجہہ۔ نقلست روزے حضرت علی از جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پرسید یا رسول اللہ در حضور پر نور از من و بی بی فاطمۃ الزہرا کدام عزیز تر است فرمودند۔ احب الی منک و انت اعز علی منہا و در کتب ہا نوشتہ اند کہ اگرچہ از بعض امتیان جناب خاتون را بسیار رنج رسیدہ است اما بروز قیامت بسیار امت را شفیع باشند
۳۸	آن نور بصر جناب پاک حضرت پیغمبر صاحب تاج و خداوند لولاک جناب بی بی زینب کہ در عمر بزرگ ترین ہمہ صاحبزادگان بود و اند	ولادت با سعادت ایشان حضرت پیش از نبوت در سال سیوم ام انشاء فیل بوقوع پیوستہ ہمیں قول معتبر و صحیح دانستند		وفات آن عالیہ بسال ہشتم از ہجرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نوشتہ اند و درج کتب کردہ اند	مدینہ منورہ در جنت البقیع	اسلام	حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم	نقلست کہ جناب سید الثقلین ایشان را با پسر خالہ ایشان ابو العاص ابن الربیع عقد نکاح کردہ دادہ بودند مگر جدا شدند و چون ابو العاص بزیور اسلام آراستہ و پیراستہ گردید یعنی ایمان آورد آنحضرت بہ تجدید نکاح کوے باز دادند و بعضے نوشتہ کہ بہمان نکاح باز رفتند از ایشان یک پسر متولد شد کہ علی نام وے نہادند چون بالغ گشت فوت گردید و یک دختر نیز پیدا گشت و نام وے بی بی آمامہ بود کہ بعد فوتیدگی حضرت خاتون زہرا بحضرت علی دادند و در وصیت خاتون زہرا نوشتہ اند
۳۹	آن قرۃ العین جناب رسول الثقلین برگزیدہ	ولادت آن ستودہ صفات پیش از نبوت		وفات آن سیدہ سعیدہ و رشیدہ در سال	مدینہ	اسلام	حضور	نقل است کہ حضرت بی بی رقیہ بعد از بی بی زینب متولد شدند و حضرت غربا نواز مساکین دوست جناب پیغمبر صاحب آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم با میر المومنین حضرت

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضا	واین حضرت بی بی رقیه رضی الله عنها	بسال سی وسیوم از واقعه فیل که ذکرکرده شد		دوم از ہجرت حضور پاک صلے الله علیه وسلم	مزار شریف جنة البقیع	"	پرنور صلے الله علیه وسلم	عثمان ابن عفان رض نکاح کرده داوند واز بطن عفت وے صاحبه فرزندے بوجود آمد امابعد دوسال ازجهان دنیا وداع کرد وبعدازان حضرت بی بی صاحبه را ہیچ فرزند پیدا نگشت
۴۰	آن لخت دل جناب پاک حضرت رسول مقبول مخدوم معصوم حضرت ام کلثوم که بعد بی بی رقیه متولد شده	ولادت باسعادت ایشان بعد بی بی رقیه وقبل از خاتون زہرا نوشته اند۔		وفات آن مخدومه معصومه والاصفات درسال نہم از ہجرت بوقوع آمده است	مزار شریف درجنة البقیع	اسلام	حضور پرنور صلے الله علیه وسلم	نقلست که چون حضرت بی بی رقیه رضی الله عنها ازجهان دنیا بیرون رفتند جناب حضرت خیرالبشر جناب پاک پیغمبر خدا عزوجل بی بی ام کلثوم را باز بامیرالمومنین حضرت امیر عثمان نکاح فرموده دادند ازاین سبب حضرت امیر عثمان را ذوالنورین خوانده اند ونکاح درسیوم سال از ہجرت بوضوح پیوسته واین نیز از شایقان حالات نبوی مخفی نماند که ہمگی اولاد امجاد حضرت نبی کریم روبروحضور پاک جهان دنیا را خیرباد فرمودند الاجناب خاتون بعد شش ماه فوت شدند

حالات واقعات وصلوات پیرا فات حضرات والاصفات بلند درجات شهدائے دشت کربلا رضوان الله تعالیٰ عنهما که بیست ویک بنوهاشمی وهفتاد وهفت باقی جان نثاران آل اطهر بودند وامام مسلم رضی الله تعالیٰ عنه

۱	آن جناب که از اصحاب واحباب رسول مقبول صلے الله علیه وسلم حضرت ہانی دوست صمدانی ساکن کوفه رضی الله تعالیٰ عنه	ولادت باسعادت آنحضرت جان نثار اهل بیت نبوئے	۹۹ سال	وفات آن والاصفات مظهر عنایات تا ذی قعد بسال شصت ۶۰ از ہجرت نبوی صلے الله علیه وسلم	کوفه	غلبه یزید پلید	حضور پاک صلے الله علیه وسلم	نقلست که چون حضرت جناب امام مسلم عمزاده ونائب امام الثقلین حضرت امام حسین در کوفه براے بیعت مردمان کوفه رفتند یعنی تشریف بردند از ظلم عبدالله ابن زیاد بدنهاد وبیوفائے مردم شیعه اهل عراقیص که خود شیعه حضرت علی المرتضیٰ وشیعه امام حسین رضی الله تعالیٰ عنه می گفتند درخانه حضرت ہانی صحابی رسول الله پناه گرفتند ازاین باعث آن شقی ازلی وبدبخت شده از درگاه لم یزلی ہانی رض صحابی رسول مقبول را بردار کشیده بگناه قتل کرد حیف صد حیف برزندگی وحکومت آن نامراد مردود که براے طمع نفسانی درکونین روے خود را سیاه نمود۔
۲	آن محب آل اطهر جناب محمد صاحب که در دوستی اهلبیت نبوی وارادت ولی مرتضوی راسخ بود وپیش امام مسلم نیاز آمد۔	ولادت آن راسخ ارادت وعقیدت شهر کوفه نوشته اند نہایت محب خاندان اطهر بود۔		وفات آن والاصفات درماه ذیقعد بسال شصت از ہجرت نبی کریم صلے الله علیه وسلم	کوفه	غلبه یزید پلید	اهلبیت حضور پاک صلے الله علیه وسلم	نقلست که این حضرت بابرکت را آنجناب اهل بیت رسول الله صلے الله علیه وسلم محبت کمال والفت لازوال بود دران ایام که حضرت جناب امام مسلم نائب امام حسین علیه السلام براے بیعت حسب درخواستہاے مردم شیعه سکنائے شهر کوفه بکوفه تشریف شریف ارزانی فرمودند وایشان بحضور حضرت امام صاحب بسیار خاطرداری وجان نثاری خدمت گذاری کرده بود واین حال پیش ملعون ابدی ابن مرجانه واضح شده بود پس آن مردود مطرود از لی جناب محمد را معه فرزندان وے پیش خود طلب کرده شهید ساخت
۳	آن شهید سعید و پیشوای رشید حمید حضرت جناب امیر مسلم ابن عقیل ابن ابیطالب ابن عبدالمطلب رضی الله تعالیٰ عنه۔	ولادت باسعادت این حضرت نیک وپاک سیر در مدینه شریف وعمزاده ونائب امام حسین علیه السلام		شهادت آن صاحب رشادت سیوم ماه ذوالحج بسال شصت بدغابازی کوفیان درکوفه بوقوع آمده است	کوفه	غلبه یزید پلید	حضرت امام حسین علیه السلام	نقلست که بموجب درخواستہاے مردم سکنای کوفه جناب حضرت امام الثقلین ایشان حضرت را نائب خود مقرر کرده بکوفه فرستادند چهل وپنج ہزار نفر سکنائی شهر کوفه بردست ایشان بیعت نمودند چون ابن مرجانه لعین از بصره حاکم کوفه شده بوقت شب در دیوان خانه کوفه داخل گردید ومردم آنجا را دہشت خود ملاحظه کنانید آخر مردمان شیعه اهل بیعت وصاحبان درخواستہاے مردود شده از امام صاحب فرار شدند بتقدیر قادر قدیر امام صاحب بدست ظالمان آمده بحالت فاقه وتشنگی به نہایت شداید ومصائب شهید گردید ہیچ کوفی یاری نکرد۔
۴	آن محب آل رسول کریم ومقبول درگاه عظیم پسران حضرت مسلم	ولادت ایشان درکوفه نوشته اند که درگوش خود		وفات آن شهید وحید بماه ذی الحجه بسال شصت ۶۰	کوفه	غلبه یزید پلید	اهلبیت علیهم السلام	نقل است که چون فرزندان مظلوم پسماندگان بعد شهادت حضرت مسلم بذریعه کسے نابکار اہالیان کوفه بدست نامراد ازلی ابن زیاد افتادند وآن بدنهاد صاحبزادگان را اسیر داروغه نمود داروغه بپاس خاطر ومحبت اهلبیت ہا فرمود ابن مرجانه مشکور را حکم یافته تا نیا

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	رحمۃ اللہ کہ دار و غہ محبس بود۔	حلقہ غلامی اہل بیت میداشت	〃	بوقوع آمدہ است	〃	〃	〃	نمود کہ آن مرد خدا بہمین سزا فوت شدہ در جنت رسید رحمۃ اللہ علیہ و آن مردود مطرود ملعون دشمن اہلبیت باز حکم تلاش فرزندان جناب امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ ساخت۔
٥	آن صاحبزادہ برگزیدہ جناب سید حضرت محمد ابن مسلم ابن عقیل ابن ابیطالب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ	ولادت آن سعید رشید در مدینہ شریف بود و بوالد خود در کوفہ رفتہ بودند	٧ سال	وفات یعنی شہادت حضرت بماہ ذی الحجہ بسال شصت ٦٠ سنہ بوقوع آمد	بیرون دروازہ کوفہ	یزید ملعون	والد ماجد	نقلست کہ چون حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید شدند و ایشان حضرت نزد قاضی شریح رسیدند و قاضی بوقت صبح بذریعہ فرزند بر سر راہ مدینہ رسانید اما قافلہ مدینہ پیشتر رفتہ بود ایشان نزدیکی بی بی نیک بخت رسیدند و آن عابدہ و زاہدہ خدمت ایشان چون تقدیر الٰہی بدست حارث شوہر آن بی بی آمدند و آن نامراد برخلاف مرضی زن و بسیر بموجب ارشاد عبداللہ بدبنیاد بقتل رسانید حارث نیز بسخت سزا مقتول شد کہ متقاتل وے را مثلہ کردہ بجہنم فرستاد
٦	آن کریم ابن الکریم حضرت ابراہیم برادر ابن امام مسلم ابن عقیل ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ کہ فرزند ثانی ہمراہ بودند۔	ولادت باسعادت آن غریب الوطن غریب نواز در شہر اطہر مدینہ شریف	٨ سالہ	شہادت حضرت بماہ ذو الحجہ شامل برادر خود بسال شصت ٦٠ سنہ واقعہ شد	بیرون کوفہ [illegible]	یزید پلید	والد ماجد	نقلست کہ اول صاحبزادہ معہ برادر خود نزد بی بی نیک بخت کہ زوجہ حارث پلید بود بودند آخر آن بدمست شراب نامرادی ہر دو صاحبزادہ را گرفتار ساختہ برون از خانہ میرفت کہ بی بی و فرزند و غلام حائل و مزاحم وی شدند کہ محب آل اطہر بودند مگر آن بدقسمت و بدبخت نماند و سر ہر دو را قتل کردہ صاحبزادہ معہ برادر در کنار فرات بردہ شہید ساخت و بپاداش آن آن مردود سزا بموجب حکم مصنوعی ابن مرجانہ از دست متقاتل و زیر قتل شد لاکن لاش وی را یعنی حارث نہ زمین قبول کرد نہ دریا آخر سوختند
٧	آن جان نثار در راہ محبت اہلبیت نبوی و معتقد اولاد مرتضوی حضرت عبداللہ ابن یقطین رضائی برادر امام حسین علیہ السلام۔	ولادت باسعادت آن سعید رشید ازلی نواح خواہ وطن مدینہ طیبہ بود	نوجوان	شہادت آن شہید بیگناہ در ماہ ذی الحجہ بسال شصت ٦٠ بوقوع آمدہ	کوفہ	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقل است کہ سیوم ماہ ذی الحجہ بسال شصتم ہجری حضرت امام علیہ السلام از مکہ معظمہ بجانب کوفہ روانہ شدند از بطن رملہ قاصد خود حضرت عبداللہ ابن یقطین برادر رضائی خود را بخط خود بطرف امام مسلم راہی فرمودند حصین ابن نمیر لعین کہ از طرف ابن مرجانہ مقرر و قائم معہ سواران محافظ و مسدود راہ بود قاصد گرد معہ کاغذ حضرت امام علیہ السلام بطرف عبداللہ بدبنیاد بکوفہ فرستاد و ابن مرجانہ لعین و شقی روز ازلی آن قاصد را بجز سوال و جواب بغیرت امام الثقلین بقتل رسانید و روئے خود را سیاہ نمود۔
١	آن جان نثار بلند قدر و سعید بیشمار محب آل اطہر احمدی حضرت زہیر ابن حسان محمدی معتقد ائمہ جان نثاران رضی اللہ عنہ	ولادت باسعادت آن راسخ الاعتقاد اہلبیت نبوی و مونس اولاد مرتضوی رضی اللہ عنہ	نوجوان	شہادت آن سعادت کیش خاص میدان دشت کربلا بماہ محرم الحرام در عشرہ اول بسال شصتم و یک ٦١ سنہ	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ سوائے اہلبیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہفتاد و دو تن دیگر اقوام مختلفہ کہ آنہا را جان نثاران باید گفت بودند کہ مثل گوشہ دل قدسی منزل حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم یک بیک نقد جان قربان نمودند و در بعض کتب نوشتہ کہ آغاز جنگ از یکم محرم الحرام آن سال بوقوع آمد و صاحب فردوس آسیہ مینویسد کہ صرف از ہفتم ماہ مذکور آب غیرہ اسباب خورد و نوش بر آل پاک محمدی بند شدند تا ظہر تاریخ مذکور نہم درمیانی گفتگو ماند علی الصباح تا بتاریخ دہم ماہ محرم روز جمعہ جنگ شروع تا نماز جمعہ فیصلہ گردید حضرات بنی ہاشم و ہمگی جان نثاران بجنت الفردوس جا قرار گرفتند و نام اشخاص در بعض کتب مختلف نوشتہ اند واللہ اعلم۔
٢	آن سعید ازلی شہید بے بدل حضرت سعد ابن حنظلہ کہ جان نثار بر آل اطہر بود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ولادت آن سعادت مند وارجمند	نوجوان	وفات آن عالیندات منظور بارگاہ ذات والاصفات بماہ محرم بسال شصت و یک بوقوع آمدہ است	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ چون عمر ابن سعد ملاحظہ کرد کہ دلیران لشکر حضرت امام الثقلین حسین ابن علی المرتضیٰ شیر خدا کلہم ہشتاد و دو تن ہستند و بجانب قوم مفسد و اہل نار ہشتاد و دو ہزار مردم بدکردار جمع شدہ اند آن شقی ازلی کہ از ناپاک پشت حرام پیدا شدہ بود ارشاد و در داد کہ یکہزار آدمی نزدیک بایک تن لشکر امامیہ مقابلہ و مقاتلہ کند مگر افسوس نابینا بود کہ بجائے یک تن دیگر یک ہزار آخر عمل حکم آن نامراد بجا شد سعد مرد خدا چنان شجاعت نمود کہ صدہا تن لشکر دشمن مجروح فرستاد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قصبہ و موضع مزار	بادشاہ وقت	مرشد و راشد	خلاصہ کیفیت
۳	آن جان نثار پاک دین و پاک مذہب حضرت ہرایر جعفی جان قربان کنندہ بر آل اطہر رضی اللہ عنہ۔	ولادت آن باسعادت و نیک نصیبہ ہمدان نوشتہ اند	بہادر نوجوان۔	شہادت آن والا صفات در عشرہ اول بماہ محرم الحرام بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ چون حضرت امام علیہ السلام دید کہ بسیار بیکس و بیگناہ ہمراہ ما ہستند فرمودند ای اہل ایمان آفرین بر دلاوری و این نداری شمایان اما چون این صدمہ خاص برائے ما است پس ارد گرد اہل مستورات خندق تیار کردہ شمایان را اجازت است چون امام صاحب این چنین کلام رقت آمیز ختم فرمود ہمگی شجاعان یک زبان شدہ بعرض پرداختند کہ تا زندگی باقی است سر قربان خواہیم کرد بعدہ ہرچہ مرضی مولی خواہد بود۔ مصرعہ کجا رویم کہ جز ذات کس وسیلہ نماند
۴	آن دلاور گرامی و جان نثار عظامی اسناد قلبی حضرت وہب ابن عبداللہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ولادت باسعادت آن نیکوکار ازلی۔	نوجوان	شہادت آن صاحب ارادت در اول عشرۂ محرم الحرام بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ این شجاع ترین یک تن بودہ بہزار جان و دل بدشمنان اہلبیت کرام جنگ مینمود و مردان کاری را در خاک و خون زبون ساختہ من غلطانید دلاوران و مرداران اشقیاء یزید پلید را تہ و بالا میگردانید چنان نمونہ نمودار و آشکارا بود کہ گویا دلاوران ملعونان پیش لشکر امامیہ طاقت مقابلہ نبود اما جائے انصاف است کہ جانبازان و جان نثاران امام حسینی پیش آن لشکر مخالف برائے شمار در آرد نمک نیز نمودند۔
۵	آن محب خاندان نبوی راسخ الاعتقاد دودمان مرتضوی حضرت عمرو ابن خالد صیداوی رضی اللہ عنہ	ولادت باسعادت آن شناسائے حق و گریزندہ از ناحق۔	نوجوان	وفات آن والا صفات در عشرہ اولی بماہ محرم الحرام بعض چہارم گویند بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ حضرت عمرو ابن خالد کمال بہا در و دشمن گداز بود بسیار بار بر لشکر نابکار حملہ نمود و در ہر حملہ بشمار کسان بے ایمان عدو اللہ و عدو الرسول معاندان اہلبیت اطہر بدوزخ فرستاد آنہا را کہ وے کشت یکصد شانزدہ بدکیشان بودند و در شمار آمدند و بعدہ بسیار ناخدا ترس را حوالہ تیغ بران کردہ باسفل السافلین میفرستاد و داروغہ جہنم آن یک بیک موذی را تحویل اہالیان میساخت و زیر عذاب میداشت۔
۶	آن سرمست بادۂ محبت و سرشار شراب الفت اہلبیت رسول الثقلین حضرت خالد بن عمرو صیداوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	ولادت باسعادت آن سعید رشید در مکۂ معظمہ یا در حوالی مکہ شریف اعظم اللہ شانہ	نوجوان	وفات آن والا صفات در عشرہ اولی محرم الحرام بسال شصت و یک ۶۱ در دشت کربلا بوقوع آمد	کربلا	یزید پلید	حضرت امام صاحب علیہ السلام	نقلست کہ این حضرت بابرکت جامع خوبی و سعادت بکمال شوق و ذوق بعد تیاری خندق و بر کردن آتش بارد گرد حضرات اہل مستورات پاک اہلبیت صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ و السلام میدان جنگ را چنان آراستہ و پیراستہ و چنان تیغ بران بر سر اعدائے دشمنان خدا عز و جل راند کہ ملائکہ آسمان تمنائے دیدار وے داشتہ بلکہ در میدان کربلا حاضر شدہ شاباش میگفتند و ترغیب میدادند کہ اے اہل جنت بہشت زیر پائے شمایان است و بجائے آب تلخ دنیوی آب حوض کوثر موجود است در قتل کوشش کنید زود باشید و دشمنان را قتل کنید رسول الثقلین
۷ و ۸	آن جان نثار قدیم حضرت حسن عراق و فرزند ارجمند وے احمد عراق رضی اللہ عنہ	ولادت ہر دو صاحبان مشتاقان راہ مولی در عراق بود	کمسن و نوجوان	شہادت ہر دو حضرات اول عشرہ محرم الحرام بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ ہر دو حضرات یکی بعد دیگرے نہایت جان نثاری و فرمانبرداری بجا آوردند و فوج مخالف بکمال جد و جہد قتل کردند چند بار نعرہ و شور حملہا بر لشکر عدو نابکار نمودند و ہر بار از کشتگان انبار و پشتہ ہائے فراوان ساختند و خواطر دریا مقاطر حضرات بابرکات اہلبیت اطہر را نہایت خوشنود کردند و بسیار دشمنان بدکیشان سامان نار سوزان کردہ بجہنم فرستادند۔
۹	آن جان نثار نبی حب اللہ و اہلبیت رسول اللہ عبداللہ بن عمر کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	ولادت باسعادت آن سعید ازلی و مشتاق رحمت لم یزلی۔	نوجوان	شہادت بلند صفات عشرہ اولی محرم الحرام بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ حضرت عبداللہ ابن عمرو کلبی تیغ بیدریغ خود را بر اجسام نا فرجام عدو اللہ و عدو الرسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم چنان میراند کہ ہر یک ضرب شمشیر بران وے حضرت رستم دستان میدان جنگ جسد عدو را بر جسد مثل تربوز مے برید و نوبت بنوبت بجانب نار سوزان میفرستاد و ہر بار نعرہ حیدری زدہ زدہ میگفت کہ اے زمرۂ بدکردار و فوج نابکار اہل نار بیائید سزائے خود بیابید۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد و ارشاد	خلاصہ کیفیت
۱۰	آن غمخوار وجان در حب حسین عمرو ابن عبید اللہ صائدی	ولادت آن رشید سعید ازلی	جوان	شہادت در عشرہ اولی بسال شصت و یک ۶۱	کربلا	یزید پلید	[illegible]	نقلست کہ حضرت عمرو جان نثار وجانباز محبت حسینی عجب کارہا در جنگ عدا مینمود کہ یک یک سیاہ کلاہ اورا بجہنم سفر رسانیده و هر بار بزبان فصاحت و بلاغت میگفت ای بدکرداران بیائید تیغ حسینی میخورید و منع بر اشقیاست
۱۱	آن نیک نہاد حضرت حماد ابن انس محمدی رضی اللہ تعالے عنہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت	کہول	شہادت حضرت عشرہ اولی محرم بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ محبان اہلبیت عجب جان نثاران و مشتاقان بودند و از آل اطہر بودند کہ ہر یک تمام شوق و ذوق بلا جبر و اکراه در میدان جنگ قدمے نہادند و میگفت اے برادران مرا رخصت دہید کہ در محبت مولی خود جان را قربان کنم کہ حوض کوثر پیش چشمان موجود است و حوران بکمال شوق میخوانند
۱۲	آن جان نثار خاص حضرت وقاص ابن مالک احمدی رضی اللہ تعالی عنہ	ولادت حضرت بابرکت و رحمت	جوان	شہادت عشرہ اولے بسالے شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ این پہلوان میدان محبت دودمان محمدی و مرتضوی بکمال الفت و محبت دلی تیغ بران بسر دشمنان و معاندان خاندان مقدس نبوی میزد و میگفت اقتل یا صمصام کہ بدخواہان آل اطہر امام برحق را بجز قصور آزار میدہند و کسے را مگذار کہ سعادت درین است کہ حاصل شود و ہر اشقیا بدوزخ رسد کہ سزائے وے نار است۔
۱۳	آن انیس ملت متین و قاتل زمرۂ ناحقی حضرت شریح ابن عبیدی رضی اللہ عنہ	ولادت باسعادت وے حضرت خاص بانواح مکہ معظمہ	جوان قدرے کہول	شہادت عشرہ اولے بسالے شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ آن محب خاندان نبوت بہ نہایت جانفشانی بر دشمنان اہلبیت نبوی تیغ رانی مینمود کہ صدہا را بیک یک حملہ خود بدار البوار میرسانید و بزبان شجاعت توامان ہمیگفت بمقابل خود کہ اے اشقیا بگیر این ضرب از جانب امام الثقلین میزدم و میزد و بسیارہا را رسانید و بسیار اشقیا را بجہنم یعنی بجانب دوزخ آخر چون جام موت چشیدنی بود بعد تمام جان نثاری شہید گردید و بجنت رسید رض
۱۴	آن جوئیندہ درجہ شہادت و خواہندہ مراتب سعادت حضرت مسلم بن عوسجہ رض	ولادت آن با سعادت و جان نثار بر آن صاحب نبوت ص	کہول	شہادت با سعادت در عشرہ اولے بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقل است کہ این بہرہ مند نیک اطوار و خوب کردار از طرف حضرت امام علیہ السلام والاکرام بود بکمال جد و جہد جانبازی و جان نثاری مینمود اگرچہ جناب پاک حضرت امام علیہ السلام بارہا میفرمود کہ ای جوان مرد گرفتیم کہ خاندان عالیشان اہلبیت نبی کریم را از صدق دل و جان دوست داری بس کن و جان شیرین مدہ لاکن آن جوان میدان شجاعت نماند و وے روبرو حضور شہید گردید
۱۵	آن جان نثار محب باکمال صاحب جاہ و جلال حضرت ہلال ابن نافع بجلی رضی اللہ تعالی عنہ	ولادت باسعادت آن احسن اعتقاد۔	کہول	شہادت باسعادت در عشرہ اولے سال شصت و یک بوقوع آمد۔	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ این شیر غران و دلیر دوران از صف اہل دین امام صاحب علیہ السلام برآمد و مقابل خود با آواز بلند خواند پس از صفوف لشکر عدو اللہ کہ سپاہ سالار وے یعنی عمر بدبخت بود و ایمان الحرص حکومت ری و ماوراء النہر بباد دادہ بود بسیار کس شقی یکی بعد از دیگرے برآمدند و این بہادر بے بدل و بے نظیر کسان اشقیا را کشت و بجہنم رسانید آخر پیش قدم اقدس امام شہید شد۔
۱۶	آن مشہور و معروف در جان نثاری و خدمت گذاری حضرت مرۃ ابن مرہ غفاری رض	ولادت باسعادت آن حضرت جان نثار مغفرت آثار رض	جوان	شہادت عشرہ اولی بسال شصت و یک سنہ ۶۱	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست این جان نثار بر اقدام امام والاتمام و جانباز صاحب احترام عجب جان نثاری و خدمت گذاری نمود کہ صدہا اشقیا کم حیا را بہ تیغ بیدریغ داد و جانب دوزخ فرستاد و ابد الاباد و شان را قابل نار سوزان و مستحق اسفل السافلین ساخت و در حملہ بشمار نامرادان و اصلی و ازلی مردود آنرا کہ از روز ازل بدقسمت و بدبخت نوشتہ باشند بقتل و عدم رسانید۔
۱۷	آن جوانمرد فی سبیل اللہ حضرت قیس ابن عتبہ رضی اللہ تعالے عنہ۔	ولادت باسعادت آن سعید ازلی در مدینہ شریف است	نوجوان	وفات آن عالی درجات در عشرہ اول بسال شصت و یک	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ چون این مرد خدا در میدان وغا برآمد و شقی ناری طرف ثانی را بمقابلہ خود طلب نمود مردے قوی ہیکل بقد خود دی بحالت مردودی با سلحہ آراستہ و تمام بدن خود سا در آہن کہ خود و زرہ مراد است پیراستہ و غرق ساختہ آمدہ آمدہ در مقابل حضرت استاد و لافہا میزد و خواست کہ نیزہ بر سر حضرت قیس زند اما قیس او را رد کرد و روح وے را بجہنم فرستاد آخر بسیار کسان را کشتہ خود نیز شہید شد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۱۸	آن عالی منزلت کرتبه حضرت هاشم ابن عتبه که عمزاد عمر ابن سعد بود رضی الله تعالی عنه	ولادت با سعادت ایشان حضرت در مکه معظمه دام شرفه نوشته اند	جوان	شهادت با سعادت در عشره اول و بسال شصت و یک سنه ۶۱	کربلا	یزید پلید		نقلست که حضرت هاشم اول اول در لشکر یزید پلید بود اما چون هدایت ازلی یاور گردید بقدوم میمنت لزوم حضرت امام صاحب رسید و عرض نمود یا حضرت امام الثقلین بروز جنگ بدر پدر من عتبه از جانب کافران بود و عم من حضرت سعد بحضور پر نور حضرت پیغمبر خدا عزوجل جان خود را هیبه ساخته امروز پسر ش عمر ابن سعد امیر لشکر یزید پلید است و من جان خود را در اقدام آن والا مقام قربان می نمایم حضرت امام صاحب او را آفرین صد آفرین فرمود و گفت حال آرام کن اما نماند و جلد خود را بر لشکر دشمن زد و شهید گردید-
۱۹ و ۲۰ و ۲۱	آن جان نثار صدق دل و جان حضرت بشیر بن عمرو مالک و سعد و والد مالک رضی الله تعالی عنهم اجمعین	ولادت هر سه صاحبان والاشان جان نثاران اقدام آل اطهر نبوی م	دو نوجوان و سعد مجهول	شهادت هر سه صاحبان در عشره اولی بسال شصت و یک سنه ۶۱ بوقوع آمد	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیه السلام	نقلست که هر سه صاحبان که نهایت دلیران بودند نوبت به نوبت در میدان جنگ معرکه یزید پلید را بکمال شجاعت و جوان مردی بکشتند بلکه مالک چنان جنگ نمود که صفوف دشمنان را سخت تر عاجز و تنگ ساخت که در هر دل بدکیشان هراس و خفقان بود چون عمر سعد معرکه خود را هراسان و لرزان دید کوشش نمود هر کس مردودان ازلی چون خود بر بدذاتی مفرط ساخت تاهم مالک بسیار فرعونی مزاج را بدریای خون غرق نمود از انجا که نتیجه این جهان مردن است هر سه حضرات بعد بهادری در شهید شدند
۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷	آن جان نثاران اسعد و جان نثاران رشد حضرت نعیم بن عجلان انصاری و زهیر بن قین بجلی و عبد الرحمن و عبد الله و عبد الله بن [illegible] و عبد [illegible] بادیه نشین و غلام آزاد حضرت امام علیه السلام رضی الله عنهم	ولادت حضرت عبد الرحمن در مصر و عبد [illegible] بادیه نشین نزد کربلا بود که عبد الله و مادرش روبرو حضرت امام صاحب قربان شدند	بعضی مجهول و بعضی نوجوان بودند	شهادت همگی صاحبان در عشره اول بسال شصت و یک سنه ۶۱ که هر یک نوبت بنوبت جنگ نموده شهید شدند و در جنت رسیدند-	تمام صاحبان در کربلا شهید شده مدفون شدند	یزید پلید	حضرت امام علیه السلام	نقلست که حضرات بابرکات والا درجات ایشان نوبت به نوبت بر اقدام اقدس جناب امام علیه السلام نقد جان و صدق خود را قربان نمودند و حضرت عبد الرحمن باشنده شهر مصر بسیار ناکسان ناقصان را حواله شمشیر نمود و حضرت عبد الله بادیه نشین رو برو مادر خود بلکه بموجب ترغیب مادر خود نهایت جان نثاری و جانبازی نموده و بسیار دشمنان آل نبوی را کشته شهید گردید بعد ازان مادرش نیز بشهادت رسید اما اول بان سر پسر خود که دشمنان بریده پیش وی انداخته بود دشمنان را قتل کرد و بقایا محبان تا غلام امام صاحب بکمال محبت و الفت و جان نثاری نقد جانهای خود را قربان ساختند و بجنت رفتند-
۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱	آن هدایت یافته روز ازلی حضرت حر ابن یزید یا یزید ابن ریاح و حضرت مصعب برادر حر و علی ابن حر و عروه غلام آزاد حر ریاحی رضی الله تعالی عنه-	ولادت با سعادت حضرات خاص عرب [illegible] شریف است-	بعضی مجهول و بعضی جوان	شهادت سار حضرات بمیدان و دشت کربلا در عشره اول [illegible] بسال شصت و یک سنه ۶۱ [illegible]	تمام حضرات در کربلا اند	یزید پلید	اهلبیت علیهم السلام	نقل است او جناب حر مع باقی مصاحبان همراهی خود سالار مددگار لشکر بدکردار یزید ملعون بود چنانچه اول اول براه تکلیف دهی و گرفتاری حضرات آل اطهر و خادمان وی حسب الحکم عبید الله ابن زیاد بدنهاد حر مقرر شده وارد گردید اما چون هادی ازل راهنمای شد برادر او مصعب برادر خود را بیان کرد که وی شب الدم بخواب تشریف آورده فرمود که ای پسر عقل تو کجا رفت که از جانب ناحق مردم اشقیا با امام برحق جنگ میکنی روز حشر بحضور پیغمبر آخر الزمان بچه رو حاضر شوی و چه جواب دهی پس همان وقت مصعب برادرش و علی فرزندش مع غلام آزاد بحضور جناب امام صاحب حاضر شده قدمبوس شدند و بکمال جانفشانی لشکر عدو الله و عدو الرسول را کشتند و الله و رسول مقبول جناب حضرت امام علیه السلام خشنود کردند و خود نیز بجنت رفتند-
۳۲ و ۳۳	آن جان نثاران پیش آل اطهر حضرت خیر البشر حضرت انس ابن کاهل اسدی و حضرت حبیب ابن مظاهر	ولادت حضرات [illegible]	بعضی مجهول و بعضی جوان	شهادت تمامی حضرات بابرکات در عشره اول و بعضی چهارم ماه	کربلا	یزید پلید	حضرت امام	نقلست که اول اول از ایشان حضرات شهید وحید جعفر ابن سعید در جنگ حاضر گردید و بسیار دلیران لشکر اشقیا را در دوزخ رسانید و بعد [illegible] هر سه حضرات اسدی حاضر شدند که یکی بعد دیگری نهایت جانفشانی و جانبازی [illegible] جان نثاری پیش حضرت امام

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۳۴ و ۳۵	اسدی و حسان ابن حارث سلیمانی اسدی و جعفر ابن سعید رض	بابرکات مختلفه است	〃	مذکور بسال شصت و یک نوشته آمد ۶۱	〃	〃	علیه السلام	علیه السلام با اعدائے اهلبیت معظم و مکرم زدند و بسیار بدبختان ابدی را بجهنم رسانیدند و جگر گوشه و لخت دل حضرت رسول الثقلین را خشنود نموده خود نیز بفردوس رفتند
۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱	آن محبان آل پاک صاحب لولاک حضرت عیس بن ربیعی و عبد الله بن عروة ابن خراق و کنانه ابن عتیق و عامر بن مسلم و خرعامه ابن مالک و مسعود ابن حجاج رضی الله تعالے عنهم تمام انصار بودند یعنی این تمام حضرات انصار بودند	ولادت حضرات در اختلاف افتاد بخوبی واضح نشد که صاحبان کجا کجا سکونت پذیر بودند و از کجا کجا بحضور امام صاحب آمده بودند	بعضی کهول و نوجوان	شهادت با سعادت حضرات در عشره اولا در میدان کربلا بسال شصت و یک تواریخ مختلفه بیان کردند در کم و بیشی والله اعلم بالصواب	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیه السلام	نقلست که حضرات پهلوانان دین متین و جانبازان براقدام آل ختم المرسلین صلی الله علیه وسلم چنان خواستند که بطوریکه موقعه دست دهد جانهائی خود را برآئے تصدق و تقلین بعیر و جناب حضرت امام علیه السلام تصدق و قربان کنند پس بتمام شجاعت صف بندی کرده ایستادند کانهم بنیان مرصوص کسی شخص از شهادت نمی ترسید بلکه از راه خوشی و خواهش دلی آن اشقیا تاخت می آوردند و آنها را بدوزخ میرسانیدند هرگز هرگز نمی گذاشتند جای تعجب است که کجا لشکریان امامیه که از یکصد نفر در نفرے کم بودند و لشکر یزید ملعون نجس العین قریب صد هزار جناب پروردگار اهل اسلام را بهمین صبح رت قوت رسید بدو لشکر اشقیا را روسیاه سفر باید چنانچه در زمانه صحی برموک شاهد است یعنی چنانچه در جنگ یرموک لشکر کفار صد هزار و لشکر اسلام بنسبت آن اشقیا نهایت قلیل بود و کسب
۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶	آن دوستان با صدق و صفا و جانبازان اہل حیا حضرت عبد الرحمن بن عروة بن خیران غفاری و جره یا جریر غلام آنکه لود بوذر غفاری و شبث ابن عبد الله بهشتی و قاسط ابن زهیر تغلبی و کردوسی ابن زهیر تغلبی رض رضی الله تعالی عنهما	مقامات ولادت حضرات بخوبی معلوم نشدند که بکدام کدام مقام سکونت میداشتند والله اعلم بالصواب	بعضی کهول و بعضی نوجوان و بعضی پیران	شهادت حضرات در میدان کربلا در عشره اول بسال شصت و یک ۶۱ بوقوع آمد که نوبت به نوبت یکے بعد دیگرے شهید شدند و رضوان جنت را میدیدند	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیه السلام	نقلست که چون حضرت غریب نواز لشکر اعدائے نابکار را از دست شمشیر پهلوانان دین متین بقتل شدن و مردار بودن ملاحظه میفرمودند آنحضرت خداترس را دل پاک منزل از موم زیاده نرم میشد بهمانوقت دمیدان قدم رنجه فرموده آن بدمزاجان بدکیشان را بطور نصیحت میفرمودند که یا ایها الناس مره نا خدا ترس خداوند کریم و رسول مقبول صلی الله علیه وسلم شرم کنید این چه کلمه خوانی و درود رسانی شما است بر پیغمبر آخر الزمان که نواسه حضور پاک سید الثقلین و جگر گوشه بتول مقبول خدا بجز گناه معه عیال و اطفال و محبان کمال اراده نقصان رسانی هستید خاصه اے اهل کوفه عرائض بیشمار فرستاده طلب کردید این چنین ظلم و جفا کاری مهمانی میدهید باوجود چنین کلام رقت آمیز از بدذاتی خود باز نماندند آنگاه جنگ شروع میکردید و جانبازان لشکر امام علیه السلام یک جان را صد جان کرده اعدائے اهلبیت را از جان میزدند و بجهنم میفرستادند۔
۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱	محبان خاندان والاشان نبوی حضرت جویر ابن مالک انصاری و عمر ابن ضبیعه ضبعی و یزید ابن مشت قیسی و عبد الله ابن مشت قیسی و قعنب ابن عمرو غری و سالم غلام آزاد عامر بن مسلم و سیف بن مالک انصاری رضی الله تعالی عنهم	ولادت با سعادت آن حضرات که نهایت جان فشان بحضور آل اطهر شدند یکجا معلوم نمی شود بلکه در اختلاف است	اکثر نوجوان و بعضی کهول بودند۔	شهادت حضرات بابرکات در میدان کربلا بماه محرم الحرام در عشره اولے بسال شصت و یک سنه ۶۱ بوقوع آمده	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیه السلام	نقلست چون آن سرور کونین غریب الوطن بدل حدیا منزل خود بدانست که لشکر ناهنجار بدکردار این مرا پسند نمیکنند و از دل اراده قتال جدال با نسبت من معصوم میدارند و چنین پاک و مطهر را مطیع و فرمان بردار کردن برائے سگ ملعون یزید پلید میخواهند آنگاه فرمودند شیران غران و دلیران بیجا ظاهر کنید دلاوری و بهادری بر اهل نفاق و برسانید به دوزخ اهل شقاق را و بکنید تکیه بر الله تعالے جل شانه و رسول مقبول صلے الله علیه وسلم و قادر حی قیوم قائم دانید و باقی را فنا در فنا بیعت سر فرو کردن سعادت دارم را نمی بسے پیش آید آنچه مرقوم است پیشانی کسے۔ چون اینچنین الفاظ از دهن مبارک و زبان مقدس آنجناب قدسی مآب حضرت امام صاحب برآمدند یکجان لشکر حسینی صدصد جان شد بیشمار بدکرداران نابکار را بدار البوار رسانیدند خود نیز داوم دادگی واده جانب فردوس علیین شتافتند و بهر نیک نصیبه خوب پیدا شتند و خدا و رسول را خوش کردند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقام مزار	بادشاہی	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶	آن موحدین متین محمدی حضرت زہیر ابن بشیر جعفی وبدر بن مشعل جعفی وحجاج بن مروق موذن لشکر شام وجمع بن عبداللہ صایدی وعمار بن حسان مدنی رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین۔	ولادت باسعادت حضرات در قریاۂ مختلفہ ملک عرب شریف صرف حضرت عمار مدنی بودند	بعض کہول و بعض نوجوان	شہادت حضرات در میدان کربلا در عشرۂ اولی لسبال شصت و یک ماہ محرم الحرام نوشتہ اند	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ چون تعدادی پنجاہ غازیان و جان نثاران بر خاندان والاشان نبوی از دست ظالمان وبدکیشان کوفیان بشہادت رسیدند آنگاہ آنجناب لا الخطاب بجانب لشکر اہل کوفہ بکمال زور نعرہ زدہ فرمودا امامن مغیث یغیثنا بوجہ اللہ ذاب یذب عن حرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاشا این کلام حضرت امام علیہ السلام از خوف وبے صبری بود اما درین سہ حکمات متصور بودند اول اینکہ تمام خود حجت نزد ایزد پاک درباب خونہائے مسلمانان در روز حشر دوم اینکہ مغضوبان خداوند کہ در دنیا قہر آلہی متعہود بودند بعد قیامت نسبت ایشان سخت عذاب شود سیوم اینکہ شاید کسے نیک نصیب در لشکر شقی باشد بطرف ما باز آید چنانچہ حر و مصعب علی وغیرہ کہ باز آمدند الغرض چون آن موذیان ازینداتی نماندند جوانمردان لشکر حسینی بجان وصدق دل داد مردانگی دادند وخود ہم شہید گشتند۔
۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷	آن شیران بیشۂ عشقا مورد رحمت یزدانی حنظلہ جنوب بن حجر خولانی ویزید بن زیاد کندی وطاہر غلام آزاد دین الحق خزعی وجبلی حبلہ شیبانی واسلم ابن اعرج ازدو زہیر بن سلیم ابن زہیر ازدی وقاسم ابن حبیب ازدی وعمر بن جندب حضرمی وابو تمامہ انصاری وعمر ابن عبد اللہ صایدی وحنظلہ ابن اسعد شیبانی	ولادت باسعادت حضرات بمکانات مختلفہ واضح می شوند از یک جا وشہر یا قریہ نبودند صرف بباعث محبت اہلبیت نبوی ہمراہ حضرت بودند۔	بعض کہول و بعض جوان بودند۔	شہادت ایشان حضرات در میدان کربلا یکے بعد دیگرے در اول عشرہ محرم الحرام لسبال شصت و یک سنہ ۶۱ بوقوع آمدہ است	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست کہ حضرت غریب نواز فیاض بی انداز فرزند رحمة اللعالمین ختم المرسلین جگر گوشہ حضرت محمد مصطفے علیہ الصلوة والسلام بار بار ہر یک ہمراہی جان نثار خود را بہ تمام تاکید از زبان فیض ترجمان میفرمودند کہ اے محبان ودوستان وخیرخواہان آفرین صد آفرین بر صدق وتوکل شمایان اما بخوبی میدانید کہ اگر قابل ومستحق این بار گران کہ صرف یزید پلید درمیان یکی بہانہ الیست ماہستیم بر شما چہ قصور از دل وجان اجازت است کہ ہر یک بوطن خود برود جان عزیز خود را خواہ مخواہ در وبال غیر مفید از دیس چون جانب ازان اصلی این کلام فیض التیام را شنیدند فریاد فریاد کردہ در اقدام افتادند ودر مقابلہ ومقاتلہ دشمنان کامل مستعد شدہ بفوج یزیدی مثل پروانہ بر شمع افتادند بکمال زور وشور لشکر بدبخت را کشتند وبجانب مالک دوزخ فرستادند۔ وخود نیز بعد کمال جانبازی وجنگ شہید ورشید شدند۔
۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷	آن پہلوانان اسلام باکرام حضرت عبد اللہ ابن عبید اللہ ازمنی وعمار بن ابی سلامہ انصاری وعالس بن حبیب شاکری وموتب ابن غلام آزاد شاکر انصاری وشبیب ابن حارث انصاری ومحمد ابن انس انصاری ومقداد انصاری وسلمان واقارب غلام آزاد امام علیہ السلام ومالک ابن سریع انصاری وسعد ابن عبد اللہ لطقی رضی اللہ عنہ	ولادت باسعادت ایشان سعادتمندان کہ در بر واقدس حضرت یعنی بر اقدام حضرت امام صاحب جان ہائے عزیز ساختند یعنی قربان نمودند از جد اجداد وطن بودند طلائکہ مناسب بودہ باشد	حضرات بعض کہول و بعض نوجوان۔	شہادت باسعادت حضرات نوبت بہ نوبت یکے بعد دیگرے در عشرہ اول تواریخ مختلفہ لسبال شصت و یک سنہ ۶۱ بوقوع آمد بر تقدیم وتاخیر خدا را اعلم	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیہ السلام	نقلست صاحب فردوس آسیجہان منو لسید کہ سوائی حضرات اہلبیت علیہم السلام بقایا محبان وخیرخواہان جناب حضرت امام صاحب ہفتاد ہفت اشخاص بودند وخاص بنی ہاشم معہ حضرت امام غریب نواز بیست و یک نوشتاند کلہم تعدادی نود و ہشت بودند مگر در جنگنامہ حامد کہ بزبان ہندی مشہور ومعروف است در تعداد نفری وتقرری اسمار شہدا لعینی وتواریخ جنگ ضرور اختلاف واضح میگردد پس آنچہ بقایا جان نثاران وقاتلان لشکر یزید بسیر بودند اول اول از اہل بیت پاک مقابلہ دشمنان کردہ شہید شدند ودر روز شہزادہ والاتبار خلاصہ دودمان والاشان روانہ بفردوس گشتند وپیش پیش آل عترت نقد جان قربان نمودہ بجنت مقام کردند وبعد ہمگی محبان حضرات بنی ہاشم حتے کہ حضرت امام علیہ السلام مقابلہ معاندان فرمودہ جہان دنیا بیو مجار الوداع فرمودند ازین سبب در کتاب بان ترتیب نوشتہ شدند تا کہ محبان اہلبیت اطہر بہمان ملاحظہ فرمودہ باشند۔ واللہ اعلم بالصواب

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد ارشاد	خلاصه کیفیت
۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵	آن شاهسواران والا تبار دردناک از جدائی پدر بزرگوار و برادر نامدار حضرت عبد الله و عبد الرحمن فرزندان حضرت امام مسلم بن عقیل ابن ابیطالب و حضرت عبد الله و عبد الرحمن و حضرت جعفر برادران حضرت مسلم رضی	ولادت با سعادت این حضرات خاص مدینه شریف نوشته اند. به تقدیر آلهی همراه امام صاحب رفت. شهید شدند.	بعضی کمسن و بعضی نوجوان	شهادت حضرات یکے بعد دیگرے دشت کربلا است که در عشره اولے بماه محرم الحرام بسال شصت و یک ۶۱ بوقوع آمد.	کربلا	یزید پلید	بخانزادان خود دروت	نقلست از همگی حضرات اول اول حضرت عبد الله و حضرت عبد الرحمان فرزندان حضرت امام مسلم رضی الله تعالی عنه بسبب شهادت بیگناه پدر والاقدر خود دردناک و مغموم و مهموم بودند از حضرت امام علیه السلام میدان جنگ و دشمنان اجازت طلب شدند اما جناب موصوف اول عذر و معذرت کردند آخر بر بسیار اصرار و شان اجازت مقابله اعدا نابکار داده حواله الله و رسول فرمودند صاحبزادگان یکی بعد دیگرے بسیار دلاوران اشقیا را بجهنم فرستاد گویا شیر غران بودند که بر روباه اجانب حمله مینمودند آخر خود نیز بشهادت رسیدند و بعد ازان هرسه عم ایشان که برادر حضرت امام مسلم رضی الله عنه بودند از امام صاحب رخصت حاصل نموده نوبت بنوبت بر اشقیا سخت ترین حملها کردند و حضرت عون نیز جنگ نمود چنان داد مردانگی دادند و سینه سپر ساختند و بسیار کسانرا که ناقصان دین و منافقان از جبه بودند باسفل السافلین فرستادند هر طرف که روئے مبارک میکردند یکتن تنها راسامان و دوزخ میفرمودند و صدها را یکے حضرت به تیغ و سنان جواب میداد هزارها مردان کاری از دهشت ایشان حضرت رو بفرار میداشتند آخر اراده آلهی بود خود نیز رضوان جنت ملاقی گشتند.
۶ و ۷ و ۸	آن شهزادگان والا شان حضرت ابوبکر و حضرت عمرو و حضرت عبد الله فرزندان حضرت امام حسن علیه السلام رضی الله تعالی عنهما	ولادت با سعادت هر سه صاحبزادگان در مدینه منوره بوده نهایت بکمال و صاحب جمال بودند.	در عنفوان نوجوان	شهادت نوبت به نوبت در عشره محرم الحرام بسال شصت و یک سنه ۶۱ بوقوع آمد	کربلا	یزید پلید	حضرت امام حسین علیه السلام	نقلست که هر سه عالی تبار بحضور فیض گنجور عم بزرگوار مشرف شده برای جنگ دشمنان خدا و رسول اجازت طلب ساختند حضور امام علیه السلام از رفتن بمیدان جنگ منع فرمود و گفتند که یادگار برادر عظیم الشان من هستید مثل ما باشید مناسب نیست که روبرو خود دشمنان را دهیم الغرض بکمال عجز و زاری بیشماری رخصت شده با دشمنان اهلبیت چنان طور جنگ کردند که دلاوران فریق ثانی حیران استاده بودند و صدها کشته ها را پشته ساختند و بهالک دوزخ سپردند و خود هم بعد داد مردانگی دادن بجانب فردوس شتافتند
۹ و ۱۰	بر دوستان رحیم و بر دشمنان شدید حضرت محمد ابن حضرت عبد الله ابن جعفر طیار ابن ابیطالب و عون ابن عبد الله ابن جعفر طیار همشیره زادگان حضرت امام حسین رضی الله عنهما.	ولادت حضرات در حرمین الشریفین جناب حضرت امام صاحب ماموں ایشان حضرت بودند و نواسه بودند بحضرت علی المرتضی رضی	نوجوان	شهادت هر دو صاحبان دشت کربلا در عشره اولے بسال شصت و یک ماه محرم الحرام بوقوع آمد	کربلا	یزید پلید	حضرت امام علیه السلام	نقلست که جناب بی بی زینب خاتون همشیره طیبه حضرت امام حسین علیه السلام هر دو فرزندان پاک خود را بحضور خود خوانده از زبان فیض ترجمان فرمودند که اے لخت جگر و گوشه دل مادر و پدر که اگرچه شمایان نور چشمان ما هستید اما از حضرت امام صاحب برادر عزیز خود زیاده عزیز نمی دانیم بروید و از ماموں خود نقد اجازت حاصل کرده اعدائے اهلبیت نبوی و عترت مرتضوی را زده زده بدوزخ رسانید پس برائے اجازت بخدمت حضرت امام صاحب علیه السلام رفتند و بصد عجز و نیاز بے انداز رخصت گرفتند و در میدان جنگ چنان جوانمردی کردند که فوج عدو الله و عدو الرسول زیر و بالا نمودند و صدها منافقان که از جناب آلهی را که نهایت بداندیش و بدکیش بحق اهلبیت بودند بجهنم روانه ساختند و عدولیائے انها چنان هراس و وسواس انداختند که گویا هریکے از زندگی دست شستند و خونریز داد مردانگی داده بجنة الفردوس رسیدند
۱۱ و ۱۲ و ۱۳	آن شاهسواران از اولاد اطهر مرتضوی حضرت امام قاسم فرزند جناب امام حسن رضی	ولادت با سعادت حضرات بابرکات عالیذات	مختلف عمر	شهادت سایر جناب قدسی مآب در دشت کربلا در عشره اولے محرم الحرام	کربلا	یزید پلید	بخانزادان عالیشان خود	نقلست که اول حضرت حسین علیه السلام حضرت امام قاسم برادر زاده خود را باوجود التجا و اصرار و بسیار رخصت جنگ نفرمودند که امام قاسم مایوس شده در خیمه داخل شدند پس تعویذ که نزد او از پدر والا گوهر بود آنرا خواندند دران نوشته که چون برادرم امام حسین را در دشت کربلا صدمه جنگ پیش آید و آن واقعه نهایت بدترین بوده باشد جناب

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
۱۴ و ۱۵	وحضرت محمد ابن علی وحضرت عثمان ابن علی وحضرت عبداللہ ابن علی وحضرت جعفر ابن علی رض اخوان اللہ عنہما۔	[illegible]		سال شصت و یک بوقوع آمد	؍؍	؍؍	؍؍	وے حضور جنگ کنی تعویذ برداشتہ بخدمت عم خود مشرف گردید چون حضرت تعویذ را دید وخط را شناخت فرمودند تقدیر خداست پیش وے چارہ نیست رخصت داوند در میدان جنگ اول حضرت قاسم سپاہ سالار لشکر یزیدی را لعن وطعن نمود بلکہ عمر سعد را برائے برائے مقابلہ خود طلب کرد آن نامراد ارزق پہلوان نامی بود فرستاد بابن نا ارزق پسر کلان خود برائے صاحبزادہ روانہ کرد کہ طفل است پہلوان نامی ابا وے شرم است آخر کار وقصہ مختصر ارزق بچہار پسران خود در میدان جنگ کشتہ گردید بدوزخ رسید وقاسم نیز شہید شد بعد برادران اعلیٰ
۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹	آن شیر غران میدان جنگ شجاعت الاساس حضرت عباس علاتی برادر حضرت امام صاحب علیہ السلام وحضرت علی اکبر فرزند حضرت امام صاحب و سعد غلام حضرت امام صاحب و غلام حضرت شیر خدا رض	ولادت حضرات والا صفات بلند مدارجات در حرمین شریفین اعظم اللہ شانہما		شہادت حضرات در میدان جنگ در عشرہ بلکہ اخیر روز عشرہ بسال شصت و یک سنہ ۶۱ بماہ محرم بوقوع آمد	کربلا	یزید پلید	خاندان خود و وراثت	نقلست کہ جگر گوشہ حضرت علی المرتضیٰ حضرت عباس علمبردار لشکر حسینی در میدان جنگ تشریف بردہ بسیار وعظ و نصائح فرمودند و گفت اے ملعونان ناخدا ترس از اللہ و رسول مقبول ترس کنید و تشنگان اہلبیت را آب دہید عمر سعد کہ سپہ سالار کہ نہایت بدکردار بود بجواب گفت کہ بجز بیعت و فرمان برداری بحق یزید یک قطرہ آب نیز نخواہیم داد حضرت عباس غصہ شدہ اسپ جولان داد یا پیادہ در این جا اختلاف است و مشک از آب پر کرد خود ہم ارادہ نوشیدن فرمود اما تشنگی اہلبیت یاد آمد باز ماند و سپاہ یزید روسیاہ حملہ کردہ مشک پارہ پارہ ساختند و برادران شان عطاشا شدند و حضرت عباس و باقی صاحبان یعنی صاحبزادہ علی اکبر و دو فرزند و غلامان بعد از جنگی شہید شدند
۲۰ و ۲۱	آن گوشہ جگر جناب رسول الثقلین قبلہ و کعبہ دارین حضرت امام حسین علیہ السلام وحضرت علی اصغر فرزند آن غریب نواز علیہم السلام۔	ولادت باسعادت و بارشادات جناب در مدینہ شریف بلکہ مکہ شریف ہم گفتند۔	[illegible]	شہادت آن شہید وحید ورشید سعید بتاریخ دہم ماہ محرم الحرام بسال شصت و یک سنہ ۶۱ بوقوع آمد۔	کربلا	یزید پلید	حضرت علی المرتضیٰ ... [illegible]	نقلست کہ اول حضرت امام علیہ السلام جگر گوشہ صغیر شیر نوش خود را در میدان جنگ بردہ پیش فرمودند و بطرف سپہ سالار ہر دو و لشکر مطرود مخاطب شدہ برائے وے آب طلب نمودند بجائے آب آن ملعونان تیر انداختند کہ حضرت صاحبزادہ را شہید ساختند چون نوبت بحضرت رسید آنچہ حق و عظمت بود ادا فرمودند دیگر فرمان و وعظ آنحضرت پیش آن سنگدلان بے سود ماند او چند اشقیا آن ملعونان را شمشیر آب و تیر و سنان بدوزخ فرستادند کہ قلم از تحریر شرح وار آن عاجز و بکہ صدمات و واقعات و بلیات معراج اصفیا است بر صبر جمیل و شکر جلیل کمر ہمت بستند و دنیا و جہان دنیا را مخفی و موفا دانستند الغرض تیر بارانی شد و سر فر کافران سلمان ابن کاشم و شمر لعین حضرت را بوقت نماز جمعہ شہید کردند

چمن سیوم در حالات حضرات بزرگان والا صفات سلسلہ شریفہ قادریہ اعظمیہ کہ بموجب ملاحظہ کتب نوشتہ و منسوب است بحضور جناب غوث الثقلین

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
۱	آن عالیشان فیاض جہان سیدنا و مولانا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کنیت وے ابو محفوظ نام پدر آنحضرت فیروز یا فیروزان بود در اول از ترسایان بود آخر بسعد الدین مسلمان شد۔	ولادت باسعادت آنحضرت در نواح کرخ است در تذکرۃ الاولیا آمدہ کہ اگرچہ حیات یعنی اگر ذات حضرت عارف نبودے معروف نیز نبودے۔		وفات ذات با برکات مصدر فیوضات آنحضرت دوم یا ہشتم یا بستم ماہ مبارک محرم الحرام بسال دو صد و شش بوقوع آمد سنہ ۲۰۶	کرخ	مامون	حضرت علی بن موسیٰ رضا رض	نقلست کہ روزی حضرت معروف کرخی رح بعد از ادائی نماز عصر در بازار سیر میفرمودند بحالیکہ روزہ دار ماہ رمضان شریف بودند سقائی آواز داد کہ رحمۃ اللہ من یشرب من ہذا الماء چون حضرت شنید یک کاسہ آب گرفتہ نوشید خادم عرض کرد کہ یا حضرت شما یان را روزہ رمضان شریف بود گفت بلے لاکن من بجائے رحمت رغبت زیادہ میدارم کہ از سقا شنیدہ ام چون فوت شدند کسی از دوستان بخواب پرسید کہ با تو چہ کرد خدا تعالیٰ جل شانہ فرمودند مرا بہمان آرزوی رحمت بخشید کہ بسقا میل کردم و بامید رحمت روزہ شکستہ آب نوشیدہ بودم کہ رحمت آن رحیم عظیم عجب چیز است نقل دیگر روزی حضرت معروف قریب کنار دجلہ نشستہ بودند وضو وے شکست زود تیمم فرمود کسی پرسید یا حضرت آب دریا بفاصلہ کم است چرا وضو نفرمائی فرمودند اعتبار نیست کہ تا آب زندہ روم کہ حیات مستعار لحظہ است کہ جدیث

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
۲	آن سراپا فیض و کمال متقی حضرت جناب سری سقطی صاحب کنیت آنحضرت ابوالحسن و در زمرهٔ اولیا کرام الطریقت بودند و ممتاز مردان شریعت و پیر پر عظمت گذشتند رضی الله تعالی عنه	ولادت آن با سعادت نواح بغداد است و نوشته اند که حضرت سید الطائفه شیخ جنید بغدادی را خال و مرشد بود پیشه تجارت و در بازار نشستی۔	زیاده از صد [illegible]	وفات آن جامع کمالات و کرامات سیوم ماه رمضان شریف یا سلخ رجب المرجب بسال دوصد و پنجاه ۲۵۰ سنه یا دو پنجاه و سه ۲۵۳ سنه بوقوع آمده است	در شونیزیه بغداد شریف	المستعین بالله	حضرت معروف کرخی	نقل است که حضرت جناب شیخ جنید بغدادی فرموده که من هیچکس را ندیدم در عبادت کامل‌تر از سری سقطی که نود و هشت سال پهلوی خود بر زمین نه نهاد مگر در بیماری که تمام لاچاری بود نقل دیگر که روزی بازار بغداد بسوخت و دوکان تجارتی شیخ باقی ماند پس کامل متاع و مال را از دوکان برآورده بر مساکین و فقرای خاص و عام رایگانی واشت و نزد خود چیزی نگذاشت و مشغول شام و دان دیگر که نقصان او شان بوقوع آمده بود در دیده شکر خدا عز و جل نمود نقل دیگر جناب شیخ روزی حضرت یعقوب علیه السلام را بخواب دیده او شان را فرمودای حمد پیغمبران این چه شور است که در عشق یوسف بر خود لازم گرفته جائیکه عشق یوسف است عشق حق چگونه جمع باشد از غیب آواز آمد که ای سری خاموش جمال باکمال یوسف را ببین پس جمال یوسف را دید بمجرد معاینه بر زمین افتاد و بیهوش گشت چنانچه سیزده یوم بهوش نیامد و حضرت سقطی یکهزار رکعت نماز هر روز میخواند رحمت الله تعالی۔
۳	آن دره حرمت و نعمت جاوید حضرت سیدنا شیخ جنید که معدن علوم فراوان و قلزم عرفان بود کنیت ابوالقاسم و لقب سید الطائفه و طاؤس العلما و قواریری بود و زجاج رحمة الله علیه	ولادت حضرت در نهاوند و نشو و نما در بغداد شریف پدر ایشان محمد کار زجاجی میکرد و دوکاندار کلان و تجار عظیم الشان بود	[illegible]	وفات آن جالیذات معدن فیوضات بتاریخ بیست هفتم ماه رجب المرجب بسال دوصد نود و هفت ۲۹۷ سنه یا دو صد نود و نه ۲۹۹ سنه بوقوع آمده است	بغداد شریف	المعتضد بالله	حضرت سری سقطی رض	نقل است که این کامل و مکمل شیخ را مریدان هم کامل و اکمل بودند روزی مریدان حضرت را عرض کردند که شهادت عجب نعمت است حاصل کرده شود پس هشت نفر مریدان و نهم خود ذات شیخ بروم رفتند چون لشکر کفار نابکار صفوف آراست نه هوادج از هوا پیدا شدند هر هشت مریدان حضرت شهادت حاصل کرده هر یک به هودج در هوا رفت نهم هودج را ذات شیخ از آن خود میدانست اما گبری که با اصحاب حضرت شیخ جنگ مینمود بخدمت حاضر گردید و عرض کرد که یا حضرت نهم هودج از آن من است کلمه شریف تلقین فرمائید چون مسلمان گشت بهمان تیغ که از یاران شیخ را کشته بود با کفار جنگ نمود بسیار را بکشت و خود نیز شهید گردید اما ذات شیخ را حضر [illegible]
۴	آن دردانه ولی مخدوم ما و مولانا حضرت شیخ ابوبکر شبلی کنیت وی ابوبکر و نام اقدس جعفر بن یونس یا دلف ابن جحدر بود قدس الله سره العزیز۔	ولادت با سعادت آنحضرت در سامره و پدرش در دربار شاهی حاجب بودند	۸۸ سال	وفات آن مخزن و معدن کرامات بتاریخ بیست هفتم ماه ذی الحجه بسال سه صد و چهار ۳۰۴ یا سه صد چهل و دو ۳۴۲ سنه یا ۳۳۵ سنه یا ۳۴۴	بغداد در قبرستان [illegible]	عباسی	حضرت شیخ جنید رض	نقلست که چند مدت شیخ مفقود الخبر ماند آخر در شهری بگروه مخنثان یافتند جویندگان عرض کردند که یا حضرت این چه نمایش حضور است فرمودند این زمره نه زن هستند نه مرد من هم این کرده‌ام خواستم که نه زن هستم نه مرد پس خود را لائق این قوم دانسته الحاق کردم چرا که مردان آن هستند که در راه خدا عمر عزیز را صرف کردند و رنه از مان نیز کمتر نقل دیگر که حضرت شیخ جنید رحمة الله میفرمودند که هر شخص را تاج است و تاج من ابوبکر است نقل دیگر صاحب تذکرة الاولیا فرمود که حضرت شیخ کمال مجاهد و عابد و زاهد بودند مریدند همه شب نمک در چشم میکردند و دفع خواب مینمودند و بصحت نوشته اند که هفت من نمک سنگ در چشم کرده بود
۵	آن بکمال عابد و مجاهد حضرت مخدوم و استاد مولانا شیخ عبدالواحد ابن حضرت عبدالعزیز اسد و کنیت حضرت ابوالفضل بود قدس سره العزیز	ولادت آن حضرت غفرت مآب در نواح بغداد شریف بود والله اعلم بالصواب	[illegible]	وفات آن حضرت جامع کمالات و منبع کرامات در ماه جمادی الآخر بسال ۴۲۵ سنه یا ۴۲۶ سنه هجری	بغداد شریف در مقبره امام احمد [illegible]	عباسی	حضرت ابوبکر شبلی رض	نقلست که ذات شیخ صاحب خادم شرع شریف بودند بعضی گفته اند که مذهب حضرت حنفی بود و بعضی بر آن هستند که مذهب حنبلیه را قبول کرده بودند بهر بهجت آنحضرت بزرگ لاثانی بودند و بسیار خلق الله را راه خداوند کریم نصیب کنانید و از چاه گمراهی بیرون کرده براه حق رسانید سالک مسالک طریقت و امام اهل سنت و جماعة بودند رحمة الله۔
۶	آن بزرگ عالی همت حضرت ابوالفرح طرطوسی رض	ولادت حضرت در طرطوس است	[illegible]	وفات معدن فیوضات بسال چار صد چهل و هفت ۴۴۷ سنه	طرطوس	عباسی	حضرت عبدالواحد	نقلست که ذات شیخ از اعاظم خلفای حضرت عبدالواحد و قدوهٔ اولیای کرام زمان خود بوده اند و در توکل محکم قدم و در تفرید و تجرید یگانه روزگار و مقامات عالی میداشتند بسیار خلق الله را بفیض خود مستفید فرمودند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقوفہ	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۷	آنجناب فیضمآب مولانا حضرت شیخ ابوالحسن قرشی ہنکاری اسم شریف علی ابن محمود ابن جعفر ہنکاری میباشند	ولادت با سعادت حضرت ولایت و کرامت مآب -	[illegible]	وفات آن نیکو صفات بماه محرم الحرام بسال چار صد ہشتاد و شش ۴۸۶ سنہ بوقوع آمد	ہنکار	عباسی	حضرت شیخ ابوالفرح	نقلست که وفات شیخ از معظم خلفائی درجهائی بکرم حضرت ابوالفرح طرطوسی بودند قائم اللیل و صائم الدہر شمار شدند و نفس را چنان زیر بار فاقہ و تشنگی نہادہ بودند که بعد از سہ روز نکامل یک دو لقمہ نان یعنی جیب یعنی خشک خوردہ و یک دو جرعہ آب نوشیدہ افطار میفرمودند و دو ختم قرآن تسیر کردندی در میان نماز عشا و تہجد دو ختم قرآن کریم میسر مودی ہرگز تغافل و تساہل نہ نمود مطلب بزرگ کامل اکمل بود
۸	آن عوارض دریائے توحید حضرت مخدوم ما مولانا ابوسعید مخزومی ابن علی ابن حسین اصل نام حضرت مبارک سلطان الاولیا و برہان الاتقیا جامع علوم ظاہری و باطنی بود و بر مذہب امام احمد حنبل رح۔	ولادت باسعادت آن قبلہ سالکان در بغداد و کرامات این قدوہ سالکان پیر طریقت واقف اسرار حقیقت بسیار از کتب مطولہ باید دید۔		وفات آن واقف اسرار حقیقت بسال پانصد سیزدہ ۵۱۳ سنہ و بعضے پانصد و ہشت ۵۰۸ سنہ گفتہ بنائے باب الخابح از ایشان است کہ بحضرت جناب غوث پاک دادہ بودند مدرسہ شریف غوث پاک آنجا است	بغداد شریف	عباسی	حضرت ابوالحسن رح	نقلست که جناب غوث الثقلین مرشد کونین حضرت عبدالقادر جیلانی فرمود که در اوائل اوائل باخداوند کریم عہد بستم کہ نخورم تا نخورانند و نہ نوشم تا ننوشانند چون چہل یوم گذشتند شخصے آمد و قدری طعام گذاشت و روانہ شد نزدیک بود کہ نفسم از گرسنگی بر طعام افتد گفتم واللہ لا انقض عہدی باخداوند کریم بستہ برنگردم ناگاہ از اندرون خود آواز الجوع الجوع شنیدم پس این تنہا حضرت ابوسعید رحمة اللہ بر من بگذشت آن آنجا کہ آواز باطنم شنیدہ بودند فرمودند یا عبدالقادر آواز کیست و باعث چیست گفتم این اضطراب نفس است اما روح برقرار خود است و در مشاہدہ خداوند خود مصروف حضرت را بخانہ خود خواندہ برفت گفتم نخواہم رفت حضرت خضر علیہ السلام آمدہ مرا بخانہ حضرت ابوسعید بردند و باسلامت رسانید ہر دو صاحبان باالاتفاق نشستہ و لقمہ لقمہ در دہان من انداختند تا سیر شدم و حضرت ابوسعید خرقہ مرا پوشانید کہ صحبت آنحضرت البجان و از آنجا نیز لازم گرفتم
۹	آنجناب حسن نہاد حضرت مخدوم ما مولانا شیخ حماد و باس ابن مسلم ابن مسلم کنیت ابو عبداللہ و حماد اسم شریف و باس دوشاب فروش را گویند۔	ولادت باسعادت آن برج کمالات و کرامت فائدہ اول حضرت کسب دوشاب فروشی کردند آخر در محبت الہی ترک کردند۔		وفات آن مصدر فیوضات در رمضان شریف بسال پانصد بیست و پنج ۵۲۵ سنہ یا پانصد سی و یک ۵۳۱ سنہ بوقوع آمد۔	بغداد شریف		حضرت ابوسعید صاحب رح	نقلست کہ روزے حضرت حماد و باس از زبان فیض ترجمان این کلام برملا ظاہر کردند و فرمودند کہ مرا دوازدہ نفر مریدان ہستند کہ ہر شب ہر یک مرید با ارادت بخاطر خود یاد میکنم و حاجات ایشان از خدا میخواہم و ہر کہ را در گناہان می بینم برای او شان دعا میکنم کہ از گناہان توبہ کنند یا بمیرند کہ باعث گناہان و در دنیا شرمسار نباشم و آنرا نیز ندامت حاصل نشود جناب قدسی مآب حضرت غوث الثقلین رحمة اللہ علیہ کلام را از کسان شنید و از زبان فیض ترجمان فرمودند کہ اگر طالب این مراتب خدا تعالی بخشید دعا کنم کہ تا قیامت مریدان من بے توبہ نمیرند چون این حال حضرت شیخ حماد را واضح گردید فرمودند بالاشک ہای شیخ عبدالقادر بحضور خدا منظور گشت
۱۰	آن صاحب کمالات و کرامات عالیہ حضرت نقائی بن بطو قدس سرہ	ولادت آن معدن معرفت و دردریای حقیقت۔		وفات آن احسن صفات بسال پانصد پنجاہ و سہ ۵۵۳ سنہ	[illegible]		حضرت شیخ ابوالوفا	نقلست کہ آن برہان الاتقیا قدوة اولیا از حضرت بابرکت فیاض زمان ولی الاشان ولی کامل و مکمل جناب تاج العارفین ابوالوفا مستفید و مستفیض بود و بلند مراتب از درگاہ فیض پائیگاہ حضرت جناب قدسیمآب غوث صمدانی محبوب سبحانی حاصل نمود۔
۱۱	آن مظہر مظہر صفات جمالی و جلالی حضرت شیخ علی ہیتی کہ از شیخ عظام و اولیائے کرام بود و بسعادت بحضور پیران پیر کسب کمالیت نمود قدس سرہ	ولادت باسعادت آن فیاض زمان عالیشان مظہر جود و احسان	۱۱۰ سال	وفات آن عالی درجات بسال پانصد شصت و یک ۵۶۱ سنہ یا پانصد شصت بوقوع آمدہ فائدہ شیخ علی مرید شیخ ابوالوفا و مرید شیخ ابومحمد شنبکی و او مرید ابوبکر مرادوی و مرید ادریسی حضرت صدیق اکبر	زریران		حضرت شیخ ابوالوفا رح	نقلست کہ روزے جناب قدسی مآب محبوب سبحانی قطب الاقطاب حضرت سیدنا مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز در مسجد جامع وعظ میفرمودند و حضرت شیخ علی رحمة اللہ علیہ زیر منبر کہ بران جناب پاک بودند نشستہ بود شیخ را خواب گرفت پس جناب غوث الاعظم قدس سرہ العزیز از منبر فرود آمدہ سامعان را خاموش گردانید و خود نیز پیش شیخ باادب استادند چون حضرت علی از خواب بیدار شدند غوث پاک از وے پرسید یا علی جناب پاک صاحب لولاک را زیارت کردی کہ من بظاہر زیارت آنجناب نبوت و رسالتمآب کردہ ام شیخ عرض کرد قبلہ زیارت کردم فرمودند تا چہ ارشاد گردید شیخ بجواب گفت ہمین فرمودند کہ ملازمت غوث الاعظم فرزند من است ترا کنی بلکہ غنیمت شماری ازینجا است کہ بوقت زمان قدمی علی رقبة کل ولی اول شیخ علی گردن خود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
۱۲	آن جناب سلطان الاولیا تاج الاصفیا برهان الاتقیا غوث الثقلین نور البصر حضرات امام والاستعلام حسنین محبوب سبحانی دوست صمدانی سرفراز شده از بارگاه یزدانی حضرت ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کنیت ابو ائمه و نام نامی جناب عبد القادر حسینی الحسنی گیلانی ثم بغدادی قدس سره	ولادت باسعادت حضرت غوث پاک رح جگر گوشه صاحب تاج لولاک یکم ماه رمضان شریف بسال چار صد هفتاد و یک ۴۷۱ه با وجود شیر خوارگی شیر مادر اطهر و غیره و دایه نمی نوشیدند اما بعد افطار روزه روزه داران ولادت گیلان	۹۰ سال ۷ ماه و نوروز یا ۸۹ سال ۷ ماه نوروز	وفات آن معدن برکات مظهر فیوضات شب شنبه بتاریخ هشتم یا نهم یا یازدهم یا سیزدهم یا هفدهم ماه ربیع الثانی بعد نماز عشا بسال پانصد شصت و یک یا بسال پانصد شصت و دو ۵۶۲ه بوقوع آمده است	بغداد شریف در مدرسه بنا شده حضرت ابو سعید مخزومی روضه شریف نهایت عالی و عمده عمارت است۔	سلطان سنجر سلجوقی	تربیت از روح پرفتوح نبوی و پیر خرقه حضرت مخدومنا ابو سعید مخزومی رحمة الله علیه	نقلست که باری سلطان سنجر سلجوقی بادشاه بحضور فیضگنجور لامع النور جناب محبوب سبحانی قطب الاقطاب غوث صمدانی عریضه نوشت که مشرف شدن بباعث تکلیف دهی علیا بخدمت اشرف آن شریف ذات مظهر عنایات آلهی نمی تواند اگر حضور انور از تشریف آوری خود بدولت که سرفرازی ما است سرفراز فرمایند پس ملک نیمروز بخرج لنگر درویشان خانقاه شریف وقف کرده آید چون حضور عظیم الشان علیه می خوانند بجواب وی این دو بیت نوشته فرستادند ابیات چون چتر سنجری رخ بختم سیاه باد ٭ با فقر گر بود هوس ملک سنجرم ٭ چون یافت جان من خبر از ملک نیم شب ٭ صد ملک نیمروز به یک جو نمی خرم ٭ نقل دیگر روزی وزیر در بخانه فیض کاشانه آن محبوب آلهی درآمد و نابینا گردید رضای نیابت که برون باز رو واندرین اثنا خضر علیه السلام بخدمت پر عظمت حاضر گشت و گفت یا ولی الله امروز یکی از ابدال فوت شده است بهر کرا ارشاد باشد بجای وی نصب کرده آید فرمودند که در خانهٔ ما شخصی امیدوار آمده است بگوشهٔ خانه پنهان است برو و اورا بدان سو بجای ابدال متوفی نصب کن خضر علیه السلام اندرون حجره شریف دزد را گرفت و بخدمت بابرکت آورد آن دزد گمراه بنظر فیض اثر آن شهنشاه بدرجه ولایت سید نسب آبائی جناب قدسمآب سید عبد القادر ابن سید ابی صالح ابن سید موسی ابن سید عبد الله ابن سید یحیی زاهد ابن سید محمد مدنی ابن سید داود ابن سید موسی ثانی ابن سید عبد الله ثانی ابن سید موسی ثالث ابن سید عبد الله محض ابن سید محمد شهیر بحسن مثنی ابن حضرت امام حسن ابن جناب شیر خدا علی مرتضی ابن ابی طالب و جناب موصوف مذهب امام احمد حنبل بود و ولادت حضرت در ملک جنبل و جیل موضع است یکروزه راه از بغداد [illegible]
۱۳	آن عالیشان والاقدر مخدومنا شیخ عمر قریشی ابن مرزعق ابن حمید ابن سلامه اصل نام عثمان مذهب حنبلی رضی الله تعالی عنه	ولادت باسعادت آنحضرت شهر مصر است بسال چار صد نود و چار متولد شده اند ۴۹۴ه	۷۰ سال یا زیاده	وفات آن مظهر کمالات معدن فیوضات بسال پانصد شصت و چار ۵۶۴ه	مصر		جناب حضرت غوث اعظم رح	نقلست که حضرت شیخ عمر قدس سره العزیز ولی کامل و اکمل بوده مرید و شاگرد پر تمیز و باهدایت حضرت جناب غوث الثقلین بود و دعای مدام و مستدام تیر بهدف بودی هر چه از جناب آلهی درخواستی یافتی چنانچه دریای نیل چنان بزور و شور در طغیانی آمد که مردمان سکنا نواح را سراسر نقصان نمود مزروعات و مال جانوران چیزی نگذاشت مردمان بخدمت شیخ عرض حال نمود شیخ بر دریا رفته طهارت کرد آب کم شد و دیگر سال آب کم بود [illegible]
۱۴	فیاض جهان مخدومنا شیخ قضیب البان کنیت عبد الله صاحب کرامات بود و خداوند خوارق قدس الله سره العزیز	ولادت آن دریای رحمت و شفقت در شهر موصل نوشته اند		وفات آن مظهر کمالات آلهی بسال پانصد هفتاد و دو بوقوع آمده است ۵۷۲ه	موصل		جناب حضرت غوث الاعظم رح	نقلست که باری شاکیان بخدمت حضرت غوث الاعظم از شیخ کمال شکایت کرده و بناء دعوی آن عیان ناحق این بود که شیخ قضیب البان گاهی نماز نمی خواند و کمال بی نماز است و دیگر دیگر کلامهای ناموافق نیز گفتند جناب غوث پاک فرمود چنان نمی گویید که مدام سر شیخ پیش کعبه بسجود است نقل دیگر قاضی شهر بحق شیخ نهایت ناهموار بود و میخواست که قاضی شهر را گرفتار کرده بخدمت حاکم برد روزی در کوچه قاضی را شیخ بنظر افتاد و در دل خیال گرفتاری نمود لاکن شیخ تبدیل شکل شد پهلوان و اعرابی و فقیه چون هر سه شکل پیش قاضی رسیدند گفتند کدام را گرفتار کنی قاضی از فعل خود تائب [illegible]
۱۵	آن سعید و رشید ازلی مخدومنا حضرت شیخ احمد بن مبارک صاحب کرامات مشکلات بود۔	ولادت باسعادت آنحضرت در دریای رحمت بابرکت		وفات آن مظهر کمالات و کرامات بسال پانصد هفتاد و دو ۵۷۲ه			جناب حضرت غوث پاک رح	نقلست که شیخ احمد بحضور پرنور غوث الثقلین قبله و کعبهٔ دارین حضرت پیران غوث عثمان قطب الاقطاب محبوب سبحانی کمال اعتقاد بود و غلام غلامان دلیل راسخی صدق وی همین است که چون حضرت غوث پاک بر منبر برای وعظ و نصائح خلق الله بر نشستندی شیخ احمد [illegible] خود را زیر اقدام فیض القیام حضرت گستردی و مطلب بگونه گون نیاز پیش آمدی از این نیاز بی اندازه سرفراز و ممتاز گشت رح

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	بوقت فرا	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۱۶	آن مظہر مظہر نور الٰہی مورد عنایات نامتناہی سیدنا و مخدومنا و مولانا سید احمد رفاعی ابن سید نا حضرۃ سید ابو الحسن قدس سرہ مرد بود فیاض صاحب کرامات بنہایات فوق النہایات سید موسوی ہستند	ولادت باسعادت آن عالی ہمت دریائے رحمت بسال چار صد و نود و دو ۴۹۲ھ	۸۰ سال	وفات آن حضرت پراز نور و معرفت و فیاض بی نہایت دوازدہم یا بیست دوم ماہ ربیع الاول روز پنجشنبہ بسال پانصد ہفتاد و دو بوقوع آمدہ است	ام عبیدہ		جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	نقل است کہ صاحب مقامات علیہ خداوند احوال جلیہ شیخ الصلحا ہادی الاتقیا امام الاولیا از اولاد حق بلدا امام الائمہ حضرت علی بن موسیٰ کاظم بودند و نسب خرقۂ وے حضرت بابرکت بہ پنج واسطہ بحضرت ذی درجت جناب شیخ ابوبکر شبلی میرسد و در آواخر بخدمت قدسی درجت جناب قطب الاقطاب حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی حاضر شدہ فایدہ ہائے عظم حاصل نمودند و از محبت و الفت اسلامی حضرت غوث پاکؓ والدہ ماجدہ اش ہمشیرہ خود خواندہ و سید احمد رفاعی را ہمشیرہ زادہ فرمودے و بار بار بحق آن خوش نصیب و سعادت مند این بیت بیان نمودی کذا ابن الرفاعی کان منی + لیسلک لی طریقی و اشتقالی۔ الغرض نہایت مقبول و رسیدہ بارگاہ الٰہی بودند۔
۱۷	آن محبوب العالمین سیدنا سید شرف الدین عیسےٰ فرزند ارجمند غوث پاک رضی اللہ عنہ	ولادت باسعادت آن رشید سعید عالی ذات در بغداد شریف نوشتہ آمد	غیر معلوم	وفات آن مصدر توجہات مظہر عنایات بسال پانصد ہفتاد و سہ سنہ ۵۷۳ھ	مصر		جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	نقلست کہ جناب فیضمآب حضرت صاحبزادہ صاحب علوم صوری و معنوی یعنی دینی و دنیوی از حضور پاک حضرت والد ماجد خود دولت حاصل کردہ درس حدیث شریف و فقہ میکردند و جواہر الاسرار در علم تصوف از تصنیف لطیف اوست و جناب غوث پاک فتوح الغیب برای تصنیف او
۱۸	آن مخزن کرامات بے پایان جناب مخدومنا و مولانا جناب حضرت شیخ صدقہ کنیت ابو الفرح نام پدرش یسین قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت دریائے رحمت در بغداد شریف است	عمر نامعلوم	وفات آن عالی ذات رفیع درجات بسال پانصد و ہفتاد و سہ بوقوع آمدہ است سنہ ۵۷۳	بغداد شریف		جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	نقلست کہ روزے حضرت شیخ صدقہ را بحالت سکر کمال باعث مسدود سخنان بعض بعض کہ ظاہر حال خلاف شرع شریف بودند از وے صادر شدند و علمایان دین متین گرفتار کردہ بخدمت خلیفہ بردند خلیفہ واردات شنیدہ حکم داد کہ تازیانہ زنند وقتیکہ از بدن وے جابجا کشیدند خادم شیخ فریاد کردہ گفت و اشیخا شیخ روئے خود بسوئے آسمان نمود و لب بجنبانید ہنوز ضارب یک تازیانہ نیز نزدہ بود کہ ہر دو دست وے محض خشک شدند پس خلیفہ و اہالیان دست از شیخ برداشتند۔
۱۹	آن خواص عرفان جناب ملک الملک شیخ عمر حریفی کہ اصل نام وے عثمان بود خلیفہ جناب غوث پاک قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت در حرمین نوشتہ اند۔	عمر نامعلوم	وفات آن جامع کمالات مظہر عنایات بسال پانصد ہفتاد و پنج ۵۷۵ بوقوع آمد۔	حرمین شریفین		جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	نقلست کہ روزے شیخ در اوائل عمر خود بخانہ خود بر پشت بام روئے بسوئے آسمان خفتہ بود پنج عدد کبوتران را در ہوا دید و علاوہ علاوہ آواز شان را شنید چنانچہ یکی گفت اے اہل غفلت از پروردگار قائم شوید و لطرف برندہ خود کہ پروردگار است صاحب کرم و عطا کنندہ عطائی جزیل بخشندہ گناہان عظیم است مطلب کہ ہر پنج کبوتران کلامہا رقت آمیز و نصیحت آموز شیخ نصایح شنیدہ دست از جہان و دنیا بشست و با خدا پیوست حتےٰ کہ کامل و مکمل گشت
۲۰	آن مقتدائے زمان کرامات تولمان حضرت محمد الاوانی المعروف با ابن القاید قدس سرہ	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت۔	عمر نامعلوم	وفات آن جامع کمالات بسال پانصد ہفتاد و شش ۵۷۶ بوقوع آمدہ است			جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ	نقلست کہ حضرت ابن القاید فرمود کہ ہمہ چیز را پس پشت انداختم یعنی نظر نستم و باز ندیدم و از ہمہ اشیائے دنیوی دست بردار شدم و روئے در حضرت حق آوردم ناگاہ پیش روئے خود نشان پائے دیدم مرا غیرت آمد و چنان غیرت در گرفت براہ غیرت و عبرت بخود گفتم کہ پیش قدم من کیست کہ ہیچکس بر من سابق نیست گفتند وسواس مکن کہ این قدم مبارک نبی تست صلی اللہ علیہ وسلم
۲۱	آن بادہ نوش حقیقی شوق و ذوق حضرت معبود جناب شیخ مولانا ابو السعود ابن شبلی	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت شیخ از کسے بدید کہ ترا حق تعالی		وفات صاحب کمالات و کرامات بسال پانصد ہفتاد و نہ نوشتہ اند سنہ ۵۷۹ھ	بغداد شریف		جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ	نقلست کہ روزی حضرت شیخ بر کنار نہر دجلہ سیر فت بدل خیال کرد کہ آیا جناب حضرت خدائے تعالی را بندگان باشند کہ در دریا عبادت وی را برخود لازم گرفتہ باشند ہنوز شیخ خطرہ بود کہ آب دریا بشگافت شخصے برآمدہ گفت آرے بندگان ہستند کہ در دریا بندگی وے میکنند چنانچہ من یکی از آنم و من از تکریت ہستم کہ خدا تعالی مرا در دریا خواند کہ در آنجا

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	قدس سره العزیز صاحب مقامات و کرامات جلیه است	از زبانزد دو سال شاهی و چه از تصرف ملکی کیفیت معامله بر حضرت آنجناب	″	وبهمین صورت تحریر کردند۔	″	″	″	بندگی وے بسلغ و باعث یعنی سبب خواندن من آن بود که عنقریب یکبریت شهر حادثه خواهد شد و خلق الله آنجا خراب خراب خواهد گشت گفته بدریا رفت بعد یازده یوم چنان حادثه آمد که مردم خراب شدند
۲۲	آن جامع کمالات و خدا دانی مولانا حضرت حیات حرانی که بزرگی عظیم الشان و برگزیدهٔ بندگان بود	ولادت باسعادت آنحضرت در قریه حران بظهور پیوست که از آنجا بودند		وفات آن معدن کرامات بسال پانصد هشتاد و یک ۵۸۱ بوقوع آمد۔	بغداد شریف		جناب غوث پاک رح	نقلست که حضرت شیخ ابو الحسن میفرماید که بزرگان ثانی و از قوم قریش بودند که در تمام دنیا جهان چهار مشائخ عظیم الشان هستند که در قبور مثل احیا تصرف مینمایند و نهایت صاحب حشمت و شوکت اند بر قبور اوشان چنان هیبت است که گویا صاحب عظمت موجود اند یکے حضرت معروف کرخی دوم حضرت عبد القادر جیلانی رح سوم شیخ عقیل چهارم شیخ حیات رح
۲۳	آن مظهر علوم محمدیه مصدر رموز غربیه حضرت سیدنا حضرت ابو محمد عبد الرحمان عبد الله فرزند جناب غوث پاک قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت غریب نواز در بغداد شریف واضح ترین الرحمة الله		وفات آن جامع کمالات هفتم ماه صفر المظفر سال پانصد هشتاد و هشت بوقوع آمده است	بغداد شریف		جناب حضرت غوث پاک رح	نقلست که حضرت سیدنا شیخ ابو محمد ابن عبد الرحمان و دوم شیخنا ابو محمد عبد الرحمان یعنی هر دو صاحبزاده در کنیت و نشست و اسما بجد امجد خود موافقت میدارند و کسب علوم ظاهری و باطنی از جد امجد و عم خود دولت حضرت شیخ صاحب حضرت شیخ عبد الرزاق حاصل کرده است که در جهان دنیا کار دین اندر هر طرح حاصل کرده که عالم با عمل شدند
۲۴	آن گل گلزار سیادت و نقابت مخدومنا حضرت شمس الدین عبد العزیز فرزند غوث پاک رح کنیت ابوبکر رح	ولادت باسعادت آن صفوت و نجابت پناه در بغداد شریف		وفات آن جامع کمالات هفتم ماه جمادی الثانی بسال پانصد هشتاد و نه ۵۸۹ یا سنه ۶۳۳	شهر سنجار		جناب حضرت غوث پاک رح	نقلست که جناب حضرت شیخ و سیدنا حضرت شمس الدین عبد العزیز فرزند ارجمند جناب غوث الثقلین رح کسب علوم دینی و دنیوی فیوضات صوری و معنوی از والد ماجد خود بدولت بطور کامل اکتساب کرده عزم مصمم بسفر فرموده آخر در شهر سنجار تشریف بردند و آنجا سکونت قبول نمودند مردمان خواص عوام از فیوضات حاصل کرده خود بسیار بسیار فیض دادند حتی که مردمان بیشمار از جناب ایشان مستفید و مستفیض شدند رح
۲۵	آنحضرت بابرکت حضرت ابو مدین که اصل نام حضرت شعیب ابن حسن یا حسین مغربی بودند بزرگ کامل قدس سره	ولادت باسعادت آن حضرت فیضدرجت ملک شام بوده۔		وفات آن احسن صفات بسال پانصد نود و پنج سنه ۵۹۵	بلاد دمشق		جناب حضرت غوث پاک رح	نقلست که روزی حضرت شیخ معه دیگر مردمان مسلمان اهل ایمان بدست کفار نابکار مقید گردید چونکه از دریا گذر کردنی لازمی و ضروری بود شیخ را معه همگی اهل اسلام بلند مقام در کشتی نشاندند و آن کافران بد اطوار ارشاد دادند که کشتی را روان نمایند که عبور دریا ضروری امر است کشتی بلا اندازند لاکن از جائے خود نیز نجنبید حتی که از طرف ملاحان کمال سعی بوقوع آمد بالکل کشتی هرگز از جائے خود حرکت هم نیافت پس همگی مسلمانان را بطفیل آن ولی الله و فقیر رها کردند۔
۲۶	رونق بخش مملکت دین متین حضرت سیدنا شیخ تاج الدین عبد الرزاق کنیت عبد الرحمان و ابو الفرج فرزند عزیز حضرت غوث الثقلین بودند قدوة الاولیاء المعظم الاتقیا صاحب تفکر و ملکوت بودند	ولادت باسعادت آن حضرت در بغداد شریف بسال پانصد بیست و هشت بصدور آمده صاحب خوارق مشتمل بودند که نهایت و غایت نمی داشتند۔	۶۷ سال	وفات آن جامع کمالات بیغایات بسال پانصد نود و پنج ۵۹۵ فائده در ملفوظات والد ماجد رساله جلاء الخاطر تصنیف فرموده ایشان حضرت بابرکت است۔	جامع شریف		جناب حضرت غوث پاک رح و جده الله	نقلست که روزے سید عبد الرزاق برگزیدهٔ آفاق در محفل جناب غوث الثقلین نشسته بودند در این اثنا چه بینید که در هوا مردان غیب طیر میکنند و بهوا میروند حضرت کمال ترسیدند و در تعجب ماندند جناب غوث پاک حالتش را بنور معرفت و نعمت فراست دانسته فرمودند فرزند هراس را در دل راه مده که این مردان رجال الله هستند و تو نیز یکے از ایشان هستی صاحب انیس القادریه مینویسد که آنجناب را پنج فرزند ارجمند بود شیخ ابو صالح و شیخ ابو القاسم عبد الرحیم و شیخ ابو محمد اسمٰعیل و شیخ ابو المحاسن فضل الله و شیخ سید جمال الله قدس الله سرهم العزیز و پنج فرزند کامل و اکمل بودند و منجمله الشان حضرت شیخ جمال الله در صورت و حسن بحضرت بابرکت غوث الاعظم بسیار مشابهت داشت و حضرت جناب غوثیه را بازی کمال محبت بود چنانچه بدعائے جد امجد عالیشان خود حضرت جمال الله عمر جاودانی یافت که تا امروز زنده و موجود اند
۲۷	آن گلبن گلزار نبوے حضرت شیخ ابو الفضل محمد حیات فرزند ارجمند جناب غوث پاک رح	ولادت باسعادت آن احسن بنیاد در بغداد شریف بوضوح پیوسته		وفات آن والا صفات بسال ششصد صاحب خوارق و کرامات بودند	بغداد شریف		جناب غوث پاک رح	نقلست که جناب حضرت ابو الفضل محمد حیات تحصیل علوم صوری و معنوی من کل الوجوه از حضرت غریب نواز رحمت نے اندازه از جناب غوث اعظم رضی الله عنه حاصل کرده اند و حضرت محبوب سبحانی واقف اسرار یزدانی بر حال این حضرت بسیار یعنی باحوال حضرت ایشان نهایت کمال مهربانی فرموده که دیگر زمان و سهام مفوضه اند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	از کہ ارشاد شد	خلاصہ کیفیت
۲۸	آن مخزن فیض و کرم سیدنا ابو زکریا یحیی فرزند حضرت غوث	ولادت بتاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول بسال پانصد پنجاہ	۵۰ سال	وفات شب برات بسال ششصد بوقوع آمد	بغداد شریف		جناب غوث پاک	نقلست کہ حضرت ابو زکریا یحیی قدس سرہ ہمگی علوم صوری و معنوی از جناب غوث الاعظم حاصل نمودہ و دیگر فیوضات چندان از حضرت غوثیہ پاک از قسم احادیث و تفاسیر حاصل کردند کہ در تحریر آمدن امکان نیست
۲۹	واقف اسرار زمان و زمین سیدنا و مولانا حضرت شیخ سیف الدین عبد الوہاب بزرگترین فرزند جناب میران محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی قدس سرہ العزیز و اعظم اللہ ذکرہ۔	ولادت آنجناب قدسمآب در ماہ شعبان المعظم بسال پانصد دوازدہ ۵۱۲ سنہ بظہور پیوستہ فائدہ حضرت صاحب خوارق و کرامات بودند۔	۷۹ سال	وفات آن مظہر کرامات معدن برکات بست و پنجم شوال بسال ششصد و سہ و سال کم و بیش نیز نوشتہ اند فائدہ ہر دو فرزندان حضرت عالم باعمل و کامل اکمل وقت بودند۔	بغداد شریف		جناب حضرت غوث پاک رح	نقلست کہ حضرت شیخ عبد الوہاب میفرمایند وقتیکہ از مسافرت دیار و امصار عجم در بغداد شریف باز رسیدم بحضور فیضگنجور والد ماجد خود و قبلہ اگر اجازت باشد بعد بر حضور انور در جامع وعظ گویم بزبان درفشان خود دولت اجازت فرمودند وعظ گفتم اما در خواطر سامعان اثر نکرد و دیدم ہیچ چشم حاضران مجلس تر ندیدم بلکہ مردمان حاضر باش را دیدم کہ بحضور حضرت غوث پاک رح برائے وعظ و نصائح مستدعی اند پس جناب قدسمآب بر منبر تشریف ارزانی فرمودند و در وعظ صرف اول اول ہمین کلام بیان نمودند کہ صبح یکساعت است کہ در نزد ما طلا ازبندہ بوقوع می آید یا ہمین گفتن بود کہ از مردمان مجلس فریاد و فریاد جاری شد و چندان اثر در دلہائے سامعان بصدور آمد کہ بیانش نتوان گفت چون مجلس برخاست از حضور این معنی دریافت کردم از زبان فیض ترجمان فرمودند کہ تو ہنوز متکلم ہستی بخود و من متکلم بالغیر ابو منصور عبد السلام و شیخ ابو الفتح سلیمان فرزندان
۳۰	آن دوست خدا حضرت مخدومنا ابو نصر موسی جگر گوشہ غوث پاک رح	سلخ ربیع الاول بسال پانصد سی و نہ ۵۳۹ سنہ	۷۹ سال	غرہ جمادی الآخر بسال ششصد ہژدہ ۶۱۸ سنہ بوقوع آمد	دمشق		جناب حضرت غوث پاک رح	نقلست کہ تحصیل ہمگی علوم از قسم فقہ و احادیث و تفاسیر و بقایا فیوضات از جناب والا خطاب حضور معظم حضرت پدر بلند قدر نصیب حال آن فرخندہ مآل گشتند کامل و مکمل شدہ خلق اللہ را براہ حق رسانیدہ و مریدان صاحب ارادت را بنہایت کامل و اکمل ساختند و اوائل عمر شریف خود در بغداد شریف ماندند و در اخیر عمر اقدس در شہر شام یعنی دمشق ختم فرمودند۔
۳۱	آن مولانا شیخ موفق الدین نام عبد اللہ بن محمد بن احمد قدامة الحنبلی قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت		بسال ششصد و بیست یا ششصد و بیست و دو			جناب حضرت غوث	نقلست نوشتہ اند کہ حضرت ایشان صاحب مقامات علیہ و مدارجات جلیلہ بودند و در ہر علوم صوری و معنوی کامل و مکمل بودند زاہد و عابد و مجاہد بدرجۂ اول بودند غرض کہ با خدا دو دو دو با اغیار بیزار
۳۲	آن برگزیدۂ آفاق سیدنا سید ابو اسحاق ابراہیم فرزند جناب غوث پاک قدس سرہ	ولادت حضرت تبتاریخ بیست پنجم ماہ ذیقعد ۵۲۸ سنہ	۹۵ سال	وفات آن شریف ذات ششم ماہ شوال بسال ششصد بیست و سہ بوقوع آمدہ۔	بغداد شریف		حضرت غوث پاک رح	نقلست کہ حضرت سیدنا و مولانا صاحب حلم و حیا بودند در سلطنت سخاوت و علم بادشاہ ثانی شمار شدند نوشتہ اند کہ از فرط حیا و شرم گاہی سر مبارک تا عرصہ سی سال کامل چنان فرو کردند کہ ہرگز تا عرصہ بالا متذکرہ بالا کردہ بجانب آسمان ندیدند و عالم چنان بودند کہ شرح بیان و زبان باشد خواہ قلم بعجز اقرار کردند بیان و تحریر نتوانند کرد۔
۳۳	جامع اوصاف جمالی شیخ صدر الدین ابن محمد ابن اسحاق قونوی قدس اللہ سرہ	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت در قونیہ۔		وفات آنحضرت نیکو صفات بسال ششصد و سی ۶۳۰ سنہ بوقوع آمد۔	قونیہ		حضرت جناب غوث پاک رح	نقلست کہ حضرت صدر الدین القب ابو المعالی بود در عالم متبحر بودند علوم فقہ و احادیث و تفسیر بکمال ماہر و مولانا قطب الدین علامہ شیرازی در علم احادیث شریف شاگرد وے حضرت بودند و غیرہ مردمان از ایشان حضرت بسیار بسیار فیضیاب شدند و ہم این ایشان و مولانا روم بسیار دوستی نوشتہ چون حضرت مولانا وصال فرمودند ایشان را وصیت نماز جنازہ خود کردند
۳۴	آن مادر زاد ولی مخدومنا و مولانا حضرت شیخ محی الدین بن عربی اسم اصلی نامے آنحضرت محمد ابن علی ابن محمد عربی	ولادت باسعادت ہفتم ماہ رمضان شریف شب دوشنبہ بسال پانصد شصت ۵۶۰ سنہ	۷۸ سال	وفات آن عالیقدر شب جمعہ دوم ماہ ربیع الآخر بسال ششصد سی و ہشت ۶۳۸ سنہ	جبل قاسیون کہ صالحیہ مشہور است		نسبت خرقہ وے بواسطہ شیخ یونس ہاشمی بحضرت غوث	نقل است کہ روزے حضرت محی الدین بن عربی را با حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اتفاق ملاقات افتاد بے آنکہ از زبان درفشان ایشان کلامی بصدور آید در یکدیگر نظر محبت و اتحاد اثر کردہ از یکدیگر جدا شدند خادم این معنی را از جناب شیخ شہاب الدین پرسید آنحضرت بجواب گفت کہ محی الدین دریائے حقائق است و کان دقائق سخن با او دیدۂ چشم است نہ بزبان بدل است نہ بہ بیان نقل دیگر شیخ را تصانیف از پانصد بسیار

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعه	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	صاحب مقامات عالیه ومدارجات جلیه بودند قدس سره العزیز	بوقوع آمد۔		وقوع آمده است	〃	〃	بابا ولی [illegible] غوث پاک [illegible]	اند۔ نقل دیگر شیخ خود در کتاب خود مینویسد که من خرقه از دست ابو الحسن علی بن عبدالله بن جامع پوشیده ام و آن از خضر علیه السلام الغرض ذات شیخ قلب زمانه و موحد یگانه هادئ طریقت و مقتدائے حقیقت صوفی کرام آنرا امام موحدین دانسته۔
۳۵	آن عالی مقام حضرت شیخ محمد حیات ابن احمد اجینی قدس سره العزیز	ولادت آن حضرت بابرکت		وفات آن والا صفات بسال ششصد پنجاه وهشت ۶۵۸ سنه	اجین		[illegible]	نقلست که صاحب بهجت الاسرار مینویسد که شیخ محمد حیات قدس سره العزیز نهایت خوش خلق و خوش خو بودند گویا در خلق بحری عظیم الشان شدند بیت روئے خوش خوئے نکو چون دوست میدارد خدا ✿ خرم کسی کو را بود خوئی خوش و روئے نکو۔
۳۶	آن فیاض زمان مولانا حضرت شیخ عبدالله یافعی ابن سعد یافعی کنیت ابو السعادت و لقب عفیف الدین مذهب شافعی رحمة الله علیه میباشند	ولادت آن برج سعادت و دریائے رحمت ×		وفات آن جامع کمالات روز شنبه تاریخ بیست یکم ماه جمادی الآخر بسال هفت صد پنجاه و پنج ۷۵۵ سنه یا ۷۶۸ سنه بوقوع آمد	مکه شریف متصل مزار خواجه فضیل عیاض		مخدوم [illegible] حضرت غوث پاک [illegible]	نقلست که چون حضرت سیدنا و مخدومنا و مولانا جناب حضرت مخدوم جلال الدین جهانیان جهان گشت وارد مکه شریف شدند حضرت امام عبدالله یافعی رحمة الله علیه او شان حضرت را بدهلی بخدمت عالی مرتبت جناب خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلی برائے حصول سلسله چشتیه عالیه فرستاده بود۔ پس حضرت مخدوم صاحب موصوف الصدر بخدمت شریف حضرت خواجه محمود چراغ حسب ایمائے امام صاحب بدهلی رسیدند و از خواجه صاحب فیضها گرفتند۔
۳۷	آن سیدنا و مولانا و مخدومنا حضرت شاه نعمت الله ولی از عظمائے اولیا قادریه قدسیه بوده اند و از آن عظیم الشان بسیار خوارق و کرامات بظهور میرسید و آن گرامی بذات منبع سلطان آفاق سید عبدالرزاق بحضرت غوثیه میرسد سبحان الله که آن ذات پاک ذات سادات را عجب شرف بخشید	ولادت باسعادت آن حضرت با برکت در کهن نوشته اند که آن جا پیدا شدند و نشو و نما هم آن جا یافتند		وفات آن والا صفات جامع کمالات بسال هشتصد سی و چهار ۸۳۴ سنه نوشته اند ابیات تواریخی از سرور [illegible]	[illegible]	احمد شاه بادشاه	والد ماجد خود - فائده [illegible]	نقلست که نسب نامه حضور بدین طور جاری میشود سید نعمت الله شاه ابن سید ابو بکر ابن سید نور الدین ابن سید اسمٰعیل ابن سید جعفر ابن سید محمد ابن سید بهاء الدین ابن سید داؤد ابن سید ابو العباس ابن سید حسن ابن سید موسی ابن سید علی ابن سید محمد ابن سید یحیی ابن سید صالح ابن سید ابی صالح ابن سید عبدالرزاق ابن حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی قدس سرهم اجمعین نقل دیگر که چون فیروز شاه بادشاه بجنگ خانخانان اراده نمود یعنی چشمش کور کند خانخانان از اراده ولی بادشاه در ضبط گردید لشکر آراسته کرد مگر انتظام کافی نگردید روزے احمد شاه بحالت جنگ بخواب دید که شخصے بصورت و سیرت بس خوب و عمده تاج دوازده ترکی بر سرش نهاد و خوش خبری ببادشاهی دکهن داد پس فیروز شاه بادشاه با احمد خانخانان جنگ نموده هزیمت خورد و احمد خانخانان بادشاه شد و آوازه شخصیت شاه نعمت الله شنیده هدایا عمده فرستاد حضرت شاه صاحب تاج دوازده ترکی بذریعه نور الله شاه بنده خود بطرف بادشاه عنایت فرمود بادشاه تاج که بخواب دیده بود دانسته دختر خود بنور الله شاه نکاح کرده داد و شکر فیاضی حضرت شاه صاحب مشکور ماند
۳۸	آن مخدومنا و مولانا حضرت بهاء الدین جنیدی عالی کامل و مکمل بودند قدس سره	در قصبه جنید متولد شده اند		آن مظهر عنایات بسال نه صد بیست و یک ۹۲۱ سنه	جنید [illegible]			نقلست که حضرت شیخ بهاء الدین بزرگے عالی همت بودند چون بوئے طیبه در دماغ شان رسیدے پس در ذکر الٰهی جل شانه مستغرق شدے که نوبت با بزها ق زوج رسیدے حتی که در استغراق فوت شدند یعنی بلاے در عبادت الٰهی که پروردگار جهان در روزی جن و انسان است چنان محو گردید که بعالم ارواح رسید۔
۳۹	آن سردار ابرار گل گلزار مصطفائی و بلبل شاخسار مرتضائی	ولادت از شجرة الانوار از بزرگان عصر [illegible] سید	فائده سلطان [illegible]	وفات آن مظهر الصفات برگزیده آفاق بسال نه صد [illegible]	اوچ شریف		حضرت عبدالقادر [illegible]	نقلست از شجرة الانوار که حضرت جناب سید محمد غوث بعهد حکومت سلطان قطب الدین حاکم ملتان که در قومیت لنگاه بود در اوچ تشریف شریف آوردند شبے حاکم مذکور را از جناب رسول الثقلین ارشاد شد که محمد غوث فرزند ما است دختر خود را بنکاح کرده بده

خلاصہ کیفیت	مرشد	بادشاہ	موضع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
چنانچہ آن حاکم حکم بجا آوردہ بی بی ولیس کسائین در نکاح حضرت دادا اما ازان بی بی پر عصمت اولاد نشد ازان بعد حضرت سید ابوالفتح حسینی کہ نسبت آبائے اجداد خود بچہار واسطہ بسید صفی الدین بانی مقام اوچ و ہمشیرزادہ سید اسحاق گازرونی میران بادشاہ لاہور کہ در مسجد وزیرخان آسودہ اند دختر نیک اختر خود بی بی فاطمہ بنکاح حضرت سید محمد غوث صاحب داد۔ ازان چہار فرزند ارجمند سید عبدالقادر ثانی دوم سید عبداللہ ربانی سیوم سید مبارک حقانی چہارم سید محمد نورانی پیدا شدند کہ صرف سید محمد نورانی لاولد بودند باقی ہمگی حضرات صاحب اولاد امجاد شدند و سید ابوالفتح کہ مالک و بانی یعنی اولاد بانی اوچ بود زمین متعلقہ اوچ کہ اوچ گیلانیان مراد است بہر چہار صبیہ کہ در خانہ داشت لاکن خاص موقعہ آبادی یعنی شہر بحصہ حضرت بی بی فاطمہ الحصہ خود آمد کہ زوجہ مطہر جناب حضرت محمد غوث بودند وحال آبادی اوچ بدین صورت تحریر کردہ اند و نقل است از اخبار الاخیار کہ چون سید اسحاق گازرونی لاہوری بعد از عطاہای صوری و معنوی ہمشیرزادہ خود سید صفی الدین رخصت فرمود باینطور ارشاد فرمود کہ بر شتر سوار شدہ از مقام خود روانہ شود بجائیکہ شتر مقام سازد نشیند یا استادہ بیشتر نرود پس چون سید صفی الدین حسب وصیت ماموں خود روانہ در موقعہ کہ حال اوچ سادات گیلانیان است شتر بنشست بیشتر قدم برنمی برداشت ہمان سید موصوف بموجب پیر مرشد و ماموں عمل فرمودہ شہر بنا ساخت کہ حال شہرے قدیم و عظیم است و سید ابوالفتح نیز صاحب کرامات بودند	حضرت والد ماجد خود۔		اوچ شریف۔	بوقوع آمدہ ۹۲۳ھ فائدہ مخفی مباد کہ جناب سید محمد غوث ربع سکون را دو سہ بار سیر فرمودند و بعد وصال باکمال والد خود بسال ہشتصد ہشتاد و ہفت در اوچ تشریف آوردند و توطن کردند۔	بادشاہ وسلطان سکندر لودی از مریدان و معتقدان حضور فیض گنجور بودند	ابوالعباس احمد امل ادل سعہ برادر خرد ابوسلیمان خود در ہنگام ہلاکو از بغداد بروم تشریف بردند بعدہ در شام حلب رفتند کہ سید محمد غوثؒ در حلب پیدا شدند و آنجا جوان شدند	سیدنا سید محمد غوث جیلانی حلبی الاوچی ابن سید شمس الدین ابن ابن سید شاہ میر ابن سید ابوالحسن ابن سید علی ابن سید ابوعلی ابن سید مسعود ابن سید ابوالعباس ابن سید صفی الدین مشہور سید صوفی ابن السید السادات جناب سید سیف الدین صاحب عبدالوہاب ابن شیخ السموات والارضین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانیؒ	۳۹ مکرر
نقلست کہ سلسلۂ شریفہ پیران این حضرت در خاندان عالیشان خود جاری ماند اول جد امجد آنحضرت از بغداد شریف در تشریف شریف آوردند بعد ازان در دہلی رفتند و دیگر امصار ہند را سیر کردند باز در لاہور رونق افروز شدند آخر چون عمر شریف سپری گردید بحکم کل نفس ذائقۃ الموت جہان دنیائے دون را الوداع فرمودہ بجنت الفردوس رسیدند۔	حضرت شاہ و عالم صدر الحمد	اکبر بادشاہ	لاہور	وفات آن مصدر مکارم و اخلاق بسال نہصدسی و سہ ۹۳۳ھ بوقوع آمد		ولادت آن در دریائے معرفت	آن غیاص بے نظیر و لاثانی حضرت میر فیروز جیلانی کہ در نسب از خاندان جیلانی است۔	۴۰
نقلست کہ بارے مرض طاعون کہ نہایت ترین امراض است در ملتان شریف صادر گردید و ہزارہا مردمان بصدمۂ جان گداز رحلت ہستی بجانب عدم بستند زور بود کہ تمام شہر بان برباد کنند امان مردمان بحضور حضرتؒ آوردند و صورت خود اظہار ساختند و از ہر طرف فریاد و فریاد کردند مردمان از جای وضوی آن حضرت بابرکت سبزہ کہ پیدا شدہ بود می بردند و خیساندہ کردہ می نوشیدند بمجرد نوشیدن شفایاب شدند و چون سبزہ گم شد پس خاک پاک آنجا میبردند و بآب تر کردہ مینوشیدند و شفایاب میگشتند و آن ذات مصدر توجہات مشہور بودند کہ حق تعالیٰ جل شانہ نجات روح پاک جناب غوثیہ اثر داشتہ یعنی بدست من اثر داشتہ ہر علیل کہ میرا تند صحت یابد۔	[illegible] حضرت غوث [illegible] قدس سرہ العزیز	اکبر بادشاہ	اوچ شریف	وفات آن والا صفات معدن فیض و رحمت تاریخ ہژدہم ماہ ربیع الاول بسال نہ صد چہل ۹۴۰ھ بوقوع آمدہ است	سال [illegible]	ولادت آن حضرت بسال ہشت صد شصت و دو ۸۶۲ھ در حلب ثبوت پیوستہ	آن لعل درخشان کان کمالات و کرامات آن دُر دریائے سخاوت بی بہا یعنی حضرت سیدنا سید عبدالقادر ثانی فرزند حضرت محمد غوث جیلانی حلبی الاوچی قدس سرہ العزیز	۴۱
نقلست کہ سلسلۂ پیری مریدی آنحضرت بدینطور جاری میشود حضرت محمود مرید شمس الدین المعروف شمس العارفین وے مرید سید یعقوب و مرید سید عبدالقادر وے سید علی و مرید سید مسعود وے مرید سید احمد وے مرید سید اصغر و مرید سید ابوالفرح و مرید عالیجناب سید عبدالوہاب وے مرید سید الثقلین امام الدارین جناب غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہم۔	حضرت والد ماجد	اکبر بادشاہ	لاہور متصل [illegible] لاہوری۔	وفات آن عالی ذات بسال نہصد و چہل و دو ۹۴۲ھ بظہور پیوستہ است		ولادت آن باسعادت در سلک عدم نوشتہ اند۔	آن صاحب خلق وجود حضرت سیدنا و مولانا شیخ محمود ابن سید شمس الدین لاہوری	۴۲

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصه کیفیت
ایضا	حضوری و سلسلهٔ انساب این جناب بچند واسطه بامام موسی کاظم میرسد قدس سره	مردے کامل و اکمل بود۔	″	[illegible]	″	″	″	باعث حضوری بودن چون آوازهٔ مشیخت جناب سند نا سید محمود در اکناف عالم افتاد هزار ها مردمان خوش نصیبه بحضور مرید میشدند و هر که بیعت میشد بروز اول بزیارت فیض بشارت جناب پاک صاحب لولاک مشرف میگردید یعنی ذات اقدس اول رو بحضور انور پیغمبر میرسانید از ین جهت سید محمود حضوری
۴۳	آن عالیجناب حضرت سید عبد القادر جیلانی لاهوری قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت در بغداد شریف ۔		وفات آن جامع کمالات شهر و هم ربیع الاول نه صد چهل و دو ۹۴۲ سنه	[illegible] لاهور	اکبر بادشاه	سید جمال الدین	نقلست که جناب سیدنا و مولانا فقیری روشن ضمیر و کامل و مکمل صاحب جود و فضل و مستجاب الدعوات اجل بودند مرید و شاگرد والد ماجد خود سید جمال الدین بودند صاحب تصرف صوری باطنی میداشتند اول در بغداد شریف سکونت پذیر بودند و از انجا باتفاق سیر مدام آرام گرفتند و جمع خواص و عوام گشتند سید حاجی و سید سلطان اکبر و سید غیاث الدین المعروف دولت شاه فرزندان اکمل الشان این شدند
۴۴	آن پاک سیرت و احسن اخلاق سید عبد الرزاق ابن سید عبد القادر ثانی که اول فرزند بود قدس سره و این حضرت اول فرزند بود	ولادت باسعادت در اوچ شریف بوقوع آمده است		وفات حضرت جامع کمالات و کرامات بتاریخ پنجم ماه جمادی الآخر بسال نه صد چهل و دو ۹۴۲ سنه	اوچ شریف		حضرت والد ماجد خود	نقلست که جناب حضرت غریب نواز سید آفاق سید عبد الرزاق بوقت رحلت پدر والا گوهر خود در ناگور بودند روزے در مجلس نشسته بودند ایشان از نور فراست چنان با نور معرفت واضح و لائح گردید که کسے از دور میخواند همگی خادمان قریب و موجوده را فرمودند که امروز باعث خیر باد که کسے از طرف اوچ آواز میدهد بوضوح پیوسته است که بکار ضروری طلب مے نمائید همان همان وقت بطرف اوچ روانگی فرمودند هنوز در راه بودند که وصال حضرت والد صاحب جلال و جمال او بوقوع آمده بود پس بمقام خود رفته صبر را العمل آورده بمصلے نشستند۔
۴۵	آن سرمست بادهٔ شوق و محبت یزدانی حضرت سید مبارک حقانی جیلانی فرزند سعید و رشید جناب محمد غوث حلبی اوچی قدس سره العزیز	ولادت حضرت در اوچ شریف صاحب شکر و ذوق بودند کسے پیش رے نمی رفت		وفات آن عالیذات بسال نهصد پنجاه و شش ۹۵۶ سنه بوقوع آمد و اگر کسے پیش رفتے دیوانه شدے یا مست وار۔	وصال در لاهور بوده دفن در اوچ شریف		حضرت والد ماجد خود	نقلست که جناب سید حقانی یار ربانی مدام و مستدام براد خلاصگی و عبادت پروردگار خود که حیٔ لایموت است در لگهی جنگل می ماند و کسی نزد آنحضرت جرأت کرده نمی رفت و اگر شاذ و نادر کسے رفته حضرت ادیدے همان مست شراب آلهی بر ویچنان نظر انداختے که شخص دیوانه و از عقل بیگانه شدے باری حضرت معروف صاحب چشتی اولاد بابا شیخ فرید گنج شکر پیش حضرت رفت چونکه از ازل نصیبه نیک باشد پیش حضرت حاضر گردید حضرت بیک نظر فیض اثر کامل و مکمل گردانید و خرقهٔ خلافت داده فرمودند بر خوش باش که از تو خانوادهٔ جدید پیدا خواهد شد چنانچه آغاز خاندان نوشاهی از معروف علیه الرحمة شد و حضرت حقانی کامل تارک الدنیا و ما فیها بودند
۴۶	آن کامل دستگیر حضرت سید محمد غوث بالاپیر فرزند ارجمند حضرت زین العابدین ابن سید عبد القادر ثانی قدس سره	ولادت با سعادت حضرت در اوچ شریف		وفات آن مظهر رحم و عنایات بتاریخ پنجم ماه شوال بسال نهصد پنجاه و نه ۹۵۹ سنه بوقوع آمد				نقلست که حضرت شهید وحید سعید رشید حضرت سید زین العابدین ابن الحین حیات حضرت سید عبد القادر والد ماجدش رهزنان بدکیشان که او شان اعبد الله ابن زیاد و بد نهاد یا عمر سعد باید گفت بعین جوانی در راه ناگور شهید کرده بودند آنوقت حضرت محمد غوث بالاپیر محض صغیر بودند پس تربیت و پرورش بذمهٔ جد امجدش لاحق گردید حضرت سید عبد القادر قدس سره العزیز بکمال رحم و شفقت مصروف پرورش و تربیت و فیض دهی حضرت صاحبزاده ماندند که جناب صاحبزاده بحکم کل شئ یرجع الی اصله چنان کامل شدند که امام اولیا گشتند۔
۴۷	آن محبوب رب العالمین حضرت سیدنا بهاؤ الدین مشهور بهاول شیر قلندر ابن سید محمود ابن سید [illegible]	ولادت حضرت اشرف البلاد بغداد شریف سید محمود و [illegible]	[illegible]	وفات آن عالیذات بتاریخ شردهم ماه شوال بسال نهصد و هفتاد و سه ۹۷۳ سنه	در قصبهٔ شیرگڈه	اکبر بادشاه	حضرت والد ماجد خود	نقلست که چون سید بهاول شیر از غار کوه بعد از ریاضت اربعین سکر و جذب هفتاد ساله برآمدند باشارت حقانی بجائے که درین زمانه حجره شاه محمد مقیم آنرا گویند تشریف آورده و بکنار دریا مقام نمودند زنان زمینداران آنجا که مردم دهول بودند بسبب دریا برای حصول آب می آمدند بخانه خود رفته پیش مردان خود از ورود حضرت بهاول شیر شکایت کردند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
مذکوره	سید علاؤالدین زین العابدین ابن سید مسیح الدین ابن سید صدرالدین ابن سید ظهیرالدین ابن سید شمس العارفین با شمس الدین ابن سید مومن ابن سید مشتاق ابن سید علی ابن سید صالح ابن سید عبدالرزاق ابن غوث الثقلین محبوب سبحانی قدس الله سرہم العزیز	شیر بهاول شاه در بداون آمده توطن گرفتند سید محمود وفات یافت که مزار شریف در بداون است سال تولد ۶۹۸ سنه	[illegible] ۲۵۱ / [illegible] ۲۶۰ [illegible]	در اربعین می‌نشست کم از دوازده سال نبودند وقتی بحالت استغراق وجذب هفتاد سال پشت برسنگ نهاده نشسته چنان مدت مزید گذشت جانوران صحرائی بر دوش وے آشیانه کردند و پشت مبارک تا آن سنگ چسپیده و چون بعد هفتاد از غار کوه برآمد جلد پشت تا آن سنگ برجا ماند	״	״	״	که بکنار دریا فقیرے مست و قلندرانه مزاج سروپا برهنه آمده موجود است وصورتے وکمال سهمناک میدارد که اندیشه وی در دل خفقان پیدا میشود پس مردمان بمقتضائی بیان قوم نسا مرقوم الصدر بر لب دریا رسید سید موصوف طالبان برخواست نمودند ناچار ازان کناره کرده باز برکناره دریا بجاے دیگر مقام فرمودند از انجا هم صورت مذکور الصدر از زمینداران بوقوع آمد چون از بار تصدیع دادن زمینداران ناوان تنگ آمدند چوب دستی خود که بعلم وستار بدست حضرت میماند بدریا زدند و فرمودند از اینجا دور شو و جائے بندگان الٰهی برائے قیام خالی کن بمجرد فرمودن آن حضرت دریا ازانجا دور گردید و زمین آنجا من کل الوجوه خشک گشت بلکه یکے کرویه عمده قابل بود باش صادر شد آنحضرت غریب نواز بفراغ دلی درانجا مقام کردند و از بازیابی و وزن گیان مردان مطیع زنان ها ی یافتند چون این کرامت عظیم ازان عظیم الشان بعمل آمد مردمان دهلی چه مردان و چه زنان حیران ماندند با آنحضرت مطیع و منقاد شدند آنجناب فیضمآب بجائی مقام خود دولت سه عدد درختان بموجب ذیل یکے چوب درخت زاد یعنی نیم دوم از چوب درخت ذات الذوائب یعنی درخت بوہڑ سیوم چوب درخت کوهستانی که آنرا پهاڑیه گویند نصب نمودند که هر سه درختان عمده سرسبز گشتند نیم و بوہڑ تا حال موجود صرف پهاڑیه خشک شده استاده است نقل دیگر زیر سایهٔ حضرت شیر درمار خونخوار می‌ماند یعنی مار بدست بجائی تازیانه بود نقل دیگر تا صد سال کامل حضرت از زمین مبارک نیاید بود
۴۸	آن دردریاے تجرید وتفرید از دل و جان متقی حضرت مخدوم مختی قادری قدس سره	ولادت حضرت در شهر بدرکه دیار وکهن		وفات آن عالی ذات بسال نهصد هفتاد و سه ۹۷۳ سنه بوقوع آمد	بدرکه دیار دکهن		در خاندان قادری	نقلست که جناب فیضمآب نهایت ضعیف و پیر کبیر بودند وطاقت برخاستن و راست شدن هرگز نے بودے اما بباعث بلند همتی تا نیم شب نوافل خواندند تا نیم شب نشسته از نماز نوافل باز نماندے و بعد از نماز تهجد از یک جلسه ختم قرآن کریم کردے مطلب که تمام عمر گرانمایه را در عبادت و ریاضت صرف فرمود رحمة الله علیه ۔
۴۹	آن واقف اسرار نهانی حضرت سیدنا سید عبدالله ربانی فرزند حضرت سید محمد غوث	ولادت آن خورشید سیادت اوچ شریف		وفات آن معدن کرامات بسال نهصد هفتاد و هشت ۹۷۸ سنه	اوچ شریف		حضرت والد ماجد خود	نقلست و نوشته اند که ذات اقدس جامع علوم معقول و منقول و حاوی فروع و اصول وصاحب حلم و سخا و خداوند سلطنت مروت و فتوت بودند و اہل توکل در ولایت مراتب بلند و مقامات ارجمند میداشتند از دنیا و دنیاداران کمال متنفر و محترز شدند سکونت اگرچه در اوچ میداشتند اما خلق الله مشرق و مغرب ازان حضرت فیضها گرفت ۔
۵۰	آن کاسف اسرار جلیل و واقف مراتب جلیل حضرت ابن سیدنا عبدالله ربانی قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در اوچ شریف		وفات آن معدن دولت کمالات و کرامات بسال نهصد هفتاد و هشت ۹۷۸ سنه	لاهور مقام [illegible] متصل [illegible]	اکبر بادشاه	حضور والد ماجد خود	نقلست که چون شهره آفاق شدند و از مشیخت ذات گرامی و عظامی آنحضرت سلسله خاندان نبوی و نقاده دودمان مرتضوی اکبر بادشاه شنید آخر در شهر لاهور طلب کرده بسیار تعظیم و تکریم نمود و علاوه از تکریم تعظیم یک هزار بیگه زرعی برائے اخراج فقرا نذر ساخت همان شهر باعث تظلم دم که ویران افتاده بود آباد نموده حضرت آنجا نشست ۔
۵۱	آن غواص بحر النجا معرفت حضرت سیدنا و مولانا و مخدومنا جناب سید حامد گنج بخش	ولادت با سعادت آنحضرت در اوچ شریف		وفات جناب قدسی مآب والاخطاب بسال نهصد هفتاد و هشت ۹۷۸ سنه	اوچ شریف	اکبر بادشاه	حضرت والد ماجد خود ۔	نقلست که آنحضرت بابرکت عالیشان جلیل القدر بلند مکان مقتدائے اولیا مظهر انوار کبریا خداوند تصرف و کرامت و ولایت با حشمت و شوکت بودند و آنجناب عالی متعالی مقام پس بلند میداشتند و در زمان بزرگی و مشیخت خود و خلافت خاندان عالیشان قادریه دم میزد بر آن حضرت غریب نواز زیبا بود و آنکه باو دم مخالفت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاهی	مرشد ارشاد	خلاصه کیفیت
ایضا	ابن سید آفاق سید عبد الرزاق ابن حضرت سید عبد القادر ثانی قدس سره	〃		بوقوع آمد فائده حضرت شیخ شاه میر سلطان داؤد کرمانی چونی خلیفهٔ ایشان	〃	〃	〃	زد حقا که نقصان کونین برای خود نمود و انجام کار خود بجز پشیمانی ندیدے و خلقی بسیار و بیشمار چه شاه و چه گدا حلقه بگوش وے حضرت بودند بلکه بادشاه خاکروبی دروازهٔ فیض آستانهٔ افخر خود می دانستند و همگی خود را حلقه بگوش حضرت می پنداشتند نور الله مرقده و اعظم الله شانه۔
۵۲	آن یار ربانی سیدنا و مولانا سید داؤد کرمانی ابن سید فتح الله ابن سید مبارک ابن سید فیض الله ابن سید صفی الدین ابن سید اکرم کرمانی ابن سید تقی الدین ابن سید احمد ابن سید عبد المجید ابن سید عبد الحفیظ ابن سید عبد الرشید ابن سید ابو القاسم ابن سید ابو المکارم ابن سید المحاسن ابن سید ابو الفضل ابن ... تا حضرت موسی کاظم رض	ولادت باسعادت حضرت بابرکت درچونی ملک پنجاب نوشته اند اما اول والد شیخ از عرب بمشهد در هندوستان آمده در سیت پور توطن خود بعد ازان درچونی اتفاق سکونت افتاد۔		وفات آنحضرت بسال نهصد هشتاد و دو که در باده مشتاق منان اخذ کرده اند مستخرج میگردد و چونی واله از شهر لاهور بفاصله چهل کروه بطرف جنوب واقعه است.	چونی ضلع لاهور یا منتگمری		حضرت سید حامد شیخ گنج بخش جیلانی رح	نقلست که حضرت سید داؤد کرمانی صاحب حال صحیح و صریح و در ریاضات و نفس کشی چندان کوشش نمود که قلم از نوشتن وے عاجز و نفس را چندان در تنگش نهاد که زبان از بیان وے متقاصر گاهی از اول شب تا صبح در قیام گذاردے پس آنکه در رکوع و سجود باشد گاهی تمام برکوع و گاهی همگی شب در سجود صرف کردے و گاهی در قعده غیر قیام چون بسیار مدت درچنین حالات منقضی گردید خاطر خطیرش از تمام و کمال وساوس و تعلقات دنیاوی ماسوا الله جل شانه آلوده شد و تشویش و تفرقه از باطن فیض مواطن وے یکقلم دور گردید آنوقت برائے اقامت سنت نبوی و انابت و بیعت که شیوهٔ سالک مسالکان طریقت است متوجه بحضور حضرت پروردگار عالم گردید و از انجا ارشاد شد که بجناب سید حامد گنج بخش اولاد امجاد غوثیه رود و پس رفت و خلیفه و مرید کامل اکمل گشت نقلست که هزارها اقسام مردمان و زوائران بر مزار پر انوار آن مقتدائے ابرار بروز عرس جمع میشوند و تمام انبوه و هجوم میباشد چون یک پاس شب که دران عرس میبود باقی ماند تمام چراغان کشته شوند و از روزن روضه شریف چندان تجلیات انوار باشند که تمام مکانات روشن باشند۔
۵۳	آن خورشید نموده انوار الهی حضرت بهلول دریائی رحمه الله که سلسلهٔ پیران کبار وی بچند واسطه بحضرت غوث پاک میرسد قدس سره	ولادت باسعادت آن پیر روشن ضمیر رح		وفات آن عالی درجات نیکو صفات بسال نهصد هشتاد و نه ۹۸۹ بوقوع آمد		اکبر بادشاه	حضرت شاه لطیف برّی رح	نقلست که چون حضرت شاه لطیف از جهان دنیا درگذشت و بحق پیوست حضرت بهلول دریائی برائی زیارت و حصول نعمت در نجف اشرف مشرف شده بسیار ایام پیش روضهٔ مقدسه شیر یزدان ماند ازان بعد در کربلا رفته خاکبوسی خاکروبی پیش روضهٔ اطهر حضرت امام علیه السلام متوقف شد و بعد ازان در مکه معظمه حاضر شد و مناسک حج ادا ساخت باز در مدینه طیبه خود را رسانید چشمان از زیارت روضه شریفه حضور پاک صاحب تاج لولاک روشن نمود پس در بغداد شریف البلاد گشت و حاضر و نصیب خود گرفت بعد بحضور مجذوب کامل و اکمل رسید که ازان نعمای عظما حاصل کرد و بفیض آن مستفید و مستفیض
۵۴	آن نیکوترین آفاق حضرت ابو اسحاق لاهوری قادری قدس سره	ولادت آن صاحب سعادت		وفات آن نیکو صفات بیستم ماه محرم الحرام بسال نهصد هشتاد و نه	لاهور محلهٔ پیر عزیز		سید داؤد کرمانی	که چون حضرت ابو اسحاق در لاهور رونق افروز بودند هزارها طالبان خدا را بخدای عزوجل رسانیدند یعنی براه حق آشنا ساختند و خود شب و روز در عبادت الهی مصروف میماندند رحمة الله علیه۔
۵۵	آن مظهر فیوض رحمانی حضرت سیدنا شاه میران ابن سید مبارک حقانی جیلانی	ولادت حضرت ابر رحمت در اوچ شریف		وفات آن والا صفات بسال نهصد هشتاد و شش بوقوع آمد	لاهور [illegible] میران جیلانی		حضرت والد ماجد	نقلست که حضرت سید میران فرزند ارجمند حضرت سید مبارک حقانی جیلانی بزرگ کامل و اکمل شدند و در عبادت پروردگار خود چنان مصروف که گاهی اوشان حضرت ماسوای عبادت الهی شغلی و کاری نبود و چون از اوچ بلاهور تشریف شریف بردند سررشتهٔ تعلیم و تلقین جاری ساختند و بسیارها را فیضیاب فرمودند
۵۶	آن جامع سلاسل بیعت و زشتی حضرت معروف چشتی اولاد امجاد	ولادت حضرت در اجودهن یعنی پاک پتن شریف بود		وفات آن جامع کمالات بسال نهصد هشتاد و هفت			از والد ماجد خود و [illegible]	نقلست که چون جناب مبارک شاه حقانی جیلانی در لکهی جنگل بعبادت الهی مصروف می بودند و کسے را مجال رفتن بحضور وے بباعث مدارج جلالی و نبود وے و حضرت معروف صاحب بحضور آن پرنور برتوکل خدا عزوجل مشرف شدند جناب سید حقانی صاحب خرقهٔ خلافت عطا کرد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ عصر	مرشد و ارشاد	خلاصه کیفیت
ایضاً	شیخ فرید گنجشکر قدس سره العزیز	"		۹۸۷ھ بوقوع آمد			دختر زادهٔ سید مبارک حقانی	فرمود که بر دخانوادهٔ جدید نوشاهی از توجاری خواهد شد پس خانوادهٔ نوشاهی از ایشان جاری گردید مطلب که معروف صاحب فیض ازین درگاه یافت -
۵۷	آن جناب مرحوم مغفور حضرت سید محمد نور ابن سید بهاول شیر که کلان ترین فرزندان و سجاده ی بوده قدس سره العزیز و نور مرقده	ولادت آن ذات مصدر فیوضات در چینی که سابق در ذکر سید بهاول شیر بیان شد		وفات آن عالیذات بسال نهصد هشتاد و هشت ۹۸۸ھ بوقوع آمد	چنی	اکبر بادشاه	والد ماجد خود	نقلست که چون حضرت غریب نواز سیدنا سید بهلول شیر از جهان دنیا الوداع فرمود حضرت سید محمد نور در سفر دور بود آخر باز تشریف آورد از انجا که اخیری دید والد ماجد خود نبود خواست که قبر شریف را کرده رو اقدس والد ماجد را باز بیند آخر قبر شریف کشاده دید و الدگرامی ... ارشاد نیز کرد که همه کس دور باشند اگر کسی غیر از من ببیند نقصان خواهد بود خدا یا غیر عمل کرد ... اما شخصی عمار خفیه نظر کرد نابینا گردید بسیار التجا نمود به بود نشد همان ایام ... تشریف آورده کردند بجز آن عمار دیگر نبود که عمارت کند بدعای حضرت تا عمارت روضه اقدس ... شد بعد ... نابینا
۵۸	آن مراتب جلیل حضرت سید اسمعیل فرزند سید ابدال قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت در ...		وفات آن مصدر توجهات بسال نهصد و نود و چار ۹۹۴ھ بوقوع آمد	تهیوٹہ		والد ماجد خود -	نقلست که سلسله ابای آنحضرت بدین صورت بسید عبدالرزاق سرور آفاق میرسد که سید اسماعیل فرزند سید ابدال صاحب جاه و جلال ابن سید نصر ابن سید محمد ابن سید موسی ابن سید عبدالجبار ابن سید ابی صالح نصر ابن سید عبدالرزاق ابن جگر گوشه حضرت ختم المرسلین حضرت جناب ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرهم نقل صاحب اخبار الاخیار فرموده که در هندوستان اول اول آغاز سلسله شریفه قادریه قدسیه از بزرگان سید اسماعیل شد سابق هرگز نبود حضرت شیخ محمد حسن و شیخ امان پانی پتی و شیخ عبدالرزاق جهنجهانه خلفاء ایشان اند
۵۹	آن سیادت و نقابت نقش حضرت سید الله بخش ابن سید محمد ابن سید زین العابدین ابن سید عبدالقادر ثانی رح	ولادت باسعادت در اوچ شریف است		وفات آن والا صفات نهصد و نود و چار ۹۹۴ھ بوقوع آمد -	بنگاله	اکبر بادشاه	والد ماجد خود	نقلست که اگرچه آن سلالهٔ خاندان نبوی نقاوهٔ دودمان مرتضوی حضرت جناب سید الله بخش شاه در اوچ شریف پیدا شده بودند اما بمقتضای گردش گردون بوقلمون معه همگی برادران حقیقی خود بود و باش اوچ را خیرباد فرموده در لاهور رفتند و آنجا علم بزرگی و مشیخت خود بلند ساخته خلق کثیر را از چاه ضلالت بر آورده براه راست وحق آوردند و خلق الله را الفیض ... مستفیض فرمودند
۶۰	آن کامل و مکمل سبیل خدادانی حضرت خضر سیوستانی قدس سره بزرگی لاثانی بوده اند اکثر در صحرا و ویرانگی می ماندند متنفر بودند و از دنیا و دنیاداران بیزار	ولادت آن حضرت بابرکت فائده گاهی گاهی به برگ درختان افطار فرمودی -		وفات آن ذات والاصفات بسال نهصد نود و چار بنظر آمده ۹۹۴ھ و تا حین حیات در تنور تفته بندگی خداوند میکردند	سیوستان	مغول	قادریه شیرین	نقلست که حضرت خضر بزرگی لاثانی و تفرید و تجرید را بسیار پسند فرموده بودند اکثر در ویرانه و کوهستان می ماندند در دیار دمصار نرفتی و بجز حق آشنائی خود نداشته بود و جانوران وحشیان صحرائی دوست همدم او بودند و در موسم گرم سنگ کلان نشست خود قریب تنور تفته نهاده بر آن اجلاس کردی و عبادت بر آن نمودی گاهی از شدت و گرمی آفتاب گرم گشتی و در زمستان در تنور تفته نشسته محفل عبادت گرم داشتی در سفینة الاولیا دیده شد که روزی حاکم سیوستان برای زیارت بخدمت آنحضرت مشرف شده دید که جناب شیخ بر سنگی در مراقبه مشاغل است تا ... شیخ رسید که سایه وی بر سر شیخ افتاد شیخ سر بالا کرده فرمود کیستی و درین ویرانه غرض چیست عرض کرد که برای زیارت آمدم فرمود ... سایه خود از سرم دور کن دوم ازینجا آمده برد که بسری کرش سایه آلهی باشد سایه غیر غرض نمیدارد پس حاکم دور استاد و باز گفت و قتیکه با حق باشید بحق ... دعا فرمائید فرمود آنوقت مباد که در یاد خدا ...
۶۱	آن عالیجناب فیضمآب سیدنا سید نور حضوری ابن سید محمود حضوری رح	ولادت آن فیض رسان جهان در شهر لاهور		وفات آن عالی صفات بسال نهصد نود و هفت ۹۹۷ھ	لاهور	اکبر بادشاه	والد ماجد خود	نقلست که چون حضرت سید نور حضوری غوری در علم و اصناف کامل و مکمل شدند قضا کار جناب سید محمود غوری والد ماجد ... جهان دنیا که نا ... اکمل است ... خلعت خلافت پوشیدند و در جنت الفردوس رسیدند این مرد خدا اکمل ... عظما بود بسجاده مصلی نشسته خلق الله را ... فیض ...

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد	خلاصه کیفیت
۶۲	آن غواص بحر شهادت وسعادت سعید رشید سیدنا و مولانا و مخدومنا حضرت جمال الدین موسے پاک شهید قدس سره العزیز جمال الدین ابو الحسن خطاب است	ولادت با سعادت ایشان حضرت اوچ شریف نمایده پاکدروازه باسم ایشان در ملتان مشهور است		وفات آن مستغرق قلزم عنایت و رحمت بتاریخ نوزدهم ماه ذیقعد بسال هزار یک سنه ۱۰۰۱ از گوله بندوق ناگهان بوقوع آمده است	ملتان شریف اندرون پاک دروازه	اکبر بادشاه	حضرت والد ماجد خود	نقلست که حضرت بابرکت دریا رحمت کمال احسن و سعید حضرت جمال الدین ابو الحسن موسے پاک شهید فرزند ارجمند و رشید حضرت ازاولاد و امجاد حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی و از اجداد امجاد والیشان جناب سید محمد غوث الحسنی الحسینی الحلبی از حلب باوچ تشریف شریف ارزانی فرموده اند و حضرت پاک شهید ابجر نسبت اولادی نسبتے دیگر نیز بود که اہل خواص را باشد دبارها بزیارت حضرت شاه نبوت و رسالت و شرف زو جناب غوث الاعظم بخواب و بیداری مشرف شدند و نیز بحضرت عبد القادر ثانی بصورت کشف قبور ملاقات میکردند بلکه مشرف لشرف بیعت نیز گردند و حضرت شیخ عبد الحق محدث دهلوی که عالم کامل و اکمل بودند از مریدان پاک ایشان اند فی زمانا حضرت مخدوم صدر الدین صاحب کمال عابد و زاهد و مجاهد است که نظیرش کم یافته شد
۶۳	آن عالیجناب حضرت شیخ عبد الوهاب یعنی شیخ عبد الوهاب متقی قادری شاذلی الحسینی المدنی و والد آنحضرت شیخ ولی الله بود قدس الله سره العزیز	ولادت حضرت دیار مندو واقع است		وصال باکمال آن صاحب جاه و جلال بسال یکهزار یک نوشته اند سنه ۱۰۰۱	مولد خود و مزار شریف نیز آنجا		جناب علی ابن حسام الدین متقی ملتانی	نقلست که حضرت شیخ عبد الوهاب ولد شیخ ولی الله منوز بکمال صغر سن بودند که والد بزرگوار وے از سرش برفتند و جاذب حقیقی بخود کشید براه خداوند کریم مستقیم شد و دوازده سال کامل بخدمت پیر روشنضمیر ماند و تعلیم علوم صوری و معنوی نمود تا مدت بیست سال در انجا حاضر ماندند و چهل سال کامل در مناسک حج بیت الله شریف صرف ساخت اما دراین چهل باری برادر خویشان در گجرات هند از عرب شریف وارد شد لاکن همان همان بایام حج باز در مکه شریف حاضر گشت از ادائے حج باز نماند و بعد این مدت متاهل شد یعنی تزوج خود نمودند و پیش از تزویج هرچه فتوحات شدی بر فقرا میدادند نزد خود چیزے نمی گذاشت و بعد از تزویج از مال مقبوضه حاصل ازان مال حصه زوجه خود هم دادی که ازین حصه و ضرر بصد ضرر دادی هرگز دریغ نداشتی مطلب تمام منقول و معقول
۶۴	آن مشهور شده در بزرگان معروفی حضرت سیدنا سید صوفی ابن سید بدر الدین ابن سید اسمعیل جیلانی قدس سره	ولادت با سعادت آنحضرت در لاهور است		وفات آن جامع برکات و کمالات بسال یکهزار و دو سنه ۱۰۰۲ بوقوع آمد است	لاهور		والد ماجد خود	نقلست که جناب حضرت سلاله خاندان نبوی صلی الله علیه وسلم و نقاوه دودمان مرتضوی سید صوفی بزرگے کامل و اکمل بودند در سلطنت سخاوت و مروت سلطانی بود لاثانی و در مملکت شجاعت و فصاحت حکمرانی بود که بیان تحریر حالات آن والا صفات غیر ممکن متوکل بودند کامل و متشرع بودند اجل و در لاهور هنگامه امورات شرعیه اعظمیه را گرم میداشتند۔
۶۵	آن صاحب حشمت و جاه حضرت سید کامل شاه از اکابر سادات بخاری شد انقدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت در خراسان		وفات آن عالی ذات بتاریخ هفتم ماه صفر بسال یکهزار و پنج سنه ۱۰۰۵	ابو سابو بیرون از شهر لاهور		شیخ اشد داود۔	نقلست که جناب فیضمآب حضرت سید کامل شاه صاحب بعد از انتقال اکبر بادشاه از ملک خراسان در پنجاب تشریف شریف خود وارد لاهور گردید و در بستان مسمی ابو سابو که بیرون از شهر لاهور است توطن اختیار فرمودند و هزارها خلق الله را از چاه گمراهی به همت خداداد خود برآورده براه راست رسانیدند و خود دولت نیز همه عمر بکار خدا صرف کردند
۶۶	آن مظهر عنایات بی پایان حضرت شیخ حسین ابن شیخ عثمان نومسلم ساکن شهر لاهور قدس سره العزیز و نور الله مرقده از خلفاے معظم	ولادت با سعادت آن حضرت خوش بهره و نیک نصیب در شهر لاهور بسال سنه ۹۴۵ متولد شد	۶۳ سال	وفات آن جامع کمالات بتاریخ سلخ ماه جمادی الثانی بسال یک هزار هشت سنه ۱۰۰۸ بوقوع آمد۔	لاهور	جهانگیر	حضرت بهلول دریائی۔	نقلست که شیخ حسین صاحب حال و جذب و در وجد و سماع کمال بود جد ماجد وے حضرت که اسم وے مسمی بکلس برائے هنود شهر لاهور بعهد فیروز بادشاه بزیور اسلام و الاسلام آراسته پیراسته شد از ان بعد شیخ عثمان کار بافندگی را قبول کرده قوت حلال یومیه حاصل مینمود و مردم وی را شیخ ڈهڈو سفید باف میگفتند و چون بخانه وے شیخ متولد و هفت ساله شد در مسجد رفت منوز هفت جزو قرآن کریم خوانده بودند که روزے حضرت بهلول دریائی در آن مسجد تشریف آوردند و حضرت بهلول آب از جهت وضو در کار شد آنوقت شیخ حسین با وجود طفلگی کوزه از دریا پر کرده بخدمت حاضر ساخت وضو کرده دوگانه ادا نمود و بحق

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	و مریدان کامل شیخ بهلول دریائی بود	″	″	″	″	″	″	آن طفل شیخ دعا کرد یا خداوندا این طفل حق شناس کامل فرماس نهایت جلب شیخ قرآن ختم فرمود بخدمت حضرت بهلول بیعت گرفت بموجب دعای شیخ بهلول شیخ حسین چنان کامل و اکمل گشت که رهنمای خلق الله شد
۶۷	آن دولت عرفان بحر آن حضرت شیخ حسین قادری که از خاندان چشتیه هم فیض گرفت قدس سره و نور الله مرقده۔	ولادت آن حضرت		وفات آن مظهر فیوضات آلهی بسال یک هزار سیزده ۱۰۱۳ سنه بوقوع آمد			حضرت عبد الوهاب	نقلست که آنروی آب نهر نربدا شیری بود که اکثر دران جنگل جای رهایش خود ساخته بود و هیبت این چنین بلای جان گیر بدلهای مردمان چنان افتاده بود که مردمان خواص و عوام روز زن جنگل عبور کردن نمی توانستند ازین باعث قرب جواران آن جنگل در ملال و مشکل کمال افتاده بودند و در خواطر آن نواح نهایت هراس و وسواس افتاده بود شیخ حسن یا حسین حسب استدعا و فواد خلق الله آن شیر دلیر را از گوش گرفته بکشت و همه مردمان چه هندو و مسلمان از شر آن شیر دلیر رهائی یافتند۔
۶۸	آن واقف اسرار معنوی و صوری حضرت حاجی نعمت الله ولی قادری در سرهند که اول کسیکه مرید میان میر بالا پیر دست بیعت و مرید گردید همین صاحب بود	ولادت باسعادت آنحضرت در سرهند است		وفات آن معدن کرامات بسال یک هزار و هفده ۱۰۱۷ سنه بوقوع آمد		[illegible]	حضرت میان میر بالا پیر	نقلست که روزی حاجی نعمت الله بمقام اجلاس خود نشسته بودند که یکی از تاجران به پسر خود بحضور فیضگنجور حاضر گردید و از زبان نیاز توامان بیان کرد که یا حضرت غریب نواز این پسر موجوده من با سباب تجارت بسفر رفته بود شب واپس آمده بیان کرد که در اثنای راه رهزنان رسیدند از کشتنم امان دادند اما اندر کشمیر که من دیدند بزور جبر غصب کردند۔ اکنون چیزی و پشیزی نماند پس حضرت بآن متوجه شده فرمودند چرا به پدر خود دروغ گوی حالانکه از کشمیر بمقام فلان دفن کردی پسر شرمسار شده نقود آورده به پدر سپرد۔
۶۹	مظهر الطاف رحمانی حضرت سیدنا و مولانا سید بدر الدین رح المعروف بدر شاه گیلانی که از اولاد امجاد حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی بودند قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت والا درجت		وفات آن ذات گرامی و عظامی تاریخ دوازدهم ماه ربیع الاول بسال یک هزار هژده ۱۰۱۹ سنه بوقوع آمد۔	[illegible] لاهور	جهانگیر	والد ماجد	نقلست که ابای احداد حضرت بدین تفصیل بودند که سید بدر الدین ابن سید شرف الدین ابن سید یحیی ابن سید علاؤ الدین ابن شمس الدین محمد ابن سید شهاب الدین احمد ابن سید حبیب ابن علاؤ الدین علی ثانی ابن سید قاسم ابن سید یحیی تاتاری ابن سید احمد متقی ابن سید علی صالح ابن سید ابن نصر ابن قطب آفاق حضرت سید عبد الرزاق ابن غوث الثقلین حضرت غوث الاعظم قدس الله سرهم العزیز نقلست که آنحضرت غریب نواز از کاملین اولیا، و اتقیا جامع کمالات و کرامات و سیادت و نقابت و شرافت و نجابت و صاحب خوارق بودند و نیز جناب قدسیمآب در عهد حکومت و فرمانروائی اکبر بادشاه در لاهور تشریف آوردند و بسیاری ساکنان شهر لاهور و نواح آن را از فیوض خود مستفید و مستفیض فرمودند و از مقبول درگاه بسیار کرامات ظاهر شدند۔
۷۰	آن انیس اهل دین متین حضرت شاه شمس الدین قادری در لاهور که خلیفه حضرت ابو اسحاق چونی مالی	ولادت باسعادت آن حضرت در لاهور		وفاة آن مصدر توجهات تاریخ یازدهم ماه رجب المرجب بسال یکهزار و بیست و یک ۱۰۲۱ سنه	لاهور	جهانگیر	حضرت شاه ابو اسحاق قادری۔	نقلست که جناب شاه شمس الدین از سماع و کشف کرامات نهایت محترز بود بفیض بی انداز خود هزارها خلق الله را مستحق رحمت آلهی گردانید و براه حق رسانید و جهانگیر بادشاه از معتقدان آنحضرت سراپا برکت بود و صدها مردمان از جناب فیضمآب مراسلات سفارشی گرفته بخدمت بادشاه میرفتند و بمطلب دلی خود میرسیدند و بادشاه بخوشی کار اوشان سرانجام مینمود
۷۱	آن مظهر فیض و عرفان متکار سید جیون مشهور سید عبد القادر ثالث جیلانی قدس سره	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت گهره است		وفات آن عالی درجات بسال یکهزار و بیست و دو ۱۰۲۲ سنه بوقوع آمده است	لاهور	جهانگیر	حضرت سید محمد غوث بالا پیر	نقلست صحیح که بعد وصال حضرت بابرکت جناب سید محمد غوث بالا پیر که والد سید جیون شاه بود سید جیون شاه المعروف سید عبد القادر ثالث بسیار اقالیم و دیار امصار را دید و تماشائی قدرت آلهی خالق مخلوقات بجمال طور کرد بعده در لاهور تشریف شریف آورده در محله ریواپور از سر نو آباد فرمودند و نشستند صاحب خوارق و کرامات بشمار اند و سید عبد الوهاب و سید محمد فرزندان او نشستند و سید میران موج دریا و سید نظام الدین ابن سید میر ابن سید محمد مبارک ابن سید غوث داتا بودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	وصال باکمال	عمر شریف	مقبره مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۷۲	آن مقتدای مومنین حضرت سید خیر الدین رح قادری کرمانی لاهوری ابن سید رحمت الله ابن سید فتح الله ولی قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت روز دوشنبه دهم ذوالحجه بسال نهصد شصت سنه ۹۶۰ بوقوع آمد	وفات آن جامع کمالات شانزدهم ماه ربیع الاول بسال یک هزار بست چار ۱۰۲۴ هـ	۶۴ سال	لاهور بیرون [illegible] دروازه	جهانگیر	[illegible] حضرت داود کرمانی	نقلست که دارا شکوه شهزاده ولی کامل بیان کرده است که روزی شخصی بخدمت پر عظمت حضرت ایشان تسبیح آورد که آنوقت ملا اوی نیز بحضور حضرت موصوف الصدر برای زیارت آمده و نشسته بود پس بدل ملا اوی خیال افتاد که اگر حضرت شاه صاحب تسبیح مذا برای من عطا کنند ازین چه بهتر باشد همان هم آنوقت تسبیح عطا فرموده ارشاد کردند که اگر برین تسبیح درود شریف خوانده باشید مرا و شمارا و تسبیح دهنده هر سه را ثواب فر خواهد بود انشاءالله تعالی۔
۷۳	آن برهان الاتقیا میان تهها قادری لاهوری همراز و دمساز میان میر بالا پیر صاحب قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در لاهور است۔	وفات آن جامع کمالات و قبله سالکان بسال یکهزار و بیست و هفت ۱۰۲۷ بوقوع آمده است		لاهور	جهانگیر	حضرت میان میر بالا پیر	نقلست که شخصی از جونپور برای زیارت فیض اشارت میان تهها آمد ذات شیخ از وی پرسید تو کیستی از کجا آمدی بوجه کار تکلیف کردی آن گفت برای زیارت آنحضرت از جونپور آمدم فرمودند ببین و برو زائر باز گفت میخواهم که از نام و حرف و احوال آن نفس جاه و جلال خبردار شوم بجواب گفتند نام تهها ذات پراگنده کش احوال از خدا و مان کمترین کمترین میان میر بالا پیر رحمة الله تعالی کلیدهای عالم جبروت و ملکوت و لاهوت نزد من نهاده و قتیکه میخواهم منزل رسیده با داخل میشوم
۷۴	آن صاحب کرامات و مقامات سری حضرت حاجی مصطفی سرهندی کامل عابد و زاهد و مجاهد و ذاکر کامل بود اکثر در سکر و استغراق می ماند رح	ولادت آن باده نوش محبت الهی در لاهور است۔	وفات آن کرامت آمود بتاریخ چهاردهم ماه صفر المظفر بسال یک هزار سی و نه سنه ۱۰۳۹ بوقوع آمد		سرهند	جهانگیر	حضرت شیخ میر بالا پیر	نقلست که حضرت جناب غریب نواز حاجی مصطفی سرهندی مدام و مستدام در نشئه شراب محبت الهی میماند و چه شد که اگر گاهی از استغراق بیرون آمده باشد آن هم سکر و جذب و ذوق و شوق محبت الهی بودی نقل کرده روزی حضرت سر مست الست در نماز امام مردمان بودند حالت سکر طاری گشت آنحضرت در رکوع بودند بدستور ماندند یعنی نه بالا گردیدند و نه در سجده رفتند چون مقتدیان بسیار دیر پیش آمد و معکوس شدند لاچار شدند پس نماز خوانده بخانه خود رفتند و حضرت در آن حالت چند روز ماندند بعده بهوش آمده خبردار گشتند۔
۷۵	آن نیر اعظم سپهر کرامات جناب حضرت سیدنا عبدالوهاب قدس سره	ولادت آن قابل اعتبار در سنه [illegible] لاهور	وفات آن بابرکات آمود بسال یکهزار سی و هفت ۱۰۳۷		لاهور	جهانگیر	حضرت عبدالقادر رح	نقلست که حضرت سیدنا و مولانا و مخدومنا حضرت سید عبدالوهاب فرزند ارجمند سیدنا سید عبدالقادر ثالث اند و سید ثالث صاحب فرزند سید محمد غوث بالا پیر هستند صاحب خوارق و کرامات مثل اجداد امجاد خود بوده اند۔
۷۶	آن جناب عظیم الشان سیدنا و مولانا سید عبدالله تسبیحی که در علوم صوری و معنوی کامل و اکمل بودند قدس سره العزیز نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت در بغداد شریف [illegible] آمده	وفات آن عالیدرجات بسال یکهزار سی [illegible] سنه [illegible] بوقوع آمده است		تهبب	جهانگیر	والد ماجد خود	نقلست که شجره نسب آن حضرت بدین گونه جاری میشود اول سید عبدالله موصوف ابن سید عمر ابن سید حسن ابن سید عثمان ابن سید مبارک الدین ابن سید عبدالباسط ابن سید شهاب الدین احمد ابن سید مبارک ابن سید حسن ابن سید علاؤ الدین علی ابن سید شهاب الدین محمد ابن سید ابوزکریا یحیی ابن سید احمد ابن سید ابی صالح ابن سید قطب آفاق سید عبدالرزاق ابن محبوب رب العالمین سید ابومحمد محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرهم العزیز هنوز حضرت شانزده ساله بودند که از بغداد شریف اشرف البلاد در هندوستان رسیدند بسیار و بشمار مشائخان را دریافتند و از وشان فیضها گرفتند کامل و مکمل گشتند باز در تعلم و تلقین خلق آغاز شدند و از مخلوقات ابراه راست آوردند حتی که کامل و اکمل گردانیدند که بسا آیتی از آیات انوار الهی شدند نقل است که از موضع ذات گرامی دزد دزدی میکرد و دیده نابینا میشد
۷۷	آن میان میرزا مظهر الطاف فرزند حضرت ملا حامد معتمد رئیس قرآن کریم استاد بی نظیر بودند قدس سره	ولادت آنحضرت قاری قرآن کریم در لاهور است	وفات آن بابرکات بتاریخ هفدهم ماه رمضان شریف بسال یکهزار چهل و چهار سنه ۱۰۴۴		لاهور در حریم پیر خود	شاهجهان	حضرت محمد میر بالا پیر صاحب	نقلست که اول ملا حامد صاحب از حالات چگونگی حضرت محمد میر صاحب پیر خود در محض انکار بود که اگر حالت انکار با تشریح نوشته آید قلم و زبان را طاقت نیست - که احوال انکار فرمان شرح وار نوشته درج کتاب کنند آخر رفته رفته از کسوت انکار برآمده مرید گردید و بعده بهمان صورت گشته است که کامل شد۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۷۸	آن دستگیر بے نظیر و پیر روشن ضمیر حضرت محمد میر المشهور میان میر بالا پیر ابن قاضی ساین دته قریشی هاشمی فاروقی که بچند واسطه بعمر رضی میرسد قدس الله سره العزیز ولی کامل و مکمل شدند۔	ولادت آن کرامت آمود در سیوستان بسال نهصد و پنجاه و هفت ۹۵۷ نوشته اند۔	۸۷ سال	وفات آن تارک کامل و عارف واصل قطب دوران بعد از نماز ظهر تاریخ هفتم ماه ربیع الاول بسال یکهزار و چهل و پنج ۱۰۴۵ سنه بوقوع آمد۔	لاهور	جهانگیر	حضرت خضر سیوستانی	نقلست که جناب محمد میان ابن قاضی ساین دته ابن قاضی قلندر فاروقی نواسه قاضی قاذن در دوازده سالگی از همگی علوم دینی فراغت و بخدمت ملاذ حضرت مرشد خود خضر سیوستانی کمالے کامل و اکمل گردید صاحب خوارق و کرامات بے غایات شد چنانچه کرامات وے بسیار اند. نقل بارے لشکر اسلام قلعه کانگره را محاصره بودند مگر قلعه مفتوح نمی شد سالار فوج مرید حضرت بود عریضه براد استدعاء دعا بخدمت شیخ فرستاد. شیخ دعا فرمود که چارم روز قلعه فتح شد انشاء الله پس همان شد آنچه شیخ صاحب فرمود. نقل. بارے مریدان حضرت را پسر نوجوان فوت شده آن از شدت غم و الم بخدمت مرشد کامل خود رسید شیخ حالش دید اضطرابش دیده فرمود مغموم و مهموم مباش که اهلیه شما حامله است انشاء الله تعالی بخانه رفته رفت معلوم کرد که در اصل زوجه اش حامله بود بعد الیوم پسری آورد و این نیز شیخ فرمود در اصل دختر بود اما از خدا درخواستم که فرزند نرینه شد۔
۷۹ و ۸۲	آن خورشید مصر سلطنت جلال و جاه حضرت غلام غوث شاه و حاکم شاه از سادات کرام و خاندان عالیشان اوچ هستند صاحب کرامات علیه و مقامات جلیه شدند قدس سرهم	ولادت آنحضرت سید غلام غوث در علی پور که چهار کروه بطرف شمال از لاهور است۔		وفات حضرت سید غلام غوث بسال یک هزار و چهل و پنج ۱۰۴۵ سنه و وفات سید حاکم شاه بسال یکهزار و چهل ۱۰۴۰ سنه بوقوع آمد۔	علی پور در لاهور	جهانگیر	مرشد حاکم شاه سید غلام غوث بود و مرشد غوث برادر خود بودند۔	نقلست که اول اجل سید ظهور الدین جد امجد حضرات از اوچ شریف بجانب لاهور تشریف شریف آوردند و سید غلام غوث و حاکم شاه اولیائے کامل و مکمل عهد جهانگیری شاهجهانی شدند که چون بباعث صد دریائے راوی بخوف انهدام مزارات نعشهائی حضرات از مواقعه قبور برآوردند و دیگر فوتیدگی اعرصه از دو صد سال زیاده گذشته بود لاکن نعش سید غلام غوث و نعش سید عیوض علی نبیره سید غلام غوث و نعش سید صدر الدین ابن سید عیوض علی شاه همان طور تازه تازه برآه شدند که دفن شده بودند نقلست از گورستان حضرات کسی را حکم چوب بدین نیست و نبود روزے وصیان سنگه وزیر رنجیت سنگه بغرور حکومت چوب مسواک از درخت گورستان حضرات برید و مسواک کرد همان روز و همان وقت به تپ شدید گرفتار گردید زانه متغیر نمود و از این فعلے برائے آینده تائب شد آنگاه جان عاز نتیجه تپ شدید رهائی یافت و دیگر کرامات بسیار اند
۸۳	آن عالیجناب فیض بخش والا جاه حضرت سید بلاول شاه ابن سید عثمان ابن سید عیسے قادری و لاهوری۔	ولادت حضرت شیخو پوره آباد کرده اجداد آنحضرت که همایون بادشاه از هرات آمده بودند۔		وفات آن والا صفات وقت عشا شب دوشنبه تاریخ هشتم ماه شعبان بسال یکهزار و چهل و شش ۱۰۴۶ سنه	لاهور در محله دروازه	جهانگیر	حضرت سید شمس الدین لاهوری قادری	نقلست که حضرت غربا نواز کمال متقی و زاهد عابد و مجاهد و قایم اللیل صائم الدهر صاحب خوارق و کرامات بودند و در هر امورات پابند حکم شرع شریف بودند نقلست که شبے در مطبخ لنگرخانه آنجناب دزدی بخیال نقصان ساتی مالی درآمد هنوز چیزی نیافت که نابینا شد. پس بگوشه آن لنگرخانه بدالبست خود خفیه بنشست چون صبح شد و وقت اجرای لنگر شریف در رسید لانگری را بخود خوانده فرمودند که شخصے بگوشه لنگرخانه نشسته است آنرا نان دیگران ده چند ده که از دو شب نیز در فاقه است لانگری رفت مگر آن شخص نان نگرفت و گفت اول مرا نزد حضرت برید پس بردند تائب شد و مرید گشت۔
۸۴	آنجناب موصوف در بزرگواری حضرت سید عبد القادر بخاری که از خاندان سادات عظام و کرام بوده	ولادت حضرت خلاصه دودمان نبوی جگر گوشه مرتضوی در اکبرآباد است		وفات آن بلند صفات مظهر عنایات بسال یکهزار و پنجاه سنه بوقوع آمد	اکبرآباد	شاهجهان	قادریه	نقلست که حضرت جناب فیضمآب سید عبد القادر تمام روز در تدریس طلباء عام صوری می ماند و نصف شب ورد بالیقین مریدان و معتقدان اهمیان حضر میشدند و هر یک خوش نصیب را از فیوضات لا فانیات خود حصه میدادند و خلق نبوی صلے الله علیه وسلم از وجود وجود خود هویدا میفرمودند و باقی نصف در عبادت در درگاه عالم و ریاضت خرج میساختند مطلب از کارخانه العالمگاهی فرابودے

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
٨٣	آن در علوم صوری و معنوی کامل و اکمل و در شریعت و طریقت و حقیقت عالم اجل حضرت شیخ عبدالحق که کاشف معانی ادق بود و برگزیده علما و فضلا دوران و زمان قدس سره اعلم الله ذکره وشانه۔	ولادت آن عالم باعمل در ماه محرم بسال نهصد پنجاه و هشت ۹۵۸ سنه بصدور پیوست	۹۴ سال	وفات آن ذات مصدر فیوضات بسال یک هزار و یک ۱۰۰۱ سنه بوقوع آمده است	دهلی	شاهجهان	حضرت موسی پاک شهید و پیر صحبت حضرت شیخ عبدالوهاب -	نقلست که آنحضرت بابرکت بسیار مقبول بارگاه یزدانی بود و از فحول علما و عزیز فضلای دوران شدند و در زمان جهانگیر بادشاه نزد بادشاه قبولیت عظیم پیدا اشتند حاجات بسیاری و فقرا بعرض میرسانیدند و در دفع زندقه و الحاد بسیار میکوشیدند و در علم حدیث و تفسیر باقصی الغایت تکمیل بهم رسانیدند و صاحب تصانیف بسیار شدند چنانچه مشکوة شریف عربی و فارسی از تصانیف وی است و اکثر مواقعه که از مشکلات و محالات بودند ترجمه آسان و سهل تر آن در بیان آورده اند و بغیر آن کتاب صراط المستقیم و اخبار الاخیار و شرح فتوح الغیب و کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب در احوال مفصل مدینه طیبه وغیره رسائل عمده عمده در سلوک و تصوف تصنیف کرده اند و با شیخ احمد مجدد الف ثانی نهایت برخلاف مزاج و رواج او بودند و بحث هم با صاحب مجدی بود که شرح وی در این تنگ جای قلیل گنجائش ندارد آخر بعلت مدید و عهد بعید فیمابین هر دو حضرات صفائی کلی بوقوع آمد
٨٤	آن فیض یافته بارگاه حق میر عنایت الله شاه مشهور بسکین شاه که پیر کبیر لاهوری بود۔	ولادت آنحضرت سعادت آمود در شهر لاهور		وفات آن بابرکات جامع کمالات بسال یکهزار و پنجاه و دو ۱۰۵۲ سنه	لاهور	شاهجهان	حضرت عبدالحکیم بالا پیر -	نقل است که آنحضرت صاحب کمالات صوری و معنوی و در بزرگی کامل و مکمل بودند و آنجناب فیضماب برای قوت حلال کاشت زراعت میکردند ناگاه که موقعه زراعت یعنی زمین زراعت بارانی بود سالی اتفاق امساک بارش باران بوقوع آمد و زراعت بارانی کلی و جزوی بکلی خشک گردید لاکن آن مزروعات خشک و تهبا رشاندند که آن کاشت میر عنایت الله بود بر فرق زراعت امیر صاحب سبز و شاداب ماند
٨٥	آن سراپا نور و منور جبین جگر گوشه جناب ختم المرسلین حضرت محمد مقیم محکم الدین فرزند حضرت سید ابوالمعالی ابن سید محمد ابن سید بهاءالدین بهاول شیر گیلانی قدس سره ولی کامل و مکمل و بزرگی صاحب حلم و توکل بودند	ولادت آنحضرت بابرکت برین موقعه که حجره شاه مقیم لاهور معروف است بسال یکهزار سیزده ۱۰۱۳ سنه بصدور آمد	۴۲ سال	وفات آن عالی ذات بسال یکهزار پنجاه و پنج ۱۰۵۵ سنه بوقوع آمده از خزینة الاولیا رحلتش و سندش ۱۰۵۵ سنه فقر آمد نیز جان عالی جنان مقیم در بهشت ۱۰۵۵ سنه	بمقام موصوف	شاهجهان	مرید و خلیفه پسران پیر حضرت حیات المیر جمال الله [illegible] -	نقلست که آن سلاله خاندان نبوی و نقاوه دودمان مرتضوی در علم ظاهری و باطنی و تقوی و شجاعت حلم و سخاوت و کمالات کرامات یگانه روزگار خود بودند وقتیکه پدرش زبدة الاصفیا حضرت ابوالمعالی از دار ناپایدار بروان خرامیدند سید محمد مقیم محکم الدین زنده پیر برادرش خرد ساله بودند و هر دو صاحبان زیر سایه ربانی پرورش یافتند روزی حضرت شاه محمد مقیم مرقد شریف جد امجد را در بغل گرفته بخواب بودند ارشاد شد که ای نور العین حصه فیوضات برای تو نزد حضرت حیات المیر است برو بگیر پس حضرت از آنجا برخاسته بجانب لاهور روانه شدند که حکم آنجا چون بمقام گورستان میانی واقعه لاهور رسید جناب حضرت المیر و شان حضرت ملاقی گشتند آنچه نصیب بود نعمای عظمای فراوان بمحکم الدین عطا کردند و بیعت نیز فرمودند چنانچه یک بیت گفته سید محمد مقیم شاه نوشته آید باید خواند ؎ مرا مزنی هجران بدان بمطر پرورد که موجب حسن و جمال گردید نقل دیگر روزی حضرت شاه را از زراعت زردک کاشته دهقانی اتفاق گذر افتاد خادمان را فرمودند این همه زردک از زمین برآرید برآوردند گر در دل انکار آوردند که حضرت شاه بی اجازت چرا ارشاد فرمود علی الصباح دهقانی آمد فریاد کرد که زردک مانند حضور گذاشته بودم دشت زرده شده بود حضرت بخشیدند و خود زردک آن سید دهقان خوش شد و خادمان عمل کننده را تسلی گردانیدند
٨٦	آن پیرو منصور ازل عاشق صادق ولی بدل حضرت شیخ مادهو از خلفای گزینان	ولادت با سعادت حضرت در لاهور بسال نهصد و هشتاد و سه ۹۸۳ سنه	۷۳ سال	وفات آن ذات جامع کمالات بتاریخ دوم ماه ذی الحجه بسال یکهزار و پنجاه	لاهور	[illegible]	حضرت شیخ حسین	نقلست که در اوائل حضرت شیخ مادهو برهمن بچه بود و شیخ حسین قدس الله سره العزیز را بران نظر الفت و محبت افتاد چون از ازل نصیب نیک بود بنور اسلام آراسته گردید روزی حضرت شیخ حسین در محفل برقص بودند که شیخ مادهو بحضرت شیخ حسین مشرف شده بیعت شد و در سلک ایام کامل و مکمل گردید نقل دیگر که باری زمان سنگهه راجا به دکهن با سخت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ عصر	از مرشد رشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	و معشوقان خیرخواہان حضرت شیخ حسین ا	″		و ششش ۱۰۵۶ سنہ	″	″	″	ترین دشمن اتفاق جنگ افتاد و بخدمت شیخ آمده استمداد دعا طلب کرد پس دعا کرده فرمود که برو فتح بنام تو خواهد گردید پس همان بعون ملن سنگ با دشمن جنگ کرده غالب شد
۸۷	آن مظہر فیضِ سبحانی حضرت شیخ بہاری رحمة الله علیه الباری بزرگے عالی ہمت و صاحب خوارق و کرامات بود قدس سره	ولادت باسعادت آن جناب حاجی پور پنجاب است		وفات آن عالی ذات بابرکات بسال یکہزار و شصت ۱۰۶۰ سنہ بوقوع آمد۔	در لاہور	شاہجہان	حضرت میان میر بالا پیر	نقلست که شخصے را طفل بیروص بود که تمام جسم وے بداغہائے سفید برنگ و بدشکل بود بخدمت شیخ آورد ذات شیخ از زبان درفشان فرمودند که پس این طفل را تریک اطبار نبریدا انشاء الله علاج این طفل من خواہم کرد درست خواهد شد آنحضرت یومیه بر یک یک داغ کلام خوانده دم میفرمودند که ہمگی بدن آن خوب ترین و شفایاب شد نقل دیگر حضرت داراشکوه فرموده که بسال یکہزار و پنجاه و یک ۱۰۵۱ سنہ مرزا صفی بیگ با دشاهاراده کرد که ملک بادشاهان را بعلی غصب کند پس برای وی بخدمت حضرت شیخ سوال کرده و استمداد دعا کرد فرمودند خود
۸۸	آن در دریائے جلال و جلال فراوان فیاض بیکران حضرت شاہ سلیمان قادری از انجا که غرض او شان فقر را درلباس کسب پوشیدنی بود پس پیشه نعلین دوزی اختیار کرده بودند	ولادت باسعادت حضرت بزرگ باکمال موضع بھلووال بود		وفات آن عالیذات علو مراتب بلند مدارجات بسال یک ہزار و شصت و پنج ۱۰۶۵ سنہ بوقوع آمد۔	بھلووال	شاہجہان	حضرت معروف چشتی صاحب۔	نقلست که حضرت مدام و مستدام در مراقبه می ماند شخصے از ہمسایگان که از منکران حال آن ذات گرامی و عظامی بود براه تمسخر نقل مراقبه شیخ میکرد و پیش مردمان ناحق شناس نقال مقرر شده بود روزے ذات شیخ بحالت راه روی طاقی وی شد فرمود ای بندهٔ خدا ما فقر او دروازه خدا عزوجل ہستیم ترا لازم و مناسب که مزاحم حال مسکینان مباش و مرا بخدا بسیار الله نقل کنی کسی اہل دولت انقل کن که چیزے ترا نیز یابی بجواب شیخ آن بدبہره گفت که ہمه جہان فقیر است بلکه روبروئے شیخ ہم نقل آغاز نمود چنانچه سه بار نقل کند دیگر درانتہائیت کج شود پس آنحضرت آن ناجوان مرد منکر حال مردان خدا را فرمود که خبردار باش اے اوباش ناشناس انشاء الله تعالیٰ بحکم پروردگار جبار قہار ہمیں صورت و شکل خواہی ماند درین جہان و بنزد آن جہان در آن جہان خواہی یافت پس کج ماند و بمرد
۸۹	آن پروردهٔ نقش ہائے ابد جناب ایزد حضرت شیخ جان محمد حضوری فرزند سید شاہ زین سید محمود حضوری قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت آن گل گلزار سیادت و نقابت شہر لاہور است		وفات آن فرخنده صفات بسال یکہزار شصت چار ۱۰۶۴ سنہ یا یکہزار شصت و پنج بوقوع آمد	در لاہور	شاہجہان	حضرت والد ماجد خود۔	نقلست که جناب قدسیمآب اولی الخطاب حضرت سید جان محمد از سادات بلند مدارج است موسوی النسب با تفصیل سابق ازین در احوال حضرت غریب نواز سلالہ خاندان والاشان سید محمود صاحب نوشته شد اگر کسے اولاد امجاد یا مرید راسخ اعتقاد را اراده دیدن نسب نامه فیض شمامه بوده باشد در ذکر آنحضرت که درین سلسله شریفه عالیه سابق نوشته شده دل خود را اندین شجره و حالات اسلاف اشراف با مرشد خود مسرور و شاد ان کند سادات کامل و بزرگان اکمل بودند۔
۹۰	آن بحر تفکر و سکوت حضرت شیخ محمد صالح قادری کمال پر ہیزگار بودند قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت غریب نواز بـ ال		وفات آن مظہر کرامات بتاریخ نہم ماه ذی قعده روز جمعه بسال یکہزار و شصت و ہفت ۱۰۶۷ سنہ	در اکبرآباد	شاہجہان		نقلست که حضرت بابرکت جناب شیخ صالح محمد ملقب بلقب شیخ الشیوخ بودند کمال عالم و کامل اکمل بودند و در علم ظاہری و باطنی طاق و شہره آفاق بودند عارف معارف و ناشر شریعت پر عظمت و طریقت و حقیقت بودند و پہلوان میدان محبت و شوق و ذوق الٰہی جان شار بودند در قناعت و صبر و توکل علی الله ماسوائے الله لاثانی شمار شدند از دنیا و دنیا داران محض محترز و مدام و مستدام در یاد الٰہی سرگرم صائم الدہر و قائم اللیل بودند ذوق یافتند و در محبت حقیقی رفتند
۹۱	آن قطب آفاق حضرت سید عبدالرزاق مشہور سید چراغ ابن سید عبدالوہاب ابن سید عبدالقادر	ولادت آنحضرت بابرکت در لاہور بصدور پیوست		وفات آن عالی ذات جامع کمالات و کرامات بتاریخ دوم	در لاہور	شاہجہان	حضرت والد ماجد خود	نقلست که حضرت جناب سیادت و نقابت مآب سلطان آفاق حضرت سید عبدالرزاق از اولیائے زمان و اعاظم مشائخ عالیشان و بلند مکان قادریه ہستند علوم ظاہری و باطنی و سخاوت و شرافت و نجابت دران حضرت بحدے بود که

[illegible]

شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موقع مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	ثمامات ابن سید محمد غوث بالا پیر ابن سید زین العابدین ابن سید عبدالقادر ثانی ابن سید محمد غوث جیلانی	"		ماه ذی قعده بسال یکهزار و شصت و هشت ۱۰۶۸ سنه	"	"	"	تتمهٔ ازان قلم و دزبان را چه طاقت که در تحریر آید و حلم و حیا و رحم و عطا چندان که النسان ضعیف البنیان را یارای نیست که بیان سازد و چون متولد شدند جدش امجد فرمود خدا چراغ داد ازان چراغ شدند۔
۹۲	آن مظهر فیوضات صاحب اجلال و جاه حضرت سید مصطفی شاه ابن سید عبدالرزاق جیلانی قدس سره	ولادت آنحضرت با برکت و دریای نعمت و رحمت در لاهور است۔		وفات آن جامع کمالات بتاریخ سیزدهم ماه شعبان المعظم بسال یکهزار و هشتاد و چهار ۱۰۸۴ سنه	لاهور	شاهجهان	حضرت والد با جد خود	نقلست که حضرت غریب نواز و فیاض بی انداز جناب مصطفی شاه هفتم فرزند ارجمند حضرت سید عبدالرزاق جیلانی بودند صاحب خوارق و کشف کرامات بود اگر کسی با اعتماد با مردمان کرامات ظاهر کردندی میفرمودند که مرا فلان فلان پیر اینچنین کلام فیض التیام از زبان فرموده ورنه خود مرا از چگونه طاقت کرامت این چنین بود۔
۹۳	آن خورشید سپهر هدایت و مهتاب برج کرامت دریای فیض و رحمت مستقیم صراط شریعت و طریقت رهبر ولایت حقیقت حضرت ملاشاه ابن ملا عبدی قدس الله سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت با برکات در موضع ارکسان من مضافات روستان بدخشان بود فایده بسیار اهل تشیع را بروز علم براه راست آوردند		وفات آن جامع کمالات و کرامات مظهر توجهات ولی کامل و مکمل بسال یکهزار و شصت و نه ۱۰۶۹ سنه بوقوع آمد	لاهور	شاهجهان	حضرت میان میر بالا پیر	نقلست که حضرت ملاشاه صاحب یار خاص و غمخوار بالاختصاص حضرت میانمیر بالاپیر بودند صاحب مقامات علیه حالات جلیله و کمالات و کرامات بیغایات شمار شدند بحالت تجرد بتلاش و طلب حق برآمده جانب هندوستان رخ نهادند مگر اول سه سال در کشمیر ماندند بعد در لاهور وارد و از لاهور باگرو شدند و خبر در راه کسی شخص تعریف حضرت میانمیر بالاپیر نمود الغرض بخدمت میانمیر رسیده بیعت گردید در ریاضت و مجاهدت چنان کوشید که از همه یاران سرفراز و ممتاز گشت و بدستی دنیا و دنیاداران همه افرستاد کامل و مکمل شدند نقلست از داراشکوه علیه الرحمة که روزی حضرت بکتاب خود قلم بند کرده که روزی در دل من خطره افتاد که دیدار خداوند چگونه حاصل خواهد گردید باوجودیکه بخدمت شیخ نشسته بودم تا توانستم که به سیم شب در خواب بودم که حضور پاک صلی الله علیه وسلم را بخواب زیارت کردم فرمودند خداوند کریم قادر است بهر طوریکه مومنان را دیدار عطا فرماید بهر صورت دیدار پروردگار مومنان را نصیب حاصل خواهد بود ازینجا واضح شد که منکران یعنی اهل موعث ابنا انکار کافر هستند
۹۴	آن شاه و رهبر و شهید در رحمت شهزاده عظیم الشان و مقبول درگاه یزدان حضرت داراشکوه فرزند کلان شاهجهان بادشاه قدس الله سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت غواص بحر رحمت بتاریخ بیست نهم ماه صفر بسال یکهزار بیست و چهار ۱۰۲۴ سنه	۴۶ سال	شهادت آن بیگناه یکم ماه محرم الحرام بسال یکهزار هفتاد ۱۰۷۰ سنه بوقوع آمده	دهلی	اورنگ زیب	حضرت ملاشاه بدخشانی	نقلست که حضرت شهزاده والاتبار خورد و بزرگ و فقرا خدا دوست را دوست میداشت مدام در خدمت گذاری اهل شرف مشرف ماندند در عبادت و مجاهدت باوجودیکه شهزاده خاصه قوم افغان چنان مصروف میبود که از حد نماید لاکن تقدیر قادر قدیر چیزی دیگر است که بحکم حاکم حی قیوم لایموت واقع میشود و اراده الهی چنان بوده باشد که اورنگ زیب برادرش باوجودیکه خرد بود در پی قتل برادر کلان افتاد آخر مسمی جیون نامراد که یکی رئیس بود شهزاده را گرفتار کرده فرستاد و آن نا خدا ترس بیگناه او را به پسرش سلیمان شکوه بکشت بلکه پدر خود شاه جهان را قید نمود و برادران مرزا شجاع و مرزا مراد را نیز قتل ساخت حیف دنیا که روسیاه بسازد
۹۵	آن منبع جود و احسان حضور صفی الله معروف سیف الرحمان فرزند دلبند حضرت سید محمد مقیم	ولادت حضرت بمقام حجره شاه مقیم بسال نهصد هشتاد و پنجم ۹۸۵ سنه	۵۹ سال	وفات آن جامع کمالات صوری و معنوی بتاریخ نهم ماه ربیع الاول بسال یکهزار	حجره شاه مقیم	اورنگ زیب	حضرت والد با جد خود	نقلست که حضرت سید صفی الله کریم الاخلاق و عمیم الاشفاق و جامع علوم صوری و معنوی بود واقف رموز ظاهری و باطنی بود و بنابر همه امورات امور دینی و دنیوی زبان حق ترجمان وی سیف قاطع بود ازین باعث حضرت سیف الرحمان گفته اند نقلست که روزی معمار را بخدمت خود طلب کرده او را از زبان بدخشان فرمودند که تعمیر

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قبو مزار	بادشاه	مرشد ارشاد	خلاصه کیفیت
ایضاً	محکم الدین حجروی که مظهر تجلیات مقیمه و مصدر صفات کریمه بود قدس سره ونور الله مرقده واعظم الله ذکره	فایده روزے شخصے رافرمودند که دربلغ شما فلان درخت خشک است چون آن دید خشک بود		دهشتاد سنه ۱۰۸۰	″	″	″	روضه شریف پدرم بزرگوار از بواعث ضروریات است فهرست خرج ضروری هرقسم تیار کرده حاضرکن که تعمیر شروع شود معمار مذکور الصدر بوقت صبح آینده فهرست تیار نموده حاضرساخت ملاحظه کرده ارشاد دادند که هرچه یومیه خرج باشد بوقت نماز صبح آمده اززیر مصلے برداشته خرج کنی پس معمار هرروز حاضر شده ورزیر مصلی را برداشته خرج یومیه میبرد روزے عرض که قدرے خرج درج فهرست نشده بود ضرور عطا شود که کار تعمیر کامل گردد فرمودند حال معطل است باز بحضور والد ماجد خود عرض کنم هرچه فرمان آید تواند شد
۹۶	آنجناب فیضمآب حاجی الحرمین الشریفین مقبول بارگاه الٰهی عالیجاه حضرت شیخ جمیل الله که کمال زاهد وعابد ومتوکل بودند قدس سره العزیز	ولادت آن حضرت باسعادت در لاهور		وفات آن عالی ذات وجامع کمالات بسال یکهزار هشتاد ودو سنه ۱۰۸۲ بوقوع آمده است	لاهور در احاطه کوچه قدم رسول مقبول است ودر محله ... موجود است	اورنگ زیب	از ملا اول مرید شیخ عبدالله مروی بعد مرید شیخ حسین محمد ... اند	نقلست که شخصے باسم غلام رسول سوداگر از مریدان ومحبان حضرت بود ازان جناب برائے رفتن حج اجازت خواست ذات شیخ فرمود که هفت حج کرده ام ثواب یکی بشما خواهم داد آن سائل عرض نمود که برائے زیارت رسول پاک صلی الله علیه وسلم کمال شوق است فرمودند امشب باش فردا اختیار تر باقی است چون شب آمد سوداگر خفت بخواب حج اداکرد وزیارت روضه مقدسه حضور پاک صاحب تاج ولولاک صلی الله علیه وسلم نصیب حال وے گشت گویا بهمین شیخ بهر دو مطالب مستفید شد چون روز روشن گشت بصدق دل بحضور حضرت شیخ حاضر شده مرید گردید وهرچه از مال ومتاع در قبضه خود میداشت براه خدا بخدمت مرشد ارشد خود داد حضرت جمیل الله رحمة الله علیه بخرچ آن مال برقدم شریف حضور پاک صلی الله علیه وسلم روضه مقدس بنا ساخت که تاحال ثواب او جاری است
۹۷	آن شاخ سرسبز شجر عظیم الشان نبوی حضرت سید محمد هاشم ابن سید صوفی جیلانی از اولاد حضرت محمد غوث اوچی که از حلب شریف آورده اند-	ولادت حضرت بابرکت در لاهور بسال نهصد شصت وهشت سنه ۹۶۸	سال ۱۲۰	وفات آن صاحب خوارق وکرامات بتاریخ هفتم محرم بسال یکهزار وهشتاد وهشت سنه ۱۰۸۸ روز جمعه	لاهور	اورنگ زیب	والد ماجد خود	نقلست که آنحضرت بابرکت سیادت ونقابت دستگاه دوازده سالگی در سیر ملک ها عرب شریف وعجم عراق شام وغیره صرف کردند ودیار امصار بسیار روهشیار دیدند واز مشائخان روئے زمین فائده ها گرفتند وبرمزار پرانوار حضرت شمس الدین جد الاجداد امجاد خود در حلب مدتے متوقف ماندند وبهره نیک حاصل کردند- سابق کامل ومکمل بود باقی بزرگے اکمل شدند-
۹۸	آن گل گلستان نبوی وسرو سهی گلزار مصطفوی حضرت سرور دین حضوری قدس سره العزیز-	ولادت باسعادت حضرت پر از کرامت در لاهور		وفات حضرت بتاریخ یکم ماه شوال روز جمعه سنه ۱۱۰۲ یا سنه ۱۱۰۸	لاهور در ... خود	اورنگ زیب	والد ماجد خود	نقلست که درخاندان عالیشان حضرت سرور دین صاحب از عهد جناب فیضمآب سراپا مسعود حضرت سیدنا سید محمود صاحب در چهار پشت فیض رسول نمای ماند بلکه بسیار کس ازان مردمان باین امید شاید هدایت ازلی مهربان غربا نواز را قوت مهربانی وشفقت دست داد که هزار کس را بخدا رسانید-
۹۹	آن پیر روشنضمیر ودستگیر منیظر حضرت سید محمد امیر ابن حضرت که از سادات کرام حجروی سجاد حضرت سیف الرحمان جیلانی واولاد امجاد	ولادت باسعادت آنحضرت بمقام حجره شاه مقیم محکم الدین جد امجد خود است که مشهور وزیارت جهانیان		وفات ذات والا صفات بتاریخ بیست هفتم ماه جمادی الثانی بسال یازده صد ودو سنه ۱۱۰۲ بوقوع آمد وفایده درایام	حجره شاه مقیم ... محکم الدین	اورنگ زیب	والد ماجد خود	نقلست در ولایت وکمالات وکرامات عبادت ومجاهدات تحمل وصبر شکر وتوکل آن ذات گرامی چه نوشته آید که در مراتب ومنازل قدم برقدم اجداد وامجاد بودند نقل دیگر سید اشرف لاهوری که صاحب دعوت اسمائی الٰهی بود بباعث ناطه نسبت دختر از روسائے قوم کهوکهر بخدمت بادشاه دهلی مقدمه برپا کرده سید محمد امیر را طلب کنانید سید موصوف در دهلی رفته برون از شهر خیمه زدند وبادشاه خبر شد بادشاه سید اشرف را که آنوقت ملازم و امیر دربار بود حکم داد که تا فیصله مقدمه برون از شهر باش وبغیر طلب شدو در دفتر شاهی خود را حاضر مکن که پاسداری کردن شرع شریف جائز نیست سید اشرف بلحاظ بے غرتی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	ذوکر حضرت سید بهاول شیر سابق گذشت اعظم الله ذکرهٔ حضرت بهاول شیر بودند قدس الله سره العزیز	است که آنجا مزارات مقبولان خداوند-		مقدا این مضمون یادکردند هیهات سکیشیم وفا سکیم طریقت عشق آنچه باسکینم	؍	؍	؍	خود از پیروی مقدسه دست بردارد و سید محمد امیر سرفراز شده بدولتخانه رسید نتیجه صبر بود نقل بموقعه شهر دهلی شبی که علی الصباح یوم پیشی بدفتر شاهی بود شخصی بقامت دراز بخدمت حضرت آمده عرض کرد که بادشاه برگشته مزاج است شاید حضور مقدمه ضرری رساند اگر ارشاد باشد امشب فیصله وی کنم یعنی قتل کنم فرمودند طریقه ما صبر است امید بادشاه عدالت کند ورنه از خدا درخواست کنم که بادشاه دیگر خواهد بود آن شخص جن بود و مقدمه بر حضرت شده گردید
۱۰۰	آن فیاض زمان حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حاجی محمد قادری شهبو نوشاه گنج بخش ابن حضرت عالیقدر حاجی علاء الدین که هفت بار حج کرده بودند قدس الله سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت در موضع کهکهیان والی که نهایت مشهور بستی بود		وفات آن مصدر مکارم و عنایات بسال یازده صد و سه ۱۱۰۳ بوقوع آمده	نوشهره پنجاب	اورنگ زیب	حضرت شاه سلیمان قدس سره	نقلست که روزی یکی شخص قوم حجام از موضع ماهو کی بخدمت فیضدرجت حضرت شیخ در نوشهره مشرف شده عرض کرد که یا حضرت زراعت کاشته من از زین موقعه دو کروه است میخواهم که اگر آنجا قدم رنجه فرمائید امید قوی است که باعث برکت خواهد گردید و خاصه افتخار این کمترین خواهد بود ازانجا که فقرا ذات کریم میباشند دعوت وی قبول فرموده ارشاد تیاری فرمودند اما وقت نماز عصر بود خادمان بعرض رسانید که یا قبله وقت اخیر است و موقعه دو کروه پخته و در میان آن آب هرگز نیست اول اینجا نماز عصر ادا کرده آید فرمودند انشاء الله نماز آنجا رفته بخوانیم آخر روانه شدند هنوز آفتاب همان جا بود که بمنزل مقصود رسیدند نماز ادا کردند و فرمودند خادمان را با خداوند کریم رانندگان هستند که اگر آفتاب مهتاب را بگویند ایستاده باشید پس مجال نیست که از جای خود تحرک کنند یا عدول نمایند-
۱۰۱	آن خلاصه خاصه آل اطهر سرور کائنات حضرت جعفر ابن سید حاجی محمد قاسم ابن سید موسی علی جیلانی قدس سره	ولادت حضرت نوزدهم جمادی الثانی روز خمیس بسال یکهزار یک ۱۰۰۱ ه	۶۶ سال	وفات آن صاحب کرامات نهم رجب المرجب بسال الله زده صد هفت ۱۱۰۷ بوقوع آمد	[illegible]	اورنگ زیب	حضرت والد ماجد خود	نقلست که جناب فیضمآب حضرت شاه صاحب در همگی علوم و فهوم و در زهد و تعبد و خلق و خوارق و کمالات و کرامات و سخاوت و نیکو عادات و شجاعت بغایات یگانه روزگار بودند و مدام در ستدام و ریاد الهی عمر عزیز خود را صرف فرمودند و ماسوای الله و فرمان رسول مقبول التفات [illegible]
۱۰۲	آن گل گلزار سیادت و نقابت نخل خیابان حضرت و نجابت خلاصه آل اطهر حضرت شیخی کرم جناب سید عبدالحکیم صاحب جیلانی قدس سره السامی-	ولادت باسعادت آن حضرت گل گلزار سخاوت و مروت بسال یکهزار سی و یک ۱۰۳۱ در شهر لاهور آمد-	۷۷ سال	وفات آن جامع کمالات بسال یکهزار یکصد و هشت ۱۱۰۸ بوقوع آمده-	لاهور	اورنگ زیب	والد ماجد خود	نقلست که شجره نسب آنحضرت بدین گونه جاری میشود حضرت سید عبدالحکیم ابن سید بایزید ابن سید نظام الدین ابن سید محمد ابن سید مبارک ابن سید نجم الدین ابن سید نور الدین ابن سید بهاء الدین ابن سید یعقوب ابن سید یحیی ابن سید قاسم ابن سید منصور ابن سید شرف الدین ابن سید عبدالرحمان ابن سید الملک ابن سید عبدالله صالح نصر ابن قطب آفاق سید عبدالرزاق ابن اشرف در زمان در من حضرت ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره العزیز در پرده پوشی علاوه دیگر مدارجات بر حضرت ختم بود نقل است که روزی حضرت در موضع قصوریانی بخانه مریدی تشریف بردند مرید برای حاضری حضرت برنج پخت اما بر طعام برنج بجای شکر تری نمک پاشیده حاضر ساخت آنحضرت طعام را حسب رضی خود تناول فرمود و مرید را چندان نیز نگفت که بجای شکر تری نمک چرا پاشیدی چون بقایا طعام ازان حضرت برداشتند و خوردند واضح شد که سراسر نمک است مرید بالحاح عرض کرد که قبله قصوری عظیم است خطا معاف شد فرمودند بابا مرا از نمک خبری نیست ما شکر تری خوردیم
۱۰۳	آن ولی کامل و اکمل عامل حضرت سید محمد فاضل متوکل ابن سید	ولادت حضرت بابرکت در شهر لاهور		وفات آن عالی درجات دوم ماه ذی الحجه بسال	لاهور بیرون از شهر	اورنگ زیب	والد ماجد	نقلست که صبر و تحمل و بردباری بر آل نبوی ختم است حیات باشد خواه ممات اما جلال نیز خاصه این خاندان است لاکن حتی الامکان صبر اختیار فرمایند چنانچه این حال موافق صبر الشان است که بعد وفات حضرت بادشاه اورنگزیب روضه شریف و مسجد شریف قریب خانقاه بنا نموده بود چون عمارات شاهی را

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهے	مرشد راشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	محمد هاشم جیلانی قدس سره العزیز از دنیا و مافیها کمال تارک وبری بودند	″		یازده صد دوازده سنه ۱۱۱۲ بوقوع آمد	″	″	″	ضعف لاحق گردید مسلمانان باوجود کلمه گوی خشت هائے مسجد شریف اکندیده عوض زند و نقد بفروختند گویا جنت را عوض دوزخ خریدکردند و مردم سکه خشتهای روضه شریف کندیده بر بنائے مندر نصب کردند افسوس مسلمانان است که باوجود کلمه گوئی ایمان یاد کردند نقل دیگر که چون حضرت سید محمد هاشم پدر والا قدر حضرت محمد فاضل وفات یافت سید محمد فاضل چنان گوشه گیر شد که بر ذوق تیدگی از خلوه بر آمدند
۱۰۴	آن جامع اعمال و افعال بهتر جناب حضرت خواجه محمد فضیل قادری که مدام در دریائے محبت و شوق الٰهی جل شانه مستغرق میماند قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت در کابل بوقوع آمد		وفات آن سوخته نیران عشق الٰهی بسال یازده صد یازده یا یازده صد دوازده سنه ۱۱۱۲ بوقوع آمد	کابل	اورنگ زیب	حضرت حاجی محمد نوشاه گنج بخش نوشاهی	نقلست که اول حین ایام حضرت محمد فضیل در سلاطت عالمگیر بادشاه ماند چون جاذب حقیقی بخود کشید تعلقات جهان و دنیا را چنان ترک کرد که مدام مدهوش محبت الٰهی بود و مدهوشی بر ذات شیخ چنان غالب آمد که از همه تکلفات شرعیه بیرون رفت روزے علمایان دین متین محمدی ویرا گفتند که نماز عین فرض خدا را چرا گذاشتی بجواب گفت مرا از فرائض هرگز عذر نیست اما اول وضو درست کنانید کوزه پر آب گرفته بر اعضائے شیخ آب انداختند مگر هیچ عضو یعنی دست پا و روئے شیخ آب تر نمی شد اگرچه آب افراندا ختند خشک می شد علمایان دست از شیخ برداشتند و بازهیچ نه گفتند چون وضو نشد نماز چگونه جائز است۔
۱۰۵	آن نیکو و احسن عظیم نهاد حضرت شیخ رحیم داد فرزند بزرگ و سجاده نشین شاه سلیمان قادری نوشاهی قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در موضع بهلووال		وفات آن عالی ذات عنایت کرم بے نهایات بسال یازده صد پانزده سنه ۱۱۱۵ بوقوع آمد۔	بهلووال		حضرت سلیمان نوشاه والاجاه	نقلست که حضرت کمال متوکل علی الله صاحب کرامات و کمالات و خوارق جمالی جلالی بودند ازانجا که حضرت ایشان زراعت خربوزه کاشته بودند و بران زراعت محافظ نبیره خود را نشانیدند روزے بران موقعه زراعت سپاهی آمد و چند خربوزه بزور و جبر ازان زراعت برکند و پرسید واجازت وقیمت بجائے خود اندست طبانچه محافظ زراعت ازد حال سپاهی حضرت واضح گردید فرمودند سزائے بدی خود خواهد یافت سپاهی دیوانه گشت تا چندان کفش بر سرش نمی زدند آرام نمیکرد آخر حضرت معافی خطا فرمود و بهبود شد۔
۱۰۶	آن زبده در آل اطهر حضرت سید عمر ابن محمد هاشم سید جیلانی قدس سره	ولادت بسال یکهزار سی و یک سنه ۱۰۳۱	۸۴ سال	وفات حضرت شاه نزدهم شعبان بسال یازده صد پانزده سنه ۱۱۱۵	لاهور	اورنگ زیب	حضرت [illegible] والد ماجد صاحب	نقلست که حضرت سید عمر عالم با عمل و متوکل و زاهد عابد و مجاهد بدرجه اول بودند و در سلوک قادریه قدسیه ساله نهایت عمده دارند اگر طالب بران عمل نماید زود بمطلب رسد و در عقائد اهلسنت کتابے تصنیف کرده اند که کسے را بران تعرض نیست۔
۱۰۷	آن گل گلزار حضرات پنجتن جناب سید حسن ابن سید عبدالله ابن سید محمود جیلانی	ولادت باسعادت آن نقاوه دوران سادات در پشاور است		وفات آن عالیذات بسال یازده صد پانزده سنه ۱۱۱۵ م	پشاور	اورنگزیب	حضرت والد ماجد	نقلست که آنحضرت غریب نواز فیاض بے اندازه در نسب آبائی سلسله خود نسبه قطب الآفاق حضرت جناب سید عبدالرزاق ملحق میشود والده ماجده آن حضرت در تمام دنیا رابعه وقت شمار شده اند نهایت بودند
۱۰۸	آن مظهر رحم و سخا مصدر حلم و حیا حضرت شاه رضا قادری ستار لاهوری که از بزرگان عالی همت بودند	ولادت آن حضرت در شهر لاهور		وفات آن جامع کمالات بتاریخ دوازدهم ماه جمادی الاول سال یازده صد پانزده سنه ۱۱۱۵ بوقوع آمد یا سنه ۱۱۱۷ نیز نوشته اند	لاهور	اورنگزیب	حضرت قاضی محمد فاضل [illegible]	نقلست که سلسله شریفه قدسیه حضرت عالیشان والاقدر بلند مکان بحضرت بابرکت جناب دیوان سر دفتر اولیائے کرام حضرت جناب دیوان محمد غوث گوالیاری میرسد نهایت عابد و زاهد بتربیت اول درجه حضرت عبدالرزاق صاحب میرسد و حصه بزرگی خود که از روز ازل نوشته بود ازان حضرت فیاض زمان گرفته بزرگے لاثانی بودند صاحب کشف و کرامات شدند که اگر حسن اخلاق باغیره حالات نوشته آید کتابے دیگر خواهد گشت۔
۱۰۹	آن طیبل گلزار نبوی و مرتضوی حضرت سید محمد صالح از سادات کرام ذوالاحتشام بود۔	ولادت آنحضرت بابرکت چک ساده		وفات آن والا صفات معدن تفضلات بسال یازده صد شانزده سنه ۱۱۱۶	چک ساده	اورنگ زیب	حضرت جان محمد [illegible] نوشاهی	نقلست که سید محمد صالح از شرفائے معظم و صلحائے اعاظم و اکرم ترین خلق الله فی زمان خود بود و نسبت بپیر روشن ضمیر خود چنان اعتقاد داشتند که هرچه از قلم و زبان به تحریر آید محض اندک بوده چنانچه مرشد و حضرت منور کرده دو کس لطف خدا بیت صاحب آئینه یکی محمد صالح دوم شیخ محمد صادق [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	وصال باکمال	عمر شریف	موضع مزار	بادشاہ عہد	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۱۰	آن پہلوان میدان دین متین حضرت شیخ صدرالدین قادری نوشاہی قدس سرہٗ	ولادت آن صاحب خوارق وکرامت	وفات آن بسالا صفات بابرکات بسال یازده صد هژده بوقوع آمد سنہ ۱۱۱۸			اورنگ زیب	حضرت نوشاہ	نقلست کہ اگر فیمابین پیر ومرید اتحاد حقیقی باشد کہ درمیان شیخ صدرالدین ومرشدش بود چنانچہ بارہا حضرت نوشاہ بحق شیخ صدرالدین میفرمود کہ اگر در حشر درمیان ما وصدرالدین دوزخ حائل باشد امید قوی است کہ صدرالدین در روے قدم نہادہ نزد من قدم خواہد رسید وشیخ صدرالدین در اوائل کار آہنگری میکرد وبعدہ ترک کلی کرد۔
۱۱۱	آن دریائے رحمت الٰہی حضرت شاہ درگاہی مرید وخلیفہ حضرت سید عبدالرزاق جیلانی یعنی چراغ جیلانی قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در ست گہرہ است	وفات آن عالیذات جامع کمالات بسال یازده صد بیست ودو سنہ ۱۱۲۲		لاہور	اورنگ زیب	حضرت سید عبدالرزاق چراغ جیلانی	نقلست کہ وفات شیخ نہایت ولی کامل ومتقی وفیاض زمان بودند نوشتہ اند کہ قریب مسکن آنجناب چاہیست کہ آن چاہ بابائی نوائیان والاشتہار ست وآب آن چاہ از انفاس شیخ دعا است ہر کہ طفلان با خوف بلائی بابائی ورتیے با آب آن چاہ غسل کنانند ہمان وقت اللہ تعالی شفا عطا فرماید چنانچہ تا حال بروز یکشنبہ ہزارہا مردمان مع طفلان بران چاہ موجود میشوند وطفلان را غسل میدہند ونان شیرین ونمکین تقسیم کنند فرمودہ شیخ است کہ این فیض مدام جاری باشد
۱۱۲	آن بندۂ حق سراپا مسعود حضرت شیخ تاج محمود فرزند حضرت سلیمان قادری قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرة بہلووال است	وفات آن جامع کمالات بسال یازده صد بیست سه سنہ ۱۱۲۳ بوقوع آمد		بہلووال	اورنگ زیب	والد ماجد خود	نقلست کہ شیخ تاج محمود صاحب کمالات مع کرامات بی نہایات چاہ جلال بود چنانچہ روزے فیمابین شیخ رحیم داد وشیخ تاج محمود ہر دو برادران حقیقی بباعث کسے امر تنازعہ بود ملا غازی کہ خادم شاہ سلیمان بود بجانب شیخ تاج محمود صاحب چیزے راست کرد وگفت با برادر کلان تنازعہ مکن شیخ فرمود از خداوند کریم خواستم کہ دست تو خشک شود ہمان شد کہ فرمود
۱۱۳	در مردان خدا عزوجل سعید ورشید حضرت شیخ عبدالحمید قادری از اعاظم خلفاء نوشاہ قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت	وفات آن احسن صفات جامع کمالات بسال یازده صد بیست وپنج سنہ ۱۱۲۵ بوقوع آمد				حضرت نوشاہ صاحب	نقلست کہ آن مرد خداوند کریم نہایت زاہد وعابد ومجاہد ومتوکل بود وصاحب حیا واتقا وسخا چنان کہ تا حیات جہان دنیوی در ہدایت وراہنمائی خلق اللہ بدل وجان کوشش نمود وبسیار ومشیار گمراہان را از کجروی براہ راست وحقیقت آورد وکلام وے کلام ہدایت بود وزبان وے پر اثر رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۱۴	آن ولی کامل وحید حضرت سید نور محمد ابن سید محمد امیر جیلانی مادرزاد ولی اقدس سرہ	ولادت باسعادت آنجناب صاحب خوارق و کرامات	وفات آن جامع کمالات معدن فیوضات بتاریخ نوزدہم ماہ ذی الحجہ بسال یازده صد وبیست ... سنہ ۱۱۳[illegible]	۴۳ سال	حجرہ شاہ محمد مقیم صاحب		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ چون حضرت سید نور محمد در ہر علم صوری وباطنی کامل اکمل شد سجادہ نشین حضرات حجرہ گشت نوشتہ اند کہ روزے بحالت طفلی شاہ صاحب پیش استاد اول پارہ قرآن کریم میخواند از انجا کہ اللہ تعالی ایشان را از اول بر معانی آیات بینات واقف کردہ بود بسیار گریہ مینمود استاد والدش احوال کرد او شان فرمود معاف دارید کہ از وجہ دیگر میگرید۔
۱۱۵	آنجناب سرور مغفور ابد حضرت خوشی محمد قادری از مریدان پاک عقیدہ حضرت نوشاہ قدس سرہ	ولادت آن بلبل گلستان نوشاہی	وفات مظہر عنایات الٰہی بسال یازده صد بیست وہفت سنہ ۱۱۲۷ بوقوع آمد۔		نوشہرہ		حضرت نوشاہ	نقلست کہ شیخ خوشی محمد بخدمت حضرت نوشاہ نہایت منظور ومقبول بود وقتیکہ حضرت نوشاہ را حالت سکر وجذبہ دامنگیر بودے بغیر این شیخ نزد دیگر کسے نمے رفت پس سخن واقوال چرب او شان را خوش نمودے ومعتقدان حضرت بسیار فقرا وعلما وصلحا میبودند ودر حق ہمگنان بخدمت شیخ نوشاہ کلمات خوبی گفتے۔
۱۱۶	آن صاحب زہد و ریاضت خداپرست تعبد ومجاہدت مقبول بارگاہ پروردگار حضرت حاجی [illegible]	ولادت باسعادت حضرة بابرکت در نوشہرہ پنجاب	وفات آن جامع کمالات ومظہر عنایات نیکو صفات بسال		نوشہرہ		حضرت نوشاہ	نقلست کہ روزے حضرت حافظ صاحب از زمیندار قرب وجوار خود چرخ چوب کہ آزاد ولاب گویند صرف برائے عاریتا طلب کرد مگر زمیندار محض انکار نمود بلکہ گفت اگر چرخ چوب ندہم چاہ من خراب شود فرمودند آرے پس چاہ وے چنان خراب شد کہ گاہے لائق کار آمد نماند نقل دیگر روزے دختر زمیندار ہمسایہ درخانہ حضرت خسرو حافظ صاحب چرخہ برود سرود میگفت حافظ صاحب در وجد شد مگر آن دختر از شرم بخانہ خود رفت ہمان او را دردشدید آغاز چنان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	اسم مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	فرزند ارجمند حضرت حاجی محمد نوشاه قدس سره العزیز	〃		یازده صد و سی ۱۱۳۰ سنه	〃		〃	درد شکم که قریب مرگ رفت پدرما در علاج بسیار نمود اما فایده نگردید اما او شان را معلوم شد که ناراضگی حافظ است رفتند و قصور کنانیدند و دختر بدستور سابق سرود کرد به بود و شفایاب گشت والله اعلم بالصواب۔
۱۱۷	آن عظامی گرامی جناب سید عبدالوهاب ابن سید سرور دین ابن سید محمود صاحب حضوری رح	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در لاهور است۔		وفات آن جامع کمالات روز جمعه بتاریخ بست یکم شوال بسال یازده صد و سی و یک ۱۱۳۱ سنه	لاهور		[illegible]	نقلست که آنجناب فیضیاب کامل و اکمل بودند که از وجود ذی جود آن احسن و مسعود محمود بسیار خلق الله را فایده عظیم رسید بلکه بشمار مخلوقات را از چاه ضلالت جهالت بحبل لیاقت و سعادت خود برآورده و براوج عزت خداشناسی رسانیدند و تمام مستفید و مستفیض گردیده
۱۱۸	آن زنده دل مرد خدا عاشق صادق ذات کبریا متوکل و متقی حضرت شیخ محمد تقی گکاوری قدس سره	ولادت باسعادت آن سعید زمانه باخدا یگانه از جهان بیگانه۔		وفات آن فیاض والاصفات بسال یازده صد سی و سه ۱۱۳۳ سنه بوقوع آمد۔	نوشهره		حضرت نوشاه	نقلست که حضرت شیخ محمد تقی بذات واهب العطیات پروردگار خود جان خود قربان کرده بوده چنانچه بروز عید ضحی مردمان را دید که جانوران فی سبیل الله ذبح مینمایند گفت یا بار خدایا دانا بینا هستی که نزد این کمترین مخلوقات ترچیزی که آن را براه آن ذات بلند صفات حاضر کنم اما این جان احقر حاضر است همین گفته کارد برحلق راندند و فوت شدن گردید که برداشته نزد نوشاه بردند خوشحال شده زخم بهبود کردند۔
۱۱۹	آن صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند حضرت محمد هاشم دریا دل فرزند حضرت نوشاه قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت در نوشهره پنجاب		وفات آن جامع کمالات بسال یازده صد سی و پنج ۱۱۳۵ سنه بوقوع آمد۔	نوشهره	محمد شاه بادشاه	حضرت نوشاه	نقلست که حضرت در هر علوم ظاهری و باطنی خاصه در فقه و حدیث و تفسیر طاق و شهره آفاق بود و فقیر کامل بودند روزی حضرت شیخ بر خانقاه والد ماجد نشسته بودند شخصی را آوردند که هر دو دست و پای وی شل شل محض کم نور بود ذات شیخ فرمود این برخانقاه پدرم برده استدعا دعا کند و سورت ملک تمام را برو بخوانید انشاء الله شفا یابد وارثان علیل تعمیل فرمان کردند آن مریض که قریب المرگ بود بهبود گردید۔
۱۲۰	آن خداوند سلطنت کمالات و کرامات و مالک مملکت مقامات علیه و جلیه حضرت احمد شیخ الهند گیلانی که نسب پاک بجناب پاک غوث الاعظم میرسد	ولادت باسعادت در عرب شریف نوشته اند		وفات آن گل گلزار سیادت و نقابت بسال یازده صد سی و شش ۱۱۳۶ سنه بوقوع آمد	کوتله که تیار کرده خود۔	محمد شاه	والد ماجد	نقلست که حضرت از عرب شریف جانب هند تشریف آورد قریب وزیرآباد کوتله خود تیار کرده سکونت پذیرفت نسب آبای جناب چنان جاری میشود که سید احمد ابن سید عبدالرزاق ابن سید تاج العارفین یحیی ابن سید شهاب الدین احمد ابن سید صلاح الدین ابن سید شمس الدین شهید تاتاری ابن سید احمد متقی ابن سید صالح ابن سید نصر ابن سید عبدالرزاق قطب الآفاق ابن حضرت غوث الثقلین قدس سرهم العزیز و جناب سید احمد بهمراهی شیخ عبدالکریم عباسی از دست مردم سکه شربت شهادت چشیده و وارد جنت الفردوس گردید و اولاد حضرت در خانپور فیمابین کوهستان کوتله بنا ساخته قریب اتک سکونت پذیراند۔
۱۲۱	آن فیاض زمان حضرت سید مبارک الدین ابن علی ابن سید جلیل محمد هاشم جیلانی قدس سره	ولادت آن حضرت ایمن آباد است یا خاص لاهور		وفات آن عالی صفات بسال یازده صد سی ۱۱۳۰ یا یازده صد سی و شش ۱۱۳۶	لاهور	محمد معزالدین	حضرت والد ماجد	نقلست که آن ذات بابرکات با دنیا و اهل دنیا غرضی نمیداشت صاحب دهشت و هیبت بود بسیار کانه سخن از وی حضرت صادر میشدند گذران حضرت قلندرانه بود بارے بادشاه معزالدین نبیره اورنگ زیب یک لک روپیه و چند قطعات اراضی نذر آن حضرت داد چیزے و لشیرے قبول نکردند و واپس دادند۔
۱۲۲	آنجناب از علایق دنیا یکطرف حضرت شاه شرف لاهوری	ولادت آنحضرت بابرکت در بتاله۔		وفات آن عالی بسال یازده صد سی و هفت	لاهور	محمد معزالدین	شیخ محمد فاضل	نقلست که اصل شیخ از بتاله نوشته اند که بزرگان ایشان حضرت از قوم هنود کهتریان بود جد وی بزیور اسلام آراسته گردید روزی نزد جد شیخ با بیوه برادرش متهم ساخت باوجودیکه شیخ مطلق بیگناه بود شیخ از بتاله بخدمت پیر سید و در لاهور در خدمت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهے	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	قادرے قدس سره العزیز	"		سنه ۱۱۳۷ بوقوع آمد	"	"	"	وے کامل گردید اگرچه زوجه اش باز واز دروغگوئی پشیمان شد و پیش شیخ عذر معذرت نمود اما شیخ هیچ عذر وے منظور نه ساخت و در بٹاله نرفت۔
۱۲۳	آن مراتب بلند حضرت شیخ عصمت الله فرزند ارجمند حضرت حاجی برخوردار قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در نوشهره		وفات آنحضرت صاحب خوارق وکرامات دوازدهم ماه رجب بسال یازده صد وسی و هفت ۱۱۳۷	نوشهره	محمد معز الدین	[illegible]	نقلست از شیخ محمد حیات تذکره نوشاهی که روزے در خاطرم گذشت که در کتاب چنان دیدم که اگر شیخ نجم الدین کبری بر سبو خام نظر انداختے پخته شدے و اگر بر پخته نظر کردے آنرا ریزه ریزه کردے شیخ بنور فراست خطره مرا معلوم کرده جواب دادند آرے مردان خدا هستند که اگر شیشه بر طاق نهاده نظر اندازند ریزه ریزه کنند۔
۱۲۴	آن سرمست باده توحید آلهی حضرت شیخ احمد بیگ مخاطب بخطاب نور محمد نورے خلیفه اکبر حضرت نوشاه صاحب قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در سیالکوٹ نوشته اند۔		وفات آن جامع کمالات مظهر عنایات مصدر مکارم بغایات بسال یازده صد چهل سنه ۱۱۴۰ بوقوع آمد۔	سیالکوٹ	معز الدین	حضرت نوشاه صاحب	نقلست که شیخ احمد بیگ بعلوم ظاهری اول اول شاگرد پیر ادب بحضرت نوشاه است باز مرید بحال بکمال سید چنان نوشته اند که روزے سمیے بلاول معلم بخدمت بابرکت حضرت نوشاه مشرف شده بعرض پرداختند و حاضر ساخت و گفت یا قبله برائے خدا مرا حلیے مثل شیخ احمد بیگ عطا شود حضرت نوشاه تبسم شده فرمودند که هر کس را مراتب بر حوصله وے عطا کنند معلم مذکور بر کلام احمد باز اصرار کرد آخر نظر فرمودند که بیهوش شده غلطیده از سقف بام زیر افتاد اگرچه در خانه بودے کلام کردی که دیوانه است بابا بخدمت نوشاه گفت که مرتبه بر حوصله عطا شود آب دادند که درست شد۔
۱۲۵	آن مظهر عنایت وحمت شیخ عنایت الله قادری قدس سره	ولادت جناب فیضمآب لاهور است		وفات مسند توجهات بسال یازده صد چهل و یک ۱۱۴۱	لاهور		[illegible]	نقلست که بعد تکمیل مراتب مدارج مامور بقصور شدند که در انجا تشریف برده هزارها خلق الله را براه خدا خواندند آنانکه نصیب نیک بودند فیضیاب شدند آخر از حسین افغان حاکم رنجیده بلاهور آمدند۔
۱۲۶	آن گلبن گلستان جناب مصطفوی شجر اطهر بوستان مرتضوی سید حاجی عبدالله ابن سید اسمعیل ابن سید قاسم ابن سید صوفی ابن سید بدرالدین ابن سید اسمعیل ابن عبدالله ربانی قدس سرهم	ولادت باسعادت آنجناب فیضمآب در لاهور است		وفات آنذات دریائے رحمت الٰهی بتاریخ یازدهم ماه ربیع الثانی بسال یازده صد چهل و یک ۱۱۴۱	لاهور		حضرت [illegible]	نقلست که جناب فیضمآب بادشاه سلطنت شریعت طریقت حقیقت بودند و ولی کامل واکمل و متوکل بدرجه اول که همه عمر شریف بر دروازه کسے اهل دنیا نرفتند و نه هیچ حاجت بردند آنچه ماندند در تعلیم و تلقین اهل اسلام والاسلام ماندند با وجودیکه بسیار اهل کار دفتر شاهی مریدان حضرت بودند گاهے کسے را تکلیف سوالی ندادند۔
۱۲۷	آن مظهر جاه و جلال حق آگاه حضرت جمال الله فرزند ارجمند حضرت حاجی برخوردار که این حضرت فرزند ششم است قادری نوشاهی قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت آن صاحب خوارق وکرامات مصدر ولایت وامانت در نوشهره پنجاب است		وفات آن حامیت الیدا جامع کمالات روز شنبه بتاریخ دوازدهم ماه ربیع الثانی بسال یکهزار یکصد و چهل و دو سنه ۱۱۴۲ه	نوشهره		حضرت [illegible] رحمة الله علیه	نقلست که ذات شیخ عالم باعمل و پیر کامل واکمل بدرجه اول بودند و مستجاب الدعوات و صاحب خوارق وکرامات چنانچه روزے شیخ دید که مسمے دهاب دهقان آن نواح جانوران و احاطه خانقاه شریف حضرت نوشاه می چرانید حضرت جمال سابق نیزه مبرزه راچند مراتب بدیه بودند فرمودند ترا شرم نمی آید که کار نالایق و ناشایسته میکنی آن نادان از لی هیچ ندانست و بفرمان شیخ خیال نکرد چون شب شد تمام و کمال مال مویشی وے برد تاهم سخنهاے ناهموار بحق شیخ گفت نتیجه چه شد که بوقت شب بخانه وے دزدان داخل شده چنان دزدیدند وصفا کردند و زد خانه گردانیدند که صبح چیزے و لشیزے بخانه وے نبود۔
۱۲۸	آن مطلع کرامت و منبع رشادت حضرت حافظ معموری قادری	ولادت آن صاحب خوارق وکرامات در نوشهره است و		وفات ذات مصدر توجهات و مظهر عنایات بسال یازده صد	نوشهره		حضرت نوشاه صاحب	نقلست که حضرت حافظ صاحب مظهر ذوق و شوق صاحب کرامت عنایت کمال بودند تکمیل از حضرت احمد بیگ یافتند و در خواب مشرف بحضور لامع النور جناب افضل حضرت پیغمبر صاحب فخر آخر و اول شدند بلکه حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه در رویا زیارت کردند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	مرید و خلیفہ و داماد حضرت نوشاہ قدس سرہ	یک جدے حضرت نوشاہ بودند		چہل و پنج ۱۱۴۵ھ	//	//	//	چہار فرزند حضرت کامل و اکمل بودند یکے تاج الدین کہ تاج فرق اہل معرفت بود دوم شیخ ہدایت اللہ سیوم حضرت شیخ نظام الدین چہارم شیخ امام الدین کہ مشرب قلندر بجز قید بود و ہمہ عمر عزیز خود در مطالعہ مثنوی شریف مولانائے روم بودند۔
۱۲۹	آن محرم اسرار نہانی مقبول بارگاہ یزدانی حضرت محمد غوث فرزند سید حسن شاہ جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در پشاور در نوشہرہ اند		وفات آن جامع کمالات و کرامات غربا نواز بسال یازدہ صد پنجاہ و دو ۱۱۵۲ھ بوقوع آمدہ است از خزینۃ الاصفیا بیت مخدوم سالکین رفت ہم بغزما راہ بر سید پیوم	لاہور	محمد شاہ	حضرت والد باجد خود	نقلست کہ حضرت سید محمد غوث جامع ہمگی علوم ظاہری و باطنی و کاشف مکاشف رموزات طریقت حقیقت بودند نوشتہ اند دران ایام کہ نادر شاہ خراسان غالب شدہ برائے تسخیر ہندوستان روانہ شد در پشاور آمد و آنجا شخصے باسم محمد غوث بود کامل انسان دعا خواست و نیز بادشاہ را از اکابران امرا بوضوح پیوست کہ در لاہور سید محمد غوث مرد کامل است ازان استمداد طلب باید بادشاہ سید محمد غوث را از لاہور طلب نمود اما انکار کردند کہ طریقہ پیران ما نیست کہ برائے استمداد بخدمت بادشاہان روند بادشاہ در غضب آمد گفت پس لاہور رسیدا اول سید محمد غوث را سزا دہم حکمی دہم چون از پشاور کوچ کردہ بر کنار اٹک رسید دریا طغیانی آمد عبور کردن نتوانست از کرامات سید محمد غوث دانست تائب شد آنگاہ عبور کردہ بسید محمد غوث ملاقات دوستانہ نمود نقل دیگر نونہال سنگھ ارادہ کرد کہ چہار دیواری گورستان صاحب منہدم سازد منور دیوار منہدم شد نونہال سنگھ خود بہ بینند خود بشکست
۱۳۰	آن بندہ مخلص بارگاہ پروردگار شیخ پیر محمد سچیار قدس سرہ	ولادت آنحضرت در نوشہرہ بصدور آمد		وفات آن عالیذات فیض بخش بے نہایات بسال یازدہ صد پنجاہ و دو ۱۱۵۲ھ	نوشہرہ		حضرت نوشاہ بود	نقلست از خلفائے اکبر و احبائے نامور حضرت حاجی محمد شاہ نوشاہ بودہ و حضرت مرشد حقیقی ویرا سیمار میفرمودند و بکلمات کرامت آیات سرفراز و ممتاز مے نمودند ولی کامل و اکمل بودہ ہر کہ یک بار پیش وے مے آید براستی پس ولی می شد۔
۱۳۱	آن مطالع آئین دین متین قاضی رکن الدین نوشاہی از خلفائے عمدہ حضرت حاجی محمد نوشاہ قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت پرسعادت کرامت دستگاہ ولایت پایگاہ در شہر وزیر آباد		وفات آن مظہر عنایات بسال یازدہ صد پنجاہ و دو ۱۱۵۲ھ بوقوع آمد۔	نوشہرہ	شاہ محمد بادشاہ	حضرت نوشاہ	نقلست کہ حضرت قاضی رکن الدین در اوائل در وزیر آباد بعہدۂ قضا مقرر و مجوز بودند چون جاذب حقیقی بخود عہدۂ قضا و استعفا دادند ہر امور غیر ما سوائے اللہ را ترک فرمودند و بخدمت پر عظمت پر حشمت مرشد ارشد خود مشرف شدند بیعت شدند ریاضت عبادت و مجاہدت را بکمال رسانیدند چونکہ نیک نصیب بودند ہر چہ مقصود دل فیض منزل آن ولی کامل بود بآن رسیدند چنان صاحب ذوق و شوق گشتند کہ از تحریر زائد۔
۱۳۲	آن جام نوش رحیق شوق و عرفان حضرت شیخ عبد الرحمان مشہور پاک رحمان قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در ٹبری۔		وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات بسال یازدہ صد پنجاہ و سہ ۱۱۵۳ھ	ٹبری	شاہ محمد	حضرت نوشاہ	نقلست کہ از خلفائے معظم و مکرم حضرت نوشاہ بودند و در مملکت ولایت و کرامت مراتب و منازل معلی و اعلیٰ میداشتند در زمرۂ پاک رحمانی سکر و مستی زیادہ از حد و عد میباشد چون شخصے را از ین زمرہ مستی پدید آید یا حالت وجد در سید مدہیس رسن در پای ہر بستہ واژگون می آویزند و اگر ازین عمل بہوش نیاید رسن در پا انداختہ زمین کشند نقل دیگر ذات شیخ از ذوق و شوق محبت الٰہی طعام خواری را فراموش کردہ بودند و میگفتند کہ مرا خواہش طعام نمی شود و اگر چیزی خورم از حلق
۱۳۳	آن خلاصۂ دودمان آل اطہر حضرت سیدنا سید عبد القادر مشہور گدا گیلانی قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آن آفتاب ہدایت دوم ذوالحجہ بسال یکہزار شصت و سہ	۹۱ سال	وفات آن جامع کمالات مظہر توجہات بسال یازدہ صد پنجاہ و چہار ۱۱۵۴ھ	لاہور	شاہ محمد	حضرت والد باجد خود	نقلست کہ حضرت سید عبد القادر گدا گیلانی ابن سید عمر ابن سید حاجی محمد ہاشم صاحب در خلق اللہ واقف موزات شریعت و حقیقت و جامع علوم صوری و معنوی بودند مجاہد بحدیکہ تمام شب در آب دریا استادہ عبادات الٰہی کردے شجاع چنان کہ شیر زیان را از گوش گرفتہ تہی از جان فرمودے از بسیار پیران کامل خلافت از سید عبد اللہ مکی و سید عبد الرحمان و سید علاء الدین حسینی وغیرہم بہرہ کاملہ و حصہ وافیہ گرفتند و افطار بعد سہ چار روز نمودے بغیر دو سہ لقمہ زیادہ نخوردے غرض کہ در یاد خدا کامل بودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
۱۳۴	آن خواص بحر توحید و تفرید حضرت سید شاه فرید ابن سید محمد علی ابن سید علی ابن سید فتح علی از سلالهٔ کرام حسینی بالکهری قدس سره	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت در رسول نگر کنار دریای چناب بود۔		وفات آن عالی نسب مسند فیوضات جامع کمالات بسال یازده صد پنجاه و هشت ۱۱۵۸ شد	[illegible]		حضرت شیخ پیر محمد سچیار	نقلست که حضرت سید شاه فرید صاحب مناقب اصلی و برگزیده در زمرهٔ اصفیا ذوی الالباب در رسول نگر کنار دریای چناب سکونت میداشت گرچه نیت و ملازمت شاهان جغتائی ... اما از امور پر غرور دنیا پس پشت انداختند و بخدمت شیخ پیر محمد سچیار بیعت کرده کار عبادت ریاضت مجاهدت بجدی رسانیدند که از دنیا و ما فیها کلی ترک کردند قرب لاهور کوتله باسم خود بنا نمود و در آنجا مشغول بخدا ماندند و در تعلیم و تلقین خلق الله شاغل شده بسیار و بیشمار مخلوقات را بخدا عزوجل رسانیدند۔
۱۳۵	آن سرفراز شده از درگاه ایزد جناب حضرت شیخ فتح محمد نوشاهی که مرید راسخ الاعتقاد حضرت نوشاه بود قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت آن جامع کمالات خوارق و کرامات منبع فیض و عنایت بی غایت		وفات ذات والاصفات بلند مراتب عالی مدارجات بسال یازده صد پنجاه و هشت ۱۱۵۸ بوقوع آمد	[illegible]		حضرت نوشاه دولاه جاه	نقلست که حضرت فتح محمد سه نوبت بخواب برای حاضری از حضرت نوشاه طلب گردید یعنی بخواب حضرت نوشاه صاحب فرمودند که ای فتح محمد بیا حصهٔ نعمت باطنی تو نزد ما است حاضر شده بگیر بباعث تغافل شیخ فتح محمد حاضر نشد آخر سیوم بار بتاکید اشاره گردید شخصا بیا حصه خود حاصل کن شیخ نهایت جلد روانه گردید چون بموضع سنیهال رسید شنید که بعضی ... حضرت شده چون بموضع حضرت مشرف شد همی بیند که مردم جنازه برداشته می آیند در نماز جنازه حاضر شد بدید تا آخری مردمان چادر از روی اقدس نوشاه صاحب برداشت شیخ شناخت که خواند خواب این مرشد بود بیهوش و جامها پاره پاره کرد مستی در ویرانه ... از مردم بیگانه می ماند الغرض بهوش آمد و بهوشیار ... خلق الله کامل ...
۱۳۶	آن یگانهٔ روزگار و خداشناس اولی الابصار حضرت شیخ عنایت الله ابن حاجی برخوردار نبیرهٔ حضرت نوشاه قدس سره العزیز	ولادت آن حضرت بابرکت سعادت آمود.		وفات آن والا صفات بتاریخ اسم ماه شوال بسال یازده صد پنجاه و هشت ۱۱۵۸ بوقوع آمدند	[illegible]		حضرت عبد الرحمان	نقلست مصنف تذکره لسانی مسمی بجتاور مسکن موضع ... بیان میفرمایند که چون شیخ عنایت الله بسیار وقت لیل و نهار بزراعت کاشته خود رونق افروز میبودند تا آنجا یک حجره برای عبادت الهی تیار کرده بودند شبی بنیت زیارت بران موقعه رفتم چون اندرون حجره داخل شدم دیدم که همگی اعضای آنجناب قطع بریده شده جدا جدا افتاده اند متحیر شدم و بدل خود گفتم که این کار کسی ظالم بدکردار است یا قزاق بیباک است که این نیک آفاق مشتاق ذات الهی را قتل کرده اند در این اثنا شیخ عصمت الله برادر حضرت آمد و فرمود که این کار و اخصا ست حیران مباش
۱۳۷	آن سالک مسالک ذیشان حضرت شیخ محمد سلطان قادری مشهور برگ نینی قدس سره العزیز	ولادت با سعادت خوارق و کرامات		وفات آن جامع کمالات مظهر عنایات بهم ماه شوال بسال یازده صد پنجاه و هشت ۱۱۵۸ بوقوع آمد	[illegible]		[illegible]	نقلست که حضرت محمد سلطان از مجذوبان سالک مسالک و از سالکان صاحب جذب و عشق و محبت بود ذوق و شوق الهی وسیع و حضرت چنان جا گرفته بود که قلم را تاب نوشتن نیست و زبان را طاقت تقریر نیست که بیان ساند و چشمان حضرت نهایت خوب و خوشنما بودند از آن حضرت را مرگ نینی میگفتند خود نیز سلطان خوبان بود۔
۱۳۸	آن خورشید جهان بلند برج سیادت جگرگوشهٔ رسول الثقلین حضرت شاه حسین ابن سید نور محمد ابن سید محمد میر سجاده ... محمد مقیم محکم الدین قدس سره	ولادت با سعادت آنحضرت در حجره شاه مقیم است		وفات آن دریای رحمت بتاریخ بیست یکم ماه جمادی الثانی بسال یازده صد شصت و دو ۱۱۶۲ بوقوع آمد خزینه ... حسین از جهان رفت بهشت	مقام حجره		والد ماجد	نقلست که جناب حضرت شاه حسین در تهذیب اخلاق شهرهٔ آفاق و خوارق کرامات بی نظیر بودند نوشته اند که ... بباعث حدوث ضرب سخت که بر چشم اسپ ... از سواران در رسیده بود بعوله چشم از چشم خانه برون افتاده از زبان مبارک فرمودند که شتاب تر بعوله چشم در چشم خانه نهاده بر نقاده محکم ببندند خادمان عمل فرمان کردند بعد ساعتی که نقاده از چشم کشادند چشم بهبود بود نقل دیگر روزی حضرت شاه حسین در سفر ... رفته در بادیه شب باش بودند زمره قطاع الطریق اسباب موجوده همگی دزدیده رفتند خادمان بوقت

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	این خلفاء عالیشان گیلانی هستند که سابق نوشته شد	〃		تاریخ آن پیر کامل آسمان [illegible] شاه [illegible] خان [illegible] دیگر سید [illegible] الفضائل [illegible]	〃	〃	〃	صبح عرض نمود فرمودند تا آنکه بر دعا اند باز آرند پس و زوان دیوانه شده تمام اسباب و دزدیده را بحضرت غریب نواز باز دادند و عذر قصور در خواستند۔
۱۳۹	آن فیاض عهد آگاه حضرت شیخ رحمة الله فرزند ارجمند حضرت حاجی برخوردار صاحب قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت فیاض جهان نوشهره		وفات آن جامع کمالات بسال یازده صد شصت و هفت ۱۱۶۷ بوقوع آمد	نوشهره		حضرت والد ماجد خود	نقلست که حضرت بابرکت در خوارق و کرامات کامل و اکمل بود و از سالکان سالک و اقلیم فقر و سکر را مالک عالم باعمل و متوکل بدرجهٔ اول روزی بگناه یکی شخص اسپ داده حضرت را چوب دستی زد حضرت او را بد دعا کرد که بهایت جلد مفلس گردید که گاهی بر اسپ سوار نشد چنانچه در قهر درویش که قهر الهی جل شانه است آمد که گاهی [illegible]
۱۴۰	آن معدن علوم ناهیهای حضرت نصر الله قادری نوشاهی فرزند حضرت حافظ برخوردار و نبیرهٔ حضرت نوشاه	ولادت آن حضرت بابرکت و باسعادت نوشهره		وفات آن مخزن [illegible] مصدر رحمت [illegible] بسال یازده صد هشتاد ۱۱۸۰ بوقوع آمد	نوشهره		حضرت والد ماجد خود [illegible]	نقلست که حضرت صاحبزاده حافظ کسب علوم ظاهری در سیالکوٹ کرد و بعد از آن برای حصول نعمت باطنی بخدمت پر عظمت والد ماجد کمال جد و جهد نمود حتی که صاحب لیاقت و از کاملین و واصلین و الامراتب گردید و در زمانه بزرگی از بزرگان دین متین شمار گشت
۱۴۱	آن واقف رموز باطنی و ظاهری حضرت بلّھے شاه قادری قصوری قدس الله سره و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت یاقوت کان معرفت قصور مشهور است		وفات آن عالیذات سرمست شراب محبت الهی بسال یازده صد هشتاد و یک ۱۱۸۱	قصور		حضرت عنایت شاه قادری	نقلست که حضرت بلّھے شاه مدام مستغرق دریای سکر و مستی بالمیے نسبت پیران وی بشاه محمد غوث گوالیاری میرسد در عشق و محبت و وجد و سماع مرد لاثانی بود و ابیات اشعار وی بزبان پنجابی که مملو از معرفت و توحید اند زبان زد خواص و عوام هستند
۱۴۲	آن محرم اسرار الهی حضرت شیخ سعد الله فرزند حضرت حافظ برخوردار و نبیره نوشاه الاجاه قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت نوشهره		وفات آن مظهر کرامات مصدر عنایات بسال یازده صد هفتاد و پنج ۱۱۷۵ھ بوقوع آمده است	نوشهره		حضرت والد ماجد خود	نقلست که حضرت صاحبزاده باوجود حصول ولایت و کرامت طبابت میکردند و خبرگیری مریضان صوری و باطنی مینمودند نقلست که بعد شادی شیخ سعد الله و نصرت الله را بخانه علاوه فرستادند گاو میش شیر دار شیخ نصرت الله و بچه اش بشیخ سعد الله از والد ماجد عطا گردید شیخ سعد الله ناراض شد و گفت یکی را شیر و یکی را دگیر اگر حضرت والد صاحب فرمود هر دو جانور بمیرند پس در دو روز جانوران بمردند۔
۱۴۳	آن جگر گوشه مرتضوی جناب سیدنا شیخ محمد عظیم قادری مقیم حجره شاه مقیم قدس سره	ولادت حضرت در مقام حجره بعد سکونت کوٹ بیگم نزد لاهور		وفات آن ذات گرامی جامع کمالات بسال یازده صد هشتاد و یک بوقوع آمد ۱۱۸۱	بمقام حجره [illegible]		حضرت والد ماجد	نقلست که حضرت سید محمد عظیم از اولاد امجاد سادات کرام حجره ولی ست مظهر خوارق و کرامات و کمالات و صاحب مقالات ارجمند و مدارجات بلند بوده نوشته اند که چون حادثه تاراج مغول یعنی افغانان کابلی بر لاهور رسید زمینداران نواحی کوٹ بیگم که سکونت سید موصوف بود نزد حضرت آمده پناه گرفتند هر که در پناه آمد بماند و هر که نیامد بغارت رفت
۱۴۴	آن مظهر فیوضات بیشمار و واقف رموزات بی انتظار حضرت سید سردار شاه مقیم بابک وال قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت که ولی کامل و اکمل شدند از سادات حجره واضح می شود		وفات آن عالیذات مخزن کرامات بسال یازده صد هشتاد و چار ۱۱۸۴ بوقوع آمد۔	بابکوال [illegible] از لاهور		صاحب خان [illegible]	نقلست که حضرت سید سردار شاه از مریدان مصاحب خان که خان کلان مشهور بود و قرار داده شدند و مصاحب خان مرید و خلیفه سادات کرام حجره شاه مقیم بوده اند و شاه مصاحب بعد حصول ولایت بارشاد پیر در بابک وال سکونت پذیر شدند نوشته اند که چون احمد شاه در پنجاب و هندوستان آمد مردم مغول که با وی بودند تاراج و غارت گری آغاز کردند که حضرت شاه صاحب فرمود [illegible] گرد بر اضلع خود کشید بوی خط داؤدی [illegible] ماندند نقصان نیابد پس هر که عمل [illegible] آمد باقی ماند نقصان افتادند از مال اقوال و جانوران ایشان بغارت رفتند علی هذه القیاس۔
۱۴۵	آن برگزیدهٔ [illegible] آفاق حضرت سیدنا سید محمد رزاق فرزند ارجمند حضرت سید [illegible]	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت جامع کمالات	۷۴ سال	وفات آن سید پاک ذات آن فیاض بے انداز بسال یازده صد هشتاد و چار ۱۱۸۴	حجره شاه مقیم [illegible]		حضرت والد ماجد	نقلست که حضرت سید محمد رزاق در زهد و اتقا وحید العصر و در تجرید و تفرید فرید الدهر بود در کشف کرامات بلکه در اخفای حالات و کرامات کامل و اکمل بوده فرزندان ارجمند آنجناب چهار بودند اول سید صدر الدین شیر خدا دوم سید سعد الدین ثابت قدم سیوم سید سیف الدین چهارم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعه	بادشاه	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	حقیقی شاه حسین گیلانی اصل نام آن حضرت محمد میر و لقب سید عبد... قدس سره العزیز و نور مرقده	بمقام حمو بسال یازده صد و ده سنه ۱۱۱۰		از خزینة الاصفیاء ماده تاریخ سال تاریخ رحلتش سرور ستی پیر عبدالرزاق است ۱۱۸۴				سید طالب الدین منجمله هر چهار حضرات سید سیف الدین شهادت یافت که علاوه این درج کتاب هذا کرده شدند و نیز جناب حضرت سید محمد رزاق از دنیا و دنیا داران کمال محترز بود و چنان متنفر که ملاقات دنیا داران را بالکل نقصان مراتب فقر میدانست
۱۴۶	آن صاحب الطاف و اشفاق حضرت سید سیف الدین ابن سید محمد عبدالرزاق قدس سره	ولادت آن برج سعادت در حجره شاه محمد مقیم		شهادت شهید و محمد سعید رشید بسال یازده صد شصت و شش بوقوع آمده است	در روضه شاه محمد مقیم		حضرت والد ماجد	نقلست که حضرت بابرکت که از آل اطهر ختم المرسلین بودند و رشته امام الثقلین گرفت یعنی آن بیگناه تقلید بزرگان والاشان خود کرده و از معاندان خاندان نبوت رسالت شربت شهادت چشیدند و بجنت الفردوس رسیدند و آنچه مقصد دلی بود بآن فائز شدند
۱۴۷	آن قاری قرآن رطب اللسان جناب مصاحب خان قادری	ولادت باسعادت مصاحب خان خرد در لاهور		وفات آن عالیذات و فیاض بی نهایات بسال یازده صد و نود سنه ۱۱۹۰	بابک وال		در خاندان حجره صاحب	نقلست که مصاحب خان جامع علوم ظاهری و باطنی بود در حلم و حیا و زهد و تقوی لاثانی و بی نظیر بود نوشته اند که پانصد طلبای قرآن کریم را حافظ کلام الله گردانید و بسیار کسان بمطالب دلی رسانید
۱۴۸	آن سلالهٔ سلسلهٔ دین متین حضرت سید صدر الدین قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت حضرت بسال یازده صد و بیست و هشت سنه ۱۱۲۸	۶۲ سال	وفات آن عالیذات بسال یازده صد و نود سنه ۱۱۹۰ بوقوع آمده	بابکوال		حضرت والد ماجد	نقلست که حضرت سید صدر الدین ابن سید محمد عبدالرزاق گیلانی در طریقه خدادانی و سخاوت و شجاعت و محبت یگانه روزگار بود و فن سپاهگری بخوبی میدانست و در پیکار کفار کمال شوق میداشت و در انکشاف کرامت اشتهار دار و خبردار بود
۱۴۹	آن جگر گوشه جناب ختم المرسلین حضرت سعد الدین ابن سید محمد رزاق قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت در بابک وال		وفات آن عالیذات فیاض بی نهایات بسال یازده صد و نود و پنج سنه ۱۱۹۵	بابکوال		حضرت والد ماجد	نقلست که حضرت سیدنا سید سعد الدین از اهل حیا علم و شجاع و صاحب خلق بی انتها بود و تمام عمر عزیز خود در جهاد صوری و معنوی اصغر و اکبر تمام نمود و در فروغ دین متین محمدی حتی الامکان کوشش میفرمود و در جهان دنیا عجب یادگار و آیتی از آیات پروردگار بود که هیچ دم بحز یاد الهی نمی زد
۱۵۰	آن کامل و اکمل آید حضرت مولانا جناب شیخ جان محمد صاحب قادری قدس سره کسب تعلیم و چهار را کمال در دست سید ... نشست	ولادت آنحضرت بابرکت در لاهور نوشته اند		وفات آن عالیذات مصدر مکارم اخلاق بی نهایات بسال دوازده صد و شش سنه ۱۲۰۶ بوقوع آمد	بابک وال		مصاحب خان والاشان	نقلست که حضرت جان محمد خان از خلفای نامدار و اجاتی با وقار حضرت مصاحب خان بود مرتبهٔ عظیم و رتبهٔ باتکریم میداشت در مقامات بلند و کرامات ارجمند طاق و شهره آفاق بوده نوشته اند که چون در شاهی چغتائی ضعف عظیم پیدا دزدان چنان کمر همت بستند که گاهی مردمان را از جبر و اکراه و دزدی خود آرام نمی دادند زینداران بخدمت شیخ شکایت آوردند شیخ اوشان را عصائے خود داد و فرمود که باین عصا این ارد گرد موضع خود خط کشید چون بآن عصا خط کشیدند مامون ماندند
۱۵۱	آن فیاض کرامت دستگاه حضرت عبد الله شاه بلوچ قادری لاهوری قدس سره اول بکار ساربانی مشغول بود و نذر همه تعلقات را ترک نموده کامل و مکمل شده اند	ولادت باکرامت آنحضرت در لاهور بود کوتله عبدالله خان قریب محله برنگ مشهور است		وفات آن عالیذات بسال دوازده صد و دوازده بتاریخ هشتم جمادی الاول سنه ۱۲۱۲ فائده جن که نزد شعبده باز بود با او در قبرستان مثل مردگان وی از اندرون خبر میداد	لاهور در کوتله عبدالله خان		حضرت شیخ معروف الدین ...	نقلست که شخصے جن را تابع خود کرده بدست خود میداشت و مردمان را کمال فریب میداد و میگفت که مرا خداوند طاقت زنده کردن مردگان داده است هر که با والدین یا اولاد یا برادران متغیر مردها ملاقات کردن با اوشان کلام کند حاضر آید چون این بآیده و گوش شیخ برسید شیخ این معامله از تصرفات جنیه دانست جن را بزور کرامت نزد خود طلب نموده از و تمام حال پرسید جن عرض کرد شخص که مرا تابع خود میدارد و مرا از فلان ملک گرفتار نموده است همه شعبده که در جهان مشهور اند از من هستند پس شیخ جن را رهائی داد و شخص تائب گردید و مرید حضرت شد
۱۵۲	آن سرمایه مسعود حضرت شیخ محمود ابن شیخ محمد عظیم قادری قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن ذات والاصفات بسال دوازده صد و شانزده سنه ۱۲۱۶ بوقوع آمده			حضرت سید صدر الدین ...	نقلست که در خاندان عالیه قادریه قبول عظیم میداشت مرید و خلیفه سید صدر الدین هستند شیخ کامل و مکمل صاحب حال و قال و حسن و جمال بودند هر چه از نیک و بد بر زبان می آمد همان شدے تمام عمر در هدایت خلق الله و تلقین تعلیم طالبان حق رب الفلق گذرانیده سید غلام نبی و سید غلام علی فرزندانش بودند کامل و مکمل

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبرہ	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۵۳	آنجناب اکمل و کامل و عالم عامل حضرت سید عادل ابن سید محمد فاضل ابن حضرت سید حاجی محمد ہاشم گیلانی قدس سرہ و سید عادل مشہور بتہو تہو بودند	ولادت حضرت بابرکت غربا نواز فیاض بے انداز		وفات آن مظہر کرامات والا صفات مصدر مکارم و اخلاق بغایات بسال دوازدہ صد و بیست ۱۲۲۰	لاہور		حضرت والد ماجد	نقلست کہ حضرت سید تہو شاہ مرد کامل و اکمل و مجیب الدعوات صاحب خوارق و کرامات بودند خرچ یومیہ آنذات مصدر فیوضات بلند صفات ذی برکات از غیب خزانہ این جناب واہب العطیات بود و ہر کہ از سائلان و حاجتمندان بحضور فیض گنجور در حضر آمدے حال وے شنیدہ مالامال فرمودے مطلب کہ در کرامات و کمالات کامل و مکمل بودند رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۴	آن دریای رحمت و فیض پایگاہ حضرت جناب شادی شاہ قدس اللہ سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت آنحضرت بمقام گھول علاقہ گجرات		وفات آن عالیذات بسال دوازدہ صد و بیست و یک بوقوع آمدہ سنہ ۱۲۲۱	لاہور		فیض باطنی وردی	نقلست کہ حضرت شادی شاہ فقیر روشن ضمیر و کامل اکمل بے نظیر بود و تارک الدنیا چنان کہ گرد دنیا داران نگردیدے بلکہ روئے ایشان ندیدن بود انداشتے محقق و مخلص با خلاص محمدی بود بلاہور رسیدہ بر مزار پر انوار حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ چلہ نشست بعدہ بتلقین تعلیم خلق اللہ ماندند و خلق خدا را براہ حق رسانیدند۔
۱۵۵	آن دوست پروردگار خادم الشرع شریف سید الابرار حضرت شاہ سردار قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت آنحضرت در ملک کابل یا شہر کابل		وفات آن فیض صاحب کرامات بسال دوازدہ صد و بیست و پنج بوقوع آمدہ است سنہ ۱۲۲۵	[illegible]		حضرت شیخ جان محمد قدس اللہ	نقلست کہ حضرت شاہ سردار اول سکونت پذیر شہر کابل است کہ مادر و پدرش کابلی بودند پدر و مادرش برائے تزویج در کابل تدارک کردند از نکاح دور و زیانی بودند کہ شیخ رو بفرار نہادہ اول در پشاور رسیدند بتلاش مرشد کامل اتفاقاً آخر بمقام باکہ سلسلہ [illegible] شدہ بخدمت مرشد ارشد بیعت شدہ کامل و مکمل گشت لذات جہان فانی را خیال گذاشت کہ ماسوائے اللہ بجانب غیری نظر نمی انداخت مطلب کہ ولی کامل و لاثانی بود۔
۱۵۶	آن صاحب جلال و جاہ حضرت سید علی شاہ غازی جیلانی قدس سرہ	ولادت بلاہور سنہ ۱۲۱۲		وفات آنحضرت بسال دوازدہ صد و بیست و دو سنہ ۱۲۲۷	لاہور متصل چراغ شاہ		سید غازی	نقلست کہ حضرت از احمد آباد بلاہور آمد بابے دریا راوی در طغیانی آمدہ بر اصول خانقاہ شریف را گرفت رنجیت سنگھ برائے آوردن شاہ صاحب کشتی فرستاد شاہ صاحب قبول نکرد فرمود کہ از خدا خواستم کہ آئندہ بجز اشکال رب نیا مدپس ہمان شد۔
۱۵۷	آن در دریائے شہادت گلبن گلستان سیادت آن سلطان سریر آرائے سلطنت شریعت و طریقت سلسلہ خاندان مجید حضرت سید دلدار علی شہید قدس سرہ	ولادت آن مظہر عطا و سخاوت مصدر حیا و شجاعت بسال یازدہ صد نود و دو سنہ ۱۱۹۲		وفات آن شہید بے گناہ صاحب جلال و جاہ بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الاول بسال دوازدہ صد و بست و ہشت سنہ ۱۲۲۸	حجرہ شمس شاہ		حضرت والد ماجد خود	نقل است کہ مسمی صاحب سنگھ بیدی دشمن اہل اسلام خواست کہ حضرات سادات کرام حجروی آزار دہد و بقتل رساند چنانچہ شاہ صاحب احمد شاہ برادر حقیقی سید علیشاہ و محبان بتعاقب قید کرد بوقت شب چوہدری قادر بخش و مریدان مسمی سید آہنگر با برسے بریدن زنجیران و برآوردن قیدیان فرستاد قضا کار ملازمان اجیر شد تاہم برادر شاہ صاحب و دیگر ملازم بردن نتوانستند یکی مسلمان کلمہ گو زیدی مزاج غازی خوردہ سادات کرام را شہید کنانید لاکن یکے شخص قوم سکھ کہ پاس سادات کرام بود آن ہم کشتہ شد و زمین چہارم حصہ چاہ ملکیہ سکھ مذکور مسلمان خمار زادہ عوض چہارم حصہ چاہ دوزخ خریدند نمود و آنکہ محبان حضرت شاہ صاحب قید بودند شہادت یافتند۔
۱۵۸	آن نور دیدہ نبی و علی والا جاہ سید غلام نبی شاہ ابن سید محمود شاہ ابن سید محمد عظیم شاہ کہ در عبادت الٰہی بے نظیر بودند	ولادت آن صاحب ولایت کرامت کوٹ بیگم		وفات آنحضرت جامع کمالات مظہر فیوضات بتاریخ نوزدہم ماہ محرم الحرام بسال دوازدہ صد و ہفتاد و ہفت ۱۲۷۷	حجرہ شاہ مقیم بالا		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت سید غلام نبی ولی کامل و مکمل صاحب ولایت کرامت بود نوشتہ اند کہ برائے بر عرس شریف سیدنا سید مخدوم علی داتا گنج بخش بلاہور میرفتند کہ دریا در طغیانی چنان شد کہ تا دیوار لاہور آب بود و کشتی ہا بند بودند نعم الدین و غیرہ خدام فرمودند اللہ معنا و قدم در دریا نہادند الی لاہور آب تا شتالنگ نرسید بر موقعہ عرس شریف حاضر شدند و دیگر کرامات و کمالات بسیار اند درین تنگ جائے گنجائش نیست۔
۱۵۹	آن والا مقام سید قطب الدین قطب الاقطاب امام	ولادت حضرت بسال یکہزار و یکصد	۶۶ سال	وفات آن عالی ذات ششم جمادی الثانی		حجرہ شاہ مقیم	والد ماجد	نقلست کہ سید عبد الرزاق بیمار گردید و سید صدر الدین نذر این معنی مقرر کرد کہ اگر اللہ تعالیٰ پدرم را شفا بخشید سید قطب الدین ابن صدر الدین را نمائیم سید قطب الدین یک سالہ بود با وجود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	فرزند سید صدر الدین شاہ قدس سرہ	ہشتاد و یک دو شنبہ ۱۱۸۲	〃	بسال دوازدہ صد پنجاہ سنہ ۱۲۵۰ھ	〃	〃	〃	خرد سالی طواف چارپائی کرد و دستار نہادہ بود بر سر خود نہاد و پیش خفا گردید حضرت سید عبد الرحمن صاحب دستار فرمود و بندہ من ہم سالت سجادہ من خواہد بود چرا کہ طواف من کردہ است چنانچہ ہمچنیں ظہور رسید
۱	آنجناب زبدۃ الابرار قدوۃ الاخیار سوختہ عشق و محبت الٰہی عارف معارف معرفت ذات کبریائی حق آگاہ حضرت سید نور اللہ شاہ خراسانی واغندی قادری حسنی الحسینی جیلانی ابن سید عبد الرسول ابن سید محمد شاہ ابن سید حسین ابن سید عبد اللہ ابن سید حسن ابن سید احمد شاہ ابن سید رشید الدین ابن سید ناصر الدین ابن سید نور الدین ابن سید شمس الدین ابن سید شرف الدین ابن سیدنا شہاب الدین احمد ابن قاضی القضاۃ سید ابو صالح نصر ابن سید ابو بکر تاج الدین ابن مولانا عبد الرزاق ابن حضرت غوث ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی ابن سید ابی صالح ابن سید موسیٰ ابن سید عبد اللہ ابن سید یحییٰ زاہد ابن سید محمد رومی ابن سید داؤد ابن سید موسیٰ ثانی ابن سید عبد اللہ ثانی ابن سید موسیٰ الجون ابن سید عبد اللہ محض ابن سید	ولادت آن خورشید سعادت جانمند شریف ازانجا در ملک خراسان در قریہ واغند سہ فرسنگ قریب غزنی تشریف شریف آوردند فائدہ جناب حضرت نور اللہ شاہ مکتوبات سوداگری و مراتب در ملک پنجاب ڈیرہ غازیخان تا بہاولپور خاص و نواح و بستی ہا خوب شدند و بسیار جا از حضرت خوارق و کرامات بظہور آمدند حتی کہ انسان بجائے خود و از جانوران ذکر کلمہ شریف جاری کنانیدند فقط		وفات آن معدن کمالات و کرامات بتاریخ ششم ماہ ذی الحجہ بسال دوازدہ صد شانزدہ سنہ ۱۲۱۶ بوقوع آمد فائدہ جناب نواب صاحب بہاولپور کہ صاحب ادب و تہذیب اخلاق برگزیدہ آفاق بود و مرید حضرت شاہ نور اللہ او را بیماری وجع الفواد صحت کاملہ نصیب حال شدہ بود زمین مشہور گنج والی واقعہ شہر بہاولپور برائے خرچ لنگر نذر حضرت شاہ صاحب داد و بود تا حال آن زمین در قبضہ حضرات اولاد امجاد سید نور اللہ شاہ موجود است و دیگر آنکہ مردم ملاح و دیگر مردمان سادات کرام کہ منکر حال سید نور اللہ شاہ شدہ بودند آنہا را بزور کلمہ شریف چنان مطیع فرمودہ بودند کہ تا حال اولاد	قریہ واغند واقعہ خراسان قریب غزنی بفاصلہ سہ فرسنگ فائدہ چونکہ اکثر اولاد امجاد آنحضرت احسن بنیاد در علاقہ بہاولپور و علاقہ ملتان و علاقہ ڈیرہ غازیخان سکونت پذیر شدند و مزار شریف حضرت شاہ صاحب یک قبر فرزند آنجا در واغند است و لحاظ کہنہ شدن آنہا ۱۲	تیمور شاہ و بازماندگان درانی خراسانی تتمہ فائدہ لحاظ کہنہ شدن ہر دو مزارات او واقعی است اولاد امجاد و مریدان بہا اعتقاد در مناسب و شایان است کہ نذر خداداد و محراب اخوات اسباب اینجا سایہ چہ تیار کنانند تا کہ از شکست و ریخت در حفاظت باشند ۱۲	حضرت سید حامد گنج بخش صاحب فائدہ حضرات بابرکات این خاندان عالیشان دودمان مرید شدہ مر دو سہ حضرات مقدمین این خاندان نبوی خیر اگرچہ در مرتبہ ما ہستند ایا از نسبت ساداتی اصلی بر این اند دختر سید کمال الدین شاہ میفرمودند کہ اینجا از بزرگان خاندانی فیض حاصل میشود از دیگران غیر ۱۲	نقلست کہ نسبت پیران حضرت بابرکت چنان جاری میشود سید نور اللہ شاہ مرید سید حامد گنج بخش وے مرید سید عبد القادر خامس و مرید سید شمس الدین رابع وی مرید سید حامد گنج بخش ثانی وے مرید سید شمس الدین ثالث وے مرید سید عبد القادر رابع و مرید سید شمس الدین ثانی وی مرید سید عبد القادر ثالث و مرید سید حامد گنج بخش کلاں و مرید سید عبد الرزاق و مرید عبد القادر ثانی وے مرید سید محمد غوث بندگی اوچی وے مرید شیخ سید شمس الدین حلبی و مرید سید امیر شاہ و مرید سید علی وے مرید سید مسعود و مرید سید احمد و مرید سید صفی الدین صوفی وے مرید سید عبد الوہاب و سیدنا و مولانا سید ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی وی مرید شیخ ابو سعید مخزومی و شیخ ابو الحسن ہنکاری وی مرید شیخنا حضرت بابرکت شیخ ابو الفرح یوسف طرطوسی و مرید شیخ عبد الواحد صاحب وے مرید شیخ ابوبکر شبلی و مرید شیخ ابو القاسم جنید بغدادی وی مرید شیخ ابو الحسن سری سقطی وے مرید شیخ معروف کرخی وی مرید امام علی موسیٰ رضا صاحب وی مرید امام موسیٰ کاظم و مرید امام جعفر صادق وے مرید سید امام محمد باقر وی مرید امام زین العابدین و مرید سیدنا ابن حضرت امام حسین و مرید حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و مرید سیدنا و مولانا حضرت جناب پاک صاحب تاج و البراق محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نقل است کہ حضرت سید نور اللہ شاہ در تجرید و تفرید فرید العصر و در زہد و تقویٰ وحید الدہر خوارق و کرامات بحد بود کہ از تحریر قلم و در زبان نیاید گفتہ اند کہ بر استخارہ و التجائے صادق قاضی عبد الرحمان قوم آولان یعنی اعوان عرف قاضی صاحب ساکنہ شہر ڈیرہ غازیخان حضرت سید نور اللہ از بارگاہ فیض پناہ جناب غوثیہ اعظمیہ قدسیہ برائے بیعت آن قاضی مرقوم الصدر ارشاد گردید پس جناب سید موصوف الصدر ارشاد گردید پس جناب سید موصوف الصدر بلباس سوداگری بحالت برقعہ پوشی در ڈیرہ غازیخان تشریف شریف آوردہ در مسجد گنج والی قاضی صاحب را بیعت فرمودند و این ہم مخفی مبادا کہ قاضی صاحب را پیشتر تشریف آوری سید غریب نواز بخواب ارشاد بود کہ فرزندم در شہر مسکن تو خواہد رسید بخدمت وے حاضر گردیدہ مرید شوی چنانچہ چند ایام اول از تشریف آوری قاضی برائے تشریف آوری حضرت منتظر بودہ جا بجا تلاش میکرد الغرض بحالت برقعہ پوشی در مسجد شریف گنج والی بنا شدہ حاجی محمد خان صاحب سدوزئی مشرف شدہ بیعت گردیدند و زود بزود چنان نعمت عطا فرمودند کہ بسیار عرصہ قاضی صاحب مدہوش ماند آخر بہوش آمدند در وظائف وغیرہ فرمان حضرت آنچنان عمل نمود کہ واندک ایام کامل و مکمل شدند و بعد قاضی صاحب مفتی صاحب شہر ڈیرہ غازیخان جد امجد مفتی غلام محی الدین لقد نعمت بیعت حاصل کردہ آن ہمچنان در مدہوشی وبیہوشی ماندہ آخر در ہوش آمدہ در اوراد و وظائف

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
	محمد حسن مثنی ابن شہید وحید امام حسن ابن حضرة علی المرتضی شیر خدا رضی الله	"	،	شان مریدان خاندان ہستند و خاکبوس در بار ایشان مینمایند	"	"	"	شاغل ما ندالله تعالی مفتی صاحب را نیز برکت مرشد کامل و اکمل سعادتمند و ارجمند فرموده منه و کرمه الغرض حضرت غریب نواز در سلسله شریفه قدسیه نهایت سرفراز و ممتاز بودند و خلق الله را فیضیاب از نمودند۔
۲	آن سلطان التارکین برهان الواصلین دلیل الواصلین جامع علوم ظاهری و باطنی جگر گوشه جناب ختم المرسلین حضرت سید شمس الدین ابن سید نور الله شاه قدس الله سره العزیز که در بہاولپور آمده بودند [illegible]	ولادت حضرت بابرکت در قریه و اغذ ملک خراسان از غزنی سه فرسنگ دور است		وفات آن مظهر فیوضات بابرکات مصدر مکارم و عنایات بتاریخ بیست هشتم ماه ذوالقعد بسال دوازده صد و سی [illegible] بوقوع آمد [illegible] والله اعلم [illegible]	در بہاولپور [illegible] عمارت موجود است	در زمان نواب بہاول خان [illegible] ریاست بہاولپور بودند	حضرت والد ماجد خود یعنی جناب حضرت سید نور الله شاه صاحب قدس سره [illegible]	نقلست که اول مرتبه حضرت سیدنا سید شمس الدین ابن سید نور الله که مردی کامل و اکمل و در کمالات و کرامات یگانه روزگار بودند بلباس سوداگری در ڈیره غازیخان از جانب شمال مزار سید منهول شاه در شهر داخل شدند کوچه شمالی گرفته گرفته بمحله آهنگران رسیدند آنجا که بسیار دوکان آهنگران بوده آن وقت آهنگران آهن تفته جمع نموده بر سندان میزدند و بوقت زدکوب لفظ الله الله میگفتند عجب حالتے بود که گویا از آواز او شان افلاکیان تماشا بودند پس حضرت شاه صاحب حالت ذاکریت آنها دیده دو سه بار ضرب کلمه شریف از قلب صنوبری شکل خود برآورد که همگی آهنگران الله الله آغاز کردند حتی که آواز او شان در تمام شهر رسید آخر بگنج واقعه شهر ڈیره غازیخان جناب حضرت شاه صاحب متوقف شدند و فوج فوج شدند مردمان بحضور مشرف شدند و مرید شدند و بهر خود گرفتند و تمام شهریان و مردم نواح ڈیره غازیخان ذکر خیر آنجناب فیضمآب شنیده و بحضور حضرت شاه صاحب مشرف شده مستفید و مستفیض گشتند و صدها مردم به تلقین و تعلیم آنحضرت از جاده ضلالت براه راست آمدند۔
۳	آن قطب العارفین زبدة الکاملین عمدة الواصلین گل گلستان مصطفوی خالص و مخلص درگاه کبریائی پیرو آئین بهترین حضرة سید جلال الدین فرزند سید نور الله و برادر سید شمس الدین قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت مظهر شفقت و عنایت در واغذ بخراسان بظهور پیوست		وفات آن جامع کمالات سعید ازلی سرفراز شده از درگاه لم یزلی بتاریخ چهاردهم ماه صفر المظفر بوقوع آمده است فرزندان حضرت سید کمال الدین سید جمال الدین [illegible] سید گل دین که هر سه کامل و اکمل بودند	[illegible] بہاولپور [illegible] متصل حضرت شمس الدین [illegible]	انگریزی۔ اگرچه اول عمر شریف در عهد [illegible]	حضرت والد ماجد یعنی حضرت سیدنا و مولانا سید نور الله شاه صاحب قدس سره	نقلست که سالے جناب فیضمآب در قریه شیر و متوقف بودند امساک بارش باران و انسداد آب دریا شده بوقوع آمد حالت زراعات ابکار تباهی خشک شدن نهاد بلکه تمام مزروعات مردمان کامل خشک شدن آمدند مریدان بسفیر بحضور حضرت رفته دعا در خواست کردند حسب استدعای اوشان پیش پروردگار خود دعا خواستند و تسلی همگنان فرمودند شبا شب آب آمد و مزروعات مزارعان سیراب شدند مگر زیاده تر تعجب این بود که صرف آب بر مواقع و موضع مزروعات بود بقایا زمین دشت صحرا و غیره خشک افتاده دیدند نقل دیگر باری چند روز اولاد ملک غلام رسول ملانه بعارضه تپ شدید بیمار گردید حتی که حالت مایوسی نظر می آید والدش از کمال ملال برون از قریه بجانب مسکن مرشد خود بکمال لاری و عاجزی بسیار فریاد نمود و بعد از یاس نزد پاس بخانه خود واپس آمد چه بیند که تپ چند روزه داره بانحطاط است رفته صحت کلی حاصل شد چون حضرت انزدوده در شیر ورسیدند بلبیر گفته فرمودند ملک غلام رسول اسیر چیار بار فقیر را فلان روز خوانده بودی شنیده بودیم الحمد لله که خدا تعالی فرزند ترا صحت بخشید منه و کرمه
۴	آن آفتاب فلک ولایت و مهتاب سپهر هدایت سیدنا حضرت سید کمال الدین ابن سید نور الله شاه نور الله مرقده وقدس الله سره العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت در قریه واغذ [illegible] خراسان		وفات آن معدن فیوضات بتاریخ شانزدهم ماه ربیع الاول بسال دوازده صد و نود و هفت بوقوع آمد سنه ۱۲۹۷	[illegible] بہاولپور [illegible]	در عملداری [illegible] انگریزی وصال شد۔	حضرت [illegible] حضرت سید جلال الدین	نقلست که جناب حضرت شاه صاحب با ریاضت و عبادت و مجاهدت و شجاعت و سخاوت و کرامت بود برائے قوت حلال کار زراعت را دوست میداشتند با حضرت شاه صاحب حسب دعوت میدان برنده اند که از دولت خانه در ده زده اند بود و رونق افزا بودند شبی بنور معرفت معلوم شد که وصال با کمال والد ماجد قریب است بتعجیل تمام در شیر نزد حضرت والد ماجد خود رسیدند فرمودند که تشریف بری حضرت بجانب بہاولپور ضروری است اگرچه اول والد ماجد حضرت معذرت فرمود مگر بالحاح تمام رتساکین را بجانب بہاولپور بردند هنوز شاه صاحب کلان در آنجا نرسیده بودند که در راه عارضه تپ پیدا شد بجرد رسیدن قضیه بوقوع آمد شامل مزار حضرت شمس الدین دفن نمودند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعہ	بادشاہی	اسم مرشد	خلاصہ کیفیت
۵	آن سلالہ خاندان نبوی نقاوہ دودمان مصطفوی فیاض زمان مونس عاجزان دوستدار مساکین حضرت سید فضل الدین فرزند ارجمند سید کمال الدین دام شرفہ			فرزندان حضرت سید محمود دین شاہ صاحب اولاد زاد اللہ عمرہ موجود است و سید ولی الدین شاہ صاحب لاولد فوت شدند غفر اللہ			حضرت والد ماجد صاحب	حقتعالی جل شانہ حضرت سید کمال الدین جگر گوشہ ختم المرسلین را ہفت فرزندان سید نور الدین شاہ و سید سعد الدین شاہ و سید عین الدین شاہ و سید مہر الدین شاہ و سید فضل الدین شاہ و سید حمید الدین شاہ و سید فخر الدین شاہ عطا فرمود صرف سید مہر الدین شاہ لاولد باقی ہمہ صاحبان صاحب اولاد و مجاد اند و حسب مراتب عابد و زاہد لائق و فائق ہستند و منجملہ جمیع حضرات سید فضل الدین شاہ سجادہ نشین سید نور اللہ شاہ والد ماجد خود ہستند بعد الد بزرگوار جلیہ نشست و آدائے مناسک حج بیت اللہ نمودند شب زندہ دار و مسکین و غربا نواز است حتے المقدور عالم و علما دوست و فقرا نواز و زبان لے منت دہد پردہ پوشی الکمال عزیز میدارد سلمہ اللہ تعالی
۶	آن گل گلزار جوے بلبل شاخسار مرتضوی آن شہباز بلند پرواز میدان جبروت و ملکوت قبلہ گزین کعبہ واین جگر گوشہ امام الشریفین مالک مملکت علم الیقین حضرت سید جمال الدین صاحب قدس سرہ ابن سید جلال الدین ابن سید نور اللہ شاہ جیلانی قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت جامع کمالات و کرامت راہنمائے ملک ہدائت در خراسان قریہ راغذ قرب غزنی کہ مشہور ترین مکانے است		وفات آن مظہر کمالات و کرامات مصدر عنایات و اشفاق بنجایات بتاریخ بیست و پنجم ماہ ربیع الاول جناب حضرت شاہ صاحب لاولد بودند نند نیاز بجائے حضرت دیگر برادر میگیرد	بہاولپور در محلہ [illegible] مزار اند و والد ماجد ... حضرت		حضرت والد ماجد یعنی جناب سید جلال الدین صاحب	نقلست کہ جناب فیضمآب حضرت جمال الدین جامع بود در علوم ظاہری و باطنی صاحب کمالات و کرامات صوری و معنوی بود در سخاوت و حیا و شجاعت و وفا بے نظیر و لاثانی بودند مریدان حضرت در ملتان و ریاست بہاولپور و سندھ و لاہور و غیرہ یعنی دیار و امصار بسیار و بیشمار اند و اکثر حضرت غربا نواز براہ فیاضی و ذرہ نوازی خبرگیر عاجزان و مسکینان بود اگرچہ خود بزرگزادہ بود اما بزرگان ہر سلاسل را نہایت دوست میداشتند روزے بخدمت حضرت شاہ صاحب تشریف شدہ بعرض رسانید کہ یا قبلہ جناب حضرت پیغمبر آخر الزمان صلعم علیہ السلام پاس سالکین بسیار سفر موده امشب مرا اسپے بازین عطا فرما کہ بروز حشر کمال عطا داد خواہی دید ہماں وقت حضرت موصوف اسپ خود معہ اسباب برا داد و خود پیادہ نشست بروز دیگر مرید حضرت شاہ صاحب را دو اسپ معہ اسباب نذر داد حضرت شکرانہ نعمت گفت غلام سر بلوچ را از مریدان شوق و ذوق آنحضرت دیدم
۷	آن گل گلستان نبوی بلبل گلستان مصطفوی شاہ پناہ سعادت آئین سید نور الدین فرزند سید کمال الدین جیلانی	ولادت باسعادت آنحضرت	۶۰ سال	وفات آن عالیجناب مصدر فیوضات شب جمعہ بتاریخ بیست چہارم ماہ شوال السال سیزدہ صد و ہفت ۱۳۰۷ھ	بہاولپور ... [illegible] ... خان	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	چشم دید مولف است کہ حضرت سید نور الدین سعید رشید و حمید حالت سکوت یعنی کم گوئی را تمام دوست میداشت اکثر چنان معلوم میشد کہ گویا شاہ صاحب در معاملہ قدرتی ہر و حیران است زاہد و عابد بدرجہ کمال بودند درود و کلمہ شریف البسیار میخواند جو بندہ قوت حلال بوجیاہ مہدی شاہ والعر غیرہ کاشت کنانیدند پیداوار بخرچ لنگر می آوردند و سید جراغ دین فرزند ش شکل و سیرت
۸	آن قدوة الواصلین زبدة السالکین جناب حضرت سعد الدین شاہ صاحب ابن سید کمال الدین ابن سید جلال الدین شاہ ابن سید نور اللہ شاہ قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت	۶۹ سال	وفات عالی صفات مظہر فیوضات آلہی روز یکشنبہ بتاریخ نہم ماہ جمادی الاول وقت ظہر بسال سیزدہ صد و پنج ۱۳۰۵ھ بوقوع آمد	بہاولپور بمزاری قریب ... مرد	انگریزی	حضرت والد ماجد	نقلست کہ حضرت سید سعد الدین شاہ صاحب خوارق بود و حاجی الحرمین الشریفین و عابد زاہد و مجاہد ذکر کلمہ طیبہ بسیار ذکر میکرد بلکہ در ذکر کلمہ قدسیہ چنان دیدہ شد کہ اکثر قلب پاک حضرت در ذکر می ماند و آنچنان متحرک کہ آدمی قریب نشستہ آواز قلب شریف آن شریف ذات می شنید بلکہ ہر کہ با آن ہادی راہ ہدایت نمود در اندک عرصہ اورا کامل و مکمل سفر موده گاہ بہ گاہ شکار را نیز دوست میداشت ہمراہ شکار بندوق سید قمر الدین فرزند وی خوب سالک است و سید حیدر شاہ و حبیب اللہ شاہ نیز فرزندان ہستند
۹	آن زبدة العارفین حضرت سید عین الدین فرزند ارجمند سید کمال الدین شاہ ابن سید جلال الدین ابن سید نور اللہ شاہ جیلانی	ولادت باسعادت آنحضرت	۵۹ سال	وفات آن عالیجناب مظہر عنایات بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول لسال سیزدہ صد و یک ۱۳۰۱ھ	قریب بہاولپور گورستان ملک شاہ	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	چشم دید است کہ جناب شاہ صاحب آدمی فقیر مزاج و با فقرا و صلحا و علما دوستی میداشت و در عبادت الہی حتی الامکان کوشش مینمود صاحب ریاضت و مجاہدات بود و باشندہ خاص بہاولپور محلہ گنج کہ نواب صاحب بہاولپور بحضور حضرت شمس الدین نذر دادہ بود بودند ہر گاہ بخدمت والد ماجد خود برائے زیارت بمسکن حضرت می آمدند بہر یک ذی روح با خلاق محمدی پیش می آمدند سید سراج الدین فرزند است۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
۱۰	آن گل گلزار مصطفوی آن بلبل شاخسار مرتضوی آن ستون دین متین جناب حضرت سید گل دین شاہ صاحب ابن سید جلال الدین ابن سید نور اللہ شاہ قدس سرہ العزیز ونور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت آن حضرت مخزن حلم وسخاوت معدن رحم وعنایت قریہ واغذ ملک خراسان	تخمیناً ۸۵ سال	وفات آن عالی ذات بوقت یک نیم پاس برآمدہ روز بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر بسال سیزدہ صد بیست چہار سنہ ۱۳۲۴ بوقوع آمد	چاہ ہزاری قریب [illegible] در محل [illegible] برادر خود	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	نقل است کہ حضرت سید گل دین شاہ جامع برکات وکمالات وکرامات ومتصف باوصاف حمیدہ بودند وصاحب افعال اعمال نکوترین وہرچہ از سخنان نیک خواہ بر خلاف آن بزبان می‌آمدند ہمان معاملہ بچشم دید۔ روزے شاہ صاحب از نزدی دریائے سند بدو تنخانہ می‌آمدند مسمی بہیرن ملاح باوجودیکہ مرید بود گستاخی کردہ تا دیر کشتی برائے عبور حضرت حاضر نساخت بباعث تابش آفتاب کہ موسم گرم بود کمال لاچار شدند وناراض شدہ فرمودند کہ بہیرن آدمی بی ادب ست از خدا خواستم زود خراب خواہد شد چنانچہ ہمان ایام نامبردہ مفلوج شد و زبانش بند گردید۔ وحضرت بجز قوت حلال نمی خوردند فرزندان سید محکم الدین وسید رکن الدین وسید حافظ معراج الدین وسید حکیم الدین وسید عظیم الدین ہستند۔
۱۱	آن گلبن گلستان سیادت ونقابت آن طائر شاخسار صفوت ونجابت حضرت سید محکم الدین ابن سید گل دین	ولادت آنحضرت چاہ ہزاری	تخمیناً ۲۴ سال	وفات آن والا صفات یازدہم ماہ رمضان شریف بسال سیزدہ صد نوزدہ سنہ ۱۳۱۹	ہزاری در گورستان بزرگان خود	انگریزی		چشم دید است کہ صاحبزادہ خود نیک ونیکی پسند وعابد زاہد بود اما تقدیر الٰہی غالب بود کہ محض بوقت جوانی از جہان فانی بعالم جاودانی رفتند وبجز یک ہمشیرہ ہیچ فرزند نرینہ پیدا نشدہ بود ہنوز سبزہ برخ آن نونہال آغاز بود کہ از نہال جوانی برنخوردہ والد ضعیف العمر را بصدمہ غم الم گذاشتہ فانیان را الوداع فرمودند وجائے خود در جنت الفردوس نمودند۔
۱۲	آن اکمل وکامل صاحب رشد وکردنیکوکار باعمل حضرت سید نصیر الدین ابن	ولادت آنحضرت	تخمیناً ۷۰ سال	وفات آن والا صفات	ہزاری در محل حضرت [illegible]	انگریزی	حضرت	چشم دید است کہ حضرت شاہ صاحب از اولاد امجاد سید نور اللہ صاحب جیلانی بودند کمال متحمل وصاحب حیا ووفا وکمال کم گو بودند بجز ضرورت تمام کردن کلام روا نمی داشتند عابد وزاہد بدرجہ اول بودند سید امام الدین فرزندے حضرت بود در روبروئے حالت خردگی فوت شدند باقی اولاد نرینہ خیر است ویکی حبیبہ حضرت صاحب جذبہ ومعرفت وجہ مقدس سید فضل الدین اند۔
۱ ۲ ۳	آن غواص بحر البحار شریعت پر عظمت شناور دریای اسرار طریقت وحقیقت مہتاب فلک ولایت ودرشادت آفتاب سپہر ہدایت وکرامت جناب مخدوم ومولانا حاجی الحرمین الشریفین حضرت حافظ وحاجی محمد اکرم ابن حضرت بابرکت حجة الاولیا برہان الاتقیا حضرت حافظ محمد فرزند احمد ولی کامل واکمل متشرع ومتورع بدرجہ اول متقی خاص مخلص جناب	ولادت باسعادت آنحضرت گل گلزار شرع شریف درموضع لکھنہ کہ الحال آن مواقع از نزدی دریائے سندھ بجانب شرق زیرِ آباد ہستند بسال یازدہ صد پنجاہ و ۱۱۵۱ سنہ النبویہ بست در التقاء آن حضرت غریب نواز روز جناب فیضمآب چند روزہ بذریعہ خادم خود نزد قاضی احمد یار		وفات آن عالی ذات معدن فیوضات مخزن کمالات وکرامات روز دوشنبہ بتاریخ چہارم ماہ صفر المظفر بسال دوازدہ صد چہاردہ سنہ ۱۲۱۴ یا بسال دوازدہ صد پانزدہ سنہ ۱۲۱۵ بوقوع آمدہ است خلفائے حضرت بابرکت پنج نوشتہ اند اگرچہ حضرات مشہور ترین اند جناب حضرت خلیفہ صاحب محمد اشرف بانکپورے وحضرت حاجی	قریب [illegible]		جناب سید عبدالکریم صاحب [illegible]	نقلست مختصر حال اجداد وامجاد آن محبوب رب الارباب ناطق حقائق امام خلائق جناب حضرت حاجی صاحب بدین گونہ است یعنی جد امجد حضرت حجة الاولیا برہان الاتقیا حضرت فتح محمد کلان حافظ کلام ایزد منان کہ مزار شان در موضع بکائن است والیشان حضرت فتح محمد متقی مشہور ہستند فرزندان متقی صاحب دو بودند یکی جناب کامل واکمل حافظ کلام ایزد حضرت حافظ محمد دوم حافظ کلام کاشف اسرار پنہانی حضرت حافظ احمد صاحب فرزند حضرت حافظ محمد صاحب جناب قبلہ عالم حاجی الحرمین حافظ حاجی محمد اکرم علیہ الرحمة بودند کہ تمام عمر شریف در انصرام امورات شرع شریف صرف فرمودہ لاولد فوت شدند وبعد حضرت حاجی صاحب سجادہ نشین حضرت حافظ محمد فرزند حضرت حافظ صاحب ممدوح شدند وچون حضرت حافظ محمد ازین جہان رحلت فرمودند حضرت حافظ احمد صاحب رونق افروز سجادگی گشتند کہ از اجداد حقیقی سجادگان صاحبان حال بودند وبعد وصال این اکمل حضرت فتح محمد ثانی صاحب سجادہ حضرت غریب نواز مقرر شدند کہ ذکر خیر ایشان در ذیل علیحدہ خواہد آمد وتا حضرت حافظ حافظ کلام ربانی شیخ احمد سجادہ تواریخ ولادت ووفات دستیاب خیر شدند سلسلہ پیران کبار جناب حضرت قبلہ حاجی صاحب حضرت حاجی محمد اکرم مرید سید عبدالکریم بغدادی ومرید سید ذکریا دی مرید شیخ یحییٰ دی مرید شیخ ابراہیم حماوی

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد وارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	ازو حضرت حافظ فتح محمد متقی کلان که آنروی دریا سند در موضع بکائن ضلع گهرآلوده اندوزیارتگاه خواص وعوام اند قدس سره العزیز و نورالله مرقده وجناب حضرت غریب نواز در قومیت افغان اند بنی اسرائیل حضرت ازان نوشتند که قیس عبدالرشید جد امجد همگی قوام افغانان در شجره نسب بحضرت یعقوب ابن حضرت اسحاق ابن حضرت ابراهیم علیه السلام الحاق میشود۔	جد امجد مولف اوراق هذا ابراد خرید گندم فرستادند دو سه پیمانه انبار آن زیاده دادند چون حضرت را ازین حال واضح شد دانها واپس فرستاد نگرفتند		الحرمین الشریفین سید محمد حرمی شاه جالی ثالث حضرت خلیفه محمد بکرم صاحب جهانپوری یا بکهری و چهارم قاضی القضات قاضی غازی الدین پپلیانوال قدس الله سرهم العزیز	[illegible]		[illegible]	وی مرید شیخ محمود وی مرید شیخ عبدالله وی مرید شیخ شمس الدین ابوالوفا وی مرید شیخ شفیق شهاب الدین و مرید شیخ قاسم وی مرید شیخ عبدالباسط وی مرید شیخ ابوالعباس شهاب الدین وی مرید شیخ بدرالدین حسن وی مرید شیخ علاءالدین وی مرید شیخ شرف الدین یحیی وی مرید شیخ شهاب الدین احمد وی مرید شیخ عمادالدین ابوصالح نصر وی مرید شیخ تاج الدین حافظ جمال العراق ابوبکر عبدالرزاق وی مرید سیدنا و مولانا حضرت ابومحمد محی الدین عبدالقادر جیلانی وی مرید قاضی القضات ابوسعید ابن المبارک مخزومی وی مرید شیخ علی ابن یوسف الهکاری القرشی وی مرید شیخ ابوالفرح طرطوسی وی مرید شیخ ابی الفضل عبدالرحمان تمیمی وی مرید شیخ ابی زلف شبلی وی مرید شیخ ابی القاسم جنید بغدادی وی مرید شیخ سری سقطی وی مرید شیخ معروف کرخی وی مرید شیخ داود طائی وی مرید شیخ حبیب العجمی وی مرید شیخ حسن البصری وی مرید سیدنا حضرت علی المرتضی شیر خدا و مرید و فیض یافته جناب قدسیماب حضرت سیدنا محمد مصطفی احمد مجتبی سرتاج پیغمبران صلی الله علیه وسلم و آله و اصحابه اجمعین - از حضرات اهل انصاف و صفا اعتقاد مخفی مباد که بهر کیف جناب فیضماب حضرت قبله حاجی الحرمین صاحب تابع شرع شریف بودند گاهی قدم مبارک از احاطه شریعت پرعظمت بقدر تار موی برون نه نهاده بودند و در متابعت امورات شرعیه عظیمه خاص تابع غوثیه قدسیه بودند و در باب سرود سماع وجد وغیره که فی زماننا خلق ابعد انهمه طرائق دوست داشته اند حسب طریقه و فرمان عالیشان جناب غوث پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سره العزیز بودند احقر الناس یعنی این غلام بندگان آلهی در حالات کشف کرامات و جهاد دلی با کفار ملفوظ شریف بسیار مدت صرف نموده کوشش کرده جمع ساخت اگر کسی صاحب ازان اوراق واضح خواهد بود که صاحب متابعت شریعت شریف چنان باشند۔
۴	آن کاشف اسرار الهی آن فیض یافته از بارگاه کبریائی مرحوم اند حضرت شیخ فتح محمد ثانی ابن حضرت احمد ابن محمد ثانی ابن احمد ابن شیخ فتح محمد متقی صاحب که سابق ذکر آنصاحب به تحریر آمده است	ولادت آنحضرت با برکت بسال دوازده صد و یک ۱۲۰۱ سنه بوضوح پیوست یعنی از روئے دریافت بخوبی واضح گردید	۷۰ سال	وفات آن جامع کمالات مظهر عنایات بیست و ششم ماه صفر المظفر بسال سیزده صد و یک ۱۳۰۱ سنه بوقوع آمده است فائده فرزندان حضرت جناب احمد بخش صاحب و پیربخش صاحب غفر الله لهما	[illegible]	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	چشم دید است که جناب شیخ جامع بودند فیمابین علوم ظاهری و باطنی و در خوارق کرامات کامل و اکمل بودند صحیح ترین است که مسمی سردار خان هکانی و جانان ساربان فیمابین معتقدین شیخ بود حسب استغاثه شتربان سردار خان از مسکن وی بالمشافهه خود طلب فرمودند نامبرده از آمدن بخدمت شیخ صورت انکار پیدا نمود ذات شیخ بحق وی نمونه نارضگی هویدا ساختند فرمودند هر حال شتر خواهد رسید دوم روز بود که آن شتر که نزد سردار بود در ناله غرق شده در بستی میان صاحب بذریعه آب ناله در رسید نقل دوم روزی جانان ساربان لنگر جانب ڈیره غازیخان تیار بود جانان اقرار نمودند از پل گذر نکنی مگر جانان غفلت کرده بوقت شب از پل گذر نمود شتر معه بار در ناله افتاد که پل شکست و بار بانقصان سید خیر بهر ازشدت شتر از مردن با زماندند صحیح حضر جانان
۵	آن ابر رحمت و عنایت دریای فیض و سخاوت مظهر مکارم و احسان میمون و مبارک	ولادت آن مصدر جود و رحمت بسال دوازده صد و پنجاه و هشت ۱۲۵۸ سنه	۵۵ سال	وفات آن معدن کمالات و مخزن کرامات بتاریخ بیست پنجم ماه محرم الحرام	قریب مزار شریف والد ماجد خود	انگریزی	[illegible]	چشم دید و روایت پرصداقت ذات شیخ اهل کرم و احسان فراوان و عابد زاهد و متوکل بحر پایان بودند هرچه بر زبان میراندند بفضله تعالی همان صادر میشد روایت صحیح و نقل صریح است که یکی هندو ساکن بانکپور بمعامله حساب کتاب سخنان ناهموار بخدمت شیخ گفت حضرت اگرچه صبر نمودند مگر آثار خفگی بر چهره مبارک پیدا شدند هندو اقرار نمودند واضح میگردد که دیوانه هستی همان ایام هندو

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	نقش حضرت احمد بخش سجادہ قدس سرہ	〃	〃	بسال سیزدہ صد سیزدہ سنہ ۱۳۱۳				پارچات پوشیدنی پارہ پارہ کردہ دیوانہ گشت حتی کہ تمام عمر وے در دیوانگی گذشت و ذات شیخ سخاوت الکمال دوست میداشتند فرزندان حضرت صاحبزادہ محمد خدا بخش و الٰہی بخش و امام بخش
۶	آن مخزن حلم والحیا معدن علم و سخا مولانا حضرت الٰہی بخش سجادہ نشین حضرت قبلہ غریب نواز قدس سرہ العزیز۔	ولادت بابرکت روز سہ شنبہ بسال دوازدہ صد و نود و سہ سنہ ۱۲۹۳ بظہور پیوست	۲۹ سال	وفات آن غریب نواز جامع کمالات شب سہ شنبہ بتاریخ بست پنجم ذیقعد ۱۳۲۲ بسال سیزدہ صد و بست و دو	نزدیک مزار شریف پدر بزرگوار	انگریزی		چشمدید مؤلف حضرت کمال حلیم الطبع رحیم المزاج صاحب اند و از اشتیاق محبت الٰہی بوقت بعد وصال حضرت والد باکمال بر مسند سجادگی نشستند و بر دروازہ حضرت قبلہ غریب نواز چلہ نشستند و زیارات مزارات بزرگان ہر سلاسل را دوست میداشتند و باشوق بسیار و بیشمار بر مزارات بزرگان چنانچہ خواجہ صاحب اجمیری وغیرہ رفتند لذت روحی و ظاہری گرفتند زمرۂ فقرا و صلحا و علما را کمال دوست بودند بلکہ حتی الامکان خدمت مینمودند اما افسوس صد افسوس کہ در عین جوانی دو صاحبزادہ خرد سال گذاشتہ جہان دنیا را الوداع فرمودند۔
۷	آن فیاض زمان حاتم شان دوران رحم فرمائے بحال خواص و عامیان حضرت مولانا امام بخش فرزند ارجمند حضرت احمد بخش و برادر حقیقی حضرت الٰہی بخش صاحب سجادہ نشین دام اجلالہ و اقبالہ۔	[illegible]		فائدہ برہر مواقع وعظ در صحن روضہ شریف علمائے جید جید میفرمایند خاصہ حضرت مولانا مولوی ابراہیم صاحب ساکن نواح خانقاہ معلی نہایت عمدہ و نہایت شیریں وعظ میفرمایند عالم بنظیر است و خوش خلق [illegible] اول				چشمدید معاملہ چونکہ چہار فرزند ارجمند حضرت جناب احمد بخش صاحب تحریر شد کلان کلان حضرت صاحبزادہ محمد مرحوم بود کہ بالمشافہ والد ماجد خود فوت شد بلا اولاد حضرت صاحبزادہ خدا بخش صاحب بر مزار شریف حضرت فتح محمد متقی کلان خدمت گذار مزار شریف و تدارک کنندۂ مزروعہ برای قوت حلال ہر دو لنگر شریف سکونت پذیر آن روی دریا در بکائن ہستند و بر مزار شریف قبلہ حضرت حاجی صاحب حضرت الٰہی بخش و حضرت امام بخش صاحب کہ حضرت الٰہی بخش بشرح صدر فوت و حضرت امام بخش صاحب حال سجادہ نشین ہستند و در خبر گیری ساکین و مریدان خلام حضرت قبلہ غریب نواز مصروف ہر چند کہ لیاقت خداداد صاحبزادہ عالیقدر سجادہ نشین بہ تحریر و تقدیر آوردہ شود از ان کمال کم باشد کہ شرع کامل و پرضرر بود تمام فقرا و صلحا و علما را بمہربانی پیش می آیند میدہند و منت نمی نہند و بجز معاملات دینی کہ عبادت و ریاضت مراد است و قوت روحی ازین پیدا میشود برای قوت حلال لنگر حضرت قبلہ عالم سعی مزارعات نیز بدرجۂ کمال بہم رسانیدہ اند و ہر چہ ممکن میباشد سائلان و غربا و مساکین را نان بجائے خود علاوہ نقد جنس جامہ وغیرہ ہم میدہند۔
۸	آن غربا نواز و مساکین دوست فرخندہ نقش صاحبزادہ پیر بخش قدس سرہ	ولادت در بستی حضرت میان صاحب		وفات شان در الاصفات	نزد بزرگان خود	انگریزی		ایشان حضرت بخدمت اشرف حضرت شیخ فتح محمد ثانی صاحب کمال دوست و عزیز بودند اگرچہ عابد زاہد بودند مگر دوستی شکار بندوق ہم بود و باعث تہذیب اخلاق و نگہداشت ادب از پدر بزرگوار خفیہ بشکار میرفتند چونکہ تقدیر خدا بود تقدیراً انگولی بندوق خود فوت شدند فرزند صاحبزادہ محمد یار صاحب نہایت لائق است
۹	آن رحم کیش و رحمت فرما حق مخلوقات رب الفلق حضرت عبدالحق فرزند ارجمند حضرت احمد قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت آنحضرت [illegible]		وفات آن والاصفات [illegible]	در بزرگان خود	انگریزی		چشمدید و صحیح از روایات دیگران حضرت شیخ فتح محمد ثانی و حضرت سعد اللہ صاحب و حضرت عبدالحق صاحب برادر حقیقی بودند سعد اللہ مرحوم لا اولد فوت شدند و حضرت فتح محمد سجادہ نشین جناب قبلہ غریب نواز بودند و حضرت عبدالحق صاحب کہ نہایت رحم دل و مسکین نواز و حتی الامکان سخاوت پیشہ بودند اکثر آمدی دریا سندہ بر مزار جد امجد خود و خبر گیری ملکیت آنجائی خود میماندند و فرزندش صاحبزادہ قادر بخش کہ نیک بخت و حاجی الحرمین الشریفین ہستند در موضع بکائن بوجود اکثر اوقات اولاد امجاد حضرت فتح محمد ثانی معہ اولاد حضرت محمد اکرم ثانی صاحب کہ صاحبزادہ نور احمد مرحوم تا ایں جا حسب اتفاق در موضع بکائین سکونت پذیر میباشند و جناب محمد حسن فرزند کلان محمد اکرم صاحب لا اولد فوت شدند فقط یک دختر

بیان شجرہ صاحبزادہ [illegible] است

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه مزار	بادشاهی	مرشد	خلاصه کیفیت
۱	آن قطب الوقت فرد الاولیا صاحب سخا خدیو عرصه حلم والحیاء مونس سالکین والفقرا حضرت مرشدنا ومولانا شیخ محمد اشرف مانکپوری ضلع مظفرگده مرید و خلیفه حضرت حاجی الحرمین الشریفین قدس سره	ولادت باسعادت در مانکپور	۷۰ سال	وفات آنحضرت جامع کمالات بیست و ششم ماه صفر المظفر بسال دوازده صد هفتاد و یک ۱۲۷۱ فرزندان حضرت شیخ نور محمد رشد روبرو فوت گشتند ثانی حضرت خدابخش سوم مولوی کلیر بخش پنجم حافظ قادر بخش	مانکپور ضلع مظفرگده	انگریزی	حضرت قبله حاجی محمد اکرم صاحب	نقلست از میان محمد اسمعیل چشتی که مرید ولانگری و حاضر باش بحضور اقدس حضرت قبله حاجی محمد اکرم صاحب بود که روزی بعد از وصال مولانا حضرت خلیفه صاحب یاد آمد پس در گرداب ملالت و اضطراب چنان افتادم که بجز گریه زاری کارے نبود بوقت شب حضرت خلیفه صاحب بخواب تشریف ارزانی آوردند و فرمودند میان سمعیل جی بیرونی محبت بکارنمی آید و اگر من محبت بایئد بایید که ملک ابدی ملک ماست و ملک شما ملک فناست چنانچه حسبی بفرزند غود و غیره او میان ساوے خواب خود را بیان کرد شیخ نور محمد فرزندش روایت میکرد که بعد مرولاندک عرصه ازدالم بندگوار ازین دار ناپایدار بیرون رفتند و بدار آخرت آرام گرفتند و خوارق و کرامات حضرت خلیفه صاحب علیه الرحمه بسیار و بیشمار اند و درین تنگ جا جا گنجائش نمی دارند الغرض حضرت خلیفه صاحب در کمالات و کرامات شیخے کامل و اکمل بودند که از تحریر قلم و زبان بیرون است۔
۲	آن مستغرق بحر وحدت وغریق دریائے سلوک معرفت مرشدنا و مولانا حضرت حاجی الحرمین شیخ خدابخش فرزند ارجمند حضرت خلیفه محمد اشرف صاحب قدس سره	ولادت باسعادت آن غریب نواز فیاض بے انداز در مانکپور شد حال سجاده حضرت امام بخش فرزند آن حضرت هستند	۸۷ خواه ۸۸ سال	وفات آن ولی الاصفات مظهر عنایات سبحانی شب چهارشنبه دوم ماه شوالی بسال سیزده صد بیست و شش ۱۳۲۶ باستقلال کمال بوقوع آمد۔	مانکپور مظفرگده	انگریزی	حضرت والد ماجد خود یعنی مرید و خلیفه و الا مرتبه بزرگوار خود	مشهور و معلوم است که ذات شیخ ولی کامل و اکمل و صاحب خوارق و کرامات بود و نیز ذات مقدس راولوله محبت و جوش عشق الٰهی جل شانه و عم نواله از خردسالی تا ایام خورده سالی بکمال اثر کرده و بخود کشیده بود و کسب کمالات و کرامات از والد ماجد خود بمنزل تکمیل و انتهار سانیده بودند بسیار مریدان بفیض بے انداز آنحضرت مستفید و مستفیض گشتند خودبینی و خودپسندی را محض عیب سخت و کریه مے پنداشتند اگرچه حضرت نهایت مسن و پیر کبیر بودند در عبادت و ریاضت و مجاهدت خواندن ورد و وظائف و قرآن کریم و کتب حدیث و تفسیر و مثنوی مولانا روم از جوانان جهان جوان میبودند و ریا را هرگز در احاطه دل نغض منزل جا و قرار نداده بودند فرزندان حضرت امام بخش و صاحبزاده کریم بخش طال عمرهما۔
۳	آن عالم باعمل و سجاده نشین حضرت مولوی پیر بخش فرزند حضرت خلیفه محمد اشرف صاحب	ولادت باسعادت حضرت در مانکپور		وفات آن جامع کمالات بتاریخ دهم ماه جمادی الاولی بسال سیزده صد و ده	مانکپور	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	حضرت مولانا مولوی صاحب عالم باعمل و عابد زاهد اجل و گوشه نشین بدرجه اول و از همه تعلقات دست بردار شده با حجره و عبادت الٰهی تعلق عظیم داشته بودند در درویش و درویش بار شمار شدند۔
۴	آن حضرت فرخنده نقش جناب صاحبزاده قادر بخش قدس سره	ولادت مانکپور		وفات حضرت بتاریخ هفدهم ماه جمادی الاخر بسال سیزده صد و بیست و دو ۱۳۲۲	مانکپور	انگریزی	حضرت والد ماجد	جناب فیضمآب فرزند ارجمند و جگر گوشه حضرت مولانا جناب خلیفه محمد اشرف مرحوم و مغفور هستند حریص عبادت الٰهی متلاشی قوت حلال و تقوے شمار رشدند ساده روئے و خوش خوئی بدرجه اول بودند عابد و زاهد بدرجه اول شمار شدند۔
۱	آن گل گلزار سیادت و نقابت نهال شاخسار صفوت و نجابت محب الفقرا والمساکین انیس العلما و رفیق الصالحین حاجی الحرمین الشریفین حضرت جناب حاجی	ولادت باسعادت آنحضرت در شاه جمال کهنه کرنی زمانا آنجا از صدمه دریا برد بر آمد است	تخمیناً ۷۵ سال	وفات آن عالی ذات مصدر توجهات مظهر عنایات بتاریخ یکم ماه رجب المرجب بسال ۱۲۴۵ یا ۱۲۷۰ فرزندان حضرت پیر موسن شاه	شاه جمال [illegible]		حضرت حاجی محمد اکرم صاحب دری۔	از مولوی محمد اشرف صاحب نقل است آن مولوی صاحب که عالم باعمل و مرید راسخ الاعتقاد حضرت شاه صاحب بودند چنان روایت بیان کردند که روزے بجانب دوکان هندو میرفتم که بر سر راه نزد چاهک مسجد والی سگے نهایت لاغر افتاده چنان معلوم میشد که از تشنگی قریب الرگ است گذلی برداشته در پاب نموده نزد وے گذاشتم بمجرد دیدن آب بجوش کرده مرا بر پشتالنگ زخم رسانید شخصے آمده گفت مولوی جی چکره سگ دیوانه بود بگفتن وے ملول شدم و بخانه رفته آمدم خانگی نیز در دو یعنی علیحده شده خفتم و بدل افسوس خوردم که خود بخود در بلاے خود کارد زدم سخت حیران و پریشان خفته بودم که حضرت مرشدنا جناب حاجی رحم علیشاه تشریف شریف بخواب آورده و بکشاده پیشانی فرمودند مولوی جی خیر است تسلی الا ز دست مگذار چون بیدار

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	سید رحم علیشاہ خلیفہ حضرت حاجی صاحب دام شرفہ و نور اللہ مرقدہ۔			و سید سلطان احمد شاہ و پیر شاہ صاحب و سید سلطان محمود شاہ صاحب۔				شدم نہ دیدم بود نہ خیال نہ قدرے بود نہ ملال حالت بمن گذشت۔ از مولوی صاحب دران ایام کہ بخدمت حضرت مولانا مولوی نور محمد صاحب محمد پوری طالب شدہ علم میخواندم طلبا مرا طعنہ می زدند کہ مولوی مرشد ترا علمے کافی نیست از طعنہ زنی اوشان ملال خاطر میشدم اندر کتب چند مسائل دادند کہ جواب اینہا از مرشد خود گرفتہ بیائی چون بروز جمعہ بخانہ خود رفتہ از زیارت مرشد ارشد بہرہ یاب شدم بلا گفتہ جواب ہر مسائل دادند چون باز رفتم طالبان را از جواب آگاہ کردم از طعنہ زنی تائب شدند و خاسر ماندند
۲	آن کاشف اسرار پنہانی و واقف معرفت ربانی سیادت و نقابت پایگاہ صفوت و نجابت دستگاہ پیر محمد موسن شاہ قادری فرزند سید رحم علیشاہ قدس سرہ کامل و اکمل ولی بودند نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت حضرت در کوٹلہ رحم علیشاہ کہ در زمانہ حال آنجا برد بر آمد دریا است	تخمیناً ۶۵ سال	وفات آن والا صفات بلند مراتب اعلیٰ مناصب تاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ بوقوع آمد۔ فائدہ فرزند حضرت سید محمد عالم شاہ کہ کامل و لائق بودند۔	شاہ جمال نزد گورستان	انگریز	حضرت والد ماجد خود	روایت از قاضی علی محمد عم مؤلف کتاب ہذا میفرمودند کہ روزے بخدمت حضرت شاہ صاحب در کوٹلہ کہنہ کہ باسم حضرت رحم علیشاہ مشہور بود نشستہ بودم حضرت شاہ صاحب یکدو حکایات در معاملات دنیاوی با اشخاص موجود مجلس ذکر فرمودند خیال کردم کہ ظاہر حال شاہ صاحب با دنیا و دنیا داران آراستہ است بزرگ چگونہ باشند ہمان وقت از ان مردم فراغت حاصل کردہ مرا فرمودند قاضی صاحب جی بیا از ین جا بحض قریب است مناسب است کہ وضو آنجا کنیم و ببینیم کہ در زور شور است یا چگونہ حسب فرمان شاہ صاحب رفتیم دیدیم کہ دریا در تمام زور در شور است یک موج و حیران و سرگردان مینماید حضرت شاہ صاحب عطائے خود وا دو فرمودند کہ قاضی صاحب جی عمق آب دریا را دریافت کنید کہ چہ حالت دارد اول از لحاظ آب انکار کردم آخر بر اصرار حضرت شاہ صاحب بدریا رفتم آب الی زانو رسید دانستم کہ این جواب خطرہ من است کہ بحق شاہ صاحب نمودہ ام شاہ صاحب بلاشک بزرگ ہستند
۳	آن ہادی مراحل گم شدگان بادیہ فسق و عصیان ندیائے رحمت بے پایان خدیو ملک حیا و شرم صاحب وفا و کرم سید محمد عالم شاہ فرزند و سجادہ پیر محمد موسن شاہ قدس سرہ العزیز مقرر بود کہ سیوم روز ختم قرآن شریف مینمودند	ولادت حضرت با برکت در کوٹلہ حضرت حاجی رحم علیشاہ علیہ الرحمۃ	تخمیناً ۵۷ سال	وفات آن مصدر عنایات مظہر فیوضات یکم شعبان بسال سیزدہ صد ہشت یا نہہ ۱۳۰۸ یا ۱۳۰۹ھ فرزندان حضرت صاحبزادہ اللہ دتہ شاہ ملقب پیر محمد موسن شاہ ثانی موجود و صاحبزادہ غوث شاہ مرحوم و صاحبزادہ شاہ محمد کریم [illegible]	اندرون دربار سندہ زود کوٹلہ رحم علیشاہ	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	معاملہ چشم دید سالی گاو میش این احقر العباد بتقدیر الٰہی بمرد و سوائے آن ہیچ جانور شیر دار نبود و طفلان خرد خرد روزے بخدمت حضرت در کوٹلہ قریب شاہ جمال براد زیارت رفتم زیارت کردہ در مجلس آن حضرت نشستم آن وقت حضرت منزل قرآن کریم شاغل بودند و مردمان اہل مطالب بسیار و بیشمار موجود بودند سابق از زیارت بمنزل خود خیال کردہ بودم کہ چیزی شیردار از ان حضرت برائے دفع ضرورت چند روز التماس خواہم نمود از ان کہ مردمان بسیار و بیشمار بخدمت آنجناب نشستہ بودند حیا و شرم دامنگیر گشت و انانیت و نفسانیت غالب پس عرض معطل ساختہ اجازت طلب شدم از انجا کہ منزل کلام اللہ بغیر کلام جائز نیست مرا مضبوط کردہ باشارہ فرمودند کہ بنشین چون فراغت یافتند اول اول بایں احقر الناس توجہ نمودہ از زبان فیض نشان فرمودند قاضی صاحب جی امسال برائے شیر دشواری در پیش است حیران شدم کہ بجز عرض میدانستند کامل اند گفتم قبلہ چنین است باز فرمودند خیر خدا تعالیٰ مالک است اجازت گرفتہ بخانہ رسیدم ہنوز یک ہفتہ نگذشتہ کہ نہایت عمدہ مادہ گاؤ شیردار بدست بعجند چوکیدار فرستادند آن روز بمحض فیض معرفت دانستم
۴	آن انیس عاجزان و دستگیر ایشان آن شفیق بیکسان سید اللہ دتہ شاہ ملقب پیر محمد موسن شاہ	ولادت حضرت صاحبزادہ صاحب		مریدان حضرت بسیار و بیشمار اند ہمگی صاحبان اقتدار ہستند			حضرت والد ماجد خود	مرحوم جنت مکانی شاہ صاحب را با وجودیکہ یکبار حج بیت اللہ شریف نمودند و زیارت بارگاہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نیز کردند و یکبار بزیارت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ رفتند اکثر خیالات امارت مانند و اکثر اوقات بحالت محتشمانہ بدفاتر سرکاری آمد و رفت میدارند مگر چون بچشم انصاف نگاہ کردہ شد تاہم از عبادت و ریاضت و مجاہدت و سخاوت و تلاوت قرآن کریم خالی نیستند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار	بادشاہ	مرشد شان	خلاصه کیفیت
ایضاً	ثانی فرزند سید محمد عالم شاه صاحب قادری سلمہ اللہ	″	″	″	″	″	″	در مزارات بزرگان و پیران بدستور آمد و رفت داشته اند و فرزندان دلبند بدل و جان سید هند و تعالی جل شانه حضرت صاحب اولاد فرموده است مدام باعنایات الٰهی جل شانه مسرور و مشکور باشند ذکر مه
۵	آن خورشید جهانتاب سپهر عبادت و ریاضت و مهتاب فلک مجاهدت و شمار خداوند ملکت حلم و حیا سر ایرائے سلطنت رحمت بی انتها سید سلطان محمود شاه فرزند سید حاجی رحم علیشاه قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت	از هفتاد سال زیاده	وفات آن مظهر فیض و شفقت بتاریخ ۲۷ ماه بیست و هفتم ماه ربیع الثانی بسال ... فرزندان صاحبزاده رحم علیشاه صاحب بسیار نیک و نیک کار ثانی سید کرم علیشاه	... در گورستان بزرگان		حضرت ... حسن شاه ...	این حضرت غربا نواز را این کاتب الحروف بارها بچشم خود زیارت کرده علماء و صلحاء و فقراء و سالکین و غربا را بسیار و بشمار دوست میداشتند کم گوئی و رضاجوئی خلق اللہ بر آن حضرت بابرکت ختم بوده اکثر خاموش و در سکوت می ماندند و اگر زبان فیض ترجمان را در تحرک آوردے آن کلام فیض التیام حاوی بود در ذکر خداوند کریم یا در احوال مشائخان مرمقدس و عظیم موعظت را بسیار یاد میفرمودند و کم وفائی و بی اعتباری دنیا ناپائدار را همه اوقات یاد مینمودند و با برادر و برادرزاده صاحبان در اتفاق ماندندے نفاق و نفاقیان را اخیر بدگفتندے و یکه و عالم صاحب علم و عمل نزد خود میداشتندے و نان بے منت می دادند هرچه کار بودے بخدا بودے۔
۱	آن مخزن اسرار پنهانی و معدن فیوض رحمانی حافظ کلام ربانی آن شیخ معظم حضرت حافظ محمد مکرم خلیفه در مریدان حاجی محمد اکرم صاحب قدس اللہ سره العزیز و نور اللہ مرقده۔	ولادت باسعادت حضرت در موضع کهر ضلع شاهپور بسال یکهزار و یکصد و شصت و شش سنه ۱۱۶۶ یا سنه ۱۱۶۴	۶۳ یا ۶۵ سال	وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات بتاریخ بیست و هفتم ماه ربیع الثانی بسال دو هزار و صد و بیست و نهم سنه ۱۲۲۹ بوقوع آمده حضرت لاولد بودند همشیره زاده صاحب جانشین شد	در ... شاهپور	خراسان [illegible]	حضرت حاجی محمد اکرم صاحب	نقلست که جناب حافظ جامع بودند بعلوم ظاهری و باطنی در خوارق و کرامات بزرگ لاثانی بودند میان محمد اسمٰعیل صاحب چشتی روایت کرد که حضرت حافظ صاحب بعد وصال حضرت قبله غریب نواز برای زیارت مرشد ارشد خود پیاده بهر سال می آمدند چنانچه سالے راوی و حضرت خلیفه صاحب همراه بودند بر کنار دریائے سندھ رسیدند قضا کار کشتی آنروئے دریائے سندھ بود و وقت شام قریب آمد راوی گوید منتظر و نگران بودیم که کشتی از شمال آمد ملاح موجوده کشتی گفت یا شیخ بیائید بیائید در نشینید آورے و حضرت خلیفه صاحب بر کشتی سوار شده آنروئے دریا رسیدند حتی که رفته رفته بر مزار شریف رسیدیم آن خدا حضرت خلیفه در ڈیره غازیخان جناب حضرت صاحب موصوف صحبت راوی بر مزار شریف مرشد ارشد خود رسیدند و مشرف بزیارت شدند۔
۲	آن جامع البرکات صاحب کشف و کرامات منبع فیوضات حضرت شیخ فیض احمد صاحب همشیره زاده حضرت خلیفه صاحب بودند قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت آن مهتاب برج هدایت بسال دوازده صد و چار سنه ۱۲۰۴ھ	۷۲ سال شش ماه	وفات آن جامع کمالات شانزدهم ماه ربیع الاول بسال دوازده صد و هفتاد و هفت سنه ۱۲۷۷ بوقوع آمد	... شریف		حضرت خلیفه صاحب	نقلست که عالم ولد کیوا ذات نجار بیمار شده فوت گردید وارثان او بحضرت حافظ فیض احمد صاحب آمدند و زار زار گریستند حضرت بزاری ایشان کمال رحم آمد بحضور حق لایموت سجده کرد و سجده نمود و دعا خواست آن نجار مرده بحکم خالق مطلق در تحرک آمد یعنی زنده شد و وارثان شکر ایزدی نمودند نقل دیگر شخصے را سگے دیوانه زخم رسانید خوف بود که بحالت دیوانگی شخص مذکور هم خواهد مرد آن حضرت لب مبارک یعنی آب دهن در دهن وے انداخت شفا کلی یافت مطلب خوارق و کرامات آنحضرت بابرکت بسیار و بشمار اند چراکه آنحضرت بزرگ لاثانی بودند متقی کامل شدند تا دم زیست بر مزار حضرت حاجی صاحب پیاده می آمدند۔
۳	آن دستگیر عاجزان فریادرس مستمندان فیض بخش بیکسان مولانا و مخدومنا شیخ محمود ابن حضرت فیض احمد	ولادت آن حضرت بابرکت سعادت ازلی سرفراز شده از عدم گاه لم یزلی بسال دوازده صد	۷۲ سال	وفات آن عالی ذات بتاریخ هفتم ماه جمادی الاول بسال سیزده صد و هشت سنه ۱۳۰۸ بوقوع آمد	متصل مزار شریف والد ماجد خود	انگریز	حضرت والد ماجد خود	نقلست که حضرت کامل و مکمل و فریادرس مستغیثان بودند عابد و زاهد بدرجه اول و ناشد که کسے سائل بدروازه فیض اندازه آنحضرت رفته و خالی گردیده باشد چنانچه بحین حیات حضرت شخصے باسم محمد الدین ابا بکی قوم خوجه مقدمه فوجداری پیش آمد حتی که محمد الدین از دفتر مجرم قرار داده با ضابطه طلب گشت حکم بود که زیر حراست حاضر گردد نامبرده بورود حکم فرار شده بحضرت شیخ یعنی بحضور شیخ روانه شد اما باشنائی که بانے نامحرم سخنان شهوت آمیز بظهور آمدند و حضرت انبود معرفت این حالت واضح گردید چون

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعہ	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
	صاحب کہ حافظ کلام ربانی بودند قدس سرہ العزیز۔	سی و شش ۱۲۳۶ سنہ بصدور آمدہ است	〃	فرزندی حضرت شیخ غلام قادر است	〃	〃	〃	بخدمت حاضر شد فرمودند دور شو چرا بازنی نامحرم ہمراہ گفتگو کردی محمد الدین در نشست واز کار خود تائب گشت پس حضرت اعلم آمدار شاد کردند برو از جناب ایزدی ما خواستیم قصور مقدمہ بر تو معاف گردید آئندہ از افعال ناشائستہ بپرہیزند واز آن تعہد ہا گردید۔
۴	آن عالم علوم صوری ومعنوی آن مخزن فنون دینی ودنیوی حضرت شیخ غلام قادر فرزند ارجمند ومرید وخلیفہ سعادتمند حضرت شیخ محمود است قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فیض بخش وفیض رسان عالمیان بسال دوازدہ صد شصت ۱۲۶۰ سنہ بظہور پیوست	۶۰ سال	وفات آن عالی ذات وغربا نواز بتاریخ یازدہم ماہ ذیقعدہ بسال سیزدہ صد بیست ۱۳۲۰ سنہ بوقوع آمد نزینہ حضرت ایشان غلام محمد بود کہ رذی بروالدخود شد	متصل مزار والد ماجد	انگریزی	حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت مدوح خوارق وکرامات در ہر امورات شائستہ کامل بودند چنانچہ میان احمد بخش مولوی قوم سکین پیشہ اہل علم کہ آدمی نیک بخت بود برائے اغراض شرافت بحضرت حاجی صاحب ملاقی شد راقم الحروف کتاب ہذا بیان نمود کہ مبین تجربہ اصلاح طبع خود معجون شراب آمیز طیار کردہ روزے مبین معہ دیگر مردم بحالت خواب بحضور غلام قادر صاحب حاضر شدم ہنوز قریب اقدام مبارک نرسیدہ بودم مردمان موجودہ فرمودند شیشہ شراب بر سر احمد بخش زنید ودور کنید پس ازان خواب ہیبت ناک بیدار شدہ ازان فعل توبہ کردم ومعجون بقایا بیرون انداختم داقعہ واحد بیان کرد کہ بروز وصال خود حضرت موصوف مرا از خانہ طلب کردہ خود بخواب گردند شتابان روانہ شدم ہنوز از مسکن حضور دور بودم کہ خبر وصال واضح شد جلد رسیدم اہل خانہ شدم
۵	آن معدن رحمت وبرکت ومخزن شفقت وعنایت دُر دریائے صبر وشکر حضرت غلام محبوب صاحب طال عمرہٗ فرزند حضرت شیخ محمود وبرادر حقیقی شیخ غلام قادر	ولادت حضرت غربا نواز فیاض بے انداز بسال دوازدہ شصت وچہار ۱۲۶۴ سنہ		-			والد ماجد خود	حضرت غریب نواز را سیوم وچہارم تاریخ ماہ صفر المظفر بسال سیزدہ صد بیست وشش بر عرس مبارک حضرت قبلہ عالم وعالمیان حاجی محمد اکرم صاحب زیارت کردم حافظ کلام اللہ وعابد زاہد ومجاہد وشب زندہ دار بدرجہ اول ہستند بر درد وبلاء صبر وشکر جناب ایزد مجید مینمایند یکی صاحبزادہ آنحضرت نہایت لائق وفائق بحالت شباب بود کہ بتقدیر الٰہی واقعہ سی ام ماہ جمادی الثانی بسال سیزدہ صد بیست وچہار ۱۳۲۴ سنہ از جہان فانی بعالم جاودانی رفتند حال بحضرت غلام محبوب صاحب سجادہ نشین حضرت خلیفہ محمد اکرم صاحب ہیچ فرزند ودختر نیست وخود آدمی معمر اند اما بوقت عبادت الٰہی از جوانان جوان ہستند۔
۱	آن جامع کمالات وکرامات معدن فیوضات بیغایات قاضی القضات قاضی غازی الدین خلیفہ حضرت قبلہ عالم حاجی صاحب قدس سرہ	ولادت حضرت در قریہ یا قصبہ پپلیان		وفات آن ذات معدن عنایات مصدر مکارم واحسان بے نہایات۔	پپلیان		حضرت حاجی صاحب	اظہر من الشمس است ومخفی مباد کہ کاتب الحروف کتاب ہذا احوال حضرت قاضی صاحب از بسیار کسان از مریدان وخلفائے ارشد وخود از جناب سجادہ نشین حضرت قبلہ غریب نواز بسیار با تفحص دریافت نمود اما کسے حضرت بابرکت آنجا ہیچگونگی حالات از قسم مرگ ولادت ومکان مسکن وغیرہ تعلقات حضرت قاضی صاحب خبر نداد لاکن خلیفہ بسیار مقبول بودند۔
۲	آن سعید روز ازلی مقبول ومنظور بارگاہ لم یزلی مغفور مرحوم ابد حضرت عالیجاہ قاضی حاجی محمد خان فرزند ارجمند حضرت عالیجاہ نواب حاجی محمد شریف خان کہ	ولادت باسعادت آن عالیجاہ رفیع جایگاہ۔ فائدہ جناب حضرت غریب نواز حاجی محمد اکرم صاحب بارہا فرمودہ بودند ارادت سندان این فقیر		وفات آن عمدۃ الخوانین زبدۃ الاراکین بسال دوازدہ صد سیزدہ ۱۲۱۳ سنہ بوقوع آمد کسے در وفات آنحضرت بیت گفت بلبیت قاضی ازین دار الفنا سوئے جنان ... فضل اللہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نقلست اگرچہ این خاندان الافغان افغان درانی سدوزئی از اوائل نہایت صاحب طاقت وثروت ہستند خاصہ حاجی محمد خان کہ نواب زادہ بود در اول عمر چنان صاحب عیش وعشرت بود کہ تطہیر قلم را طاقت نیست کہ نویسد وبتحریر آرد ومدام ومستدام خانصاحب تمام عمر عزیز را صرف نمود ودر شنیدن مزامیر وہمگی سامان سرود تا عی می بودند ومستغنی مزاج چنانکہ کسے را امثال خود در عالم اقبال واجلال نمی پنداشتند اما چون جاذب حقیقی بجود کشید معہ اللہ تعالیٰ راہ نمونش گردید حضرت قبلہ غریب نواز حاجی محمد اکرم علیہ الرحمہ را بخواب دیدند کہ میفرمودند یا قاضی بیا بیا کہ کشتی ہدایت موجود است سوار شو ومطالب کونین را حاصل کن پس قاضی صاحب متلاشی فقرا با صفا گشت بحضور فیضگنجور حضرت قبلہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	نواب ڈیرہ غازیخان و ملتان بودند و مسجد شریف جامع گنج والے بناکنانیدہ ہمین حضرت قاضی صاحب است کہ کلہم از مصارف قاضی صاحب موصوف نور اللہ مرقدہ و قدس سرہ العزیز۔	اگر از نامہ من نزد این فقیر در حیات خود ممات لاچار باشند لاشک کہ قبر پر از حاجی محمد خان رسید لسند علی مدعا خود نمایند و نذر نیاز بر خانقاہ خانصاحب بدہند	[illegible]	فائدہ بعد وفات حضرت قاضی صاحب جناب عزیبا نواز حضرت حاجی محمد اکرم صاحب علیہ الرحمۃ نزد قاضی صاحب بعد عرس بودند از زبان درفشان فرمودند خانصاحب جی اگر مرضی شما باشد برای ترقی عمر شما از جناب الٰہی درخواست دعا کنم قاضی صاحب عرض کرد قبلہ آن جہان بشما [illegible] بر وحضرت فوت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو جہان حاضر از یگی منہیات تائب گشتہ بارادت مزید مرید گردید و آنجا رسید کہ بزرگ زمانہ گشت و از تیمور بادشاہ خراسان کہ آنوقت ڈیرہ غازیخان نیز در سلطنت وے شامل و داخل بود باسم قاضی صاحب قضا در رسید کہ بلیاقت خداداد خود امورات دینی و دنیوی را بکمال غور و ظرافت و فراست سرانجام میفرمود حتی کہ در سرانجامی مقدمہ اہل ہنود و اہل اسلام کہ بر سر مسجد و دوراہ بود تا دفتر شاہی شامل بودند یعنی ہمرکاب مرشد رشید خود شامل رفت و در سرانجامی انطرامی مقدمہ مذکور امداد و استمداد کامل او باوجودیکہ مرزا خان نواب بطمع نفسانی برد ہنود شامل و ممد بودہ مآمیزش وے پیش اہل اسلام سود نداشت معاندان دین متین بسزا رسیدند فرزندان آن حضرت نواب قاضی عبد الغفور خان و سعد اللہ خان و عبد الشکور خان و فرزند چہارم عبد الکریم خان کہ بوقت وصال والد خود تمام خرد سال بود و مسجد شریف گنجوالی محض بمصارف قاضی صاحب تیار گردید واللہ اعلم
۱	آن مقتدائے اولیائے عظام و پیشوائے اصفیائے کرام حضرت خواجہ حسن بصری کنیت ابو محمد و ابو سعید ابن حسن اعلی بن خواجہ ادریس قرنی از تابعین کبار جناب سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم حسن بصر بولوے از آن گفتند کہ گوہر فروش بود ند اعظم اللہ ذکرہ و نور اللہ	ولادت آنحضرت سعید کونین بمدینہ منورہ بسال بست و یک ۲۱ سنہ ھ و والدہ ماجدہ اش از موالی حضرت جناب ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۸۹ سال	وفات آن جامع کمالات مظہر کرامات تاریخ چہارم ماہ محرم الحرام روز جمعہ بسال یکصد یازدہ یکم پنجم ماہ رجب المرجب نیز آمدہ مادہ وفات۔ قطب فائدہ از حضرت پرسید سلمانی چیست و مسلمان کیست فرمودند مسلمانی در کتب و مسلمانان در گور اند	در بصرہ	[illegible]	حضرت علی المرتضی شیر خدا	نقلست کہ چون حضرت خواجہ حسن بصری متولد شد والدہ ماجدہ اش کہ از موالی خاص حضرت ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بود او را بخدمت پر عظمت حضرت امیر المومنین عمر فاروق برد حضرت موصوف وے حضرت را دیدہ فرمودند سموہ حسنا فانہ حسن الوجوہ نقل دیگر چون مادر اطہر حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی بکار مشغول بودے بحالت خردی حضرت بگریستی و جناب ام المومنین ام سلمہ صاحبہ رضی اللہ تعالی عنہا پستان مبارک در دہن وے حضرت نہادے۔ از غیب قطرات شیر پیدا شدہ در دہان آن عالیشان آمدنے و نیز حضرت ام المومنین بتمام کرم و رحم بحق وی فرمودے الٰہی برب العزۃ این پسر را پیشوائے خلق اللہ فرمائی پس ہمانصورت بظہور پیوست و حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ یکصد سی اصحاب کرام حضرت نبی علیہ السلام را دیدہ و ہفت اشخاص را کہ در جنگ بدر بخدمت حضور انور موجود شدند نقل دیگر حضرت حسن بصری بربام خانہ خود چندان بگریستے کہ از آب اشک وے ناودان جاری شدہ بر جامہ شخصے افتاد آن شخص گفت اے بندگان خدا این آب پاک است یا کہ پلید حضرت جواب داد جامہ خود شتاب بشو کہ اشک گنہگار عظیم اند تا کہ جامہ شما پلید نماند۔
۲	آن زبدۃ المشائخان عظام و عمدۃ راہ روانی کرام بدرجہ اول زاہد حضرت عبد الواحد بن زید کنیت وے حضرت ابو الفضل رضی اللہ عنہ و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت در بصرہ		وفات آن مصدر فیوضات بیست ہفتم ماہ صفر بسال یکصد ہفتاد و یک ۱۷۱ سنہ یا یکصد ہفتاد و شش ۱۷۶ یا یکصد ہفتاد و ہفت ۱۷۷ سنہ مادۂ وفات۔ امام عبد الواحد	در بصرہ	[illegible]	حضرت حسن بصری و نیز خرقہ خلافت از کمیل صاحب	نقلست کہ حضرت عبد الواحد صاحب کشف کرامات و عمدہ مشائخ دہر و زبدۃ اولیائے کرام عصر بود روزے آنحضرت بر دریا تشریف بردند دیدند کہ مردم اہل کرایہ در کشتی نشستہ اند و مردم بغیر کرایہ بر کنار دریا حیران ہستند جناب موصوف آن ہمہ غربا را گفت از جانب ما دریا را بگوئید کہ آب خود خشک کن تا فقرائے خدائے و موالی ذات کبریائی گذر کنند بمجرد گفتن قہر آب دریا خشک گردید و زمرہ مساکین آنروئے دریا رسید۔ نقل دیگر روزے درویشان از خواجہ صاحب حلوا طلب نمود حالانکہ چیزے قیمت موجود نبود ہمانوقت قراضہ قراضہ از آسمان بارید ذات شیخ حلوا خرید فرمودہ بدرویشان ارزانی فرمود چون توکل بر خدا عزوجل بود بدین مدارج رسانید منہ و کرمہ۔
۳	آن خورشید فلک کمالات و کرامات و ماہتاب	ولادت آنحضرت بابرکت مستند ما		وفات آن جامع حسنات و صاحب خوارق	مکہ شریف عنقریب	عباسیہ	حضرت عبد الواحد و	نقلست کہ حضرت از اولیائے متقدمین است در اوائل کار و بازار قزاقی را رونق داد و بودند و از رہزنان حصہ خود میگرفتند روزے بر سر قافلہ رفتہ بودند و دیگر رہزنان ہمراہ وے حضرت موجود قریب

سلسلۂ شریف چشتیہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	سپهر هدایت بغایات حضرت خواجه فضیل ابی الفیض ابن عیاض وکنیت حضرت ابو علی قدس الله سره العزیز ونور الله مرقده۔	بخارا ونشونما درخراسان است۔		کرامات بتاریخ سوم یا چهارم یا هفتم ماه ربیع الاول بسال یکصد هشتاد وهفت یا یکصد هشتاد وشش ومحرم نیز نوشته اند ماده وفات قطب جهان بود	روضه منوره درحرم حضرت [illegible]		از ابی العیاض	بود که غارت کنند دراین اثنا شخصی این آیت شریف بخواند الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر الله. این آیت شریف سنگ آسمانی بود که بر دل خواجه افتاد پس قافله را آگاه ساخت وراه بیابان گرفت دستگیر بیست دیگر قافله آمد واز اهل قافله پرسید که فضیل قزاق دراینجا دخل داشت اهل قافله جواب دادند آگاه باشید که فضیل توبه کرده است سابق شما از فضیل میترسیدند حالا او از شما میترسد یعنی از دل وجان با خدا پیوست از دنیا ودنیاداران خیال وی درگذشت منجمله اقوال حضرت اگر توانید آنجا ساکن شوید که کس شما را نبیند وشما کس را که عظیم نیکو خواهد بود وبهتر دراین است ثانی چون الله تعالی کسی را دوست دارد اندوه وغم او را بسیار دهد وچون دشمن دارد دنیا بر وی [illegible]
۴	آن فیاض جهان تارک الدنیا زبدة الاولیای کرام ومعظم جناب فیضمآب حضرت ابراهیم ابن ادهم ابن سلیمان ابن ناصر ابن حضرت عبدالله ابن امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی الله تعالی عنه کنیت حضرت ابو اسحاق رحمة الله علیه ونور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت در بلخ از صبیه سلطان بلخ بسال یکصد هفتاد ونه بوضوح پیوست ۱۷۹ سنه	۱۰۲ سال	وفات آن ذات صاحب مدارجات شب جمعه بیست هشتم ماه جمادی الاول بسال دوصد هشتاد ویک ۲۸۱ سنه یا غره شوال بسال دوصد شصت ۲۶۰ سنه یا ۲۶۲ سنه ماده وفات زاهد امام اصفیا فایده روزی برگذر دریا ملاح از حضرت کرایه کشتی خواست حضرت مشت ریگ در دامن او انداخت چون ملاح دید زر ناب بود	در ملک شام صحیح تر است وبعضی در بغداد گفته اند	ابو عبدالله عباسی	خواجه فضیل عیاض ره وخواجه عمران [illegible]	نقلست که حضرت سلطان ابراهیم از اولیای بلند مکان واصفیای عظیم الشان متقدمین اند نوشته اند که چون حضرت از بلخ برآمدند وقیام برکنار دریا فرمودند امرای سلطنت جمع شده بخدمت آن عظمت حاضر شدند والتماس تخت نشینی بسیار کردند آنوقت آنحضرت گلیم خود بخیه می نمودند بجواب امرایان سوزن بدریا انداختند وارشاد دادند که سوزن از دریا برآورده بدهید هریک حیران ماندند ذات شیخ خود بخود بماهیان دریا فرمود که سوزن مرا حاضر کنید هزارها ماهیان سوزنها در دهان گرفته قریب کنار آمدند نزدیکی ماهی سوزن حضرت بود گرفتند فرمودند امرایان بنظر غور ببینند که شاهی شما راست یا ملکی [illegible] حی لا یموت که ملام رود رهد [illegible] گفتم که بادشاهی اجها [illegible] است وبادشاهی شما ناچیز وفنا بود است بروید که مرا به بادشاهی شما پیچ وای نماند نقل دیگر شبی حضرت بر تخت خفته بودند وقت نیم شب بر سقف خانه تعجب بدید سلطان غور نمود کیستی که دراین وقت بر سقف بام هستی جواب مدهی گوی شخصی ناآشنا هستم شتر گم کرده خود طلب بر سقف این بام میجویم حضرت فرمودند عجب است که شتر بر بام تلاش میکنی باز جواب داد ای غافل تو خدا تعالی را در جامه اطلس بر تخت خفته طلب میکنی این شتر بر بام جستن عجب تر است این سخن هیبت در دل خواجه افتاد بادشاهی را ترک نمود
۵	آن خدیو مصر کرامات سلطان سپهر سالاری سلطنت هدایت برگزیده اولیای کرام عمده مشایخان فخر الکرام حضرت حذیفة المرعشی ملقب بلقب سدید الدین	ولادت آنحضرت بابرکت در مرعش که از توابع شهر دمشق است		وفات آن جامع برکات بتاریخ چهارم یا چهاردهم یا بیست پنجم ماه شوال بسال دوصد پنجاه ودو ۲۵۲ سنه یا دوصد هفتاد وشش ۲۷۶ سنه ماده وفات بحضرت قطب الزمان بود		عباسیه	حضرت سلطان ابراهیم بن ادهم	نقلست که تا سی سال کامل وضو حضرت بدون بقضا نشکست یعنی بجز امر لاچاری تعبد شب نوافل افطار میکردند صاحب کرامات کامله بودند نوشته اند که روزی چند سنها منکران حال بخدمت حضرت کلمات ناسزا وناهموار گفتند اول حضرت بر روی تهذیب اخلاق سخنان موعظت آمیز فرمودند مگر از بدمزاجی باز نماندند از دست خواجه گرفته گفتند که اگر دماغ داری بزرگی بنمائی کن آنچه زود شما است حضرت سه بار کلمه آه آه آه از دهن مبارک برآورده بجانب شان نیز دیدند ودیدن نبود بلکه آتش عظیم مشتعله بود که حملگی را از پا تا سر بسوخت وخاکستر ساخت کلمات حضرت اخلاص آنرا گویند که افعال وظاهر وباطن یکسان بوده باشد نه آنکه در ظاهر زیب ودر باطن فریب ومیفرمودند که قوت روح اهل دلان کلمه شریف است
۶	آن زبده کاملان عظیم الشان وقدوه واصلان بلند مکان حضرت هبیرة البصری	ولادت باسعادت آنحضرت در بصره واضح میشود	۱۲۰ سال یا ۱۳۰ سال	وفات آن عالی ذات بابرکات مظهر فیوضات جامع کمالات بتاریخ هفتم	بصره	عباسیه	حضرت حذیفة المرعشی	نقلست که آنحضرت غریب نواز نادر فقر مدارجات بلند ومقامات رفیع حاصل بوده ودر علوم ظاهری وباطنی مراتب اعلی میداشت حتی که در هفده سال کلی علوم را بدرجه کمال رسانید دانشمند چنان که دیگر دانشمندان تفضلات حضرت را دیده حیران میشدند ودر اندک مدت حفظ قرآن کریم نمودند وقبل از مریدشدن تا سی سال کامل ریاضت سخت ومحنت شاقه

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبرہ موضع مزار	بادشاہے	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	امین الدین قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	″	″	یا ہفدہم ماہ شوال لسال دو صد ہشتاد و ہفت ۲۸۷ھ بوقوع آمد مادہ وفات زاہد کریم	″	″	″	بجا آوردہ بود نقلست کہ روزے بجناب پروردگار عالم جل شانہ وعم نوالہ چنان نالید کہ قریب بمرگ رسید ندا آمد کہ یا ہبیرہ ما ترا بخشیدیم بایدکہ برائے حصول مراتب علیہ و مقامات جلیلہ فقر نزد حذیفہ مرعشی بروے پس آنحضرت بخدمت خواجہ مرعشی رفتہ مرید کامل بکمل و بزرگ اکمل شد۔
۷	آن غواص بحر مجاہدہ و ریاضت صاحب خوارق و کرامت حضرت علو دینوری لقب کریم الدین کہ حافظ کلام ربانی نیز بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در دینور کہ درمیان ہمدان و بغداد است		وفات آن سراپا کرامات چہارم یا چہاردہم ماہ محرم الحرام لسال دو صد نود و دو ۲۹۲ھ بلکہ بصحت کمال نود و ہشت ۲۹۸ھ بوقوع آمدہ	دینور	عباسیہ	حضرت ہبیرہ بصری رح	نقلست کہ بران حضرت ولایت و کشف کرامات و مدارج بزرگی ختم بودند نوشتہ اند کہ شبے خواجہ صاحب حضور پاک صاحب تاج و براق و خداوند لولاک را بخواب دیدند و درخواست اجازت سماع عرض کرد از حضور پر نور ارشاد رسید کہ اول مجلس بقرآن کریم و آخر مجلس نیز بقرآن عظیم الشان باشد از ان روز پیر و سلسلہ شریفہ چشتیہ ہمین عمل مینمایند نقل دیگر آنست کہ حضرت خواجہ صاحب گاہی بروز نخوردند و نیاشامیدند بلکہ شیر مادر طہر روز نیاشامیدند کہ از ایام صیام آگاہ بودند تا روز وصال باکمال صائم الدہر ماندند اہل تواریخ بعض علو ممشاد و دیگر بعضے واحد نقلست کہ اول خرقہ کمال معمول بودند چون جاذب حقیقی دلش را بخود جذب کرد ملک العلام راہ خدا نفقرا دادند۔
۸	آن ولی نامی گرامی و بزرگ لاثانی و عظامی حضرت جناب ابو اسحاق شامی قدس سرہ السامی ملقب بلقب اشرف الدین نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آن جامع کمالات و پر کرامت ملک شام و بعض مورخ خراسان گفتہ اند		وفات آن جامع کمالات و منبع کرامات بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الثانی لسال سہ صد بیست ۳۲۰ھ یا ۳۲۹ھ یا ۳۴۲ھ مادہ وفات قطب الاصفیاء	بشہر عکہ ملک شام		علو دینوری صاحب رح	نقلست کہ حضرت از مشائخ عظام و مقتدائے اولیائے کرام ہستند در ولایت کمالات و کرامات بیرون شخص و بے نظیر بودند نوشتہ اند کہ سالے انسداد بارش باران گردید بادشاہ آن زمانہ معہ امرائے خود و کلان و بزرگان دوران بخدمت خواجہ عظیم الشان حاضر آمدہ التجای بمراد اندفاع سختی گرانی گردیدند گفتند کہ جاہا ہر ذیجان چہ جانور و وحوش و چہ انسان برلب رسیدہ وقت دستگیری است خواجہ مجلس وجد دور است بلکہ در وجد رسیدند چون مجلس و جد سرگرم شد ابر محیط از آسمان صاف درگشت و چندان بارید کہ حاضران خدمت شریف بعرض رسانیدند بس کنانیدند نقل است کہ بارہا بار مردمان فجار و گنہگار بر دست مبارک حضرت از گناہان تائب شدند و باز گرد گناہان نگردیدند و بر توبہ مضبوط ماندند نقل است کہ حضرت از خلق بے نیاز و با خالق دمساز می بودند و بعد ہفت روز افطار میفرمودند و می گفتند کہ المعراج الفقرا جوع و چون بمعیت امر ارشاد شدند حسب حال از غیب کہ چہل روز کامل استخارہ کردہ بودند
۹	آن آفتاب ہدایت و ارشادت مہتاب فلک سیادت و نجابت مالک ملک صفوت و نقابت صاحب جاہ و جلال حضرت سید ابو احمد ابدال ابن سید فرسنافہ قدس اللہ سرہ العزیز و لقب حضرت قدوة الدین نور اللہ مرقدہ	طلوع آن خورشید ولایت ششم ماہ رمضان شریف لسال دو صد شصت ۲۶۰ھ	۹۵ سال	وفات آن عالی ذات بتاریخ غرہ ماہ جمادی الثانی لسال سہ صد پنجاہ و پنج ۳۵۵ھ و مادہ وفات آن مظہر کمالات مصدر کرامات قطب العلمیٰ بودہ عجب صاحب مدارت جاہ بودند و صاحب کرامات بے غایات	قصبہ چشت		خواجہ ابو اسحاق شامی رح	نقلست کہ حضرت نہایت صاحب حسن و جمال باکمال بودند بدین حد کہ اگر در خانہ شخص کاشانہ آن از خلق بیگانہ و با خداوند کریم یگانہ از عدم وجودگی چراغ بے نور بودے یا بباعث تاریکی کار و بارش بسر نرسیدے پس شعاع صورت آنصاحب صورت بمثال قرآن کریم یا دیگر کتب لفظ بلفظ میخواندند و بکارہائے خانہ سر انجام میکردند و حضرت زاہد عابد چنان می بودند کہ بعد ہفت روز زیادہ از سہ لقمہ نمی خوردند و پس از چہل روز برائے قضائے حاجت بیت الخلا میرفتند و بچند واسطہ بحسن مثنی میرسند کہ حضرت سید احمد ابدال ابن سید فرسنافہ ابن سید ابراہیم ابن سید یحییٰ ابن سید حسن ابن سید مجد المعالی ابن سید ناصر الدین ابن سید عبد اللہ ابن امام حسن مثنیٰ ابن امام المسلمین سید المتقین حضرت امام حسن ابن امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نقل است کہ سلطان فرسنافہ پدر حضرت خمخانہ شراب میداشت نزد سالہا سال شراب جمع میشد روزے سید احمد ابدال سنگ بر خم زد و تمام خم ریزہ ریزہ نمود سلطان بوضو سنگ برائے زد کوب فرزند برداشت و اطراف وے انداخت سنگ از حضرت دور دور در ہوا معلق شد سلطان کرامات فرزند دانستہ بر دست پسر خود توبہ کرد و بانزد این کار زرفت نقل است کہ از نظر انداختن خواجہ مریضان کامل میشدند و مرضا شفایاب۔

شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد وارشد	خلاصه کیفیت
۱۰	آن شمع شبستان علم والحیا صاحب علم و وفا گل گلزار مروت و فتوت مستر نعمتهای ابد حضرت ابو محمد ابن شیخ سید ابو احمد موصوف الصدر است قدس سره العزیز و لقب ناصح الدین	ولادت حضرت خواجه ابو محمد تاریخ شب عاشوره بسال سه صد سی و یک ۳۳۱ سنه	۹۵ سال	وفات آن مجمع صفات بتاریخ غره ماه رجب المرجب یا چهاردهم ماه مذکور بسال چهارصد بیست و دو ۴۲۲ سنه یا چهاردهم ماه ربیع الاول بسال ۴۱۱ سنه یا چهاردهم ربیع الثانی [illegible]	شهر چشت		حضرت والد ماجد خود رح	نقلست که حضرت غریب نواز مادر زاد ولی صاحب شان و ذی مراتب و بلند مکان بوده و نوشته اند که در حضرت سید ابو احمد بمقابله اهلیه خود نشسته بودند رو بجانب حمل کرده از زبان مبارک فرمود و گفت السلام علیک یا ولی الله جواب آمد و علیک السلام یا ولدی احمد نقل دیگر که چون والده ماجده حضرت ابی حامله بودند از اندرون شکم مبارک آواز کلمه شریف لا اله الا الله می آمد چنانچه حضرت بی بی والده صاحبه اش بگوش هوش خود می شنیدند روزی بخدمت شوهر بلند گوهر خود ازین حال آگاهی دادند آن حضرت بجواب گفت مبارک صد مبارک باد که از بطن پر عصمت شما فرزند رشید و سعید پیدا خواهد آمد که قطب وقت و راه نما خلق الله خواهد بود نقلست که چون بعمر چهار و نیم سالگی بمکتبش بردند و تخته مشق پیش وی نهادند از غیب بر تخته این کلمات نوشته شدند بسم الله الرحمن الرحیم علم القرآن تمام یسر ولا تعسر رب زدنی در اندک مدت قرآن شریف ختم کردند در هفت سالگی نماز باجماعت میکردند و خلوت میگزیدند و آنچه بحق کسی گفتی همان طور میشد آنچه میخواست می یافت
۱۱	آن جگر گوشه جناب نبوی لخت دل حضرت بوتراب مرتضوی صاحب جمال طریقت ظاهری و خداوند کمال حقیقت باهری حضرت خواجه ابو یوسف حسنی الحسینی ابن حضرت سمعان قدس الله سره العزیز۔	ولادت حضرت بسال سه صد هفتاد و پنج ۳۷۵ سنه والده ماجده ایشان حضرت همشیره سید ابو محمد ابن ابو احمد ولیه کامله بودند۔	۸۴ سال	وفات آن معدن برکات سیوم یا بیست ششم ماه رجب المرجب یا بیست هشتم ماه ربیع الآخر بسال چهار صد پنجاه و نه ماده وفات وی حضرت عارف کامل بوده۔ و خواجه صاحب یمین همین جناب را نوشته اند۔	شهر چشت		خواجه ابو محمد صاحب رح	نقلست که حضرت صاحب جمال کمال و اقبال و جاه و جلال بودند حضرت ماموی صاحب خواجه مثال فرزندان خود پرورش ظاهری فرمود و تربیت باطنی چنان نمودند که در اندک مدت کامل و مکمل ساختند و جناب ممدوح در نسب پاک حضرت امام الثقلین شهید کربلا رضی الله تعالی بدین گونه میرسد که سید ابو یوسف ابن سید سمعان ابن سید ابراهیم ابن سید محمد ابن سید حسین ابن سید عبد الله مشهور علی اکبر ابن امام حسن عسکری ابن امام علی نقی امام التقی ابن علی رضا ابن امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امیر المومنین حضرت امام حسین ابن حضرت اسد الله علی رضی الله تعالی عنهما نقل است که روزی آنحضرت براهی گذر کردند دیدند که مسجد را تعمیر میسازند و شهتیر چوبی که بالای دیوار سقف می نهند یکدرعه از مقدار اصلی که بکار بود میگردد خواجه چنین حال دیده اسباب سواری خود فرود آمدند و شهتیر را بر دیوار نهادند دیدند که یک درعه از دیوار زیاده بود نقلست که خواجه ابو یوسف را در ابتدا قرآن شریف حفظ بود بدین سبب تردد در خاطر دریا مقاطر وی پیدا شد شبی خواجه ابو محمد ایشان حضرت الخواب فرمودی آ ابو یوسف صد بار سورت فاتحه بخوان که قرآن شریف در حفظ تو آید عمل فرمودند در اندک ایام قرآن کریم یاد گرفتند
۱۲	آن کاشف اسرار الهی و واقف رموز نامتناهی یگانه درگاه محبوب چیده گار سرایا مسعود حضرت خواجه مودود ابن خواجه ناصر الدین ابو یوسف قدس سره العزیز لقب [illegible]	ولادت حضرت بابرکت و باسعادت بسال چهارصد سی ۴۳۰ سنه بعد [illegible] فاتحه بوقت [illegible] از حرمین الشریفین [illegible] شهاب الدین [illegible]	۹۷ سال	وفات آنجناب مع کمالات بسال پانصد بیست هفت ۵۲۷ سنه یا پانصد بیست و یک ۵۲۱ سنه غره رجب المرجب نیز نوشته اند فاتحه [illegible] در حرم روضه رسول الثقلین	شهر چشت		حضرت والد ماجد خود رح	نقلست که حضرت غریب نواز از اولیای عظیم الشان و اصفیای بلند مکان بود بسیار دیار و امصار را دیدند و هر جا که تشریف بردند آنجا مرید گردیدند هر مریدی که موقع خود مشکل پیش می آمد ذات شیخ را خوانده وسیله خود گرفت از جناب ایزدی مشکل وی آسان میگردید چنانچه چون حضرت خواجه از ملاقات خواجه احمد جام صاحب فراغت یافته بشهر خود راه بودند در اثنای راه زیر دامن کوهی شخصی را دیدند که نابینا است و آواز بلند یا مودود یا مودود بطور ورد میخواند حضرت از وی باعث پرسید که این نام چرا مدام ورد خود ساختی آن شخص بجواب گفت یا بنده خدا عز و جل از مدتی نابینا شدم و بجناب قادر مطلق استمداد نمودم ارشاد شد که همین نام را وظیفه خود کن [illegible] موقعه که همین جا مراد [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قبر معطر	بادشاه عصر	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۲	قصبه الدین قطب [illegible] شمع صوفیان باصفا نور الله مرقده بلکه چنین نیز نوشته اند شمع چشتیان و چراغ صوفیان	و شان حضرت بسیار تعظیم و تکریم بجا آوردند		صلی الله علیه وسلم جانب داود خان [illegible] منظور افتاد که از بارگاه نبوت پناه بخطاب ارشاد شد که عاشق ما است تعظیم کنید داود	[illegible]			نشین شیخ مقبول بارگاه الٰهی آمده مشکل ترا آسان خواهد کرد چون حضرت کلامش شنید پس بدل خود اندیشید که من این شخص را دعا کنم شاید مراد وی میسر آید دعا فرمودند و بر هر چشمان دست مبارک گردانیدند آن مریض شفا یاب گردید و شکر خداوند کریم ادا ساخت و بزرگی ذات شیخ دانست و احسان پنداشت۔
۱۳	آن بحر البحار علوم ظاهری و باطنی مقبول جناب ایزدی حضرت خواجه محمد ابن خواجه مودود چشتی که بزرگی عظیم الشان بود قدس سره العزیز اگر آل ابهر [illegible] چنین باشد قران بزرگ [illegible] ایشان که [illegible]	ولادت با سعادت حضرت بسال پانصد و هفت سنه ۵۰۷ فایده در زمانه حال شهر چشت را شاقلان گویند	۶۳ سال	وفات آن جامع کمالات نیکو صفات بسال پانصد و هفتاد و شش ۵۷۶ فایده شهر چشت را شاقلان دو منزل [illegible] است تاریخ [illegible] ۵۷۶ شیخ دین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]	در چشت متصل مزارات بزرگان خود		حضرت والد ماجد	اغلست جناب خواجه صاحب بعلوم صوری و معنوی ارشاد و هدایت پیشوای وقت بود بار حضور پاک صاحب تاج و لولاک بخواب زیارت کرد آنذات مطهر موجودات فرمودی احمد اگر تو عاشق ما هستی ما مشتاق توایم چون بامداد روداد خواجه بکس نگفت موافق مزاج خود همراه گرفته بالتفیکه کسی ایشان را نشناخت کند بعد ادای مناسک حج بمدینه منوره مشرف گشت تا شش ماه بروضه نبوی صلی الله علیه وسلم مجاورت نمود اما باعث مجاورت شب و روز مجاوران قدیمی بر حال خواجه حسد بردند و خواستند که خواجه را آزار دهند و این اثنا از روضه مقدسه آواز آمد که این مشتاق صادق از دل و جان در نیجا است که خود مشتاق و فرزند عاشق ما است ما مشتاق این هستیم چنانچه آواز همگی حاضرین شنیدند چون اجازت روحانی رسول الثقلین از مدینه شریف روانه گردید بخدمت حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین سید جناب شیخ تعظیم و تکریم بی نهایت فرمود از آن بعد بدولت خانه رسیدند
۱۴	آنحضرت مودود [illegible] ابن [illegible] خواجه [illegible] ملقب رکن الدین قدس سره	ولادت با سعادت در [illegible] [illegible]		وفات [illegible] [illegible] بتاریخ [illegible]	[illegible]		حضرت خواجه مودود	نقلست که خواجه مودود را پیر روشن ضمیر خود و بعالم در زمان شهر چشت شاه تقی و شاه سنجان میخواندند و تا خرچه شهر چشت مقیم ماند که گاهی ایشان شکست و چون آن جا فقط حفظ مزار و مالک ملک تهذیب خلق و حاجت بصحرا روی شدی بر دو فتح بعد شکست بخت نمود تجدید نمود که شهر [illegible]
۱۵	آن شهنشاه کشور [illegible] دهر و عالم ستیم حضرت خواجه حاجی شریف زندنی [illegible] سره العزیز [illegible]	ولادت آنحضرت بابرکت در زندنه بسال چارصد نود و دو سنه ۴۹۲	۱۲۰ سال	وفات آن معدن فیوضات بتاریخ سوم ماه رجب المرجب بسال ششصد و دوازده ۶۱۲ ماده وفات حاجی شریف				نقلست که شخصی بخدمت آن ولی کامل و مکمل رسید سوال نمود که شادی دختران می نمود خواجه وعده نفرمود پس روز دیگر خواجه نزد جهود رفته خود را بندگی هفت ساله بجهود فروخته نموده سائل دینار داد و بادشاه آن وقت شنیده هفت هزار دینار بخدمت خواجه بان دینار دینار بدو الگرده [illegible] داشت و بادشاه را گفت مرا جهود عهد است بخته جهودی این حال شنیده شرمسار گشت و خواجه را آزاد کرد خواجه فرمود تو مرا از بندگی آزاد کردی باز [illegible] شیخ [illegible] بود [illegible] با مسلمان گشت [illegible] پوشید [illegible] شیخ [illegible] بعد
۱۶	آن حسن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نیت [illegible] [illegible] حسنه	ولادت آن حسن و نیکو صفات در موضع هارون که توابع نیشاپور گفته و نوشته اند		وفات آن جامع کمالات پنجم یا ششم ماه شوال بسال ششصد و سه سنه ۶۰۳ یا ششصد و هفده سنه ۶۱۷ ماده وفات حضرت غریب نواز تاج الاصفیا	مکه شریف متصل بمکان شریف		خواجه حاجی شریف زندنی	نقلست که حضرت [illegible] علوم شریعت و طریقت آنقدر قوت جرات بود که قلم و زبان تاب طاق نوشتن نمی آرد نوشته اند که چون حضرت حاجی شریف خرقه خلافت بحضرت عثمان هارونی عطا فرمود بالوقت کلاه چهار ترکی نیز بر سر مرحمت نمود تفصیل ترک موجب اول ترک اول از دنیا ترک دوم ترک عقبی ما سوای ذات معبود حقیقی مقصودی نباشد سیوم ترک خواب و خور مگر بقدر سدرق باشد چهارم ترک خواهش نفس که هر چه او گوید خلاف آن باید و میفرمودند که سه خصلت دوستی خدا است سخاوت مثل دریا و مهربانی چون آفتاب و تواضع چون فرش زمین تحریر کرده اند که هفتاد سال در ریاضت و عبادت گذرانیدند طعام و آب سیر نخوردند و حافظ کلام ربانی بودند هر روز ختم قرآن شریف میکردند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	[illegible]	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۷	آن موصوف باوصاف کمالات وکرامات آن منبع جود واحسان بی‌غایات آن فیاض بی‌نهایات آن جگر گوشهٔ جناب نبی کریم آن لخت دل حضرت علی المرتضی واجب التعظیم آن محبوب رب العالمین حضرت خواجه خواجگان معین الحق والشرع والدین حسن سنجری ثم اجمیری ولی الهند قدس الله سره العزیز واعظم الله ذکره وشانه	ولادت آنجناب فیض مآب فیض بخش عالم وعالمیان بسال پانصد سی وهفت ۵۳۷ه در اصفهان فایده حضرت در ریاضت و عبادت هفتاد سال کامل با وضو دائمی می‌ماندند و گاهی آنحضرت را برکت بغیر حاجت ضروری نشکست وضو گاهی بیوضو ماندند	۹۷ یا ۱۰۴ سال	وفات آن مصدر عنایات ومظهر فیوضات روز دوشنبه بتاریخ ششم ماه رجب المرجب بسال ششصد سی وسه ۶۳۳ه یا روز یکشنبه بسال ششصد سی وسه یا دو ۶۳۲ه مگر صحیح قول اول نوشته اند ماده وفات - آفتاب ملک هند فائده بعد مدت دراز حضرت افطار روزه فرمودن تا نیز خیزی لذیذ وخوشگوار نبود مطلب هرچه کرده اند خلاف نفس کرده و نفس را برباد کردند تا آباد گشتند که تا فیا باشند	[illegible]	شمس الدین بادشاه	حضرت خواجه عثمان هارونی رح	نقلست که آنحضرت امام شریعت وطریقت تمام عمر شریف در عبادت الٰهی جل شانه صرف نموده روزه چنان می‌داشتند که بعد انقضای هفت روز به پنج مثقال نان خشک که بآب ترکرده میبود افطار می‌نمودند جناب غریب‌نواز از سادات کرام حسنی اند شجرهٔ نسب حضرت چنان بیان کرده اند که حضرت خواجه معین الدین حسن ابن سید غیاث الدین ابن سید کمال الدین ابن سید احمد حسین ابن سید طاهر ابن سید عبد العزیز ابن سید ابراهیم ابن امام علی رضا ابن امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن سید الکونین حضرت امام حسین ابن شیر خدا حضرت علی المرتضی رضوان الله تعالی اجمعین **والدهٔ ماجدهٔ** آنحضرت خاص الملکه نام داشت هنوز یازده ساله بودند که سر مبارک حضرت از سایهٔ فیض پایه پدر عالیقدر تهی گشت دو برادر حضرت دیگر بودند جایداد پدری البته حصص تقسیم کردند قطعه باغ بحصه حضرت خواجه آمد روزی دران نشسته بودند که مجذوبی ابراهیم قلندر راه در انجا اتفاق گذر افتاد خواجه به تعظیم وی پرداخت وزیر درخت سایه در عمده نشاندند وچند خوشه انگور پیش کش مجذوب مذکور موصوف ساخت مگر مجذوب از آن چیزی نخورد واز دست قدری کنجاره از بغل برون آورده بخائیده بخواجه خورانید که بخوردن کنجاره انوار الٰهی در دل خواجه جلوه گر شد فی الحال خاطر شریف از دنیا وباغ برداشت وبفقرای صاحبان استحقاق ارزانی کرده داد علوم ظاهری وباطنی برداشتند از ان شدند قرآن شریف در سمرقند حفظ فرمودند باز در قصبهٔ هارون بخدمت خواجه عثمان رح مشرف شده فیض تام وعام حاصل کردند واز دیگر مشایخ چنانچه حضرت غوث الثقلین وغیره مستفید ومستفیض گشتند چون خود کامل واکمل شدند جهانیان را یک قلم کامل ومکمل فرمودند بسیار کفار را خوار کردند ونور اسلام تمام هندوستان شایع فرمودند ازین سبب نبی الرسول مشهور شدند کرامات حضرت بسیار و بیشمار اند
۱۸	آن قطب الاولیای عظیم الشان آن تاج الاصفیای بلند مکان آن گلبن گلستان نبوی آن سرسبز نونهال بوستان مرتضوی آن شهباز بلند پرواز افلاکی حضرت قطب الدین بختیار کاکی قدس الله سره العزیز ونور مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت در قصبهٔ اوش که توابع ماوراء النهر است بسال پانصد هشتاد ویک ۵۸۱ه	۵۲ سال	وفات آنعالی ذات قدسی صفات بتاریخ چهاردهم ماه ربیع الاول بسال شش سی وسه ۶۳۳ه یا ششصد سی وچار ۶۳۴ه یا ششصد سی وپنج ۶۳۵ه ماده وفات او خواجه بود	[illegible]		حضرت خواجه معین الدین	نقلست که جناب حضرت قطب الاقطاب در بزرگی طاق وشهرهٔ آفاق بودند و در کمالات وکرامات کامل واکمل ومستجاب الدعوات بدرجهٔ اول نوشته اند که روزی جناب حضرت ایشان نزد شمسی حوض رونق افروز بودند شخصی آمده نان طلب کرد همان وقت در آب حوض دست مبارک فرو کرده نان گرما گرم برآورده بوی دادند نقل دیگر روزی سلطان شمس الدین بخدمت شریف آن شریف آفاق عرض نمود که کاکها از غیب عطا شوند جناب حضرت خواجه صاحب آستین مبارک خود افشاندند چند کاک برون از آستین آن ستوده دین متین افتادند شجرهٔ نسبی آنحضرت چنان جاری میشود که خواجه قطب الدین اوشی ابن سید کمال الدین ابن سید موسی ابن سید احمد اوشی ابن سید کمال الدین ابن سید محمد ابن سید احمد ابن سید اسحاق ابن سید حسن ابن سید معروف ابن سید احمد چشتی ابن سید رضی الدین ابن سید حسام الدین ابن سید رشید الدین ابن امام جعفر صادق رضوان الله تعالی اجمعین نقلست که حضرت خواجه قطب الدین مرشد خود حضرت خواجه معین الدین را بسیار عزیز بودند بباعث محبت بسیار بختیار نام کردند که این نام نهادهٔ مرشد خود هستند نوشته اند که هنوز خواجه صاحب بعمر یک ساله بودند که سید کمال الدین رحلت فرمود چندین زیر سایهٔ والدهٔ ماجده پرورش یافتند چون جوان شدند از بسیار مواقع علوم حاصل کردند آخر بخدمت مرشد خود کامل گشتند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قطعہ/موتعمیر	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۹	آن شمس سمائے ولایت و مہتاب ولایت حضرت شمس الدین ابن ایلم ترک بادشاہ ہندوستان که بنہایت رسول و عادل کامل بودند قدس سرہ	ولادت حضرت در ترکستان بود۔		وفات آنحضرت حشمت و برکات بتاریخ بستم ماہ شعبان بسال ششصد و سی و سه ۶۳۳ یا ششصد سی و چار ۶۳۴	[illegible]	شمس الدین	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رہ	نقلست که بادشاہ شمس الدین علیہ الرحمۃ برائے بنا حوض در صحن مسجد شریف مصمم بود اما باین مشکل افتادہ بود که بکدام موقع بنائے حوض کردہ آید به شب در خواب بود که جناب پاک صاحب لولاک تشریف شریف ارزانی فرمودند یا شمس الدین آفرین صد آفرین بر نیک خیال تو ترا نشان حوض میدہیم که بوقت صبح بجائیکه قدم اسب ما ببینی آنجا بنائے حوض تصور کنی ہمین فرمودہ جناب پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف بردند و بادشاہ نیز بیدار گردید بوقت صبح چه بیند که پائے اسپ موجود و چشمہ جاری است آنجا حوض ساختند
۲۰	آن سلطان السالکین عمدۃ الواصلین زبدۃ الکاملین حضرت جلال الدین تبریزی قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در تبریز بود		وفات آن بابرکات مصدر فیوضات بسال ششصد چہل و دو ۶۴۲ ھ	[illegible]		خواجہ قطب الدین صاحب رہ	نقلست که شیخ نجم الدین دہلوی بر خواجہ جلال الدین تبریزی بذریعہ یحی آنکه مطربہ ناحق مقدمہ زنا برپا کنانید مجلس شاہانہ بود عوام خاص در دربار حاضر شدند خلق اللہ بود که از جہار اطراف برائے تماشائے مقدمہ آمدہ بودند چون تفتیش آغاز گردید مطربہ روئے خود بسلطان و امرایان کردہ بنائے مقدمہ بدروغ قرار دادہ گفت که مرا چندین از نجم الدین دادہ مقدمہ برپا کرد ورنہ دروغ است نجم الدین شرمسار شد۔
۲۱	آن غواص دریائے علم ولی حضرت خواجہ محمد ترک نارنولی که بہ پیر سلطان مشہور بود قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت حضرت در ترکستان است		وفات آن جامع کمالات بسال ششصد چہل و شش ۶۴۶ بوقوع آمدہ است	نارنول		حضرت عثمان ہارونی و خواجہ معین الدین اجمیری رہ	نقلست که بارے بادشاہ دہلی شیخ را مجبور و اکراہ بجانب ٹھٹھہ روانہ کرد یعنی خواجہ نصیر الدین محمود دعوی ارادہ نمود چون خواجہ نصیر الدین در نارنول رسیدند خواستند که مزارات بزرگان را زیارت کنند قریب خانقاہ خواجہ محمد ترک از چنڈول برآمدند قریب خانقاہ شریف سنگی است افتاد آنجا چشمان حضرت مثل خواب غنودہ شد پس درآن وقت آنجا زیارت حضور پاک حاصل گردید ازان بعد روانہ ٹھٹھہ شدند چون بمنزل مقصود رسیدند شنیدند که بادشاہ بمرد۔
۲۲	آن کاشف اسرار ہیبت خواجہ فخر الدین ابن خواجہ معین الدین قدس سرہ	ولادت آن جناب ولایت در اجمیر است۔		وفات آن جامع کمالات بسال ششصد و پنجاہ و سه ۶۵۳ بوقوع آمد۔	[illegible]		والد ماجد	نقلست که حضرت فخر الدین بحیات والد خود خواجہ خواجگان از اجمیر شریف بمسافت در موضع سرور سکونت اختیار فرمودند و برائے قوت حلال کاشتکاری و ساعت اوبسند نمودند عالم متبحر و بزرگ ثانی بودند علاوہ کار و اشتغال کار زراعت در ہدایت خلق اللہ نیز مصروف میماندند عابد و زاہد کمال بودند۔
۲۳	آن خورشید سپہر ولایت جہان افروز حضرت خواجہ محمود موئینہ دوز قدس سرہ	ولادت حضرت در دہلی بود۔		وفات آن جامع کمالات بسال ششصد پنجاہ و پنج ۶۵۵	[illegible]		حضرت قاضی حمید الدین ناگوری	نقلست که خواجہ محمود مرد کامل و مکمل بود و صاحب تصرفات و پرتاثیر ہر که خشت روضہ شریف وے بخانہ خود میبرد بوسالت وے ہر حاجت که نزد وے از مشکلات باشد برائے سرانجامی او از خداوند عالم خدا تعالی آن حاجت وے روا گرداند بعد از آن آن بوزن خشت مذکور پیشگاہ روضہ اطہر شیرینی میدہد
۲۴	آن بلند اقتدار والا تبار ذی مراتب بزرگوی حضرت بدر الدین غزنوی قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت در غزنی		وفات آن والا صفات بسال ششصد پنجاہ و ہفت ۶۵۷	[illegible]		خواجہ قطب الدین رہ	نقلست که خواجہ بدر الدین و حضرت خضر علیہ السلام را باہمی دوستی کامل میبود روزی حضرت بدر الدین والد ماجد ارشاد نمود که اگر بوساطت شما با خضر علیہ السلام ملاقات شود بہتر باشد آخر روزے خضر علیہ السلام در مسجد معلّی درآمد خواجہ بحضرت والد ماجد خود از آمدن مسجد وے حضرت آگاہ نمود آخر درمیان دیر واقعہ گردید خضر علیہ السلام واپس تشریف شریف ارزانی فرمود ملاقات نصیب حال نشد۔
۲۵	آن قدوۃ الصالحین عمدۃ الکاملین حضرت خواجہ جمال الدین صاحب ہانسوی	ولادت باسعادت حضرت در ہانسی		وفات آن شیر بیشہ جلالیت و عالی درجات بتاریخ چہاردہم ماہ شعبان بسال	ہانسی قاعدہ جمال الدین ابن احمد ابن مظفر		حضرت [illegible] رہ	نقل است که خواجہ جمال الدین بچند واسطہ بحضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میرسد صاحب جاہ و جلال کمال بود و حضرت فرید الملت والدین بحق وے حضرت چنین میفرمود که جمال الدین جمال ما کمال ما است و بارہا بوی حضرت میگفتند جمال الدین میخواہم که گرد سر تو تصدق گردم و دوازدہ سال حضرت فرید الدین از فرط محبت وے در ہانسی تشریف داشتند اگرچه چند بندہ مقام پیر و مرید

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	که خطیب وقطب خطاب داشت قدس سره	•		شش صد پنجاه ونهه ۶۵۹ سنه	ابن ابراهیم ابن ابوبکر ابن عبدالله است	〃	〃	فیما بین افتاد اما این سر بود من اسرار معارج ومدارج واگر خوارق وکرامات حضرت بالتفصیل نویسیم حجم آسمانی اول حاصل کنم نقلست که خواجه جمال الدین بملاحظه حدیث شریف القبر روضة من ریاض الجنة وحفرة من حفر النیران - بسیار گریه میکردند ما بعد وتنگی روز فترا ن بجانب جنت
۲۶	آن واقف اسرار ربانی حضرت خواجه احمد نهروانی که پسندیده حضرت بهاؤالدین غوث ملتانی بود واز پسند شده بارگاه فیض پایگاه حضرت نظام الدین بوده اند قدس الله سره العزیز ونور الله مرقده	ولادت آنحضرت فیض بخش وفیضند رحبت مورد الطاف الٰهی در نهروان بصدور پیوست -		وفات آن بلند صفات مصدر توجهات بے غایات وبے نهایات بابرکات بسال شش صد شصت ویک ۶۶۱ سنه بوقوع آمده	نهروان		حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رح	نقلست که شیخ احمد نهروانی کامل واکمل لاثانی از خلفاء کاملین حضرت قاضی حمید الدین ناگوری هستند وحضرت شیخ المشائخ غوث صمدانی بهاؤالدین زکریا ملتانی مثل کسے را پسند نفرموده بیان میفرمود که احمد نهروانی مایه دهصوفی کرام است دران بعد که وفات سماع خواجه قطب الدین اوشی کاکی بود شیخ نهروانی دران مجلس موجود بود حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دهلوی فرموده که شیخ احمد نهروانی کار بافندگی میکرد وگاه گاه آن خدا آگاه را بکار گاه خود حالتے پیدا میشد که از خود غائب میشد ودست از کار باز میداشت وجامه خود بخود بافته میگردید نقلست روزے حضرت قاضی حمید الدین برائے دیدن شیخ احمد بکارگاه ورفتند آنرا بکار شاغل دیدند فرمودند یا احمد تا بکے دراین قیدخانه مقید باشی این کار بیکار را بگذار وکار آن کن که دائمی بکار آید همین فرموده قاضی صاحب تشریف بردند همانوقت چنان اتفاق پیدا گردید که خود بخود دست شیخ احمد از میخ چوب بشکست واز کار بیکار گردید -
۲۷	آن قطب الموحدین آن غوث الزاهدین وآن مقتدائے واصلین آن پیشوائے متورعین وآن زبدة الکاملین وآن قدوة المتوکلین حضرت شیخ فرید الحق والدین خطاب گنجشکر که از اکابر بزرگان فیض مور مشائخان دین مبین شده اند ودر اتقائے بے نظیر وریاضت ومجاهدت وعبادت پیر روشن ضمیر گذشته اند قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت بیست یکم ماه شعبان سال پانصد هفتاد وپنج ۵۷۵ سنه یا پانصد هشتاد وچار ۵۸۴ سنه در قصبه کوتهوال من مضافات ملتان نشو ونما خود ملتان فائده اگرچه نصر الله صاحب بسے عزیز بود اما تتبنے نوشته اند وقتے که بماد وے نکاح شد موجود بود -	۹۰ یا ۹۳ یا ۹۵ یا ۹۸ سال	وفات آن جامع کمالات روز سه شنبه بسال ششصد وچار ۶۶۴ سنه یا پنجم ماه محرم الحرام بوقت عشا روز سه شنبه بسالے ششصد ۶۶۰ سنه یا ششصد شصت چار ۶۶۴ سنه یا ششصد هفتاد ۶۷۰ سنه یا ششصد نود ۶۹۰ سنه بوقوع آمد ماده وفات مخدوم - فائده مخدوم شهاب الدین مخدوم بدرالدین مخدوم نظام الدین ومخدوم یعقوب فرزندان عبدالله ومخدوم عزیز فرزندان است از صبیه سلطان شمس الدین بادشاه	اجودهن یعنی پاک پتن روضه شریف گویند که بر یک یک خشت ختم قرآن شریف خوانده وخشتها بکار روضه شریف آورده بودند -		ارادت وخلافت از قطب الاقطاب خواجه قطب الدین دهلوی رح -	نقلست از کتب معتبره - که جناب خواجه فرید الدین در سلطنت ریاضت ومجاهده وتجرید وتفرید وکشف کرامات زهد واتقا حلم وحیا علم وسخا اشتیاق وذوق محبت الٰهی فقر وفاقه سلطان عظیم الشان بوده اند واولاد امجاد حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم هستند شجره نسبی حضرت بدین گونه جاری میشود که فرید الدین گنجشکر ابن خواجه جمال الدین ابن سلیمان ابن شیخ شعیب ابن شیخ احمد ابن شیخ یوسف ابن شیخ محمد ابن شیخ شهاب الدین ابن شیخ احمد فرخ شاه بادشاه کابل ابن نصیر الدین ابن محمود مشهور نشیمان شاه ابن سلیمان شاه ابن سلیمان ابن مسعود ابن عبدالله ابن واعظ الاکبر ابن ابو الفتح ابن اسحاق ابن قطب العالمین سلطان ابراهیم بادشاه بلخ ابن ادهم ابن سلیمان بن ناصر ابن حضرت عبدالله ابن امیر المومنین عمر فاروق رضوان الله تعالی اجمعین ووالد ماجد حضرت بابا صاحب شیخ جمال الدین خواهر زاده سلطان محمود بادشاه بوقت شهاب الدین غوری بادشاه در لاهور بد نام آمده ماجده حضرت بی بی قرسم خاتون بود که دختر وحید الدین خجندی بودند وحضرت اعز الدین ونجیب الدین متوکل برادران حضرت بودند حضرت سیانی بودند وجد امجد حضرت در جنگ چنگیزی شربت شهادت چشیده بود در حالات وکمالات وکرامات حضرت کتبها هستند لهذا برائے تبرک قدرے دراینجا درج کرده شد که نسخه از برکت ایشان خالی نباشد نقلست که بارے حضرت بابا صاحب غریب نواز بجانب مالوه سفر کردند روزے بر سر تالاب بروده زیر درخت نشسته بود از قضا کار باد تند وتیز وزید چنانچه بعض درختان از بن بنیاد برکندید وشاخ کلان درختے که زیر آن آرام گرفته بود ند از آن شجر شکسته قریب بود که بر سر شیخ افتد لاکن حضرت بنظر تیز دران نگریست آمد آن شاخ بند شد ودر هوا استاد که تا حال در هوا استاده است یعنی معلق شده موجود است لفظ مبارک از حضرت بابا قدس سره هر آنکس که جامه فقر پوشید چنان اند که کفن پوشیده است واگر حضرت افطار کردند بعد ایام هم چنین

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۸	آن بدر منور فلک کرامت آن عاقد ... صالحین ... مولانا حضرت مخدوم و مولانا حضرت خواجہ بدر الدین فرزند سجادہ نشین حضرت بابا صاحب قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت سر دفتر ستودہ عین در کتب نوشتہ اند مدت خلافت پنجسال کامل -		وفات آن معدن کرامت تاریخ چہارم ماہ شعبان بسال ششصد شصت و نہ ۶۶۹ھ فرزندان علاؤالدین صاحب و مخدوم محمد شہید و مخدوم محمود و خواجہ تاج الدین و شیخ محمود و خواجہ ...	پاک پٹن شریف		حضرت شیخ فرید الدین رح	نقلست کہ ذات حضرت احق تعالی جل شانہ باہمہ وصاف نیکوترین موصوف فرمودہ بود کامل و اکمل زاہد و عابد و متورع و متشرع و متوکل علی اللہ و مساکین نواز صاحب حال و قال بود و وجد باشرائط می شنود و کار سجادگی را چنان سر انجام فرمودند کہ خلق اللہ را نفسی نشین بجائے خود ماند اما افلاکیان احسنت احسنت میگفتند معاملہ اتقا را چنان دریا بزاز نیک رونق بخش کردہ بودند و بجز چیزے حلال کہ از کسب حلال نبودے گاہے تناول نفرمودند و نشست و برخاست اغنیا را محض خوار و بدکار میداشتند و جامہ اغنیا را بجز پلیدی می پنداشتند دنیا و اہل دنیا را تباہ کار می پنداشتند گاہی بادشاہان آمیزش روا نداشتند بلکہ مدام احتراز ماندے و در زہد خبردار بودے بہر کیف صحبت اغنیا را اورا پسند نمی گشت۔
۲۹	آن آفتاب سپہر علم والہیات ... مخدوم مولانا حضرت دیوان علاء الدین گنج ... فرزند ارجمند حضرت بدر الدین سجادہ نشین قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت حضرت در ... مدت خلافت آنحضرت پنجاہ و چہار سال ... شریف ... و ...		وفات آن عالیجناب تاریخ غرہ شوال بسال ہفتصد بیست و سہ ۷۲۳ھ فرزندان حضرت خضر معز الدین و حضرت علم الدین ... و دیگر پسران ... پسران ...	پاک پٹن شریف روضہ شریف علیحدہ است		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ روزے تجلی منجملہ تجلیات ذات واہب العطیات الٰہی بر آن حضرت دیوان عظیم الشان تجلی شد کہ ہر کہ و مہ خواص عوام بخشش دلی بخدمت آن ولی پر عظمت و شوکت مشرف شد شرف خدایابی یافت و آن روز گونہ گون مدارجات ہر نیک نصیب را نصیب گشتند گویا ذات اقدس بحر مواج بود۔ کہ تجلیات انوار آلٰہی از وجود بجود حضرت موج زن بودند از ان روز حضرت موج دریا مشہور شدند نقلست کہ شخصے مسمی غازی در اجود من کار ہیزم فروشی بود میکرد روزے پشتارۂ ہیزم بر دروازہ لنگر حضور انداختہ دعا طلبی بادشاہی کرد حضرت از زبان فیض ترجمان فرمود برو ترا باد ایزدی بادشاہی دہلی دادیم غازی بنام شمس الدین منتقل شد بعد الایام بادشاہ دہلی گشت و مدت بر بادشاہی ماند۔
۳۰	آن ... شہید ... مخدوم مولانا حضرت دیوان معز الدین فرزند ارجمند حضرت علاء الدین موج دریا سجادہ نشین قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آن حضرت در اجودھن ظہور پیوست مدت خلافت آنحضرت شانزدہ سال کامل نوشتہ اند۔		وفات آن ولی ذات بابرکات مظہر کرامات بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام سال ہفتصد چہل و نہ ۷۴۹ھ فرزندان حضرت جناب محمد فضیل کلان و مخدوم سعد الدین صاحب	متصل مزار شریف والد خود۔		حضرت والد ماجد صاحب رح	نقلست کہ حضرت دیوان صاحب برگزیدہ بزرگان دین متین بودند و اکثر اوقات حضرت الا صفات را کار سیر و تماشای قدرات قادر علی الاطلاق ذات واہب العطیات میبود۔ و در دولت اکثر جہ قیام میفرمود گاہے حرمین شریفین گاہے بدہلی و گاہے باجمیر شریف گاہے بدیگر دیار امصار و گاہے بجانب گجرات و کہن میرفتند بار برادر محبت قلبی بخدمت برادر حقیقی خود بگجرات و کتن رفتہ بودند ارادہ الٰہی ہمین صورت بود کہ در انجا از دست کفار نابکار شہید شدند و رتبۂ شہدائے عظیم الشان یافتند و بخدمت ہمین حضرت غریب نواز محمد بادشاہ دہلی جاگیر ہشت تا دہ ہزاری نذر دادہ بود و ہر سخن آنحضرت فیاض زمان نہایت پر تاثیر میبود۔ بعد شہادت حضرت فرزندش سجادہ نشین شد۔
۳۱	آن تارک الدنیا ... مخدوم مولانا حضرت محمد فضیل فرزند حضرت شہید صاحب کہ بعد شہادت ... سجادہ نشین شدند	ولادت آنحضرت مظہر جود و سخاوت در اجودھن شد مدت خلافت حضرت ... سال		وفات آن مصدر مکارم و احسان و کرامات بتاریخ بیست و نہم ماہ رجب المرجب بسال ہفتصد پنجاہ و شش ۷۵۶ھ فرزندان حضرت ...	متصل مزار شریف والد ماجد خود رح۔		حضرت والد ماجد خود رح	نقلست کہ حضرت بابرکت جناب دیوان صاحب صاحب کشف کرامات و حلم و حیا بغایات و علم سخا بے نہایات و صبر و شکر بسیار بے انتہا بودند و نظر فیض منظر حضرت را خداوند کریم جل شانہ و عم نوالہ چنان اثر بخشیدہ بود بہر کسے کہ نظر اقدس خود یکبار می انداختند فی الفور آنرا تارک الدنیا میساختند بلکہ باخدا یگانہ و از خلائق بیگانہ میفرمودند اما وقت انچنین نظر پر اثر در مقرر بودند۔ وقت وجد یا وعظ بارہا این حالات از حضرت والا صفات بلند مدارجات بصدور آمدند کہ آن وقت اگرچہ ناقصان ازلی بودند از کسان برگزیدہ اوصاف جہانیان شدند بلکہ از حضیض جہالت برآمدہ باوج عزت و کرامت رسیدند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد	خلاصہ کیفیت
۳۲	آن مظہر فیض خورشید نگاہ مخدومنا حضرت دیوان عمر منور شاہ ابن خواجہ دیوان محمد فضیل سجادہ نشین حضرت بابا صاحب قدس سرہ	ولادت حضرت در اجودہن و مدت خلافت حضرت پنجاہ سال ۵۰		وفات آن مظہر کمالات و کرامات نہم ماہ صفر المظفر بسال ہشتصد و شش ۸۰۶ فرزندان خواجہ نور الدین خواجہ جہان الدین خواجہ محمد جو و خواجہ محمود الدین خواجہ ابراہیم رضی اللہ عنہم	متصل مزار شریف والد خود [illegible]		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت دیوان محمد منور شاہ غریب نواز متوکل علی اللہ بسیار و صابر و شاکر بے اندازہ و بشمار خصوص عابد و زاہد و متورع و متشرع کامل و اکمل بودند و حق تعالی جل شانہ و عم نوالہ و عز اسمہ در زبان فیض ترجمان آن محبوب رحمان و ممتاز درگاہ ایزد منان چنان اثر نہادہ بود کہ اگر مطلق اکسیر گوئیم ہرگز جائے تعجب نیست بلکہ اکسیر پیش آن کبیر رو سفید نمی شد نا چیز و نابود آنچہ از جناب رب الارباب خواستے ہمانوقت در یافتے رحمۃ اللہ علیہ۔
۳۳	آن زبدۃ المتورعین مولانا مخدومنا دیوان نور الدین ابن خواجہ عالیجاہ حضرت محمد منور شاہ قدس سرہ	ولادت آن منبع کرامات اجودہن و مدت خلافت ہژدہ سال ۱۸		وفات آنجناب فیض مآب تاریخ بیست و ہفتم ماہ رمضان شریف بسال ہشت صد بیست و چہار ۸۲۴	[illegible]		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت دیوان صاحب سجادہ نشین بزرگ کامل و اکمل بود و نیز خداوند سیر آرائے سلطنت و وجد و سماع حال و قال شدند و سخاوت و رحم دلی بر آن کامل ولی ختم نوشتہ سائل صوری و معنوی ہر کسیکہ بخدمت والا درجت می آمد ہرگز ہرگز خالی نمی رفت از انجا کہ اولاد امجاد نرینہ حضرت خیر بود کار سجادگی بہ برادر حقیقی خود سپرد فرمودند
۳۴	آن سرفراز شدہ از درگاہ رب العلمین حضرت مخدومنا مولانا دیوان بہاء الدین ثانی محمد منور شاہ برادر فرزند مخدوم	ولادت با سعادت در اجودہن و مدت خلافت ہژدہ ۱۸ سال		وفات آنجناب فیض مآب بتاریخ ہفتم ماہ رجب المرجب بسال ہشت صد و چہل و دو ۸۴۲ بوقوع آمد	[illegible]		حضرت برادر والا قدر خود	نقلست کہ حضرت فیاض زمان رفیع القدر بلند مکان صاحب کشف کرامات و کشائندہ بابہائے مشکلات و نہایت خلیق مزاج و صاحب علوم صوری و معنوی بلکہ بحر البحار علم معرفت و سلوک بودند حال و قال و اقبال و جلال بران دوست ذو الجلال ختم بودہ در ذکر خفی و جلی می ماندند گاہے از ذکر خداوند کریم فارغ نمی شدند دشمن و دوست از نظر الطاف مے بینند۔
۳۵	آن غربا و مساکین را مونس حضرت مخدومنا و مولانا دیوان یونس ابن دیوان بہاء الدین برادر حضرت بابا صاحب سجادہ	ولادت با سعادت حضرت اجودہن مدت خلافت چہاردہ سال ۱۴		وفات آن عالی درجات مصدر فیوضات بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول بسال ہشت صد پنجاہ و شش ۸۵۶ فرزندان حضرت احمد شاہ و نعمت اللہ	متصل مزار شریف [illegible] والد ماجد خود		حضرت والد خود	نقلست کہ عالیشان فیاض جہان صاحب جود و احسان بے پایان در زہد و تعبد لاثانی و بے نظیر بودند در خوارق و کرامات بے غایات و بے نہایات صاحب اقتدار شمار شدند مظہر فیض الٰہی بے نہایت بودند مدح کمالیت اوراطاقت مداح نیست کہ عیان و بیان سازد و وصف جمال و جمالیت احسان آن محسن را تاب قلم کجاست کہ تحریر نماید۔
۳۶	آن دستگیر عاجزان رحمت نگاہ فیض پایگاہ مخدومنا دیوان احمد شاہ فرزند ارجمند حضرت دیوان یونس	ولادت آن دریائے رحمت اجودہن و مدت خلافت بیست و دو سال ۲۲		وفات آن صفا منظر لطف و عنایات بتاریخ ہشتم ماہ ذیقعد بسال ہشتصد و ہفتاد و ہفت ۸۷۷	اندرون [illegible] والد خود		حضرت [illegible] والد ماجد	نقلست کہ حضرت دیوان احمد شاہ صاحب کشف و کرامات و خداوند علم و حلم و حیا و سخاوت و شجاعت بے نہایت ہر وقت خود را در عبادت و ریاضت و مجاہدہ میداشت و اوقات عزیز خالی از بندگی معبود حقیقی نمی گذاشت و ہر چہ بوقت عشا در دولت خانہ از نقد و جنس و پارچات غیرہ بود فی سبیل اللہ میداد حتے کہ برائے آئندہ آب در کوزہ نمے داشت۔
۳۷	آنحضرت با عظمت و حشمت دستگاہ حضرت مخدومنا دیوان عطاء اللہ فرزند خواجہ محمد احمد شاہ سجادہ	ولادت آنحضرت اجودہن و مدت خلافت ہفدہ سال ۱۷		وفات آن با برکات مصدر فیوضات بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الاول بسال ہشت صد نود و پنج ۸۹۵	صحن [illegible]		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت با برکت نیکو ترین و احسن عادات دیوان عطاء اللہ صاحب خلق عظیم و بزرگ صمیم و صاحب ریاضت عبادت و رحم سخاوت و حلم و عنایت بود گاہے اگر چہ یک نفس باشد ماسوائے اللہ تبارک و تعالی بر نمی زد یعنی مدام در ذکر مولائی خود کہ مالک الملک و انس و جان است و خداوند کون مکان است مصروف می ماند حیاتی را مستعار می دانست۔
۳۸	آن نور از انوار الصمدانی مخدومنا و مولانا دیوان خواجہ محمد فرزند ارجمند حضرت دیوان عطاء اللہ دیوان	ولادت با سعادت حضرت غریب نواز در اجودہن مدت خلافت نامعلوم		وفات آن عالی ذات صاحب کشف و کرامات بتاریخ چہارم ماہ شوال بسال نہصد ہفدہ	اندرون گنبد کلان [illegible]		والد ماجد خود	نقلست کہ کشف کرامات و کشف القلوب بیش ازین حضرت یکی از مدارج از ادنی درجہ نوشتہ اندکہ روزے با بادشاہ و لباس فقیرانہ قلندرانہ لباس بہمراہی دو اشخاص بحالت اخفا بخدمت دیوان صاحب رسید چون وقت تناول طعام رسید بادشاہ بتناول طعام مشاغل گردید دیوان موصوف در خوردن طعام شامل بادشاہ گشت و فرمود کہ نقل مشہور است کہ دو بادشاہ در اقلیمی نمی گنجند عجب است کہ امروز دو بادشاہ با در بادشاہان طعام میخورد بادشاہ نور معرفت حضرت دانستہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	تعمیر مزار	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	و سجادہ نشین حضرت شیخ فرید قدس سرہ	؍		سنہ ۱۰۱۷ از ہجرت نبوے صلی اللہ علیہ وسلم	؍	؍	؍	قد مبوس گشت و عرض کرد قبلہ از شر دشمنان دریں حالتم دعا فرمائید حضرت فرمود تخت دہلی تراست خاطر جمع کن بلکہ اولاد شما ہم بادشاہی دہلی خواہد کرد بسیار بسیار اطمینان گرفتند فرزندان حضرت اول خواجہ ابراہیم دوم خواجہ جلیل سیوم شیخ جلال صاحب کمال
۳۹	آن خداوند سلطنت خلق و احسان عظیم حضرت مخدومنا و مولانا دیوان ابراہیم کبرای کہ لقب وے برہم بود در زمان حضرت ثانی فرید نشستند فرزند حضرت دیوان محمد و سجادہ حضرت بابا صاحب قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت با سعادت آنحضرت فیض و فیضد رحمت مظہر رحم و شفقت در ۱۰۰۷ھ و مدت خلافت حضرت چہل و دو سال ۴۲		وفات آن والا صفات مظہر عنایات صمد مکارم و فیض بے نہایات بتاریخ یکم ماہ بلکہ بیست یکم ماہ رجب المرجب بسال ہزار و پنجاہ و نہ سنہ ۱۰۵۹ فرزندان حضرت خواجہ تاج الدین محمود و شیخ شہید و شیخ منور	گنبد کلان متصل مزار شریف والد ماجد خود		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت دیوان علیہ الرحمۃ والغفران در کشف کرامات و کمالات آیتے از آیات الٰہی بودند روزے اندکہ تاجرے بخدمت حضرت دیوان صاحب مشرف شد و گفت یا حضرت کرامت دیدن میخواہم آن غریب نواز فرمود کرامت دیدن کار شما نیست این خیال محال را از سر خود بیرون کن نماند و بار بار اصرار نمود و حضرت را مکرر بتکلیف داد فرمودند خیر ترا مشاہدہ کرامت دریا و رنج خواہم کنانید ہنوز این کلام کامل نشد کہ بدن تاجر را آتش گرفت چنان کرامت دید کہ از سر تا پا خاکستر گردید نقل دیگر روزے بابا نانک فقیر ہندو آن بخدمت حضرت دیوان صاحب ملاقی شد و این اشلوک بخواند این است پرتہیا پرتہیا وندگی کیسی کیتی ہو۔ جواب از حضرت ایکو حرف پریم کا پڑہی سو پنڈت ہو۔ مقولہ فقیر مذکور۔ صاحبان خدا کسوں کیران کسوں جہتیان فرمودہ شیخ صاحبان دو جہان سیح نون بکر کوڑ نون چھڈ۔ پس ہند بسیار گفتگو ماند آخر فقیر بکلام حضرت آفرین کرد رخصت گردید
۴۰	آن زبدۃ الواصلین آن عمدۃ السالکین آن ثمرۃ الکاملین مخدومنا و مولانا حضرت دیوان صاحب تاج الدین محمود فرزند دیوان ابراہیم صاحب و سجادہ نشین جناب حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت با برکت ۱۰۳۰ھ و مدت خلافت حضرت بخوبی واضح نشد		بتاریخ ہفدہم ماہ صفر بسال یکہزار و دو سنہ ۱۰۰۲ فرزندان حضرت دیوان فیض اللہ و شیخ فتح اللہ و شیخ غضنفر و شیخ احمد قتال و شیخ امان اللہ و شیخ عبد الواحد و شیخ محمد یحییٰ و شیخ عبد اللہ و شیخ حسن محمد و شیخ شاہ کرم اللہ و شیخ برخوردار و شیخ کمال الدین و شیخ برہان الدین و شیخ محمد حسن و شیخ علاء الدین	گنبد کلان بیرون جانب جنوب گنبد حضرت بابا صاحب علیہ الرحمۃ			نقل است کہ روزے اکبر بادشاہ امتحاناً گربہ کشتہ و گوشت آن پختہ در آوندی کہ در اصطلاح آنرا مجنبہ گویند بطور دعوت پیش آن حضرت بابرکت حاضر نمود جناب دیوان غریب نواز نور معرفت و ریاضت از زبان فیض ترجمان فرمود ای گربہ بحکم خداوندی حی لایموت زندہ شو راہ خود گیر ہمانم دم گربہ مذکور زندہ شد برفت بادشاہ معہ اہالیان کہ ہمہ صلاح بودند خاسر و شرمسار گردید نقل روزے اکبر بادشاہ زندہ ملازم خود را بہیئت مردہ بر چارپائی انداختہ شیخ کامل و اکمل را برائے جنازہ تصدیع داد خواجہ صاحب اول انکار فرمود آخر باصرار شاہی و دو سہ بار از بادشاہ اجازت گرفتہ جنازہ و مردہ ش خواند بہر و گفتن اللّٰہ اکبر آن افتادہ چارپائی مردہ صد سالہ گشت بادشاہ عین کرامت حضرت دانستہ برائے زندگی وے شفاعت لاکن گفتہ وے قبول نا افتاد حدیث شریف اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللّٰہ و نیز مخفی نماند کہ درجہ الصوفی یحیی و یمیت این است آنکسے کہ فنا فی اللہ باشد بلاشک آن مرد خدا باین چنین کمالیت میدارد کہ زندہ کردن مردہ و مردہ کردن زندہ پیش آن درویش ہیچ بعیدی باشد القصہ بادشاہ و بیگم برائے اولاد عرض کردند بصبح دیگر حضرت دیوان صاحب فرمود کہ از جناب فریدے ارشاد شد کہ بر خانقاہ شریف شیخ سلیم چشتی بروند بادشاہ معہ بیگم و لشکر سپاہ بر آن جا مشرف شدہ چلہ نشست بمقصود رسید آنجا محلات امکانات شاہی تا حال موجود اند
۴۱	در مملکت ولایت شکر بادشاہ حضرت مخدومنا و مولانا دیوان فیض اللہ ابن دیوان تاج الدین محمود قدس سرہ	ولادت آنحضرت با برکت ۱۰۳۰ھ و مدت خلافت دو سال ۲		وفات آن جامع کمالات بتاریخ بست پنجم ماہ ذی الحجہ بسال یکہزار و شصت و یک سنہ ۱۰۶۱ بوقوع آمد۔	اندرون گنبد والد بزرگوار خود		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ جناب حضرت دیوان صاحب غریب نواز بحین حیات والد ماجد خود سجادہ نشین حضرت عز الحق والدین علیہ الرحمۃ شدند اما تقدیر قادر قدیر کار دیگر نمود کہ حضرت دیوان صاحب صرف دو سال بر مسند سجادگی نشاندہ از دار الفنا بجانب دار البقا روانہ فرمود بلکہ ہنوز والد ماجد حضرت حیات بودند فرزندان دو ابراہیم صاحب و یک جنجوہ صاحب۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد	خلاصہ کیفیت
۴۲	آن فیاض جہان طبع کریم مخدومنا و مولانا دیوان ابراہیم ابن حضرۃ فیض اللہ صاحب قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت آنحضرت بابرکت اجودہن و مدت خلافت ہشت سال ۸		وفات آن حمیدہ ذات گرامی عظامی صفات ہشتم ماہ محرم الحرام بسال یکہزار سی و یک ۱۰۳۱ سنہ	بجوار حضرت دیوان شیخ صالح		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ جناب فیضمآب فیض بخش فیض رسان والا شان حضرت دیوان صاحب صاحب فضل و احسان بے پایان بودند بر مسند اجداد امجاد نشستہ کار سجادگی را چنان رونق دادہ کہ قلم مقطوع اللسان از تحریر آن و زبان بیان از بیان آن قاصر و عاجز است و زاہد و عابد و مجاہد بر آن درجہ کہ سبوحیان افلاکی در عبادتے و رشک میکردند۔
۴۳	آن سراپا نور من الانوار ایزد مخدومنا و مولانا حضرت دیوان محمد ابن دیوان ابراہیم قدس سرہ و نور مرقدہ۔	ولادت با سعادت اجودہن مدت خلافت پنجاہ و دو سال ۵۲		وفات آن جامع کمالات بتاریخ پنجم ماہ محرم الحرام بسال یکہزار ہشتاد و سہ ۱۰۸۳ سنہ بوقوع آمد	بجوار شریف والد ماجد خود		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت بابرکت سراپا سعادت صاحب حلم و حیا منبع جود و سخا مخدوم مصدر فیض و تقوی بودند کتاب جواہر فریدی و مخزن چشت جمع کردہ این عالم صوری و معنوی ہستند و این حضرت را چہار برادران دیگر نیز بودند خواجہ اللہ بخش و خواجہ غلام محمد و خواجہ محمد و خواجہ جان محمد پنجم خود دیوان صاحب و فرزند حضرت محمد اشرف کہ سجادہ شدند۔
۴۴	از خودی و خودنمائی یکسو طرف مخدومنا دیوان محمد اشرف ابن مخدومنا دیوان محمد	ولادت حضرت اجودہن مدت خلافت -		وفات آن جامع کمالات بتاریخ پنجم ذیقعد بسال یازدہ صد بست و دو ۱۱۲۲ سنہ	جانب غرب گنبد کلان		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت دیوان صاحب در لیاقت خداداد ثانی خود نہ داشتند و اولاد نرینہ حضرت خیر بود ازین باعث کار سجادگی ہمہ امورات متعلقہ بحضرت محمد سعید ہمشیرہ زادہ و داماد سپردند۔
۴۵	در برکت و سعادت ثانی بایزید مولانا مخدومنا حضرت محمد سعید ابن خواجہ محمد فضیل ابن حضرت محمد صالح ابن خواجہ عبدالواحد ابن دیوان تاج الدین محمود قدس سرہ	ولادت بابرکت در سعادت این سعید ازلی و رشید درگاہ لم یزلی اجودہن و مدت خلافت غیر معلوم۔		وفات آن مظہر رحم و عنایات منبع جود و کرم لاغایات بتاریخ غرہ ماہ شوال بسال یازدہ صد پنجاہ کامل ۱۱۵۰ سنہ بوقوع آمد۔	بجوار شریف دیوان محمد اشرف صاحب		حضرت دیوان محمد اشرف صاحب	نقلست کہ جناب بلند خطاب فیاض بیحساب حضرت دیوان محمد سعید ابن خواجہ محمد فضیل صاحب خداوند لیاقت صوری و معنوی بودند و الیشان حضرت بابرکت النعمت سجادگی بہمہ تعلقات مزار پرانوار حضرت غریب نواز جناب شیخ فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ اند درگاہ بابن و خسر خود دیوان محمد اشرف صاحب کہ صاحب اولاد امجاد نرینہ نبودند عطا گشت و بخدمت گذاری مزارات اجداد امجاد چنان سرگرم و متوجہ میماندکہ از ہر اطراف و جوانب نسبت حضرت دیوان صاحب آفرین صد آفرین میبود و حقتعالی جناب دیوان محمد سعید صاحب را دو فرزند ارجمند خواجہ محمد یوسف و خواجہ عبدالسبحان عطا فرمودہ منہ و کرمہ۔
۴۶	آن خورشید کمالیت ماہتاب انیکو دین متصف حضرت دیوان مخدومنا محمد یوسف فرزند ارجمند دیوان رشید حضرۃ محمد سعید قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت اجودہن معروف پاک پٹن و مدت خلافت حضرت پانزدہ سال کامل ۱۵		وفات آن عالیذات مظہر منظہر عنایات الٰہی بتاریخ دہم ماہ جمادی الآخر بسال یازدہ صد شصت و پنج ۱۱۶۵ سنہ	پائین مزار پرانوار والد خود		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ جناب فیضمآب معلی القاب حضرت دیوان محمد یوسف صاحب علم و حلم و حیا و رحم و سخا و عبادت و تقوی بودند کار ریاضت و عبادت و مجاہدت اسعادت دارین می یندا شتند و خدمتگذاری بجنو سراپا نور اہل اللہ سرخروئی کونین میدانستند کار آن کردند کہ بزرگان دین متین میکردند نان لنگر شریف بسیار روا بے منت بود ملجا و ماوا فقرا و ساکین علما و صلحا بودند بوقت قرآن خوانی بسیار میگریستند و از لالہ بالی دیدہ بردای مولا خود بسیار ستر سید و از انجا کہ اولاد نرینہ حضرت خیر بودند بر کار سجادگی برادر خود را مامور فرمودند۔
۴۷	آن صاحب کمال و جلال بی پایان فیاض زمان دریا دل مستمندان مخدومنا و مولانا دیوان عبدالسبحان علیہ الرحمۃ والغفران فرزند دیوان	ولادت با سعادت حضرت اجودہن و مدت خلافت آن وسے ر بعد یا شتات و ابر رحمت معدلت مخزن شجاعت		وفات آن مظہر فیضات حالت شہادت حضرت در میان حضرت صدر الدین شاہ و شاہ دین سادات عظام مسکنی حجرہ شاہ مقیم سخت تنازعہ بود مردمان افغان او خواستگار این کار بودند کہ م	بجوار برادر خود۔		حضرت برادر خود فاروق چون پیر جان ...	نقلست کہ اگرچہ حضرت دیوان عبدالسبحان غریب نواز خود بزرگ زادہ اولاد امجاد بزرگان عالیشان صاحب شریعت طریقت و حقیقت بودند اما طاقت فاروقی نیز شامل دیار این خاندان والا تبار میماند چنانچہ اکثر بندگان حضرت دیوان صاحب بادشاہان ہستند شجرہ نسبی باید دید و خود دیوان صاحب صاحب جاہ و جلال کمال بودند کہ اکثر بجنگ در ایشان حضرت فوج بسیار و اسلحہ ہر اقسام بشمار موجود میماندند و بر بسیار ملک دریا امصار قبضہ حضرت دیوان صاحب میبود در آن زمان ملک نواب بہاول خان زیر قبضہ فرمان غیر بود کہ نواب صاحب موصوف

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	محمد سعید ابن حضرت محمد فضیل ابن حضرت صالح شاه ابن خواجه عبد الواحد ابن دیوان تاج الدین محمود قدس سترهم اجمعین آمین ثم آمین	ولادت معدن فیض و عنایت بے غایت پانزده سال کامل اند ۱۵		سادات اشهید کنند روزے شاه صاحبان بر دو دیوانصاحب رسیده حال وا اوند و گفتند بندها را ازین جا دیپالپور برسان دیوانصاحبان نیز تناول نفرمود سادات با راسپان خود سوار کرده بوقت شب سیرفت که سپاهی سادات و البسته بندوق زد دیوانصاحب شهید شد			[illegible]	بباعث غیر وطنی چندان اقتدار نبود چرا که این خاندان عباسی از ملک نگر تهشه آمده در ملک ریاست خیال قبضه فرمود پس کامل قبضه و اقتدار بذریعه حضرت دیوانصاحب حاصل گردید و تا زمانه دیوان شرف الدین حصه اولاد امجاد حضرت بابا صاحب مقرر بود بعده از بے پرواهی و استغنائی از جهه حضرات سجادگان قبضه کافور گردید نقل دیگر باری جناب فیضمآب حضرت دیوانصاحب با کفار بیکانیر جنگ کرده از انها ملک در قبضه خود آورده و راجه آنجا در اثنائے جنگ قتل گردید و بملک عدم اسباب زندگی خود برد بعد از واقعه نزد شبے زوجه راجه معه طفل خورد صغیر سن بخدمت و الادرجت حضرت دیوانصاحب رسیده و سائل گردید که یا حضرت طفل صغیر است و پدرش نماند بر دروازه عالی متعالی حضور آمدم و طفلک صغیر را آوردم که صدقه بزرگان خود قدرے ملک قابل معاش عطا فرمائی حضرت را بر تقریر و صغر سنی طفل رحم آمد تمام ملک با وداد از تا صغر سنی طفل خبرگیری میفرمود
۴۸	آن جهان ازو با خدا رسول منش مخدوما و مولانا دیوان غلام رسول ابن شیخ حسبی ابن گنبها ابن مخدوم رکن الدین ابن شیخ ابو الفتح ابن خواجه عین الدین قدس سترهم العزیز	ولادت آن حضرة اجودهن و مدت خلافت چهل چار سال ۴۴		وفات آن جامع کمالات و کرامات فرزندان شیخ محمد و شیخ محمد یار و شیخ گنج بخش	متصل مزار حضرت [illegible]		حضرت شیخ [illegible] جد خود	نقلست که حضرت غریب نواز دیوانصاحب نهایت رحم دل و مساکین دوست و نگران حال خویشاوند بودند نوشته اند که روزے حضرت با برکت تناول طعام آغاز میفرمود لاکن اول از شروع طعام پرسیدند که طعام بخانه هر برادر عزیز القدر فرستاده اند یا چگونه جناب بی بی الهخانه آن بخانه خدا پرست بجواب فرمود که بر خویش اقربا رسید لاکن بخانه پیر عبد الصمد فرستاده شده ذات اقدس خطا ترس آن لقمه که در دست بود باز نهاد اول طعام نزد پیر عبد الصمد فرستاد بعد خود تناول نمود و این آیته شریف بخواند بالوالدین احسانا و ذو القربی و الیتمی و المساکین و ابن السبیل و تا غربا و مساکین از لنگر شریف سیر شده نمیخوردند طعام نمی خورند و مخفی نماند که اول سجادگی ایشان حضرت تنازعه برپا گردید اما فیصله معمول قرار داده و برادر شدن
۴۹	آن حضرت والا تبار مخدوم ما و مولانا حضرت دیوان محمد یار فرزند دیوان غلام رسول قدس سره العزیز	ولادت حضرت اجودهن و مدت خلافت هژده سال ۱۸		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بتاریخ هشتم محرم الحرام بسال دوازده صد چهل و چار سنه ۱۲۴۴	متصل مزار شریف والد ماجد خود		حضرت والد ماجد خود	نقلست که حضرت دیوانصاحب مرد بودند کامل و اکمل زاهد و عابد و مجاهد بدرجه اول انسان بودند که کار سجادگی معه همگی تعلقات متعلقه مزار پر انوار حضرت غریب نواز شیخ فرید الدین قدس سره العزیز بذمه وے حضرت گشت دیگر جمیع تعلقات دنیوی را گذاشته بخدا پیوست و از همه عوارضات و علل و وساوس دنیاوی و خلل ازاد نشست جمیع قوانین و آئین مبین محمدی صلی الله علیه وسلم در دل فیض منزل خود مثل حفظ کلام ربانی مضبوط و مربوط ساخت و در مقام صبر و شکر کامل و یادگار زمانه گشت
۵۰	آن فیاض بے انداز بر روے زمین و بهترین و سخی بحر چمن مخدوم ما دیوان و حضرت شرف الدین سجاده قدس سره	ولادت آنحضرت اجودهن و مدت خلافت هژده سال ۱۸		وفات آن عالی درجات بابرکات بتاریخ نوزدهم ماه رمضان المبارک بسال دوازده صد و شصت و یک ۱۲۶۱	مزار شریف دیوان محمد یار صاحب		حضرت والد ماجد خود	نقلست که جناب حضرت دیوانصاحب با همه اوصاف حمیده موصوف و معروف و عالم با علم و عمل بدرجه اول بود سخن آنچنان که در سخاوت و احسان آن عالیشان بلند مکان حاتم دوران طفل مکتب گفتن و نوشتن شایان و بایان است مدام و مستدام کار نیکو کار والا تبار داد و دادن و عطا کردن بغربا و مساکین و مستحقان میبود از انجا که اولاد نرینه خیر نبود سجادگی برادر خورد خود دانسته مقرر کردند
۵۱	آن مظهر مظهر انوار الهی بے انتها مخدوم ما و مولانا حضرت دیوان محمد جلیل فرزند ارجمند حضرت قطب الدین صاحب قدس سره	ولادت آن حضرت اجودهن بسال نشست سنه ۱۲۶۱		وفات آن مصدر عنایات مظهر رحمت بے نهایات			حضرت برادر خورد	نقلست که جناب فیضمآب دیوان عالی شان نتیجه الله جلیا صاحب صفات سخی و در رشاد و شجاعت بے نهایت بودند ریاضت و مجاهدات را پیشه خود ساخته بودند و کار سجادگی را به نیکو ترین روش سر انجام میدادند مساکین و غربا نوازی را شیوه ذهبی می پنداشتند هر که سوال اسپ یا پوشاک و نقد جنس بحضور ایشان می آورد او را هرگز خالی از کامیابی واپس نمی فرمودند کل امورات حسب رعایت بزرگان خود ادا میفرمودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قبر مبارک	بادشاہی	اسم پیر مرشد	خلاصۂ کیفیت
۵۲	آنجناب ذوات و عشرت مآب یادگار بزرگان خود دیوان فتح محمد سجادہ دام اقبالہ	ولادت باسعادت آنحضرت						نقلست کہ بعد وصال باکمال حضرت دیوان اللہ جوایا صاحب جاہ و جلال نواسہ ذمرقوم سجادۂ بارگاہ فیض پناہ حضرت غوث الاغواث قطب الاقطاب جناب بابا فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز شہزادہ اش خواجہ فتح محمد بر مسند سجادگی نشست اما از دفتر فرید ثانی حق بنیاد دیگر گون بود کہ فیما بین سجادہ حال مقدمہ برپا گردید حتی کہ مقدمہ طوالت کشید زانچہ کہ بوقت وصال حضرت دیوان اللہ جوایا مرضی دیوان صاحب را بسے نواسہ خود دیوان سید محمد بود لیکن آنوقت دیوان سید محمد خردسال بودند چون جوان شدند فیصلہ مقدمہ بنام دیوان صاحب عملی گردید
۵۳	آن بحر البحار مروت و فتوت آن دریائے شجاعت و سخاوت مخدومنا و مولانا حضرت دیوان سید محمد نواسہ دیوان اللہ جوایا دام شرفہ و اقبالہ و اجلالہ	ولادت باسعادت آنحضرت با برکت						بوضوح پیوست کہ جناب فیضمآب فیض بخش دریادل ممتاز شدہ درگاہ ایزد دیوان سید محمد بوقت وفات حضرت دیوان اللہ جوایا صاحب نور اللہ مرقدہ و اعظم اللہ ذکرہ خردسال صغیر سن بودند آنوقت حسب مرضی شریفائے آنزمان سجادہ نشین دیوان جناب خواجہ فتح محمد کہ عم زادہ دیوان اللہ جوایا صاحب بودند قرار شدند لاکن چون مرضی اقدس صاحب بر انواع حضرت گنجشکر دگرگون بود خاصہ بوقت وصال حضرت دیوان اللہ جوایا سجادگی بہواخیر دل جناب محبوب سبحانی خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی خواجہ نور جہانیان صاحب مہاروی و مہر خود باسم دیوان سید محمد نوشتند و برائے آئندہ فیصلہ قطعی داشتند اگرچہ مقدمہ منجانب فریقین بزور و شور تمام شد فیصلہ بحق دیوان سید محمد صاحب نوشتند کہ مالک سجادگی حضرت بابا صاحب باقی امورات متعلقہ دربار شریف دیوان سید محمد صاحب نواسہ دیوان اللہ جوایا مرحوم گشت الحال سجادہ صاحب جاہ و جلال آنحضرت ہر چہ آید میفرمایند
۵۴	آن شاہسوار شبدیز توکل و آن صاحب التقاء و بی سوال اجل جناب حضرت خواجہ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی حضرت گنج شکر قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در پای توکل و رحمت در کوتہوالی کہ حال چاولے مشایخ اورا میگویند		وفات آن جامع کمالات بسال ششصد هفتاد و یک ۶۷۱ فائدہ ذات شیخ هفتاد سال کامل در دہلی بماندند کہ بر دروازہ کسی رفتہ سوال نکردند و نہ کسی دادند التجا نمودند	دہلی	شہاب الدین بادشاہ	حضرت شیخ فرید الدین	نقلست کہ بروز عید بود دزویدہ حضرت فقرا و بقایا گدا آمدہ سوال ماکول و مشروب کردند شیخ از المجانہ چیزے طلب کرد کہ حاجت سائلان روا کند او شان بجواب گفتند از سہ ایام طفلان شما بوئے طعام نشمیدہ اند فقرا چیزے دیگر خواستند آخر کوزہ آب پیش درویشان بردند او شان نوشیدہ رفتند و خود ذات شیخ بر بام خانہ خود رفتہ ملال خاطر نشستند کہ در خانہ فاقہ بود از روئے طفلان و شہر اخذ لئے شرم و حیا دامنگیر بود شخصے در انجا بر بام حاضر شدہ گفت یا نجیب الدین فرشتگان کوس توکل شما بر آسمان میزنند و توبرائے طعام بر زمین در دل جنگ میکنی برو در خانہ اقدس تو چیزیکہ آید توانجا در حال داد ہم پس حضرت از سقف بام خود فرود آمد چہ بیند کہ تمام خانہ از ماکول و مشروب پر است انتام خشنود شدند خود خوردند و فقرا گدا را دادند و پیش طفلان خرد و کلان نہادند
۵۵	آن مستجاب الدعوات جید حضرت خواجہ نظام الدین ابو مؤید کہ بزرگ لاثانی بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت		وفات آن مکرم صفات عہد بسال ششصد هفتاد و بود فرع آمد ... ۶۷۹		غیاث الدین	حضرت قطب الدین بختیار رح	نقلست کہ روزے بادشاہ دہلی برادانہ فلاح امساک بارش باران بخدمت خواجہ الانسان عرض نمود خواجہ صاحب ہما نوقت بر منبر رفت و یکے جامہ خورد کہ مرشدش بوالدہ غریب نواز تبرک دادہ و والدہ ماجدہ حضرت را عطا کردہ از آستین شریف خود براورد و بجانب آسمان دیدہ جامہ را جنبانید و لب مبارک را بدعائے خیر بحرکت آورد دیدن آسمان نمود ابر تیرہ ہدف کہ نہایت جلد جلد اللہ تعالی جل شانہ بارش باران عنایت فرمود وجیہہ الدین کیفیت آن جامہ پرسید فرمودند این جامہ مرشد ما بود کہ بوالدہ من عطا کردہ بودند و بذریعہ والدہ صاحبہ نزد بندہ موجود و بہر مشکل این را وسیلہ خود میکنم۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
۵۶	آن صوفی باصفا صاحب حلم والحیا حضرت خواجہ حمید الدین صوفی اولیا رو ناگوری لقب سلطان التارکین کنیت ابو احمد قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادۃ حضرت ناگور است وا از اولاد امجاد حضرت سعد الدین کہ اصحاب عشرہ مبشرہ بودند یعنی حضرت سعد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بودند۔	زیادہ از صد سال	وفات آن عالی ذات بست ونہم ماہ ربیع الثانی بسال ششصد وہفتاد وسہ ۶۷۳ سنہ بوقوع آمدہ	ناگور	غیاث الدین	حضرت شیخ خواجہ معین الدین رح۔	نقلست کہ روزے حضرت خواجہ معین الدین اجمیری غریب نواز با وقت خوش بود از زبان درفشان وفیض ترجمان فرمودند امروز وقت است بخواہد ہر کہ بخواہد کہ دروازہ رحم وفضل کشادہ است یعنی باب رحمت مفتوح است از انجاکہ مجلس عام بود یعنی بسیار کس مسلمان خواص وعام موجود بودند کسے دنیا درخواست کسی عقبیٰ را طلب نمود جناب خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ناگوری را فرمودند برائے تو از جناب الٰہی جل شانہ درخواستم کہ در دنیا وعقبیٰ معزز ومکرم باشی۔ واین عبارت بخواندند التارک من الدنیا والفارغ من العقبیٰ والموصول الی اللہ الغرض سابق صوفی صاحب شیر بودند چون جناب حضرت خواجہ غریب نواز رحمت یاوہ فرمود شیر بشیرینی آمیز گردید مرتبہ اعلیٰ رسیدند
۵۷	آن سر سرآرائے سلطنت دین متین حضرت جناب قاضی حمید الدین ناگورے سہروردے الچشتی نام نامی گرامی آنست واولا صفات محمد بن عطا قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آن حضرت خورشید برج کرامت بخارا بود چون عاقل بالغ شدند بشمول والد بزرگوار داخل ناگور گشتند۔		وفات آن معدن برکات تاریخ نہم ماہ رمضان شریف یا دہم ربیع الثانی بسال ششصد ونہتاد وہشت قاید چند بحکم شاہی قاضی ماندند آخر بفرمان از قضا استعفا دادند۔	بیرون دہلی در حوزہ حضرت قطب الدین بختیار	معز الدین بادشاہ	حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح	نقلست روزے یکی شخص طواف خانہ کعبہ شریف میکرد قاضی صاحب بعد طواف موافقت نمود آن بزرگوار بنور معرفت دانستہ بجانب قاضی حمید الدین مخاطب گشت وفرمود کہ برقدم من طواف کردن چہ سود دارد چراکہ این متابعت ظاہری است متابعت باطنی مناسب وشایان است قاضی صاحب ازان جوان مرد میدان محبت الٰہی سوال کرد یا حضرت اگر طریق دیگر است بفرمائید ورہنمائی کنید کہ بموجب فرمان عالی الشان آن بلند مکان عمل نمائیم آن بندہ خدا عزوجل بجواب گفت من بہر قدم ختم قرآن کریم مینمائیم چون قاضی صاحب شنید در طلاطم امواج تفکر در افتاد وبخود ہا میخورد وبدل خود خطرہ آورد ختم قرآن شریف در معانی گفتہ است باز بفراست دانست فرمود فی حرف حرفا
۵۸	آن قاطع لطواز چشتی حضرت شیخ محمد چشتی کہ خدمات حضرت بابا صاحب بود دتمام عمر شریف او بود آن حضرت غریب نواز میماند قدس سرہ	ولادت آن حضرت سعید در نواح ملتان است۔		وفات آن جامع کمالات صاحب خوارق وکرامات بسال ششصد وہفتاد ونہم ۶۷۹ سنہ بوقوع آمدہ۔	[illegible] در گورستان حضرت بابا صاحب		حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر	نقلست کہ شیخ محمد در زہد وتعبد یگانہ وفرد زمانہ بودند ونوشتہ اند کہ چون آن بزرگوار والا تبار از جناب فیضمآب فیض بخش فیض رسان مرشد ارشد والا شان خود اجازت طلب فاتحہ شیخ از زبان فیض ترجمان فرمودند کہ اے صابر ہمہ عمر عزیز تو در شکر وصبر گذشت انشاء اللہ در تمام عمر بقا با خوش باشی وخوش وقت فرخندہ رخت خواہی بود پس آنچہ حضرت غریب نواز بحق وے فرمود ہمان طور بصدور آمد۔
۵۹	آن مراتب ومناصب عالی متعالی حضرت داؤد پہالی قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت در پہالی		وفات آن والا صفات بسال ششصد ہشتاد ۶۸۰ سنہ بوقوع آمد۔	[illegible] در گورستان بابا صاحب		حضرت فرید الدین گنج شکر	نقلست اکثر عادت این بزرگوار صاحب سعادت آن بود کہ از فرط محبت الٰہی وجذبہ جاذب حقیقی آبادی ہا گذاشتہ در بیابان دشت وویران بسر کردہ در انجا در ذکر الٰہی لذت میگرفت وچنان ذکر می نمود کہ آہو آن وغیرہ جانوران وحشی بر آواز وے حضرت آمدہ ذکر می شنودند واز لذت وافرہ وجد می نمودند۔
۶۰	آن نیک عادت ستودہ تمیز شیخ عبد العزیز فرزند خواجہ حمید الدین صوفی قدس سرہ	ولادت آنحضرت باسعادت در ناگور۔		وفات آن عالی ذات بسال ششصد ہشتاد ویک ۶۸۱ سنہ بوقوع آمد				نقلست کہ ذات شیخ از ایام طفولیت عابد وزاہد ومجاہد وصاحب ریاضت بیغایت وبے نہایت بود ہنوز زمانہ شباب آنجناب فیضمآب بلند خطاب بود کہ روزے قوالان خوش الحان در مجلس وجد این مصرعہ گفتند مصطفیٰ جان بدہ جان بدہ جان بدہ چون عاشق صادق شنید اول چون بید لرزید وگفت جان دادم دادم پس فوت شد۔
۶۱	آن آگاہ از معارف وحقائق حضرت سید امام علی الحق سیالکوٹی قدس سرہ	ولادت آنحضرت صاحب معرفت در سیالکوٹ		وفات آن ستودہ صفات بسال ششصد ہشتاد وشش ۶۸۶ سنہ	سیالکوٹ		حضرت فرید الدین صاحب رح	نقلست کہ بروز بیعت سید علیشاہ در حضرات دیگر یکے جناب غریب نواز حضرت علی صابر دوم علی بہاری بحضور فیضگنجور حضرت بابا صاحب غریب نواز مرید شدند چون این حضرت نیز ہمراز دم مرید شد حضرت بابا صاحب لاحق فرمود یعنی الحق آن ہر دو مریدند۔

[illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	مرشد	خلاصهٔ کیفیت
۶۲	آن زبدة الکاملین عمدة الواصلین سراپا مسعود حضرت حضرت برهان الدین محمود اسعد بلخی قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت باسعادت در بلخ است -		وفات آن جامع کمالات و کاشف کرامات بسال ششصد و هشتاد و هفت بوقوع آمد سنه ۶۸۷			حضرت برهان الدین -	نقلست که شیخ میفرمود که روزی بحالت خوردگی همراه پدر والا گوهر بشهری میرفتم در اثنای راه دیدم که سواری شیخ برهان الدین مصنف هدایه بتمام انبوه و هجوم می آید باعث هجوم خلق امداز پدر مهربان خود جدا افتادم سواری شیخ نزد من رسید سلام کردم شیخ در من دید و فرمود خدا تعالی مرا چنان میگوید که این طفل علامهٔ دهر خواهد شد سواری حضرت پیشتر روانه شد من نیز قدری پیشتر شدم باز دید و فرمودند خدا تعالی مرا چنان میگوید که این طفل بکمال مراتب خواهد رسید علمایان و اکابران بر در این کودک محتاج باشند پس همان شد آنچه فرموده بودند -
۶۳	آن بلبل شاخسار بهشتی حضرت مولانا منتجب الدین چشتی برادر کلان برهان الدین غریب قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت سعادت آمود سراپا مسعود -		وفات آن عارف بالله با برکات جامع کمالات هفتم ماه ربیع الاول بسال ششصد و نود سنه ۶۹۰ یا ششصد و نود و پنج سنه ۶۹۵	غیاث پور	غیاث الدین	حضرت [illegible]	نقلست که حضرت ذات شیخ در کشف کرامات کامل و اکمل بودند و لقب حضرت غریب نواز [illegible] زر بخش است حضرت او خلعت عظیم الشان بلند مکان یومیه یعنی هر روزه برابر یک خلعت از جناب الهی تعالی جل شانه و عم نواله عطا می شدند و حضرت آن هر دو خلعت را در عوام الناس خرج کرده در راه خدا و ندکریم میداد یعنی خرج درویشان و مساکینان می نمود یکی خلعت در خرج صبح و ثانی در خرج شام خرج می فرمود الغرض آن هادی بسامان و سامان اراده ساخت نمایان کرد بلکه [illegible]
۶۴	آن شیر دلیر بیشهٔ جاه و جلال و ضرغام احتشام ماه و به حسن و جمال منبع کرامات متکاثر حضرت خواجه علاء الدین علی صابر یعنی علی احمد صابر که صاحب نعمت عظیم و والی منزلت با تکریم بودند قدس سره العزیز چنین که این بزرگ عالی همت بوده اند رحمة الله علیه -	ولادت باسعادت در اجودهن بوقت بلاغت منظور بحضور خواجه فرید الدین چنان گشت که از برکت او شان سراسر نور و معمور گشت بلکه تا قیامت اثر نعمت عظمی باقی خواهد بود -		وفات آن مصدر فیوضات و مظهر جاه و جلال و کرامات سیزدهم ماه ربیع الاول بسال ششصد و نود سنه ۶۹۰ فائده حضرت بابا صاحب بحق آن حق پرست فرمود که علوم ظاهری و باطنی من در نظام الدین و علوم پیران من در علی احمد ظاهر است خواهد بود و فائده خواجه علی احمد ولایت موسوی و قلب اسرافیلی حاصل بود که هرچه از خیر و شر در مریدها ظهور شده	کلیر		حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر	نقلست که جناب حضرت علی احمد صابر سالک مسلک شریعت و طریقت و حقیقت را آن قدر منازل و مراتب و معارج و مناصب از سرکار فریدی حاصل شدند که اگرچه مدحضرت زده تحریر کنم شمه از آن قلمبند نخواهند شد و علاوه مدارج و مراتب به نسبت فرزندی و خواهرزادگی منسوب بودند حضرت مرشد ارشد وی چنان نیز فرمودند که علم سینه من در نظام الدین و علم دل من در علی احمد صابر است فرمان مرشد را چنان که دوازده سال بکار لنگر ماندند جهانی را خورانیدند و خود از آن لنگر چیزی نخوردند چرا که از حضرت کار لنگر رانی است نه امر خود خوردن در مزاج عالی ایشان کبر بود جلال نیز بدرجه کمال بود نقلست که چون بارشاد سرکار فریدی در کلیر شریف بردند علما و امرا و خدام آنجا بحسد برخاستند چنانچه روز نماز جمعه در مسجد جامع چهار صد نفر علما و امرا که بنماز آمدند دیدند که حضرت بر در صحن نشسته اند و چند خدام حضرت را از درون مسجد بودند شهریان خدام را از اندرون مسجد بیرون نمودند که جای شما در اینجا نیست حضرت این حرکت اوشان نامناسب نظر آمد بمسجد شریف مخاطب شده فرمودند تو نیز مثل نمازیان سجده کن سقف مسجد بر مردمان نمکور الصدر افتاد و همگی زیر سقف آمده بمردند هنوز غصه فرو نشد در شهر طاعون افتاد کسان مردند کسان فرار شدند باری شهر چنان ویران بود که از خانقاه خادمان نیز کناره کردند و هندوان خواستند که قبر شریف را منهدم کنند اما شیر از بیشه رسید و هندوان را بجهنم رسانید نقلست که بار جوگی هند قبر شریف را در زدن کرد تا حضرت از لحد سرش در زدن بند شد بمرد و خادمان آمده نعش برداشته انداختند
۶۵	آن بدر منیر سپهر دین متین جناب خواجه سید بدر الدین فرزند ارجمند حضرت سید علی	ولادت حضرت در بخارا شریف و چون باتفاق اراده الهی حضرت		وفات آن سید الاصفیاء جامع کمالات بسال ششصد و نود سنه ۶۹۰ و عرس شریف از یکم	[illegible] شریف		حضرت فرید الدین گنج شکر	نقلست که حضرت سید بدر الدین را حق تعالی جل شانه در هر علوم و در هر اقسام حصه از عطا فرموده بود اگرچه وطن اشرف آن شریف ذات بخارا شریف است اما باری به تقریب حل یعنی بدریافت و جواب چند مسائل در هندوستان و ملتان تشریف آوردند لاکن از کسی علما و غیره جواب کسی مسئله حسب اطمینان و تسلی بخش حاصل نشد بارادهٔ واپسی وطن براه اجودهن روانه شدند همراهیان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضا	این حضرت سید اسحاق برگزیدۂ آفاق سید بخاری قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ و اعظم اللہ ذکرہ۔	باباصاحب سید تمام عمر شریف در خدمت پیر خود صرف کردند۔		بجاری الثانی آغاز و ہشتم ختم میشود و خرچ عرس شریف ہمگی و جملگی بذمہ حضرات سجادگان بابا صاحب از اصل مقرر است کہ تمام ایام و تمام خرچ از لنگر فریدی میشود	؎	؎	؎ .	و خود حضرت وارد اجودہن شدند ہمراہیان خواست کہ زیارت فیض بشارت حضرت بابا صاحب حاصل نمایند اما اول سید بدر الدین از زیارت حضرت بباعث ساعت سرود سماع حائل گردا لیکن ہمراہیان نگذاشت کشان کشان بردند چون نیک نصیب بودند بحضور معلی نشستند و زیارت حاصل کردند جناب حضرت جناب فرید پیخبر پرسیدن ذکر آغاز شدن جواب تمام مسایل آن حضرت سید بدر الدین عنایت کرد حضرت سید موصوف را تسلی کامل شد و بعد از ان حضرت شیخ الشیوخ فرمود کہ شما چرا ببابا ملاقات ما نیامدید اگرچہ صحبت علمای کبیر اعظم است اما صحبت سالکین و درویشان انضر و بیاسیا باشد پس جناب سید بدر الدین حضرت را ولی کامل دانستہ مرید گردید و تمام عمر در حضور پیر روشن ضمیر خود ماندند بلکہ بدرجۂ فرزندو داماد رسیدند از ان بی بی صاحبزادہ سید محمد و سید موسی پیدا شدند
۶۶	آن محرم اسرار حقانی جناب حضرت سید محمد فرزند سید محمود کرمانی قدس سرہ العزیز از سادات کرام و [illegible] عظام بودند۔	ولادت حضرت با برکت در کرمان شد		وفات حضرت نیکو صفات شب جمعہ بسال ہفت صد یازدہ ۷۱۱ھ بوقوع آمدہ است	[illegible] یاران۔		حضرت شیخ خواجہ [illegible]	نقلست کہ حضرت غریب نواز ہر سال در ہند و پنجاب بمراد تجارت می آمدند اول در لاہور و بعد در اجودہن میرسیدند بدین صورت در اجودہن آمدند یعنی اتفاق مشرف شدن اجودہن و خدمت حضرت باباصاحب حاصل گردید پس قدمبوس شدند و حضرت کامل و مکمل دانستہ مرید گشتن بلکہ بملتان بخدمت سید احمد عم خود رفتند چون از ملتان در خدمت شیخ باز رسیدند جناب مجتبے بیر پیدا گشتن کہ حد نبود اگرچہ مرید حضرت باباصاحب شدند اما تکمیل مدارج از خدمت حضرت نظام الدین بدائونی بحصول پیوست و آنجا داخل یاران شد۔
۶۷	آن پہلوان میدان جانبازی حضرت خواجہ نظام الدین صاحب شیرازی قدس سرہ	ولادت حضرت فارس شہر شیراز۔		وفات آن جامع کمالات بسال ہفت صد ہژدہ ۷۱۸ھ بوقوع آمد۔	[illegible]		خواجہ نظام الدین رح	نقلست کہ جناب فیضمآب فیض بخش فیضرسان حاجی الحرمین الشریفین خواجہ نظام الدین شیرازی صاحب علیہ الرحمۃ والغفران از ہمہ یاران مشتاقان و محبان جانبازان بخدمت عظیم الدرجت مرشد ارشد خود حضرت خواجہ نظام الدین زری زر بخش زیادہ ترین عزیز و سرفراز و ممتاز بودہ اند و ظاہر باطنش بنور منور بود۔
۶۸	آن خورشید جہانتاب [illegible] حضرت خواجہ شمس الدین [illegible] پانی پتی [illegible] مقامات عالیہ و مدارج بایہ [illegible] [illegible] العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت در [illegible] شاد مملکت ترکستان است -		وفات آن بلند مرتبت بتاریخ نوزدہم ماہ شعبان المعظم بسال ہفتصد و پانزدہ ۷۱۵ھ یا ہفتصد ہژدہ ۷۱۸ھ بوقوع آمدہ است	پانی پت		خواجہ علاء الدین علی احمد صابر۔	نقلست کہ در سال یکہزار و پنجاہ ۱۰۵۰ھ ہجری قدسیہ جناب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سید صفدر جنگ یا صفدر خانصاحب از ملازمت شاہجہان بادشاہ معزول شدہ بر مزار پر انوار جناب شمس الدین ترک پانی پتی مشرف شدم از انجا کہ از حرارت زمانہ نیرنگ نمار بوقلمون پژمردہ حال گشتہ بکمال رقت نظر می آمد از زبان در فشان چنان ظاہر ساخت کہ مظہر از اولاد شمس الدین غریب نواز است اگرچہ بظاہر حال در ملازمت بادشاہ حشمت پایگاہ ظل اللہ بودم اما باطن حال جویان و متلاشی مزار شریف بزرگوار خود الحمد للہ و المنتہ بہ کہ چشمان منتظر خود را از زیارت فیض بشارت سرفراز و ممتاز و منور ساختم۔
۶۹ -	آن افضل اہل زمانی حضرت قاضی محی الدین کاشانی کہ کامل و مکمل بودند قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت [illegible]		وفات آن عالیذات بابرکت نیکو صفات بسال ہفتصد نوزدہ ۷۱۹ھ بوقوع آمدہ		سلطان علاء الدین	حضرت شیخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی [illegible]	نقلست کہ در اوایل این جناب فیضمآب بر مسند قضا نشستہ امورات دینی و دنیوی برائے حق سرانجام مینمودند لاکن بعد الایام جاذب حقیقی بخود کشید کہ از عہدۂ قضا یک قلم دست بردار شدند علاء الدین بادشاہ آن زمانہ اصرار کردہ باز بر عہدۂ مذکور مامور نمود شیخ بجناب مرشد خود بیان و عرض کرد کہ بلا خواستہ ام بادشاہ مقرر کردہ مرشد ارشد ناراض شدند و فرمودند کہ آخر در دل ارادہ عہدہ باشی آخر پیر روشن مہربانی فرمود کہ تارک اہل دنیا و کامل گردید۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
٦٩	آن پسندیدۂ علمایان روئے زمین حضرت شمس الدین خواہرزادۂ امیر خسرو رح	ولادت باسعادت آن حضرت نیکوکار		وفات آن عالی ذات جامع کمالات بسال ہفت صد بیست و دو ۷۲۲	[illegible]	سلطان علاء الدین	خواجہ نظام الدین	نقلست کہ حضرت شمس الدین در علوم ظاہری و باطنی بحر بیکران بودند و در فنون اصل زمانہ و برگزیدۂ صورت مرشد ارشد خود عاشق جانباز کہ بوقت نماز تا جمال پیر روشن ضمیر خود را مشاہدہ نمی کردند ہرگز ہرگز تحریمہ نمی بستند القصہ تا عمر شریف خود ہمین خیال اہل اتحاد منزل خود مثل احرام حجاج منضبط و مرعی کردہ
٧٠	آن اشرف الاولیائے اکبر و برہان الاصفیائے نامور حضرت بوعلی قلندر فرزند ارجمند سالار فخر الدین صاحب کہ بچند واسطہ بجناب حضرت نعمان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میرسد۔	ولادت با سعادت حضرت در پانی پت نام والدۂ ش حضرت بی بی جمال حافظ است		وفات آن مظہر عنایات بتاریخ سیزدہم ماہ رمضان شریف است و بسال ہفت صد بیست و چار ۷۲۴ حضرت شاہ شرف الدین قلندر بسیار رسالہ ہا در توحید گفتہ است	پانی پت	سلطان علاء الدین	حضرت خواجہ قطب الدین و نظام الدین	نقلست کہ حضرت شرف الدین قلندر صاحب سکر و جذب و شوق و ذوق بودند و بچند واسطہ در نسبت آبائی بحضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میرسد بنصوصیت کہ حضرت خواجہ شرف الدین بوعلی قلندر ابن سالار فخر الدین ابن سالار حسن ابن سالار عزیز ابن ابابکر غازی ابن فارس ابن عبد الرحمان ابن عبد الرحیم ابن دائک ابن حضرت اعظم کوفی ثم بغدادی نقل است کہ روزے شیخ ضیاء الدین سنامی موئے شوارب حضرت زیادہ یعنی دراز دید بپاس شرع شریف بمقراض تراشیدہ از ان روز حضرت موئے سبلت ابو سعید در موئے ریش کہ بیک دست او را گرفتہ بودند میبوسید و میگفت عجب ریش مبارک ریشی است کہ بحکم شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تراشیدہ شد نقل است کہ روزے حضرت بشکل شیر شدہ در صحن خود نشستہ بودند حضرت شمس الدین ترک بذریعہ خادم پیغام فرستاد کہ شیران در بیشہ باشند این جا بعد شہر جائے شیران نیست حضرت خرامان بسوئے صحرا رفت و بیرون از شہر کہ حال آنرا بہا گوئی گویند مقام نمود۔
٧١	آن کاشف اسرار و معانی ادق خواجہ مخدومنا و مولانا حضرت نظام الحق والدین ابن خواجہ محمد ابن خواجہ احمد دانیال ابن علی لقب سلطان المشائخ و سلطان الاولیا و سلطان السلاطین و خطاب از جناب ایزدی محبوب الٰہی قدس سرہ کہ در تمام اقالیم جہان و دنیا مشہور و معروف ہستند۔	ولادت آنحضرت بسال ششصد سی و چار ۶۳۴ نقل از تکمالیت روزے یکے صوفی در مجلس وجد حضرت چنان آہ کشیدند کہ بدن و تمام و کمال سوخت و خاکستر شد حضرت از وجد فارغ شدہ حال خاکستر رسیدند و آب بر آن انداختند صوفی زندہ شد فرمودند ہنوز خام ہستی و مجلس ما نیائی تا پختہ نشوی۔	[illegible]	وفات آن جامع کمالات و کرامات بتاریخ ہجدہم یا ہژدہم یا بیست ہشتم ماہ ربیع الآخر بسال ہفتصد بیست ۷۲۵ فائدہ روزے علاء الدین بادشاہ حضرت را از روئے خوبی استمداد دعا آمدن برادر خود طلب کرد و پیغام فرستاد کہ برائے صلاح صواب آمدن حضرت ضرور است نرفتند و فرمودند برادر شما فردا خواہد آمد انشاء اللہ و نیز ملکے را فتح کردہ است ما از حاضر شدن معافی و سید کبیر اصلاح وغیرہ امور سلطانی از پیران ما منع است و گر روز برادر بادشاہ آمد پانچ ہزار تنکہ داد حضرت بفقیر داد	[illegible]	[illegible]	حضرت شیخ فرید الدین فائدہ ما دو وفات حضرت [illegible]	نقلست کہ حضرت سلطان الاولیا از خاندان عالی الشان سادات کرام حسنی حسینی اند اجداد حضرت از بخارا در ہند آمدند و در بداؤن سکونت پذیر شدند خواجہ غریب نواز در انجا پیدا شدند ہنوز پنجسالہ بودند کہ والد حضرت از جہان فانی کوچ فرمود پرورش و تربیت جناب بی بی زلیخا والدۂ ش بکوشش کمال فرمودند در عمر دوازدہ سالگی از علم حدیث تفسیر وغیرہ فارغ التحصیل شدند روزے در حضرت مسمی ابوبکر قوال اول تعریف حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی از کمالیت و کرامات بسیار و کمال کرد و بعد ذکر ولایت کرامت حضرت جناب آن شیخ فرید الدین گنجشکر را ابد جہ کمالیت رسانید چون حضرت ذکر سرکار فریدی شنید شعلۂ محبت در دل فیض منزل وے مشتعل شد و در اجودہن رسید بجناب خواجہ فرید الدین بوساطت شیخ نجیب الدین متوکل بیعت شدند اما ہنوز ہیچ سخن از سخنان جاری نشدہ بود کہ جناب شیخ فرید الدین این شعر بزبان اقدس سرائیدند ای آتش فراقت دلہا کباب کردہ۔ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ۔ الغرض بعد خرقۂ خلافت در غیاث پور سکونت نمودند نقل است کہ حضرت در اوائل در غیاث پور بفقر و فاقہ کمال می ماندند حتیٰ کہ چار یا پنج یوم درویشان حضرت افطار کردند روزے فقیرے زنبیل بخدمت سلطان نظام الدین آمد از حضرت طعام خواست حضرت یک خرد ولبک ہنوز بر دیگدان بجوش بود آوردہ پیش درویش نہاد درویش آن دیگ گرم گرم تناول فرمودہ باقی دیگ و دلب را بر زمین زد و گفت یا نظام الدین نعمت باطنی از فرید یافتی و دیگ ظاہری فاقہ ما شکستیم ہمین گفتہ غائب شد از آن روز لنگر حضرت چنان جاری شد کہ خواص و عوام لیل و نہار از لنگر حضرت میخوردند و گاہے دیگدان خالی از آتش نمی شد نقلست کہ روزے چند طالب حق بخدمت شیخ در آمدند و ہر یکے بلیاقت خود در کلمہ تمجید پیش حضرت نہادہ الا یکے بغرض امتحان خاک بیجید پیش نہاد خادم حضور آمد حضرت پیشتر آن را از پیشگاہ برداشت چون ارادہ کرد کہ پوڑی خاکی بردارد حضرت منع فرمود کہ این جا باشد کہ سرمہ چشم ما است بعد آن سر گشت ہمہ قدر الحضور گشتند و بر ملیت حضرت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
٧٣	آن حضرت بابرکت از علوم وفنون باهر حضرت ابوالحسن ترک خسرو شاعر که بخدمت پیر خود کمال قبول بود نور مرقده	ولادت حضرت در مومن آباد که بر نهر گنگ و پدرش امیر سیف الدین بود		وفات آن شاعر صاحب کمالات بسال هفتصد بیست و پنجم ۷۲۵ه	[illegible]	غیاث الدین	خواجه نظام الدین اولیاء	نقلست که چون حضرت غریب نواز سلطان الاولیا انتقال نمایند قدم شریف خود را بیرون نهادند آنوقت امیر خسرو صاحب همرکاب بادشاه در بنگاله بود وانجا که واقعه جان گداز چنین از مردمان دیار امصار مخفیه نی باشد و هر جا خبر متواتر منتشر میگردد امیر صاحب را این خبر رسیدانجا روانه شده در دهلی از غم والم گریه وزاری آغاز نمود حتی که در شش ماه وصال فرمود حضرت پیر روشن ضمیر صاحب ضا او را عاشق معشوق میفرمودند۔
٧٤	آن برگزیده گروه تارکین حضرت مؤید الدین قدس سره العزیز	ولادت آن عالی جاه فیض پناه در دهلی است		وفات آن عالی ذات بسال هفت صد بیست و شش ۷۲۶ه	دهلی	علاؤالدین	حضرت نظام الدین اولیاء	نقلست که روزی بادشاه آن زمانه ذات شیخ را بارادهٔ ملازمت حضرت بحضور خود طلب نمود جناب فیضمآب حضرت خواجه نظام الدین سلطان السلاطین بملازم شاهی فرمود که مؤید الدین بکار دیگر مصروف است بجای او دیگر طلب کنید چون بادشاه شنید خواجه میخواهد که جهانیان اشغل خود بیکار کرد خواجه فرمود از من بهتر خواهد شد بادشاه شنید شرمسار شد و دست از شیخ برداشت۔
٧٥	آن بهترین اعمال وافعال بهترین حضرت وجیه الدین ابن یوسف کامل ومحب مرید مرشد خود بود عاشق جان بانقدس سره	[illegible]		وفات آن والا صفات وبلند مقامات بسال هفت صد بیست و نهم ۷۲۹ه	[illegible]	علاؤالدین بادشاه	خواجه نظام الدین اولیاء	نقلست که چون شیخ وجیه الدین بخدمت والا درجت پیر مرشد خود حاضر میشد بپای خود رفتار نمیکرد بلکه هر دو پا بطرف آسمان مینمود رفتار کرده بحضور وی حضرت حاضر می گشت هر دو دست و پا در رفتار مصروف می شدند جناب خواجه غریب نواز حسن اعتقاد آن نیک نصیب را نیک وسعید دانسته بحق وی دعای خیر فرمودند که حق تعالی او را قوت طیران عطا فرمود که مدام و مستدام در هوا طیران و پرواز می نمود الغرض کامل ومکمل بودند۔
٧٦	آن خلاصه خاندان امجاد حضرت امام محمد فرزند ارجمند حضرت سید بدر الدین اسحاق بخاری نواسه بابا صاحب	ولادت آنحضرت با برکت در اجودهن شد		وفات آن جامع کمالات بسال هفتصد سی و چهار ۷۳۴ه بوقوع آمد۔	[illegible]	علاؤالدین	خواجه صاحب نظام الدین اولیاء	نقلست که آن غریب نواز فیاض بی انداز در علوم ظاهری و باطنی عالم باعمل و بی بدل بودند و در جهانیان فیاض زمان و نیکی رسان خلق الله گذشتند و در سخاوت بحری بیکران شمار شدند بلکه کار سخاوت اسعاد و شیوهٔ دودمان سیادت و نجابت دانستند حقاکه علامات و آیات فیاض علوی و حسنی و حسینی بوران حضرت موجود و بران فیضدرجت زیبا بودند و در علم موسیقی وحید زمانه گشتند۔
٧٧	آن مخزن فیوض رحمانی معدن اسرار یزدانی اتقاء و معرفت بی پایانی حضرت حسام الدین ملتانی قدس سره العزیز و نور مرقده فرمانبردار و سعادت یار بودند	ولادت حضرت در ملتان بود		وفات آن جامع کمالات صاحب تقوی لاغایات بسال هفت صد سی و پنج ۷۳۵ه	[illegible] گجرات	سلطان محمد تغلق بادشاه	خواجه صاحب نظام الدین اولیاء بوده	نقلست که شیخ کمال متقی وصفا مسلک هر و تعبد و تهجد بود و نوشته اند که روزی شیخ در راه میرفت و از غایت شغل نقیر مصلا از کتف آن حضرت افتاد خود بخبر بماند اما شخصی دیگر آواز بلند گفت یا شیخ یا شیخ مصلا بر سر ما را بر داشت آن شخص نزد حضرت رفته آگاه نمود و نیز گفت که چند بار بند آکردم یا شیخ یا شیخ فرمودند من لیاقت شیخ ندارم مگر فقیر در وی اگر بدین خوانده باشی جواب دادمی نقلست باری فات شیخ از زیارت حج باز آمد مرشدش فرمود زیارت روضهٔ رسول مقبول صلی الله علیه را نیت علاوه از حج باشد که شخص بشرف زیارت مشرف میگردد همانوقت باز رفت و زیارت روضهٔ آنجناب نبوت مآبی نمود و بعد الفراغ زیارات در هندوستان باز رسیدند و فوت نیز در هند شدند۔
٧٨	آن شائق سعادت ابدی حضرت شیخ فخر الدین زرادی از خدام کرام سلطان الاولیا است قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن جامع سعادت و حمید صفات بسال هفت صد سی و شش است ۷۳۶ه	[illegible]	محمد تغلق بادشاه	حضرت خواجه نظام الدین صاحب	نقلست که آن حضرت بزرگوار بالاتبار کتابت قرآن کریم میکرد و در زمان خوشی خویش آنی جزو بابت حق تحریر رسیداوند لاکن آنحضرت چار آنه فی جزو میگرفتند آخر ضعف بصارت غالب گشت کتابت نمی شد بادشاه آنوقت وظیفه مقرر فرمود اما این بزرگوار منظور نفرمود بهزار شدت موازی دوازده آنه یومیه قبول کرده میگرفتند و بر آن گذاره اوقات عزیز آن متقی دوران میگشت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	شیخ ارشد	خلاصہ کیفیت
۷۹	آن گوہر گرانمایہ حضرات پاک پنجتن حضرت میر حسن علائی سنجری که [illegible]	ولادت آنحضرت با برکت در دہلی و شاعر بے نظیر شدہ اند		وفات آن ذو الاوصاف بسال ہفتصد [illegible] سنه [illegible]	دیوگیر	سلطان محمد تغلق بود	خواجہ نظام الدین صاحب	نقلست که حضرت در عمر شریف هفتاد و سه سالگی از دفتر شاهی از ملازمت وغیره برآمده تارک الدنیا و تارک مجالس آخر اوقات گشته مرید خواجه صاحب شده بلیاقت تمام داد خود از کمالات [illegible] گشته
۸۰	آن عمدة الواصلین حضرت ضیاء الدین برنی که کامل و مکمل بود در زرگی اجل شدند-	ولادت باسعادت در دہلی		وفات آن تعالی صفات بسال ہفتصد سی و ہشت بوقوع آمد سنه ۷۳۸ ولادت در دہلی	پائین مزار پیر خود-	سلطان محمد	خواجہ نظام الدین اولیاء	نقلست که تارک الدنیا این را گویند نوشته اند که چون حضرت بحکم کل نفس ذائقة الموت ذائقه موت چشیده از جهان دنیا بیرون قدم شریف بیرون نهادند در دالان حضور بود یک بوریا کهنه یافتند نقلست که حق خواجه صاحب بوی قسم یاد فرموده بودند که آنکس که با تو بیعت کند آنرا اول در جنت داخل کنم بعده خود خواهم رفت-
۸۱	آن نہایت خوش نصیب حضرت برہان الدین عزیزترین درگاه خواجه نظام الدین قدس سره العزیز	ولادت حضرت با برکت در دهلی		وفات آن جامع کمالات و کرامات بسال ہفت صد چہل و یک بوقوع آمد سنه ۷۴۱	دیوگیر	سلطان محمد	حضرت خواجه نظام الدین اولیاء-	نقلست که صاحب ذوق شوق و محبت بنهایت و بے نهایت و وجد و سماع بودند و با همسر [illegible] نامور چنانچه امیر خسرو میر حسن وغیره دستی تمام میداشتند و دو بار خرقه خلافت از مرشد خود حاصل کرده بار اول خواجه شیراز میر حسن شفاعت نموده خرقه و خلافت عطا شد بار دیگر شیخ علی [illegible] و نصرت خویشاوند سلطان علاؤ الدین حضرت خواجه نظام الدین از ناراض و غصه کنانیدند باز بشفاعت امیر خسرو خرقه و خلافت عنایت گردید الغرض برهان الدین در سماع و وجد بکمال میکرد و بسیار مردان چون [illegible] الدین شیرازی وغیره بابت سماع و وجد منکر حال ایشان شدند آخر متفق و مرید گشتند-
۸۲	آنحضرت نعمت دارین اندوخته حضرت حسام الدین سوخته نبیره شیخ السلاطین خواجه معین الدین اجمیری قدس سره	ولادت حضرت در اجمیر شریف بود		وفات آن تعالی ذات بابرکات بسال ہفتصد چہل و یک سنه ۷۴۱ بوقوع آمد	[illegible] اجمیر شریف	سلطان محمد	حضرت خواجه نظام الدین اولیاء	نقلست که آنحضرت بابرکت ذوق بلا غایت و شوق بلا نهایت بحضور فیض گنجور پیر روشن ضمیر خود میداشت و حضرت خواجه صاحب را نیز بران مرید با ارادت مدام و مستدام نظر عنایت میبود آه [illegible] از سینه بے کینه خود میکشید گویا سینه حضرت صدفی بود از عشق و محبت مملو بارها امتحان کرده بودند که سینه وی مثل تابه تفته بودی ازین سبب آنحضرت را حسام الدین سوخته میگفتند و معروف گردید
۸۳	آن سالک مسالک معرفت حضرت شیخ عزیز الدین صوفی نواسه حضرت بابا صاحب غریب نواز قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت آن سعید دو جہان پاک پٹن شریف است		وفات آن والا صفات بابرکات بسال ہفت صد چہل و یک بوقوع آمد سنه ۷۴۱	دہلی	سلطان محمد	حضرت خواجه نظام الدین اولیاء	نقلست که روزی حضرت خواجه نظام الدین اولیا سلطان السلاطین در حالت استغراق تن تنها بمقام اقدس خود نشسته روی مبارک خود را بجانب آسمان کرده مستغرق جمال حق بودند صوفی صاحب آن وقت نازک رسیده حیران استاد و باری حضرت در عالم صحو باز آمده و بدن اقدس خود را مثل گنجشک افشانده بر پشت صوفی دست مبارک نهاده فرمودند تو کیستی صوفی عرض کرد غلام شما عزیز از زبان در فشان فرمودند در کونین عزیز خواهی بود-
۸۴	آن پروانه شمع جمال با کمال امجد حضرت ملک زاده احمد که عاشق کامل اکمل بود قدس سره و فنائی الشیخ مین گویند-	ولادت باسعادت آنحضرت با برکت -		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بسال ہفت صد چہل و ہفت سنه ۷۴۷	دہلی	سلطان محمد	حضرت خواجه نصیر الدین محمود دہلوی-	نقلست که ذات شیخ بر پیر روشن ضمیر خود بکمال عاشق بود گویا درجه فنائی الشیخ حاصل کرده بود و بدین حد که چون نان و آب پیش آن حضرت می آوردند بجز زیارت فیض بشارت پیر راه نما خود هرگز نمی خورد و میگفت که بجز دیدار مرشدم نان و آب حرام است تا آن بابا سینه که از کمال آتش عشق و یرا رعاف جاری گردید بخدمت حضرت خواجه نصیر الدین محمود چراغ رفته عرض حال کردند فرمودند افسوس بسوخت چون بالین وی رفت فوت بود-
۸۵	آن آفتاب پرضیا بر فلک علم و الحیا حضرت جناب شمس الدین یحیی که استاد علمای دار [illegible] سند بود و اکثر علمای [illegible]	ولادت آنحضرت بابرکت در اوده بود-		وفات آن والا صفات مظهر فیوضات بسال ہفت صد چہل و [illegible] بوقوع آمد سنه [illegible]	[illegible]	سلطان محمد	حضرت خواجه نظام الدین اولیاء	نقلست که حضرت شمس الدین یحیی علیه الرحمة والغفران تمام عمر خود را بحالت تنهائی بسر فرموده است گاهی خیال تزویج وغیره علاقه از علائق دنیوی در دل فیض منزل نیاوردند و تحصیل علوم فقه و حدیث تفسیر در دہلی حاصل کردند که از علمایان برتر فوق نمود و حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی وی این شعر در [illegible] العلم من حیاته حقا انتقال العلم شمس الدین یحیی- اکثر مستندان علما شاگرد وی بودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
۸۶	آن سریر آرای سلطنت جاه و جلال حضرت محمد علیه دانیال لقب عم و فرزند ارجمند سید بدرالدین ابن سید فضیل ابن سید حسن ابن حضرت عبدالله ابن حضرت عباس شهید کربلا ابن حضرت علی المرتضی شیر خدا رضوان الله تعالی علیهم اجمعین	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت ایشان در هندوستان	۱۴۲ سال	وفات آن عالی نژاد مظهر فیوضات بسال هفتصد چهل و هشت ۷۴۸ شد فائز بزرگان حضرت عمر دراز یافتند چنانچه عمر شریف حضرت نیز دراز بوده۔	سرهند	سلطان محمد شاه	حضرت خواجه صاحب نصیر الدین محمود چراغ دهلی ره۔	نقل است اول اول در عهد سلطنت غیاث الدین بلبن بادشاه پدر بزرگوار حضرت هندوستان بمقام ستر گنه تشریف شریف آورده قیام پذیر گشت و حضرت دانیال در هندوستان متولد شد چون به بلوغ رسید در قصبه ... برای حصول علوم بخدمت قاضی عبدالکریم حاضر شده علوم هر اقسام حاصل فرمود قاضی صاحب او را نیک صفات دانسته بدامادی خود سرفراز کرد و بعده بخدمت خواجه نصیر الدین محمود چراغ مرید شده و خرقه خلافت حاصل نمود حسب ارشاد و اجازت و اجازت پیر خود برای هدایت خلق مع اهل عیال و مال اموال که از قاضی صاحب میسر بود روانه وطن خود شدند چون از لکهنو گذر کرده قریب وطن خود رسیدند رهزنان بطمع مال حضرت را شهید کردند خواستند که بقایا اهل عیال را شهید کرده مال بخاطر جمع بر دارند از جسم بی سر حضرت آواز مهیب بر آمد تمام و کمال نابینا شدند مردمان شاهی رسیده رهزنان را گرفتار کردند بمقام سیاست رسانیده قتل نمودند و بدوزخ فرستادند۔
۸۷	آن نیک افعال احسن نهاد حضرت فخر الدین زرادی که از خلفای اکبر خواجه نظام الدین است قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در هند است و اکثر در غیاث پور مانند		وفات آن جامع کمالات بسال هفتصد چهل و هشت ۷۴۸ شد بوقوع آمد۔	بحر اعظم	سلطان محمد۔	حضرت خواجه نظام الدین اولیاء	نقل است که آنحضرت بابرکت جامع بود درمیان علوم باطنی و ظاهری و مردی بزرگی در زهد و تعبد و ورع و تقوی بود که مثل وی در توکل و ریاضت کم باید گفت در علم فقه و حدیث شریف و تفسیر اقدس عالم بی نظیر بود از انجا که بر نام و جان دین و شرع متین عاشق بجان و دل بود بدیار حرمین شریفین رفته و از بهره زیارات اشرف بوطن واپس شد چون در بحر هند رسید در جهاز فوت گردید
۸۸	آن مشهور و معروف نکو روی حضرت شیخ ضیاء الدین نخشبی خلیفه مدام حضرت بابا صاحب قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در بداون و اکثر در زاویه خمول می ماند۔		وفات آن عالی ذات بسال هفتصد پنجاه و یک ۷۵۱ شد بوقوع آمد۔	بداون خاص۔	سلطان محمد	حضرت گنج شکر صاحب	نقل است که آنحضرت تارک الدنیا متنفر از خلق در زاویه خمول بکار خود مشغول میماند و حضرت را نبیره خاص حضرت حمید الدین صوفی نوشته اند و حضرت را تصانیف بسیار اند چنانچه کتاب سلک السلوک و عشره مبشره و کلیات و جزئیات و شرح دعای سریانی و طوطی نامه وغیره الغرض حضرت در علوم ظاهری و باطنی کامل و اکمل و عالم باعمل و عابد زاهد و مجاهد اجل بود۔
۸۹	آن برهان الکاملین و زبدة الواصلین حضرت شیخ فرید الدین نبیره خواجه حمید الدین صوفی قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت در شهر ناگور است		وفات آن والا صفات معدن فیوضات بسال هفتصد پنجاه و دو ۷۵۲ شد بوقوع آمد۔	[illegible]	سلطان محمد شاه	حضرت شیخ حمید الدین صوفی ره	نقل است که شیخ عبدالعزیز پدر والا گهر آن حضرت در سماع بحالت وجد در عین جوانی جهان فانی را گذاشت و شیخ محض خرد سال بود پرورش و تربیت از جد امجد خود یافت و در عهد سلطان محمد تغلق در دهلی تشریف شریف ارزانی داشت و آنجا فوت و مدفون گشت نزد قبر شریف وی سنگی است مدور تمام گران بشکل خراس که وقت وجد در گلوی خود انداخته وجد میکرد و دو یار هیچ گرانی معلوم نمیشد
۹۰	آن مستجمع علمای دین متین حضرت خواجه کمال الدین علامه قدس سره اعلاء او محبان اکبر حضرت نصیر الدین محمود چراغ دهلوی بود نور الله مرقده۔	ولادت حضرت بابرکت عالی قدر حضرت در هندوستان است۔		وفات آن والا صفات بتاریخ بیست هفتم ماه ذیقعده یا بیست هفتم ماه شوال بسال هفتصد و پنجاه و شش ۷۵۶ شد	[illegible]	سلطان محمد شاه	حضرت نصیر الدین محمود چراغ ره	نقل است که حضرت علامه صاحب خواهرزاده و خلیفه حضرت جناب خواجه نصیر الدین چراغ دهلوی است و در نسب وی نوشته اند که از سادات کرام حسنی اند اما صاحب مناقب محبوبین از سادات کرام نمیگویند و چون در علوم فقه و حدیث و تفسیر و اصول طاق و یگانه آفاق بودند ازین باعث در امصار و دیار علامه مشهور و معروف گشتند از پیر روشن ضمیر خود بعد حصول خرقه و خلافت در احمد آباد رفتند آنجا بسیار خلق الله را فیضیاب فرمودند در دهلی آمده فوت شدند۔
۹۱	آن خورشید فلک ... و حقیقت آفتاب جهان تاب سپهر مروت و فتوت	ولادت باسعادت آن پیر روشن ضمیر و دستگیر ...	۶۵ سال	وفات آن والا صفات مصدر توجهات بی غایات مظهر عنایات	[illegible]	سلطان محمد شاه	خواجه نظام الدین اولیاء	نقل است که حضرت صاحب اسرار عجیب و رموزات غریب در زهد و تعبد و تهجد کمال بوده از ایام طفلی آثار بزرگی در جبین فیض آگین مبین ... دراز قائم اللیل و صائم الدهر ماندند چون افطار میفرمودی به برگ سنبهالو که گیاه معروف و مشهور است مینمود الغرض بعمر چهل سالگی از اوده بدهلی رسید بخدمت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	غیر معدود حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی فرزندارجمند حضرت یحیی ابن حضرت عبد اللطیف قدس اللہ سرہ العزیز واعظم اللہ ذکرہٗ ۔	در هند بصد و ر پیوست و در سال شش صد هفتاد و پنج متولد شدند سنہ ۶۷۵ -		غیر نهایات بتاریخ سیزدهم یا هژدهم ماه رمضان شریف بسال هفت پنجاه و هفت سنہ ۷۵۷ تمام صحیح یا سنہ ۷۵۲ غیر صحت مادهٔ وفات شمع جمع صوفیان				مرشد ارشد مرید بکمالات صوری معنوی ممتاز شدند نقل است که روزی خواجہ نصیر الدین محمود چراغ بعد از انفراغ نماز ظهر در حجرهٔ خود محض بحالت تنهائی در مراقبہ نشستہ بودند از علایق دنیا و بیخبر که مسمی ترابی قلندر که از مدت ها در پے ایذا رسانی خواجہ میماند کارد تیز بدست گرفتہ حاضر در حجرہ شریف گردید و حضرت را بخود در رفتہ دیدہ کارد را بر جسم اقدس زد که یازده زخم بر بدن فیض معدن شدند اگرچه حضرت را خون جاری شد اما هیچ خبر نبود پس خادمان بطریقے معلوم شد و دیدند و قلندر را گرفتار کردند اما شیخ قطعی منع فرمود از دست بیت سنگ هرج انعام داد و بعد الایام خواجہ شفایاب گشتند و بعد سه سال کامل ازین جهان فنا رحلت فرمودند نقل است که خواجہ صاحب بوقت وصال خادمان درگاه را ارشاد فرمودند و وصیت نمودند اول خرقهٔ پیر من بوقت دفن بر سینهٔ من نهید دوم عصائے شریف عطیہ ازمرشدم برابر من نهید سیوم تسبیح شیخ من در انگشت من باشد چهارم نعلین چوبی پیر من برابر در آغوش من باشد آنچه وصیت بود همه را بجا آوردند نقلست که بعد سال مرشد خود سی و دو سال در هدایت خلق اللہ ماندند ۔
۹۲	آن بہرہ اندوز علم الیقین حضرت اخی سراج الدین قدس اللہ سرہ العزیز ۔	ولادت آنحضرت در بداؤن گشت -		وفات آن ذات بابرکات بسال هفت صد پنجاه و نه سنہ ۷۵۹	بداؤن ۔	سلطان محمد بادشاہ	حضرت خواجہ نظام الدین صاحب	نقلست که چون حضرت بخدمت مرشد ارشد خود مشرف گردید ذات شیخ یعنی خواجہ نظام الدین اولیا شیخ فخر الدین زرادی را فرمود که بعلم سخره شیطان است اول سراج الدین علم صوری بیاموزاند تا که فرمان شیخ بود در شش ماه از تحصیل علوم کلی فراغت یافت و بعد شیخ شیخ سراج الدین نعمتها بخشید که انتها نکار نیست
۹۳	آن صدر آرائے سلطنت شریعت عظیم حضرت صدر الدین حکیم که بزرگے کامل و اکمل بود قدس سرہ و نهایت ستوده صفات گشت نور اللہ مرقدہٗ	ولادت آنحضرت در شهر دهلی است		وفات آن والا صفات بابرکات بسال هفتصد و شصت [illegible] بوقوع آمده	دهلی	سلطان محمد	حضرت خواجہ صاحب نصیر الدین ۔	نقلست که پدر والاقدر حکیم صاحب نهایت کبرسن و برائے اولاد خود مدام در ستدام متالم میبود روزی ذات شیخ بحالت وجد بخدمت پیر خود حضرت نظام الدین اولیا عرض شفاعت نمود خواجہ صاحب نظام الدین پشت خود بپشت وے مالید اگرچه والده حکیم صاحب مثل والد حکیم پیرساله بود اما حامله شده بعد قلت مدت پسر آورد و این نیز نوشته اند که پدر حکیم صاحب مرید خواجہ نظام الدین بود الغرض چون حکیم پیدا شد خواجہ صاحب از جبه پارچه جدا فرمود برائے او خرقه ساخته بدست خود پوشانید و برائے پرورش و تربیت باطن ظاهری شیخ نصیر الدین را تاکید نمودند که آن حکیم صاحب را بیک نسبت کمال ساخت خوارق حکیم صاحب ازینجا بسیار و بیشمار اند ۔
۹۴	آن برهان التارکین اکبر حضرت شیخ قطب الدین منور هانسوی که بزرگے کامل و ماموری بود قدس سره العزیز مرد خدا بود که ظاهر باطن وے منور معمور بود	ولادت باسعادت آنحضرت در هانسی بود		وفات آن والا صفات بابرکات بسال هفتصد و شصت بوقوع آمد سنہ ۷۶۰	هانسی ۔	سلطان محمد	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ۔	نقلست که آن بزرگی بود از جهان بیگانه و با خدا یگانه حالت تفرید و تجرید وے بحدے بود که از تکلیف و تصدیع مردمان دروازه عبادت را بند کرده میداشت اگرچه مرید و خرقه از جناب بابا صاحب بود اما بموجب فرمان و تفویض بابا صاحب تکمیل از خواجہ یگانه خدا نظام الدین اولیا یافت نقلست که روزے محمد بادشاه بموجب غمازی معاندان ارشاد داد که شیخ بوقت ورود بادشاه در هانسی حاضر شود چون حاضر شد بادشاه دہلی حکم داد که دہلی حاضر گردد حضرت روانه گشت با شنائے راه مزارات بزرگان آن بزرگوار بودند آنجا زیارت کرده حال عرض نمود چون بدہلی شد بادشاه دید در هیبت افتاد شیخ را نذر بسیار اجازت برائے هانسی نمود لاکن شیخ نذر منظور نفرمود اگرچه قدرے گرفت بفقرا داد
۹۵	آن خادم الشرع دین متین حضرت معین الدین فرزند حضرت حسام الدین سوخته قدس سره	ولادت حضرت در اجمیر شریف		وفات آن ذات بسال هفتصد و شصت و یک سنہ ۷۶۱	سانبھر	سلطان محمد	خواجہ نصیر الدین چراغ	نقلست که حضرت معین الدین فرزند ارجمند حضرت شیخ حسام الدین سوخته و نبیره خواجہ بزرگ بودند خرقه و خلافت از حضرت نصیر الدین محمود چراغ یافتند اما فیض باطنی روحانی از جد امجد حاصل کرده بودند و پدرش خردسال حضرت قیام الدین صاحب حسن و جمال کامل سهل شتند و دو سعادت در سجاده منتظم بودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال اکمال	نو تعمیر آں	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۹۶	آن متصف باوصاف های جمیله حضرت علاؤ الدین نیلی که مردے کامل و اکمل بودند	ولادت آنحضرت در ملک اوده نوشته اند۔		وفات آن جامع کمالات معدن فیوضات بسال هفتصد شصت و دو ۷۶۲ھ بوقوع آمد		سلطان فیروز شاه	حضرت خواجه نظام الدین اولیاء	نقلست که چون خرقه خلافت از حضرت خواجه نظام الدین اولیا دست بیعت [illegible] من هر سه حیات حکم [illegible] اجازت نامه [illegible] [illegible] فوائد الفواد [illegible]
۹۷	آن گل گلزار بهشتی حضرت سراج الدین چشتی فرزند ارجمند حضرت کمال الدین علامه قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت در احمد آباد و بعضی یا دہلی۔		وفات آن الصفات مصدر عنایات بتاریخ بیست یکم ماه جمادی الاول بسال هفتصد شصت و دو ۷۶۲ھ۔	پیران پٹن۔	سلطان محمد	حضرت نظام الدین باحضور۔	نقلست که حضرت جناب سراج الدین فرزند ارجمند حضرت کمال الدین علامه در وقت خود بزرگے بود ثانی و صاحب معانی و خداوانی که فیضیافت از الملتمس خود امور عجیب و غریب بر داشت و از کشف و کرامات اشتیاق و اذواق بے غایات و محبت الٰہی آیت از آیات غیر متناہی بود و در علوم ظاہری و باطنی مرتبه عظیم داشتند که دیگرے احد نیست
۹۸	آن سلسله بنائے های مقصود سراپا مسعود حضرت خواجه جلال الدین محمود اصل اسم شریف وے محمد بن محمود است و از اولاد امجاد حضرت امیر المؤمنین عثمان ابن عفان سیوم اصحاب حضرت نبوت مآب هستند قدس سره العزیز۔	ولادت آنحضرت بارکت نقل و بعضی صاحب نوشته اند در پانی پت بود۔		وفات آن عالی ذات مظهر فیوضات جامع کمالات بتاریخ سیزدهم ماه ربیع الاول بسال هفتصد و شصت پنج ۷۶۵ھ بوقوع آمد قاید و مزار فائض الانوار صاحب حجره اجداد ایشان حضرت هستند۔	پانی پت که مشهور بدیں نام است [illegible]	سلطان محمد بادشاه	حضرت شمس الدین پانی پتی	نقلست که آنجناب بخطاب ملک شریعت و طریقت و حقیقت دست عشق و محبت بے غایت بودند و در کوئے حضرت عارج معارج و مابع عشق و محبت حقیقی حاصل گشت و آنچنان جانب حقیقی بجود کشید که مدام در سکر و بیهوشی میماندند الا بوقت نماز خبردار کامل میشدند مستجاب الدعوات چنان بودند که هر چه از نیک و بد بزبان میراندند بلا شک آن میشد نقلست که روزے حضرت برکنار دریا رفتند آنجا بر کنار سنگ شخصی جوگی نشسته بود بجود حضرت شگے زرسانیدند سنگ پارچه را داوا ما و آنحضرت شیخ از آن میانداخت جوگی دست تاسف می گرد و اظهار کرد که سنگ را سر نقصان کردی سنگ ما از ما بس کن حضرت تبسم شده گفتند دریا طلب کن جوگی باز باز طلب ساخت تا هم حضرت فرمود بر کنار دریا برو آنجا مطلب شما درست شود که سنگ را ماهیان بر ده انداختند چون شخص بر دریا رفت دید که بر کنار دریا مثل آن سنگ هزارها بلکه بیشمار سنگ برانداخت آن جوگی از حضرت کمالیت و کرامات دانسته مرید آنحضرت گشت و دانست که از کل ادیان همین دین بهتر است۔
۹۹	آن حیران محبت الٰہی چون حضرت حمید قلندر ابن تاج الدین قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در [illegible]		وفات آن عالی نہاد سرمست باده محبت الٰہی بسال هفتصد هشتاد و هشت ۷۸۸ھ	دہلی	سلطان محمد	حضرت خواجه نظام الدین	نقلست که در آنجا حضرت شیخ حمید الدین بزرگے عالی همت بود در وقتے حضرت حمید را جناب فرید الدین فیضیاب فرمود اگر عطا فرمود آن حضرت سنتے نهاد و کامل گردانیده روزے حضرت خواجه بدست مبارک نیم نان بر آن حضرت ارزانی فرمود و دیگر عارج مدارج امورات ضروری بودند عطا از جناب خواجه نظام الدین قدس سره العزیز عطا شدند مطلب که قلندر صاحب کمال صاحب اوصاف حمیده بود۔
۱۰۰	آن یگانه دوران [illegible] [illegible]	ولادت باسعادت حضرت نوشته اند		وفات آن عالی ذات مظهر فیوضات بسال هفتصد هفتاد بود ۷۷۰ھ	دہلی		حضرت خواجه نظام الدین	نقلست اگرچه این حضرت دست بیعت از خواجه نصیر الدین محمود چراغ دہلوی فیض ها گرفت اما چنان گفته آید که بیعت بحضرت نظام الدین نمود تکمیل وے از حضرت چراغ صاحب گردید حضرت شاه صاحب چنان کامل و مکمل و پیر اجل گردید که در جہان و شهره آفاق بودند
۱۰۱	آن بلبل گلستان بهشتی معشوق شیخ یوسف چشتی قدس [illegible]	ولادت حضرت بابرکت در دہلی است		وفات آن جامع کمالات بسال هفتصد هفتاد و چهار ۷۷۴ھ بوقوع آمد	دہلی		حضرت خواجه نصیر الدین چراغ	نقلست که این عالم ربانی از فواضلان دوران و بلغائے و فصحائے زمان بود و بحضور فیض گنجور پیر روشن ضمیر خود اعتقادے عظیم داشت نسخه تحفة النصائح که عجیب و غریب است از تصنیف این عالم با تعریف است و از تقریر نفسی خود در آن کتاب مرقوم الصدر خود یوسف گدا یاد فرموده و در مدح پیر دستگیر خود خوب قصیده گفت۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهان هم عصر	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۰۲	آن مظهر اسرار پروردگار سید تاج الدین شیرسوار جگر گوشه جناب سید الابرار قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت باسعادت در هانسی بود۔		وفات آنجناب سیادت مآب بسال هفتصد هشتاد و چهار ۷۸۴ سنه بوقوع آمد۔	هانسی		حضرت قطب الدین منور	نقلست که حضرت تاج الدین مرد کامل و مکمل بود سوار شیر و چابک سوار و از نخوردن میوه روزی حضرت قطب الدین مرشدش گفت تاج الدین جانوران فی جان رام آورده هیچکار نیست سوار آن اگر دیوار خشتی خواه سنگی گویند همان رفتار میکنند همین گفتن دیوار برفتار آمد حضرت قطب الدین قدس الله سره فرمود دیوار باش ایستاده شان گفتم ترا آنحضرت ابدال صاحب فرزند شیخ تاج الدین کامل و اکمل بود سنگی برد و میوه تا هنوز موجود است بران کاسه نهاده بود هر چه فرمان از نقد یا جنس در ان اندرختی بران گذاره معاش میشد۔
۱۰۳	آن شمس العارفین کاشف اسرار باطن و ظاهر حضرت شیخ و قاضی عبد المقتدر قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آن کامل و اکمل		وفات آنحضرت مظهر عنایات بتاریخ بیست هشتم ماه محرم الحرام بسال هفتصد نود و یک ۷۹۱ سنه بوقوع آمد	در پنڈوه در جوار مرشد خود۔		حضرت خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلوی	نقلست که در اوائل این سعید کونین با حضور فیض گنجور سخت انکار بود چرا که عالم جید و بلیغ افصح امجد بود از ین سبب متکبر و بد مزاج بودند آخر کار انکار از دل و زبان شیخ کافور گشت و نوبت به اقرار آمد پس بحضور فیض گنجور مرشد اعتقاد کامل گشته که بحضور حضرت رفته مستفید و مستفیض گشت و اکثر مردمان را جمع کرده شکریه بیان کرده مرید جان جهان شدند۔
۱۰۴	آن واقف و کاشف معانی اوراق هفت طباق رب الفلق حضرت علاء الحق ابن اسعد عثمان قریشی هاشمی از اولاد امجاد حضرت خالد رضی الله تعالی عنه بن ولید۔	ولادت حضرت بابرکت سعادت آمود در بنگاله۔		وفات آن حضرت والاصفات صاحب خوارق و کرامات جامع برکات بتاریخ غره ماه رجب المرجب بسال هشت صد کامل سنه ۸۰۰ بوقوع آمد۔	پنڈوه		حضرت خواجه اخی سراج الدین اخی رح۔	نقل است در اوائل این حضرت در سلسله اغنیاء اکابر و علمای نامور زمان خود بود و در سلک مریدان معتقدان سلسله شریفه نظامیه منسلک گردید نقلست که حضرت علاء الحق قریشی هاشمی صحیح نسب از اولاد حضرت خالد سپاه سالار لشکر اسلام بودند از ین فخر در یاکی خود نام خود را گنج نبات مشهور کرده بود چون این خبر بخواجه نظام الدین سید در غضب آمد که پیر من شیخ فرید الدین گنجشکر و علاء الحق گنج نبات چگونه شد از خدا خواست که زبانش گنگ باد مدتی حضرت علاء الحق گنگ ماند باز بدعای اخی سراج الدین بهبود شد۔ نقلست که در لنگر شریف حضرت بسیار خرچ میگشت چنانچه فی وقت هزار کس مساکین و غیره غرباء مهمانی میشدند از ین سبب بادشاه آن زمانه رشک برد و گفت که شیخ محض اسراف میکنند بیش خرچ و کجز آمدن هیچ چیز نیست سند حکم داد که از شهر بیرون نشینند عرض کرد این که برائے خرچ بدیه هلاک خواهد شد حضرت از شهر برخاسته بیرون نشست و خادم را فرمود که خرچ لنگر دو چند کنند که در چشم حاسدان خار بهتر است و دو قلندر ان بحضور شیخ بدزبانی کردند پس هر دو به بددعای فقیر سید بدترین سزا رسیدند و بادشاه کرفتند۔
۱۰۵	آن برهان الکاملین زبدة الفاضلین حضرت مخدوم حسام الدین که ولی کامل و اکمل است قدس سره	ولادت باسعادت آن حضرت در فتح پور است		وفات آن مصدر فتوحات و مظهر کرامات ذات واهب العطیات بسال هشتصد سنه ۸۰۰ بوقوع آمد۔	فتح پور		حضرت قاضی عبد المقتدر صاحب۔	نقلست که حضرت شیخ حسام الدین از مشایخ عظام و بزرگان فو الکرام بودند خلق الله کثیر از توجه خود بکمال و جاه جلال رسانید شیخ مذکور چشتی که از خلفای نامدار حضرت است هنوز شش ساله بود که روزی پدر والا گهر او را بخدمت قاضی صاحب عرض کرد و گفت یا حضرت میخواهم فرزند من قاضی شود بعمر دراز باشد فرمود خواهد بود دوم عالم هم باشد فرمود انشاء الله عالم متبحر خواهد شد باز گفت یا غوث الاعظم میخواهم که خدا یاد و نیکبخت باشد فرمود مرد کامل و مکمل خواهد گردید پس آنچه حضرت قاضی صاحب فرمود بعد بزرگ رسید۔
۱۰۶	آن گروه اجتهادی حضرت قاضی سعادی قدس سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت۔		وفات آن ذات گرامی هشت صد سنه یا هفتصد هشتاد و نه ۷۸۹ سنه صحت احوال است			خواجه نصیر الدین چراغ	نقلست که جناب فیض مآب حضرت قاضی صاحب بزرگی عالی همت متورع و متقی پر سعادت زاهد و عابد و مجاهد بلا نهایت بود اگر در علوم گویم عالم متبحر است و اگر متقی بنویسم آنچه حق آن تقاست و در ان حضرت موجود و حضرت اختیار الدین نامور خلیفه آنحضرت بود۔
۱۰۷	آن بزرگ والا اقتدار حضرت سعد الله کیسه دار قدس سره	ولادت باسعادت		وفات آن جامع کمالات بسال هشتصد شش ۸۰۶ سنه بوقوع آمد			خواجه نصیر الدین محمود چراغ	نقلست که حضرت سعد الله را حضرت جناب خضر علیه السلام یکی کیسه عطا فرموده بود که مدام و مستدام آن کیسه اندر هم و دینار پر می بود و خرقه خلافت از میر اشرف جهانگیر سمنانی هم میداشت غرض که بزرگ لاثانی و بے بدل بود۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهِ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۰۸	آن فیض بخش مغفرت نشان جهان حضرت میر اشرف جهانگیر سمنانی ابن حضرت سید ابراهیم سلطان سمنان خلیفه کلان حضرت علاء الحق خالدی بنگالی و فیض یافته بزرگان ربع مسکون علیه الرحمة والغفران جناب حضرت ایشان از سادات کرام حسینی بودند-	ولادت حضرت بابرکت در سمنان فائده میر صاحب ولی مادرزاد بود در هفت سالگی قرآن شریف را با هفت قرأت یاد کرده و در چهارده سال از تمام علوم فارغ التحصیل گشت		وفات آن جامع کمالات بتاریخ بیست هفتم ماه محرم الحرام بسال هشت صد هشت ۸۰۸ سنه بوقوع آمد- فائده روزی جوگیان در بتخانه بابت ثبوت شرافت نجابت وی حضرت بحث کردند حضرت بت کلان را از بتخانه طلب کرده ثبت حاضر شد تصدیق شرافت حضور ... ثبت نطق آورد	روضهٔ آن پاک در روح آباد [illegible] مدفون شده‌اند-		حضرت علاء الحق خالدی رض-	نقلست که حضرت سیدنا میر اشرف در اوائل چند ایام در علایق دنیاوی ماندند از انجا که ولی مادرزاد بودند از دنیا بیزار و از دنیاداران آزاد شدند و از روحانیت خواجه اویس قرنی و حضرت سیدنا و مخدومنا حضرت سید جهانیان جهان گشت ملاقات و از بقایا اکابر بزرگان ربع مسکون فیضها گرفته کامل و مکمل شدند نقلست که روزی علی قلندر با دیگر قلندران بخدمت پر عظمت آمد گفتگو جاری نمود و بابت جهانگیری از حضرت ثبوت طلب نمود ذات در غضب آمده بجواب وی فرمودند من تنها جهانگیر نیستم بلکه جان گیر نیز هستم بمجرد صدور این کلمه خفگی و غضب آمود آن علی قلندر بر زمین افتاد و جان داد باقی قلندران دست بسته توبه کردند و بکمال ارادت مرید شدند در مبادی الحال حضرت در آن سال که حضرت فارغ التحصیل از علوم شده والد بزرگوار حضرت از جهان دنیا وداع فرمود اگرچه طبع شریف حضرت از دنیا دست بردار بود امامرا ایشان را بر تخت سلطنت سمنان نشاندند روزی حضرت خضر علیه السلام نزد آنحضرت آمده فرمود اگرچه امورات شاهی دامنگیر باشند گاهی بکار خدا عزوجل نیز در شغل باش بار دیگر باز آمد این بیت برخواند ؎ هم خدا خواهی و هم دنیای دون ✦ این خیال است و محال است و جنون- الغرض چون نیک نصیب بود امورات شاهی را ترک کرده از بزرگان ربع مسکون فیض گرفته چنان کامل و مکمل گشتند که تفصیل و تشریح وار نوشتن کار قلم مقطوع اللسان نیست و زبان را طاقت بیان نیست
۱۰۹	آن زبدة الواصلین حضرت اختیار الدین عمر ایرجی قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در ایرج-		وفات آن والا صفات بسال هشت صد و نه ۸۰۹ سنه بوقوع آمد	ایرج		حضرت قاضی محمد سادی صاحب	نقلست که اباو اجداد آن حضرت امرای نامدار و متمول با اقتدار بودند اما چون حضرت اختیار الدین را جاذب حقیقی بخود کشید از همه مال و اموال دست بردار شده برای حصول سعادت ابدی بخدمت والا درجت حضرت قاضی محمد سادی مشرف گشت مرید و خلیفه وی حضرت شد کامل و مکمل آنچنان شمار بود که از تحریر قلم و زبان بیرون و افزون است-
۱۱۰	آن عمدة الکاملین حضرت علم الدین ابن خواجه سراج الدین ابن خواجه کمال الدین صاحب علامه قدس سره	ولادت آنحضرت بابرکت در پیران پتن		وفات آن جامع کمالات معدن فیوضات بیست ششم ماه صفر بسال هشت صد و نه بود ۸۰۹ سنه	پیران پتن		والد و جد خود و سید محمد گیسو دراز-	نقلست که این حضرت بابرکت پر سعادت فرزند ارجمند حضرت سراج الدین ابن حضرت کمال الدین علامه هستند چهار برادران صاحب جاه و جلال و کمالیت کمال بودند یکی مجذوب بقایا اهل طاعت و فصاحت و کمالیت شمار شدند چنانچه تا حال از مزارات آنحضرات کرامات صادر میشوند و بسیار مردمان بر مزارات رفته استمداد مدعا خود میجویند و اکثره بمرادات خود میرسند-
۱۱۱	آن مخدومنا مولانا معروف و مشهور در بندگی حضرت مولانا خواجگی صاحب قدس سره	ولادت باسعادت آن سعید زمانه		وفات آن والا صفات عالی ذات بسال هشت صد و نوزده ۸۱۹ سنه	کالپی-		خواجه نصیر الدین محمود چراغ-	نقلست که حضرت خواجگی صاحب شاگرد مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شهاب الدین است مولانا معین الدین را با حضرت خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلوی فیمابین خود تکرار بود حالانکه یکی مرشد و یکی استاد خواجگی تصدیع میکشید اتفاقا معین الدین سخت بیمار شد و طبیبان دست از حیات وی برداشتند روزی استاد خود را خواجگی بخدمت نصیر الدین صاحب حاضر نمود ان شاه حضرت اول تمام تعظیم نمود بعد برنج و جبرات که ظاهر حال مرض ضیق آتمام نقصان انخورتند بشفا یافت شد
۱۱۲	آن قدوة السالکین خواجه مجد الدین ابن سراج الدین قدس سره العزیز-	ولادت حضرت در پیران پتن		وفات حضرت مخزن عنایات الهی دوم ماه شوال بسال	پیران پتن است-		والد ماجد خود	نقلست که خواجه مجد الدین ابن سراج الدین فرزند ارجمند خواجه کمال علامه صاحب بزرگی بود ذی علوم که در علم ظاهری و باطنی طاق و مشهور آفاق بود کامل و مکمل و از فواصلان اجل و در زهد و تعبد و تهجد و تقوی و ورع و توکل از راه روان راه خدا عزوجل بدرجه اول-

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهٔ وقت	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۱۱۳	آن مظهر انوار الصمد حضرت خواجه احمد تهنیسری که مردے کامل و اکمل بود قدس سره العزیز	ولادت باسعادت در تهنیسر شد۔		وفات آن وحید الاصفات برگزیده حضرات بسال هشت صد بیست ۸۲۰ھ	کالپی	امیر تیمور	حضرت خواجه نصیرالدین محمود چراغ۔	نقلست که در میان حضرت خواجه احمد و شیخ الاسلام که نبیره خواجه برهان الدین مصنف هدایه شریف است در تقدم و تاخر نشستن مجلس شاهی گفتگو و تنازعه افتاد امیر تیمور گفت که برهان الدین عالم جید بود بمجایه و نبیره اش را که بجائی فرزند است بشیخ ترجیح دادن مناسب است باید پیشتر نشیند شیخ گفت مصنف هدایه بسے مقام خطا نموده فریق ثانی بجواب گفت خطا بیان باید کرد الغرض امیر مذکور رعایت برهان الدین نمود۔
۱۱۴	آن بهره یاب از نعمت ابدی حضرت شیخ فتح الله اودهی که از مریدان حضرت صدرالدین است قدس سره	ولادت آنحضرت بابرکت		وفات آن جامع کمالات عالیه بسال هشتصد بیست یک ۸۲۱ھ بوقوع آمد۔	کنتهور	امیر تیمور	حضرت صدر الدین۔	نقلست که حضرت در علوم جلیل القدر بود و در جامع دهلی درس میگفت جاذب حقیقی بخود کشید کار ریاضات و مجاهدات را پیش گرفت باوجود ریاضت شاقه و تفرقه فاقه کار وے بمنزل مقصودی نرسید شکایت این معنی پیش پیر روشن ضمیر خود حضرت صدر الدین حکیم برد حضرت ترک تدریس و کتب فرمود تمام کتب ها را آب شست و نگذاشت آنگاه بر دل وے نقش نعمت باطنی منقش شد کامل و
۱۱۵	آن باده نوش شراب محبت آلهی و بازه آمده براه دین متین حضرت عین الدین فرزند شیخ سعد الله کیسه دار قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت مرجع رحمت آلهی کنتهور است۔		وفات آن تعالی صفات مخزن کرامات معدن فتوحات بسال هشت صد و بیست دو ۸۲۲ھ	کنتهور	امیر تیمور	حضرت سعد الله والد ماجد وے حضرت و حضرت امیر ماه صاحب	نقلست که حضرت عین الدین مدتے بحضور فیضگنجور پیر ماه صاحب بریاضت و مجاهدت بسیار مشغول مانده بعده که عین کامل و فاضل وقت متصور بود بخدمت پر عظمت والد ماجد خود در کنتهور رسید و متوطن گردید طریقه ملامتیه را شعار خود ساخت و به مسکرات پرداخت یعنی بشرب شراب مدام و مستدام اشتغال داشت عالمان زمانه دین محمدی بر عادت ناشائسته وے پیش پدر والا گهر وے شکایت بردند پدرش منع فرمود پس آب که برائے وی از سر جواب چه چاه و دریا و غیره طلب کردند بجائے آب شراب میبود تا آخر و پیار رجال او مطلق العنان ساختند وقت وفات خود پدرش طلب کردند نیافتند پدرش فرمود در میخانه باشد بیارید آن عشق در خرابات را فرستاده آنجا رفتند یافتند و پیغام دادند ساقی اخیر پیاله گرفته نوشید آخر خم و پیاله را شکست و تائب شده حاضر گشت پدر علاوه خرقه خلافت امانت هائے مشائخ چشتیه بوے سپرده کامل و مکمل فرمود خود فوت شد
۱۱۶	آن جناب فیضمآب ساکین و غربا نواز حضرت سید محمد گیسو دراز ابن نیکو صفت متصف حضرت سید یوسف رض قدس سره و نور الله مرقده	ولادت آن حضرت بابرکت بسال هفت صد بیست ۷۲۰ھ		وفات آن عالی الذات بتاریخ هفتدهم ماه جمادی الاول بسال هشت بیست و چهار ۸۲۴ھ بوقوع آمد۔	کلبرگه شهر	فیروز شاه	حضرت خواجه نصیرالدین محمود چراغ۔	نقلست که حضرت سلاله خاندان نبوی و نقاوه دودمان مرتضوی سید محمد ابن سید یوسف شاه از عظمائے بزرگان و کبرائے مشائخان دوران خود بود در کمالات و کرامات رفیع و منیع مراتب و مناصب سید داشت و مشائخ چشت اهل بهشت قدرے و شانے عظیم و سید مشت و مسند پیران عظام خود بدرجه اول میبود نوشته اند که روزے حضرت غریب نواز فیاض بے اندازه خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلوی در چنڈول بجائیکه ضرورت بود میرفتند و حضرت سید محمد صاحب چنڈول بدوش خود داده بود و موے مبارک سر حضرت شاه صاحب زیر چوب چنڈول آمدند و حضرت خواجه صاحب نیز چنین دیدند خوشنود شدند سے ۵ هر که مرید سید گیسو دراز شد + خلاف نیست که او عشق باز شد + و کتاب جوامع الکلم که تصنیف اوست بسیار عجیب است
۱۱۷	آن فیاض بلند منزلت حضرت شیخ محمد متوکل فرزند ارجمند شیخ اعز الدین قدس سره	ولادت حضرت در اجولی ملک هندوستان		وفات آن واصف الصفات مخزن رحمت و عنایات بسال هشت صد بیست هفت ۸۲۷ھ	بهرائچ	فیروز شاه	حضرت خواجه نصیرالدین محمود چراغ	نقلست که حضرت در زمانه خود بکمالیت کمال و در کشف کرامات بے مثال بودند نوشته اند که روزے حضرت در حجره مقدس خود رونق افزا و مجلس آرا بودند که شخصے جوگی معروف و مشهور شهر شده و بعض رسانید یعنی سلام گفت حضرت چه میبینید و دیوار بسته بود جوگی بزور طلسم نشست آمد مردم تمام چهار دیوار حجره زر خالص است حضرت هیچ التفات نکرد جوگی دانست که حضرت مستغنی مزاج است کلمه شریف خواند و مسلمان شد حضرت فرمود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۱۱۸	آن زر گلستان ولایت وکرامت، سرو سہی خواجہ یوسف بدہ ایرچی قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت در خوارزم		وفات آن ذات بلند مدارج بتاریخ ہشتصد سی وچہار ۸۳۴ بوقوع آمد۔	[illegible]	[illegible]	حضرت شیخ خواجہ اخی جمال الدین	نقلست کہ بزرگان این والاشان از خوارزم در ہندوستان تشریف آوردند و این خلاصۂ خاندان خود را بزرگی عظیم و تعظیم باتکریم سرفراز و ممتاز فرمود و حضرت بخدمت حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان جہانگشت و برادرش حضرت راجن قتال مشرف شدہ نقد شرافت بزرگی حاصل نمود و کمال کامل و مکمل شد و حضرت مخدوم سارنگ صاحب خلیفۂ ایشان است۔
۱۱۹	آن ولی کامل واکمل وفیاض بے بدل کاشف معانی واسرار دق حضرت جناب خواجہ عبد الحق رودلی کہ قدوۂ اہل طریقت وقبلۂ ارباب حقیقت بود قدس اللہ سرہ العزیز۔ ونور اللہ مرقدہٗ	ولادت باسعادت حضرت ایشان در قصبہ رودولی است۔ [illegible] بزرگان آنحضرت [illegible] دادہ بود۔		وفات آنعالی درجات بابرکات پانزدہم ماہ جمادی الثانی بسال ہشتصد سی وہشت ۸۳۸ یا ہشتصد سی وہفت ۸۳۷ بوقوع آمد۔ از خزینۃ الاصفیا مادہ وفات مقتدای اہل حق ۸۳۶ کامل ولی یا شہنشاہ حق ۸۳۶ ہادی ولی۔	قصبہ رودولی کہ در علاقہ اودھ است	مبارک شاہ	حضرت جلال الدین پانی پتی۔	نقلست کہ حضرت ہفت سالہ بود کہ مادر اطہر و در شب برای نماز تہجد شروع می شد حضرت نیز در گوشہ نشستہ بندگی خداوند کریم میکرد و بعمر دوازدہ سالگی بطلب حق از خانہ فیض کاشانہ برآمد بخدمت تقی الدین صاحب دہلوی رسید او را فرمود کہ مرا علم معرفت بیاموزید تعلیم آغاز گردید اما بسبب نیاطرش نیامد از انجا در صحرا و بیابان بعبادت الٰہی مشاغل شد آن ریاضت و عبادت و مجاہدہ نمود کہ حد و عدد وی نیست ازان بالہام غیبی در پانی پت بخدمت خواجہ جلال الدین مشرف شدہ از عارفان حق شد نقلست کہ چون حضرت جلال الدین آمدن شنید برای امتحان طبعش بخادمان درگاہ ارشاد کرد کہ امروز شخصے مہمان می آید ہمہ اسباب دنیوی در چشم وی نمائید طعام پختہ کنید کہ طعام حال بر سفرہ اشیائے مہیا و مکلفات داشتہ باشند اسپان زین زرین وغیرہ ہمہ اسباب شاہانہ باشد الغرض چون حضرت عبد الحق از مسافت بعید در پانی پت رسید جملگی و ہمگی اسباب شاہانہ دید حیران گردید و بدل گفت اینہمہ حشمت و شوکت در دوستان خدا نمی باشد شب گذاشتہ بصبح والپس روانہ شد تمام روز بادیہ پیمائی کردہ بوقت شام خود را در پانی پت دید بصبح دیگر باز روانہ شد رفتہ رفتہ از مسافت بجائی لاچار شد و سہ جوانان حسین را کہ در اصل فرشتہ بودند دید پرسید کہ آبادانی در دست او شان بجواب گفت آبادانی ہمان بود کہ از او دیدہ و نظر کراہت کردہ در اینجا رسید براہ نمائی او شان سیوم بار در پانی پت رسید آنوقت حضرت در خانقاہ حضرت شمس الدین بودند در انجا مشرف شدہ قدمبوس گردید و حضرت کلاہ فیض پایگاہ خویش از سر مبارک برسرش نہاد۔
۱۲۰	آن سلطان التارکین حضرت والاشان شیر خان بلک قدس سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت والاشان در ہندوستان		وفات آن والا صفات بسال ہشتصد سی وشش ۸۳۶ وقوع آمدہ		مبارک شاہ	حضرت خواجہ نصیر الدین محمود [illegible]	نقلست کہ آن خان والاشان مدام و مستدام در دریای سکر و مدہوشی مستغرق بود و از ذوق و شوق محبت الٰہی جل شانہ چندان بگریستے کہ گویا از آب چشمان گریان خود رود بار جاری نمودے و در سلسلہ چشتیہ شریفہ ہیچکس فاش اسرار نکردہ کہ آنچہ از وی بصدور آمدند و در شعر گوئی کسے مساوات او نکردہ کتاب لیلیٰ و مجنوں و دیگر کتب از تصنیف وے حضرت ہستند۔
۱۲۱	آن مشہور و معروف دریتیم کرامت نور دیدۂ حضرت قوام الدین سہروردی و در سلسلہ شریفہ چشتیہ ہم مجاز بود قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت در ہندوستان [illegible] مقام ولادت [illegible] معلوم نگشت۔		وفات آنعالی ذات مصدر توجہات بسال ہشتصد چہل ۸۴۰ فائدہ بعد قوام الدین خلیفہ محمد مینا مرید وی شد و نظام الدین پسر صلبی حضرت قوام الدین بسبب بدو عادتی محروم ماند	لکھنؤ		خواجہ نصیر الدین محمود صاحب	نقلست کہ چون وصال باکمال محبوب قادر لم یزل حضرت سید جلال الدین جہانیان جہانگشت قریب آمد و حضرت موصوف الصدر بابت دستار مبارک و سجادگی با شیخ قوام الدین مشورہ فرمود حضرت او برائے سجادگی و دستار پر انوار آن قوام الدین چنان صلاح داد کہ لائق این کار سجادگی و دستار شریف مخدوم صدر الدین برادر حضور است چون حضرت غریب از دار زنا پایدار بیرون خرامید دستار و سجادگی برائے مخدوم صدر الدین تجویز گشت حضرت بی بی صاحبہ اہلیہ طیبہ طاہرہ حضرت مخدوم صاحب تمام ذکر شنید پس بحق قوام الدین فرمودند کہ اگر قوام الدین برائے سجادگی فرزندہ ناصر الدین صلاح نداد فرزندے وی نیز سجادہ قوام الدین نخواہد بود چون قوام الدین شنید لرزید و گفت تعریف است برائے خدا عزوجل کہ مرا از بد دعا ایمان نمانید اگر فرزندم سجادہ نشینے کسے مرید خواہد بود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
١٢٢	آن مسافت پیمائے میدان کمالیت وکرامت دایجوان مرد حضرت شیخ سارنگ چشتی سہروردی قدس سرہ العزیز۔	ولادت آن حضرت ہم در ہندوستان بجا و مقام دہلی		وفات آن جامع کمالات صوری و معنوی بسال ہشت صد و چہل و بست و یک ٨٢١ھ بوقوع آمد۔	دہلی		حضرت شیخ یوسف ایرچی۔	نقلست کہ در آن ایام نیکو فرجام کہ جناب حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان جہان گشت و حضرت مخدوم صدر الدین برادر حقیقی مخدوم صاحب در دہلی تشریف ارزانی میفرمودند و منجانب بادشاہ وقت خدمتگذاری حضرات مخادیم واجب التعظیم بذمہ ملک سارنگ کہ آدمی معتبر شاہی بود میبود روزے حضرت مخدوم صدر الدین صاحب شیخ سارنگ ایشان فرمود کہ اے سارنگ خدمت گذار مردان خدا اگر نماز با جماعت بخوانی پس خوردہ حضرت مخدوم ملک شما باشد و اگر نماز تہجد ادا نمائی نان مشمول حضرت مخدوم صاحب تناول خواہی نمود آن مرد خدا آن امر حضرت مخدوم بجا آورد و حضرت صاحب نیز وعدہ خود از روئے نیک نیکو سانی بر تیمار و غربا خاص و عدہ خود وفا فرمود و شیخ کامل و مکمل فرمود بکار رسانید بخدا
١٢٣	آن احسن و نیک نہادے حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی کہ از شاگردان حضرت عبد المقتدر است قدس سرہ	ولادت با سعادت در دہلی است۔		وفات آن والا صفات بسال ہشت صد و چہل و ہشت ٨٤٨ھ				نقلست کہ آنحضرت را تصانیف بسیار است اول یکی رسالہ تصنیف نمود کہ در وے ترجیح علمائے کرام را بر سادات عظام بود پس از جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم متنبہ گردید و رسالہ در دریا انداخت بعدہ شرح کافیہ و تفسیر بحر مواج و بدیع البیان و کتاب الارشاد تصنیف نمود کہ ہر یک کتاب مصنفہ آن صاحب در جہان اظہر من الشمس است و بارے برائے کنیز بادشاہ نوشت این نقش خاکسار کہ آتش سزای اوست برباد گشت لائق بے آب کردن است شخصے چنان فرست کہ پا بسرم نہد بریدہ جہد
١٢٤	آن در دریائے قدرت اللہ حضرت سید ید اللہ نبیرہ حضرت سید محمد گیسو دراز صاحب قدس سرہ العزیز۔	ولادت با سعادت آنحضرت با برکت در گلبرگہ است۔		وفات آن منظر فیوضات بسال ہشت صد و چہل و نہ ٨٤٩ھ بوقوع آمدہ۔	گلبرگہ		حضرت سید محمد گیسو دراز صاحب۔	نقلست کہ روزے سید محمد گیسو دراز در وضو کردن شاغل بودند و عمامہ مبارک با انتظار مسح بر زانو نہادہ بودند و حضرت سید ید اللہ بحالت طفولیت موجود بودند عمامہ شریف برداشتہ برداشتہ بسر خود نہادند سید محمد گیسو دراز فرمود الحمد للہ کہ حق باہل خود رفت نقل است کہ سید ید اللہ را با زنے باکرہ جمیلہ ابتلائے و محبت کمال واقعہ گردید آخر آن زن را در عقد نکاح خود در آوردو چون شب نکاح عقد نکاح منعقد شد وقت سحر بمہارتے کہ در ہندوستان است عروس را جلوہ میدادند بمجرد آنکہ نگاہ والا جاہ سید موصوف بر جمال باکمال آن منکوحہ افتاد چنان فریفتہ و حالتے بر آن غالب شد کہ یک آہ کشید کہ جان عزیز بمعشوق حقیقی سپرد و عروس تیز سرش بر زانوئے خود گرفت و جان بحق تعالیٰ تفویض نمود
١٢٥	آن فیض بخش جہانیان جناب عالی حضرت نور النبی نور قطب العالم بنگالی فرزند ارجمند شیخ علاء الدین صاحب قدس سرہ العزیز۔	ولادت با سعادت آنحضرت در بنگالہ بصدور آمد۔		وفات آن مصدر کمالات وکرامات بسال ہشت صد پنجاہ و یک ٨٥١ھ بوقوع آمدہ است	پنڈوہ	سکندر لودی بادشاہ	حضرت والد ماجد خود۔	نقلست کہ از ہمیشگاہ فیض پائیگاہ سر انجامی کارہائے ہیزم آوری لنگر شریف و صفائی صحن و حویلی مزار شریف بلکہ صفائی بیت الخلاء والد ماجد خود بذمہ حضرت نور الدین بود و شیخ اعظم خان کہ برادر کلان حضرت وزیر شاہی بود شیخ را گفت نور الدین تا یکے کار کہتران خواہی نمود و خود را بحالت فقر و حقارت خواہی داشت بیا ترا بکار شاہی شاغل و داخل کنم تا کار خفت و خرابی برہی شیخ بجواب گفت کار شاہی بشما مسلم و برقرار باد کہ آن کار فانی است و کار مرا باقی و جاودانی باقی بر جانی عالیست
١٢٦	آن کامل و مکمل بلند ہمتے حضرت شیخ شبلی ابن شیخ جلال الدین پانی پتی صاحب قدس سرہ العزیز۔	ولادت با سعادت آنحضرت ہم در پانی پت بظہور آمد۔		وفات آن جامع کمالات بسال ہشت صد پنجاہ و پنج و تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول ٨٥٥ھ بوقوع آمد۔	پانی پت	سکندر لودی بادشاہ	والد ماجد خود۔	نقلست کہ حضرت شیخ شبلی صاحب خوارق وکرامت بود نوشتہ اند کہ از عارضہ جسمانی ہر دو پا آنحضرت شل بودند کہ طاقت تحرک ہم نمی داشتند اما وقتیکہ آن عالم علوم ظاہری و باطنی وجد می نمود ہر دو پا برخاستے و چنان وجد کردے کہ گویا ہر دو پائے وے شل نیستند روزے در عین وجد برخاستہ در تواجد شاغل بود کہ شیخ ادریس عم وے در رسید۔ و ہر دو دست شیخ بدست خود گرفتہ فرمود کہ شبلی از برخاستہ وجد کردن تو خلق اللہ در تفکر و حیرانی می افتند و میگویند کہ شیخ کرامت خود می نماید پس از انروز بند شد۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال پاک کال	موضع مزار	بادشاہ عصر	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۲۷	آن تارک الدنیا و طالب الدین حضرت علاؤ الدین قریشی کہ در زہد و اتقا مشہور ترین بود قدس سرہ	ولادت حضرت با برکت در گوالیار است۔		وفات آنجناب والا صفات بسال ہشت صد پنجاہ و سہ ۸۵۳ھ بوقوع آمد۔	گوالیار	سکندر بادشاہ لودی	سید محمد گیسو دراز صاحب	نقلست کہ حضرت با برکت از خاندان اول تارک الدنیا و در تفرید و تجرید یگانہ روزگار بہمہ وجوہ کامل و مکمل بود و با دنیا داران ہرگز اختلاطی نمی داشت بلکہ از اشکال این گروہ و افعالی ایشان انشیان کمال محترز میماندہ از جہانیان متنفر بلکہ اکثر بعد واز خود خس و خاشاک می افشاندند تا کہ مردمان گویند در خانہ ویرانہ کسے نیست و وقت عزیز خود را ہمہ وقت از اوقات در عبادت خدا و اہب العطیات میماند از تنہائی گریزان و در تنہائی گوشہ گیری اخواہان مے بود۔
۱۲۸	آن خدا یاد در صبح و شام حضرت شیخ بہرام چشتی و صابری قدس سرہ العزیز بزرگے عظیم الشان و صاحب جاہ و جلال بود نور اللہ مرقدہ۔	ولادت باسعادت آن حضرت در ہندوستان است مگر خاص مقام واضح نگردید و نتوشتہ شد۔		وفات آنعالیذات بسال ہشت صد پنجاہ و چار ۸۵۴ھ بوقوع آمدہ تاریخ از خزینۃ الاصفیاء «بدر ہدایہ آفاق قطب الاولیاء» ۸۵۴ھ	بیدولی کنار جمنا۔	سلطان سکندر لودی۔	حضرت جلال الدین پانی پتی۔	نقلست کہ روزے مسلمان بخدمت شیخ احمد فریاد کردند کہ دریا قصبہ رو قرب اخراب میکند کہ محض قریب ترین است شیخ احمد انہار بخدمت شیخ جلال الدین پانی پتی نوشت و شیخ جلال الدین ہمراہ النصرامی این امر شیخ بہرام را مامور نمود کہ شیخ بہرام بر دریا رفتہ دریا را اشارہ فرمود کہ دریا بحکم ایزدی از انجا دور گردید پس و پایرفت و حضرت بہرام نیز ہمانجا قرار گرفت نقل است کہ در سال یکہزار و پنجاہ و ہفت ۱۰۵۷ھ ہندوئے حاکم در بیدولی رسید با مجاوران خانقاہ تظلم آغاز نمود کہ زمین احاطہ و جاگیر خانقاہ را اراد ضبط کردن کرد مجاوران پیش مزار شریف فریاد کردند ہندو مذکور اول در ہوا معلق شد بعدہ بر زمین افتاد قریب بود کہ بمیرد مجاوران بحضور حضرت صاحب مزار شریف التجا رو برائے وے شفاعت کردند کہ رفتہ رفتہ آن بے ادب اصحت کلی حاصل شد و از کردہ توبہ نمود۔
۱۲۹	آن پیر روشن ضمیر حضرت شیخ کبیر ابن شیخ فرید ابن شیخ عبد العزیز ابن خواجہ حمید الدین صاحب صوفی قدس سرہ کامل و اکمل چون بزرگان خود بودند	ولادت آن حضرت با برکت در ناگور نوشتہ اند		وفات آن عالیذات تاریخ پنجم ماہ ربیع الاول بسال ہشت صد پنجاہ و ہشت ۸۵۸ھ بوقوع آمدہ۔	گجرات	سکندر بادشاہ۔	حضرت والد ماجد صاحب	نقلست کہ در اوائل عمر حضرت غریب نواز فیاض بے انداز بودہ در ناگور تشریف میداشت و در انجا عمر عزیز خود را در عبادت و ریاضت معبود حقیقی خود صرف مینمود و بسیار مردمان را از چاہ جہالت و ضلالت برآوردہ بر بروج عزت رسانید اتفاقاً در ان نواح از گردش گردون بوقلمون در خواص و عوام تفرقہ و بے اتفاقی افتاد از انجا از لحاظ ایذا دہی معاندان دوستان خدا ہجرت نمودہ در گجرات رفتند و در انجا فوت و مدفون شدند۔
۱۳۰	آن کامل و مکمل ولی حضرت شیخ ابو الفتح جونپوری قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت چہاردہم ماہ محرم بسال ہشت صد ہفتاد ہشت	۸۸ سال	وفات آنعالیذات روز جمعہ سیزدہم ماہ ربیع الاول بسال ہشت صد پنجاہ و ہشت ۸۵۸ھ	جونپور	سکندر	حضرت قاضی عبد المقتدر صاحب	نقلست کہ روزے حضرت شیخ ابو الفتح ملتانی حضرت قاضی عبد المقتدر را بحالت خواب فرمود کہ قاضی صاحب حیو اللہ تعالیٰ بخانہ عالیشان فرزندے مبارک و سعید پیدا خواہد فرمود آنرا باسم من موسوم فرمائی پس چون این ولی اللہ از ولادت باسعادت خود قاضی صاحب را خواستند فرمود حسب الفرمان عالیشان بر شیخ ابو الفتح ملتانی عمل نمودند۔
۱۳۱	آنحضرت رموزات نہانی را کاشف حضرت شیخ عارف فرزند خواجہ عبد الحق قدس سرہ	ولادت آنحضرت بسال ہشت صد ہژدہ۔	۴۰ سال	وفات آنعالی ذات بتاریخ بیست یکم شعبان بسال ہشت صد پنجاہ و ہشت ۸۵۸ھ	ردولی	سکندر	حضرت احمد عبد الحق صاحب	نقلست کہ ہیچ فرزند ارجمند بعد تولد بخانہ فیض کاشانہ حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب زندہ نمی ماند روزے اہلیہ آنحضرت عرض کرد کہ احدے فرزند بسر شما الضیب حال ما نشد شیخ فرمود یکے فرزند باقی است لاکن ہنوز پختہ نشد چون پختہ شود تو خواہم داد بشرطیکہ پرورش در بخوبی خواہی نمود آخر ارادہ الٰہی و اثر زبان شیخ حقتعالیٰ جل شانہ این فرزند شیخ را عطا فرمود۔
۱۳۲	آن کاشف و واقف اسرار الٰہی حضرت شیخ ابو الفتح علائی قریشی قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در کالپی است		وفات آنجناب فیضمآب بسال ہشت صد شصت و دو ہجری ۸۶۲ھ بوقوع آمدہ	ردولی	سکندر	خواجہ سید محمد گیسو دراز صاحب	نقلست کہ حضرت غریب نواز در بزرگی شانی عظیم دارد جامع علوم ظاہری و باطنی بود و کتاب مستطاب عوارف المعارف و تکملہ و رسالہا در نحو و مشاہد و غیرہ از تصانیف آن غریب نواز اند و چون خود نیک و نیک نصیب بود زیارت حرمین شریفین نمود و از سفر حرمین الشریفین باز در ہندوستان وارد گردند بسیار مردمان را از فیض خود بہرہ بخشید۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۳۳	آن دردریای حلم حیا حضرت شیخ پیارا سودی سید عبد اللہ وکمل بخدمت سید محمد گیسو دراز	ولادت حضرت		وفات ذات بابرکات بسال ہشت صدشصت وپنج ۸۶۵ شنہ بوقوع آمد۔	[illegible]	سکندر	[illegible] صاحب	نقلست کہ حضرت پیر روشن ضمیر شیخ پیارا در عشق ہندوانی کمال گرفتار دیدہ حالی ہمت فرمودند چون عاشق در بتخانہ داخل شدی گویا دنبال نے غیر وین مار بادکردی پیارا عشق حقیقی با پیوندم بخود بر دبیعت نمود در حجرہ شیخ فریدالدین برائے عبادت ریاضت داخل کردہ را بنوی عشق حقیقی کرد کہ در اندک مدت کامل ومکمل گردید۔
۱۳۴	آن مخزن جود وحیا وسخا بیانتہا حضرت شیخ محمد مینا چشتی و سہروردی کہ از خردسالی زیر سایہ فیض پایہ مرشد ارشد پرورش وتربیت یافت قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت آنحضرت با برکت در سعادت در لکھنؤ شریف شدہ بود		وفات آن عالی درجات جامع کمالات ظاہر ونمود بسال ہشت صد وہشتاد وہشت ۸۸۸ بوقوع آمد	لکھنؤ	ابراہیم بادشاہ	حضرت قوام الدین صاحب	نقلست کہ حضرت قوام الدین را فرزندے بود کہ اسم او نظام الدین مینا نہادہ بود مدام مستدام بخدمت والد ماجد خود برگشتہ مزاج وعاق بیماند وبعد نفاق ازین سبب خاطر فیض مآثر والد از وے مکدر بود وباین حد کہ حضرت قوام الدین بحق آن ناحق شناس بارہا بد دعا فرمود روزے در صحن حجرہ شریف پسر خود بر اسپ سوار شدہ می آمد کہ حضرت بغضب آمدہ گفت اے ناخدا ترس صحن فقیر بر اسپ می آئی اگرچہ باز شد مگر از اسپ افتادہ بمرد پس قطب الدین مرید خود را فرمودند بجانہ فرزندے پیدا خواہد شد نام وے محمد مینا کنی چون این حضرت پیدا گردید در سایہ فیض پایہ پرورش یافت وتربیت کامل ومکمل یافت چون حضرت خواجہ قوام الدین از دار ناپایدار بیرون خرامید بجائے وے حضرت محمد مینا سجادہ مقرر گردید وہادی مردمان گشت۔
۱۳۵	آن مظہر مظہر رب العالمین ناصر حضرت خواجہ شمس الدین طاہر قدس سرہ العزیز ونور مرقدہ	ولادت آنحضرت بسال ہفت صد سی ویک ۔	۱۵۰ سال	وفات آن جامع کمالات صوری ومعنوی بسال ہشت صد ہشتاد ویک ۸۸۱ سنہ	اجمیر شریف		حضرت [illegible] قطب العالمین صاحب	نقلست کہ سوائے مرشد ظاہری از روحانیت قطب العالمین حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری اجمیری صاحب فیضہا حاصل کردہ علم فراست وحفظ مراتب بر تختہ دل چنان منقش نمودہ بود کہ تا دم زندگی آب دہن وبینی در کوچہ اجمیر نینداختہ بود باوجودیکہ تمام تقدم بحضور پیر باطن خود صرف کرد مدام برائے دفع حاجت بول وبراز بیرون از شہر رفت الغرض کار ادب را بدانجا رسانید کہ بطفیل آن کامل ومکمل گردید۔
۱۳۶	آن مظہر انوار ذاتی و صفاتی حضرت شاہ جلال الدین گجراتی در کمالات وکرامات کامل واکمل بود کہ قلم مقطوع اللسان یارائے نوشتن آن نیست قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت آن ذات احسن صفات در گجرات بسال ہشت صد ونود پیوست۔		شہادت آن لعل کان کرامت بسال ہشت صد ہشتاد ویک ۸۸۱ بوقوع آمد۔	گجرات		حضرت پیر پیارا صاحب	نقلست کہ آن سلطان سریر آرائے سلطنت سری وجہری بر تخت ظاہری نشستہ در میدان وغیرہ امورات جاری میفرمود وفرامین مثل شاہان دنیوی بہر جا ضرورت میفرستاد ظاہر حالش از دفاتر شاہی کم نمی بود حاسدان ومنکران حال درویشان بخدمت بادشاہ آن نواح اینہمہ حال بطرز غمازی بیان نمود آن بادشاہ بیخبر از اسرار عارفین لشکر فرستادہ آن رشید سعید وحید زمانہ را شہید گردانید اول از شہادت آن اعذب الکلام الطف الانام سہ بار فرمود یا قہار یا قہار یا قہار چون تیغ بر سر رسید فرمود یا رحمان یا رحمان یا رحمان چون سر از تن معلی فیوض رحمانی جدا شد فرمود یا اللہ یا اللہ یا اللہ بعدہ
۱۳۷	آن ولی اللہ جلی البیان صاحب جاہ وجلال حضرت کاکو شاہ اولاد حضرت بابا صاحب قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت		وفات والا صفات بسال ہشت صد ہشتاد ودو ۸۸۲ سنہ بوقوع آمد	لاہور		حضرت [illegible] صاحب	نقلست کہ رہبر دینی ومرشد یقینی آن مہر خلائق واولاد امجاد رہبران را برائے رہبری کافہ انام خواص وعوام شہر لاہور نامزد فرمود پس انجا وارد شدہ ہزاردر ہزار خلق اللہ را عارف معارف وسالک مسالک گردانید وصدہا مردم کہ مردود ومطرود بودند بہ رہبری آن راہبر کامل ومکمل گشتند
۱۳۸	آن شہسوار ساحت دین متین حضرت حسام الدین کہ مرید اکبر و	ولادت با سعادت آن حضرت با برکت مظہر فیض		وفات آن جامع کمالات ورحمت بے غایات بسال	مانک پور		حضرت نور الدین قطب عالم صاحب	نقلست کہ حضرت خواجہ حسام الدین مینو بایدکہ بروز اول بخدمت مرشد ارشد بر عظمت خود روانہ شدم بجائیکہ من میرسیدم وبخواب شخصی خوش منظر خود بخود بجانب خود میخواند کہ بجانب خود می خواند وبا پیا میفرماید آخر بر کنار دریا برائے عبور آن روزے رفتہ در

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موقعہ مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	خلیفه نامور حضرت نور الدین قطب العالم است مرشد کامل را مرید صاحب اعتقادی شناسد جبل چه داند که مشک چیست و مثل مشک چه داند که صاحب مشک کیست	در حضرت مانکپور بود در ستان خاص است		هشت صد هشتاد و دو است بوقوع آمد ـ فائده معشوق را عاشق خود می شناسد باقی چه داند که وجود معشوق چیست				کشتی نشستم چه بینم که آن صاحب خواب بر کشتی سوار است و بجانب من بانان مهربانی می بیند و چنان معلوم میشد که همراه من است و منتظر من نشسته است الغرض به هر جا دشت و ویران و آبادان میمون شکل را ادر برد خود میافتم و بعض بعض جا این هم سیر موده باید که اکنون نیز نشسته ام چون بمقام مرشد مشرف شدم و دیدار پر انوار حضرت دیدم و شناختم همان حضرت بودند که با با سیر موده بدل خود گفتم مردان خدا چنین میباشند که هر جا شامل حال معتقدان خود میباشند و متمثل می باشند چنانچه روح القدس نزد بی بی مریم و حضرت نبی کریم صور اولیاء کرام ـ
۱۳۹	آن روشن دل و احسن نهاد یعنی شیخ سعد الدین خیرآبادی قدس سره العزیز	ولادت باسعادت خیرآباد است ـ		وفات آن جامع کمالات بسال هشت صد هشتاد و دو سنه ۸۸۲	خیرآباد		حضرت شیخ مینا صاحب رح	نقلست که حضرت مولانا غریب نواز عالم متبحر و عابد و زاهد در عصر خود ملا ثانی بودند و در علوم معروفه نحو فقه و اصول و غیره کتب بشمار ساختند و شرح مصباح کافیه و رساله ملکیه بشرح نوشته اند خود کامل و مریدان هم کامل و اکمل نموده اند چنانچه شیخ صفی و شیخ مبارک سندیله مشهورترین اند و کتاب مجمع السلوک بر مثال خزانه جلالی در ملفوظات شیخ مینا بسیار عمده نوشته اند ـ
۱۴۰	آن کامل و اکمل ولی حضرت شیخ میان جیو که بعدۃ ولایت و کرامت برگزیده روزگار بودند قدس سره العزیز	ولادت حضرت در منڈو بود ـ		وفات آن الاصفات مظهر مظهر جلالی و کرامات بسال هشتصد هشتاد و نهه سنه ۸۸۹ بوقوع آمده است				نقلست که چون آن شناور بحر البحار معانی و معرفت و مستغرق دریای اسرار و جلالیت در حجره شریف اعتکاف نشسته بودند قدم رنجه فرموده بر هر که نظر جلالیت اثر وی حضرت افتادی آن شخص دو روز کامل بیهوش ماندی و نوشته اند که قاضی شهر منکر حال و درویشان بود روزی زیر نظر جلالیت اثر حضرت درآمد دو روز بیهوش ماند چون از بیهوشی برآمد باز در دست آن صاحب معرفت صراحی شراب دید حیران ماند اما چون بخوبی نگاه نمود بجای شراب شیر بود ـ
۱۴۱	آن غواص بحر اعظم انوار الصمد حضرت سید محمد ابن جعفر المکی الحسینی الحسینی که از خلفائے معظم و احبائے اکرم حضرت خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلی است و حضرت را واقف اسرار بر اصرار نوشته اند قدس سره العزیز	ولادت حضرت در سرهند بود و بزرگان آن حضرت از مکه شریف در دهلی آمدند و از انجا در سرهند قیام فرمودند و بسال شش صد هشتاد و شش و نهه سنه ۶۸۴ هـ		وفات آن نخل صفات مصدر فیوضات بسال هشت صد نود و نهه سنه ۸۹۹ نوشته اند ـ فائده میگوید که آنچه بهجه عمر نوشتم در دو سه کل الثقلین بحالات رویا داد و آنحضرت آن تبرکات بر دست علی المرتضی داده و آنحضرت بر دست حسن بصری و آن بر دست عبدالواحد تا دست خواجه نصیر الدین رسیده و شاباش گردید	سرهند		خواجه نصیر الدین محمود صاحب رح	نقلست که حضرت صاحب مقامات توحید و تفرید آنچه از نازک و باریک حالات و مدارجات خود مینویسید جای عقل نیست که در آنها او رالک کند از کاملان و فاضلان کلان شمار شدند و آنچه از دعوائی خود درج کردند عقل خود ناچیز و نابود دانسته در بحر تفکر مستغرق میگردد کتب های تصانیف حضرت بشمار و پر از اسرار ها هستند بحر المعانی آنست که از بیان شده اسرار و معانی عقل انسانی را گردان میسازد و برای دو کتب و صد نمود دقائق المعانی عقل از شنیدن اسمها حیران دیدن چه درجه نماید و در اسرار روح هم نوشته است و ملتسب نامه تحریر فرموده و در ان نسبت آبائی را بسیار شرح قلمبند کرده است ـ و در بحر المعانی به تحریر آورده که مدت شصت سال در علم ظاهری بودم و برای حصول و کمال کوشیدم و از محبوب ازل و مقصود مطلب ابد غافل بودم حالا می بینم آنچه دیده میشناید وی شنوم آنچه گوش میشنود و نیز در ان کتاب احوال اوتاد و اقطاب و افراد و همگی رجال الله و بیان اعداد اسامی و مراتب و احوال اقسام اصناف ایشان مفصل نوشت و میگوید که با همه و جمله ملاقی شدم و فیضها گرفتم و آنجماعت خلق ما الله کوهستانی و غیره بیان سیر مانده که ظاهر حال از فهم و درد و ست و میگوید که مخلوقات بسیار دیدم که خواهش آنها شکم در خان است و میگوید در همگی مخلوقات دوکس معشوق اند حضرت عبدالقادر جیلانی و شیخ نظام الدین اولیاء رح
۱۴۲	آن بزرگ با همت از بعث دنیوی جلاوه شیخ محمد ملاوه قدس سره	ولادت باسعادت در قصبه ملاوه ملک هندوستان		وفات آن جامع کمالات بسال نهصد کامل سنه ۹۰۰ مصرعه تاریخی	قصبه ملاوه ملک [illegible]	سلطان سکندر لودی	حضرت شیخ [illegible] جلال	نقلست که حضرت در ریاضات و مجاهدات و کشف کرامات کامل و اکمل بودند نوشته اند که باری در خانه فیض کاشانه حضرت آتش افتاد چنان بسوخت که از اثاثه چیزی نماند و غله شالی که در دو غله خانه بود آن هم خاکستر گردید وقت کاشتن غله مذکور قریب بود حضرت خاکستر را غله دانسته بر زمین که

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشد رشید	خلاصه کیفیت
ایضاً	دروجد وسماع لیل ونهار میماند	علاقه قنوج است		ازخزینه وصال او زبیر محترم گیر	″	″	″	که قابل کاشتن بود بجائی تخم انداخت بحکم قادر حی لایموت چنان غله پیدا گردید که مردمان خرد کلان حیران ماندند بادشاه شنید شکر کرد که در ملک ما فقراالله یعنی چنین کاملی فقرا هستند بسیار خوش شده
۱۴۳	آن چشم نهاده بر امید غفاری حضرت شیخ جنید حصاری رحمة الله الباری	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در حصار بود		وفات آن جامع کمالات بسال نهصد سنه ۹۰۰ بوقوع آمده است	حصار	سلطان سکندر لودی	بزرگان خود۔	نقلست که حضرت غریب نواز از اولاد و امجاد حضرت شیخ فرید شکر گنج بودند نوشته اند که گذاره و قوت آن برگزیدهٔ آفاق بر کتابت قرآن کریم واجب التعظیم میبود لیل و نهار آن برگزیده دین و دنیا در این کار مصروف می ماند یکی کتابت کلام الله که نعمت عظما است دوم عبادت و ریاضت پروردگار خود جل شانه و عم نواله
۱۴۴	آن منور منور الودود حضرت شیخ محمود راجن نام محمود ملقب راجن ابن شیخ علم الدین از خاندان کمال الدین علامه	ولادت آنحضرت بابرکت پیران پٹن نوشته اند۔		وفات آن جامع کمالات و صاحب برکات روز جمعه صبح صادق تاریخ دوم بلکه بیست و دوم ماه بسال نهصد و یک سنه ۹۰۱ھ	[illegible] در احمد آباد و بعده در پیران پٹن آسوده اند۔	سلطان سکندر لودهی	حضرت عزیزالله متوکل۔	نقلست که ایشان حضرت مرید و خلیفه پدر عالی گوهر خود حضرت شیخ علم الدین هستند و خرقهٔ خلافت در خاندان عالیشان سلسله سهروردیه شطاریه از حضرت قاضی قازن پوشیده اند و نیز ایشان یکی خرقه از برادر خود حضرت رکن الدین کان شکر عطا رشده است و اجازت خرقه مغربیه از حضرت احمد کهتو و اجازت خرقه خلافت چشتیه قدسیه از شیخ عزیزالله متوکل و از حضرت زاهد نیز نوشته اند بزرگان کامل و اکمل بوده
۱۴۵	آن بزرگ سعید رشید در ثقلین حضرت جناب شیخ حسین ناگوری جامعی بود میان علوم صوری و معنوی صاحب ریاضت و مجاهدت بود قدس سره العزیز و نور مرقده۔	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در ناگور نوشته اند بلکه از خاص مقام ولادت خاطر جمع نگردید۔ که کجا تولد ایشان بصدور و ظهور آمد۔ -		وفات آن منور نور شریعت و طریقت و حقیقت جامع کمالات مخزن و معدن کرامات بسال نهصد و یک سنه ۹۰۱ بوقوع آمده بیت تاریخی ازخزینه ۵ عارف متقی بیت تاریخش ۹۰۱ هم بفرما نام خلص حسین ۹۰۱				نقلست که آنحضرت در ذوق و شوق عشق و محبت الهی مراتب عظیم میداشت تا مدتی مزید خدمت پیر کبیر روشن ضمیر در گجرات ماند بتحصیل علوم دینی و کسب امور یقینی در آنجا حاصل نموده در آن ایام که قصبه اجمیر شریف محض غیر آباد و جایگاه دد و دام و جانوران وحشی بود و هنوز خانقاه شریف نیز عمارت نشده بود این مرد بهمت بنا عمارت مزار شریف آغاز نمود و بوقت فراغت در حجره شریف خواجه بزرگ در ریاضت و بندگی مصروف میماند و مجاورت میکرد چون حضرت را باطن مجاورت و خدمت گذاری دلپسند گردید با بشارت روحانی بهر ارشاد تلقین و تعلیم خلق الله ارشاد بناگور فرمودند نقلست که روزی حضرت عرس شریف جد امجد نموده مردمان را طعام داد و خود برای افطار قدری نان و لوازمات برای شام نگهداشت در این اثنا چهار کس شخص در آن حالیکه از سر انگشتان هم جاری بود طعام طلب کرد حضرت همان طعام را داد خوردند و باقی پس خورده برای حضرت داده گفتند که این پس خورده بخورید وقت افطار بود خوردند اشخاص مذکور که فرشتگان بارگاه الهی بودند برفتند و بر حضرت اقلیم بزرگواری مفتوح گشت۔
۱۴۶	آن [illegible] حضرت راجی حامد شاه اصل نام شهاب الدین است از سادات کرام قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در گردیز کردو برادر از آن ملک در هندوستان آمده اند		وفات آن عالیصفات جگرگوشه سرور کائنات بسال نهصد و یک سنه ۹۰۱ بوقوع آمده	مانک پور هندوستان		حضرت حسام الدین مانکپوری	نقلست اگرچه حضرت بابرکت گل گلزار سیادت و نقابت بلبل شاخسار صفوت و نجابت را از علوم صوری مایه بقدر احتیاج بود اما باعث طاقت و قوت باطنی حضرت غریب نواز هزارها مردمان ملکی غیر ملکی ذی مقدور و رو اهل دانش و بینش بر دروازه فیض انداز آن حضرت محتاج و صاحب احتیاج بودند و بهره یاب میگشتند و حضرت نور علی فرزند آنحضرت بودند۔
۱۴۷	آن مالک مملکت علوم باطن و ظاهر حضرت حسن طاهر مرید حضرت راجی حامد شاه و تکمیل یافته از حضرت نور علی شاه قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت والا درجت صاحب حشمت و شوکت ملک بهار است		وفات آن جامع کمالات بتاریخ چهارم ماه ربیع الاول بسال نهصد و نه سنه ۹۰۹ بوقوع آمده بیت تاریخی ازخزینه	[illegible]		حضرت راجی حامد شاه و سید نور علی شاه	نقلست که روزی برادران سلطان سکندر بادشاه بخدمت آن سلطان سلطنت ولایت و کرامت برای حصول مملکت دهلی دعا خواستند ذات شیخ او شان را از بلای بغض و کینه که در صندوق سینه بحق بادشاه دین پناه میداشتند مانع شدند و از زبان فیض ترجمان فرمودند که حقتعالی جل شانه و عم نواله او را حکمرانی عطا فرموده است پس مناسب آنست که از دست حسد که دائمی همایست برو نیاید بحکم آنکه در عالم اسباب آمدن و بذریعه عقول و افهام علوم خواندن و همگی مدارج عقلی و نقلی حاصل کردن برای آن میباشد که بوساطت این همه مدارج نفس حرون بحیوان موسی و هارون علیهم السلام

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ونور اللہ مرقدہ یگانہ کامل و مکمل و از فضلائے اجل میبود غفر اللہ لہ	″		ہر دو تاریخ رحلتش بود زیب فیض است ۹۰۹ھ قطب حق مخدوم ۹۰۹ھ	″	″	″	منقاد و ذلول شود و تذلل و مسکنت نماید چون ہمہ حال خیر خواہی و نصیحت وہی بادشاہ را واضح شد بحق شیخ نہایت رضامند گردید بلکہ در دہلی آورانیدہ در دہلی سکونت پذیر کنانید حتی کہ ذات شیخ بہ تعلیم و تلقین مردمان فیض یاب گردانید و در دہلی وفات یافت
۱۴۸	در شوق و محبت الٰہی ہشیار سور دغبایات پروردگار حضرت بختیار کہ از محبان خالص و محبوبان مخلص حضرت شیخ احمد عبد الحق بودند قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	از ولادت باسعادت حضرۃ روایت تسلی بخش بدست نیامد واضح می شود کہ از ہند نیستند بلکہ از غیر ملک آمدند۔	۱۱۲ سال یا ۱۱۵ سال	وفات آن والا صفات مظہر مظہر عنایات بے نہایات جامع کمالات بسال نہہ صد و نہہ سنہ ۹۰۹ بوقوع آمد۔ بیت تاریخی از خزینہ [illegible]	ردولی	سلطان سکندر	حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب رحمۃ	نقلست کہ حضرت در اوایل غلام سوداگرے بود کہ او سوداگری جواہر و گواہر میکرد روزے آقائی وے در ردولی آمد بختیار را نظر بر عالیجناب فیضمآب فیض یاب حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب افتاد و معتقدان آنحضرت شد ہر صبح و مسا بخدمت شیخ آمدے و دور تر استادے تا شش ماہ کامل برین منوال آمد و رفت بدستور ماند اما ذات شیخ گاہی این سمت بر وے نگاہ نفرمود و نہ التفات فرمود و نہ پرسید کہ تو کیستی از کجا آمدی بعد شش ماہ چنان نظر فیض اثر بر وے انداخت کہ یک لخت بیہوش گردید چون بہوش آمد بگستاخی بکمال شیخ را گفت کہ تو این چنین نعمت عظمیٰ داری و خلق را محروم میگذاری شیخ او را بار بار ازین سخن منع میفرمود حتی کہ کامل و مکمل نمود نقلست کہ روزے شیخ فرمود بختیار کہ در کہ در صحن یا چاہ بکنی ہمان وقت کلند آورد و کاویدن چاہ آغاز نمود و آب آورد باز شیخ فرمود کہ بختیار چاہ را از خاک مدفون کنی و بر وے چبوترہ سازی بختیار ہمانطور کرد و نہ پرسید کہ چرا نقلست کہ روزے شیخ بر در حجرہ نشستہ بود و بختیار بخدمت استادہ شیخ فرمود بختیار حجرہ را می بینی گفت دیدہ ام [illegible] بختیار اگر چیزے بکار باشد بگیر عرض کرد قبلہ مرا حضور بکار است چیزے دیگر بکار نیست شیخ فرمود [illegible]
۱۴۹	آن خدا دوست صاحب علم و الحیا حضرت شیخ محمد عیسے جونپوری قدس سرہ العزیز۔	ولادت حضرت بابرکت در جون پور بود۔		وفات آن معدن توجہات بسال نہصد یازدہ سنہ ۹۱۱ بوقوع آمدہ	جونپور		حضرت شیخ فتح اللہ [illegible]	نقلست کہ شیخ احمد عیسے از اکابران شہر دہلی بود بوقت آمدن امیر تیمور و مکدر بودن اوقات عزیزان شیخ احمد عیسے بجونپور رفتہ سکونت پذیر شد و حضرت محمد عیسے متولد و جوان شد علوم ظاہری فراغت یافتہ بخدمت شیخ فتح اللہ بیعت صوری و معنوی ممتاز گردید نقل است کہ شیخ محمد عیسے مدام در مراقبہ بودے چنانچہ گاہی از مراقبہ سر بر آوردہ باز [illegible] وے حضرت ہمیشہ خبرش نبود و پرسید کہ این انبار از کجاست از کثرت مراقبہ گردن وے کج بود۔
۱۵۰	آن نبو معرفت الٰہی منور ولی حضرت عزیز اللہ متوکل پیر شیخ باجن کہ مرشد علی متقی است قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن بلند صفات منبع فیوضات بسال نہصد دوازدہ سنہ ۹۱۲ بوقوع آمدہ است				نقلست کہ روزے شخصے اہل دولت خداوند حشمت و شوکت برائے زیارت حضرت بزرگوار آمد و آنجا از کسے از فقرا شکایت روغن سیاہ شنید بیکبارگی خود روغنی سیاہ بسیار برائے چراغ افروزے بخانہ آن چراغ ہدایت فرستاد فرزند حضرت بلا اطلاع والد گرفتہ بکار آورد چون آن شمع شبستان توکل را حال واضح گشت روغن بفقرا داد و نیز خرچ خانگی بقدر سد رمق داشتے باقی ہمسایگان را عطا کردے و برائے آیندہ چیزے ذخیرہ نداشتے حتی کہ آب [illegible]
۱۵۱	آن گوہر دریائے معانی حضرت شیخ احمد مجد شیبانی فرزند ارجمند ملک القضات والاحکام قاضی مجد الدین ابن قاضی تاج الدین الفضل ابن	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت بسال ہشت صد سی و سہ ۸۳۳ھ در بقعہ نارنول و نشو نما در اجمیر شریف	۹۴ سال	وفات آن عالیذات جامع کمالات تاریخ پنجم ماہ صفر المظفر بسال نہصد بست و ہفت سنہ ۹۲۷ فایدہ رسد در نارنول	[illegible]	سلطان سکندر	حضرت خواجہ حسین ناگوری	نقلست کہ مدام و مستدام طریق آن دریائے عمیق عبادت الٰہی بادہ نوش رحیق محبت ذات کبریائی چنین میبود کہ نیم شب بحکم مقدس مولانا حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ رفتہ نماز تہجد بجا آوردے و چون نماز فجر ادا کردے تا ادائے نماز چاشت نشستے و با کسے کلام نکردے نماز چاشت ادا کردے و اوراد معتاد پرداختے بعدہ درس علوم ظاہر گفتے و بوقت دو پاس روز بخواب قیلولہ حسب عادت بخفتے چون برخاستے نماز ظہر ادا فرمودے و بعد ازین وظائف ہمگی و جملگی تا نماز عصر تمام نمودے نماز عصر تمام کردہ تفسیر مدارک حسب عادت پیران کبار رضا لاتبار در تمام و کمال مردمان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	قاضی شمس الدین از اولاد امجاد حضرت امام محمد ابن حسن شیبانی بزرگان حضرت از ملک شام رسیدہ بودند اول اول در کوفہ آمدند۔	شش برادران حضرت دیگر نیز بودند ہر یک نیک بخت و متدین و کلان ترین این حضرت بود و ہم یک برادر حقیقی جناب فیض بخش و فیضیاب بود۔		بودند کہ الہ دین مجذوب حاضر شد و گفت شیخا ترا در آسمان میطلبند فوراً در ناگور رسیدند سہ بار اللہ اللہ اللہ گفتند و بخدا پیوستند دو مصرعہ از خزینہ ہست محبوب نبی نیکو خصال ۹۲۷ نیز شد حاصل تاحمد خیر دین ۹۲۷				حاضر مجلس وعظ گفتے و در بیان آیات وعد و عید بسیار و بشمار گریستے و در گریہ حال خود چنان ذلیل کردے کہ چشمان حضرت تمام سرخ و مرید بودند در روش پیران کبار یعنی خواجہ حسین و خواجہ حمید الدین نیز ہمین بود و چون ربیع الاول آغاز شدے ہمہ ایام دوازدہ روز عرس حضور پاک جناب صاحب التاج والبراق صلے اللہ علیہ وسلم بہ توسیع فراخ دلی نمودے و در تمام عشرہ محرم الحرام بر فرش زمین بخفتے و در ہر دو ماہ یعنی ربیع و محرم جامہائے نو و شستہ نپوشیدے و تمام روز کوزہ و غیرہ آوندہا از شربت و آب شیرین کردہ بر دروازہ ہائے اہلبیت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم رسانیدے و بیوگان و یتیمان و غیرہ ابرار و ارواح پاک شہدائے کربلا نوشانیدے الغرض ہمہ افعال و اعمال نیکوترین داشتندے و بقایا اعراس مبارک صحابہ کرام و مشائخان عظام نیز ترتیب وار انجام کردے۔ نور اللہ مرقدہٗ۔
۱۵۲	آن فرخندہ خو نیکو حضرت شیخ سیدو مرید پاک اعتقاد حضرت حسام الدین مانکپوری قدس سرہ العزیز و مانک پور در خاص ہندوستان است	ولادت باسعادت آن معدن سعادت [illegible]		وفات آن جامع کمالات بسال نہصد سی و نہ ۹۳۹ سنہ بوقوع آمدہ تاریخ از خزینہ۔ تاریخ وصال آن شہ دین ۹۳۹ بگو سید و علی سیرت	مانکپور ہندوستان۔	سلطان سکندر	حضرت حسام الدین مانکپوری	نقلست کہ حضرت غریب نواز فیاض بے اندازہ در اوائل بخدمت سلاطین بود از صحبت ملوک مال و متاع بسیار رسیداشت چون جاذب حقیقی بخود کشید پس ازان ہمہ مال متاع دست بردا و بخدمت مرشد خود بوجہے مشرف شدہ آنچہ از پیران بود خود بخود گرفت و جاذب حقیقی چنان بخود کشید و کہ با دنیا و دنیا داران ہرگز ہرگز سیرش نماند و گویند کہ سابق برہنہ و زنے عاشق بود و در عشق وے جامہا پاریدہ میداشت روزے زنے گفت جامہا پاریدہ میداری آنرا نیز بعشق آلہی مبدل ساخت و شاعر ہم بود این بیت از وے است ؎ دل گویدم سید و بگو احوال خود را مو بمو + آندم کہ خود می آیدم سید و کجا گفتار کو۔
۱۵۳	آن ملک الادبا مخزن العلوم التعیمنی منزل العلوم روشن شمع دین متین حضرت جمال الدین جمن ابن شیخ محمود راجن او لاد کمال الدین علامہ قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت [illegible] در [illegible] پیران [illegible] است۔		وفات آن جامع کمالات بتاریخ بستم ماہ ذی الحجہ و صاحب کتاب گلزار ابرار نویسد بیست نہم ربیع الاول بسال نہصد چہل و شش در چانپا شہید گردید۔	در [illegible] با قصبہ چانپا۔		حضرت والد ماجد خود۔	نقلست کہ تاریخ شہادت حضرت ازین مصرعہ گرفتہ اند مصرعہ شہید خنجر تسلیم عمر جاودان دارد۔ و اولاد امجاد این حضرت در بیرم گانو موجود است کہ از شہر احمد آباد بیست کروہ بعید است و ایشان حضرت عالم علوم صوری و معنوی بودند و جد و سماع را بسیار دوست میداشت و شاعر بود این ابیات از دیوان اوست۔ از غزل وے ہستند ؎ عاشق و معشوق عشق اینجا یکے است + در دو چشم و قلم پیدا یکے ست + قطرہ و موج و حباب از بحر شد لیک موج و قطرہ دریا یکے است + پیش غافل صد ہزاران صورت اند + پیش عاقل صورت و معنی یکی است صورت حوا و آدم آفرید + در حقیقت آدم و حوا یکے است + علی ہذا القیاس صحیح دیوان است
۱۵۴	آن دریدہ بیکار رحمت بکیران حضرت محمد حسن فرزند کلان حضرت محمد طاہر یعنی حسن طاہر کہ حضرت ولی کامل و مکمل بودند قدس سرہ العزیز۔	ولادت حضرت بابرکت باسعادت در جون پور است و اقامت او در آگرہ بود۔		وفات آن الاصفات جامع کمالات بتاریخ بیست ہفتم ماہ رجب المرجب بسال نہصد چہل چار ۹۴۴ سنہ بوقوع آمد۔	آگرہ		حضرت [illegible] والد بزرگوار [illegible]	نقلست انیس الاخبار کہ چون حضرت از خلوت خاص برون آمدے ہندو آمدیدے خواہ اہل اسلام والاسلام را تکبیر گفتے و تعجب کردے اگرچہ نسبت ارادت و بذریعہ پدر بزرگوار در سلسلہ چشتیہ است اما زیادہ در سلسلہ شریفہ قادریہ منضبط و مربوط بود و نوشتہ کہ بعد ادائے نماز عصر بر در حجرہ چنان منتظر وار نشستے کہ گویا کسے در انتظار آمد محبوب است و چون از نماز شام فراغت یافتے دروازہ حجرہ را مسدود کردی۔ و چراغ روشن کردہ بہ تحریر مشاغل شدے رسالہ در تصوف نوشتے و بانبارہ نمودے و ازین سبب این حضرت او ما خیالی می گفتند و حضرت شیخ فضل اللہ اعظم و شیخ عبدالحق دہلوی مرید ایشان است
۱۵۵	آنحضرت بزمرۂ خدا پرستان مانوس حضرت	ولادت حضرت با برکت در قصبہ گنگوہ		وفات آنجامع کمالات بتاریخ بیست و دوم	گنگوہ		حضرت [illegible]	نقلست اگرچہ وفات شیخ بظاہر حال بیعت و ارادت از شیخ محمد میداشت لاکن سلسلہ باطنی وے بشیخ احمد عبدالحق منضبط و مربوط بود و از روحانیت آنحضرت فیض رسید و ایشان از اکتابی است

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	وصال باکمال	عمر شریف	موضع مزار	بادشاہ عصر	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	عبد القدوس ابن حضرت ازمریدان شیخ محمد ابن شیخ عارف ابن شیخ احمد عبد الحق چشتی صابری است قدس اللہ سرہ العزیز۔	نوشتہ اند۔ فائدہ شبے مردمان را اطلاع آمد آتش دادند کسے اعتبار نکرد آخر شہر بسوخت۔	بیست سیوم ماہ جمادی الثانی بسال نہصد و نوزدہ ۹۱۹ سنہ یا نہصد چہل و پنج ۹۴۵ سنہ بحالت حبس شاہی بوقوع آمد		”	”	”	موسوم بانوار العیون ترتیب دادہ شدہ بہ ہفت فن فن اول در مدح شیخ احمد عبد الحق وغیرہ حالات چنان وچنان تحریر کردہ کہ گویا عقل انسان از دیدن حیران و پریشان سرگردان میگردد نقلست از مدح الفلاح کہ شیخ عبد القدوس را مادر زاد بود کہ اگرچہ خرد سال بود از وقت طفلی تیر دعا و بددعا بہ ہدف قبولیت می افتادے و برائے قوت حلال کار زراعت را منظور کردہ بودند۔ و چون غلہ پیدا شدی اصل بدر و یشان میداد نقلست کہ اول بحکم شاہی بر مسند صدر آرائی مامور بودند اما سلطان زمانہ را از وے کدورت پیدا شد در حبس فرستاد در انجا فوت شدند۔
۱۵۶	آن سلطان العلماء فی العالم در مندان را دستگیر حضرت عبد الکبیر فرزند ارجمند حضرت عبد القدوس بودند قدس سرہ العزیز۔	ولادت حضرت در گنگوہ بودہ است۔	وفات آن جامع کمالات بتاریخ ہشتم ماہ ربیع الثانی بسال نہصد چہل و ہفت ۹۴۷ سنہ بوقوع آمدہ است۔		گنگوہ		حضرت والد ماجد خود۔	نقلست کہ این حضرت در علوم و فنون صوری و معنوی کامل و قابل بودند و صاحب کمالات و کرامات نوشتہ اند کہ روزے سلطان سکندر کہ دران زمانہ بود معہ دو نفر ملازمان کہ در رسالۂ وے بودند بخدمت شیخ برائے امتحان بزرگی شیخ رفت و در راہ گفتند اگر شیخ فلانا و فلانا اشیاء نہایت عمدہ برائے ما درست کردہ داد بزرگ و رہنما خیر چون بخدمت بادشاہ رفتند بادشاہ ہمان اشیاء را درست کردہ داد سموسہ برائے سلطان آمد و یخنی پیش ملک بڈہ نہادند و حلوا پیش ملک احمد نہادند پس خوردند و حیران شدند کہ حق تعالیٰ دوستان خود را ہر طاقت دادہ است۔
۱۵۷	آن جامع علوم موفوری حضور جناب بہاؤ الدین جونپوری کہ بزرگ کامل بود قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت در چون پور است	وفات آن جامع کمالات نیکو صفات بسال نہصد چہل و ہفت ۹۴۷ سنہ بوقوع آمدہ		جونپور		شیخ [illegible]	نقلست کہ آن صاحب علوم صوری و معنوی و عامل کامل بود نوشتہ اند کہ بارے حضرت شیخ حسین اول عمل کیمیا داد و ارشاد کرد کہ این کامل کامل عمل کن حضرت بہاؤ الدین فرمود یعنی دست بستہ عرض نمود قبلہ آنجا کہ فیض ظاہری باطنی آنحضرت باشد مرا این بیوفا عمل توبہ است کہ ذات حق تعالیٰ جل شانہ آن ذات کرام را برائے این غریب بلکہ باقی جہان نعمت عطا بید افرموده است شیخ را این تقریر دلپذیر پسند او فتاد ابواب مہربانی برائے مفتوح فرمود کہ کامل و مکمل کرد و رحمت نمود
۱۵۸	آن مالک سلطنت بردباری عمیرے و نیکوکار حضرت شیخ خانو گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ الباری	ولادت حضرت بابرکت در گوالیار بودہ۔	وفات آن جامع کمالات نیکو صفات بسال نہصد چہل و ہفت ۹۴۷ سنہ بوقوع آمدہ		گوالیار		حضرت حسن گوالیاری	نقلست کہ حضرت بخرقہ خلافت از شیخ اسماعیل فرزند ارجمند حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ سرمست پوشید و فیض روحانی از محبوب رحمانی حضرت خواجہ معین الدین اجمیری حاصل نمود۔ چنان ولی کامل و مکمل و مرد بزرگ اجل گشت کہ قلم را طاقت تحریر و زبان را امکان تقریر نیست و نخواہد بود حتی کہ لائق فائق و کامل اکمل گردید و بمرتبہ بالا رسید۔
۱۵۹	آن اورنگ آرائی و رونق افزائی مملکت دین متین محمدی و نائب مناب شرع شریف احمدی سر دفتر دفاتر تحسین حضرت علاؤ الدین اجودہنی قدس سرہ العزیز از اولاد امجاد حضرت باباصاحب بودند	ولادت باسعادت حضرت بسال ہشتصد و نود و دو ۸۹۲ سنہ	وفات آن جامع الاصفیاء بسال نہصد و چہل و ہشت ۹۴۸ سنہ بوقوع آمدہ		دہلی		فیض روحانی از حضرت نعمت اللہ ... از حضرت شیخ قطب الدین بختیار	نقلست کہ آن حضرت غریب نواز جامع علوم ظاہری و باطنی بود صاحب نوشتہ اند کہ شخصے پیش آن فرخندہ کیش و برگزیدۂ آفاق تریاق آورد آنحضرت سلطان التارکین عطائے وارد کردہ بلقمۂ وے بخشید و فرمود کہ نزد ما تریاقیست کہ اگر تراچشم دل بودے بنمودمے تاہم ہمچنان ظاہر بین بہ بین و انصاف کن کہ کدام تریاق ترقی پذیر است پس حضرت کنجشک را حاضر آوردہ و در حلق وے زہر ہلاہل انداخت کہ فی الفور بمرد اہل مجلس حسب الامر او طلبا کنجشک را در عالم اموات یقین کردند باز ہمانوقت از شیخ یک قطعہ کاک لنگر شریف حضرت قطب الدین بختیار کاکی باریک کرد کہ نزد وے تبرکاً موجود بود و در آب حل کردہ در دہان کنجشک مردہ انداخت فی الفور آن پرندۂ مردہ پرواز نمود آن شخص کہ ذکرش شد حالات کرامات حضرت دید از حیرت قدرے بہوش و قدرے بیہوش اجازت یافت۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصۂ کیفیت
۱۶۰	آن مالک ممالک ابدی وحکمران ولایت سرمدی سرفتر عارفان باتمکین درویشے حضرت جلال الدین قریشی نقیر زندمول وخاطر خطیر بود قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فائدہ بقوت روحانی ہفتصد بیست وپنج علوم شائستہ مے دانست		وفات آن مظہر فیوضات مصدر عنایات بسال نہصد چہل وہشت ۹۴۸ھ وحضرت از شوق مرشد این ابیات می خواند دریغا مونس تنہائی ما دریغا سرمۂ بینائی ما دریغا رفت دولت از سر من ہمای بر پریساز کشور من	[illegible]		[illegible]	نقلست کہ حضرت در سلسلۂ شریفہ چشتیہ احوال مملو از کرامات عجیبہ ومقامات غریبہ میداشت سالکی بود کہ گاہی عالم متدین ومخزن معدن فیض ورحمت میشد وگاہی بحالت مجذوبی تعلق بویرانہ ودشت پُر وحشت وہیبت میرفت وآنجا میماند وگاہی نماز باجماعت میخواند وگاہی جماعت را شکستہ وپیشتر تحریمہ می بست الغرض بزرگے بود عالی ہمت وبزیبت میبود اگر حالات آن خجستہ صفات من کل الوجوہ نوشتہ شوند حتی کتابے کثیر الحجم خواہد بود لہذا تبرکاً شمہ از ان نوشتہ آید یا نوشتہ شد۔ نقلست کہ روزے پیش سلطان جلال الدین ذکر کیمیا گران جاری بود حضرت بنام کیمیا گران تف زد اتفاقاً طشت مسی موجود بود وقریب بود بر آن از اعتقاد ہمگی طشت زرین شد ودیگر کرامات بسیار اند
۱۶۱	آن نور العیون جناب پیغمبر آخر الزمان آن لخت دل حضرت شیر یزدان کامل ومکمل ولی حضرت سید سلطان بہرائچی کہ از خاندان سادات کرام است قدس سرہ العزیز	ولادت آن طبل شاخسار سیادت ونقابت در بہرائچ کہ دیہے مشہور ومسکن فقر است		وفات آن عالی مصدر توجہات وجامع برکات بسال نہصد چہل ونو ۹۴۹ سنہ بوقوع آمد از خزینۃ الاصفیاء	جونپور	بابر بادشاہ	حضرت علاؤالدین اجودھنی۔	نقلست کہ حضرت ایشان زندہ دل وہ درویش پرہمت وباہیبت وکامل اکمل بود واز خاندان سلطان رہ تلقین گرفت وفائدہ مند گردید ودر پوشاک اکتفا بلباس کہ ستر عورت اکتفی بود میداشت ہمگی وجملگی اوقات سر برہنہ گشت گاہی باجماعت فقرا وگاہی تن تنہا بسر میبود وضرب ذکر جہرے کہ بر قلب صنوبری شکل خود میزد معلوم میشد کہ آواز سنگلاخ است گویند کہ حضرت با ہندو زنے محبتے بود وآن مسلمان شدہ در حویلی حضرت داخل شد محمد زمان خان کہ از اقارب بابر بادشاہ بود برائے استغاثہ ورثائے وی نو مسلمہ باسم حضرت نوشت کہ بانو سپرد ہندو آن بکنید ورنہ مورد عتاب شاہی خواہی بود حضرت تیغ برہنہ کشیدہ از حویلی برآمدہ فرمود این را مسلمانگی نمی گویند کہ آدمی مسلمان شدہ را اسپر کافران کنیم اگر درارادہ جنگ باشید بیائید تا خدا تعالیٰ چہ کند
۱۶۲	آن سرور کافۂ انام حضرت علی قوام کہ از خاندان سادات کرام بود از عظام بیعند مرید وخلیفہ شیخ عماد الدین رح جونپوری قدس اللہ سرہ العزیز نہایت کامل ومکمل بود۔	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در سوانہ کہ مشہور ترین قریہ است بظہور پیوست		وفات آن عالی مخزن کمالات معدن کرامات بسال نہصد پنجاہ ۹۵۰ سنہ بوقوع آمد از خزینۃ الاصفیاء سال وصالش چو جستم زدل ۹۵۰ گفت کہ مخدوم علی ولی	جونپور		حضرت بہاؤالدین صاحب	نقلست کہ حضرت سید علی از ارباب کمالیت واصحاب قبولیت صاحب سکر وحال وجذب کمال بود ووجد بیشمار میکردند اما حالت آنجناب بیک نمط نبود گاہی بلباس فاخرہ صلحا وعلما وامرا خود را می آراست وگاہی پوشاک سپاہیانہ دل خوش مینمود ونعمت عظمے کمالات از دروازہ فیض حضرت بہاؤالدین جونپوری بوی عطا بود وابواب فتوحات بی نہایات بروح مفتوح بود ہیچ لحظہ ولمحہ وساعت از فتوحات خالی نبودے چہار مستورات در عقد نکاح خود منعقد میداشت اما ہر چہ از غیب میسر شدے آنرا بے عیب دانستہ از انصف نصف میفرمود نصف اہل مستورات را دادے ونصف خرچ لنگر بفقرا نمودے وتوکل چنان بود کہ بجز عطیہ پروردگار خود چیزے از غیر نخواستے روزے کوزہ آب بشب موجود نزد وی نبود وتشنگی غالب از کسے نخواست نوبت بہلاکت رسید چہ توکل را نشکست آخر از غیب کوزۂ آب برسید
۱۶۳	آن پیر کبیر روشن ضمیر از مشاہیر آفاق حضرت شیخ عبدالرزاق جھنجھانہ کہ خلیفہ حضرت محمد حسن طاہر بود قدس سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت بابرکت در [illegible]		وفات آن والا صفات جامع کمالات منبع فیوضات مخزن عنایات بسال نہصد چہل ونہ ۹۴۹ سنہ بوقوع آمد۔ یا ۹۵۰ سنہ نوشتند	جھنجھانہ		حضرت محمد حسن طاہر صاحب	نقلست کہ ذات مصدر توجہات مظہر فیوضات بے نہایات کشف قبور وملاقات ارواح پاک ہر سلاسل وہر اصناف بابرکات اولیا کرام ومشائخ عظام چہ حضرات خواجگان وجناب غوث الاعظم بدرجۂ خاص بود وقتیکہ آن جامع کمالات را ارادہ دلی دیدار سعی با ارواح معصوم بودے ہمان ملاقات بلا دیر دیگر وقت میسر شدے واہل تواریخ مینویسند کہ با اہل بیت اطہر جناب رسول الثقلین محبتے والفتے کمال میداشت بارے یکے سید صاحب بعلتے بدست یکے امیرے گرفتار بود حضرت ضامن وے شدہ او را بھوری از شہر برہان فرستاد وخود بجائے وے نہایت محنت وخرابی اضطرابی کشید وزیر بار گران ماند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۱۶۴	آنحضرت یکے از سادات موسوی معروف بحضرت یوسف کہ مشہور اسم شریف وے جوسی بود از اولاد امجاد حضرت بابا صاحب قدس سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت بابرکت در اجودھن بود۔		وفات آن عالی صفات بسال نہصد پنجاہ ۹۵۰ھ از خزینة الاصفیا [illegible]	برہان پور		پدر عالی قدر	نقلست کہ حضرت یوسف از اولاد امجاد جناب شیخ فرید الدین گنجشکر ہستند سلسلۂ آبائی جنیش چنین میشود کہ شیخ یوسف ابن شیخ محیط الدین معروف شاہ جیطو ابن شیخ الدین مشہور شیخو ابن شمس الدین ابن نصیر الدین ابن بدر الدین سلیمان ابن حضرت سیدنا فرید الحق والدین نوشتہ اند کہ روزے آن نیک اصل سعید ازل را از عالم لاہوتی در عالم ناسوت ندائے غیبی کہ آن فرمان رب الارباب لاریبی بود در رسید بمجرد اصغائے آن ندا لبیک لبیک گویان و پویان پویان براہ حرمین شریفین گردید بعد الفراغ ہر دو زیارات اقدس در اندلس رفتہ امیر ملک الحکام را از زیارت خود مشکور و ممنون موفور فرموده ازانجا در اجودھن رسید باز معہ اہل و عیال نیک اعمال خود در برہان پور وارد گردید و مردمان آنجائے بنور تعلیم و تلقین خود منور فرمود حتی کہ ہمانجا از جہان فنا رکوچ فرمود۔
۱۶۵	آن عاشق الرحمان فانی الذات ایزدی حضرت الہان پانی پتی اصل نام شریف آن اشرف الزمان عبد الملک و لقب آن امان مرید حضرت حسن طاہر قدس سرہ العزیز در محبت اہلبیت نبوی مدام بجان فدا و قربان بودے۔	ولادت آن حضرت در پانی پت فائدہ شیخ تاج الدین و شیخ رکن الدین اجودھنی و شیخ سیف الدین والد شیخ عبد الحق دہلوی خلف حضرت نوشتہ اند۔		وفات آن عالی ذات مصدر و مظہر فیوضات بتاریخ یازدہم یا دوازدہم ماہ ربیع الآخر بسال نہصد پنجاہ ۹۵۰ھ بوقوع آمدہ است	پانی پت		در تلمذ سید بود و بواسطہ بحضرت شاہ نعمت اللہ و صحبت اویسیہ بجان خواجہ محی الدین بن عربی	نقلست کہ حضرت در تقاریر مسائل توحیدیہ بیانے کافی و ملافی میداشت و در علم تصوف کتبہائے بسیار تصنیف فرمود چنانچہ رسالہ اثبات الاحدیت از تصانیف آن حضرت است میفرمود کہ اگر ما انصاف در میان باشد علم توحید را بربنا بر بیان بیتوان کرد و میفرمود کہ مراد را ابتدائے حال دعوی دلیل بر مسئلہ اثبات توحید بود حالا بعنایت الہی شان نزد دلیل کافی حاصل است و میفرمود کہ در وے پیش ما دو چیز است تہذیب اخلاق و محبت اہلبیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و میفرمود کہ نشان کمال محبت آن است کہ از محبوب بمتعلقان او تجاوز کند پس علامت محبت و اتحاد حق آنست کہ محبت حق متابعت پیغمبر کند و محبت پیغمبر آنست کہ اہلبیت جناب پیغمبر صاحب را از دل و جان محبت دارد نقلست کہ چون حضرت آیت شریف ایاک نعبد و ایاک نستعین خواندے بار بار میخواندے حتی کہ در نمازے کہ خواندے بار بار تکرار کردے نقلست کہ قبل ازین فوت شد از یاران قبلی و اثاثہ خود و ما ز کتب باز ہمگی محبان و دوستان الوداع فرمود بیان نمود کہ مرا سفر در پیش است یاران و محبان گفتند ما ہم رکاب باشیم فرمود در این غیر را تعلقے نیست و چون آیت شریف میخواندند رنگ روئے حضرت از سبیل قبیل کہ نشان اعزیب بیا شد میشد یا سپید یا زرد الغرض حالات از بیان برون اند۔
۱۶۶	آن شہباز بلند پرواز و صیدان منیر حضرت شیخ حمزہ قدس سرہ منجملہ اولاد امجاد حضرت جناب غوث صمدانی بہاؤ الدین زکریا ملتانی قدس سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت بابرکت در دہر سو است فائدہ در اوائل ملازم شاہی بود در دل وے خدمت دے شاہان است کہ او حافظ باشد نہ آنرا کہ امید حفاظت دارد		وفات آن والا صفات عاشق واہب العطیات بسال نہصد ہفت پنجاہ ۹۵۷ھ بوقوع آمدہ در عشق الہی چنان بود کہ گاہے بغیر تعلق ننشست و نہ کسے را معشوق خود گفت۔	دہر سو		در طریقت بسید محمد گیسو دراز رسید و از حضرت حمزہ دیوانہ نیز فیض یافت	نقلست کہ حضرت بابرکت ذات شیخ در میان علوم صوری و معنوی و خوارق و کرامات بے نظیر و لاثانی بودند صاحب اخبار الاخیار نوشتہ کہ روزے ذات شیخ مریدے را برائے انجام امر ضروری بصحرا فرستاد از انجا کہ موسم گرم بود در آن صحرا آب ہیچ جا نبود بلکہ آثار آب بنظر نمی آمد اتفاقاً در آن صحرا القفرہ ریگستان گرما گرم موجود مرید را چنان تشنگی گرفت کہ نوبت قریب بہلاکت رسید جگر و دل را آتش تشنگی و پا را شدت حرارت آفتاب میسوخت بجائی ماندن نہ رو رفتن مرید از نہایت التہاب بیتابی روئے خود بجانب آسمان کردہ میگفت سبحان اللہ بزرگان متقدمین مریدان را در چنین مواقعات و صعوبات تشنگی بجائے آب شیر عنایت میفرمودند و من بجائے شیر و آب جام موت مینوشم با وجودیکہ کار شیخ بود در این اثنا شخصے لگلہ گوسپندان از غیب ظاہر گردید و چندان شیر داد کہ از مردن باز ماندم دیگر بارے چشمۂ آب یافتم و آب سیر سیر نوشیدم عنایت الہی و کرامت شیخ دانستم چون باز بخدمت رسیدم متبسم شدہ فرمودند میان سفر بخیر گذشت۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۱۶۷	آن یار ربانی دوست صمدانی حضرت شیخ حسام الدین متقی ملتانی کہ در اتقا بنہایت مشہور و معروف بود و از اکابر خلفائی خاندان والاشان بلند مکان چشتیہ است قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت حضرت در ملتان شریف۔ فائدہ برائے قوت حلال زمین زراعتی کاشت میفرمودند بیچ شبانہ روز آنرا نیز معطل کردند تا باین حد رسیدند کہ بحالت جوع یعنی فاقہ از جہان رفتند		وفات آن عاشق صادق ذات ایب العطیات بنہصد و شصت فائدہ بعشق ذات مولائے خود چنان عاشق جانباز بودند کہ بغیر ذات حقیقی نمی شناختند در عشق آلہی زادند و در عشق آلہی مردند۔	ملتان شریف۔		حضرت شیخ ... [illegible] ... خاندان ... فیض گرفتہ اند۔	نقلست کہ روزے شخصے بحالت سہو نعلین شریف حضرت متقی در پائے خود کردہ بخانہ رفت چون آگاہ شد نہایت جلد بخدمت حضرت باز آمد و کفش پیش آن سعادت التقا نقش نہادہ عذر خواست اما نعلین را حضرت نگرفت آخر آن بسیار اصرار نمود بر بار بار عرض و گذارش قیمت ادا کرد و باز گرفتند و نیز فرمودند ہر چہ در خانہ دارم از ہمگی اشیا دست برداشتہ ام اگر کسے را چیزی بکار باشد بلا شک بظاہر حال ببرد و دزدی نکند و در حرام نیفتد نقل است کہ روزے پیش شیخ طعام آوردند فرمودند امروز ازین طعام بخاطرم کدورتی پیدا است جہ چیست جواب دادند حضرت ہمہ چیز حلال است الا چند خس برائے آتش افروختن از خانہ ہمسایہ برداشتیم ہمان ہا تا نوقت ذات شیخ بخانہ ہمسایہ قدم رنجہ فرمودہ قیمت خس ہا ادا کردند آنگاہ ہر چہ مرضی مبارک آمد تناول فرمودند نقلست شیخ فرزندان چند بر سرم باسم حضرت یا زید بود از دنیا و ما فیہا تمام و کمال تارک بیزار بود حتی کہ کسی شخص پیش آن فرزند یک سکہ آورد و او را دید فرمودند این چیست و بچہ کار آید گفتند حضرت این سکہ برو جہ است از سیم و زر واللہ تا این دم کہ عمرم اخیر است گاہے دیدن سکہ وغیرہ اتفاق نیفتاد الغرض حضرت متقی صاحب تا دم زندگی بجز قوت حلال چیزی نخوردند و میفرمودند تا قوت حلال نباشد ہیچ بندگی بکار نیاید
۱۶۸	آن سید زادہ نسل حضرت سید عبد الاول ابن سید علائی حسینی از اولاد و امجاد حضرت محمد گیسو دراز قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت غریب نواز در دکن		وفات آنحضرت جگر گوشہ سید کائنات بسال نہصد و شصت و ہشت ۹۶۸	[illegible]		در خاندان ... [illegible]	نقلست کہ ابائے اجداد امجاد آن احسن بنیاد نیک نہاد در زید پور کہ علاقہ جونپور است سکونت پذیر بودند از انجا بدکن تشریف شریف ارزانی فرمودند و تولد حضرت ہم در انجا است علوم ظاہری و باطنی در انجا حاصل نمودند قضا آلہی در دہلی رسیدند و انجا فوت شدند
۱۶۹	آن تارک الدنیا از صدق دل و جان کمر بستہ برائے آزادی حضرت قاضی خان ظفر آبادی۔	ولادت حضرت بابرکت تارک الدنیا در ظفر آباد۔		وفات آن جامع کمالات بتاریخ پانزدہم ماہ صفر المظفر بسال نہصد و ہفتاد ۹۷۰ بوقوع آمدہ است۔	ظفر آباد۔	ہمایون	حضرت حسن طاہر	نقلست کہ حضرت قاضیخان نہایت متقی و زاہد عابد و مجاہد و صاحب تجرید و تفرید و کمالات و کرامات بودند ملک خسرا است پر بہیزگار بسیار اند مگر قاضیخان صاحب متقی و کامل و مکمل بودند نوشتہ اند کہ بارے نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ دہلی ہر چند التماس قبول نذر بخدمت شیخ نمود ہرگز قبول نفرمود بلکہ یکبار کاغذ سفید مزین بمواہیر بخدمت فرستاد و التماس نمود کہ ہر قدر دیہ و مواضعات حضرت را بکار باشند در این کاغذ نویسند جواب داد کہ ما را احتیاجی نیست قاضیخان بجائے شیخ عبد اللہ پسر کلان ایشان ہم قبول نفرمود۔
۱۷۰	آن سر تاج سلطنت تقوی و تیر حضرت شیخ عبد العزیز فرزند حضرت حسن طاہر صاحب و خلیفہ قاضی خان قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آن خدیو معرفت بسال ہشت صد و نود و ہشت است ۸۹۸	۷۷ سال	وفات آن جامع کمالات معدن فیوض و صفات بتاریخ ششم ماہ جمادی الآخر بسال نہصد و ہفتاد و پنج ۹۷۵	جونپور	ہمایون	حضرت قاضی خان	نقلست کہ جناب ایشان صاحب حال و قال و جد و سماع کمال بودند خداوند تقوی و ورع مطیع جمیع احکام شرع شریف شدند اگر حلم و حیا تسلیم و رضا گویم زیادہ از ان بود کہ خامہ مقطوع اللسان نویسد آنچہ از کتب مشاہیر احوال فرخندہ مآل معلوم میشود کاتب الحروف را چہ یارا کہ برائے نوشتن انہا قلم در دست گیرد آخر خاتمہ شریف آن سلطان معرفت برین آیت شریف شد این است فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء و الیہ ترجعون صاحبان عقل و قیاس خط و ندکار ہوش و حواس مد نظر فرمایند کہ بندگان و پرستندگان آلہی جل شانہ و عم نوالہ چہ مراتب و مناصب دارند۔
۱۷۱	آن زبدة السالکین حضرت علی متقی ابن شیخ حسام الدین ابن	ولادت آنحضرت بابرکت در قصبہ برہان پور بسال	۹۰ سال	وفات آن جامع کمالات و ستودہ صفات بتاریخ دوم ماہ جمادی	... بیرون دروازہ ... [illegible]	صاحبقرانی ... [illegible]	حضرت شیخ ... [illegible]	نقلست کہ حضرت شیخ علی در مرض الموت وصیت فرمود کہ تا انگشت شہادت مرا در ذکر الہی متحرک دیدہ باشید دانید کہ ہنوز روح باقی و چون برخلاف آن بیند کہ من اللہ آمدہ و الی اللہ برفت پس ہمچنین صورت دیدند و عمل وصیت کردند نوشتہ اند کہ وفات شیخ از بسیار بزرگان و الاشان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	شیخ عبد الملک ابن قاضی عثمان الاشان چشتی المعاوری الشاذلی المدنی اسلاف حضرت سرای قصبہ برہان پور بودند۔ قدس سرہ العزیز۔	ہشت صد ہشتاد و پنج ۸۸۵ و چون ہفت سالہ شدند پدر ایشان را بخدمت شاہ باجن برد۔	؍	الاول بسال نہصد ہفتاد و پنج ۹۷۵ فائدہ۔ در مکہ شریف دفن شدند بعد از مدت دوازدہ سال اتفاق مشاہدہ نفس مبارک افتاد صحیح و سالم بود برخلاف دیگر مردگان	[illegible]	[illegible]		بہرہ یاب شدند اگرچہ در اوائل عمر ملازم شاہی ماندند مگر ملازمت را چنان ترک کردند کہ باز گاہے گرد سامان دنیا و ما فیہا نگردیدند و باز کسے و را در علائق دنیا ندید و اول اول از شیخ باجن یا فرزند وے شیخ عبد الحکیم فیض یافتند و در ملتان شریف از شیخ حسام الدین حصہ خود از بزرگی و بزرگواری گرفتند و بحرمین شریفین مشرف شدند و چشمان اقدس از زیارت اقدس روشن کردند و آنجا بکمال اشتیاق و اذواق ماندند و نعمتہا حاصل کردند و در سلسلہ شریفہ قادریہ از محمد ابن حضرت محمد ابن شیخ محمد کہ کامل و مکمل بودند بہرہ نیک و نصیبہ سعید یافتند الغرض کامل بودند و بہر جا کہ رفتند کامل و مکمل زیادہ زیادہ شدند و از ہر جا سرفراز و ممتاز گشتند۔
۱۷۲	آن حضرت خداوند برکت و یمن حضرت خواجہ اودہن ابن حضرت شیخ بہاء الدین کرومے ولی کامل و اکمل جونپوری بودند قدس اللہ سرہ العزیز	[illegible]		وفات آن مصدر فیوضات مظہر عنایات بسال نہصد ہفتاد و شش ۹۷۶ بوقوع آمدہ تاریخش از خزینہ [illegible]	جونپور		پدر والا گوہر خود۔	نقل است کہ دران وقتیکہ شیخ بہاؤ الدین پدرش بلند قدر بخدمت شیخ محمد عیسٰی پیر و مرشد خود بود بہر نماز بامداد شیخ و پیادر تکبیر اولی دریافتے گاہی از تکبیر اولے خطا نکردہ بود و از ادراک این نعمت عظمٰی و سعادت ابدی محروم نماند اما روزیکہ پسر شیخ بہاء الدین از دار دنیا بدار آخرت رفت و پدر در تجہیز و تکفین وے قدرے وقت را خطا کردہ بود چنانچہ آن روز در تشہد او را اتفاق داخل شدن در نماز افتاد پس شیخ محمد عیسٰی مرشد حضرت بہاؤ الدین را دعا کرد کہ آئندہ پسر شما البقیہ عمر دراز ہرگز نمیرد تیر دعا حضرت محمد عیسٰی بر ہدف اجابت افتاد کہ شیخ اودہن حقتعالٰے جل شانہ و عم نوالہ شیخ بہاء الدین را عطا فرمود و حضرت شیخ اودہن عمر دراز یافت۔
۱۷۳	آن قاطع بدع و زشتی بلبل شاخسار بہشتی حضرت شیخ سلیم ابن شیخ صاحب بہاء الدین چشتی باز اولاد امجاد حضرت بابا صاحب در ہند شیخ سلیم و در عرب شیخ الہند قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در دہلی محلہ شیخ بہاء الدین صاحب چشتی زندہ پیر بسال ہشت صد ہفتاد و ہفت شتہ یا بسال ہشت صد ہشتاد و دو ۸۸۲ شتہ	۱۰۲ یا ۱۰۷ سال	وفات والا صفات مصدر مکارم و عنایات تاریخ بیست نہم ماہ رمضان شریف روز خمیس بسال نہصد ہفتاد و نہ ۹۷۹ شتہ بوقوع آمدہ است	فتحپور		در بزرگان خود	نقلست کہ کمالات و کرامات و حالات تزہد و تعبد و تجہد و علوم ظاہری و باطنی حضرت فاز نامی و گرامی حضرت شیخ سلیم چشتی ظاہر و باہر اند نوشتہ کہ ذات شیخ را فرزندے بود کہ اسم شریف آن معصوم شیخ زادہ تاج الدین تحریر کردہ اند نہایت خرد سال و شیرخوارہ بود در عمر یک سالگی خوارق و کرامات بسیار از و ہویدا می شدند چنانچہ روزے آن طفل شیرخوار در صحن حویلی خود از چشمان اہل مستورات خانگی گم شد زاویہ بزاویہ گوشہ گوشہ خانہ فیض کاشانہ تلاش کردند یافتند او را بر سقف بام کہ تمام بلند و از زمین بالاترین بود نزد والد ماجد خود نشستہ بود کسے بی بی از انجا بر داشتہ زیر از سقف آوردند کرامت آن طفلی خرد سال دانستند اما چون شیخ این حال شنید در دل فیض منزل رنجید و گفت کہ این طفل خرد سال امر ناشدنی بظہور آرد واضح میشود کہ عمر این طفل اندک است کہ پردہ در شرع شریف مینماید پس ہمان روز تاج الدین طفل شیرخوار فوت شد و در جہان نماند کہ زیر نارضگی والد خود آمدہ بود۔
۱۷۴	آن نقیۃ المتورعین شیخ تقی الدین جا یک مرید خواجہ سلیم قدس سرہ	ولادت حضرت در کوہ مانکپور ہند۔		وفات آن جامع کمالات بسال نہصد ہشتاد و دو ۹۸۲ شتہ	مانکپور		حضرت شیخ سلیم صاحب	نقلست کہ این حضرت در اصل جولاہہ بود کہ آنرا سفید باف میگویند ارادت شیخ سلیم چشتی پیدا کرد و مرید گردید حق تعالٰی جل شانہ آن مرد حق را در زہد و عبادت ریاضت کامل فرمود و متوکل علی اللہ جہان گردانید و نام و برائے زہر گزیدگی مار خوردہ اثر تریاق میداد
۱۷۵	آن نور انوار الصمد حضرت حسن محمد ابن	ولادت آنحضرت در احمد آباد گجرات	۵۹ سال	وفات آن والا صفات جامع کمالات تاریخ	احمد آباد گجرات		حضرت شیخ جمال الدین [illegible]	نقلست کہ این حضرت بابرکت صاحب کمالات و کرامات و در علوم ظاہری و باطنی کامل و اکمل بعد از خلفائے خاندان عالیشان چشت نیکو سرشت است عابد و زاہد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	شاہ میان جیو ابن شیخ نصیر الدین ثانی ابن شیخ امجد الدین ابن شیخ سلطان ابن شیخ کمال الدین علامہ قدس سرہ	بسال نہصد بیست وسہ ۹۲۳ سنہ بوقوع آمد۔	"	بیست ہشتم ماہ ذیقعدہ بسال نہصد ہشتاد ۹۸۰ سنہ یا نہصد ہشتاد و دو ۹۸۲ سنہ	[illegible]	"	"	بدرجہ اول شمار شدہ است و سلسلہ پیران عظام آن ذو الاکرام بدین صورت جاری میشود کہ شیخ حسن محمد مرید بخدمت شیخ جمال الدین جمن و او مرید بخدمت والد خود حضرت شیخ محمود راجن و او مرید حضرت بخدمت شیخ علم الدین و وی حضرت بخدمت پدر عظمت حضرت شیخ محمود نصیر الدین چراغ دہلی و مخفی نماند کہ این ہمہ حضرات با برکات و اصحاب خاندان عالیشان است با یکدیگر پیر و مرید شدند
۱۷۶	آن دانندہ اسرار ضمائر حضرت خواجہ محمد طاہر قوم بوہرہ قدس سرہ و نور مرقدہ و اعظم اللہ ذکرہ	ولادت باسعادت مبارک آنکہ در علاقہ گجرات و کہن۔		وفات آن جامع کمالات در نواح گجرات جنوبی بسال نہصد ہشتاد و چہار ۹۸۴ سنہ	[illegible]		حضرت شیخ علی [illegible] صاحب	نقلست کہ ذات با برکات شیخ را حق تعالی کمال قوت ظاہری و باطنی بخشیدہ بود علی الخصوص بسیار و بیشمار رسیدہ داشت یعنی قوت علمی حضرت بسیار و بیشمار بودہ ہزارہا مرد از امور ناشایستہ و غیرہ کہ از جہالت مملو بودند بر حم خویش مفتوح فرمودہ اند و مردمانی از بسیار امورات خراب خراب رہانیدند از آنجا کہ برای چنین نیکوکاران مردمان سفیہان مزاج دشمن جان میباشند شیخ را شہید نمودند و بجنت فرستادند
۱۷۷	آن عمدة الکاملین و بزرگواری حضرت شیخ نظام الدین گہباری رحمة اللہ علیہ الباری ابن شیخ جوسی فاروقی۔	ولادت باسعادت آن دریائے رحمت و مکرمت در برہان پور بود۔		وفات آن مظہر منظہر فیوضات بے نہایات بسال نہصد ہشتاد و پنج ۹۸۵ سنہ بوقوع آمد	در برہان پور		والد ماجد خود است	نقلست کہ ذات مظہر کرامات و مصدر کمالات دوازدہ سال در شکم مادر اطہر بماند و قتیکہ ارادہ الٰہی جل شانہ بر آوردن طفل اقدس از بطون والدہ ماجدہ بعالم اسباب شد بر آمد ہنوز بفہم و عقل نرسیدہ بود کہ مادر اطہر را تنہا دیدہ با خود مادر اطہر بود گفت کہ فرزند دوازدہ ماہ مدت حمل باشد من دوازدہ سال محنت و درد کشیدم حضرت باز جواب داد کہ اما جان دوازدہ سال من ادویہ جگر نوز کہ تمام تلخ در محنت میباشند نوشیدم چون مادر از خرد طفل شنیدہ بتپ گرفتار شد و بمرد و ہمان لحظہ تاب زندگی نیاوردہ بمرد۔
۱۷۸	آن مالک الاحبار شیخ پیارا چشتی الفقیر حقیقی دوستان و مریدان و از خواص مقبولان حضرت سلیم چشتی قدس سرہ	ولادت آنحضرت با برکت [illegible]		وفات آن جامع کمالات بسال نہصد و ہشتاد و شش ۹۸۶ سنہ بوقوع آمدہ است۔	[illegible]		حضرت خواجہ سلیم صاحب	نقلست کہ بارے مملکت پناہ اکبر بادشاہ معہ شہزادہ جہانگیر بمراد زیارت فیض بشارت حضرت خواجہ معین الدین صاحب اجمیری با جمیر رفت حسب الحکم با توجہ دیگر میان پیارا الفقیر حقیقی ہمراہ اتفاقاً شہزادہ را بہ شدت کمال تپ پیدا شد کہ باعث بادشاہ نہایت مضطرب حال بود پس استمداد دعا از میان پیارا کردند میان پیارا الحضور مرشد خود نوشت از آن حضرت ارشاد آمد کہ مرض شہزادہ را بخود جذب کن عمل فرمان مرشد نمود ہمان وقت شہزادہ بہبود شد
۱۷۹	آن سالک سلوک صابرین ستودہ صفات کاملین کامل و اکمل ولی حضرت خواجہ جلال الدین تہانیسری الکاملی ابن قاضی محمود فاروقی قدس سرہ و نور اللہ مرقدہ۔	ولادت باسعادت خواجہ در بلخ بسال ہشت صد نود و چار ۸۹۴ سنہ	۹۵ سال	وفات آن جامع کمالات و مظہر فیوضات و موجب برکات بروز جمعہ بتاریخ چہاردہم یا بیست پنجم ماہ ذیحجہ بسال نہصد ہشتاد و نہہ ۹۸۹ سنہ	تہانیسر	اکبر بادشاہ	حضرت شیخ عبد القدوس صاحب گنگوہی رحمہ اللہ	نقلست کہ حضرت آن طرف والدین فاروقی اندچنان نیک نصیب بودند کہ در ہفت سالگی کلام اللہ حفظ نمودند و در ہفتدہ سالگی تحصیل علوم کردہ درس میفرمودند چون جاذب حقیقی بجذب کرد بخدمت شیخ عبد القدوس رسیدہ بنعمت ظاہری و باطنی سرفراز و ممتاز شدند نقلست کہ روزی کسی شخصے خوش الحان غزلے خواند چون حضرت شنید بیہوش شد و از سقف بام خود کہ بلند ترین بود زیر افتاد در مثل مرغ نیم بسمل می طپید و چون بحالت خود باز ہمان داخل سلسلہ شریف چشتیہ صابریہ شد کمالات و کرامات بے نہایات از وی ظاہر شدند و استغراق بدرجہ کمال میداشت حتی کہ بوقت نماز مریدان بگوش آواز اللہ اکبر اللہ اکبر میکردند و شیخ از آن حالت فراغت بیافت۔
۱۸۰	آن خدیو مسند جلالت و جاہ حضرت شیخ سندا اسند کہ مرد کامل بود قدس سرہ	ولادت در دہلی بسال ہشت صد نود ہشت ۸۹۸ سنہ یا ۸۹۷ سنہ	۱۷ سال	وفات حضرت بابرکت بتاریخ بیستم ماہ ربیع الاول بسال نہصد ہشتاد و نہہ ۹۸۹ سنہ	دہلی	اکبر بادشاہ	حضرت محمد ملاوہ	نقلست کہ وفات شیخ ہنوز شیرخوار بودند کہ حضرت والد ماجد وی را بخدمت شیخ محمد ملاوہ برد و شیخ او را نظر کردہ فرمود این طفل نیک مرید ما باشد چنانچہ بود و چند سالہ بودند کہ شیخ ملاوہ از جہان الوداع فرمود اما بنظر روحانی وے حضرت از فضلا و کاملان شد در ہند و فارسی تصنیفات بسیار اند عم کلان شیخ عبد الحق اند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۸۱	آن مصباح الکاملین آفاق حضرت اسحاق کہ ریاضت و عبادت بسیار میکردند و در خاندان چشتیہ داخل اند قدس سرہ	ولادت آنحضرت بابرکت و رحمت ملتان و در دہلی رفتند و صاحب عمر دراز شدند۔		وفات آن جامع کمالات بسال نہصد و نود و ست سنہ ۹۹۰ و نہصد و نہ نیز دیدہ شد سنہ ۹۰۹	اُچ			نقلست کہ روزی بابرکات ذات شیخ فرمود کہ تا فرزندم پیدا نشود ہرگز ہرگز نمیرم پس حق تعالیٰ جل شانہ وحی لا یموت بوقت معتاد بخانہ آن نیک نہاد حقیقی نہاد فرزندی ارجمند عطا و چون حضرت بابرکت را از تولد فرزند جگربند مبارکباد گفتند شکر ایزدی کردند و خورسند گردیدہا لوقت خادمہ را فرمودند چیزی بیار آن دو اثار غلہ آورد بلہ دادند غسل و حجامت نمودہ وضو کردند و نماز وقتی و نوافل ادا ساختند بعدہ فرمودند میل سماع و سرود دارم قوال آمد چیزی گفت شیخ جہان را وداع فرمود۔
۱۸۲	آن بر ممالک رشادت بدر منیر حضرت شیخ عثمان زندہ پیر ابن شیخ عبد الکبیر پانی پتی در علوم صوری و معنوی سلطان العلما بودند قدس سرہ	ولادت حضرت در پانی پت		وفات ذات مظہر عنایات بسال نہصد و نود و چار ۹۹۴ سنہ اگرچہ مابین شیخ و برادر زادگان بر سجادگی مقدمہ برپا شد آخر سجادہ شیخ عثمان شد۔	پانی پت		پیر زادہ ...	نقلست کہ درمیان یکی ہندو و مسلمان مقدمہ برپا گردید برای فیصلہ نزد شیخ رفتند شیخ دران مقدمہ حق مسلمان دانست و ہندو را خارج از دعویٰ کرد ہندو ناراض گشت شیخ با نور معرفت معلوم شد کہ زنان فریقین حاملہ فرمودند فیصلہ مقدمہ برین منحصر کنید کہ با ملیہ ہر کہ است گو پسر زاید و بخانہ کافر دختر پس ہر دو این فرمان شیخ بسر و چشم منظور کردند چون مدعی مدعو گذشت بحاملہ ہندو دختر پیدا شد و بخانہ مسلمان فرزند پس کسی را جای تعرض نماند مخفی نماند کہ بر سجادگی شیخ عثمان و پسران شیخ حسین برادر شیخ درمیان جنگ واقعہ شد اما سجادگی بر شیخ قرار گرفت۔
۱۸۳	آن گل گلزار بہشتی خواجہ دانیال چشتی مرید و خلیفہ خواجہ راجی حامد شاہ و روحانی فیض یافتہ از بارگاہ حضرت معین الدین صاحب قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت بسال ہشت صد ہشتاد و سہ سنہ ۸۸۳۔ نوشتہ اند۔	۱۱۱ سال	وفات آن مظہر عنایات بغایات بسال نہصد نود و چار سنہ ۹۹۴ بوقوع آمد۔			راجی حامد شاہ	نقلست کہ حضرت دانیال رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ بظاہر حال مرید حضرت راجی حامد شاہ بودند اما باطن از روحانیت جناب قدسیمآب حضرت خواجہ معین الدین اجمیری عطا شدہ است چنانچہ از ابیات ہندی شیخ واضح و لائح میشود و ثبوت کافی و دال وافی است ابیات۔ جگ جگ عمر جو حضرت خواجی + حضرت نبی رسول نواجی + دانیال جو پرگٹ گنیان + حضرت خواجی خضر ستھ دنیان یعنی حضرت خواجہ کہ عمر جاودانی داشت خواست کہ دانیال اظہار کنند و از جملہ اولیا گردانند در واقعہ دانیال را رحمۃ اللہ علیہ حوالہ خواجہ خضر علیہ السلام فرمودند الغرض حضرت دانیال رحمۃ اللہ علیہ کامل بودند
۱۸۴	آن گل گلزار بہشتی خواجہ حضرت شیخ فتح اللہ ابن سنبل چشتی مرید کامل و اکمل حضرت سلیم چشتی بود قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در ...		وفات آن عالیندات مظہر کرامات و مصدر رحمت بے نہایات بسال نہصد نود و نہ سنہ ۹۹۹			حضرت خواجہ سلیم چشتی	نقلست کہ روزی حضرت شیخ سدہاری رحمۃ اللہ علیہ کہ وی ہم مرید حضرت شیخ سلیم قدس اللہ سرہ العزیز بود برای دیدار پر انوار شیخ فتح اللہ رفت آنوقت شیخ فتح اللہ از طیران ہوا باز آمد شیخ سدہاری در منش مضبوط گرفتہ استفسار فرمود شیخ فتح اللہ بجواب وی گفت کہ بجناب فیضمآب سلطان الاولیا حضرت غوث الاعظم قدس سرہ در ہوا در طیران بودم رخصت شدہ باز آمدم کہ امروز جماعت بزرگان عالیشان در خانقاہ مرشد ارشد من جمع بودہ باشند
۱۸۵	آن زبدۃ الفحول الفضلین مرد اکمل حضرت شیخ نظام الدین نارنولی از خلفای شیخ خانو بود کہ وطن وی گوالیار نوشتہ اند	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در نارنول است		وفات آن فیاض بے نہایات جامع صفات احسن و محسن بسال نہصد نود و نہ	نارنول		شیخ خانو رحمۃ اللہ علیہ	نقلست کہ در ہر سال شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ از نارنول پا پیادہ بزیارت مزار پرانوار سند الکاملین حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار اعظم اللہ ذکرہ میرفت و از انجا بسر شدہ و عزم رخصت حاصل کردہ بزیارت فیض بشارت بر قبر اطہر مصباح الواصلین حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ چشمان را روشن میکرد وفات مرشد وی حضرت خانو بسال نہصد چہل نوشتہ اند سنہ ۹۴۰ کذا بتحاج
۱۸۶	آن عندلیب گلستان بہشتی حضرت شیخ طاہا چشتی کہ خلیفہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت و باعزت نواح گجرات		وفات آن والا صفات مظہر عنایات مصدر کمالات	احمد آباد۔	اکبر بادشاہ	حضرت خواجہ سلیم چشتی	نقلست کہ چون جناب فیضمآب شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ از زیارت حرمین الشریفین در علاقہ گجرات رسیدند حضرت طاہا را در گجرات بہ ہدایات و راہنمائی مردمان ارشاد فرمودند شیخ طاہا بعرض پرداخت کہ قبل ازین بسیار بندگان دراین نواح موجود اند فرمودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	جان نثار و مرید با وقار حضرت سلیم چشتی است و بزیارت حرمین الشریفین شامل مرشد خود بود قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہٗ			وکرامات بسال یک ہزار سنہ بوقوع آمد بیت تاریخی از خزینہ ـ تمام ... مخدوم اعظم ... جہان ...				ہمہ زیر فرمان تو خواہند بود چنانچہ فرمودند ہمانطور بظہور درآمد کہ جمیع اکابر علماء وصلحاء آنجا مطیع شدند نقلست کہ روزے مسمی مظفر ہوائی بخدمت حضرت شیخ طاہا حاضر شدہ التماس این امر کرد کہ شیخ بدست مبارک خود شمشیر بر کمر ہوائی مذکور ببندد تا بروئے مقابلہ و مجادلہ با اکبر بادشاہ فتحیاب شدہ بادشاہی ہندوستان نماید شیخ فرمود فقیر را چہ طاقت کہ تبدیل بادشاہی کند چراکہ درین ایام بادشاہی باسم اکبر شاہ نوشتہ اند ہوائی ناراض شدہ گفت کہ اول سر شما خواہم برید بعدہ شاہی از اکبر خواہم گرفت شیخ فرمود یک ہفتہ مہلت باقی است ہرچہ ارادہ خلاست خواہد بود پس بعد ہفتہ لشکر شاہی آمد ہوائی برباد و نابود نمود۔
۱۸۷	آن ہادی مراحل گم شدگان با دفیق و عصیان مشہور و معروف براہ نمونی حضرت شیخ سٹھ کاکرونی درویش کامل و اکمل بود	ولادت آنحضرت بابرکت در نواح اجمیر شریف بود۔		وفات آنجامع کمالات مظہر عنایات بسال یکہزار سنہ بوقوع آمدہ است۔	کاکرون۔	اکبر بادشاہ	روحانیت حضرت خواجہ اجمیری صاحب	نقلست کہ حضرت شیخ سٹھہ درویشے زندہ دل و کامل و اکمل بود نوشتہ اند کہ بیست سال کامل در صحن مبارک حضرت جناب افضل التارکین حضرت خواجہ معین الدین اجمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ جاروب کشی نمود و بعد مرور عرصہ مذکور از اندرون روضہ شریف آوازے برآمد سٹھہ ترا حق رسانیدیم و والی ولایت و کرامت و ہادی علاقہ کاکرون کردیم و تصرف آنجای ترا بخشیدیم پس شیخ سٹھہ از مزار پر انوار قدمبوس شدہ در کاکرون رسیدہ و در ہدایت خلق اللہ شامل و مشغول گردید۔
۱۸۸	آن صاحب اخلاق صمیم خداوند اشفاق عظیم حضرت شیخ محمد سلیم قدس سرہٗ	ولادت آنحضرت بابرکت در نواح اجمیر شریف بود۔		وفات آنجامع کمالات بتاریخ سیوم ماہ ذیحجہ بسال یکہزار سی سنہ ... یکہزار سنہ	لاہور ... در رستہ خود	اکبر بادشاہ	حضرت شیخ حسین ...	نقلست کہ آن سرمست بادہ محبت آلہی اکثر در سکر و دریائے سکوت مستغرق ماندے و در وجد و سماع بدرجہ کمال رسیدہ بود چنان بیخود و مدہوش شدے کہ گویا طائر روح پاک بے در قفس بدن نماند بلکہ چنان می نمودے کہ مردہ افتادہ است و لبعد عرصہ لیسے متحرک شدے و برستہ خانہ مراقبہ نشستے
۱۸۹	آن مالک ملک اسرار و کلام منبع شیخ کبیر جولاہہ کہ فقیر روشن ضمیر و کامل و مکمل بود قدس سرہ العزیز۔	ولادت آن صاحب ولایت و کرامت		وفات آن مصدر معانی و نکات بے نہایات و صاحب مقامات بلند و مدارجات ارجمند بسال یکہزار سنہ		اکبر بادشاہ	حضرت ...	نقلست کہ شیخ کبیر مرد بود روشن ضمیر اگرچہ از جہتے در گذشت مگر سخنان موحدانہ وی چنان پر تاثیر کہ گویا در زمان حال نزد ہندو و مسلمان نشستہ از حضیض ضلالت و گمراہی بموعظت براوج ہدایت و عزت میرساند اکثر کلام وے در ہندی بطریق و اشلوک لاکن شہادت آن میدہد کہ بحتہ موحد و خداپرست بودے کلام آن موثر است کہ در کلام دیگران نادر الوقوع باشد اہل اسلام شیخ کبیر و ہندو آن بھگت کبیر تشہیر دارد حقا در سالکان عظیم الشان داخل شامل است
۱۹۰	آن حضرت کامل و مکمل و از ازلی شیخ ولی مناب حسب چشتی فقیرے بو خداپرست و روشن ضمیر	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت والا مد جبعت		وفات آن حالیندات برگزیدہ صفات بسال یکہزار و چار سنہ بوقوع آمد		اکبر بادشاہ۔	خواجہ سلیم	نقلست کہ چون شیخ ولی بخدمت والا درجت پیر روشن ضمیر خود بمراد مرید شدن رفت بمجرد ورودش فراست شیخ آن راسخ اعتقاد را بمراتب علیہ و مقام جلیہ رسانید سابقہ سالکان بر مراتب رسی وحسد بردہ باعث پرسیدند فرمودند بلی بجمیع لوازمات تیار شدہ دیگ نزد من رسید فقط حاجت نمک باقی بود انداختم بمرتبہ کمالیت رسید ہیچ حاجت نبود۔
۱۹۱	آن حضرت مخدوم الملک بکمال دیانت و ہشیاری جناب مولانا شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ	ولادت آن حضرت بابرکت در ملک ہندوستان نوشتہ اند۔		وفات آن مظہر الطاف بے نہایات در دنیائے شہادت بسال یکہزار شش سنہ۔ از خزینۃ الاصفیا	سلطانپور	اکبر	در خاندان چشت	نقلست کہ چون بادشاہ اکبر بہ خیال الوہیت و فخر باعث صحبت بعض ملاحدین بیدین در سر افتادہ بجائے کلمہ شریف محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ باسم خود حکم داد و از انجا کہ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بخطاب مخدوم الملک و شیخ الاسلامی ممتاز بودند بغیرت اسلام برائے بادشاہ سخنان موعظت آمیز آغاز کردند کہ این طریقہ از طرائق متکبران است خصوص لائق تاریکی کہ این اختراع محض کفر است ہنوز کامل نگفتہ بودند کہ حکم اخراج از ملک ہند کرد شیخ در مسجد شریف رفتند باز گفت این مسجد در ملک ... است آنگاہ بحرمین شریفین رفتند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	الباری سلطانپوری قدس سرہ العزیز	"		آفتاب نقرہ عبد اللہ بگو تیز فرما آفتاب عاشقان	"	"	"	بحکم محبت والفت وطنی کہ زاد بوم در ہند بود واپس آمد بحکم شاہی مسموم شدند و بجنت الفردوس رفتند کتاب کشف الغمہ و منہاج الدین و عفیفة الانبیاء و غیرہ تو الیف ایشان ہستند
۱۹۲	آن یار ربانی و مخصص درگاہ یزدانی حضرت شیخ اختیار الدین مروانی کہ افعال و اعمال بزرگانہ بودند قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت آنحضرت بزرگ ہمت در کالپی است ۔		وفات آن مصدر فیوضات بسال یک ہزار یازدہ سنہ ۱۰۱۱ اگرچہ مزار در وطن ست مگر اولاد در شمس آباد است و آنجا متوطن است	کالپی	اکبر	حضرت نظام الدین نارنولی ۔	نقلست کہ در اوائل این حضرت اختیار خان نام داشت و در اصل نصیبہ نیک بود کہ جاذب حقیقی بخود کشیدند و راہنمون شدہ بر مزار پر انوار حضرت خواجہ معین الدین غریب نواز فرستاد مدتی آنجا در ریاضت و مجاہدات ماند بعد مدت مزید حضرت خواجہ غریب نواز در خواب بزیارت نمود و حضرت موصوف الصدر فرمود نظام الدین نارنولی پیر شما است بخدمت وی رفتہ حصہ خود بگیر روانہ بخدمت آنحضرت شد رسیدہ چہ بیند کہ حضرت نظام الدین بر چارپائی بلکہ سر برہنہ نشستہ اند لاکن این حالت صرف برای امتحان وی بود اول در دل خود خطرہ آورد باز شیخ کہ سرنگون نشستہ بودند فرمودند کہ فرستادہ حضرت خواجہ بزرگ بود در دل خطرہ می آری پس از خطرہ دلی پشیمان شدہ سر و اقدام آنحضرت نہاد مرید شد و بترتیب و تکمیل یافت حضرت نام وی اختیار الدین کرد و خرقہ خلافت عطا فرمود ۔
۱۹۳	آن جوان مرد کامل و مکمل بخدا شناسی حضرت شیخ جلال الدین صاحب کاسی کہ مرید بخدمت شاہ محمد چشتی بودند قدس اللہ سرہ العزیز و تکمیل مدارج شد از خواجہ بدر الدین صاحب ولائت گردید ۔	ولادت آنحضرت بابرکت فیضدرجت در خراسان نوشتہ اند ۔ بارادہ آلہی از روی نیک نصیب خود در ہندوستان رسیدند ۔		وفات آنحضرت بابرکات بسال یکہزار سیزدہ بوقوع آمدہ است سنہ ۱۰۱۳ از خزینة الاصفیا تاریخ وفات... ۱۰۱۳ ... مشتاق حق جلال بجوان ۔	متصل مزار شریف شیخ بدر الدین ولائت ۔	اکبر	شاہ محمد و حضرت بدر الدین ولائت ۔	نقلست کہ اگرچہ حضرت جلال الدین جلال خان در تفرقہ افغانان در ہندوستان رسید بہدایت آلہی جمیع تعلقات دنیوی را ترک کردہ مرید شاہ محمد کہ در بنگر مو آسودہ اند گردید اما کشود کاری وی آنجا نشد حضرت شاہ محمد فرمود کہ کشود کار شما بخدمت شیخ بدر الدین ولایت خواہد گشت پس بر مزار وی حضرت رسید و ریاضت مجاہدت و تلاوت قرآن مجید بحدی رسانید کہ روزی از مرقد امجد آواز شنید کہ جلال بدر الدین و بدر الدین جلال و کار گاہ او بکار کمال رسید و شہرت عظیم یافت خلق بسیار و بیشمار بر در آنحضرت می آمد و بہرہ میگرفت نقلست کہ روزی بخاطر شیخ گذشت کہ اگر پسر معنوی بودی سجادہ شدی از مزار شریف شاہ ولائت آواز آمد کہ فرزند برای تو می آرم در تربیت وی کوشش کنی پس ہندو بچہ تمام و کمال حسین بخدمت شیخ در آمد و کتاب گلستان آغاز کرد چون تمام رباعیات کشف الدجی بجمالہ برخواند و صاحب این تعریف رسید آگاہ شد مسلمان گردید در بزرگی و بزرگواری بدرجہ رسید کہ بعد حضرت جلال الدین جلال خان سجادہ و مالک مزارات وی شد و سرفراز و ممتاز ماند ۔
۱۹۴	آن مرد خدا آگاہ حضرت شیخ عبد اللہ فرزند معنوی حضرت جلال الدین جلال بودند و بعد وی سجادہ شدند قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت حضرت در ہندوستان... ۔		وفات آنحضرت مخزن فیوضات آلہی بسال یک ہزار سی و چہار سنہ ۱۰۳۴ بوقوع آمدہ است ۔	متصل مزار شریف حضرت جلال الدین شیخ مرشد خود	جہانگیر	حضرت جلال الدین جلال صاحب	نقلست کہ این حضرت شیخ عبد اللہ اول ہندو بچہ بود چون ارادہ آلہی جل شانہ و فرمودہ حضرت خواجہ بدر الدین ولایت بخدمت حضرت شیخ جلال الدین مرشد خود رسید بر وصف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بزیور اسلام آراستہ شد و نیک افعال چنان گشت کہ صاحب کشف و کرامات شد و تمام شب خواب را ترک کردہ بریک پا استادہ قرآن شریف خواندی حتی کہ در دیار و امصار بزرگی طاق و شہرہ آفاق گردید و بعد ارتحال حضرت جلال الدین جلال سجادہ وی شد و شیخ طاہا کہ یکی از اکابر شہر آبریلی بود بخدمت وی رسید مرید شد و خرقہ خلافت پوشید کہ بعد وصال شیخ عبد اللہ سجادہ وی گشتہ و مالک مزارات شد
۱۹۵	آن زبدة الواصلین جگر گوشہ جناب ختم المرسلین بسیادت و	ولادت با سعادت آن حضرت بابرکت		وفات آنجناب صفوت و نجابت مآب سلالہ خاندان				نقلست کہ چون حضرت سیدنا حاجی عبد الوہاب از دار فنا العالم بقا رحلت فرمودند سید مزمل صاحب صغیر سن بودند چون جوان و از جہان آگاہ شدند بخدمت مرشد خود کہ از خاندان چشتیہ بودند فیض گرفتہ کامل و مکمل گشتند ایشان را در دل ارادہ پختہ شد کہ بار پدر

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	نقابت منزل حضرت سید مزمل فرزند ارجمند و جگر بند حضرت سید عبدالوهاب قدس الله سره العزیز و نور الله مرقده	بیان نیست ولادت		نبوی نقاده دودمان مرتضوی بسال یکهزار پانزده ۱۰۱۵ سنه از خزینة الاصفیاء [illegible] ۱۰۱۵ [illegible]				عالیقدر را بحالت جسمانی بغیر خواب ظاهر ظاهر زیارت کنند پس بخدمت پیر دستگیر التماس این معنی کردند او شان حضرت فرمودند که بجز واقعه خواب عین و بیدار بسیار دشوار است اما سید مزمل بسیار اصرار کرد آن مرشد ارشاد ارشاد داد که بخدمت شیر شاه بادشاه ملازم باش امید که آنجا مطلب آری تو خواهد شد رفت و ملازم شد روزے لشکر شاهی در گوالیار رسید و شاه مصاحب سید مزمل بے با انتظام رسد و غیره پیشتر رفته پیش خیمه مجرد و مجرد نشسته بود که شخصے قلندر وش بیدار شد سید موصوف را گفت به بیدن میخواهی گفتند آرے در این اثنا پدرش عالیجناب ظاهر گشت سید مزمل از فرط محبت در اقدام افتاد و بیهوش شد چون بهوش آمد به پدر بود قلندر باز گران بحیران بخدمت مرشد خود رسید و حال را ذکر نمود اگر در معامله تعجیل نمیکردی بخوبی ملاقات شدے لما همین کافی است
۱۹۶	آن کامل و مکمل ولی بخاطر جلی حضرت جناب سیدجی قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت در دهلی		وفات آنعالیندات بابرکات عالیجناب قدسی‌مآب بسال یک هزار و پانزده ۱۰۱۵ سنه	[illegible]	جهانگیر	خواجه سلیم صاحب	نقلست که آنحضرت پیشتر از آنکه وے حضرت بخدمت مرشد ارشد خود نعمت عظمای بیعت حاصل کنند از جمله اکابران شهر دهلی یعنی شهر دهلی بود وقتیکه بمریدان از مریدان خواجه سلیم چشتی اتفاق ملاقات شد سید جیو فرمود میخواهم بکسیکه بمجرد ملاقات جذب کند و اکلی از خود برباید همین گفتن بود که حضرت جناب شیخ سلیم بروے نظر توجه کرد از خود بیهوش آمد مرید شد و بزرگی بآن درجه شد که بقایا بمراتب و رشک بردند۔
۱۹۷	آن منبع جود و احسان شیخ نعمان چشتی که در برهانپور رونق افروز بودند قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت معدن فیض و رحمت دولت آباد است۔		وفات آن جامع کمالات بسال یک هزار شانزده ۱۰۱۶ سنه بوقوع آمده است۔	[illegible]	[illegible]	حضرت شاه [illegible] بهکری پیرزاده	نقلست از معارج الولایت که چون حضرت شاه نعمان از پیشگاه شاه بهکری سر تخصیص یافته نسبت قلعه اسیر شد بخدمت حضرت شاه بهکری عرض کرد قبله قبل از من شاه محمود بطرف قلعه مذکور مامور است بر رفتن بنده باعث چیست فرمودند در واقعه دیدم که امروز تمام اولیاء الله بحضور پرنور جناب پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام حاضر اند عرض کردم غریبنواز قلعه کرا عطا خواهد شد فرمان شد که نعمان را شاه محمود را امر کردیم که از اینجا مصلی خود برداشته رود
۱۹۸	آن ابر معرفت الهی حضرت حاجی اویس دتوزی که قوم افغان دتوزی بود قدس سره العزیز مردے دبزرگے کامل و مکمل بود غفر الله له			وفات آن جامع کمالات و صاحب کرامات بی نهایات بسال یکهزار هفده ۱۰۱۷ سنه بوقوع آمده فائده وفات پیر کبار بسال پانصد پنجاه ۵۵۰ سنه	[illegible]	[illegible]	قطب کبار	نقلست که حاجی الحرمین الشریفین بعد حصول هر دو زیارت قدس برای زیارت خواجه اویس قرنی رفتند و بعد از آن بعلاقه پشاور بسیار مردمان را فیض داده و فیضیاب فرمودند بلکه قوم تمام افغانستانی و منجمله آن قوم خویشگی بسیار و بیشمار مرید ایشان اند نقلست که در خانه ایشان فرزند پیدا شد مستوران حضرت بسیار خوشی میکردند و فرمودند چه تهنیت کنی که دیوانه خواهد بود پس دیوانه شد نقلست یوسف نام دختر خود دادنی کردند آن از حضرت رنگ دانی کرده حضر مرضی والده داشت فرمودند نتیجه انکار است که تمام حره نکاح نکنی آنجا کرا انداز بیست نکاح کرده کسے نبود نگی دیگی برخلاف آن بعد هرچه فرمود آن بظهور آمد
۱۹۹	آن مخلص مخلص درگاه پروردگار حضرت پیران کبار که اصل نام وے دتو ابن شور ابن	ولادت با سعادت آن حضرت در اختلاف افتاده است		وفات آن والا صفات مظهر عنایات بینهایات مخزن کمالات معدن کرامات بی نهایات پانصد پنجاه ۵۵۰ سنه	[illegible]		حضرت خواجه صاحب [illegible]	نقلست که جناب ایشان کامل و مکمل صاحب کمالات و کرامات بودند نوشته اند که مردمان نواح گفتند که دو کبوتر از غیب پیدا شده از یکی آستین پیر این حضرت در آمد و از دیگر آستین بیرون رفتند بزرگ و انعم و الافلاس آنچه سوال و امتحان بود همان طور بظهور آمد نقلست که مسمی تبک شخصے بود صاحب کشف و کرامات بعضے بر آن هستند که پسر خویشگی و مرید و برادر او پیر کبار بعضے گویند که نبیره شیخ الاسلام حضرت مودود چشتی است مرید و خلیفه شیخ کبار و نام پدرش

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه	بادشاه	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	غوشگی خطاب پیران کبار قدس سره العزیز۔	″		چونکه ذکر در اینجا آمد خیال ترتیب نمانده است۔	″	″	″	شیخ عمر بود پس شیخ پیر کبار بحق وے دعا فرمود که تا قیامت اولاد و مریدان وے خالی از معرفت الٰهی نباشند چونکه دعا قبول شد همان گردند الغرض کمالات و کرامات حضرت پیر کبار صاحب بیشمار اند درین تنگ جا چه نوشته آید۔
۲۰۰	آن یار ربانی حضرت اخوند سعید شوربانی که ثانی و فی المثل خواجه ابوالحسن خرقانی بود چراکه او سلطان العارفین فیض یافت و این از پیر کبار قدس سره العزیز بندگے حالی همت و پر عظمت بود نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت ـ		وفات آنعالی درجات صاحب کرامات و کرامات بسال یکهزار هژده ۱۰۱۸ شنه بیت تاریخی از خزینة الاصفیاء [illegible] ۱۰۱۸	قصور	اکبر	روحانیت حضرت پیر کبار	نقلست که جناب اخوند صاحب ظاهر حال پیری نگرفت الا از روحانیت حضرت پیر کبار بعنایت فیض بسیار و بیشمار حاصل کرده کامل و مکمل گشت نوشته اند که از صحبت اغنیا متنفر بودے ظاهر حال مرید کسی شده نخادم گرفتے سماع را کمال دوست میداشت اور در مجلس سماع بے تصدیع رقت وجد کردے اهل تواریخ بسیار نقول بزرگی وے می آرند چنانچه نمک بوقت پختن دیگ بسیار انداختے چون طعام پیش آوردندے نمک اندر موافقت یکذره هم زیر و زبر نبودے نقلست و در شمار شخصے مفقود الخبر از شیخ خبرش پرسیدند فرمودند فلان روز در گجرات فوت شد چند ایام گذشتند که خبر متوفی از گجرات آمد نقلست که روزے یکی راجپوت بخدمت شیخ آمده گفت که اکبر بادشاه دعوے آزار من است که از سر فساد و تباهی یابم فرمودند بر زبان و بر اندکردم از دست نعام خواهد داد نقد نذرانه بر تو معاف مگر یک بز فربه بیاری چون آن شخص بخدمت بادشاه خطا معاف از دست بسیار انعام گرفت هدیه بخدمت شیخ برد پسند نفرمودند حق مرا راست پس آن شخص بز فربه خرید کرده نذر کرد ادا۔
۲۰۱	آن تارک الدنیا خاص ملیدر شیخ نظام الدین ابن شیخ عثمان ابن بیر پانی پتی کبار مشایخ عظام کرام بودند قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت والا درجت در پانی پت بود۔		وفات آن جامع کمالات بتاریخ پانزدهم ماه شعبان شریف بسال یکهزار بیست و پنج بوقوع آمده ۱۰۲۵ یا یکهزار هژده ۱۰۱۸ بوقوع آمده صحیح ترین سال وصال اخیر است	پانی پت	اکبر	حضرت والد ش	نقلست که ذات شیخ از خلق جهان بیگانه و با خدا یگانه در ذکر مولی مستغرق بودند از دنیا و دنیا داران کمال متنفر که گاهے با کسے اهل دنیا انس نمی داشتند در اوصاف تزهد و تعبد و تجهد موصوف به بندگی و ریاضت بغایت معروف بودند چون پدرش بزرگوار از دار فنا بدار القرار رحلت فرمودند بسیار مردمان و مریدان و غیره برائے دستار بندی و سجادگی عرض کردند اما قبول نفرمودند بلکه بهزار التماس بجائے برادر کلان که حق سجادگی وے همین حضرت نشست و خلق الله را بحق رسانید و کامل گردانید
۲۰۲	آن سر فیض شفقت بی بابائی حضرت شیخ بیست شوربانی که از روحانیت فیض پیر کبار ممتاز بود قدس سره	ولادت آنحضرت بابرکت در قصور است		وفات و الا صفات آن حضرت بسال یکهزار بیست و پنج ۱۰۲۵ شنه	قصور	اکبر	روحانیت پیر کبار	نقلست که حق تعالے جل شانه و عم نواله بحکم علمنا من منطق الطیر ذات شیخ را بجمیع وحوش و طیور و جانوران هر اقسام یعنی بکلام هر چیز از روئے زبان و گفتار آشنا فرموده بود بلکه بمار نیز کلام میکردند۔
۲۰۳	آن سراپا نور از نور الصمد حضرت محمد ابن فضل الله که جدش شیخ حمید بود نور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت در گجرات نوشته اند۔		وفات آن والا صفات صاحب کمالات و کرامات بتاریخ دوم ماه رمضان شریف بسال یکهزار بیست و نه ۱۰۲۹	برهانپور		حضرت شیخ [illegible]	نقلست که ذات شیخ رحمة الله علیه از صدق دل و جان عاشق صادق جناب رسول الثقلین بود و بار بزیارت حرمین الشریفین مشرف گردیده و مستفید و مستفیض گردید و بجز اجازت بارگاه نبوی صلی الله علیه وسلم گاهی بوطن نمی آمد حضرت افتوحات بسیار رسید سه حصه تقسیم میکرد یکی حصه بعیال میداد دوم بدرویشان حاضر میساخت و سوم حصه بارگاه شهنشاه رسول مقبول صلعم میفرستاد یا خود میسر بهمه کارش حسب احکامات شرع شریف سر انجام میشد یعنی هر کار بموجب فرمان الله جل شانه و حکم رسول الله میکرد
۲۰۴	آن زبدة العلماء اشرف البلغا عمدة الفصحا معدن العلوم	ولادت آن حضرت بابرکت کان علم و الحیا		وفات آن جامع کمالات و کرامات محب الفقراء و المساکین	[illegible]		حضرت اسحاق [illegible]	نقلست از معارج الولایت که آن شیخ کامل و اکمل از عظمای علما و کبرای اتقیا خطه پنجاب بود و اندر تعلیم صوری و معنوی تلمیذ و تمیز و مریدان مرید بر گنبد آفاق حضرت اسحاق فرزند ارجمند شاه کاکو فاروقی که از اولاد و امجاد حضرت جناب فریدالدین گنجشکر بودند نوشته اند

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ ہم عصر	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	المقیم فی منزل المعلوم و الواقف رموزات اثنانی کاشف حالات پنہانی و دانندۂ اسرار شایانی حضرت احمد شوریانی او تاد امجاد حضرت پیر کیہو یعنی پیر کبار دوست ربانی قدس سرہ العزیز۔	در زمان العصر والضحیٰ در قصبہ مودود قصور۔		رونق بخش آئین و قوانین دین محمدی بسال یک ہزار سی ۱۰۳۰ سنہ بیت تاریخی از خزینہ ۵ ہمدرد واعظ گو نمود تاریخ او بزرگ ولی احمد فاضل ولی ۱۰۳۰			شاہ کاکو فاروقی صاحب	و از نقات مندرجہ کتب تواریخ بثبوت پیوستہ کہ وطن اصل شیخ احمد موصوف الصدر از قصبہ قصور بلاہور بخدمت استاد و مرشد حقیقی رسیدہ پایہ علمی و عملی در مدت چندی بجوہ جمع نمود و چون علوم ظاہری باطنی را در خود بوجہ یافت آنگاہ در راہ راست سلوک و مدارج زہد و تعبد و تجرد میکوشید منتسبگان منصف از جملہ چنان معلوم میشد کہ دعبادت و ریاضت دیگر را بخدمت تنظیر و تمثیل گفتن ترک داب ست و مدام و مستدام در ادعیہ ماثورہ چنانچہ اربعین اسمار و دعا سیفی و حزب البحر وغیرہ حسب الآداب جمعہ شرائط و کوشش تمام میخواندند و بسیار شیوخ مثل شیخ احمد سرہندی فاروقی کابلی مجددی و حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی و شیخ عیسیٰ ہندی جونپوری بحضرت وے می بودند و بسیار توقیر و تعظیم شے میکردند الغرض دریائے شریعت و طریقت جاری بود کسے انعے تشنہ لب نمی رفت و تا حال مزار پرانوار زائدہ بخش و فیض رسان جہان است رحمت اللہ علیہ۔
۲۰۵	آن کامل و مکمل تابع شرع شریف مصطفوی حضرت میر صاحب سید محمد کالپوی از خاندان سادات کرام و دودمان عظام ذوالاحتشام مستند قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت از ہندوستان برون نوشتہ اند۔ لاکن واضح نشد کہ زاد بوم حضرت کجا بود		وفات آن مظہر صفات الٰہی بسال یکہزار سی و یک ۱۰۳۱ سنہ بوقوع آمد از خزینۃ الاصفیا تاریخ ... دگر ... ۱۰۳۱	کالپی		حضرت میر ابوالعلا صاحب و نیز فیض از روحانیت خواجہ معین ...	نقلست کہ اول این جناب فیضمآب مرید بخدمت الادرجت خواجہ ابوالاعلیٰ شدو فیض سلسلہ شریف نقشبندیہ حاصل نمود و صاحب مدارج اعلیٰ و رتبہ بلند و بالا شدو اجازت مدارج دیگر سلاسل ہم نصیب وے حضرت گشتند بعد ازین بر مزار پرانوار حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ معتکف ماندے و مراتب عجز و نیاز را بران صورت سانید کہ روزے بحالت بیہوشی میر صاحب جناب خواجہ غریب نواز چند عدد برگ پان عطا فرمود چون بہوش آمد دید کہ برگ تنبول بدست موجود بودند نقلست کہ سوائے مرشد ظاہری از روحانیت خواجہ خواجگان اجمیری غریب نواز فیضیاب بود بسیار بلکہ ہر وقت و ہر جا کہ میخواست زیارت حضرت حاصل شدے نیز نوشتہ اند کہ نزد اغنیا دور و با فقرا مسرور میبودند
۲۰۶	آن مخدوم فی المشائخ والاولیا حضرت غریب نواز شاہ علی چشتی پانی پتی اصل نام نامی آنحضرت بابرکت آن ولی صاحب احتشام جناب علیہ السلام فرزند ارجمند حضرت خواجہ نظام الدین نوسہ سالہ مرقدہ بزرگ بے نظیر ولا ثانی بودند	ولادت آنحضرت بابرکت بسال ہشت صد و نود و دو ۸۹۲ھ۔	۱۴۰ سال	وفات آن والا صفات مخدوم نامی گرامی روز چارشنبہ بتاریخ پنجم ماہ ربیع الاول بسال یکہزار سی و سہ ۱۰۳۳ سنہ بوقوع آمد بیت تاریخی از خزینہ ... ۱۰۳۳	پانی پت قدیمی شہرت مشہورست ... از گاہ بادشاہان بود۔		والد ماجد خود و نیز از شیخ نظام الدین نارنولی۔	نقلست کہ جناب اعلیٰ چشتی چندمدت در ملازمت بادشاہ صرف فرمود و در تیراندازی از تمام سپاہ ترقی گرفت چون جاذب حقیقی بخود کشید شیخ از تمام علائق فارغ شدو از دہلی بخدمت والد خود رسید بہرہ نیک حاصل کردو از نظام الدین بزرگوار نیز بہرہ یاب گشت۔ نقلست کہ بعد وصال آن صاحب جاہ و جلال عفیفہ زالی از خاندان شاہی بنا روضہ شریف آغاز کنانید روزے جناب علی معمار را کہ روضہ شریف حضرت تعمیر میکرد فرمود یعنی در واقعہ گفت کہ وقت تیاری صندوق ما قطعہ خشتی بعد وفا ماند کہ حالا پائے چپ ما را آزار میدہد اصلاح و بکوشید معمار بوقت صبح بیلنے روضہ شریف حال وا داد جمیع اکابر و صغائر بر در خانقاہ حاضر آمدند صندوق را از چبوترہ برآوردہ کشادند قطعہ خشتے افتادہ بود آن پائے را حضرت قدرے بالا نمودہ زیارت کردند تمام نعش مبارک بے زوال نہادہ بود ہیچ ضرر رسیدہ بود واضح میشد کہ گویا در خواب ناز و حیات خفتہ اند کرامات و کمالات حضرت بیشمار اند تبرکاً براندک اکتفا شد۔
۲۰۷	آن سرمست بادۂ توحید رب الفلق	ولادت آن حضرت بابرکت		وفات آن معدن تفضلات صاحب	نواجہ			نقلست کہ ذات شیخ بدرجہ بالا رسیدہ چنانچہ نوشتہ اند کہ ایشان از حق تعالیٰ ہمہ توفیق رفیق حال فرمودہ کہ گاہی بشکل طفل و گاہی بشکل شیر دلیر میشدند روزے بعد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه عصر	اسم مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	حضرت بایزید تنگ زئی بزرگے است در سلسلهٔ شریفه چشتیه قدسیه قدس سره العزیز	در قصبه قصور بظهور پیوست۔		خوارق وکرامات بسال یکهزار سی وپنج ۱۰۳۵ سنه بوقوع آمد۔				بعد انما زنا بدلو در صحن خانقاه خود بشکل دلیر شیر متشکل شده نشسته بودند بی بی و بابا تا کارے ضروری درزی رسید و بغایت ترسید پس باصلی شکل باز آمده کوبکنما طلب شده فرمودند ستر سید که مردان خدا غره حق چنان میکنند و شیران بیشه میباشند پس ان بدز معتاد شدند وستر سید نقلست روزے آنا گروه بخانه می آمدند برادر مردآدمی بموقعه گورستان دیدند وتادیر بایے در مکالمه ماندند چون از حالات معانی فراغت یافتند سر بهمان خیال بماند فاتحه خیر بردے خواندند۔
۲۰۸	آن زبدة الکاملین وعمدة الواصلین حضرت شیخ نظام الدین ابن شیخ عبد الشکور بلخی وتهنیسری مذهب حنفی ومشرب چشتی صابرے قدس الله سره العزیز	ولادت آنحضرت مظهر مظهر رحمت الٰهی در تهنیسر۔		وفات آن عالی ذات جامع کمالات روز جمعه تاریخ هشتم ماه رجب المرجب سال یک هزار سی و شش ۱۰۳۶ سنه بوقوع آمد۔ وبوضوح پیوست	بیرون شهر بلخ مزار متبرک در خطهٔ بخی سلطنت درانجا مقرر بوده۔	امام علیخان از معتقد ومریدان حضرت بوده۔	خود حضرت شیخ وخواجه جلال الدین تهنیسر۔	نقلست که ذات شیخ بهمه اوصاف حمیده وبرگزیده موصوف بود وصاحب حال وقال وجاه بود نوشته اند که چون بادشاه اکبر بحکم شهنشاه اکبر جل شانه بدار بقا رفت وجهانگیر بادشاه جهان دنیا گشت خسرو برادر جهانگیر بخدمت شیخ رفته بخیال سلطنت هند ددعا خواست ذات شیخ او را از مقابله ومجادله جهانگیر بسیار مانع شد اما سخنان موعظت در مغز بے مغز وے جائے نگرفتند لاکن معاندان بادشاه انحلافے وغمازی خوردند که شیخ او را التسلی ساهی داد بادشاه رنجید وحکم اخراج خواجه جاری کرد شیخ بحرمین شریفین مشرف شد مدت مزید بسر برد بعد ازان در بلخ رسید نقلست چون در بلخ آمد حاکم بلخ هم در راه ملاقی شیخ شد فرزند شیخ ابوسعید بر اسپ سوار بود وحاکم بر پیاده نزبجانب ما وه میل کرد حاکم بر پشت شیخ زاده چابک زد چنانچه داغ بر پشت وے پیدا وهویدا گشت بخانه رفته پدر را آگه ساحال گفت شیخ در جلال آمده گفت حیف است که گردن آن جفاکار تا حال نشکسته باشد پس همان روز از اسپ در افتاد بمرد
۲۰۹	آن مشیخت پناه فضیلت دستگاه شیخ جان الله قدس الله سره العزیز ونور الله مرقده	ولادت با سعادت در لاهور است۔		وفات آن ذات مظهر عنایات ومعدن کرامات بتاریخ نهم ماه جمادی الثانی بسال یکهزار سی ونه ۱۰۳۹ سنه احاجی الحرمین شد	در لاهور		حضرت نظام الدین بلخی۔	نقلست که در اوائل این حضرت بابرکت بکار تدریس مشغول میماند چون جاذب حقیقی وے را بخود کشید ذات شیخ این کار بیکار دانسته ترک کلی کرد در و بفقراے خداوند کریم عظیم الشان آورد ودر کار ریاضت وعبادت سرگرم گردید حتی که کامل ومکمل گردید وچنان درس تعلیم وتلقین جارے ساخت که بسیار وبیشمار گمراهان از بادیه فسق وضلالت برآورده براه راست آورده بخدا پرستی رسانید۔
۲۱۰	آن گل گلزار سیادت ونقابت بلبل شاخسار صفوت ونجابت راه نمائی خاص حضرت سید علی غواص قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت غربانواز دریاے رحمت در لاهور		وفات آن جناب فیضمآب مظهر عنایات بنهایات بسال یک هزار چهل ۱۰۴۰ سنه	ملک پور یوسف زئی۔	شاهجهان	حضرت شیخ نظام الدین بلخی۔	نقلست که جناب قدسمآب حضرت شاه صاحب در زمان خود بدولت بمدارج غوثیت ومراتب قطبیت مشهور ومعروف بودند حتی که ثانی خود کسی نمی دانستند اگرچه سماع می شنیدند لیکن بجز مزامیر وبتدبیر شرائط میشنودند وبسیار کس مردمان امرید راسخ الاعتقاد کردند چنانچه مولانا درویزه وفرزندوی شیخ عبد الکریم از مریدان فیض یافته ایشان اند چون در دریاے معانی بودند از مرشد خطاب غواص یافتند
۲۱۱	آن درزمان خود هادی حقیقت سید محمد مهدی ابن سید یوسف قدس سره	ولادت شبا سعادت در جونپور۔		وفات آن ماهر رحمت وکمالات بسال یکهزار چهل ودو ۱۰۴۲ سنه		شاهجهان۔	حضرت دانیال رح	نقلست که حضرت شاه صاحب سلاله خاندان نبوی را مرسان آن زمان تهمت داده بودند که خود را مهدی موعود میگویند یا حضرت شاه صاحب خود را از دعوی دعویداران بدی بیان میکرد مگر مردمان او را بد میگفتند وحضور شاه صاحب از تهمت مرقوم الصدر بگذاشتند۔
۲۱۲	آن سید بزرگوار یزید در عهد خود معظم حضرت محمد معظم پدر محمد عظیم قدس الله سره العزیز	ولادت حضرت بسال نهصد پنجاه وشش ۹۵۶ سنه وشنید سقا	۹۰ سال	وفات ذات معدن فیوضات بتاریخ بست نهم ماه ربیع الاول ۱۰۴۲ سنه بسال یکهزار چهل ودو	احمد آباد۔	شاهجهان	والد با جد خود۔	نقلست که حضرت ایشان خرقهٔ خلافت از والد ماجد خود پوشیده اجازت هر چهار سلاسل هم از والد ماجد خود حاصل کردند یعنی اجازت هر سلاسل قادریه وچشتیه نقشبندیه سهروردیه از والد ماجد خود گرفته قائم مقام سجاده وے حضرت جامع علوم دنیوی ودینوی وکاشف اسرار ومحبت ودقائق حقایق را انجوبی کامل آشنا است چهل ودو نسخه کتب نزد ایشان از تصنیف موجود که در کشف وکرامت کامل واکمل بودند بسیار کسان را سلسله بخدا

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال شریف	موقع مزار	بادشاهے	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۲۱۳	آن معدن فیوض رحمانی حضرت حاجی گلن صاحب شوریانی از اولاد [illegible] کبار است	ولادت باسعادت آن ملک پنجاب است		وفات ایشان صاحب شان و شوکت بسال یکهزار چهل و دو ست سنه ۱۰۴۲ھ	قصور	شاهجهان	حضرت شیخ [illegible]	نقلست که شخصے بحضور حضرت رسیده بعد عجز و نیاز التماس اولاد نمود فرمودند اولاد خواهد شد مگر اول فرزند خود مرا دهی آن شخص فرمان شیخ منظور کرد چون پسر متولد گشت بخدمت شیخ رسانید شیخ وی را در آتش افروخته انداخت پدرش غمناک شد و در غم اصرارها نمود ذات شیخ از زبان دُرفشان فرمود مغموم مشو معصوم شما بخانه تو باشد چون بخانه رفت پسر موجود بود
۲۱۴	آن محرم اسرار کثیر و قلیل حضرت عبد الجلیل صاحب چشتی قدس سره العزیز	ولادت حضرت در ملک امصار هندوستان-		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بسال یکهزار و چهل و سه سنه ۱۰۴۳ بوقوع آمد	لکهنؤ	شاهجهان	از روحانیت خواجه اجمیر	نقلست که آنحضرت بابرکت نام خود در سلسله نیاورد و نه مرشد خود نوشت که حال هیچ سلسله که نوشته و مریدان را امید ادکسے جا نام مرشد درج نمود الا این تحریر که مرشد من در روحانیت حضرت خواجه اجمیر است و از آنجا فیضها حاصل نمود والله اعلم-
۲۱۵	آن حاجی الحرمین الشریفین مخزن رحمت عظیم حضرت شیخ عبد الکریم قدس [illegible] منازل عمده بزرگ رنگدار بود	ولادت حضرت بابرکت در هند است		وفات آنجامع کمالات تاریخ بیست و هفتم ماه رجب بسال یکهزار و چهل و پنج ست سنه ۱۰۴۵	لاهور [illegible]	شاهجهان	حضرت نظام الدین بلخی-	نقلست که شخصے بروز عرفه روز عید ضحی بخدمت شیخ ملاقی شد و بسبیل حسرت اندوه عرض کرد خوش آنانیکه امروز در ادائے حج شریف مصروف باشند ذات شیخ فرمود با قدم خود بر قدم من بنه آن عمل فرمان نمود و خود را معه شیخ در منا که مقام حج است یافت ادائے نمود و زیارت بیت الله شریف کردند چون فارغ شدند بدستور سابق الذکر خود را در لاهور یافتند این همان مزار است
۲۱۶	آن عندلیب خوش گفتار گلستان بهشتی شیخ درویش چشتی سرورے بندگی بزرگ بود قدس سره العزیز بود و حضرت علامه مدرس بلند تعلیم [illegible]	ولادت حضرت در پشاور است عمر [illegible]		وفات آنحضرت بابرکت جامع کمالات بسال یکهزار چهل و هشت سنه ۱۰۴۸ از خزینة الاصفیا [illegible] ۱۰۴۸	پشاور		حضرت علی خواص	نقلست که ذات شیخ نهایت کامل و مکمل بودند و کتاب مخزن الاسلام تصنیف آن برگزیده کافه انام است مگر هنوز کامل و مکمل نشده که آن والد بزرگوار حضرت جهان خورشید بود- از جهان دنیا فراغت یافت و کتاب غیر مکمل ماند الخدمت بردم آنحضرت بحالت مرض الموت فرمود این را کامل کنی و این درجه را بخوبی بینی که بکار رساند پس کتاب را تمام کردند حقا که کاشف حقایق و دقایق است و با علیے بلوتی و بایزید که نام خود روشن نهاده بود بسیار گفتگو میداشت و او را ایزید ملحد میگفت و مدام از شر و فساد معاندان فارغ نبود-
۲۱۷	آن سرمست باده حقیقی محبت قدوسی و چشتی حضرت شیخ ابوسعید صاحب چشتی و صابری گنگوهی ابن یونس ابن الله بن ابن شیخ عبد القدوس رح	ولادت باسعادت حضرت در گنگوه است-		وفات عالیذات و منبع فیوضات مصدر مکارم و عنایات بسال یکهزار و چهل و نهه سنه ۱۰۴۹ بوقوع آمد-	گنگوه		حضرت نظام الدین بلخی-	نقلست که شخصے منکر حال درویشان خدا پرست بخدمت شیخ ابوسعید حاضر شد و گفت که من طالب خدا عز و جل امیدوار بالطاف آن صحیح آن دارم که یک نظر کیمیا اثر کنی و ممتاز فرمائی- شیخ آنوقت عصا بدست خود میداشت فرمودند آئے بخدا خواهم رسانید مگر اول سه ضرب عصا خواهم زد ملتجی آن فرمان قبول کرد پس عصا برش کوفت که عالم ملکوت بروے منکشف گردید دوم عصا زد عالم جبروت بروے وا رزانی شد چون سیوم بار زد عالم شهود و لاکیف نقد وقت حال وے شد سه روز بی هوش ماند شده کامل بیهوش ماند بعده پس از سه ایام بهوش آمد خود کامل و مکمل دید-
۲۱۸	آن از خود آزاد و با خدا همیاد حضرت شیخ الله داد ابن الله داد حضرت پیر کبار قدس الله سره	ولادت باسعادت حضرت در قصور است		وفات آن کامل دفتر و کمالات معدن کرامات بسال یکهزار چهل و نهه سنه ۱۰۴۹ از خزینه [illegible] صادق سر است محبوب الله	قصور		روحانیت از خاندان خود-	نقلست که ذات شیخ کمال متوکل علی الله بود مدام در بسته اندرون حجره مسدود مانده بهمین روش نقش را در کشش داشته [illegible] حجره مقیم [illegible] که مسلم [illegible] کار بود نزد بجناب پروردگار مناجات کرد که خداوندا مرا اولاد بسیار داده بعض سعد و بعض [illegible] عرض دارم که [illegible] بخشش دعا قبول افتاد و اولاد شما خواهد مگر کمان خود کشید تا بنداز لفاصله [illegible] اولاد تر [illegible] بخشید تیر انداخت تمام زور نمود اما تیر چهار قدم افتاد [illegible]
۲۱۹	آن نور من الله نوار الصمد و کامل ولی حضرت	ولادت حضرت سعادت آمود	از صد زیاده	وفات آن ام الصفات مجمع کمالات بسال		جهانگیر	حضرت الله داد	نقلست که از کلام حضرت که در [illegible] بیان نمود و کتب هم در زبان هندی که تصنیف فرمود نکات و معانی واضح میشوند مفهوم میگردد نوشته اند که در زمان اکبر بادشاه در ان حالیکه حضرت کوزه پشت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال کمال	مزار	بادشاه وقت	مرشد	خلاصه کیفیت
بقیه	ملک محمد اویسی مقتب محقق هند قدس سره	.		عمر او بسبب وحشه سننه بوقوع آمد	.	.	.	بود و طلب کرد شیخ بخدمت و حاضر شد و ملک شمس شیخ نبوده معرفت علوم نمود که بادشاه بر خواص خلق منحصر شد و ودی بادشاه گرتی فیاه آمد بحیثیت بادشاه بود و در سرد فرمود و حال قرب بادشاه شد
۲۲۰	آن شمع ارشاد سید وحید حضرت محمد معیان شیخ عبدالرشید جونپوری قدس سره العزیز -	ولادت آنحضرت بارکت جونپور بود		وفات آن مخزن رحمت بے غایات بسال یک هزار و پنجاه و پنج ۱۰۵۵ سنه بوقوع آمد -	جونپور		شیخ مصطفی عبدالرشید جد خود	نقلست که ذات شیخ کامل و مکمل از اجل نام وے عبدالرشید بود در رسالات مکتوبات نیز همین نام نوشته و شمس الدین و فیاض و دیوان لقب داشت پدر او مرید شیخ محمد وے شیخ نظام الدین امیٹھی و وے مرید شیخ معروف جونپوری و مرید اله داد شارح کافیه و هدایه و مرید راجی حامد شاه و مرید شیخ حسام الدین و از جانب شیخ طیب که خلافت داشت و از مشائخ دیگر خواجگان نیز فائده ها دارد و در سلاسل صاحب اقتدار است گرچه اشتغال امر بیاد داشت چون خدا در علم مجاذب حقیقی سبق گرفت همه علایق را واگذاشت و کامل گشت -
۲۲۱	آن واقف اسرار صوری و معنوی حضرت سید محمد گیسو دراز کالپوی ابن سید محمد قدس سره	ولادت آنحضرت بابرکت در کالپی است -		وفات آن جامع کمالات و فیاض بے نهایات بسال یکهزار و پنجاه و هشت سننه	کالپی		والد ماجد خود	نقلست که حضرت ایشان جامع علوم ظاهری و باطنی صاحب سکر و جذبه و وجد عشق و محبت الهی بی وجد و جذبه بود که نظیر آن دیگر نتوان گفت در شعر گوئی بزبان هندی و فارسی مهارت کامل داشت و خلاف مناظره بود که مسائل توحید و مقامات نادره المرفوعه و مانند تمام شیخ محی الدین ابن عربی را ورد بلخ گفته از مردم باقی سلاسل خلیفه اهل نقشبندیه متنفر بود مگر با چشتیان الفت و اختلاط بسیار رو داشت
۲۲۲	آن مست صوری و معنوی حضرت شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله گنگوهی قدس سره فرزند اکبر شیخ عبدالقدوس گنگوهی رضی الله عنه است	ولادت آنحضرت با سعادت در قصبه گنگوه است -		وفات آن جامع کمالات صوری و معنوی تاریخ شهر ربیع الاول بسال یک هزار و پنجاه و هشت سننه بوقوع آمد - از خزینة الاصفیاء وفات شیخ محمد صادق ۱۰۵۸ و دیگر صادق جنت نشین	گنگوه		حضرت ابو سعید گنگوهی	نقلست که حضرت محمد صادق در عشق و محبت الهی یگانه روزگار بود و صاحب وجد و سماع چنانکه از تحریر خامه مقطوع اللسان بیرون افزون است نقلست روزے ذات شیخ در بازار بها رنیوه بیرون گشت کیمیا گرے صفت بر بند صاحب جمال و صاحب نگاه شنا شده و مال افتاد و فوراً آن هندو مال و اموال دنیوی را ترک کرده و بر اقدام حضرت افتاده و در زبان خود کلمه شریف روشن و تازه نمود نقلست که بار حضرت بسفر مکتبان رفتند در بازار میگشت که ناگاه بتی سنگین دیدند هندو آن بت پرستی می نمود حضرت بتماشائے قدرت الهی ایستاده بت در کلام آمد و گفت انا المعبود لا تعبد سوائے شیخ اگرچه در آن وقت مغلوب الحال بود وا ما باس شرح شریف گفتند و بجانب قبله شریف سجده کردند بت باز کلام کرد فاینما تولوا فثم وجه الله شیخ فرمودند رسول اکرم صلی الله علیه وسلم با وجود کمال بکعبه رو کرده سجده کردند بت آفرین گو خاموش ماند
۲۲۳	آن فقیه عالم مالک حضرت عبدالحق چشتی لاهوری قدس سره العزیز	ولادت حضرت در لاهور است -		وفات آن قطب الاصفیاء تاریخ دوازدهم ماه رجب بسال یکهزار و پنجاه و نه ۱۰۵۹ سننه	لاهور		حضرت شیخ جان الله	نقلست که حضرت ذات شیخ صاحب مدارجات بلند و مقامات بلند و خداوند کار مملکت سخاوت حیا بود طریقه سماع و وجد بر انندگی خود سید نسبت و در حالت وجد و اضطراب بهر که نظر انداختے مست و مدهوش کردے و در لنگر بے پایان آنحضرت غربا و مساکین لیل و نهار موجود و طعام بیشمار میخوردند
۲۲۴	آن بلبل بوستان چشتیه حضرت شیخ عارف چشتی قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت در لاهور		وفات آن جامع کمالات بسال یکهزار و شصت و چار ۱۰۶۴ سننه بوقوع آمد	لاهور در گورستان میانی	شاهجهان	شیخ اسحاق فاروقی	نقلست که ذات شیخ صاحب حال و قال کمال اشتیاق بر اذواق محبت حقیقی بودند علم افراشته ایشان حضرت در باره مشیخت و کمالیت شهره آفاق بود عشره اخیر رمضان شریف بحجره در بسته اعتکاف نشستے و در این ایام خواب و خورد و نوش رها نداشتے چون بیرون آمدے کسی پیش و ے نه رفتے مردم از بیم هوش و قرار رفتے الغرض کامل و مکمل بودند
۲۲۵	آن گوهر بستند بحر ید ممتاز اولیای شیخ محمد اسمعیل اکبر آبادی قدس سره و نور الله مرقده -	ولادت آنحضرت اکبرآباد است		وفات آن جامع الا صفات بسال یک هزار و شصت و شش ۱۰۶۶ سننه بوقوع آمد	اکبرآباد			نقلست که حضرت غربا نواز جامع مراتب و برکات دینی و دنیوی بودند رجوع خواص و عوام بود و اگر طالب دنیا آمدے خالی نرفتے و اگر خواهشمند دین مشرف شدے نعمت عظمیٰ حاصل میکردے و غالب کلام حضرت این بود که اگر طالب دنیا بمراد خود میرسد و در دلش محبت اولیاء الله می افزاید و رفته رفته طالب حق میگردد و چون مراد دین و دنیا از آن حضرت بر آید مردمان کثیر و بیشمار بدر وازه فیض انداز میبودند و کسی از بارگاه نامرادی رفت -

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۲۶	آن از جہان آزاد و با خدا یگانہ حضرت سمندخان میانہ کہ در سلسلہ چشتیہ عالیہ معروف بود قدس سرہ و مدام در عبادت مصروف	ولادت آن حضرت در [illegible]		وفات آن بلند صفات و کاشف کرامات بسال یکہزار و شصت و ہفت ۱۰۶۷ قلزم فیض است سال وصل او ہم علی متقی اکبر سعید			شیخ نظام الدین چشتی	نقلست کہ ذات شیخ مرید حضرت اعلی چشتی است و بعض میگویند کہ بدو واسطہ مرید شیخ نظام الدین نارنولی است صاحب ذوق و شوق و در سماع و وجد و حال و قال بہمہ صوفیان وقت خود فضیلت میداشت و چون ذات شیخ سماع میکرد و در سماع و رقص جانوران بکمال اثر میکرد و گداز میکرد و در محفل سماع در حد شیخ می افتادند مثل مرغ نیم جان بر زمین می تپیدند فاختہ از ہوا بمحفل شیخ در افتاد و شخصی ذبح کردہ بخورد و شیخ بہ نسبت وی ناراض شد و گفت یا بارک اللہ فیک شخصی دیوانہ شدہ بگریبان و بر در خود گشت و آن
۲۲۷	آن فیض و فیض رسان شیخ ہوگی افغان عززئی قدس سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت بابرکت در نواح قصور		وفات حضرت بابرکت بسال یک ہزار شصت و نہ ۱۰۶۹ سنہ بوقوع آمد	قصور		روحانیت پیر کلان صاحب	نقلست از معارج الولایت کہ چون وقت رحلت شیخ قریب رسید یاران را حاضر نمود کہ ہیچ مرا معاف دارید کہ تا زیارت رسول الثقلین نکنم فرشتہ موت را جان تسلیم نخواہم کرد پس دروازہ حجرہ را بہ بندید و بیرون روید چون ایشان بیرون آمدند حجرہ داخل شوید سقف حجرہ رخنہ کلان شدہ بنیند بدانید کہ آن راہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف آوردہ اند مریدان ہمان کردند کہ فرمودند چون دروازہ کشادند دیدند کہ شیخ فوت شدہ تمام حجرہ خوشبوناک و سقف را اکلان راہ شدہ بود۔
۲۲۸	آن مقیم راہ مستقیم حضرت شیخ عبد الکریم فرزند ارجمند شیخ دردیرہ قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت حضرت بابرکت در نواح پشاور		وفات آن عالی صفات مصدر مکارم و عنایات بسال یکہزار و ہفتاد و دو ۱۰۷۲ سنہ بوقوع آمدہ است۔	یوسف زئی		پدر بزرگوار سید علی	نقلست کہ ذات شیخ تربیت صوری و معنوی از پدر والا قدر حاصل کردند از محققان و عارفان عالی مراتب بود در ہمگی امورات شریعت و طریقت و حقیقت نہایت بیدار مغز و ہشیار بودہ نقلست کہ روزی با پدر عزیز خود کہ چون مادرم برای اعقد نکاح بخانہ خود می آورد و در راہ خواستی کہ قبل از نکاح باوی دست اندازی کنی و از دختی کہ قریب بود از وی ندائی در گوشت رسید کہ ہنوز نامحرمی و پیش از آنکہ نکاح شود دست انداختن و مس کردن حرام است آن ندا از من بود۔
۲۲۹	آن قاطع بدع و رسمی حضرت محمد عارف چشتی کہ عارف معارف و کاشف حقایق و دقایق است قدس سرہ	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن عالی ذات بتاریخ ہفتم ماہ ذوالحجہ بسال یک ہزار ہفتاد و دو ۱۰۷۲ سنہ	لاہور		حضرت شیخ عبد الغنی خان۔	نقلست کہ حضرت بابرکت در فقر و ریاضت و عبادت و وجد و سماع و زہد و ورع و تجرید و تفرید شانی عظیم میداشت نقلست کہ پسری شخص در دریا سقائی غوطہ میخورد قریب بود کہ زورق عمر وی دران غرق شود پس والدین آن سقیم را برداشتہ بخدمت آن بزرگ برد حضرت او آن وقت در وجد بود والدین آن مریض آن شریف وقت او وسیلہ دانستہ در اقدام آن غریب نواز انداختند الحباب الله ان حالت مبارک بر سر مریض مالید مریض صحت کلی حاصل شد شکر ایزدی و کرامت حضرت دانستند۔
۲۳۰	آن احسن صفات فرخندہ خو حضرت شیخ پنجپاوی کہ از قوم گجر بود قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در نواح پشاور است		وفات آن بلند صفات بسال یکہزار ہفتاد و سہ ۱۰۷۳ سنہ بوقوع آمد۔	پشاور		حضرت درویزہ	نقلست کہ ذات شیخ مشائخ کاملین بودہ در ریاضت و عبادت بوقت خود ثانی نداشت و طریقہ و عین طریقہ مرشدش بزرگوار حضرت شیخ درویزہ بود مخزن الاسلام انہایت و غایت دوست و عزیز از جان میداشت مریدان بطریق و عظمت برای تعلیم علم و ہدایت بسیار میگفت و میفرمود کہ وقت عزیز را از دست مدہ از یاد حق و ذکر۔
۲۳۱	آن خوش خلق میمون حضرت شیخ پیر محمد سلطان کروی حضرت را نسبت بشیخ حسام الدین انکحوی	ولادت آنحضرت بابرکت		وفات آن عالی صفات جامع کمالات و کرامات بسال یکہزار ہفتاد و چہار ۱۰۷۴ سنہ			حضرت عبد الکریم	نقلست کہ حضرت پیر محمد صاحب صوانی بود از صوبہ ہای قدرت الٰہی غرض آنکہ ذات شیخ بہر حال کہ دل فیض منزل خواہش کردی نواح بہمان تبدیل و تغییر صورت وی حضرت میشدی مرمان ویرا مصاحب را با این حضرت بکمال محبت مگر ایشان با درویشان و غیرہ آمیختے و از دنیا و مافیہا پرہیز داشتی۔
۲۳۲	آن غواص بحر البحار معرفت و نور از انوار بے نہایت خواجہ یحیی گجراتی کہ بزرگے کہ آنحضرت عاشق	ولادت با سعادت آنحضرت در گجرات دکہن۔ فانکہ از [illegible]		وفات آن جامع کمالات مخزن کمالات و معدن کرامات بسال یکہزار ہفتاد و [illegible] ۱۰۷[illegible] سنہ	مدینہ منورہ		در خاندان [illegible]	نقلست کہ حضرت غریب نواز فیاض بے انداز مرد بود در خاندان عالیشان بلند مکان آنکس کہ آنحضرت بابرکت را یکبار زیارت کردے بار دیگر گرد دنیا و دنیاداران نگردیدے بلکہ تارک الدنیا شدے و بحضور پر نور و الانوار ذات پاک صاحب تاج و البراق عاشق بود بکمال صدق دل و جان کہ اکثر در حرمین شریفین می ماند و ہندوستان وطن اصلی را

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	باهمت و برکت و عظمت بود و در نسبت آبای به قطب الزمان حضرت خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلوی است قدس سره العزیز	صادق جناب نبوی صلی الله علیه وسلم بود بارها بحرمین الشریفین رفت		بوقوع آمده - از خزینة الاصفیاء - [illegible]	״	״	״	را صرف برای نام یاد میکرد و آخر الامر در مدینه طیبه توطن اختیار کرد و سلسله چشتیه را از زمان خواجه فضیل ابن عیاض و سلطان ابراهیم ادهم و خواجه عثمان هارونی ترقی بود اما در زمانه این یگانه رواج این سلسله شریفه متذکره آن مناسل و مراتب قرار گرفت که قلم از تحریری قاصر و تمام مشایخ کرام و علمای عظام بکرامت و مشیخت حضرت معترف بودند و کمال التعریف میکردند تشریف بری این حضرت برای ترقی دادن سلسله موصوف الصدر حکم اکثیر میداشت که در هر جا ذکر اذکار همین سلسله بود و برای ترقی بسیار کوشش مینمود-
۲۳۳	آن یار ربانی خواجه شیخ جنید موهانی که او را ثانی شیخ جنید بغدادی میگفتند ولی کامل و مکمل بود- و در محبت خدا معروف بوده نور الله مرقده-	ولادت باسعادت حضرت در قصبه موهان نوشته اند		وفات آن جامع الصفات مظهر کرامات بسال یکهزار و هفتاد و هشت ۱۰۷۸ سنه بوقوع آمده تاریخ خواجه چشتی نگهبان آتش نیز فرما جنید شیخ امین	[illegible]		اجداد و امجاد خود-	نقلست که ذات شیخ مغروق دریای ذوق و شوق ذات الهی بوده و اکثر بشب در دریا یا نهر رفته استاده تمام شب در ذکر خفی و جلی میگذاشت و روز بر کنار گومتی نهر یا دریا میماند و از مردمان یکطرف شده الله الله میگفت و بسا اوقات در مقام دق و لق مشاغل مشاغل عبادت معبود حقیقی صرف میکرد و بوقت فراغت هیزم ها جمع و پشتاره بسته در شهر قرب و جوار فروخته قیمتش بفقرای حق میداد و در سماع غلو تمام میداشت و وجد نیز میکرد-
۲۳۴	آن مشهور بروشن ضمیری شیخ حبیب جنیری متوطن قریب بنگاله بود قدس سره العزیز-	ولادت باسعادت نواح بنگاله		وفات آن جامع الصفات مقبول خدا عز و جل بسال یکهزار و هفتاد و نه ۱۰۷۹ سنه	اورنگ آباد		شیخ محمد صاحب	نقلست که شیخ در ریاضت و عبادت و مجاهدت کمال درجه میداشت صاحب کشف کرامات و صاحب کمالات بوده است سی سال کامل در حجره مانده پای خود بغیر امر ضرور بیرون ننهاد صائم الدهر و قائم اللیل بود و فتوحات کمتر میگرفت- نقلست از صاحب معارج الولایت که روزی شیخ برادر من عبدالستار فرمود که کار خیر شما بخانه فلان منصب دار خواهد شد همانطور شد که شیخ فرمود و هم روزی شخصی را فرمود که نوکری تو نزد شاه عالم بادشاه خواهد گردید بموجب فرمان گشت
۲۳۵	آن کامل و مکمل ولی حضرت پیر محمد لکهنوی که حاجی الحرمین و فاضل از فضلای نامور بوده قدس سره العزیز-	ولادت آنحضرت بابرکت در جون پور است-		وفات آن جامع الصفات بسال یکهزار و [illegible] ۱۰۸۰ سنه بوقوع آمده است-	لکهنو-		حضرت شیخ عبدالله سیاح	نقلست که در اوائل حضرت ذات شیخ تحصیل علوم صوری در جونپور و دهلی وغیره بسیار جا میکرد آخر فارغ التحصیل در لکهنو نزد قاضی عبدالقادر گردید در انجا جاذب حقیقی دامنش را بخود کشید بخدمت شاه عبدالله سیاح رسانید آن مرد خدا او را صاحب السلوک و کامل و اکمل نمود و شیخ از دریای گومتی گاهی بر کشتی سوار نشد خود و همراهی وی بغیر کشتی میرفتند آب الی زانو می آمد صاحب معارج الولایت گوید که چون شیخ کتاب بحر الفراست شرح دیوان حافظ مصنفه من دید نهایت پسندید و چند ماه در مطالعه خود میداشت و کتب بسیار چنانچه سراج الحکمت و شرح هدایه حکمت و فتاوی در فقه تصنیفات وی هستند-
۲۳۶	آن هدیه رحمت الهی غریق حضرت شیخ محمد صدیق چشتی صابری لاهوری قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در پنجاب-		وفات آن ذات جامع کمالات بتاریخ هشتم ماه ذوالحجه بسال یکهزار هشتاد و چهار ۱۰۸۴ سنه بوقوع آمده است				نقلست که آنحضرت از مشایخ عظام و بزرگان کرام چشتیه قدسیه هستند و در شریعت و طریقت و حقیقت صاحب مراتب بلند و مقامات ارجمند و برخوردار بودند تمام روز طالبان علوم صوری را تعلیم فرمودی و شب با طالبان حق طرف نمودی بسیار و بیشمار خلق الله از دروازه فیض اندازه آنحضرت بهره وافر و نصیبه متکاثر حاصل کردند و اگر نظر وی حضرت بحالت تواجد بر کسی می افتاد همانوقت آن شخص را الله تعالی جل شانه و عز اسمه تارک الدنیا فرمود و بکرم سرفراز نمود
۲۳۷	آن منظور و مقبول بجناب رب المعبود حقیقی شیخ محمد داود ابن	ولادت آن صاحب کمالیت و کرامت گنگوه است		وفات آن عالیشان بابرکات بتاریخ پنجم ماه رمضان	گنگوه		شیخ محمد صادق [illegible]	نقلست که آنحضرت نصیب نیک و محمود ولی کامل و مکمل و بلند همت عظیم الدرجت صاحب ولایت و کرامت بی نهایت و خداوند مراتب لاتعد و لاتحصی بود صاحب کتاب سواطع الانوار فرموده که روزی عرس شریف جناب قدسی مآب غوث غوثان پیر عبدالقادر جیلانی قدس سره

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	اسم مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	حضرت شیخ محمد صادق گنگوهی از اهل کمال لائق و فائق بودند و حضرت چشتی صابری بودند	〃		در رمضان شریف بسال یکهزار و نود و پنج ۱۰۹۵ھ بوقوع آمده است۔	〃	〃	〃	العزیز بود اما خرچ پنیر سه چیز نبود شیخ سوندها فقیر در بار خود ارشاد دو داد که چیزی تعرض حسنه از کسی جامه گرفته بیارید تا که ادای عرس شریف گردد همین فرموده برای خواب قیلوله در حجره خود آرام کردند بیدار شده شیخ سوندها را جلد جلد طلب کرده فرمودند که یازده روپیه از بارگاه غوث صمدانی عطا شده کافی خرچ است شتاب کن چیزها اشیا بیار و عرس شریف بکنی شیخ سوندها حسب فرمان عمل نمود همان عطیه کافی گردید
۲۳۸	آن جامع مظاهر انوار و اسرار جلالی و جمالی حضرت سید ابو المعالی ابن سید محمد اشرف اگرچه کان سادات بخدمت محمد صادق داشت اما کشود کار و خلیفه حضرت داؤد بودند۔	ولادت حضرت در قصبه سٹهه بروز دوشنبه تاریخ دهم ماه ذوالحجه بسال نهصد بیست ۹۲۰ھ -		وفات آن جامع کمالات مظهر کرامات هشتم ماه ربیع الاول بسال یازده صد شانزده ۱۱۱۶ھ از خزینة الاصفیا رفت از دنیا چو در خلد برین پیر پیر ابو المعالی فیض سال وصال [illegible] ۱۱۱۶ بار دیگر ابو المعالی فیض	لاهور [illegible]	[illegible]	حضرت داؤد [illegible]	نقلست که کمالات و کرامات آنحضرت خاندان عظامی و خلاصه دودمان گرامی را تعلم منقطع اللسان چه یارا است که نویسد نوشته اند که روزی بزرگان عالیشان چنانچه حضرت ابو المعالی و میران سید که و شیخ ابو الفتح و شیخ سوندها و شیخ بلاقی و شیخ محمود شاه محمد و محمد یوسف و شیخ عبد القادر سوری و شیخ نصیر الدین کهری وغیره مجلسی انعقاد کرده و در تهنیت نشسته بودند ذکر در شرح و توصیف کلمه شریف آمد پس ذات حضرت یعنی حضرت ابو المعالی فرمود یا صاحبان دین متین محمدی کلمه شریف آن شرافت و کرامت دارد که اگر کسی لفظ لا را بگوش آدمی یا جانوران بخواهد بمیرد و اصرار کردند و اگر الا الله بگوید زنده خواهد شد مردمان جامعه حضرات اهل مجلس برای صدور این امر بخدمت حضرت اصرار کردند پس حضرت برخاست و بگوش گاؤمیش که در آن جا موجود بود لفظ لا را گفتند گاؤمیش در افتاد و بمرد و باز الا الله بخواندند برخاست زنده شده بخوردن گیاه موجوده شروع گشت۔
۲۳۹	آنحضرت از روز میثاق سعید شیخ عبد الرشید ابن سید اشرف که از شهر جالندهر هستند قدس سره	ولادت حضرت در قصبه جالندهر واضح میشود		وفات آن تعالی الید الصمد فیض و عنایات گل گلزار سیادت و نقابت بتاریخ غره ماه ربیع الاول بسال یازده صد بیست یک ۱۱۲۱ھ روز وصال جمعه	جالندهر		[illegible]	نقلست که حضرت غریب نواز کامل کمال و صاحب جاه و جلال بوده و صاحب تذکرة السالکین تحریر فرموده که روزی حضرت سید محمد بیکه سید علم الدین جالندهری مخاطب شده میفرمود که هر مریدی که برای طلب خدای عز و جل نزد من می آید بعد امتحان شش سال او را در سوخ غیر راسخ می بینم اگر رضا اعتقاد کامل معلوم می شود او را از زمره خدام خود شمار میکنیم بجز سید عبد الرشید که بعد از اول اعتقاد راسخ آورده الغرض از ایام خرد سالی محبت و اتحاد حق در دل آن پاک اعتقاد جا گرفت که بخدمت بزرگان پیوسته و کامل شد
۲۴۰	آن معروف موصوف به نیکو سرشتی شیخ سونده ابن شیخ المومن چشتی صابری قدس سره العزیز جناب موصوف الصدر از اولاد امجد حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه است	ولادت حضرت بابرکت در قصبه سفیدون۔ فائیده قصبه مذکور بادشاه زمانه پدر والا گوهر حضرت را جاگیر داده بود۔		وفات آن مظهر کرم و عنایات بتاریخ چهارم جمادی الاول بسال یکهزار یکصد بیست و نه ۱۱۲۹ھ بوقوع آمده است از خزینه [illegible]	سفیدون		حضرت محمد داؤد صاحب	نقلست که نظر کیمیا اثر آن بزرگ کامل و اکمل حکم اکسیر اعظم میداشت و اگر بوقت وجد و سماع نظر آنحضرت برکسی می افتاد آنرا از خود بیخود یعنی دیوانه و مدهوش میکرد نقلست که بعد وفات شیخ از موضع مسکن خود بموضع دیگر تشریف شریف ارزانی فرمود اتفاقاً آنروز پسر نوجوان حاکم آنجا بتقدیر الهی فوت شده بود در سن شباب از عالم اسباب وداع نمود پس والدین او تاب فراق و نیاورده آن مرده بخدمت شیخ رسانیده و زار زار بگریستند شیخ آنوقت در سماع بودند بر درد و حالت زار زار والدین مرده مهربانی فرموده دست بر سر مالیده گفت ای بنده بحکم حی القیوم خیز پس مرده برخاست یعنی زنده گشت و در ساطع الانوار بسیار و بیشمار کرامات نوشته اند که روزی حضرت در کونه که در آن خشت ها پخته مینمائید در آمد و بعد از بسیار فرصت برآمد هیچ ضرر بجسم حضرت نرسید و بوقت وصال حضرت این بیت خواندند بیت صحبت غیر نخواهم که بود عین قصور • با خیال تو چرا با دگران پردازم
۲۴۱	آن غواص بحر توحید حضرت سید محمد سعید	ولادت باسعادت آنحضرت بتاریخ	۸۵ سال	وفات آن [illegible] بتاریخ پنجم یا دهم ماه	[illegible]		[illegible]	نقلست که سلسله آبای آن دریای رحمت بدین طریق جاری میشود که سید محمد سعید بیکه ابن سید محمد یوسف ابن سید قطب شاه ابن سید عبد الواحد ابن سید احمد ابن سید امیر سعید ابن سید نظام الدین

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً ۲۴۱	تا مطلب سید محمد میران بیکہ چشتی صابری خلیفہ و مسند نشین حضرت سید ابوالمعالی صاحب ذوق و شوق و محبت و عشق آلہی بودند و سوائے وقت نماز در استغراق می ماند قدس سرہ العزیز -	[illegible] رجب المرجب بسال یک ہزار و [illegible] ۱۰۴۹		رمضان شریف بسال یازدہ صد سی و یک ۱۱۳۱ بوقوع آمد از خزینہ ۵ [illegible] ۱۱۳۱ [illegible] ۱۱۳۱				ابن سید عزیز الدین ابن سید تاج الدین ابن عز الدین نور بہار ابن سید عثمان ابن سید سلیمان کفار شکن ابن شاہ زید سالار لشکر ابن سید امیر احمد ابن سید امیر حمزہ ابن سید ابا بکر علی ابن سید عمر علی ابن سید تحفہ ابن سید علی شاہ ابن سید حسین ثانی ابن حضرت ملقب بخمیص ابن سید محمد مدنی خمیص ابن سید حسن شاہ ناصر ترمذی ابن موسیٰ خمیص ابن سید علی حسن خمیص ابن سید حسین علی اصغر ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا رضوان اللہ اجمعین نقلست روزے پسر یکے مرید سفید باف بمرد حضرت دعا فرمود اللہ تعالیٰ آن مردہ را باز زندہ فرمود نقلست کہ لنگر ذات والاصفات مدام جاری میبود در لنگر چیزے از آرد وغیرہ نبود حضرت آنرا طلب فرمودہ قدرے آرد انداخت و ہر چیز در آوند علاوہ علامی انداخت و برانہا چادر خود فراز کردند ارشاد دادند کہ فی نفرے ود آثار آرد یکپار روغن زرد دہند آنروز چہار صد سناسی وغیرہ مردمان اہر قدر کہ فرمودہ بودند برابر دادند - ہر ذی روح نصیب خود گرفت ہنوز ہر چیز باقی بود -
۲۴۲	آن حضرت حشمت و جاہ حضرت سید عشق محمد شاہ از خاندان عالیشان سادات کرام جلندہر اند	ولادت با سعادت بلبل شاخسار سیادت در قصبہ جلندہر است		وفات ذات مصدر رحم و عنایات در ماہ شعبان بسال یازدہ صدسی و یک ۱۱۳۱ بوقوع آمد	جلندہر		در خاندان خود -	نقلست کہ ذات بابرکات مظہر کرم و عنایات صاحب خوارق و کرامات بیغایات و بے نظیر و بیمثیل بود در ریاضت و مجاہدات خداوند زہد و توکل و صابر و شاکر بدرجۂ اول بود و در نفس کشی تمام عمر عزیز خود متساعی ماند و پیرو شریعت ماند و پیرو شریعت پر عظمت بود و با معاندین محمدی
۲۴۳	آن عندلیب بوستان بہشتی حضرت یحییٰ مدنی چشتی بزرگے لاثانی و یار ربانی بود قدس سرہ العزیز -	ولادت با سعادت بتاریخ ہشتم ماہ رمضان بسال یکہزار و دہ روز خمیس ۱۰۱۰ بوضوح پیوست	۹۰ یا ۱۳۰ سال	وفات آن والا صفات جامع کمالات بتاریخ بیست ہفتم یا بیست ہشتم ماہ صفر المظفر بسال یازدہ صد بیست و دو ۱۱۲۲ یا ۱۱۰۱ یا ۱۱۲۰ اول صحیح ترین است	[illegible]		حضرت شیخ محمد اعظم [illegible] -	نقلست کہ حضرت یحییٰ مدنی صاحب خوارق و کرامات و در زہد و تعبد و تہجد بودند و نسب نامہ ایشان حضرت و نسب نامہ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و نسب نامہ حضرت کمال الدین علامہ واحد اند چنانچہ تا علامہ بدین طریق ہستند کہ شیخ یحییٰ ابن شیخ محمود ابن شیخ محمد ابن شیخ احمد میاں جیو ابن شیخ نصیر الدین ثانی ابن شیخ محمد الدین نبیرہ شیخ کمال الدین علامہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین از انجا کہ عاشق رسول الثقلین بودند در مدینہ ماندند و آنجا فوت و دفن شدند یعنی روبرو ذات پاک ماندند و روبرو فوت شدہ دفن شدند -
۲۴۴	در سلطنت ولایت و کرامت بادشاہ حضرت خواجہ کلیم اللہ صاحب ابن حضرت حاجی نور اللہ ابن حضرت شیخ احمد ابن شیخ حامد صدیقی کہ از اولاد امجاد جناب امیر المومنین صدیق اکبر بودند قدس سرہ	ولادت با سعادت حضرت بتاریخ بیست چہارم ماہ جمادی الثانی بسال یک ہزار شصت ۱۰۶۰ بوضوح پیوست	۸۳ یا ۸۸ سال	وفات آن مظہر کمالات بتاریخ بیست چہارم ماہ ربیع الاول بسال یازدہ صد چہل و دو ۱۱۴۲ بوقوع آمد مادہ تاریخ کلیم اللہ چشتی مبارک - از کلیم اللہ چشتی مبارک العزیز بگو رحیل آن شیخ زمانے	دہلی	سلطان شہاب الدین	حضرت شیخ یحییٰ مدنی	نقل است کہ حضرت ایشان ولی کامل و مکمل بودند خرقہ فقر و ارادت ایشان بدین طریق جاری میشود کہ این حضرت از یحییٰ مدنی و وے از شیخ محمد اعظم بوے از خواجہ حسن چشتی و وے از جمال الدین جمن و وے از شیخ محمود راجن و وے از شیخ علم الدین و وے از سراج الدین و وے از شیخ کمال الدین علامہ و وے از شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و وے از سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہم العزیز و اول این جناب در دہلی علوم ظاہری خواندند و فارغ التحصیل شدہ دستار فضیلت بسر نہادند باز بحرمین شریفین مشرف شدند و بخدمت یحییٰ مدنی صاحب مرید شدہ خرقہ خلافت حاصل کردند بعد ازان در دہلی آمدہ در تلقین و تعلیم خلق اللہ مصروف شدند و کتاب ہا در حقائق معارف تصنیف فرمودند چنانچہ کتاب سوا السبیل و کشکول شریف و مرقع شریف وغیرہ تصنیف این حضرت غریب نواز ہستند و وجد بسیار دوست میداشتند و سماع بنیاد وجد است ہر کہ صاحب سماع وجد نیست
۲۴۵	آن خورشید فلک زروشن دلی حضرت	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن جامع کمالات صاحب خوارق و کرامات	اورنگ آباد فائدہ		[illegible]	نقلست کہ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی چون بمدینہ شریف مشرف بودند روزے بخدمت یحییٰ مدنی نشستہ بود کہ شخصے اندر در آمد و قدمبوس حضرت مدنی صاحب شدہ و جمال باکمال حضرت مدنی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال شریف	موقع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
مذکوره ۲۴۵	خواجه نظام الدین ولی اورنگ آبادی نسب آبای عظام کرام آنحضرت غریب نواز بجناب قدسی مآب شیخ شهاب الدین عمر سهروردی میرسد قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ملک پورب که در انجا قصبه از قصبات پوره معروف است بسال یک هزار شصت ۱۰۶۰	۸۲ سال	بتاریخ دوازدهم ماه ذیقعد بسال یازده صد چهل و دو ۱۱۴۲ بوقوع آمد ماده تاریخ شیخ کبیر ازعزیزه ۱۱۴۲ سال رحیل او شیخ کبیر ۱۱۴۲ هم ولی بود نظام الدین ۱۱۴۲ وصالش طرفه شیخ العاشقین ۱۱۴۲ دگر فرما نظام الدین مطلوب ۱۱۴۲	[illegible] اورنگ آباد [illegible]			رامشاهده نموده بیهوش کردند شیخ نظام الدین را نیز رجوع بفقرا شده تا آنکه شیخ کبیر مدنی از مجلس برخاست تا بدولت خانه حضرت نظام الدین نعلین شریف ویرا برداشته و از گرد غبار صاف کرده پیش حضرت مدنی صاحب نهاد شیخ بنظر رحمت دیده از زبان فیض ترجمان فرمودند نظام الدین نزد ما برای حصول علم ظاهری آمدی یا باطنی که احسن تماست شیخ نظام الدین بجواب گفت سپردم بتو مایه خویش را تو دانی حساب کم و بیش را — از انجا که شیخ کبیر یحیی مدنی صاحب بوقت رخصت خود بسمت مدینه طیبه شیخ کلیم الله را تاکید مزید فرموده بودند که شخصی باسم نظام الدین بفلان شکل و شباهت نزد تو خواهد آمد نشان وی آنست که یکی بیت بوستان خواهد خواند او را صرف کار الله دانسته مرید کنی که مالک نسبت خلیفه برگزیده شما خواهد بود غیر چون حضرت نصیحت شهره آفاق شیخ کلیم الله شنیده بخدمت رفت اگرچه در تازه مسعود بود کشادند الله ورفت قدمبوس شد و بعد ساعت دو ساعت بیت مذکور خواجه حضرت فرمان مرشد خود یاد بود و بکمال مهربانی بیعت فرموده در اندک عرصه کامل و مکمل نمودند که بزرگی و فیض حضرت نظام الدین اظهر من الشمس است و در بزرگی طاق و شهره آفاق
۲۴۶	آن گل گلزار بهشتی حضرت شیخ محمد سلیم چشتی لاهوری قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در لاهور نوشته اند		وفات آن جامع کمالات بتاریخ سیوم ماه ذوالحجه بسال یازده صد و پنجاه ۱۱۵۰	لاهور	محمد شاه	حضرت شیخ محمد [illegible]	نقلست که ذات شیخ محب سماع و وجد بسیار و بیشمار بودند ازین باعث علمای دین متین محمد صلی الله علیه وسلم با وی منازعت میداشتند اما بسبب مرید بودن صوبه دار لاهور هیچ شخصی او را ایذائی داد بلکه صوبه دار مذکور بپاس مرشد خود عالمان را گوشمالی میداد —
۲۴۷	آن برگزیده جهانیان جنوب و شمال ستوده صفا غربی و شرقی حضرت بهلول شاه بکی که از قوم افغانان بود	ولادت آن معدن رحمت و معرفت در جلندهر بود —		وفات آن جامع کمالات بسال یازده هفتاد و یک ۱۱۵۱ بوقوع آمده است —	جلندهر		حضرت سید محمد [illegible] صاحب	نقلست که شاه بهلول عالم عامل و در فواضلان فاضل صاحب علوم معقول و منقول بودند و بسیار فواید از سید عبدالرشید و سید کسر صاحب و سید عقیق محمد صاحب حاصل نموده اما وضع قلندرانه میداشت از لاهور رسیده از شاه بلاق قادر فیض تام گرفته و نود جلد کتب مثل فواید الاسرار و شرح خواجه حافظ شیرازی وغیره از تالیف و تصنیف وی حضرت هستند و در جلندهر بسیار کس عماید از وی فواید گرفته اند کامل و اکمل بودند
۲۴۸	آن فیاض رحمت پایگاه حضرت لطف الله چشتی قدس سره العزیز	ولادت با سعادت در شهر انباله بود		وفات آن جامع کمالات روز شنبه بتاریخ بیستم ماه ذیقعد بسال یازده صد هشتاد و شش ۱۱۸۶				نقلست که حضرت ایشان از مریدان و معتقدان و فیض یافتگان حضرت سید محمد مکی است هنوز خرد سال بود که پدرش بزرگوار از دار ناپایدار درگذشت و ایشان حضرت زیر سایه فیض پایه سید موصوف مرشد ارشد خود پرورش یافت و کامل اکمل گشت و در کتاب ثمرة الفواد در ذکر کرامات و خرق عادات ایشان
۲۴۹	آن برگزیده زاهدین حضرت شاه غلام قطب الدین صاحب برادر بزرگ شاه اجمل اله آبادی قدس الله سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت غره محرم بسال یازده صد سی هشت ۱۱۳۸ ه		وفات آن معدن کمالات بماه ذی الحجه بسال یازده صد هشتاد و هشت ۱۱۸۸ بوقوع آمد این کرامت خانواده اله آباد مشهور است	مکه شریف	زمانه عالمگیر شاه و بادشاه دهلوی —	[illegible] برادران خود —	نقلست که شاه قطب الدین برادر کلان شاه محمد اجمل ابن شاه محمد که تخلص فاخر زایر میداشت و وی ابن شیخ محمد یحیی المعروف شیخ خوب الله که شاعر عمده بودند و خدا یاد دوده غلام قطب الدین بزیارت حرمین شریفین رفته بمکه شریف فوت و دفن گردید ابیات قادر بحق ذات پاک غلام قطب الدین + رخت بربست زین جهان افسوس + دل سوزان من سوال نمود سال این غم زنوحه خوان افسوس + با دل زار سوخته گفتم + قطب دین رفت زین جهان افسوس ۱۱۸۸ —
۲۵۰	آن جگر گوشه جناب ختم الانبیاء و آن لخت دل علی المرتضی اسد الله سیدنا حضرت علیم الله	ولادت آن حضرت مظهر فیض و عنایات الهی بتاریخ بیست و دوم ماه جمادی الاول		وفات آن معدن عنایت بینهایات بتاریخ شانزدهم ماه صفر المظفر بسال	جلندهر		خرقه خلافت از [illegible]	نقلست که حضرت سید علیم الله از طرفین یعنی از والد ماجد و از مادر اطهر صحیح ترین نسبت در شجره و نسب الشان حضرت بکمال صحت و ترتیب با حضرت امام حسن رضی الله تعالی میرسد و از آن منبع جود و سخاوت بخدمت حضرت سیدنا سید ابوالمعالی بود و تکمیل نعمت عظمی از سید محمد مکی صاحب گشت و در علوم ظاهری آن مهارت حاصل فرموده که علمای عصر و در دریای حیرت و حسرت

صاحب تصنیف [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعه	بادشاہ	مرشد	خلاصه کیفیت
مذکوره ۲۵۰	ابن سید عتیق الله ابن سید آخوند فاضل ابن سید مصطفی ابن سید عثمان ابن سید الٰہ بخش ابن سید قاسم ابن سید اسمٰعیل ابن سید ابراہیم بلخی تا حضرت سید زید ابن جناب امام حسن فرزند علی المرتضی شیر خدا میرسد رضوان الله تعالی اجمعین۔	غرهٔ ماه ربیع الثانی ... سال یازده صد و نود ... ہجری		دوازده صد و دو بوقوع آمد ۱۲۰۲ و ماده تاریخ۔ آفتاب چشتیه از خزینة الاصفیا ۵ حضرت سید علیم الله پیر ... صدق مصطفا خیر الانام فیض ... سال ترحیلش ... الکرام ۱۲			[illegible] از سید ... صاحب	بودند کسی از وی گوی سبقت نبرده بود و حضرت ایشان صاحب تصانیف بسیار و بیشمار هستند چنانچه نهر الاسرار و شرح بوستان شیخ سعدی و رساله نزهة السالکین در علم سلوک و شرح اخلاق ناصری و زبدة الروایات فقه و شرح الجواهر فارسی ترجمه نظم الدر و المرجان عربی از تصنیف مرزا خان بیگی از این حضرت بابرکت اند الغرض جناب فیضمآب خوارق و کرامات شانے عظیم بسیار داشتند نقلست که در عهد آن حضرت غریب نواز شخصے لونیه خان فوجدار دوابه جلندهر حکومت داشت و به مذکور یکی شخص مسمی صدیق بیگ را داده اسم زر قصبه نورمحل ساخت و در قصبه نورمحل سیدے اول اول دست خود را بیدار سانی یکی سید سر دراز نمود فصل ضبط کرد و سی روپیه تاوان افزود آن سید صاحب الخدمت حضرت سید علیم الله شاه مشرف شد و من کل الوجوه حال خود بیان کرد و ملتجی سفارش گردید حضرت غربا نواز بر التجا و استدعا آن شاه صاحب رقعه خود باسم آن منکر سادات کرام نوشت چون آن شاه در رسید رقعه حضرت از نزد حاکم مذکور رسانید وی بد قسمت رقعه را خیال نکرد و از دست سخنان ناهموار بحق سادات گفت تعجب وی چه شد که دوم روز آدینه بیگ فوجدار آن حاکم قصبه نورمحل را الخدمت خود طلب کرده بجرم سی ۳۰ هزار روپیه تاوان نموده مقهور ساخت۔
۲۵۱	آن از رندان کامل ولی بهشتی حضرت سید علی چشتی قدس سره	ولادت آنحضرت در جلندهر خاص۔		وفات آن مالک الصفا حامی ذات بسال دوازده صد سیزده ۱۲۱۳ بوقوع آمد	جلندهر		پیر حضرت سید علیم الله	نقلست که حضرت سیدنا سید علی کامل و مکمل ولی سید سردار آل پاک جناب پاک سید علیم الله بود چون پیر روشن ضمیر آن حضرت جهان دنیا را وداع فرمود پس بر سریر سلطنت سجادگی آنحضرت رونق افزود بسیار و بیشمار خلق الله را از حضیض مسکنت گمرهی برآورده براوج عزت نشاند بوقت وصال در بار بودند آنجا مدفون شدند
۲۵۲	آن سعادتمند از اسل ولی کامل و اکمل آن بلبل بوستان بهشتی شیخ محمد سعید چشتی نو مسلم و ساکن نزد لاهور بعده موضع شهر قصور بودند و والد ماجد شیخ باسم شریف محمد باقر بود قدس سرهم العزیز و نور الله مرقده۔	ولادت با سعادت آنحضرت شهر قصور فائده چون شیخ را نعمت عظمی از درگاه علی المرتضی شیر خدا عطا گردید و در شهر قصور بخانه رفته هر چه از مال و متاع و دید براه خدا ایثار نموده۔		وفات آنعالی ذات بابرکات دوازده صد چهارده ۱۲۱۴ [illegible]	قصور		[illegible]	نقلست که شیخ از روز اول خوش نصیب سرمست شراب حدانیت و محبت الٰهی بود و در مبادی الحال از آنجا که از پشت سه پشت شیخ نو مسلم بود با جرمان خوجه کار خرید و فروخت می نمودے سبزه و غله فروشی میکرد چنانچه روزے بدیگر هم پیشه خود بلاهور رفته بود غله خرید بر نرگاو بار برده بار ببسته واپس بلاهور می آمد که تقدیراً با ثنائی راه بجائیکه عین جنگل و دشت پر خوف بود پای نرگاو لغزید و شکست و بار در افتاد هر چند به همراهیان التماس کرد که بار مرا اندک اندک بر جانوران خود نهاده مرا نیز همراه خود بلاهور رسانید آنها بباعث لحاظ رهزنان فرصت آن نداشتند و بار با خود برده شیخ عاجز و اسیر نزد بار خود مانده نه یارای رفتن نه روی ماندن چون نهار بحالت انتظار و بیقراری بسیار گذشت لیل سیاه چون جبل جا بجا بران حال تباه در آمد دست دعا بجناب مسبب الاسباب برداشت و در خواست استمداد نمود اسپ سوارے از دور پیدا و هویدا گردید و نزدیک آمده فرمود که بیا بار بر نرگاو بار بردار تو نهیم اول ترسید که دزد است لابد بخدمت رفته و نرگاو خود را دید که بهبود بود و نهادن بار بر نرگاو کفایت فرمود نام پرسید جناب اسد الله شیر خدا اسم پاک خود فرمودند و نیز گفتند برو ترا کامل کردم پس از آن بعض از ابواب فتوحات و کمالات کرامات وغیره و لوازمات بزرگی بر شیخ ارزانی شدند که مرتبه بالا رسید۔
۲۵۳	آنحضرت رشید و حمید شیخ محمد سعید چشتی راهونی خلیفه سید علیم الله قدس سره	ولادت حضرت در راهون بود۔ نزدیک جلندهر		وفات آنعالی ذات بتاریخ نوزدهم ماه ذو الحجه بسال دوازده صد بیست ۱۲۲۰ بوقوع آمد	راهون		سید علیم الله	نقلست که مکان مسکن حضرت بابرکت در راهون قریب جلندهر بلکه در دوابه جلندهر است در علوم صوری و معنوی یگانه روزگار بودند تمام عمرے حضرت غریب نواز در تعلیم و تلقین خلق الله صرف گردید رحمت الله علیه۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۵۴	آن جگر گوشہ جناب ختم المرسلین حضرت سید خیر الدین خیر شاہ قدس سرہ العزیز	ولادت بابرکت در لاہور است		وفات آنعالیجناب نہم ماہ ذوالحجہ بسال دوازدہ صد و بست ۱۲۲۰ھ	لاہور		شیخ عظیم صاحب	نقلست کہ حضرت سلالہ خاندان نبوی نقادہ دودمان مرتضوی از بزرگان کامل و اکمل لاہور است و در سماع و وجد و تواجد یگانہ روزگار بودند لنگر آن غریب نواز بر غربا و اغنیا یکسان و فیض وے حضرت فراوان۔
۲۵۵	آن فیض یافتہ نگاہ کامل ولی حضرت سید محمد اعظم ابن سید سالم چشتی و روپڑی قدس سرہ العزیز	ولادت آن سعید ازل در روپڑ		وفات آن ولی الاصفیا مظہر فیض و عنایات بسال دوازدہ صد و بست و ہفت ۱۲۲۷ھ	روپڑ		حضرت سید سالم صاحب رح	نقلست کہ حضرت را جذب و استغراق اشتیاق و ازدیاد محبت الٰہی بدرجہ کمال بود نوشتہ اند کہ شبے حضرت از موضع خود بموضع دیگر میرفت قزاق آمدہ نعل راہ وے شدند و ارادہ کردند کہ اسپ زیر سواری حضرت بگیرند حضرت بکمال حلم فرمود کہ این اسپ لا غر است فرصت کنید اسپ فربہ از خانہ آوردہ دہم رفت و اسپ بدو دزدان بوقت صبح اسپ باز دادند و تائب شدہ مرید گشتند۔
۲۵۶	آن عاشق ذات ربانی سالک سلوک خدادانی حافظ کلام یزدانی حضرت حافظ محمد موسیٰ مانکپوری ہندوستانی قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت در بہلول پور		وفات آنجامع کمالات مظہر فیوضات روز یک شنبہ بتاریخ شانزدہم ماہ رمضان بسال دوازدہ صد چہل و ہفت ۱۲۴۷ھ بوقوع آمدہ	مانکپور		حضرت محمد اعظم شاہ صاحب رح	نقلست کہ حضرت در مبادی الحال بکار صیقل گری مصروف میماندند و دو زوجہ در عقد نکاح خود منعقد میداشتند چون جاذب حقیقی حضرت را بخود کشید پس ہر دو زوجہ خود را بہ طلاق بر خود حرام کردہ راہ خدا گرفت و یکلخت تارک الدنیا گشت و بخدمت حضرت سید اعظم شاہ الاجا مشرف شدہ بیاد خدا عز و جل شاغل گردیدہ اند کہ تکمیل یافتہ کامل و مکمل گردیدتی کہ صاحب خرقہ خلافت شد از بہلولپور در مانکپور در ہدایت خلق متساعی بلیغ ماندہ حالت جذبہ برو چنان غالب بود کہ اگر کسے بحالت جذبہ زیر نظر رحمت در آمد سرمست و مجذوب شدے چنانچہ کریم شاہ و محمد شاہ بحالت مجذوبی رسیدند و خلفائے حضرت اہل کمال گذشتند اکثر صاحب کمال و اکمل بودند
۲۵۷	آنحضرت از جناب ایزدی سرفراز و ممتاز و بخصوص اجداد امجاد و نازو نیاز رو در عشق آلٰہی جانباز و در سوز و گداز دمساز و فیاض بے انداز و بجد حضرت سید نیاز احمد فرزند ارجمند سید حاجی حکیم شاہ کہ در علوم ظاہری و باطنی در زمانہ خود یکتا و بر صورتا صوری و معنوی ہمتا بودند قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت آنحضرت بابرکت معدن فیوض ربانی مطلع الانوار سبحانی بسال یکہزار و یکصد و ہفتاد و سہ ۱۱۷۳ھ و مولد جناب حضرت شاہ صاحب در سرہند است فایدہ از حضرت سید عبد اللہ شاہ بغدادی گیلانی قادری نیز فیضیاب شدند۔	۹۴ سال	وفات آن عالیذات مخزن کمالات و کرامات و دریائے رحمت بے غایات بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی بسال دوازدہ صد پنجاہ ۱۲۵۰ھ بوقوع آمد از خزینۃ الاصفیا سال تولید وست پاک نظر ۱۱۷۳ رحلتش بے نیاز بتم عشق ۱۲۵۰ ایضاً فضل ربانی بگو تولید او ۱۱۷۳ رحلتش شنید از شیخ بانیاز ۱۲۵۰	[illegible]		حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان صاحب رح	نقلست کہ حضرت بابرکت آن فیاض جہان و جہانیان بودند کہ ہزار ہا مہجوران بوسالت کمالیت وے حضرت بقرب آلٰہی واصل شدند و ہا نجیبران بمراتب آگاہی رسیدند نوشتہ اند کہ ہنوز حضرت محض خرد سال بودند کہ والد ماجد آن زاہد عابد و مجاہد بے بدل از دار ناپائیدار رحلت فرمودند و والدہ ماجدہ اش کہ در زمانہ خود رابعہ ثانی بود بظل عاطفت و شفقت بے نہایت خود پرورش نمودہ چون قابل تعلیم علوم صوری دید فرزند ارجمند دلبند خود را بخدمت فیض درجت حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان علیہ الرحمۃ حاضر کردہ التماس علم صوری و معنوی ساخت پس حضرت مولانا حضرت را جگر گوشہ نبوی و لخت دل مرتضوی و خاصیہ یتیم مستحق تعلیم و واجب التعظیم دانستہ بکمال کوشش و سعی تعلیم علم ظاہری فرمود کہ در عمر ہفتدہ سالگی بتمام علوم معقول و منقول و فروع و اصول و حدیث و تفسیر سید و بدستار بندی فضیلت سرفراز و ممتاز شدند چون بعمر نوزدہ سالگی بودند کہ بکف مولانا بیعت گشتند و بخرقہ خلافت سرفراز شدہ مامور بسکونت بریلی شدند و آنجا رسیدہ آنقدر خلق اللہ را لفیض بے اندازہ خود ممتاز نمودند کہ قلم را یارائے نوشتن آن نہ نیست از اقالیم و دیار ہائے دور دراز یعنی کابل قندہار شیراز بدخشان وغیرہ بخدمت آمدہ مستفید و مستفیض شدند
۲۵۸	آن زبدۃ العلمائے احسن نہادے مولوی غلام مصطفیٰ وزیرآبادی قدس سرہ	ولادت آنحضرت بابرکت در وزیرآباد است۔		وفات آنجامع کمالات بسال دوازدہ صد شصت و ہشت ۱۲۶۸ھ	وزیرآباد		حضرت شاہ اللہ بخش صاحب۔	نقلست کہ حضرت مولانا مولوی صاحب در متوخرین اہل دین و اہل دل و باطن صفا بودند سلسلہ پیران مولوی صاحب مرید اللہ بخش صاحب وے مرید شیخ عبد الکریم و مرید شیخ محمد غوث و مرید شیخ قادر بخش و مرید شیخ حامد شاہ و مرید مولانا محمد صدیق کہ ذکر خیر ایشان سابق در گذشت مادہ تاریخ۔ خدا پرست
۲۵۹	آن کامل و مکمل ولی مولوی امانت علی خلیفہ شیخ محمد موسیٰ صاحب	ولادت حضرت در مانک پور	۷۳ سال	وفات آن معدن فیوض بتاریخ نوزدہم ذیقعدہ بسال دوازدہ صد ہشتاد ۱۲۸۰	مانکپور		حضرت حافظ محمد موسیٰ	نقلست کہ حضرت طریقہ احمد یعنی عبادت و ریاضت تارک الدنیا بود با دنیا و مافیہا ہرگز تعلق نداشت و اسطہ تمیز در تحصیل علوم صوری و معنوی اش کامل و اکمل اند چنانچہ شیخ عبد الرحیم شیخ عبد الرحمان و شیخ سمیع اللہ سکنائے بٹالہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	وصال باکمال	عمر شریف	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۲۶۰	آن بحر الطاف بیکران حضرت حاجی رمضان صاحب لاہوری قدس سرہ	ولادت شریف ماہ رمضان بسال دوازدہ صد و دو ۱۲۰۲	وفات حضرت سیوم رمضان شریف بسال دوازدہ صد و ہشتاد و دو ۱۲۸۲		لاہور		حضرت غوث غلام جیلانی	نقلست کہ ذات شیخ را بجز خدا وند کریم و رحیم با دیگر کسے تعلقے نبود لیل و نہار دریاد مولا خود بیماند بسیار مردمان را باخدا رسانید و صاحب معرفت و عبادت بے پایاں گردانید۔ بحرمین شریفین نیز فائز شدہ مدام و مستدام محض بجرد و دفانہ نشستہ عبادت میکرد۔
۲۶۱	آن سعادت و کرامت نفس حضرت مولانا شیخ فیض بخش لاہوری کہ مثل بزرگان و مشائخان بود قدس سرہ العزیز الغرض کہ مولوی صاحب در مشائخان متاخرین عجب نعتیے عظما بود۔	ولادت با سعادت صد و پنجاہ و نہ در شہر لاہور بنز ... در لاہور مولد ایشان است	وفات ذات بابرکات نہم رجب المرجب بسال دوازدہ صد و ہشتاد و شش ۱۲۸۶ ۔ از خزینة الاصفیاء ۔ فیض حق [illegible]		لاہور		سید حیدر علی شاہ صاحب لاہوری	نقلست کہ حضرت مولانا صاحب غریب نواز صاحب وجد و سماع و ذوق و شوق و عاشق جناب سید الثقلین بود و ہر سال ہفتہ و اعراس مبارک حسب تفصیل ذیل میکرد و محبان بود عرس جناب نبوت مآب صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سالانہ حضرات شہدائے کربلا رضوان اللہ عنہم اجمعین سالانہ حضرت غوث پاک پیر پیران قدس سرہ العزیز سالیانہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری صاحب سالیانہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی صاحب سالیانہ حضرت علی احمد صابر صاحب قدس سرہ العزیز نقلست کہ روزے قادر بخش مداحی بسمع جناب نبوت مآب این مولود شریف مے خواند منم خاک در کوی محمد اسیر حلقۂ موی محمد قتیل نوک شمشیر نگاہش شہید تیغ ابروی محمد حضرت مولانا مولوی فیض بخش دریں محل ہمین ابیات فوت گردید و جناب مولوی صاحب شب بار غسل میکرد و صد عبادت شاغل میشد گاہے شب ...

اغاز خاندان والاشان قبلۂ دنیا و عقبیٰ کعبۂ اولی و اخرائے زبدۃ الواصلین حضرت مولانا صاحب خواجہ فخر الدین فخر جہان دھلوے

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	وصال باکمال	عمر شریف	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱	آن عالم علوم شریعت واقف رموز طریقت محرم اسرار حقیقت قبلۂ دنیا و دین حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان چشتی اہل بہشتی فرزند ارجمند حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آن مظہر انوار بے نہایت غواص بحر کرامت بسال یکہزار و صد و بیست و شش ۱۱۲۶ فائدہ از جانب پدر صدیقی یعنی اولاد حضرت صدیق اکبر و از طرف مادر اطہر فرزند یکے بی بی قوم سادات بودند	وفات آن جامع کمالات بتاریخ ہفتم ماہ جمادی الثانی بسال یکہزار و صد و نود و نہ ۱۱۹۹ واز لفظ غلام حسین تاریخ وفات اخذ کردہ اند۔ فائدہ حضرت سلطان پنج پسر داشتند بود اول آنہا محمد عماد الدین دوم غلام معین الدین سیوم غلام بہاؤ الدین چہارم صاحب غلام کلیم اللہ پنجم خود حضرت فخر الدین فخر جہان قدس سرہ	۹۳ سال	دہلی ... فائدہ حضرت ...		حضرت خواجہ نظام الدین والد ماجد خود	نقلست از مناقب فخریہ کہ چون مولانا صاحب متولد شدند حضرت خواجہ نظام الدین اورا بخدمت حضرت شیخ کلیم اللہ بردند شیخ از دیدار و کمال خورسند شدند و از خرقہ اقدس خود ملبوسات برائے ترتیب دادند و مولانا فخر الدین نام نہادند تا آنکہ اول اول لفظ مولانا بحق فخر الدین گفت حضرت کلیم اللہ بود و چون مولانا بعمر شانزدہ سالگی والد ماجدش جہان فانی را الخیر باد فرمود مولانا ہشت سال در زہد و تعبد ماندند یعنی در عبادت و ریاضت شاقہ مصروف ماندند و در بیست و پنج سالگی در دہلی رونق افروز بودہ تدریس ظاہری باطنی طالبان حق مصروف گشت بعد ازاں با پاپیادہ بزیارات حضرات چشتیہ در اجمیر شریف رفتند و در اجودھن مشرف شدند و در پانی پت و در لاہور زیارات بزرگان چنانچہ بو علی قلندر و مخدوم علی ہجویری کردند در انوقت بسیار فقرا و حضرت عالم بہادر ہم ہمراہ بودند نقلست کہ بارے میان یار محمد صوفی بر خانقاہ حضرت خواجہ نظام الدین بیمار بحالت مایوسی بود بدل گفت اگر صحت یافتے زیارت حضرت مولانا کردمی پس مولانا صاحب شب اورا از زیارت خود ممتاز فرمودند تسلی گرفتند بوقت صحت یافت نقل دیگر کہ بارے قاضی ضاد حسین سخت بیمار و مایوس بود بطور کہ خود را بخدمت مولانا رسانید از انجا کہ او را تپ دق خراب کردہ بود مولانا صاحب بحال زار او رحم فرمودہ دستگیر کردند با وجودیکہ قریب المرگ بود صحت کلی یافت۔
۲	آن مالک الملک دین و یقین حضرت سید بخش آمین متین خواجہ قطب الدین فرزند رشید حضرت مولانا خواجہ فخر الدین محب النبی و فخر جہان دہلوی قدس سرہ	ولادت باسعادت آن ابر رحمت و دریائی شفقت و معرفت شہر دہلی است	وفات آن جامع کمالات بتاریخ شہر ربیع الاول بسال دوازدہ صد و سی و سہ ۱۲۳۳ ابو قوم آمد۔ و حضرت غلام نصیر الدین کالے صاحب فرزند ایشان اند		گڑگاؤں		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت خواجہ قطب الدین فرزند ارجمند حضرت مولانا و نبیرہ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی احسن نہاد و خدا یاد و صاحب علوم ظاہری و باطنی بودند و خداوند ملکت کمالیت و خرق کرامات و فیاض بے نہایت فیض بخش و فیض رسان مثل بزرگان والا شان خود بودند خوشخو و فرخندہ رو کم خواب و کم گوئے بدرجہ اعلے و بعد از رحلت والد ماجد خود مسند نشین وے حضرت بابرکت شدند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقوعہ	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۳	آن زبدة الفضلین حضرت غلام نصیر الدین معروف کالے صاحب ابن خواجہ قطب الدین ابن حضرت مولانا ثانی فخر الدین ابن حضرت حج نظام الدین اورنگ آبادی	ولادت باسعادت آنحضرت غریب نواز زفیاض بے اندازہ در دھلی نوشتہ اند۔		وفات آن جامع الصفات مظہر کرم عنایات مخزن الجود والاحسان بنیابت تاریخ پانزدہم ماہ صفر بسال دوازدہ صد نود و شش ۱۲۹۶ء	کرانہ		والد ماجد النعا	نقلست کہ جناب عالیشان والاشان عالم ربانی کاشف رموز نہانی عارف معارف لاثانی درد دریائے نکات باریک معانی بودند و فرزندان ارجمند این حضرت برنبائے پنجتن پاک علیہم السلام پنج بودند اول حضرت غلام نظام الدین سجادہ نشین دوم حضرت غلام معین الدین کہ این ہر دو از بی بی سیدانی بودند سیوم حضرت وجیہ الدین چہارم امین الدین پنجم حضرت کمال الدین اما امین الدین در طفلی فوت شد این ہر سہ از اولاد شہزادی خاندان تیموریہ بودند یعنی از قوم مغلیہ سلاطین دہلی بودند قدس اللہ سرہم العزیز و نور اللہ مرقدہما۔
۴	آن جلی مبین متین حضرت غلام نظام الدین ابن حضرت غلام نصیر الدین ابن حضرت قطب الدین ابن حضرت مولانا فخر الدین ابن حضرت نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ	ولادت باسعادت آن سعید رشید وحید و حید زمانہ در کرانہ نوشتہ اند۔		وفات آن عالیذات بابرکات مظہر کمالات بتاریخ بیست و یکم ماہ شوال بسال دوازدہ صد نود و ہفت ۱۲۹۷ء	کرانہ		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت بابرکت بحر الرحمت و عنایت مردے از مردان خدا آگاہ و فیض پایگاہ رحم و کرم دستگاہ وصاحب زہد و تعبد و تجاہد بسیار و بیشمار بود۔ مدام و مستدام در ریاضت و عبادت پروردگار خود بودہ اگرچہ امرائے وقت خواہش ملازمت و صحبت بحضرت شان میخواستند اما ایشان حضرت ابا و شان از اختلاط کم میبود و الغرض ہر وقت دست بکار و دل بیار می ماندند و نیز حتی الامکان نان بے منت بفقرا و غربا میدادند۔

ذکر خاندان عالیشان رئیس السالکین انیس المساکین برہان العاشقین حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی صاحب قدس سرہ العزیز

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقوعہ	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن عمدة الابرار قدوة الاخیار افضل السالکین زبدة العاشقین آن نور از انوار اللہ الصمد حضرت بابرکت خواجہ نور محمد قبلہ عالم صاحب مہاروی قدس سرہ العزیز خلفائے حضرت بسیار اند چہار مشہور ترین ہستند حضرت خواجہ نور محمد نارووالہ و حضرت قاضی محمد عاقل صاحب کوٹ مٹھن و حضرت حافظ محمد جمال صاحب ملتانی	ولادت باسعادت آن حضرت غریب نواز موضع چوٹالہ از مہار شریف سہ کروہ شرقاً بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان المبارک بسال یازدہ صد چہل و دو ۱۱۴۲ء فائدہ نور حضرت مولانا صاحب حضرت قبلہ عالم صاحب فرمود۔ اے نور محمد خلق را با تو کار خواہد بود قبلہ عالم صاحب حیران شدند بلکہ کہ من بندہ کمترین پنجابی ام خیر آن فرمان عالیشان	۶۳ سال	وفات آن جامع کمالات مظہر مکارم و عنایات بتاریخ سیوم ماہ ذوالحجہ بسال دوازدہ صد پنج کامل ۱۲۰۵ء چنانچہ مادہ تاریخ وصال در این مصرعہ نوشتہ اند حیف کز اولیا جہان بے نور گشت۔ فائدہ و شبے جدہ ماجدہ غریب نواز بخواب دید کہ در خانہ ما چراغ روشن است کہ شعاع آن تا آسمان ہمے رسد خواب از شیخ دوے مالکہ فقیری روشن ضمیر بود پرسیدان فقیر بجواب گفت نہ پسر سید بلکہ مبارک فرزند مبارک کہ در خانہ شما	[illegible]		جناب حضرت مولانا محمد فخر الدین محب الدین صاحب رح	نقلست کہ در مبادی احوال آن مسند ذات پاک ذوالجلال بعد حفظ قرآن کریم بہ نیت تحصیل علوم از پنجاب بدہلی تشریف بردند و بحصول علم بخدمت پر عظمت علمائے دین متین حاضر شدند بعد چندے بحضور حضور انور دوست رب العلمین حضرت مولانا خواجہ فخر الدین فخر جہان مشرف شدہ بشرف بیعت رسیدند این سال از ہجرت یک ہزار یک صد پنجاہ بود و از حضرت مولانا صاحب آن نعمت صوری و معنوی حاصل نمودند کہ از احاطہ تحریر قلم و زبان بیرون و افزون است اگرچہ دیگر خلفائے حضرت مولانا صاحب بسیار و بیشمار اند اما آنچہ نزول رحمت بغایت مرشد رشید خود برین بندہ خدا عزوجل و تابع شرع شریف ذات پاک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بود بدیگران کم خیرت باجازت مرشد ارشد خود در قریہ مہاران تشریف ارزانی فرمودہ در تعلیم و تلقین مریدان شرق غرب جنوب شمال ید طولیٰ افراشتند اگرچہ کرامات آنحضرت غربا نواز بیشمار اند و در این تنگ گنجائش غیر ممکن اما تبرکا یکدو صورت باندراج میباید نقلست کہ مولوی غلام حسن نامی از مہاران بفاصلہ یکصد کروہ دور بود مدام التجا میکرد بخدمت حضرت قبلہ عالم صاحب برای جنازہ خود میماند تقدیراً ارتحال آن دوست فی الجلال بیشتر فوتیدگی مولوی مذکور بوقوع آمد و از حضرت موصوف وعدہ جنازہ خوانی منزور بود حضرت در جنازہ موجود یافتند بچنان شکل آمدند کہ کسے بخوبی نشناخت نقلست کہ یکے علاقہ دہلی بحضرت مولانا صاحب منافقانہ بیعت کردہ یومیہ در مجلس سماع و بعد داخل میشد و در حال صاحبان تواجد و دل طعن میکرد و خندہ مینمود جناب حضرت مولانا صاحب را از حرکت نامبارک خبر دادند بلکہ میر سید بدیع الدین انہم گذارش کرد کہ از حرکات

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	و حضرت خواجه محمد سلیمان صاحب تونسوی قدس سره العزیز	بزرگ بود که بهمان صورت بصدور آمد و بدیه قبله عالم اظهر من الشمس است	〃	بزرگی پر رحمت و برکت پیدا خواهد شد پس بی بی صاحبه حامله گردید و همان طور شد که خواجه صاحب پیدا گشتند	در خواجه کلان است			آن باقی اهل مجلس نیز دل سرد میباشند جناب ملا صاحب سرانجامی این کار بذمه حضرت قبله عالم رحمة الله علیه فرمودند روزی مجلس گرم بود و آن برگشته مزاج حسب دستور سابق موجود قبله عالم صاحب بجانب وی به تیز نظر دید که بمجرد دیدن نجاست خورد از زمین دو جا جهاپاید قریب بود که بمیرد پس فراش شیخ بدست مبارک خود عرق گلاب بید مشک بر سینه وی ریختند بهوش آمد و سر بر قدم قبله عالم انداخته تائب و خاسر گردید
۲	آن مظهر منظور جناب ایزد حضرت مخدومنا و مولانا حضرت نور الصمد فرزند حضرت قبله عالم خواجه نور محمد صاحب مهاروی که یکسال سجاده نشین شده از منکران اهل فقر شهید شدند قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت با سعادت وان ابر رحمت و شفقت -		وفات آن دُر دریای شهادت بتاریخ غره ماه ربیع الاول بسال دوازده صد و شش ۱۲۰۶ سنه بوقوع آمد - اولاد ایشان حضرت در اخیر کیفیت نوشته شد -	مهار چشتیان در روضه شریف		حضرت مولانا صاحب فخر جهان -	نقلست که حضرت صاحب کرامات و خوارق و صاحب جاه و جلال بودند نقل است که مردم مهار بجناب حضرت قبله عالم رحم بغض و حسد میداشتند ازین باعث حضرت نور الصمد را بیگناه شهید کردند صرف بیخ کنی مردم مهاران همین سبب گردید نقل دیگر که چون حضرت نور الصمد صاحب متولد شدند جناب قبله عالم علیه الرحمة ایشان را بحضرت حضرت مولانا مرشد خود نامزد فرمودند و اکثر شهید صاحب رضی خود امورات عالم اسباب سرانجام می فرمودند پس حضرت قبله عالم بخدمت مرشد خود عرض کرد که فرزند من میان نور الصمد بحضور است از چگونگی مزاج وی هم عرضداشت شد حضرت مولانا صاحب فرمود که فرزند ما میان نور الصمد بدیگر فرزندان شما در دین نیک خواهد بود و فرزندان شهید صاحب اول نور حسین صاحب دوم غلام نبی صاحب سوم غلام مصطفی صاحب - فرزندان نور حسین صاحب غلام محی الدین و میان عبد الله و میان الله بخش صاحب فرزندان میان غلام نبی صاحب میان عبد الغفور صاحب و میان عبد الستار و میان محمود صاحب فرزندان غلام مصطفی صاحب میان عبد الرحمان که خورد خورد فوت شدند دوم میان عبد الرحیم که هر دو صاحبان قابل تعریف و توصیف هستند
۳	آن ولی الله باسند حضرت فیاض الزمان خواجه نور احمد صاحب فرزند دلبند حضرت قبله عالم صاحب مهاروی این حضرت دوم فرزند است ارجمند که بعد شهید صاحب سجاده نشین شدند	ولادت آنحضرت در نور محمد در ریاست بهاولپور		وفات آن جامع کمالات بتاریخ ۲ ماه رمضان شریف بسال دوازده صد پنجاه و چهار سنه ۱۲۵۴	اندرون روضه شریف		حضرت قبله عالم صاحب رحمه	نقلست که کاملان را کامل و اکمل باشند نوشته اند که چون حضرت خواجه نور احمد صاحب از جهان دنیا رحلت فرمودند مشوره همگی اهل السادات خاصه اولاد امجاد حضرت غریبانواز قبله عالم رحمة الله علیه برین امر قرار گرفت که دفن کردن حضرت اندرون روضه شریف مناسب است اما مشکل اینست که مکان مدفن نهایت تنگ است درین اثنا آوازی نهایت مهیب از اندرون روضه شریف بر آمد که همه کس از اندرون بیرون بخفتند چون بعد ساعت دو ساعت اندرون باز رفتند چه بینند که مقام قبر شریف به نسبت سابق نهایت فراخ است از کرامات والا دانستند و اندرون نهان بوند فرزندان حضرت اول خواجه محمود سجاده نشین دوم حضرت غلام فرید صاحب سوم حضرت نبی بخش صاحب چهارم حضرت خدا بخش صاحب پنجم حضرت قادر بخش صاحب ششم حضرت گنج بخش صاحب خرق عادت و کرامت حضرت بیشمار اند مگر گنجایش
۴	آن سراپا اسعد و مسعود جناب مخدومنا خواجه صاحب حضرت محمود فرزند خواجه نور الصمد و سجاده حضرت قبله عالم قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در نور محمد بهار،		وفات آن صدر نجبات مظهر عنایات -				نقلست که جناب حضرت ایشان بعد وصال باکمال والد ماجد والا شان مملکت سجادگی را باحسن و نیکوترین طریق سرانجام میفرمودند و نهایت زیب و زینت دادند و انجام و انصرام امورات خداوندی اسمه را اجلال کمال خود میپنداشتند فرمان عالیشان جناب ایزد منان و فرامین متواتر جناب ختم المرسلین را نعمت عظمی و فخر بی انتها خود می انگاشتند فرزندان حضرت بزرگ ترین حضرت نور بخش سجاده نشین وقت خود دوم غلام قطب الدین سیوم حضرت غلام فخر الدین که ایشان والا شان را نیز فرزند ارجمند شد اما غلام قطب الدین لاولد فوت گشتند رحمة الله علیه
۵	آن سراپای سلطنت و سجاده نشینی حضرات اجداد امجاد و پدر والا گهر	ولادت آنحضرت بابرکت و فیض		وفات آن مخزن رحمت و عطای بی انتها	〃	〃	〃	نقلست که وصال باکمال صاحب جاه و جلال والد ماجد دوست ایزد متعال جل شانه مسند شریف جناب قدسیمآب برای این غریبانواز بانتظام تمام و اشتیاق اذواق تام انجام داد و

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	فرخندہ نقش حضرت نور بخش صاحب قدس اللہ سرہ العزیز	درجت مہار	؍؍	؍؍				سرانجام فرمودہ ہمہ اطوار و طرائق آبائے اجدادے خود را بموجب تہذیب اخلاق مدنظر میداشتند غربا پروری و مساکین نوازی را ہمچون اسلاف اشراف خود بسر میبردند وجد و سماع را سنت بزرگان خود تصور فرمودہ میکردند و می شنیدند و فرزند ارجمند این حضرت جناب نور جہانیان بود کہ سجادہ نشین شدند۔
۶	آن دریائے رحمت فراوان و بیکران حضرت خواجہ نور جہانیان مسند آرائے والد ماجد و سجادہ نشین حضرت جناب قبلہ عالم قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت ...		وفات آن عالی ذات والا صفات فرزند ذی الشان حضرت محمد یوسف صاحب سجادہ است				نقلست کہ ذات بابرکات والا صفات بعد انتقال و ارتحال پدر بلند قدر خود مسند سجادگی حضرت محبوب رب العالمین جناب قبلہ عالم قدس سرہ العزیز را بکمال عزت و اقبال و جانفشانی سرانجام مینمودند خبرگیری مساکین و درویشان را از امورات لازمی می دانستند زہد و تعبد و ریاضت و عبادت بے ریا را کار خدا رسی می پنداشتند خلق و احسان را سعادت ابدی ذات والا صفات خود خیال فرمودہ ملحوظ و در دل فیض منزل مضبوط و مربوط میداشتند
۷	آن عارف معارف و نیکو کاری متصف حضرت جناب محمد یوسف صاحب فرزند ارجمند حضرت نور جہانیان صاحب سجادہ نشین	ولادت باسعادت این فرزند ...						این جناب فیضمآب فیض بخش عالم و عالمیان منبع جود و احسان مطلع فیض و رحمت بے پایان بر مسند سجادہ نشینی کمر ہمت بستہ دلنشستہ امورات دینی و دنیوی را بکمال تردد و توجہ بحد و عد سرانجام میفرمایند و با ہمگی و جملگی برادران خود یعنی اولاد امجاد حضرت جناب قبلہ عالم صاحب حسب حفظ مراتب بخیال فیض اشتمال خود مدنظر میدارد یعنی بزرگ را بزرگ و مساوی را مساوی و خرد را خرد میدانند و خرچ اخراجات لنگر شریف ذات والا صفات قبلہ عالم را بفراخ دلی مینمایند
۸	آن ابدوزازل سعید ولی بدل رشید حضرت خواجہ صاحب حضرت غلام فرید دوئیم فرزند خواجہ نور احمد و مشہور حضرت خاصۃ اللہ قدس سرہ ولی کامل و مکمل و اکمل بودند۔ نور اللہ مرقدہ۔	ولادت آنحضرت بابرکت عالی درجت۔		وفات آن ذی الاصفات مظہر عنایات بیغایات۔	گنج سر در دہ بزرگان خود			نقلست کہ حضرت بابرکت فیض بخش و فیضد رحمت منبع جود و سخاوت دوئیم فرزند ارجمند حضرت خواجہ نور احمد صاحب و نبیرہ جناب حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہستند صاحب کمالات و کرامات کامل و اکمل اند متشرع و متورع و متعبد و زاہد عابد و صاحب ذوق و شوق محبت آلہی ذات کبریائی شمار شدند خاصۃ اللہ و الامین حضرت غریب نواز را گویند اگرچہ بموقعہ خود عرس روا میشود اما عرس ایشان حضرت خواجہ جمال الدین نبیرۂ الیشان بکمال زور و شور در حاجیپور سرانجام میفرمایند و صدہا غربا و مساکین و اغنیا و امرا و مریدان حاضر شدہ حاضر عرس شریف میباشند و حضرت ہر کسے از نان لنگر بے منت میدہند فرزندان اول خواجہ امام بخش صاحب دوم حضرت غلام دستگیر صاحب سیوم غلام رسول اللہ صاحب چہارم غلام صدیق صاحب پنجم حضرت جناب کمال الدین صاحب۔
۹	آن زبدۃ العارفین قدوۃ المتورعین در جنت الفردوس فرو کش حضرت خواجہ امام بخش فرزند غلام فرید صاحب قدس سرہ	ولادت آنحضرت بابرکت عالی درجت۔		وفات آن والا صفات مظہر عنایات بیغایات۔	گنج سر در پیش بزرگان خود			نقلست کہ حضرت بابرکت غربا نواز فیاض بے انداز و بزرگ کامل و اکمل و عابد زاہد مجاہد بدرجۂ اول بودند بر امورات شرع شریف از دل و جان قربان بودند و بر غربا و مساکین رحم کمال مینمودند توانگر و درویش بحضور فرخندہ کیش یکسان بود بلکہ غربا را زیادہ از توانگران سرفراز فرمودہ صاحب ذوق و شوق بودند و سماع را بقید شرائط می شنود و بسیار کتب در حالات مشائخ عظام چشت و خاندان خود خاصہ دیوان نہایت پرشوق و مملو از تصوف تصنیف و تالیف فرمودند فرزند حضرت کریم بخش و فرزند ایشان محمد عارف صاحب
۱۰	آن از رحمت بیکران وعیق حضرت خواجہ غلام صدیق فرزند ارجمند حضرت غلام فرید قدس سرہ	ولادت آنحضرت		وفات آن ...				چشمدید سبحان اللہ کہ آنحضرت بابرکات جامع صفات جمالیہ و جلالیہ بودند گاہی چنان کہ گویا دریائے رحمت و شفقت بودند کہ ہر کس ناکس بہرہ یاب بود و گاہی چنان کہ کسے را تاب و طاق کلام با آنحضرت ہرگز نبود الغرض کہ در زہد و تعبد و تہجد متساعی بے نظیر و ثانی بودند ہنر پسند و علما دوست بودند صاحب وجد و سماع بودند رحمۃ اللہ علیہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت۔
۱۱	آن پیر روشن ضمیر در علوم صوری و معنوی بے نظیر حضرت غلام دستگیر فرزند دوم حضرت غلام فرید صاحب قدس سرہم العزیز۔	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت۔		وفات معدن فیوضات مخزن کمالات بے نہایات۔	شامل مزارات بزرگان خود۔			نقلست کہ حضرت غلام دستگیر صاحب دستگیر محتاجان و عاجزان و فقرائے خداپرستان بود ہر حاجتمند بر دروازہ فیض اندازہ آن حضرت حاجت آورد خواجہ صاحب حاجتش روا فرمود زہد و تعبد و تہجد و ریاضت عبادت بر آن حضرت ختم می بود فرزندان اول مبارک و میمون نقش حضرت محمد بخش صاحب دوم دریادل فیاض کامل خواجہ جمال الدین صاحب کہ در تحمل و توکل حلم و حیا بدرجۂ اول ہستند سیوم صاحبزادہ خواجہ غلام حسن صاحب چہارم صاحبزادہ صاحب میان موسیٰ صاحب ہر یک صاحب بمرتبۂ خود لائق و فائق اند
۱۲	آن محب الفقرا و المساکین صاحب جاہ و تمکین حضرت خواجہ جمال الدین صاحب ابن حضرت غلام فرید صاحب دام اقبالہ و اجلالہ آمین	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت۔						ذات بابرکات حضرت ایشان صاحب ذوق و شوق محبت الٰہی و زاہد عابد و مجاہد و شب زندہ دار بسیار و بیشمار ہستند مدام دریاد آلٰہی و جامع نعمت نامتناہی اند خداوند و لایت خوارق و کرامات و اگرچہ بعض اوقات طبع مقدس را رجوع بجانب مرتبۂ جلالیت رجوع بسیار زدا اما ہمان ہمانوقت دریائے فضل و رحمت آن غریب نواز بجوش مے آید۔ بجائے غصہ مرحمت میفرمائیند خداوند حلم و حیا، خداوند علم و سخا ہستند گاہے کسے ذی روح را رنجہ خاطر نمی نمایند بلکہ برحمت می نوازند و بہر حال تسلی خاطر گرفتہ باشند
۱۳	آن فضل و رحمت آمود عنایت و سخاوت نقش خواجہ نبی بخش سیوم فرزند حضرت نور احمد	ولادت باسعادت حضرت۔		وفات آن عالیذات بابرکات۔	در بزرگان خود رضہ۔			این حضرت سعادت آمود صاحب اولاد امجاد اند زاہد و متقی عابد و سعادتمند ابدی بودند۔ علما و فقرا و صلحا بی ریا را بسیار دوست میداشتند بلکہ حسب مراتب حال و قال خاطرداری و تیمارخواری میفرمودند حفظ مراتب ہر کسے از نگاہ میداشتند و ہر کسی را بقدر حیثیت وے دوست میداشتند
۱۴	آن فیاض زمان منبع جود و احسان دریائے رحمت فرزند خواجہ نور حسن صاحب فرزند قبلۂ عالم صاحب قدس سرہ	ولادت آن در دریائے رحمت۔		وفات آن والا صفات مخزن کمالات و کرامات فرزند حضرت فقیر بخش صاحب خواجہ فیض حق صاحب و فرزند دوم خواجہ اللہی بخش علاقہ صاحب	در بزرگان خود			نقلست کہ حضرت غریب نواز را از خرق عادت و کرامت خداوند کریم عجب حالتے و نعمتے عطا فرمودہ بود عمدة المتورعین و متوکلین خاص بودند حضرت را فرزندان بموجب ذیل بودند اول خواجہ نظام بخش کہ دار فانی فنا دانستہ اولاد گذاشتہ بعالم بقا رفتند دوم نصیر بخش صاحب سیوم سلطان محمود صاحب حضرت غلام قادر صاحب و عمر بخش و حضرت غلام علی صاحب کہ صاحب اولاد اند و اولاد حضرت نور حسن صاحب در میگہران شریف سکونت پذیر اند و آنجا بخورد نکار ناصبر و شکر مصروف ہستند
۱۵	آن زبدة الواصلین عمدة الکاملین میمون و فرخندہ نقش خواجہ کریم بخش صاحب فرزند ارجمند حضرت امام بخش ابن حضرت غلام فرید ابن حضرت نور احمد سجادہ نشین ابن شیخ معظم حضرت قبلۂ عالم مہاروی قدس سرہم العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت مخزن رحمت و شفقت معدن فیض و عنایت در قریہ مہار و ریاست بہاولپور		وفات آن والا صفات مظہر کرم و عنایات سراپا کرم و کرامات بتاریخ بیست و دوم ماہ ربیع الاول وقت نماز ظہر بروز جمعہ بسال سیزدہ صد و بیست و شش کامل سنہ ۱۳۲۶ بوقوع آمدہ۔	شامل مزارات بزرگان عالیشان خود رحم۔			چشمدید معاملات ذات شیخ عابد و زاہد و مجاہد صاحب وجد و سماع صاحب علم و حیا صاحب علم و وفا صاحب جود و سخا متشرع و تارک امورات ریا بودند اگر لفظ را بشرح و تفصیل کردہ شود حقا کتابی علیحدہ بحجم تمام خواہد بود و تہذیب اخلاق بر این بندۂ خدا عزوجل و برگزیدۂ آفاق ختم بودہ خاصہ از سادات کرام و خاندان عظام کمال ادب میفرمودند بلکہ در این تمام خاندان مہاروی صاحب حفظ مراتب و ادب و دودمان حضرات سادات بدرجۂ اولی بود برخلاف البقایا بعض بعض بزرگان کہ خود بالا بر چہار پای کرسی وغیرہ و آل نبی و اولاد مرتضوی را زیر بر فرش مینشانند ہائے افسوس امروز سادات کرام را چنان داشتہ کہ این دوم امانت نبوی است صلی اللہ علیہ وسلم باقی ماندہ ادب آنہ امانت اول قرآن کریم بعد الایام بابن کلام پاک شاید چنین صورت پیدا خواہد شد الغرض آن ہر دو نعمت امانت گذاشتہ و دو شتہ در امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و این خاندان چہ خرد و کلان علی الخصوص در این حضرت بابرکت آنچہ حق است بچشمان دیدہ شد و شنیدہ گردید فرزند حضرت جناب محمد عارف صاحب

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۶	آن مقدس و میمون نقش حضرت محمد بخش صاحب ابن خواجہ غلام دستگیر ابن خواجہ غلام فرید قدس سرہ	ولادت حضرت		وفات آن والا صفات	شمال مزارات بزرگان خود			این غریب نواز فرزند ارجمند حضرت غلام دستگیر صاحب ہستند عابد زاہد و شاکر صابر بدرجۂ اول بودند باری حضرت صاحب در موضع جاکھر شریف حسب دعوت جناب سادات کرام تشریف شریف آوردند شبے دزدان بے ایمان آمدہ قدرے اسباب حضرت ابردند بوقت صبح ہر چند کہ سادات کرام و باقی مریدان اصرار و اسپی اسباب کردند اما حضرت صبر فرمود نتیجہ چہ ظاہر گشت کہ رہزنان دزدان تہبار و مفلس گردیدند و حالت اضطرابی بہر دزدان مستولی شد و در آتش چند ازان مال نقصان گردید

بیان خاندان والاشان زبدۃ الکاملین عمدۃ الواصلین حضرت خواجہ نور محمد نارووالہ حاجی پوری قدس اللہ سرہ العزیز

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن آفتاب جہانتاب فلک ہدایت و رشادت و مہتاب سپہر کمالیت و کرامت خواجہ نور محمد ثانی معروف نارووالہ ابن صالح محمد صاحب پہرار واقف اسرار مرید و خلیفہ برحق حضرت خواجہ نور محمد صاحب قبلہ عالم مہاروی قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ کامل و مکمل بودند۔ -	ولادت باسعادت حضرۃ بابرکت منبع جود و سخاوت بسال یازدہ صد چہل و ہشت ۱۱۴۸ھ بوقوع در بستی میان صاحب قریب نالہ قطب کہ در زمانہ حال ویران است۔ -		وفات آنعالی ذات مخزن رحمت و معرفت معدن عنایت بغایت بتاریخ ششم ماہ جمادی الاولی بسال دوازدہ صد چار ۱۲۰۴ھ بوقوع آمدہ است فائدہ حضرت میفرمودند کہ فرق فیما بین زیستن و مردن آنکہ کہ اولیا را شد یک دو گز در زمین نشستہ مرواریم مسکن ورنہ مدام زندہ و موجود است -	حاجی پور نزد واحل فیض بین و احسل وراجن پور۔		حضرت خواجہ نور محمد صاحب قبلہ عالم	نقلست کہ حضرت بابرکت از اعاظم خلفائی و معظم احباب حضرت خواجہ نور محمد صاحب قبلہ عالم ہستند و عالم علوم صوری و معنوی و مزین بنعمت ظاہری و باطنی صاحب علم و حیا و وجد و سماع بودند و اول کسیکہ ازان حضرت بخلعت بیعت و خرقہ خلافت ممتاز سرفراز گشت محمد خان نامی دہان ذات گرامی ہمیں حضرت انوشتہ اند مقبول بار و واقف اسرار حضرت قبلہ عالم شمار شدند نقلست کہ حضرت خالص و مخلص بارگاہ مرشد ارشد خود خواجہ نور محمد نارووالہ بعد وصال باکمال صاحب جاہ و جلال محبوب ذوالجلال مرشد رشد خود بسمت مہار شریف عزم مصمم نمود و بعد وصال حضرت موصوف بحالت ملال برملا میگفت کہ در حاجی پور ماندن سود نیست اگر قدرے عمر پس ماندہ را بحضور پر نور مرشد خود خرچ کردہ آید سعادت دارین است سوار شدند کہ درین اثنا خلیفہ بارگاہ حضرت نارووالہ بخدمت پر عظمت حاضر شدہ عرض کرد بلکہ بدانست خود متنبہ گفت کہ قبلہ اہلیہ حضور انور نہایت بیمار است و حضرت با سفر مہار شریف قبول است احتمال کہ اگر بی بی صاحب ازین جہان انتقال کند شکایت دائمی دامنگیر خواہد بود چون حضرت تمام و شنید فرمودند پس خلیفہ بفائدہ منع مسکنی کہ اہلیہ مرا زندگانی دراز میدارد بلکہ بسیار مدت بعد من فوت خواہد شد چنانچہ خلیفہ فرمان حضرت را نوشت عرصہ بیست سال بعد از حضرت انتقال حضرت بی بی صاحبہ بوقوع آمد صاحب اعتقاد این از نور معرفت حضرت دانستند در حالات و کرامات حضرت ملفوظات اند ما صرف برائی تبرک برین حال اکتفا کردہ شد خلفائے حضرت مولانا مولوی نور محمد بڑہ و مولوی صاحب ابوبکر احمدانی ہستند و فرزند ارجمند حضرت نارووالہ حافظ محمد صاحب سجادہ ایشان است و نارووالہ چاہ ملکیہ حضرت بود ازان مشہور شدند۔
۲	آن غواص بحر معانی حافظ کلام ربانی واقف رموز شایانی کاشف اسرار نہانی مغفور و مرحوم ابد خواجہ	ولادت باسعادت آن فیاض بے انداز و دریائے رحمت ابر کرامت بستی حضرت میان صاحب کہ در		وفات آن مصدر فیوضات مظہر عنایات بے غایات بتاریخ بسال دوازدہ صد شصت و	حاجی پور شریف۔		حضرت [illegible]	نقلست کہ حضرت ایشان صاحب شرافت و کمالیت و کرامت و زاہد عابد و مجاہد و قاری قرآن کریم بودند نوشتہ اند کہ بعد وصال صاحب کمال و اجلال خواجہ صاحب نارووالہ شخصے قوم بلوچ باشندہ کنارہ کوہ بر مزار پر انوار حضرت مشرف بشرط مراد برآری خود یکی مادہ گاؤ نہایت عمدہ و فربہ ذبح کردن بر مزار شریف نذر معین نمود حقتعالی جل شانہ بحرمت بزرگ کامل مراد وے برآورد خشنود شد و گاؤ مادہ عمدہ نہایت فربہ بر مزار شریف آوردہ خواست کہ ذبح کند اما روزے کہ میعاد عرس شریف فردا بود حضرت حافظ صاحب آن را ارادہ ولی شد کہ اگر بلوچ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه مزار	بادشاه	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	حافظ محمد ابن حضرت خواجه نور محمد نارووالہ قدس الله سره العزیز۔	زمانه حال نزو ناله قطب ویران گویند۔		و یک سنه ۱۲۶۱ نوشته اند۔	〃	〃	〃	ماد گاؤ زنده دهر بموقعه عرس شریف ذبح کرده شود لاکن بلوچ زنده دادن نذر معین خود قبول نکرد شب ماد گاؤ را زیر حفاظت خود داشت که علی الصباح فردا ذبح نماید۔ لاکن شباشب باوجود حفاظت ماده مفرور شد دوال حضرت صاحب از انجا بعد المسافت معبود بلوچ رفت بسیار کوشش دستیابی نمود اما نیافت بخدمت حضرت خواجه حافظ محمد بعد انیاز بی انداز گفت اگر ماد گاؤ دستیاب شود بکار لنگر ذبح شود پس از مال طلب کنانیده ذبح کردند۔
۳	آن فیاض بے انداز جامع کمالات بکیران آن بدرگاه خداوند منظور و قبول خواجه غلام رسول صاحب فرزند خواجه حافظ محمد صاحب قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آن ابر رحمت در حاجی پور شریف۔		وفات آن جامع کمالات علیه صفات بتاریخ بیست و ششم ماه شوال المبارک سال دوازده صد و نود ۱۲۹۰ بوقوع آمده۔	متصل مزار شریف والد ماجد خود۔		حضرت قاضی صاحب قاضی محمد صاحب	نقلست که شخصے از قوم ڈنواڑن بخدمت فیض حجت فیاض زمان عالیشان حضرت بابرکت جناب فیضمآب خواجه غلام رسول صاحب علیه الرحمة والغفران بصد عجز و نیاز بے پایان مشرف شده بعرض پرداخت و التماس نمود و مضمونش این بود که یک قطعه زمین مزروعه که آن را عوام بنی گویند ملکیه موروثیه کمترین ملتمس از مدت مدید ویران افتاده است و آبادی نمی گردد اگر امداد باطنی شود و بارش باران که زمین بارانی است الله تعالی عطا فرماید و زمین مذکوره آباد شود پس نذر معین آنست که بستم حصه پیداوار آن بنی در خرچ لنگر داخل خواهم نمود دعا درخواستند الله تعالی بارش باران ابتدائی داشت آن بنی چنان آباد گردید که مردمان حیران ماندند اما شخص مذکور بغرور پیداوار بسیار ایفاء وعده نکرد و عذر معذرت نمود خواجه صاحب فرمود از خداوند عظیم خواستم که بنی مذکور باز در عمر تو گاهی آباد نخواهد شد دعا چنان منظور شد که تا زندگی آن منکر گاهی آن زمین آباد نشد بلکه خساره شدید با وجودیکه از گرد زمینها آباد شد
۴	آن انوار الصمد رسیده بے نعمتهاے ابد حضرت خواجه نور محمد ثانی درخاندان خود فرزند ارجمند خواجه غلام رسول ابن حضرت حافظ محمد ابن حضرت خواجه نور محمد صاحب قدس سره	ولادت آن حضرت بابرکت در دریاے بکیران شهادت در حاجی پور فائده کسی معاند خاندان خود بحضرت دروجه ریاست الله زهر در طعام داده بود دیگر راز مخفی ماند۔		وفات آن جامع البرکات والاحسانات بتاریخ بیست و ششم ماه رجب المرجب سال سیزده صد و دو ۱۳۰۲	متصل مزار شریف والد ماجد خود۔		حضرت خواجه محمد سلیمان صاحب	نقلست که روزے یکی از بلوچستان که در قومیت بلوچ بود بخدمت بابرکت مشرف شد و قاصر گشته عرض کرد مضمون التماس وے این بود که یا قبله عالم احقر ملتمس برائے جاے قبر در احاطه حویلی حضرة نارووالہ که نمونه بهشت است عطا شود در همان وقت مبلغ پنجاه روپیه نیز در پیش داشت فرمود شیخ فرمود بلوچ را شاید در عقل تو قصور پیدا است چنان نمی دانی که انتقال ما یا شما اول خواهد شد اگر ما پیشتر از تو رفتیم مبلغ مذکور از کجا یابی بلوچ مذکور دامن نگذاشت بزبان اصرار نمود و از دست مبلغ پنجاه روپیه دیگر بر آن مزید کرد و گفت من بشما دادم ایشان حضرت نیز جاے قبر بشما عطا کنند چون رخصت گرفته گشت و روانه حضرت فرمود بانجانید حاضر آمد فرمودند که اگر تو سیزده سال بعد وصال ما بمیری در موسم گرم بود در ملک بلوچستان باشد لاش ترا کسے نیارد ذمه واری ما نیست بلوچ گفت قبله ذمه واری آنحضرت هرگز نیست برفت معامله تقدیر بود و فرموده شیخ بوقوع آمد بعد از سیزده سال انتقال فرات شیخ قضیه بلوچ بوقوع آمد موسم گرم و علاقه بلوچستانی بهزار شدت لاش وے آورده در گورستان حضرت دفن کردند یعنی سیزده سال اول فوت شیخ از این جهان ناپایدار بیرون رفتند و بعد بلوچ مذکور بجا التیکه شیخ فرموده فوت شد و دفن گردید۔
۵	آن دریاے رحمت و سخاوت ابر کرم و عنایت حضرت حافظ محمد صاحب سجاده مدظله۔	ولادت حضرت معظم له در حاجی پور است۔						فی زماننا این حضرت غریب نواز در سرانجامے متعلق سجادگی نهایت قابل و هشیار و مغز سیدار هستند علم دوست علما نواز اند شب معراج که حضور پاک صلی الله علیه وسلم را در آن شب معراج شده بود بکمال زور خیرات مینمایند و از دور دور علما را طلب فرموده مجلس وعظ گرم میفرمایند اعراس اجداد امجاد بالفراخ دلی انجام میدهند و در رمضان شریف اکثر ایام بخیرات دهی علما و فقرا و غیره را طعام میخورانند۔

ذکر خاندان عظیم الشان بدر العارفین سید السالکین برهان العاشقین حضرت خواجه عاقل محمد صاحب المعروف قاضی صاحب قدس سره العزیز

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قوم و ذات	بادشاہے	از مرشد مرشد	خلاصه کیفیت
١	آن سلطان والا شان سریر آرائے سلطنت شریعت و طریقت و حقیقت زبدة الزاهدین سلطان العابدین قدوة السالکین عمدة المتورعین جناب حضرت قاضی عاقل محمد صاحب خلف الصدق حضرت مولانا محمد شریف صاحب قدس الله سره العزیز	ولادت با سعادت مخزن رحمت معدن شفقت سالک مسالک شریعت پُر عظمت بسال یازده صد پنجاه و یک ۱۱۵۱ اصل قومیت این ولی کامل قریشی نوشته اند اما کوریجه بباعث خرق عادت مشهور شدند۔	۷۸ سال	وفات آنعالیذات مصدر توجهات مظهر مظهر عنایات منبع کمالیت و کرامات مطلع الانوار فیوضات بتاریخ هشتم ماه رجب المرجب بسال دوازده صد بیست و نهه ۱۲۲۹ بوقوع آمد بندگان حضرت بابرکت از علوم صوری و معنوی مملو بوده اند۔	[illegible]		[illegible]	نقلست که حضرت افضل العلما و زبدة الاصفیا مرید با ارادت و خلیفه با سعادت حضرت جناب فیضمآب حضرت خواجه نور محمد قبله عالم مهاروی هستند باوصاف زهد و تعبد و تجهد و قناعت موصوف و ریاضت و کمالیت و کرامت معروف و بذکر مولی مستغرق و از خلق جهان مستغنی و بیزار و برکنار بودند و صاحب احوال جاه و جلال و جمال باکمال بودند و جذبه عشق و محبت الٰهی زائد از حد و عد میداشتند چون خود بحد ارشاد رسیدند آنگاه در تعلیم و هدایت خلق الله چنان سرگرم گشتند که هزارها را از حضیض جهالت و ضلالت برآورده باوج عزت و هدایت رسانیدند نقلست که حضرت جناب قاضی صاحب شش ماه کامل قبل از وصال و ارتحال خود چشمان گوهرین بین از دیدار پر انوار جناب رسول الثقلین سید الابرار روشن کرده بودند یعنی بجناب زیارت نفیس بشارت سرفراز و ممتاز شدند و جناب نبوت مآب از زبان فیض ترجمان قاضی صاحب فرمودند که ما از تو نهایت خوشنود هستیم بباعث آنکه متابعت سنت ما کردی نقلست که حضرت صاحبزاده نصیر بخش صاحب مهاروی از مردمان سکنای کوٹ مٹهن خاصه از خواجه محمود صاحب والد ماجد خود راوی است که بعد خواب دیدن و زیارت حاصل شدن جناب نبوی صلی الله علیه وسلم سایه ظاهری حضرت قاضی صاحب غیر بود چنانچه بتقاضائے اخفا این راز در ساعتی شب و روز بیرون از حجره شریف خود نمی رفتند تا که این راز افشا نشود زیاده ثبوت آنکه از حجره تا مسجد شریف چهپر خسی می بود آیه شریف فاتبعونی یحببکم الله اگر بباعث کمال متابعت سنت نبوی صلی الله علیه وسلم سایه حضرت قاضی صاحب محو بودے درین امر هرگز جائے تعجب نیست و نخواهد بود۔
٢	آن عاشق صادق میدان محبت الٰهی کامل و اکمل ولی حضرت مولانا محمد خواجه قاضی احمد علی صاحب فرزند ارجمند حضرت قاضی محمد عاقل صاحب خلف رشید حضرت مولانا محمد شریف صاحب قدس سره العزیز حضرت قاضی احمد علی صاحب مرے	ولادت با سعادت حضرت بابرکت فیض بخش و فیض رحمت منبع جود و سخاوت فاعلکد نوشته اند که حضرت قاضی احمد علی صاحب شیر و تیم با کامل یا آغاز بعد وصل والد خود از این دار پرملال بخت رحلت بسته اند		وفات آنجامع کمالات و کرامات واقف رموز ناقتناهی بتاریخ نهم شعبان المعظم بسال ... ۱۲۳۶ بوقوع آمده فائده حضرت والد صاحب ... کلان ... خوش و مبارک ... مولانا حضرت خدا بخش محبوب الٰهی ... تاج محمود صاحب که آنرا	قریشی ... [illegible]		جناب حضرت ... صاحب [illegible]	نقلست که حضرت قاضی احمد علی صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و تصرف و کرامات بی غایات داشتند و صاحب سماع بودند و خداوند اقلیم توکل و وسیع بوده اند نقلست که قریب ناله قادره دو چاهان از ترکه و محنت کمال پاک خرید کرده بودند بلکه روایت است که حضرت قاضی محمد عاقل صاحب قاضی احمد علی صاحب زمین هر دو چاهان برائے کاشت مزروعات و اخراجات قوت حلال خود و درویشان لنگر شریف پاک صاف کرده بود از دستے قاضی احمد علی صاحب آن زمین گوره بخواب بودند و مزارعان از جانب قاضی صاحب بکار کاشت زراعت مشغول بکار پس شخصی قوم لاکهه آمده در روئے اقدس قاضی صاحب زور کشید و گفت که میان مزارعان خود را از کار بند کن که زمین از آن ما است و شما نیست حضرت قاضی صاحب غصه شده بطرف وے تیز تیز دیدند و فرمودند که اے بے ادب اگر زمین از آن توست خیر ورنه یک دانه پیداوار نخواهی برداشت همین شنیده لاکهه چند قدم از انجا رفت بر زمین افتاد و مرده صد ساله گردید همانوقت این خبر بخدمت قاضی صاحب کلان واضح گردید از زبان فیض ترجمان فرمودند و بدل نهایت ناراض شدند برائے یک قطعه زمین خون کرده بهان لحظه ورثائے متوفی را طلب فرموده هر دو چاهان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ستدین و متشرع بودند نور اللہ مرقدہ	″	″	تاج پاک و تاج نورانی گویند	″	″	″	معہ پنجصد روپیہ نقد خون بہا دادہ رضامند کردند و فرزند البسیار مدت نزد خود آمدن شنیدا وندا تفاقا قاضی صاحب کلان و کرامت قاضی احمد علی بیان شدہ۔
۳	آن حامی دین متین محمدی و رونق بخش قوانین شرعی احمدی زبدۃ العارفین و برہان السالکین سالک و سیمون نقش حضرت خواجہ خدا بخش محبوب الٰہی قدس سرہ و نور اللہ مرقدہ۔	[illegible]		و ممات آن عالی جناب مخزن کمالیت و کرامات معدن رحمت و ہدایات بتاریخ دوازدہم ماہ ذوالحجہ بسال دوازدہ صد شصت و نہ ۱۲۶۹ فرزندان حضرت کلان ترین حضرت غلام فخر الدین اوحدی دوم غواص بحر توحید حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ	در مٹھن			نقلست کہ حضرت خواجہ خدا بخش صاحب صاحب مبارک جناب ارجمند و مقامات بلند مشیت آمدہ اعلیٰ ذوق شوق و وجد و سماع و استغراق و عشق و محبت سرفراز و ممتازہ بودہ و در مشائخ متاخرین آنصاحب را کشائش ظاہری و باطنی و قبولیت صوری و معنوی بعہد خود چندان حاصل بود کہ دیگری را کم توان گفت نقلست از مناقب المحبوبین کہ روزی حضرت غریب نواز مشمول دیگر مشائخین عجب سماع رکھا حضرت قبلہ عالم صاحب در مہار شریف موجود بودند و قوالان خوش الحان در مجلس وجد و سماع این غزل میگفتند غزل نازیست ازان جانب نازی کہ چہ گویم + ما ئیم نیازی ز نیازی کہ چہ گویم + تا طاق دو ابروش مرا قبلہ نما شد + کردیم نمازی و نمازی کہ چہ گویم پس در آن مجلس عجب لذتی پیدا و ہویدا بود کہ ہر یک مشائخ و غیرہ اہل اذواق اشتیاق بمتابعت شیخ کمر ہمت بستہ موجود و حیران استادہ بودند و حضرت تا دیر در وجد بود و قوالان را از ہر جانب در اطراف مجلس نشستہ مشت مبالغ وصول میشدند و حضرت در رقص و وجد بودند بلکہ آن تنہا در رقص و وجد نبود اما عروج بمراتب منازل اعلیٰ بود آخر بعد بسیار دیر مجلس ختم گردید۔
۴	آن بحر بحار معرفت و واقف اسرار نہانیت کاشف و باعث اظہار کرامت مخدومنا و مولانا برہان العابدین حضرت خواجہ غلام فخر الدین فخر جہان اوحدی قدس سرہ العزیز و نیز عالم العلوم صوری و معنوی نور اللہ مرقدہ۔	ولادت با سعادت آنحضرت در چاچڑان ریاست بہاولپور اگرچہ طبع شریف جلالی میداشتند اما اوصاف جمالی زیادہ بود و مدام در تربیت خلق اللہ ماندند۔		وفات آن والا صفات بابرکات بتاریخ پنجم ماہ جمادی الاول بسال دوازدہ صد ہشتاد و ہشت ۱۲۹۸ سنہ بوقوع آمد اما فائدہ اولاد نرینہ حضرت خیر بود و سجادگی حضرت سجادہ برادر حقیقی منوگر دید و ذات شیخ در شعر خود آنچہ ادا فرمودہ تصوف است دیوان کافیاں [illegible]	در مٹھن			نقلست کہ ذات بابرکات شیخ مقامات عالیہ و انفاس جلیہ و آثار زکیہ و براہین قویہ مشیت ظاہر و باطنش از اوصاف سینہ و صفات عالیہ آراستہ و شیوہ درویشی و خدا پرستی پیراستہ بود صاحب کرامات و کمالات بود اما در اخفا میکوشیدند نقلست کہ باری پیر عالیقدر سید احمد شاہ و اعلوی بخدمت پر عظمت حضرت مشرف شدہ از انجا کہ از قرضداری خود نہایت لاچار بودند بتمام زاری و اضطراری عرض نمود یا غریب نواز ا مردمان کہ مقروض آنہا ہستم عاجز کرد حال باوجود تمام و کمال خرد و کلان بنیر کہ از کشش لیل و نہاری شان رہائی یابم یا من مثل آنہا فرمودند شاہ صاحب این نیست مانع ادای قرضہ است دو تعویذ داد یکی در زمین خود بموجب فرمان حضرت دفن کرد۔ دوم در دریای رود کوہی چنان آب رود کوہی آمد و زمینات آباد شدند کہ قرض تمام ادا شد و برای معاش سالہا کافی گردید نقل دیگر مولوی جند وڈا حکیم کہ در واجل دعوی جالینوسی و دماغ فخر میداشت از اثر دعای حضرت چنان لاثانی حکیم شدہ بود کہ مدام تیر دعای وی بر نشانہ شفایابی میرسید و خود میگفت کہ نہ علم خواندم و نہ استعمال کردم ہمہ الطاف خواجہ صاحب فرمودہ
۵	آن عاشق لایزال عارف بکمال واصل حسب احوال و قرآن مجلسی اکمل عین برگزیدہ عاشقین غواص بحر	ولادت آن ولی کامل صاحب حلم و کرم مسیحا دم روز سہ شنبہ بسال		و وفات بابرکات عاشق صادق در قربان برنام مستولا خود شب سہ شنبہ نہم ماہ ربیع الآخر	در مٹھن		حضرت فخر الدین محمد فخر جہان صاحب	نقلست کہ ذات شیخ از اکابر مشائخ و نامور علمای متاخرین و دین متین است حقا کہ از مشائخ عظام چشتیہ کہ در زمان شیخ موصوف الصدر شدہ اند کسی را شیخین مرتبہ ظاہری و باطنی میسر نبودہ است خلق اللہ کثیر را از فیض بے انداز خود مستفید و مستفیض فرمودہ و در تجرید و تفرید یگانہ زمانہ گشتند اگرچہ از دنیا و دنیاداران متنفر ماندند اما دنیا و دنیاداران چہ خواص چہ عوام بر دروازہ فیض اندازہ ایشان جاروب کشی را سعادت دارین دانستند و غلام غلامان ماندند سخاوت ا

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	نوع مزار	بادشاه	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضا	توحید خواجه غلام فرید صاحب قدس سره العزیز۔	دوازده صد شصت و یک سنه ۱۲۶۱		بسال سیزده نوزده سنه ۱۳۱۹ بوقوع آمده۔	-	-	-	انداز نبود گر هزار آمد هزار دا دند واگر صد آمد صد دادند از خود چیزے نگه نداشتند و در خدا رسانی فرق هندو و مسلمان نبود هر که آمد بمطلب رسید چنان طریق داشتند که کسی را بد پند ا نداشتند اندرین باب ثانی مولانا روم بودند در علم تصوف ید طولیٰ داشتند در کلام هندی فارسی وغیره تمام مزاج دادند تصنیف بسیار و شمار فرمودند
۲۶	آن علامه دهر که زبان خامه نوشته و خوان جلیل القدر عالیشان فیاض عالم و عالمیان فرخنده نقش خواجه محمد بخش صاحب فرزند خواجه غلام فرید و سجاده مظله۔	ولادت حضرت بابرکت						بعد وصال باکمال والد ماجد خود این حضرت صاحب جاه و جلال مسند آرائے خلافت آبائے اجداد امجاد خود هستند ریاضت و مجاهدت و عبادت سوای خود را تمام و مشغف هستند علم دوست علمار و فقرا رشناس اند علوم ظاهر و باطن هر اصناف را خوانده کاشف اسرار و واقف رموزات شدند باعث اینکه علوم دینی و دنیوی میراث قدیمی زیور این خاندان عالیشان است از اصحے کتاب سکاری جهان و انسیم شد که اول اول بزرگ این دودمان حضرت عباس علی صاحب رحمته الله از خراسان بنگر ٹهٹه تشریف آورده از انجا بسال یکهزار و ... حضرت محمد شریف صاحب در کوٹ مٹھن آمدند و بسال یازده صد پنجاه و یک حضرت قاضی صاحب پیدا شدند۔
۲۷	آن دوست لیلائی حضرت تاج محمود نورانی دوم فرزند خواجه احمد علی صاحب قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت		وفات آنحضرت والا صفات بتاریخ بیست ماه محرم بسال دوازده صد هفتاد و سه سنه ۱۲۷۳				نقلست که حضرت خواجه تاج محمود صاحب بغایت هر حالی نمازی خواندند روزے مولوی عبدالرحمان صاحب که استاد حضرت بودند فرمودند میان صاحب خارج از اشغال خواجه چولانی ... از اقامت نماز عذرے نیست الا خواب غفلت مانع میشود مولوی صاحب فرمود انشاء الله آینده بیدار کردن بذمه فقیر است چون مولوی بصبح دیگر آمد که خواجه صاحب را بیدار کند مولوی از بازو خواجه گرفت بازو بدست آمد از تن جدا شد مولوی هراسید که خواجه صاحب خون شده افتاده است قلیل است که بتقاضے خون من گرفتار خواهم شد در این حیرت بیامد و بمسجد نشسته بود که خواجه صاحب نزد رفت استاد شکر نموده آینده مزاحم حال نشد

ذکر خیر حافظ کلام ربانی کاشف اسرار پنهانی واقف رموزات سبحانی حضرت حافظ محمد جمال ملتانی نور مرقده

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	نوع مزار	بادشاه	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۲۸	آن زبدة المتورعین عمدة الکاملین حافظ کلام ربانی خواجه محمد جمال ملتانی صاحب قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت در ملتان شریف یا نواح ملتان شریف است۔		وفات آن عالی درجات مصدر توجهات بتاریخ پنجم جمادی الاول بسال دوازده صد بیست و شش ۱۲۲۶	ملتان شریف		حضرت خواجه نور محمد صاحب قدس سره	نقلست که حضرت حافظ محمد جمال صاحب فرزند ارجمند حضرت محمد یوسف این حافظ کلام ربانی حضرت حافظ عبدالرشید صاحب ملتانی بودند و از خلفائے کبار و احباب نامدار حضرت قبله عالم بار دیے خواجه نور محمد علیه الرحمة شمار شدند عالم علوم صوری و معنوی و حافظ کلام ربانی و عارف معارف و صاحب وجد و سماع بوده اند تا مدت مدید و بعید بعهد خدمتگذاری گوزه برداری و خدمات مرشد ارشد خود بجا آورده مشرف ماندند وجه بیعت ایشان حضرت آن نوشته اند و بدیگر حال

بدین منوال است در بیعت این روایت خواجه غلام فرید نبیره حضرت جناب فیضمآب حضرت قبله عالم مهاروی است که چون حضرت حافظ کلام ربانی را طلب خدا و لقائے ذات کبریا یعنی ذوق و شوق بے انتها پیدا و هویدا گردید تا چندمدت مراد طلب به پیر شفیق میسر نشد هر آن در رسته بتقصد محدوم و مولانا شیخ ابوالفتح رکن الدین ابن سیدنا شیخ صدر الدین ابن حضرت غوث بهاؤالدین زکریا قدس سره العزیز میماند و قرآن شریف میخواند حتیٰ که یک ختم بشب تمام کرده فاتحه میداد و ثواب کمال ختم شریف بارواح صاحبان بقعه شریف می بخشید و بهمان ... شب آخر شب بحالت خواب دید که حضرت حضور رکن الدین و حضرت قبله عالم صاحب یکجا نشسته اند و خود حضرت حافظ صاحب نیز موجود بودند پس حضرت رکن الدین دست حافظ گرفته بدست مبارک حضرت قبله عالم صاحب دادند و فرمودند حافظ صاحب جی پیر کو من توں این حضرت خواجه نور محمد صاحب مهار را اند خبردار باش چون حضرت حافظ صاحب از این خواب بخت آسوده بیدار شد ذوق و شوق خود را بے پایان دید شوق دیدار فیض بار حضرت قبله عالم مدظلہ ... از ملتان شریف بجانب مهار شریف روانه شد و دولت قدمبوسی حاصل کرده بیعت گشت بار حضرت جناب قبله عالم از حضرت در باره علم صوری استفسار فرموده اعلیٰ ... نمود و چون بعد از قیام حضرت قبله عالم ... حافظ صاحب ... سه حافظ صاحب روزے که چگونگی طبیعت شما رسیده بودیم چرا انکار کرده بود عرض کرد

غریب نواز اشنیدہ ام که ذات شیخ از علمائے ظاہری نفرت کنند خیر چون بنقد بیعت بدست آمد سابق شیر بودند شکر نیز آمیز شد بآن مراتب و منازل رسیدند که از احاطہ تحریر قلم بیرون وافزون عاشق ایزد متعلل لایزال و عارف معارف باکمال خداوند اقلیم حال و قال گشت وجد و سماع را از جان عزیز ترین میداشت نقلست از مناقب محبوبین که روزے بر موقعہ عرس شریف قبلہ عالم صاحب مجلس وجد و سماع آراستہ و پیراستہ شد و قوالان خوش الحان غزل ذیل آغاز نمودند **غزل** ساقیا جامی بدہ تا مست و لا یعقل شوم + شاید از غمہاے دوران لحظہ غافل شوم + بے سلم کردی و دارم شوق شمشیرت ہنوز + کاش گردم زندہ و بارہ دگر بسمل شوم + شوق ابروے تو دارم قبلہ من رو بتو + کافرم گر من بمحراب گرائل شوم + آنکہ میگوئی ہلالے بعد ازین بیدل مشو + دل چہ کار آید مرا بگذار تا بیدل شوم + حضرت حافظ صاحب و جناب قاضی محمد عاقل صاحب چنان رقص کردند که حد و عدے ندارد باز غزل نواب غازی الدین آغاز کردند **غزل** خوبی جلوہ دیدار تو سبحان اللہ ـ لمعہ مطلع انوار تو سبحان اللہ ـ جان بکف میل خریدار بہر سو جمعبند ـ یوسفا رونق بازار تو سبحان اللہ ـ صد دل مردہ زندہ شود بلطف سخنت ـ معجز لعل شکر بار تو سبحان اللہ ـ شان حسن است نمایان بخط شکنیت ـ آیت مصحف رخسار تو سبحان اللہ ـ گلشن فیض تو از حسن ازل شد سرسبز ـ نوبہار گل گلنار تو سبحان اللہ ـ دیگر غزلہا بسیار میگفتند و زیادہ تر تماشہ این بود که بر اول مصرعہ یا بیت حضرت قاضی صاحب وجد میفرمود و بر دوم بیت حضرت حافظ صاحب رقص میفرمودند بسیار وقت در مجلس مصروف ماندند ملفوظات فرمودہ حضرت حافظ صاحب انہ رسالہ جناب مولوی عبد العزیز صاحب پڑہیاروی اعظم اللہ ذکرہ میفرمودند آنچه که مردمان بعد شستن بازو از بند دست تا آرنج می شویند تارک سنت اند زیرا آنکه اول شستن دست تا بند دست سنت است و از سر انگشتان تا آرنج فرض است اگر شستن دست با لحساب شستن بازو آورند تارک سنت شدند و امام شمس الائمہ الحلوائی گفت که وضو او جائز نیست زیرا آنکه سنت قائم مقام فرض نمیشود و فرمودند که با تعمی آب وضو جائز است که جناب نبوت مآب حضرت رسول الثقلین چنین کردہ بود و میفرمودند که وضو مثل جوانان باید کرد و نماز مثل ضعیفان خواندن از امورات ضروری است یعنی باہستگی تمام باید خواند نقلست که روزے سید امیر شاہ برادرم نماز بجلدی تمام تمام میخواند فرمودند آیہ خوردار مراد صد سال شدہ است که نماز شروع کردہ اما این چنین ضبط نشدہ که تا در قلیل عرصہ ضبط گردیدہ است و فرمودند طالب باید که ہر وقت با وضو باشد و اگر وضو دشوار نظر آید تیمم باید کرد و فرمودند الوضوء علی الوضوء نور علی نور و فرمودند که اقتصار بر تیمم بے آب باید داشت که مستحب است و فرمودند که روزے از من پرسیدند که معنی این مصرعہ چیست وضو را در وضو کردہ وضو کن عرض کردیم تا جناب حضور فرمایند فرمودند بفتح واو بمعنی آبست و بالکسر بمعنی آوند مطلق یا کوزہ و بمعنی مصدر یعنی بالضم شستن اعضائے مخصوصہ است و فرمودند الوضوء سلاح المؤمن و فرمودند دوام وضو معمول است برائے عسرت و فرمودند که بوقت شانہ کردن بعد از وضو الم نشرح بخواند که موجب فراخی رزق و دافع مرض و قرض است ـ و فرمودند لا وضو لمن لا سواک له ای الوضوء الکامل و فرمودند آیت شریف جزاء سیئة سیئة مثلها و معنی مراد اول نزد اہل ظواہر چنین است که جزا گناہ بقدر گناہ است یعنی ہر که با کسے بدی کند با او ہمان قدر اما نزد بعضے عارفین بدین طریق است که جزا گرفتن بدی بدی است مثل آن بدی یعنی با او را مناسب عفو است یعنی آن شخص بدی کردہ بود شد مابعد که قولہ تعالیٰ فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ است راجح و مؤید قول عرفا است و این نہج میگویند که دلیل بدی آنست که عرفا میفرمایند که ظہور جمیع امور از خداوند کریم اعظم است و غیریت از نظر اوشان مرتفع میباشد پس ارادہ اللہ تعالیٰ بیخ گردانیدن نقصان دین از آن است که او سبحانہ و تعالیٰ باوجود جمال و جلال متجلی گردد و عجب ایمان که بیک صفت باشد و بیک صفت نباشد عجب تر آنکه معشوق مجازی مثل فرزند و زن و غیرہ فالک من العشاق المجازیة اگر بعاشق مرحمت کنند ہم خوش باشد ـ چون او سبحانہ و تعالیٰ معشوق حقیقی است و عاشقان او نیز عاشق حقیقت اند پس اگر بہ بعضے صفات ایمان آرند و تسلیم کنند و از بعضے ابا کنند چگونہ عاشق صادق باشند و خلیفہ اکبر ایشان حضرت خواجہ خدا بخش ملتانی ثم خیرپوری اند +

در ذکر سید السالکین خدا رسیدہ سلطان الزاہدین برگزیدہ محبوب رحمان حضرت خواجہ محمد سلیمان چشتی قدس سرہ

۱۴۱	آن گنجینہ اسرار الٰہی آن خزینہ انوار نامتناہی مظہر فیوضات بے پایان بحر البحار معرفت و رحمت فراوان محبوب رحمان خواجہ	ولادت آن مظہر مظہر انوار ربانی و دوست محبوب رحمانی کاشف اسرار و کرامات بے پایانی	[illegible] یکصد سال کامل ـ	وفات آن عالیجناب با برکات فیاض بے اندازہ و بے نہایات روز خمیس بتاریخ ہفتم ماہ صفر المظفر بسال دوازدہ صد و شصت و ہفت	[illegible]		[illegible]	نقلست که جناب حضرت غریب نواز در کشف کرامات و زہد بے نہایات و تعبد لا غایات و ریاضات شاقہ بمشارق و مغارب اظہر من الشمس است در ہر اقالیم و دیار امصار با وصاف ستودہ موصوف و بکمالات کرامات معروف ہستند و اندر دیار حضرت سلیمان تونسوی ـ خرد باشد یا کلان یا پیر افغان تونسوی ـ الغرض وطن آنجناب گرگوجی در کوہستان ہی کردہ از مسکن حال یعنی تونسہ شریف بجانب غرب اول در تونسہ شریف آمدہ نزد میان غلام حسین قرآن کریم آغاز نمودہ از انجا در قریہ دیگر بطرف مشرق از تونسہ رفتہ چند ایام در تعلیم صرف فرمودند بعد رفتہ در کوٹ مٹھن بمدرسہ حضرت قاضی محمد عاقل صاحب دلی کال تحصیل علم صوری

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	توفیق مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً ۱	محمد سلیمان چشتی فخری سلیمانی نظامی ابن سردار ذکریا خان ابن عبدالوہاب خان ابن عمر خان ابن خان محمد خان عرف جعفر قوم افغان قدس اللہ سرہم العزیز و برادر حضرت یوسف خان بود بلا شادی فوت گردید نور اللہ مرقدہما۔	بسال یازدہ صد و ہفتاد و نہ ۱۱۷۹ھ فائدہ بیعت شدن حضرت در محل حضرت مخدوم جہانیان صاحب واقعہ اوچ بہ ثبوت پیوست۔		ہجری ۱۲۶۷ھ بوقوع آمدہ است۔ مادۂ تاریخ وصال آفتاب چشتیان بود فرزندان حضرت صاحب کلان خواجہ گل محمد صاحب و خواجہ درویش محمد صاحب صاحبزادہ عبداللہ معصوم و صاحبزادہ احمد صاحب			فائدہ - بعد وصال حضرت خواجہ [illegible] بر مزار شریف [illegible] سال [illegible]	و تدریس کتب درسیہ توجہ میفرمودند آخر جناب بافیض مآب قبلہ عالم مہاروی علیہ الرحمۃ در انجا بادیدہ نواح باوج شریف تشریف آوردند حضرت بخدمت آنوالاشان دست بیعت شدہ ملک ملک کمالیت صوری و معنوی شدند آن مدارج یافتند کہ قلم را طاقت تحریر و زبان را یارائے تقریر نیست مدتے مزید بخدمت پیر روشن ضمیر تعلیم علم تصوف وغیرہ کردند آخر بارشاد مرشد کامل در تونسہ شریف رسیدہ بتعلیم تلقین خلق اللہ مصروف شدند ہزارہا کس کفار و فساق و فجار را از چاہ کفر و ضلالت و جہالت برآوردہ باوج عزت اسلام و تعظیم و تکریم رسانیدند در حالات حضرت از قسم کمالات و کرامات وغیرہ و بسیار کتب ملفوظات طول طویل ہستند اگر بہ تفصیل نوشتہ آید عمر خضری باید صرف برائے تبرک بریکید و حال طبعی اکتفا کردہ نقلست کہ مسمی لچھمن ہندو بخدمت حضرت یومیہ برائے زیارت حضرت می آمد و بوقت اجازت میگفت بھلے کون بھلی لاج۔ بعد الیوم آن نیک نصیب مسلمان شد و با سلامتی ایمان فوت شد شبے خود حضرت آنرا نہایت خوش و خورم در خواب دید کہ گویا از سفری آید پرسیدند اے دین محمد کجا بودی عرض کرد قبلہ بحرمین شریفین رفتہ بودم نقلست روزی شخصے حجام حجامت حضور میکرد بعد فراغ از حجامت اجازت حرمین شریفین طلب حضرت فرمود عیالداری سفر دور است مگر نماند و رفت تقدیرا جہازیکہ در آن سوار بود غرق شد شخص مذکور بر تختہ ماند بعد الایام بحالت شدت و سختی رہائی یافتہ بکنار رسید آخر در شہرے رفت آنجا جمعہ نماز بود داخل شد چہ بیند کہ مقتدائے آن جماعت ذات شیخ است ذات شیخ چون از مسجد برون رسید آن شخص قدمبوس گردید ذات شیخ فرمود ترا گفتہ بودم کہ سفر دور دراز است آخر نتیجہ دیدی حضرت فرمود چشمان بند کن چون فرمودند کشاد حضرت و وے شخص در تونسہ شریف بودند حضرت وے را از افشائی راز منع فرمودند مگر تاہم کرامت ظاہر گشت
۲	آن گل گلزار جنت بلبل شاخسار رحمت و مغفرت عمدۃ الواصلین زبدۃ السالکین ولی کامل و اکمل بزرگ باسند جناب حضرت خواجہ گل محمد صاحب فرزند کلان حضرت خواجہ محمد سلیمان قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت آن صاحب کمالیت و سعادت دریائے رحمت در تونسہ شریف۔ فائدہ اکثر اوقات آہ سرد برآوردہ موت را بسیار یاد میفرمودند۔ -	۵۰ سال	وفات آن جامع کمالات مظہر فیوضات و صاحب کرامات بتاریخ یازدہم ماہ رمضان شریف بسال دوازدہ صد شصت ۱۲۶۰ھ ہفت سال پیشتر از وصال باکمال حضرت والد ماجد خود جہان دنیا را خیرباد فرمودند۔	تونسہ شریف طرف [illegible] گورستان کلان موجود است۔		حضرت والد ماجد خود	نقلست کہ مضبوطی دیوار بر استواری اساس میباشد بعد حالیقدر ولی کامل و مکمل بود فرزند نیز اکمل و افضل گشت الولد سر لابیہ نوشتہ اند کہ حضرت با برکت لیل و نہار و ذکر پروردگار شاغل میماند سوختہ نیران محبت الٰہی بود ذکر جہری بسیار میکرد و در وجد و سماع الفت کمال اشتغال داشت بلکہ در علم موسیقی ادراکش بسیار و بیشمار جمیع اصناع و اطوار حال و قال این صاحب جاہ و جلال مثال والد ماجد عاشق ذوالجلال بودند گویا جسم اقدس علاوہ روح مقدس واحد بود در علوم صوری و معنوی عجب خوش نصیب بودہ اند حقا بحر مواج کہ طلاطم آن از کنارہ گذشتہ واجد درجہ اول بودند نقلست کہ روزے بر عرس شریف بابا گنج شکر در پاک پتن در مجلس چاشت خواجہ گل محمد صاحب با وجد بجد نصیب حال شد کہ مثل پروانہ بر شمع جمال محبت الٰہی جان قربان نمودند حضرت محبوب سبحان والد ماجد آن شمع جمع صوفیان را بانداختن بر بدن حضرت ارشاد داد چون آب اندختند از آب بدن مبارک چنان آواز میشد کہ چنانچہ آب بر تابہ تفتہ می افتد و آواز میکند طاقت حال آن ذوق اشتیاق و محبت الٰہی آنحضرت بسیار اند درین تنگ جائے گنجائش نیست تہذیب اخلاق گاہے کسے خاطر رنجہ نمیکردند و اگر بتقدیر کسی رنجہ میدیدند بزر نقد و عذر خواہی بحد خوشحال العد خشنود میفرمودند۔

<table>
<tr><th>نمبر شمار</th><th>اسم شریف</th><th>ولادت شریف</th><th>عمر شریف</th><th>وصال باکمال</th><th>موضع مزار</th><th>بادشاه</th><th>اسم مرشد</th><th>خلاصه کیفیت</th></tr>
<tr><td>۳</td><td>آن ولی مادرزاد از دنیا و مافیها آزاد پرورده به نعمتهائے ابد حضرت غریب نواز خواجه درویش محمد فرزند حضرت محبوب رحمان خواجه محمد سلیمان قدس سره العزیز</td><td>ولادت با برکت آن حضرت صاحبزاده بلند درجت ابر رحمت در تونسه شریف بوده</td><td>۱۴ سال</td><td>وفات آن عالیذات مظهر عنایات و کرامات تاریخ سلخ ماه شوال بسال دوازده صد سی سنه ۱۲۳۰ فائده طعام سالم نمیخوردند نصف فقرا را میدادند و خرقه دوزی فقرا در خود میکردند۔</td><td>در گورستان بیرون از تونسه</td><td></td><td>والد ماجد خود</td><td>نقلست که اخبار سعادت آثار عاشقان محبت الهی عشاق اتحاد ذات کبریائی میدهند نوشته اند که روزی درویشے بلباس درویشانه بهیئت و شکل هندوستانی بر دروازه حضور اندرون حضرت محبوب رحمان آمده باواز بلند ندا در داد مضمونیکه یا معشر الخلائق خبر دار باشید که درین خانه فیض کاشانه طفلے بیدار بخت پیدا خواهد شد که کاشف حقائق و دقائق بوده باشد پس مثل آنکه نام آن گرامی عطائی درویش محمد نیز بیدهمان ایام بودند که حضرت صاحبزاده صاحب نیکو انجام پیدا گشت حسب فرمان آن درویش فرخنده کیش اسم شریف درویش محمد نهادند اگرچه در عمر شریف بزرگی نرسیدند اما اعمال و افعال بزرگانه بودند نقلست که روزی حضرت صاحبزاده بحضور پدر بزرگوار عظیم الشان نشسته بود که مسمات جنت گاذره آمده نشست پس حضرت صاحبزاده بجانب والد ماجد رو کرده گفت بابوجی وے شب مسمی موسی گاذر خوب چهمر بازید الست اگر علیے برادر وے بودے تماشا عمده بودے گاذر خندید و گفت عمرت دراز باد والدین موسی کوزپشت کمان ضعیف مانند علیے برادرش از کجا زاید صاحبزاده باز بار تکرار این حرف نمود و بحق وے دعا علیے از ان ضعیفا کوزپشت پیدا گردید رحم خدا و کرامت آن کریم مزاج دانستند و هم این چنین حالات بسیار هستند</td></tr>
<tr><td>۴</td><td>آن صاحبزاده مغفور و مرحوم حضرت عبد الله فرزند دلبند شهباز بلند پرواز حضرت محبوب رحمان قدس سره العزیز۔</td><td>ولادت با سعادت آنحضرت در تونسه شریف بوده</td><td></td><td>وفات آن والا صفات حضرت ... علیه الرحمة والغفران۔</td><td>گورچی درمیان بزرگان خود</td><td></td><td>زیر سایهٔ الهی ... خورد بودند۔</td><td>نقلست که حضرت عبد الله معصوم صاحب صغیر خرد سال بودند که جهان دنیا را خیرباد فرمودند بلکه هنوز شیرخوار بودند اندر آن ایام حضور پرنور ذات شیخ مهار شریف بزیارت مرشد ارشد بودند حضرت صاحبزاده امردم جعفر که از اقارب حضور بودند بردند بستند و گورچی پرده در گورستان بزرگان دفن کردند چون خواجه صاحب واپس در تونسه شریف واپس آمدند مردم جعفر را پیش خود نشانده برآنها نهایت ناراض شدند و گفتند معصوم مرا چرا بر بعید المسافت بردید اگرچه نعش والده ماجده بآنطرف فرستاده وصیت اوشان بود الغرض روز در روز غصه شدند اخیر رحیم بودند رحم فرموده قصور آنها معاف فرمودند که معافی از سزا و بخشیدن کار پاکان است</td></tr>
<tr><td>۵</td><td>آن مقبول بارگاه ایزدی آن سعید رشید حمید مملکت ادبی قبلة المتورعین سلطان العابدین قدوة الزاهدین فیض نشان دستگیر صاحبزاده خدا بخش حضرت مخدومنا و مولانا</td><td>ولادت باسعادت در عظمت مطلع خوارق و کرامات تاریخ ماه ذی الحجه بسال دوازده صد چهل و یک ۱۲۴۱ ۔</td><td></td><td>وفات آن عالیذات مطلع الانوار سبحانی منبع الاسرار یزدانی روز سه شنبه بیست نهم ماه جمادی الاول بسال سیزده صد نوزده بوقوع آمد ۱۳۱۹ فائده ...</td><td>درزمین تونسه شریف اندرون روضه ...</td><td>انگریزی ...</td><td>حضرت خواجه محمد سلیمان ...</td><td>نقلست که حضرت غریب نواز فیاض بے انداز از بارگاه جد امجد خود آنچه از مدارج و مناصب و علوم صوری و معنوی یافتند که در شمارش و نگارش وے نه زبان را طاقت و نه قلم را یارا است بود آنچه بود و یافت آنچه یافت نوشته اند که چون فخر الاولیا زبدة الاتقیا حضرت خواجه محمد سلیمان علیه الرحمة والغفران را در بدن عنصری کمال ضعف لاحق گردید و قریب بود که شهباز روح آن بلند پرواز بجنت الفردوس پرواز فرماید آنگاه حضرت خواجه الله بخش صاحب قدس الله سره العزیز حضرت کونین نواز را بر سینهٔ بیکینه خود تکیه داده بر نشست و حال و سال جد امجد را قریب بتردید زار زار میگریست لاکن نهایت آهسته آهسته که چنانچه طریق صابران است حتی که از کثرت اجرائے اشکهائے بسیار قطرات ببدن شریف آن صاحب کمالات و کرامات و عازم بجانب سموات متادیر شتاب سر مبارک بالا نموده فرمودند ای فرزند ارجمند با غش باش چرا اگریه میکنی تو با خدا باش من با تو باشم و این چنین درد و فراق ترا چرا دامنگیر است دست مبارک بر ریش مبارک خود مالیدند و از زبان فیض ترجمان بار بار فرمودند گریه مکن</td></tr>
</table>

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاه عصر	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضا	حضرت خواجه الله بخش فرزند حضرت خواجه گل محمد صاحب ابن محبوب رحمان حضرت خواجه محمد سلیمان قدس الله سرهم العزیز و نور الله مرقدهم۔			فرزندان ارجمند حضرت غریب نواز حضرت حافظ محمد موسی صاحب سجاده حضرت با برکت جناب سراپا مسعود حضرت محمود صاحب و جناب حضرت احمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جسم تو جسم من است و دل من با تست و روح من با روح تست حقا که من پیوسته با تو باشم۔ واندرین اثنا راز اهل پرده دولت خانه خود سفارش در باب سپرگی و عطا یا فیوض ظاهری و باطنی در باره خواجه الله بخش صاحب رحمة الله علیه در آمد دریای رحمت و فیض زیاده تر بجوش آمد حضرت غوث زمان پشت مبارک به سینه بی کینه نبیره اقدس خود بزور و جوش مالیده فرمودند و نفخت فیه من روحی۔ بمجرد صدور و ظهور این کلمه شریف هزارها باب رحمت و عطا بر حضرت مفتوح شدند و نعمای عظمای بر دل حضرت خواجه صاحب نزول نمودند و چون حضرت محبوب رحمان کلمه و نفخت فیه من روحی بر خواندند و کلمه طیب و کلمه شهادت بر زبان اقدس راندند جان بجان آفرین سپردند و دیگر هیچ کلام نفرمودند ۵ حسن یوسف را چه پرسی زاخوانش نگر + از زلیخا پرس چون میبود یوسف خوب تر۔ همان برکت بود که تمام عمر شریف حضرت باحکام شرعی مر...
۶	آن فریادرس عاجزان دستگیر بیکسان فیاض زمان دوست صمدانی حافظ کلام ربانی صاحب حلم والحیا حضرت حضرت خواجه محمد موسی فرزند جگر حضرت خواجه الله بخش صاحب و سجاده نشین قدس سرهم العزیز	ولادت باسعادت معدن فیض و رحمت مظهر ... و سخاوت ... این حضرت در تونسه شریف۔		وفات آن جامع کمالات و کرامات تاریخ پانزدهم ماه ذوالحجه بسال سیزده صد بست و چهار ۱۳۲۴ سنه فرزندان حضرت کلان ترین حضرت محمد حامد دوم حضرت غلام ذکریا سوم حضرت عبدالله چهارم حضرت غلام یحیی	در تونسه شریف اندرون روضه مبارک۔	انگریز	حضرت والد ماجد بزرگوار خود۔	نقلست از مردمان ثقات و معامله چشم دید که این مرد خدا مرید و خلیفه برگزیده و فرزند ارجمند بحضور فیض گنجور والد ماجد بزرگوار و عابد و زاهد و مجاهد لیل و نهار و قائم اللیل و صاحب ریاضت بیشمار خداوند ذکر و فکر و نماز و نیاز بی انداز اگرچه امرای اکبر و اغنیای نامور در خدمت حضرت ایشان بسیار می آمدند اما در اصل طبع شریف و مزاج لطیف ایشان بخلاف دیگر جهانیان از اهل دنیا آزاد بود و حکایات عاشقان خدا عز و جل و محبوبان کبریا بسیار می شنودند و اکثر شنیدن حالات پاکان و لذت اشتیاق اذواق و ذکر خداپرستان چشمان گوهر بین ایشان اشک ریز میبودند و از انجا که حافظ قرآن کریم بودند آنچه حق تلاوت کلام الله میبود همانطور ادا می نمودند بلکه از مردمان خاص و راست گو شنیده شد که بسال رمضان شریف اخیری وفات خود شصت و سه ختم قرآن شریف تمام کردند و اگر شکل و شباهت و طاقت ظاهری حضرت اکسی بچشم انصاف دیدی بدن حضرت صرف پوست و خالی استخوان و سبز عروق بنظر می آمدند و آنچه فرمانبرداری والد ماجد خود این مرد خدا نمود عقل حیران است و قرآن کریم و اوراد خوانی را بدرجه رسانید که کسی را مساوات آن سهل و بلا تامل بگوش حضرت نگذشته آید و یکتا بدیده ام که جناب قیس تمام حضرت داود علیه السلام از خوف خداوند کریم و عظیم بسیار میگریست مدام چشم تر میماند پس این گریه حالت و چشم تر ماندن و حیران بعین همه صحیح بود۔
۷	آن گلبن گلزار ولایت نونهال گلستان هدایت فیاض بی نهایت خلیفه با سند حضرت محمد حامد صاحب فرزند حضرت حافظ محمد موسی و سجاده مدظله العالی	ولادت باسعادت آنحضرت فیض درجت در تونسه شریف است						درین زمان حضرت غریب نواز فیاض بی انداز امیر مستمندان ملجای بی نوای عاجزان خواجه محمد حامد صاحب فرزند ارجمند حضرت حافظ محمد موسی صاحب سجاده نشین حضرت محبوب رحمان خواجه محمد سلیمان صاحب تونسوی مسند آرای سجادگی و خلافت آبائی اجدادی خود هستند و در بیعت و نیکوردی بزرگان عالیشان کمر همت محکم بسته و بکار سعادت مضبط اند و حسب مقتضای طرائق حقائق آمود اسلاف اشرف مقیم و مستقیم اگرچه بوقت دستار بندی نوسال و نوعمر بودند مگر بر توکل خداوند کریم امورات متعلق سجادگی و غیره را بخوبی سرانجام میفرمایند و انجام میدهند۔
۸	آن گل گلستان ...	ولادت		وفات آن	تونسه	انگریزی		نوشته اند که جناب مغفرت مآب حضرت صاحبزاده صاحب در عین جوانی از باغ زندگی ...

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	بلبل بوستان کمالیت آن مغفور و مرحوم ابد حضرت صاحبزادهٔ شیخ احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت خواجه الله بخش صاحب قدس سرهم العزیز	باسعادت بابرکت آن حضرت بتاریخ بیست ششم ماه محرم الحرام بسال دوازده صد هفتاد و هشت ۱۲۷۸		آن عالیجناب ذات مصدر توجهات بزرگان [illegible]	″	″	″	برخورده از این دار ناپایدار و کم اعتبار ایام مستعاره ختم کرده بجانب جنت الفردوس رفتند پس ماندگان خاصه جناب حضرت بابرکت پدر عالیقدر خود را تحویل فوج غم و الم چنان کردند که تمام عمر حضرت غریب نواز والد ماجد آنحضرت را یک لحظه نیز فراموش نمی شدند بلکه اگر در مجلس حضرت غریب نواز ذکر کسی صاحب جمال آغاز شدی پس حضرت بزبان غم و الم عنوان میفرمودند که آن صاحب صاحب جمال از جمال احمد ما زیاده باشد الغرض تا دم زندگی حضرت را گاهی فراموش نشدند حتی که بوقت وصال نیز یاد فرمودند و آه بر آه کشیدند۔
۹	آن در دریای رحمت و مهربانی آن سیر آرای سلطنت عنایت و فیض رسانی آن محرم اسرار و رموز شایانی انیس العابدین انیس المساکین جناب بابا مسعود حضرت خواجه محمود صاحب فرزند حضرت خواجه الله بخش صاحب طاب الله ثراهم	ولادت باسعادت آن مخزن رحمت و عنایت۔		فرزندان حضرت [illegible]		انگریزی	جناب حضرت والد ماجد خود۔	این حضرت فیض بخش و فیضد رحمت مخزن الجود و سخاوت بی نهایت معدن همت و شجاعت عمدة الفضلا برهان الاتقیا صاحب العلم و الحیا خداوند حلم و الوفا نهایت غربا نواز و مساکین دوست تکیه بی نوایان است بسا ناتوانان و عاجزان از کیمیای خدمت و صحبت اکسیر اعظم اوشان حضرت صاحب توانائی و استغنای شدند ناچیز بودند ببرکت صحبت حضرت ایشان دانا و اجل و پر تمیز شدند و ذات بابرکات غریب نواز نواسه خانصاحب خورشید حشمت سردار غلام قادر خان صاحب خاکوانی ملتانی هستند اگرچه بظاهر مزاج مقدس شاهانه دارند از دل و جان غربا و مساکین دوست شمار شدند و دوازده ماه لنگر جاری است هر که و مه را نان بی منت و بی وقت میدهند و صاحب مجاز بیعت نیز هستند خیرخواه دوست این جناب امرای هراویان میباشند و بعض اوقات مائل شکار باشند الغرض لفقیر الفقیر روشن ضمیر و با مرای امیر کبیر تصور بده میشوند طال عمرهما
۱۰	آن خداوند اخلاق حمیده و صاحب اوصاف برگزیده مقبول بارگاه ایزد حضرت خواجه خیر محمد صاحب فرزند خواجه گل محمد صاحب قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت در تونسه شریف		وفات آن مظهر فیوضات مصدر عنایات بی غایات فرزندان حضرت حضرت عبدالرحمان صاحب و حضرت گل محمد صاحب اند۔	تونسه شریف	انگریزی	حضرت جناب	جناب ایشان حضرت بابرکت جامع اوصاف جمالی جلالی بودند گویند که در ابتدا حال مزاج شریف گاهی شاهانه گاهی فقیرانه گاهی مجذوبانه میداشتند و گاهی از وجود ذیجود اوشان آثار انوار جمالی و گاهی اسرار جلالی نمایان میشدند و بحضور فیض گنجور برادر عالیقدر سجاده نشین صاحب گاهی بکمال نیاز بی انداز حاضر میگشتند و گاهی بطرز ناز و استغنای پیش می آمدند و جناب حضرت سجاده صاحب وضع و طبع ایشان حضرت اوشان میفرمودند که خیر محمد برادر ما مزاج شاهی میدارد و بهر کیف جناب سجاده صاحب با ایشان گاهی چین بجبین نشده بودند بلکه به تعظیم و تکریم پیش می آمدند و بهر چیز که ایشان حضرت طلب داشت میکردند همان هم بلا توقف بلا فرصت و بلا تعذر و میدادند
۱۱	آن اوتاد زمان و ابدال دوران جناب حضرت محمد یاران مرید و خلیفه خواجه محمد سلیمان صاحب قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت در کلاچی۔		وفات آن عالیجناب بتاریخ بیست و ششم ماه ربیع الاول بسال دوازده صد پنجاه و چار ۱۲۵۴ بوقوع آمد۔	کلاچی	انگریزی	حضرت خواجه محمد سلیمان صاحب رض۔	نقلست که حضرت عزیز انوار خلیفه صاحب جامع کمالات و کرامات و صاحب مقامات بلند و درجات ارجمند بودند نوشته اند که چون دریا نزد مزار شریف حضرت محمد یاران صاحب علیه الرحمه رسید فرزند رشید میان صالح محمد را بخواب ارشاد در داوند که دریا نزدیک است صندوق مرا بجای دیگر دفن کنید حضرت صالح محمد صاحب خاصان خود احوال داد و بخدمت حضرت خواجه الله بخش صاحب عرضی خود نوشته اند اسال داشت که دریا نزدیک است و مرا اخراج صندوق ارشاد قدم نجه بفرمائید جناب موصوف در کلاچی تشریف بردند و صندوق خلیفه صاحب آورده بجای دیگر دفن فرمودند نقش مبارک حضرت خلیفه بلا زوال سالم داشته موجود بود
۱۲	آن عالم علوم بی پایانی محرم اسرار	ولادت		وفات آن والا صفات جامع کمالات بروز	قریه مکهند	انگریزی	حضرت	نقلست که در قریه اوڈها باسم سلطان ابراهیم مجذوبی میماند و عادتش آن بود که تمام شب بندوق برداشته اندگرد قریه گردش میکرد روزی حضرت مولوی بغرض خدا طلبی نزد وی رفت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہی	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	نہانی واقف رموز لاثانی حضرت مولوی علی محمد صاحب مرید و خلیفہ جناب خواجہ محمد سلیمان قدس اللہ سرہم العزیز	باسعادت بابرکت در مکھڈ		خمیس یکپاس باقی ماندہ بتاریخ نہم ماہ رمضان شریف بسال دوازدہ صد پنجاہ و سہ سنہ ۱۲۵۳ بوقوع آمدہ است۔			خواجہ محمد سلیمان رض	چون اورا دید دل وی در طلاطم امواج دریائے تفکر و خطرہ در افتاد و بدل گفت کہ تمام شب بندوق بر داشتہ حفاظت قریہ مینماید فقیر چگونہ باشد تاہم مولوی صاحب کمر ہمت بستہ بخدمت آن مجذوب صفت سلطان ابراہیم را دیدہ و گفت مولوی جی این چہ اعتقاد داری کہ در دل تو میگذرد مولوی صاحب ازان شرمساری ام ل در بادشاہ ان رسید بعد چند ایام روانہ بطرف تونسہ شریف گردید چنانچہ بحضور فیضگنجور حضرت خواجہ غریب نواز مشرف شدہ بعیت گشت از انجا کہ کمال نیک نصیب بود در اندک عرصہ کامل و مکمل گردید۔
۱۳	حافظ کلام ربانی عاشق ذات یزدانی منبع فیوض رحمانی کامل خدا آگاہ حضرت سیدنا سید محمد علیشاہ مرید و خلیفہ خواجہ محمد سلیمان تقدس سرہ	ولادت ذات مظہر فیوضات مصدر عنایات لکھنؤ است اصل قریہ خیرآباد		وفات آن عالی ذات جامع کمالات و کرامات بتاریخ ہژدہم ماہ ذیقعد بسال دوازدہ صد شصت و شش سنہ ۱۲۶۶ بوقوع آمدہ است	بمبئی از ... مشہور است۔	انگریزی	حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب	نقلست کہ اول شرافت حضرت شاہ صاحب آنست کہ آل اطہر نبوی و گوشہ جگر و دل جناب مرتضوی است دوم شرافت و فضیلت آنکہ کہ مرید و خلیفہ برحق چنین غوث زمانہ بودند پس دل کامل گواہی میدہد کہ جناب موصوف نورٌ علیٰ نور شعار شدند نوشتہ اند و راوی این روایت حاجی عبد اللہ است در ان ایام مبارک فرجام کہ حضرت شاہ صاحب در حرمین شریفین رفتہ بودند و توقف بود در رباط واقعہ مکہ شریف در ان وقتیکہ جناب شاہ صاحب در حرم معظم بزیارت و طواف بودند شخصے ہمصحبت ایشان را در رباط جن گرفت و برائے آرام گردانید و نوبت بشاہ صاحب رفت شاہ صاحب بر رباط او برف آن جن پیغام فرستادی جن میدانی کہ من غلام حضرت خواجہ محمد سلیمان ہستم در رباط من باشم یا تو چون جن شنید آن شخصے را رہا کرد و خود از رباط برفت
۱۴	آن صدر دریائے رحمت و کرم و آن منبع جود و رحم محرم اسرار و رموز بلا انتظار خواجہ خدابخش صاحب مرید و خلیفہ خواجہ محمد جمال ملتانی قدس اللہ سرہم العزیز و حضرت خیرپوری صاحب سبب بسیار رہائش ملتان جہانے مشہور بودند۔	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فایدہ۔ حضرت مولانا خیرپوری صاحب مدتے مزید در تعلیم و تلقین خلق اللہ در ملتان ماندند حتی کہ تمام پیرو عمر کبیر شدند۔		وفات آن مبالصفات مظہر صفات جمالی بتاریخ غرہ ماہ صفر بسال دوازدہ صد پنجاہ و یک سنہ ۱۲۵۱ فایدہ رئیس و سردار خانگڈھ عالیجاہ اللہ داد خان صاحب حشم ترقی بخت و اقبال خود از دعاے خیر ازین مرشد کامل خود میفرمود و بسیار او را ... مشہور شدند	خیرپور		حضرت حافظ محمد جمال صاحب ملتانی۔	نقلست کہ جناب حضرت خواجہ خدابخش صاحب بزرگی کامل و اکمل و متقی و متوکل علی اللہ و عابد و زاہد و جامع درمیان علم ظاہری و باطنی و صاحب کشف و کرامات و ریاضات شاقہ بود و اہل حیا و وفا این آگویند کہ روزے شخصے از ہمسایگان حضرت بسفر رفت و اہل عیال تنہا گذاشتہ بخدمت حضرت مولانا مولوی صاحب عرض کرد کہ تا واپسی من خبرگیری عیالم خواہی فرمود و نیز کسے اہل مرد ماہواری آ فرمایند کہ آب بخانہ ام خواہد داد تو روزے بوقت واپسی خواہم داد حق مولانا مولوی صاحب چہ دستور نہاد کہ ہر روز بعد ادائے نماز شام بر دروازہ آن شخص رفتے و در سبوئے آب پر کردہ بخود میبر بر دروازہ آن مسافر ہمسایہ میگفت مائی جی آب حاضر است اہل خانہ سبوئے خود در تاریکی شب برون از دروازہ نہادے و مولوی صاحب سبوئے خود تہی کردہ میرفتند روزے چنان اتفاق افتاد کہ صاحب خانہ بوقت شام آمد و مولوی صاحب حسب دستور رفتند آن شخص سبوئے خود بردر آوردہ چہ بیند صاحب خود ہستند آن ہمسایہ شرمسار شدہ عرض کرد قبلہ چہ کردی کہ این سبب بخجلی من خواہد شد فرمودند نے ہیچ مضایقہ نیست بلکہ بحق وی دعائے خیر فرمودند
۱۵	آن نہنگ دریائے توحید و سر گروہ فقہائے اہل تجرید و تفرید زین العابدین حضرت شیخ حاجی احمد الدین خلیفہ خواجہ سلیمان	ولادت حضرت بابرکت		وفات آنعالیذات معدن فیوضات بتاریخ ہفتدہم ماہ شوال بسال دوازدہ صد و ہفتاد و دو سنہ ۱۲۷۲ بوقوع آمد	... در گور ستان۔		حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب	نقلست کہ اصل مولوی احمد الدین صاحب از حاجی پور بودند مگر چون بحضور فیضگنجور حضرت مرشد کامل و مکمل گردید نوشتہ کہ یکی سال حضرت خواجہ محبوب رحمان محمد سلیمان بسمت مہار شریف روانگی فرما بودند و حضرت مولوی احمد دین صاحب ہم ہمراہ عزم مصمم میداشت فی الفور شیخ مرشد ارشاد کرد حضرت رافرمود تو درین جا باش کہ رفتن ما رفتن شما است مولوی صاحب نہایت خشنود شد و تیاری بند نمود و در تونسہ شریف متوقف گردید اگرچہ چند ایام حضرت احمد الدین ہر بار خفگی مرشد آمدند مگر با چہار چنانچہ کامل و مکمل

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعہ	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۶	آن بحر البحار عرفان مخزن الجود والاحسان عمدۃ الکاملین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ شمس الدین شمس الحق والدین مرید سرفراز وخلیفہ ممتاز حضرت خواجہ محبوب رحمان محمد سلیمان صاحب است قدس سرہم العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت -		وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات چہارم بست ماہ صفر المظفر یعنی ۲۴ ماہ مذکور بسال سیزدہ صد سنہ ۱۳۰۰ بوقوع آمد وفرزند ارجمند حضرت نیز کامل و اکمل است و در وصایای پدر عالیقدر نہایت مضبوط	سیال	انگریزی	حضرت محبوب خواجہ محمد سلیمان صاحب رہ	نقلست کہ جناب حضرت شمس العلما والاتقیا نہایت کامل ومکمل بودند و در بارہ رشد خود آن فیض حاصل نمود کہ کسے اباوے تاب مساوات نبود و در زمانہ حال آن در بار عظیم الشان است کہ در ہر امر ثانی تو نسہ شریف بنظر می آید نوشتہ اند کہ بوقت وصال باکمال خود فرزند ارجمند را دو وصیت کردند یکی آنکہ مرا بر آے دادن شما ارادہ نعمت عظما بود اما چونکہ در فوتیدگی ما بار غم والم دل ترا نہایت پژمردہ ساخت اکنون وسا اندک برکت بسیار خواہد بود لاکن ترک فرائض وسنن بجائے خود ترک واجب ومستحب نیز نکنی مطلب کہ در عبادت وفرمان برداری خالق خود وزیر امر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم باشی دوم وصیت اینکہ ہر سال بہر حال بر مزار گوہر بار مرشد ارشد من روی واز زیارت فیض بشارت سجادہ صاحب غافل وکاہل نباشی بلکہ در مشرف شدن حضرت اوشان سعادت کونین ورضامندی ما دانی زیادہ سلام مع الکرام ونیز بخدمت ہر یک پیر برادر و بخدمات اولیائے عظام مدام با نیاز باشی -

ذکر خیر بزرگان عالیشان سلسلہ شریفہ قدسیہ نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہما

یاخداوندا بحرمت نقشبندی سلسلہ　　این جہان وآن جہان داری برحمت کاملہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعہ	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۷	آن غربا نواز دشمن گداز یار غار محب جان نثار جناب سید الابرار بعد پیغمبر افضل البشر حضرت صدیق اکبر رہنما جناب قدسی مآب کہ اول امام ذو الکرام این خاندان عالیشان است ونہایت مقبول بارگاہ رسول الثقلین است رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ولادت باسعادت آن سعید ازل حمیدہ اوصاف جناب صداقت مآب دو سال بعد واقعہ فیل است واین جناب والد ماجد جناب حضرت بی بی صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اند	۶۳ سال	وفات آن عالی ذات بابرکات بعد از ہجرت ذات سرور کائنات مفخر موجودات سیزدہم سال سنہ ۱۳ بوقوع آمد - فائدہ روزیکہ جناب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم راہی بدن فیض معدن بود صدیق اکبر را پیش امام جماعت اہل اسلام کردند -	مدینہ طیبہ در روضہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم -	اسلام -	حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم -	نقلست کہ روزے حضور پاک صاحب معراج والبراق از زبان در فشان بجانب صحابہ کرام مخاطب شدہ فرمودند ایا کسے ہست کہ امروز مال خود براہ مولیٰ دہند فرمان شنیدہ ہر یک بجائی خود رفتند کسی نصف وکسی چہارم مال ومتاع خود للہ داد وکسے اضعف اما جناب ابا بکر صدیق ہمگی مال اموال فی سبیل اللہ بر مستحقان ارزانی داشت بحدیکہ یک جامہ از پارچہا پوشیدنی ہم نزد خود نگذاشت صرف یک قطعہ گلیمی کہنہ کہ ستر عورت انیز کافی نبود بجائے ازار بستہ در گوشہ نشست پس بنظر ضرورت جناب جبرائیل علیہ السلام بحضور جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر در آمد بحالیکہ پارچہ گلیم کہنہ پوشیدہ بود حضور پاک حالت از دیدہ پرسید روح الامین جواب داد یا رسول الثقلین ذات پاک بے خبر نیست کہ دوست شما حضرت صدیق اکبر تمام مال اموال ومتاع ہر اقسام براہ خدا دادہ است فقط پارچہ کہنہ حصہ بدن را پوشیدہ است آن پارچہ گلیم کہنہ ستر عورت را ہم کافی نیست و بگوشہ نشستہ است ملائک افلاکیان وعرشیان را از جناب کردگار ارشاد شد کہ ہمگی ملائکہ اقتدائے دوست دوست ما کنید پس امروز ہر ملک بحکم رب الفلق چنین لباس پوشیدہ است چون حضور پرنور شنید بدولتخانہ جناب زہرا رفتند و جناب پاک قدرے پارچہ از خود بطرف صدیق اکبر فرستادند و یار غار آن را پوشیدہ نماز خواندند یعنی نماز ادا فرمودند یا صاحبان اہل اسلام انصاف باید کرد کہ مفصل احوال این مفقود مال از کتب مطولہ مطالعہ باید نمود چنین جاہا است کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ در جناب نبوت مآب حضرت الیشان را مرحوم و معصوم بخواند وحاسدان مفقود الایمان در جناب پاک ایشان و لہذا خود را چاک و ہلاک مینمایند حقا کہ ثبوت نادانی وکفر خود مید ہند ز ہے شان صحابہ کرام خاصہ شان چنین جناب کہ سگ اصحاب کرام از یشان عظیم الشان با ادب نمود و این چنین سگان بزبان از خدا و رسول بیگانہ شرم وحیا واگذاشتہ دہان ناپاک خود فاش کردہ مثل سگان عو عو کنند حیف صد حیف این زیست و بد اعتقادی اوشان کہ بلا واسطہ خود را لائق جہنم میکنند بلکہ خود بخود بدار البوار داخل میشوند -

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاهی	مرشد	خلاصه کیفیت
۲	آن جلیل القدر والا شان بلند مکان پیشوای رهروان فیاض زمان حضرت جناب سلمان فارسی ابن اسلام یا سلام کنیت وی حضرت ابو عبد الله از کبار اصحاب جناب سید الابرار است رضی الله تعالی عنه -	ولادت آنحضرت بابرکت در اصفهان یعنی اصفهان نصف جهان پیدا شد و این صاحب بسیار مدت در جهان دنیا و فیها بماند و جهانیان بقدرات الهی مشاهده میکرد -	۳۵۰ یا ۵۰۰ یا ۳۰۰ یا ۲۵۰ سال	وفات آنعالی صفات بسال سنه وسی سه ۳۳ فایده عبد الله بن مسیب گوید روزی بخواب قیلوله بودم که حضرت سلمان آمد پرسیدم خدایا تو چه حالت فرمود گفت رحم و کرم کرد بسبب توکل که بر قضای وی تمام عمر راضی میبودم اصحی گردیدم و بخشید	شهر مداین	خلافت خلیفه ثالث	حضرت رسول مقبول صلی الله علیه و سلم	نقلست که حضرت سلمان ابن اسلام اول مجوسی بود بعد بر دین جهود موسوی گشت سیوم بار بر دست آنجا از جهود برآمده دین نصارا قبول کرد اما پدر سلمان مجوس ماند و چون آنجا که سلمان صاحب بر دست دین نصارا پذیرا کرده بود قریب المرگ شد حضرت سلمان را بشارت داد که در مدینه شریف نبی پیدا خواهد شد یعنی مبعوث خواهد گشت بخدمت وی حضرت وی چون راهب فوت شد حضرت سلمان را به مدینه شریف گرفت نزد جهودی به تهمت غلامی گرفتار گردید و چون جناب مبعوث شدند و سلمان مسلمان گشت از قید بندگی برآمد و از احباب اصحاب شمار شدند نقلست رسول مقبول صلی الله علیه و سلم فرمودند السباق اربعة انا سابق العرب و حبیب سابق الروم و سلمان سابق الفرس و بلال سابق الحبشة بروز خندق حضور پر نور بحق وی فرمود سلمان منا اهل البیت نقلست که چون وفات وی حضرت نزدیک رسید بی بی خود را فرمود مشکی که نزد تو بود او را چه کردی خاتون گفت موجود دارم فرمود او را آب حل کرده گرد من بپاش که حالا آن قوم می آید که از فریق جن و انس نیستند خاتون بر فرمان وی عمل کرده از خانه بیرون نشست و می شنید السلام علیک یا صاحب رسول الله السلام علیک یا حبیب الله بعد این آواز اندرون باز رسید دید که روح وی حضرت
۳	آن مقتدای ابهرین و هادی دین متین و پیرو شرع شریف و امجد حضرت قاسم بن محمد ابن حضرت صدیق اکبر قدس سرهم العزیز	ولادت باسعادت وی حضرت در خانه فیض کاشانه حضرت صدیقه ام المومنین اقدس مدینه طیبه	زیاده از هفتاد سال بوده اند -	وفات آنجامع کمالات معدن فیوضات بتاریخ بیست چارم ماه جمادی الاول بسال یکصد و یک سنه ۱۰۱ یا سنه ۱۰۶ یا سنه ۱۰۸	مدینه طیبه	عمر بن عبد العزیز	حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه	نقلست که حضرت یحیی ابن معاذ صاحب فرمود که من بسیار امتیاز کردم و خیال نمودم در مدینه مقدسه کسی زیاده به علم و فضل و عقل و فقه و غیر علوم از امام قاسم ابن محمد ابن امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی الله تعالی ندیدم و نه کسی از دیگر درین نواح شنیدم و ثانی عمر بن عبد العزیز گفتند که اگر کار امامت بدست من بود و بلا ریب امامت حضرت قاسم ابن محمد ابن حضرت ابو بکر صدیق را دادمی که با همه وجوه وی حضرت بابرکت را در کار امامت لایق فایق می بینیم حقا که بهترین و فاضل ترین است
۴	آن مقتدای خلایق حضرت امام جعفر صادق ابن محمد ابن امام علی ابن سید الشهدا امام حسین رض -	ولادت حضرت سیزدهم ماه ربیع الاول بسال هشتادم هشتم	۶۸ سال	وفات حضرت غریب نواز بتاریخ پانزدهم ماه رجب روز جمعه بسال یکصد چهل و پنج سنه ۱۴۵ بوقوع آمده است	مدینه منوره جنت البقیع	[illegible]	حضرت امام قاسم رض	نقلست که روزی خلیفه منصور حضرت امام علیه السلام را نزد خود طلب کرد و حاجب را گفته بود که چون امام در محل ما داخل شود کار وی تمام کنی یعنی شهید کنی چون حضرت امام صاحب داخل شدند حاجب از کار باز ماند خلیفه حیران شد که چرا عمل فرمان نشد بعد واپسی امام صاحب به زبانش تمام رسید و نهایت ناراض شده گفت یا خلیفه والله من حضرت امام علیه السلام را ندیدم یعنی چشمان من از دیدار وی حضرت مقصر ماندند -
۵	آن سید السالکین سلطان العارفین خلاصه دوستان نامی گرامی حضرت بایزید بسطامی نام طیفور ابن عیسی ابن ادم ابن سروشان خلیفه اکبر و مرید نامور حضرت	ولادت باسعادت حضرت بابرکت منبع فیض و رحمت مطلع کمالیت و کرامت بسال یکصد سی و شش سنه ۱۳۶	۱۳۶ سال	وفات آن عالی ذات مصدر فیوضات مظهر عنایات روز جمعه پانزدهم ماه شعبان بسال دو صد شصت و یک سنه ۲۶۱ بوقوع آمده است -	بسطام	مهدی ابن منصور	حضرت امام جعفر صادق رض	نقلست که حضرت بحر البحار کمالات و کرامات صاحب شریعت حسب فرمان الهی بیرو فرمان پذیر بودند هرچه فرمان الله و رسول مقبول بود حضرت سر یک حاضر و موجود نوشته اند که چون حضرت بایزید را والده ماجده اش بخدمت استاد برد روزی آنحضرت این آیت شریف را شنید - ان اشکر لی و لوالدیک از استاد معنی وی پرسید اوشان حضرت گفت الله تبارک و تعالی جل شانه و عم نواله میفرماید شکر گو مرا و شکر گو مادر و پدر را همانوقت حضرت بخدمت مادر اطهر رفت و عرض نمود که یا مادر مهربان فی شان الله تعالی انسان را در قرآن کریم چنین فرماید مگر من عاجزم و خدمات ادا شدن نهایت مشکل مادرش که عابده دوران خود بود فرمود برخوردار آنچه حق من ملزم گشت ترا بخشیدم برو با خدا باش و برای عبادت الهی باز بازت تاکید

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	امام جعفر صادق رضی الله تعالی عنه۔	بظهور پیوست		ماده تولید۔ و وفات مجید الاولیا خوانش تولید دگر تحریر کن سلطان اعلی	〃	〃	〃	فرود بایزید رفت و تا سی سال بعبادت و ریاضت کوشید بعد در بادیه شام میگشت و یکصد و سیزده اولیای کامل را زیارت کرد و فواید از هر یک حاصل کرد چنانچه یکی از آنها حضرت امام جعفر صادق است که فیض وافر از خوان نعمت این جناب نصیب حال گردیده روزی حضرت گشت و از کاملترین اولیاء الله گشت بالاخره بدرجه سلطانی رسید۔
۶	آن یار ربانی آن کاشف اسرار پنهانی حضرت خواجه ابوالحسن خرقانی نام نامی وی علی بن جعفر است غوث و قطب وقت خود است شیخ المشایخ واقعاً و زمانه شدند۔ قدس الله سره	ولادت با سعادت آن سعید دوران در قریه خرقان که موضع مسکن وزوان بوده دران قریه سلطان الاولیاء پیدا گردید		وفات آن جامع کمالات مخزن خوارق و کرامات روز سه شنبه دهم ماه محرم الحرام بسال چهارصد بیست و پنج ۴۲۵ھ یا چهارصد چهل و هشت بوقوع آمد ۴۴۸ھ	جرجان	سلطان محمود	حضرت بایزید حسب انتساب روحانیت	نقلست که روزی حضرت ابوالحسن خرقانی و خواجه ابوالعباس باهم نشسته بودند و طشتی پر از آب موجود از آنجا که طشت مذکور نزد خواجه ابوالعباس نهاده بود آنحضرت دست درو زد و ماهی زنده بر آورد چون حضرت ابوالحسن این خرق و ملاحظه نمود تنور تفته موجود بود دست دران زده ماهی تازه تازه برآورد و فرمود یا شیخ ماهی از آب برآوردن آسان است و مشکل آنست که ماهی از آتش برآورده گردد۔ نقل دیگر باری مردمان در بادیه خوفناک راه گم کردند چون باواز بلند باسم حضرت ابوالحسن نعره زدند همان لحظه ازان بلای جانگداز رهائی یافتند۔ نقل است که چون سلطان محمود بادشاه غزنی برای فتح سومنات شد نزد حضرت استمداد و دعا خواستند حضرت پیراهن خود بادشاه را داد که این را پیش نهاده بگوئی که این پیراهن گنهگار است بحق رب العزة که فتح خواهد شد انشاء الله تعالی سلطان همان طور عمل نمود فتحیاب گردید و بمطلب رسید۔
۷	آن نامی و گرامی ولی شیخ ابوالعلی فارمدی نام نامی وی فضل ابن محمد است یگانه زمانه و شیخ الشیوخ خراسان بودند۔ قدس الله سره العزیز۔	ولادت آنحضرت دُرِ دریای رحمت و معرفت در قریه فارمد است که قریه طوس بود در سال چهار صد سی و چهار ۴۳۴ھ متولد شدند۔		وفات آن جامع کمالات مخزن کرامات صاحب برکات نیکو صفات بسال چهارصد هفتاد و هفت است۔ ۴۷۷ھ و چهارم ماه ربیع الاول نوشته اند۔	در طوس	سلطان محمود	حضرت ابوالحسن صاحب رض۔	نقلست که ذات شیخ شاگرد امام ابوالقاسم کشیری است و انتساب وی در طریقت بدو طرف است یکی شیخ ابوالقاسم گورگانی طوسی دوم شیخ المشایخ ابوالحسن خرقانی قدس الله سرهم السامی نقل دیگر شیخ علی میفرماید که ایام جوانی بودند در نیشاپور بغرض آموختن علم رفته مشغول بودم که شیخ ابوسعید ابوالخیر در آنجا تشریف آوردند دیدم دیدار پر انوار وحضرت در من اثر کرد روزی بخانه شیخ موصوف رفتم و پنهان از همه بزاویه خانه نشستم بصورتیکه کسی مرا نمی دید شیخ بسماع شاغل بود چون وقت خوش گشت رقص کرد و جامها پاره پاره شدند و چون فراغت حاصل گشت مریدان پارچه پارچه پاره شده برای تبرک برداشتند شیخ بدست مبارک یک آستین و تبرز برداشته باواز بلند فرمودند ای بوعلی طوسی کجائی بیا تعجب کردم که مرا چگونه دیدند با وجودیکه نمی شناختند آخر رفتم آن هردو تبرک دادند و فرمودند که برو بمنزل رسیدی چون خود دیدم شناسائی قلب آنقدر حاصل شد که از اندازه بیان زاید چون ابوالقاسم استاد من شنید بارک داد۔
۸	آن غواص بحر معانی جامع رموز خداوانی خواجه ابو یوسف همدانی کنیت ابویعقوب نام پدرش ایوب قدس الله سرهم العزیز۔	ولادت آن حضرت بابرکت حمیده خصال بسال چارصد چهل ۴۴۰ھ یا چهل و یک ۴۴۱ھ	۹۳ سال	وفات ذات صمد فیوضات جامع کمالات بسال پانصد سی و چار ۵۳۴ھ یا ۵۳۵ھ یا ۵۳۶ھ بوقوع آمد	اول در هرات مدفون بوده در مرو دفن کردند۔	سلطان محمود بادشاه		نقلست که حضرت امام یافعی فرموده است که ذات شیخ را از بسیار جا فایده ها حاصل شدند و بسیار دیار و امصار گردیدند و از هر یک ولی الله فواید گرفتند و بمنازل و مراتب اعلی رسیدند چنانچه شیخ خود فرموده است که در بغداد شریف رفتم و در اصفهان نصف جهان شدم و در سمرقند و عراق و خراسان و بخارا رفته از بزرگان عالی شان نعمت ها حاصل کردم و هر جا که بزرگان دین متین یافتم از همه جا مستفید و مستفیض گشتم و در خدمت هر بزرگ که مشرف شدم خالی از فیض نگذاشتند و بخدمت حضرت ابواسحاق شیرازی و شیخ عبدالله جوینی و شیخ احسن سمنانی برسوخ عمده رفتم فایده ها گرفتم
۹	آن احسن نهاد خوش اخلاق حضرت	ولادت آن پر سعادت بمع اشفاق		وفات آن اعلا صفات بتاریخ	مرو در ارض قبر		خواجه ابو یوسف همدانی	نقلست که عشق و محبت پروردگار این را گویند نوشته اند که بر خواجه حسن انداقی حالت استغراق چندان استیلا یافته بود که از عیال و اطفال خود خبری نمیداشت روزی مرشدش هدایت فرمود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	خواجه حسن انداقی از خلفای کبار و محبان باوفا حضرت یوسف همدانی است قدس سره العزیز	قریهٔ انداق است که سه کروه از بخارا است۔		بست وهفتم ماه رمضان شریف بسال پانصد پنجاه ودو ۵۵۲ھ	[illegible] بخارا۔			که ای بندهٔ خدائے عزوجل مباشرت بامنکوحه خود سنت است خواجه حسن جواب داد که با حضرت من طاقت خبرگیری مدام مباشرت که معامله عیش و عشرت است چه معنی دارد. نقل است شبی حضرت یوسف صلحب ذات اقدس حق سبحانه وتعالی را خواب بیدار شاد گردید که اے یوسف ما ترا بینائی عقل دادیم وحسن را بینائی عقل ودل دادیم مناسب است که دست از لعنت وندامت وے کوتاه کنی پس از آن روز حضرت یوسف همدانی از ملامت وے بیزار شد۔
۱۰	آن مرد خدا آگاه حضرت عبدالله برقی که از بزرگان پیشین و حامی دین متین بود قدس سره	ولادت آن سعید ازل در قریه برق بود که علاقه خوارزم است۔		وفات آن جامع کمالات بسال پانصد پنجاه و پنج ۵۵۵ھ بوقوع آمده	[illegible]		حضرت یوسف همدانی	نقلست که حضرت عبدالله برقی از آن گویند که ساکن قریه برق بوده و پدر والا گهر وے حضرت گله گوسفندان میداشت بر بزه هائے گوسفندان فروخت میکرد و گذاره خود وگذاره اطفال عیال برآن میداشت یعنی بزه را پرورش مینمود چون بزه بعمر واقعی میرسید پدر شیخ فروخت کرده می آورد و روزی عیال میدانست۔
۱۱	آن عاشق ذات مصطفوی حضرت احمد یسوی که خلیفه خاص حضرت یوسف قدس سره	ولادت باسعادت قریه یسوی یا یسی خاص بود وران ملک ترکستان		وفات آن برگزیدهٔ اصناف بسال پانصد شصت ودو است ۵۶۲ھ	[illegible]		[illegible]	نقلست که حضرت احمد جامع علوم ظاهری و باطنی وصاحب مراتب ورع وتقوی بکمال بوده ودر رتبه جلیه میداشت ودر شریعت وطریقت بشانے عظیم معروف وموصوف بوده و در حالت خردی یعنی طفلی منظور نظر کیمیا اثر شیخ بابا ارسلان گشت که وے از بزرگان عظیم الشان ترک بوده و شیخ موصوف تربیت خواجه احمد صاحب ارشاد نبوی صلی الله علیه وسلم مینمود و او را کامل فرمود
۱۲	آن نور رحمانی حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی که از خلفائے اکبر خواجه یوسف همدانی بود قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت در قریه غجدوان است۔		وفات آن معدن معرفت دوازدهم ماه ربیع الاول بسال پانصد هفتاد و پنج ۵۷۵ھ یا ۶۱۵ یا ۶۱۶ھ۔	قریه غجدوان		خواجه ابو یعقوب یوسف همدانی۔	نقلست که خواجه صاحب علم مکاشفه بحدے بود که حق تعالی حالات خفیه رموز جهانیان پیش آئینه صاف شفاف دل وے نهایت انکشاف فرموده بودند نوشته اند که بروز عاشوره ذات بحالت مجلس وعظ نشسته بودند که شخصے تسبیح در دست عصا فقیرانه ومصلا موجود از در راید بحالتیکه محض مسلمان است حدیث شریف برخواند اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله از شیخ سر این حدیث پرسید حضرت فرمود سر این حدیث آنست که زنار بسته و بظاهر بصورت مسلمان بمجلس ما آمدی وے از زنار انکار کرد شیخ بخادم فرمود که جامه ها از بدن وے دور کردند پس بحال حالت وے وچه صورت بود که زنار بسته موجود یافتند آن نامحرم خاسر شده مسلمان گشت
۱۳	آن سند آرائے ورع واتقا حضرت حکیم آتا صاحب قدس سره ولی کامل ومکمل بوده	ولادت حضرت آقا قورغان بوده۔		وفات آن جامع کمالات وعلیا بسال پانصد هشتاد ودو ۵۸۲ھ				نقلست که ذات شیخ در علوم ظاهری وباطنی ودر اشتیاق اذواق کامل بوده نوشته اند که چون حضرت احمد یسوی چون از دار ناپایدار جهان فنا بعالم بقا رفتند این حضرت مسند ویرا آراسته نمود یعنی بمصلائے وے حضرت نشسته در امورات سجادگی همگی کار اطوار بوجه احسن سرانجام میفرمودند حتی که بسا خلق الله را بخدا رسانید و بسیار مردمان از فیض خود مستفید ومستفیض ساختند
۱۴	آن حضرت عظیم الشان سالک مسالک حضرت عبدالملک قدس سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت در ترکستان یا بخراسان۔		وفات آن جامع کمالات پانصد سال هشتاد ودو ۵۸۲ھ بوقوع آمد یا ۵۸۳ھ	[illegible] ترکستان [illegible]		حضرت [illegible]	نقلست که ذات شیخ را حق تعالی جل شانه در هر علوم علامه دهر وستوده عصر پیدا کرده بود ظاهر و باطن بنور معرفت منور میداشتند و در هر علوم تفاسیر و احادیث و فقه عالم بےنظیر وبےبدل وافضل بودند عالم عامل و بهرهٔ کامل بوده بسیار و بےشمار خلق الله را بمنزل مقصود رسانیده بود بلکه آن مردمان عالیشان شدند وکامل و مکمل گشتند
۱۵	آن در خلف خداوند مقبول ومنظور۔	ولادت باسعادت در ترکستان است		وفات آن عالی لندات مظهر عنایات بسال [illegible]	از قریات ترکستان		[illegible]	نقلست که حضرت منظور در قرب ودور خواجه منصور فرزند ارجمند حضرت بابا ارسلان والاشان بودند تا زندگی و حیات از پدر خود نعمت ظاهری و باطنی حاصل نموده بوده

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	شیخ منصور قدس سره			نود و چهار ۵۹۴ سنه بوقوع آمده است	"	"	"	بخدمت شیخ احمد یسوی مشرف گشته تکمیل نعمتها کرد کار ریاضت و عبادت را بحدی رسانید که از فوز اصلان و واصلان و خداپرستان کامل و اکمل گشت۔
۱۶	آن کاشف اسرار بی انتها حضرت تاج آقا ابن خواجه عبدالملک صاحب قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت با برکت در ترکستان است		وفات آن والاصفات منبع سخاوت و کرامت بی غایت بسال پانصد و نود و شش ۵۹۶ سنه بوقوع آمد۔	[illegible]		[illegible]	نقلست که ذات شیخ در علوم ظاهری و باطنی طاق و شهرهٔ آفاق بودند و نیز چون از علم ظاهری فراغت حاصل نمود بخدمت خواجه احمد رفته تربیت و قابلیت کامل و اکمل بدست آورد و چنان شد که آنحضرت سراسر راز عشق و محبت الٰهی گشت و بحالت چنان بودی که بباعث وفور شوق و ذوق از خویش و بیگانه امتیاز نمیداشت هر آن و هر لمحه و لحظه لحظه در بحر استغراق مغروق میبود و بجز یاد الٰهی بغیر تعلق نمیداشت و از دنیا و مافیها تارک بود۔
۱۷	آن در دریای محبت الٰهی سید و یکتا حضرت خواجه آقا یعنی خواجه سعید آقا قدس سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت در خوارزم		وفات آن مخزن کمالات بسال ششصد پانزده بوقوع آمد سنه ۵۹۶				نقلست که جناب حضرت سعید آقا سرآمد کامل و مکمل بوده و از خلفای نامدار و صاحب وقار حضرت شیخ احمد یسوی نوشته و چون حضرت احمد از جهان فنا بعالم بقا رخت رحلت بسته روانگی فرمودند این حضرت بر مسند آن بزرگ امجد نشسته در تعلیم و تلقین خلق الله مصروف ماند و طالبان حق را بحق رسانید و کامل گردانید۔
۱۸	آن پیر روشن ضمیر خواجه اولیا کبیر از خلفائی اکبر اصحابی نامور خواجه عبدالخالق غجدوانی بود و قدس سره عجب خوش بهره و نیک نصیب بودند۔	ولادت آنحضرت بابرکت۔ فائده پیش شیخ راه چنان حال استغراق غالب بودی که خیال غیر در خاطر وی خطور نمیکرد۔		وفات آن جامع کمالات و الا صفات بسال ششصد و بیست و هفت ۶۲۷ سنه از خزینة الاصفیا از حبیب خدا اوصالش جو نیز فرما کبیر محرم حق ۶۲۷	بخارا شریف		حضرت عبدالخالق	نقلست که حضرت غریب نواز آنچنان ولی کامل و اکمل بودند که مفصل تحریر کردن جای عقل نیست مبادی الحال وی حضرت نوشته اند که در اوائل حال پیش یکی از دانشمندان بخارا علم میخواندند اتفاقاً روزی حضرت خواجه عبدالخالق را دیدند که در بازار گوشت خرید بدولتخانه میبرند خواجه کبیر پیشتر التماس کرد که یا حضرت گوشت مرا دهید که همراه حضور رفته تا در دولتخانه برسانم حضرت خواجه عبدالخالق بجای خود رفتند وقت تناول طعام بود از اندرون طعام آورده خواجه کبیر با هم خورانیدند بمجرد خوردن طعام ابواب نعمت ظاهری باطنی بر خواجه کبیر منکشف شدند۔ نقلست که روزی دانشمند بخارا حضرت کبیر ملامت آغاز کرد که هشت پاس یعنی شب و روز در بیکاری در مسجد نشسته عمر عزیز ضائع کنی بیا تا ترا علم بیاموزم خواجه متبسم شده فرمودند نهایت تعجب که تمام در نقل آن فاحشه گذاشتی و چند بار بجرم مرتکب شدی از حال خود شرمسار نشوی از دست از راه خطا باز میداری دانشمند شرمسار شد و دانست که شیخ کامل و مکمل است از گفته شرمنده شده مرید گردید و فرخنده حال گشت۔
۱۹	آن مخزن الحلم والحیا حضرت خواجه زنگی آتا فرزند خواجه تاج آتا که از عظیم الشان بزرگان ترکستان بود	ولادت با سعادت آنحضرت در ترکستان است		وفات آن منبع کرم و عنایات جامع فیوضات بسال ششصد پنجاه و شش نوشته اند سنه ۶۵۶ ھ	تاشکند		خواجه حکیم آتا	نقلست که قاضی محمد در رساله خود چنین نوشته که چند بار بر قبر شریف حضرت زنگی آتا میر فتم و از بطن قبر اقدس لفظ الله الله الله می شنیدم و کسی نیست که بمراد یافتنی یعنی برای امر دنیاوی بر مزار شریف رفته باشد و مراد خواسته و بدرجه قبولیت میسر نشده باشد بلکه مرام که در دل و بود بفضل حق تعالیٰ جل شانه و عم نواله الحصول پیوست نقل است که جناب سید آتا که نام نامی وی حضرت سید احمد آتا است بخواجه علی آتمی که آنرا خواجه عزیزان باتمنی میگویند و از اجله خواجگان این طریق ست کمال محبت میداشت و دیگی البسه میپرزند و خواجه اوزان حسن و سید آتا و بدر آتا و صدر آتا خلفای نامور ایشان اند
۲۰	آن جبر خود رحیق تحقیق حضرت خواجه احمد صدیق خلیفه کامل خواجه عبدالخالق	ولادت آن حضرت بابرکت در نواح بخارا۔		وفات آن والاصفات مصدر فیوضات جامع کمالات بسال ششصد پنجاه و هفت ۶۵۷ سنه	[illegible] بخارا		حضرت خواجه عبدالخالق	نقلست که حضرت خواجه احمد صدیق آتا صاحب ورع و تقوی و زهد و عبادت و ریاضت کمال بود و سیر آرای سلطنت علوم ظاهری و باطنی بودند و بسیار طالبان خدا عزوجل را بحق رسانید و بوقت همگی مریدان راسخ اعتقاد را فیضیاب گردانید و بر هرکه نظر کیمیا اثر وی می افتاد انعام اصلاح حق شدی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	روضهٔ مزار	بادشاہ عصر	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۲۱	آن مسند آرائے عکومت دینی و یقینی خواجه سلیمان کرمینی قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت قریه کرمین است۔		وفات آنجناب فیض مآب بسال ششصد پنجاه و هشت ۶۵۸ بوقوع آمد	[illegible]		حضرت عبدالخالق [illegible]	نقلست که دو خلفائی نامدار ایشان حضرت شدند یکی حضرت محمد شاه بخاری و دوم شیخ سعدالدین صاحب محمد و آنکه بعد وفات آن مظهر فیوضات بر مسند شاوت نشستند و هزار مردمان خوش جبین و نیک نصیب را از حضیض مسکنت برآورده باوج عزت رسانیدند و داخل حق گردانیدند
۲۲	آن زبدة العارفین عمدة الکاملین کامل واکمل اسمائی حضرت سید اتا نام نامی آن گرامی سید احمد اتا صاحب قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فیض و رحمت۔		وفات آن جامع کمالات مخزن کرامات معدن فیوضات بسال هفت صد و ده ۷۱۰ نوشته اند				نقلست که روزی حضرت خواجه سید احمد آتا براه میرفتند دهقان را دیدند که چیزی بزمین کاشت میکند از راه کرم و نوازش از وی پرسیدند که چیز کاشت میکنی یا خالی زمین را کلبه رانی میکنی آن شخص گفت صاحب ازین غله ارزن کاشت میکنم اما زمین ناقص است چیزی پیدا نمی شود حضرت روئے مبارک بجانب زمین کرده فرمودند تخم این شخص ضائع مکن پس از آن روز همان تخم هر سال ارزن آن دهقان بوقت موسم پیدا میشد یعنی تخم آن سال که خواجه صاحب زمین را بهتر فرموده بود در هر سال کافی میگشت برائے تخم تازه حاجت نیفتاد و دهقان خرمن کلان برمیداشت۔
۲۳	آن کاشف اسرار عجیب خواجه عزیز فرزند خواجه اولیا کبیر رحـ	ولادت آنحضرت بسال ششصد بیست و یک ۶۲۱	۹۰ سال	وفات آنحضرت بابرکت هفت صد یازده ۷۱۱	فتح آباد		خواجه اولیا کبیر	نقلست که حضرت عزیز صاحب مردی متقی و متورع و متشرع و صاحب ارشاد بود و از اعاظم خلفای پدر بزرگوار است نهایت عابد و زاهد و مجاهد و خداوند ذوق و شوق محبت الٰهی بود در آخر بعد مرگ خواجه سوگان که خلیفه پدر ایشان بود بر سجاده شیخی نشست و در زمان ایشان مجذوب القلوب در شهر ایشان رسید
۲۴	آن معروف و موصوف بکار بهتری خواجه عارف صاحب ریوگری از اکابر اتقیا و برگزیده اولیائے ترکستان قدس سرهم	ولادت بابرکت حضرت در ترکستان است۔	-	وفات آن جامع کمالات بتاریخ غره شوال بسال ششصد و شانزده ۶۱۶ یا ششصد پانزده ۶۱۵	[illegible]		حضرت عبدالخالق غجدوانی صاحب رحـ	نقلست که حضرت ایشان در علم و وفا حلم و حیا زهد و تقوی و عبادت و ریاضت و مجاهدت و متابعت سنت شانی عظیم و رتبه با تکریم میداشت تا حیات جناب خواجه عبدالخالق صاحب علیه الرحمة والغفران بخدمت آن حضرت مقیم و مستقیم ماند و بسیار فائده ها حاصل نمود و بعد وصال باکمال پیر روشنضمیر خود بر سجاده ارشاد نشسته در تعلیم طالبان حق مصروف ماند و بسیار رهروان راه حق را براه راست رسانیده اند۔
۲۵	آن از روز ازل سعید و مسعود حضرت محمود الخیر فغنوی از اصحاب اجلّ خواجه عارف ریوگری قدس الله سرهم العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت الخیر فغنی است سه فرسنگ از بخارا دور است۔		وفات آن جامع کمالات بتاریخ هفدهم ماه ربیع الاول بسال هفتصد پانزده ۷۱۵ یا هفت صد هفتده ۷۱۷	[illegible]		حضرت خواجه عارف ریوگری صاحب	نقلست که جناب حضرت محمود الخیر صاحب در عبادت و ریاضت و کمالیت موصوف و در خوارق و کرامات معروف بودند الفاظ مبارک از زبان درفشان اوشان اند که میفرمودند اگرچه در سلسله طریق ما ذکر خفی ارشاد است اما ذکر جهری ازان میگوئیم و زیاده تر دوست دارم که خفتگان را بیدار و غافلان را آگاه مینماید تا که از خواب غفلت برآمده رو براه می آرند و نیز میفرمودند ذکر جهری کسی را سزاوار است که دلش از ریا و زبانش از دروغ و غیبت و حلق از لقمه حرام و چشمش از نظر بد و دور باشد و اگر توجه باشد بغیر حق بدیگرے نباشد و هر که سزاوار نیست با خدا یار نیست۔
۲۶	آن سید سعید نقیبی خواجه میر حسن مشهور بمیر خورد از خاندان سادات کرام و دودمان عظام سادات بودند	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت و فیض و رحمت		وفات آن عالی صفات والاصفات بسال هفت صد و نوزده ۷۱۹	[illegible] نزدیک بخارا۔		خواجه محمود الخیر	نقلست که جناب فیض مآب از خاندان عالی الشان سادات کرام و دودمان عظام بودند زاهد و عابد و مجاهد بدرجه اول شمار شدند سلسله این غریب نواز محض نقشبندیه است و خرقه خلافت از دست حضرت محمود الخیر فغنوی پوشیده اند و آنحضرت برادر عظیم الشان باسم حسن بود نهایت حمید گذیده و برگزیده۔
۲۷	آن کامل و اکمل ملی خواجه علی رامتنی از اعاظم خلفای خواجه محمود است و ایشان را	ولادت حضرت بابرکت و به سعادت در موضع رامتن		وفات آن عالی نهاد بابرکات بتاریخ بیست هشتم ماه ذیقعد بسال هفت صد	خوارزم		خواجه محمود صاحب	نقلست که دو روز کامل در خانه آن یگانه روزگار فقر و فاقه میماند بر صبر و شکر ایزدی گذاره میکردند روز سوم نوبت بشدت رسید غلامی خوش نصیب را از حال خواجه خبری شد نهایت خوب و عمده طعام موجود کرده و طشت پر نموده بخانه آن غوث زمانه فرستاد ذات شیخ را این عقیده و دلخواهی وی نهایت خوش آمد و فرمودند بخواه آنچه دل شما خواهد آن پسر سعادتگاه

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	در خاندان نقشبندیه خواجه عزیزان میگویند قدس سره العزیز کمال کامل و بزرگ اکمل بود	بظهور پیوست روزی خواجه صاحب فرمود حق سجادگی پسر کلانم بود اما عمرش نمانده است چنانچه چهل روز بعد ولادت [illegible]		بست و هشت ۷۲۸ سنه یا سنه ۸۲۸ تاج نورانی زدل شد جلوه گر در وصل او-				عرض کرد قبله میخواهم که مثال یعنی صورت حضور شوم از زبان درفشان فرمودند طفلک این خیال محال از سر بدر کن که مجال این حال نیست داری اما نماند و باز باز اصرار نمود آخر خواجه صاحب لاچار شده وی را در حجره خود برده یک نظر توجه انداختند که همشکل خواجه گردید لاکن لرزه و تپش در دل وی در افتاد تا چهل ایام زنده ماند آخر الامر بکمال درد و سوز که سالکان را باشد بمرد تاب نیاورد-
۲۸	آن رسیده بمراتب خداشناسی حضرت خواجه بابا سماسی از خلفای خاص خواجه عزیزان است قدس الله سره العزیز-	ولادت با سعادت حضرت در قریه سماس است		وفات آن عالی ذات مصدر توجهات بتاریخ دهم ماه جمادی الاول بسال هفت صد پنجاه و پنج- ۷۵۵ سنه	سماس		حضرت خواجه عزیزان-	نقلست که جناب خواجه بهاؤالدین نقشبند میفرمایند که حضرت فرمان جد امجد خود بخدمت حضرت خواجه سماسی برای اطلاع شادی خود رفتم مگر اول از مشرف شدن بخدمت اوشان در مسجد رفت نماز بخواندم و دعا خواستم که یا الٰهی مرا برکشیدن بلای خود صبر عطا کن بعد از فراغت بخدمت وی حضرت رسیدم مجرد رسیدن من از زبان درفشان فرمودند فرزندا بوقت دعا از جناب باری تعالیٰ خود بخود بلا خواستن مناسب نیست اگر الله تعالیٰ جل شانه و عز اسمه و عم نواله بمرضی و اراده خود درد و بلا بفرستد آنگاه صبر و شکر نیز باشد-
۲۹	آن زبدة العارفین عمدة الکاملین برهان الواصلین حضرت خواجه بهاؤالدین نقشبند حق پسند از اولیائے کبار و خلفائے نامدار وقار میر سید کلال است مقتدائے شریعت و پیشوائے اهلسنت و جماعت هستند ولی کامل و مکمل و پیر اجل بوده اند قدس الله سرهم العزیز و نور الله مرقده	ولادت با سعادت بدو دریائے رحمت و شفقت ابر کرم و عنایت سیدنا و مولانا بسال هفت صد و هژده ۷۱۸ سنه بظهور پیوست -	۷۳ سال	وفات آن معدن فیض و رحمت مخزن الجود و سخاوت بتاریخ سیوم ماه ربیع الاول بسال هفت صد نود و یک ۷۹۱ سنه بوقوع آمده از خزینة الاصفیا مصرع: صاحب مخدوم جهان آمده است ۷۹۱ بزرگ مخدوم ثانی است جوان ۷۹۱-	عارفان قریب بخارا شریف-		حضرت میر سید کلال صاحب-	نقلست که حضرت غریب نواز جناب خواجه بهاؤالدین مادرزاد ولی کامل و مکمل بودند چنانچه حضرت والده ماجده اش میفرمایند که فرزندم بهاؤالدین چهار ساله عمر میداشت و ماده گاو حامله بود وی را اشارت بماده گاو کرده فرمودند که چنان معلوم میگردد که ماده گاو بچه پر سفید پیشانی خواهد آورد همچنان شد که فرمودند حضرت عالیشان سادات کرام اند سلسله آبائی حضرت بدین طریق جاری میشود که سید بهاؤالدین ابن سید محمد بخاری بن سید جلال الدین بن سید برهان الدین ابن سید عبدالله ابن سید زین العابدین ابن سید قاسم ابن سید شعبان ابن سید برهان الدین ابن سید محمود ابن سید اسحاق ابن سید تقی صوفی خلوتی ابن سید فخرالدین ابن سید علی اکبر ابن سید و امام علی عسکری ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقی ابن امام موسیٰ رضا ابن امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین نقل است که از شاه نقشبند پرسیدند که در طریق شما ذکر جهر و خلوت نیست پس بنائی طریق شما بچیست فرمود که بظاهر با خلق و بباطن با حق و این شعر خواندند- شعر از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش + کاین چنین زیبا روش کم میبود اندر جهان نقل است شخصے از شاه نقشبند طلب کرامت نمود بجواب فرمودند این کرامت اندک که با چندین بار گناهان که بسیار و بیشمار اند بر زمین توانیم رفت و زمین از بار گناهان ما غرق نمی شود نقلست که طریق خواجه بهاؤالدین مطابق شریف بود و مذهب حضرت امام اعظم داشت بلکه اکثر بزرگان مذهب حنفی بودند
۳۰	آن صاحب جاه و جلال جناب حضرت سیدنا میر سید کلال صاحب خلیفه کبار و دوست نامدار خواجه محمد سماس	ولادت با سعادت حضرت با برکت [illegible]		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بروز پنجشنبه نماز صبح بتاریخ هشتم ماه جمادی الاول	سوخار		حضرت خواجه محمد سماسی صاحب-	نقلست که حضرت میر سید کلال صاحب از اجل خلفای حضرت خواجه محمد سماسی است در علم شریعت و حقیقت یگانه روزگار است و اولیائے کبار بعهد خود گوئے سبقت برده است که کسی با وی طاقت مقاومت و مساوات نمیداشت و هنوز در شکم والده بودند که آثار بزرگی در ناصیه حضرت نمایان بودند یعنی در انجا از بزرگی و تقوی خود خبر میداد چنانچه والده ماجده وے میفرمود که چون میر سید کلال در شکم من آمد گاهی لقمه شبهات نخوردم و اگر شاذ و نادر در لقمه شبهه بودے با حلق نرسد اگر از حلق بصورتے پیشتر میرفت درد شکم می افتاد نقل است که جناب میر سید کلال در وقت جوانی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	صاحب قدس سره العزیز و نور الله مرقده	قصبه سوخار است		بسال هفت صد هفتاد و دو ۷۷۲ سنه و یازدهم جمادی الآخر	″	″	″	گاهی علانیه نشستی یکروز شخصی بانکار بر خاست که این کار نظاهر حال خوب نمیکنند بزرگ چگونه باشند شبی خفته بود چه بیند که قیامت قایم است دران وقت دشواری شخص مذکور دران گل مضبوط تا بگلو گرفتار است درچنین وقت میر سید صاحب ظاهر شده از آن آب وگل برآورد چون از خواب بیدار شد بخدمت صاحب
۳۱	آن دوست پروردگار خواجه یادگار صاحب از خلفای نامدار میر سید کلان بود قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت درقریه کرسی سرون است		وفات آن عالی ذات مصدر فیوضات بسال هشت صد سنه بوقوع آمده بود	کرسی سرون		حضرت میر سید کلال صاحب رض	نقلست که جناب والا تبار خواجه یادگار صاحب بزرگی برگزیده واز خلفای باوقار حضرت سید کلال صاحب بوده چون در هدایت و رشادت بکار کمالیت رسید حضرت میر صاحب فرزند ارجمند خود سید امیر شاه صاحب را بخدمت وی حضرت بمراد کمالیت صوری و معنوی سپرد فرموده بود چنانچه میر سید امیر شاه صاحب حسب نیک نصیب خود بدولت و راه نمائی پیر روشن ضمیر خود بمراتب عالی رسید-
۳۲	آن عظیم الشان والا تبار بلند مکان سعادت اطوار حضرت علاء الدین عطار صاحب از مریدان و سنت یعنی میر کلال تکمیل یافته از بهاء الدین نقشبند است قدس الله سره العزیز-	ولادت باسعادت آنحضرت درجغانیان بظهور پیوست اصل نام خواجه محمد ابن محمد بود به بخاری معروف بودند-		وفات آن والا الاصفات مظهر کرامات چنانچه تاریخ بیماری حضرت دوم رجب المرجب وتاریخ وصال باکمال وی شب چهارشنبه بعد از نماز عشاء بستم ماه رجب بسال هشت صد و دو ۸۰۲ سنه	جغانیان		بیعت بخدمت میر سید کلال و تکمیل از حضرت خواجه بهاء الدین صاحب نقشبند	نقلست که هنوز حضرت علاء الدین عطار صاحب کمال طفل و خرد سال بودند که حضرت سید بهاء الدین نقشبند وی را دیده بوالده ماجده اش برای پرورش وی نهایت تاکید کرده فرمودند که این طفل نیک نصیب است و بزرگ صاحب جاه و جلال خواهد بود در خوراک و پوشاک وی بکمال خیال داری که از وجه حلال باشند- نقلست روزی حضرت علاء الدین در مدرسه خواجه بهاء الدین خود بخود رفت حضرت وی را در بهره کمال صاحب جمال دیده بتعظیم عمده نزد خود نشاندند و در حباله ازدواج سعید روزگار دیده بعد الایام آن زیرک انجام را بدامادی ممتاز و سرفراز فرموده در ترویج و مراتب نیز کامل واکمل فرمود- نقلست که بارے فیمابین گروه معترف بروئیت و دیدار پروردگار و فریق ثانی اهل انکار روئیت ذات واهب العطیات چندان مباحثه رونما گشت که تفصیل وی محال است که صدها علمای جید بخارا در نواحی زاهر دو فریق موجود بود تصفیه و انفصال این کار بحضرت حضر گرفت آخر زمرهٔ منکران روئیت ایمان تائب و خاسر نمودند که باز گاهی بانکار زبان آشنا نکردند-
۳۳	آن بحر البحار رحمت جناب باری خواجه علاء الدین بخاری که از اکابر خلفای حضرت نقشبند بود قدس سره العزیز-	ولادت باسعادت حضرت در بخارا است-		وفات آن والا صفات بابرکات بسال هشت صد و دو نوشته اند ۸۰۲ سنه	بخارا		حضرت میر سید کلال و خواجه بهاء الدین علیهما الرحمة والغفران-	نقلست که اول اول حضرت بخدمت میر سید کلال صاحب حاضر بودند چیزے از نعمت عظما آنچه نصیب حال وی بود گرفت بعد ازان بخدمت بانهمت پر عظمت حضرت شاه نقشبند رسید کامل واکمل بخدمت وی حضرت بجد گردید که مفصل چه بیان شود صاحب کشف و کرامات کامله شد واستغراق و جذبه در دل وی چنان آ است و بعضے اوقات بحالت کلام از خود میرفت و غائب میشد متقی و زاهد و عابد بحد بود که با وضو نماز عشاء نماز بامداد میخواندند و شیرین کلام و خوشخوئی وی بدرجه بود که اگر کسے یکبار خواجه را میدید تا بازش ندید نمی شد و در نماز تهجد ختم کلام الله شریف میفرمود الغرض کامل گشت و کامل از لی آنچه خوش نصیب بود از هر یکان کرد
۳۴	آن در اقوال و اعمال بهتر خواجه میر سید عمر فرزند عظیم الشان سید کلال صاحب قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در سوخار است		وفات آن عالی و متعالی صفات بسال هشت صد و سه ۸۰۳ سنه بوقوع آمده	سوخار		حضرت میر سید کلال و خواجه جمال الدین رح	نقلست که حضرت سید عمر صاحب بخدمت فیض درجت جناب والد ماجد خود نهایت عزیز شریف بود در سفر ما سبزواری والد ماجد خود بحد بود که آنحضرت سید میر کلال صاحب همیشه بروی خشنود بود- و تربیت ظاهری و باطنی از حضرت جمال الدین صاحب هستی یافته اند کامل و مکمل کمال گشتند اما در خدمت والد ماجد خود محض اشاره بین بود هر چه میفرمود این حضرت بشتاب قبول نمودند-
۳۵	گل گلزار سیادت و نقابت پیر روشن ضمیر حضرت سید امیر	ولادت آن نیک سیرت سوخار نوشته اند-		وفات آن جامع کمالات و کرامات بسال هشت صد	سوخار		حضرت جمال الدین صاحب	نقلست که جناب مستطاب خیرخواه خلق الله در زهد و تعبد و تجهد و ریاضت شاقه قابل تعریف و توصیف بود در متابعت احکام شرع شریف آیتے از آیات آلهی بود تقوی و قنع و توکل بر حدا سوائے غیر آن حضرت ختم بود چرا نباشد که پدر عالیقدر از خاندان نبوت و رسالت باشد و پیر روشن

رسانید دیدند که آن گل تر بود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	فرزند سید امیر کلال بودند قدس سرہ العزیز	″		بیست و چہار اند ۸۲۴ھ	″	″	″	وے حضرت کامل و اکمل حقا کہ نورٌ علیٰ نور الغرض جناب سید امیر پسر دلبند ضمیر و دستگیر منظور شد الغرض مردان را از چاہ ضلالت و جہالت برآوردہ براوج ہدایت و عزت رسانید کہ نزدیک عقل اندازہ آن نیست
۳۶	آن کاشف مکاشف اسرار نہانی واقف رموز شایانی حضرت خواجہ میر عارف دیک گرانی فرزند حضرت میر سید کلال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت منبع فیض رحمت مطلع رحم و عنایت در سوخار بود۔		وفات آن والا صفات مظہر فیوضات مصدر مکارم و عنایات [illegible] بسال ہشت صد و چہار ہجری ۸۰۴ھ بوقوع آمد	دیک گران از توابع [illegible] بخارا		والد ماجد خود	نقلست کہ آنچہ حضرت بابرکت از زبان مقدس بصدور می آورد بلا ریب باظہار می رسید نتیجہ این نیک بود خواہ چنانچہ نوشتہ کہ مسمی درویش سنگی نام درویش از خویشاوند حضرت ممدوح و دانش بود کہ ذکر جہری میکرد روزے خواجہ میر عارف بوے گفت کہ در طریق ما ذکر خفی رائج است جہری ذکر مکن اما آن درویش نماند روزے بوی فرمودند کہ گفتہ ما قبول نمیکنی مال مواشی کہ داری بحکم ایزدی ضرور خواہد رد پس در سال آن درویش جہان مرگ افتاد کہ در دو سہ ایام فیصلہ گردید شکایت نزد خواجہ عزیزان برادرشان فرمود مناسب آنست کہ میر عارف راضی کنی آن الفقیر رفت عذر خواہی نمود حضرت دعا فرمود کہ از خدا خواستم کہ در مواشی شما باعث عجز و نیاز طبعی تو نہایت برکت خواہد شد پس ہمان گشت بسیار مال شد۔
۳۷	آن قدوۃ السالکین حضرت خواجہ برہان الدین فرزند ارجمند حضرت میر سید کلال صاحب کہ بفقر و ریاضت و اتباع شریعت و سنت و جماعت بسیار عالی میداشت قدس سرہم العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت قریہ سوخار است فائدہ چون سید برہان الدین در عمر طبعی آمد والدش بخدمت خواجہ بہاء الدین سپرد و آنحضرت او را کامل و مکمل فرمود۔		وفات والا صفات مصدر توجہات بسال ہشت صد و پنج ۸۰۵ھ ۔ از خزینۃ الاصفیاء۔ پیر برہان ہیر فرزین طیب نیز برجان سر برہان نامور	بخارا		حضرت خواجہ صاحب بہاؤالدین	نقلست کہ شیخ نیک بخاری مرید شیخ میر سید کلال صاحب چنان میفرمود کہ ہر نوبت کہ من با خواجہ برہان الدین ملاقی میشدم وے جناب براہ کثرت جذب و سکر بیشمار کیفیت باطنی مرا کمال از خود بیخود میر بود بمراد صدر این معنی از خود بخدمت حضرت بہاء الدین اصل نقشبند بردم حضرت موصوف با وجودیکہ آنجناب را ہنوز ہیچ عرض نکردہ بودم خود بخود بمن فرمودند کہ از سید برہان الدین شکایت دارے عرض کردم قبلہ آرے فرمودند خیر بینی کہ برہان بمن متوجہ است تو بمن جلد متوجہ شوی پس چنان نمودم روئے بسوے حضرت چون ملاقی شدم شتاب متوجہ بخدمت خواجہ بہاء الدین شدم دیدم کہ روئے برہان الدین متغیر گردید و بیہوش شدہ از پا در افتاد بعدہٗ دست از من برداشت۔
۳۸	آن سرفراز شدہ از درگاہ ایزد خواجہ محمد قدس سرہم العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن نعالیندات بسال ہشت صد پنج ۸۰۵ھ	سوخار		میر سید کلال	نقلست کہ حضرت بابرکت خواجہ محمد از خلفائے اکبر و نامور نیک افعال حضرت میر سید کلال است عابد بود و زاہد صاحب ورع و تقویٰ و توکل و تشرع کامل و اکمل صاحب ریاضت
۳۹	آن برگزیدہ بزرگان آفاقی حضرت بہاؤالدین قشلاقی کہ از ہمہ یاران خاص و دوستان با اختصاص میر سید کلال بودند	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در قشلاق بود۔		وفات آن جامع کمالات مظہر فیوضات بسال ہشت صد و شش ۸۰۶ھ۔	قشلاق		خواجہ میر سید کلال صاحب	نقلست کہ او استاد با نبیاد علم تفاسیر و احادیث حضرت خواجہ نقشبند پدرش بزرگوار مولانا عارف دیک گرانی است و با خواجہ شمس الدین و خواجہ علاؤالدین کن سروی و مولانا جلال الدین کشی و مولانا بہاء الدین طوابعی و شیخ بدر الدین کہ خلیفہ اکبر سید کلال بودند صحبتے کمال میداشت الغرض نہایت عابد بود زاہد و مجاہد و صاحب ریاضت و کرامت بودند رحمۃ اللہ علیہ
۴۰	آن مخزن ولایت و کرامت فیاض بے انداز حضرت حمزہ فرزند ارجمند و خلیفہ دلپسند میر سید کلال قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت گل گلزار سیادت و نقابت در سوخار بودہ		وفات آن جامع کمالات مصدر مکارم و عنایات بسال ہشت صد ہشت ۸۰۸ھ	سوخار		حضرت میر سید کلال ؒ	نقلست کہ بعد وصال باکمال والد ماجد صاحب جاہ و جلال بر جادہ مشیخت نشستند و بسیار طالبان خداجویان بخدا عز و جل رسانیدند چنانچہ آیتے از آیات الٰہی خود بودند محبان راسخ را نیز چنان کردند و بر ہر کہ یکبار نظر کیمیا اثر انداختند آنرا ولی کامل و اکمل کردند و ذکر سلطان الاذکار جاری کنانیدن پیش آن سلطان دین نہایت آسان بود رحمۃ اللہ علیہ
۴۱	آن قدوۂ ربانی محرم اسرار نہانی خواجہ صاحب جمال الدین دہستانی قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت با برکت در دہستان بود۔		وفات آن مظہر کمالات و کرامات معدن عنایات بسال ہشت صد سیزدہ ۸۱۳ھ	دہستان		حضرت میر سید کلال ؒ	نقلست کہ حضرت بابرکت فیض صحبت صاحب جاہ و جلال میر سید کلال خواجہ جمال الدین را نہایت محترم و مکرم میداشت چرا کہ خلیفہ نامی گرامی ایشان حضرت بود و دست پروردہ مرید راسخ الاعتقاد خود و میر سید کلال صاحب فرزند چہارم خود سید عمر را برائے تربیت ظاہری باطنی تحویل ایشان فرمودہ بود۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موقع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۴۲	آن زبدة الواصلین در عرفان میر کلال واشی خلیفه سید کلال	ولادت با سعادت در ورش که سه فرسنگ از بخارا است	زیاده از صد سال	وفات آن والا صفات بسال هشت صد و شانزده ۸۱۶	درش		میر سید کلال	نقلست که ایشان حضرت از اجله اصحاب و کامل احباب حضرت میر سید کلال صاحب بوده و سکونت ایشان در قریه ورش بسه فرسنگ از بخارا شریف نوشته اند کمال کامل و در هر علم حامل بودند-
۴۳	آن سراپا نور پیر و دستگیر حضرت خواجه مبارک بخاری از اصحاب میر حمزه رحمه	ولادت با سعادت آن سعید در بخارا بود-		وفات آن والا صفات تفضلا بسال هشت صد و هفده ۸۱۷ ه	بخارا		میر حمزه صاحب	نقلست که شیخ مبارک از نامی گرامی خلفای میر حمزه است این خاص مجاری است و بعضی گویند که این از خلفای میر سید کلال است این معنی بعید از ثبوت است چرا که و مبارک صاحب کرمینی است مبارک صاحب که خلیفه میر حمزه است و از بزرگان وقت خود ممتاز بوده و شیخ احمد خوارزمی و خواجه محمد و غیره بسیار بزرگان از خلفای خواجه مبارک اند
۴۴	آن زبدة العارفین عمدة الکاملین ذی کرم بخیر جاری حضرت خواجه حسام الدین شاشی و بخاری که از خلفای نامور میر حمزه شدند قدس سره العزیز-	ولادت با سعادت آن حضرت در شاش بود-		وفات آن جامع کمالات و کرامات بسال هشت صد و نود و یک ۸۹۱ ه بوقوع آمد فائده متعلقان خصوصیتیان فیصله میکردند و اهل ادیان و مذاهب ویرا عزیز میداشتند که ویرا دشمن نبود	شاش است-		[illegible] میر حمزه صاحب	نقلست که چون مولانا حمید الدین پدر عالی قدر مولانا حسام الدین شاشی بمرض موت مریض شد و بحالت نزع رسید خواجه حسام الدین بر بالین والد ماجد حاضر گشت حضرت او در تشویش دید عرض کرد ای پدر مهربان چه حال است پدر فرمود فرزند اقلب سلیم طلب مینماید آن موجود نیست خواجه بخدمت حضرت عرض کرد قبله بدل خود توجه کنید خود در مراقبه نشست همان وقت کشود کاری مولانا شد فرمود ای پسر سعید رشید جزاک الله فی الدارین درانوقت آن چیز یافتم که در تمام عمر خود از نعمت و حصول وی بعید ماندم حال بر من ابواب نعمت کشاده شدند و هیچ تکلیف و تصدیع نماند این بگفت جان بجان آفرین سپرد فائده حضرت حسام الدین از گرمی آتش محبت الهی چنان گرم میماندند که در عین سرما در یخ می نشستند و آه آه کرده هوا شود می خوردند گویا سینه صندوق آتش بود
۴۵	آن زبدة الاولیاء حضرت محمد پارسا نام نامی گرامی محمد ابن محمود الحافظ البخاری خلیفه معتبر و اکبر خواجه شاه نقشبند قدس الله سره العزیز-	ولادت با سعادت آن حضرت در بخارا شریف بسال [illegible] ه-	۷۳ سال	وفات مصدر رحمت بی نهایات و مظهر فیوضات در مدینه بعد ادای لوازمات حج و ادای جمیع زیارات خاصه روضه رسول الثقلین بروز خمیس بیست سوم ماه ذیحجه بسال هشت صد و بیست و سه ۸۲۳ ه	در مدینه منوره در بقیع نزدیک قبه حضرت عباس عم رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم		حضرت خواجه بهاؤ الدین نقشبند	نقلست که حضرت ولی کامل و مکمل بود و عالم در علم تفسیر و حدیث بحر بی کنار در هر دو علم تمام عصر و حضرت یحیی از وی گوی سبقت برده علمای آن زمان با او بارها مباحثه کردند اما سخت شرمسار و خجل میشدند نقلست که پارسا حضرت را از آن میگویند و نام ذکر کردند نوشته اند که روز اول بدروازه فیض اندوزی مرشد خود رفته بر دستک زدند کنیزی برون آمده و باز رفت بخدمت نقشبند عرض کرد غریب نواز شخصی است که پارسا نظر می آید از زبان درفشان فرمودند پارسا خواهد بود از آن روز پارسا معروف و مشهور گردیده دور شدند نقلست که خواجه ابو نصر فرزند ارجمند حضرت پارسا میفرمایند که بوقت وصال حضرت صاحب جاه و جلال موجود نبودم مگر بعد انتقال حضرت آمدم و در دیدار از رو مقدس پدر مهربان خود تبسم حضرت تبسم فرمود باز بطرف قدم شریف رفتم که بوسم مگر هر دو قدم بخود کشیدند تاهم دست بر پای مبارک حضرت نهادم و یقین کردم که اولیاء الله نمی میرند گفتم- الا ان اولیاء الله لا یموتون
۴۶	آن مقبول درگاه ربانی حضرت خواجه شریف جرجانی از مریدان حضرت علاء الدین است قدس سره العزیز-	ولادت با سعادت آن حضرت بابرکت در جرجان بود-		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بسال هشت صد و بیست و چهار ۸۲۴ ه یا ۸۲۵ ه بوقوع آمد	جرجان-		حضرت خواجه علاؤ الدین-	نقلست که حضرت از مقبولان و منظوران خواجه علاء الدین عطار هستند اول در مدرسه تیموریه در تحصیل علم ظاهری مصروف میماند چون نصیب آن حضرت نیک بود در رفته رفته بملازمت خواجه علاؤ الدین مشرف گشتند و فیض حاصل کرده بدین درجه رسیدند و نیک بنده خدا مقبول شدند که بر یاد ایشان میان ملیح مراتب ساندند که یکی از واصلان حق گردیدند حالات سکر و جذب و استغراق بروح ایشان غالب شدند که هر وقت ذوق شوق الهی مستغرق میبودند
۴۷	آن مولانا عظامی گرامی حضرت خواجه عبید الله امامی خلیفه معتبر و مرید نامور خواجه علاؤ الدین بود قدس سره العزیز-	ولادت با سعادت آن حضرت بابرکت و فیض درجت-		وفات آن والا صفات مظهر عنایات بسال هشت صد و بیست و پنج ۸۲۵ ه	[illegible]		حضرت علاؤ الدین	نقلست که حضرت خواجه عبید الله رحمة الله علیه در زهد و تعبد کامل و مکمل بود و ریاضت و توکل را کسب خود می پنداشت از زبان فیض فشان خود میفرمود که چون اصل اول نوبت بخدمت عالیه حضرت روشن ضمیر دستگیر منظور خود حاضر شدم دیدم این بیت بر زبان مقدس ایشان میگذرد همان وقت کاین بیت بهبودی رسید ۵ تو مباش اصلا کمال این است و بس + تو در وگم شو وصال این است و بس + باز [illegible]

خلاصه کیفیت	مرشد ارشاد	بادشاهی	موضع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
نقلست که روزی حضرت خواجه حسن در باغ خود بر گوسفندی سوار شده با اطفال که آنها پیاده بودند ببازی که طریقهٔ اطفالان باشد ببازی مشغول بود در این اثنای حضرت والد ماجدش آمده دیده فرمودند باشد که حسن سوار باشد و بادشاهان زمانه پیش سوار حسن دوان دوان میرفته باشند پس همان ظهور شد که بارها مرزا شاهرخ بادشاه پیش سواری دوید یعنی خواجه حسن صاحب سوار بودی و مرزا شاهرخ پیش سواری حضرت پیاده میدوید۔	حضرت والد بزرگوار خود		چغانیان	وفات آن ابر رحمت و کرامات شب دوشنبه بتاریخ دهم ماه رجب بسال هشت صد و بیست و هشت ۸۲۸ھ		ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در چغانیان بود۔	درگلستان کمالیت وکرامت گلشن خواجه حسن فرزند دلبند علاؤالدین عطار قدس سره العزیز۔	۴۸
نقلست که سه نفر باسم سیف الدین مرید خواجه بهاؤالدین بودند این سیف الدین سعید و منظور نظر بود دوم سیف الدین که صرف بریکی گفته مرشد خود نکته چینی کرد مردود شد از خوارزم بود سیوم سیف الدین که بوقت راه رفتن در کوچه بخارا پیشرو از مرشد خود گشت مقهور شد از بخارا بود حضرت سیف الدین سعید و منظور نظر مرشد خود اول اول بخدمت مولانا صدرالدین صاحب شاشی تعلیم علوم ظاهر کمینمود چون از حصول علوم صوری فارغ فارغ گشت و بجذب جاذب حقیقی برای تحصیل علوم طریقت بحضور فیض گنجور حضرت خواجه بهاؤالدین شاه نقشبند صاحب حاضر گشت کوشش و جوشش طبعی این کار سعادت شعار را حاصل نمود و مراتب اعلی و منازل بالا رسید بلکه حسب لیاقت خداداد خود بآن منزل و رتبه مقرون شد که چشم عقل از دیدن مراتب علی وی حضرت بازماند رسید آنجا که رسیدنش بود نهایت مقبول بارگاه الٰهی شد و بسیارها جهانیان را الفیض کامله و عنایت آجله خود از حضیض نامرادی برآورده براوج عزت و مرادمندی رسانید۔	حضرت بهاؤالدین		نواح بخارا با دوران موضع [illegible] مدفون	وفات آن جامع الاصفات آنحضرت بلند و ارجمند درجات بسال هشت صد بیست و هشت ۸۲۸ھ بوقوع آمد از خزینة الاصفیا قطب [illegible] ۸۲۸		ولادت بابرکت و سعادت حضرت عالیشان والاشان بلند مکان در قصبهٔ مشهار چهار فرسنگ از شهر تاشکند یا بجای دیگر العلم عند الله	آن قدوة العاشقین زبدة العارفین خواجه سیف الدین نقشبند از احبای معظم و اولیای مکرم و خلفای محترم و همدم خواجه صاحب بهاؤالدین نقشبند هستند نهایت منظور پیر خود بودند قدس الله سره العزیز۔	۴۹
نقلست که ابوسعید صاحب از مقبولان و منظوران بحضور فیض گنجور خواجه علاؤالدین عطار بود تا حیات بحد متگذاری آنحضرت بابرکت مصروف ماند حتی که اشاره بین می بود با بن حد که این بیت برای آنصاحب زیبا بود شعر اگر شاه روز را گوید شب است این۔ بباید گفت اینک ماه و پروین۔	خواجه علاؤالدین صاحب		نواح بخارا۔	وفات آن جامع کمالات بسال هشت صد و بیست و هشت ۸۲۸ھ		ولادت آنحضرت بابرکت	آن بزرگ سعید و رشید حضرت مولانا خواجه ابوسعید قدس سره	۵۰
نقلست که بعد وصال باکمال مرشد ارشد خود بر جاده وی حضرت نشست و طالبان حق را بحق رسانید بمیر بزرگ و میر خرد فرزندان میر برهان ابن میر سید کلال دوستی کمال میداشت و آن هر دو بزرگان نعمت خرقهٔ خلافت از عم خود حضرت میر حمزه صاحب حاصل کرده بودند و فیض یافتند۔	میر حمزه صاحب		میدان	وفات آن والا صفات مظهر عنایات بسال هشت صد سی ۸۳۰ھ		ولادت آن باسعادت در قریات میدان مضافات سمرقند بود	آن قدوة السالکین زبدة الواصلین خواجه کمال الدین از اصحاب عظام و اصحاب کرام میر حمزه	۵۱
نقلست که روزی حضرت خواجه مسافر بحالت رقص و وجد بود بصورت انقلاب طبع شریف در دریای مستی و استغراق و از ذوق اشتیاق مستغرق بود اتفاقاً در آنجا خواجه بهاؤالدین نقشبند تشریف شریف ارزانی فرمود شیخ مسافر ترسیده قوالان را بند نمود قوالان خاموش ماندند خواجه بهاؤالدین صاحب حالت سماع و وجد دیده فرمودند چرا لحاظ ما میکنید هر کس را راه دیگر است ما شما را برای انکار نه ترغیب میدهیم که حضور علاج من کنید ما ازین کار انکار نکنیم هر که مرضی شما باشد بکنید و باز میفرمودند که هر کس بر ضمیر خواجه نگران بود مگر صاحب وجدانی یک چیز خوردنی میدید و دیگری نمی باشد۔	خواجه بهاؤالدین صاحب		خوارزم	وفات آن جامع الاوصاف بسال هشت صد و سی و چهار بوقوع آمده است ۸۳۴ھ		ولادت باسعادت آنحضرت خوارزم۔	آن ماهر رموزات نوادر حضرت خواجه مسافر از محبان اکبر و مخلصان نامور خواجه بهاؤالدین است قدس سره	۵۲
نقلست که حضرت خواجه محمد مغاندی بوقت عشا ربا دای نماز عشا در مسجد رفتند و در آنجا حضرت را حالت استغراق روی داد که تمام شب در سکر تکیه عصا ماندند بوقت صبح بهوش آمدند و نماز خواندند تمام شب بحالت سکر و بیهوشی ماندند و از حالت شبینه بیخبر بودند که چه گذشت و شب چگونه رفت۔	خواجه صاحب بهاؤالدین۔		مغانده	وفات آن مصدر عنایات بسال هشت صد سی و شش ۸۳۶ھ		ولادت حضرت چشمهٔ فیض و رحمت در مغاند	آن فیاض جهان قدر بان بنام ایزد خواجه محمد مرید خواجه نقشبند قدس سره	۵۳

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاهے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۵۴	آن معروف بسعادت و فرخی خواجه صاحب یعقوب چرخی که از محبان مخلص و اخص حضرت خواجه بهاء الدین بوده قدس الله سره و نور الله مرقده	ولادت با سعادت آن [illegible] چرخ [illegible]		وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات بسال هشت صد پنجاه و یک ۸۵۱ھ پنجم صفر شد بحق آن سو مطلوب خدا هم بخوان یعقوب محبوب خدا	هلفتو		حضرت بهاء الدین	نقلست که حضرت چندی در هرات و چند مدت در دیار مصر تحصیل علم مصروف ماند چون از علوم ظاهری فارغ التحصیل گردید روزے جاذب حقیقی بکمال ارادت کشیده بخدمت خواجه بهاء الدین میبرد که اثنائے راه مجذوبی کامل و مکمل ملاقی شده خود بخود گفت یا یعقوب زود زود برو که وقت قبولیت شمار سید نقل است که چون خواجه یعقوب بخدمت مرشد خود مشرف شدند فرمودند اے یعقوب تا مرا اجازت حاصل نشود بیعت نکنم شب استخاره کردند حضرت بهاء الدین ارشاد بیعت گردید و حضرت یعقوب نیز در فال آیه اولئك الذین هدیهم الله فبهدیهم اقتده بوقت صبح حضرت بهاء الدین بخواند یعقوب بیا که مرا بابیعت شما حکم است فرصت مکن تا کید
۵۵	آن زبدة العارفین حضرت خواجه علاء الدین صاحب غجدوانی سلسله سره حقانی قدس سره العزیز	ولادت حضرت در غجدوان بود		وفات آن مبارک صفات مظهر عنایات بسال هشت صد پنجاه و چار ۸۵۴ھ	غجدوان		خواجه بهاء الدین نقشبند	نقلست که حضرت افضل الفضلاء در شانزده سالگی بخدمت حضرت میر سید کلال رسید و بیعت گشت چون حضرت میر صاحب از جهان دنیائے دون بجهان باقی وا گردید بخدمت شاه نقشبند حاضر گردید شانے عظیم و مرتبه با تکریم یافت تا آخر حیات بخدمت حضرت شاه نقشبند و بعد ارتحال بخدمت محمد پارسا رشد و بخواجه میر برهان الدین ولد میر سید کلال و بخواجه برهان الدین ابو نصر صحبتے بکمال داشت و آنحضرات صحبت ایشان را بکمال غنیمت دانستند و خواجه علاء الدین بسیار کامل
۵۶	آن افضل الفضلاء خواجه حسام الدین پارسا از اکمل خلفا و مکمل احباب خواجه علاء الدین عطار بودند قدس سره	ولادت حضرت با برکت [illegible]		وفات آن جامع کمالات مظهر مظهر کرم و عنایات بسال هشت صد پنجاه و چار بوقوع آمد ۸۵۴ھ	بلخ		حضرت خواجه علاء الدین	نقلست که ایشان حضرت اول اول بخدمت حضرت بهاء الدین غریب نواز نقشبند مشرف شدند قضا کار حضرت بهاء الدین عالی تبار از دار ناپایدار رحلت بربست باز بخدمت علاء الدین عطار کامگار تکمیل مراتب یافت و کامگار گشت در اندک ایام بکام خود رسید و در ولایت و کرامت وغیره مدارج که متعلق بزرگان دین متین باشند فائز و تا زیست خود بارشاد و استرشاد طالبان حق مصروف ماند خلق الله براه راست و پاکبازی برآورد
۵۷	آن نور الصمد حضرت خواجه درویش احمد سمرقندی یکے از بزرگان است کنیت ابو العباس و نام جلال الدین محمد سمرقندی است قدس سره	ولادت آن [illegible] سمرقند		وفات آن جامع کمالات [illegible]	سمرقند		حضرت زین الدین	نقلست که روزے خواجه درویش احمد در وعظ اشعار قاسم بار گاهی بگفت خواجه زین الدین وی را منع فرمود که چنین اشعار در مواقع وعظ و نصائح گفتن مناسبت نمی دانند مگر درویش احمد نماند بدستور میگفت خواجه زین الدین ورا ناآمدن مانع شده و کسے نمی آمد حتی که رونق وی به پے رونقے رو داد درویش احمد را قباحتے و ملالتے رسید پس بخدمت اعلیٰ در جت خواجه عبید الله احرار مشرف شده نالان گشت او شان جضرت بحق وی دعائی خیر نمود که حال به نسبت سابق بدرجه کمال افزود حتی که مردمان شهر جا گنجائش نمی شد برو از شهر رفته میگفت یعنی وعظ کرد
۵۸	آن از ازل سعید خواجه عمر بایزید از مخلص خدمتگزار خواجه علاء الدین است	ولادت آنحضرت		وفات آن مظهر عنایات و با برکات هشت صد پنجاه و پنج ۸۵۵ھ			حضرت علاء الدین	نقلست که حضرت بایزید در زهد و تعبد و تجهد بکمال بود و در ورع و تقوی در زمانه خود نظیر خود نداشت یعنے در اتقا طاق و شهره آفاق بود و در هر مراتب و مناصب ثانی خود ندید الست و نبود
۵۹	آن بزرگ با سند حضرت احمد مسکه صاحب بزرگے بود از اصحاب و احباب خواجه علاء الدین قدس سره و نور مرقده	ولادت با سعادت حضرت [illegible] بدخشان		وفات آنجامع کمالات و الصفات مخزن کمالیت و کرامات بسال هشت صد پنجاه و پنج ۸۵۵ھ یا ۸۵۶ھ	بدخشان		حضرت خواجه علاء الدین	نقل ست که بارے خواجه احمد مسکه صاحب از حضور فیض گنجور مرشد ارشد خود نقد اجازت حاصل کرده بخدمت خویشاوند وغیره بوطن خود رفت چون باز آمد خواجه علاء الدین عطار صاحب را حالے و من کل الوجوه گرفت و خواجه احمد مسکه صاحب نیز او را گرد مگر اثنائے راه بجائیکه دختران نامحرم غسل مینمودند چشم مسکه صاحب بر آنها افتاده بود خفیه نهاد که باعث ندامت و کبود خواجه آن حال بر وے یاد دهانید که تا به رشده آینده کمال تحرز میماند بلکه مدام و مستدام سر خود زیر انداخته براه میرفت و گاهی نگاه برنمی داشت الغرض کامل و مکمل بود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۶۰	آن قدوة السالکین زبدة العارفین حضرت خواجه سراج الدین بیر سنی که کاشف اسرار خفیه بود قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در بیرسن که قریب بخارا است		وفات آن والا صفات مظهر فیوضات بسال هشت صد پنجاه و هفت بوقوع آمده است ۸۵۷ سنه	بیرسن		خواجه علاء الدین	نقلست که چون شخصے از مواضع بعید خواه قریب خود عازم زیارت فیض بشارت حضرت خواجه سراج الدین شده از راه ارادت روانه گشتے خواجه سراج الدین با نور معرفت روانه شدن وی پیشتر از آمدن و مشرف شدن او واضح میشد بخادم بخدام خود میفرمودند که امروز فلان بن فلان بجانب ما می آید برای مهمان خاطرداری ضرور میباشد باید که لوازمات ماکول مشروب نان برای وی مهیا داریم پس بخانه خود رفتے و همه چیز اشیا که لائق مهمان بودے درست کرده داشتی بعد چند ساعت مهمان نیز بهمان شکل و وضع حاضر شدی بر مکان صفا و پر اجادادی و هر چیز اشیا خوردنے و آشامیدنی از دولتخانه آورده پیش وی نهادی هیچ دقیقه از دقائق خورد گذاشت نکردی بجنس نقد نیز تواختے
۶۱	آن دریائی جاه و جلال پرجوش حضرت خواجه نظام الدین خاموش کامل و اکمل بندگے لاثانے بود قدس الله سره العزیز	ولادت با سعادت آن حضرت بابرکت در خیابان بظهور آمده		وفات آنعالیصفات مظهر فیوضات روز شنبه بوقت ظهر بتاریخ هفتم ماه جمادی الآخر بسال هشت صد شصت سنه ۸۶۰ بوقوع آمده	خیابان		حضرت خواجه علاء الدین عطار	نقلست که کشف الاحوال و کشف القلوب و کشف القبور بران حضرت سراپا نور و معرفت مدام و مستدام روشن بودے و صاحب جلال کمال بودند چنانچه روزے بر لب حوض بوضو مشغول بودند شخصے عاقبت قسمت زده و نادان از رموز بزرگان و نیز ناواقف از اسرار خداپرستان آمده باعث بیوقوفے و نادانی بر وجود آن محمود و مسعود دستک که آنرا در عرف لاٹھی گویند برزد چنانچه حضرت در حوض افتادند هنوز حضرت از حوض بیرون نیامدند که دهقان سیاه قسمت بدبخت ازل بیک گوشه دیدن نظر خواجه بر زمین افتاد و جان شیرین خود پیشکش جناب ملک الموت نمود و نیز با آن خواجه صاحب برگزیده ابرار حضرت خواجه عبید الله احرار را با وی دوستی کمال بود۔
۶۲	آن سلطان العابدین حامی دین متین حضرة سعد الدین کاشغری قدس الله سره العزیز از خلفاے خواجه صاحب نظام الدین رح	ولادت باسعادت وے حضرت بابرکت در کاشغر است که شهرے قدیم است -		وفات آن والا صفات آن مخزن کمالات بتاریخ هفتم ماه جمادی الآخر بسال هشت صد شصت و دو سنه ۸۶۲ بوقوع آمده است	کاشغر		حضرت نظام الدین صاحب رح	نقلست که بارها جناب خواجه کاشغری را حالتی پیدا میشد که هر گاه چشم حضرت بر وے می افتاد شتاب بیهوش میگشت و از خود خبر نمیداشت و اگر کسے محض قریب آمده بحضور حضرة می نشست بلاریب هلاک میشد پس ازینحالت خواجه بخود دیده چند چند ماه در خانه فیض کاشانه خود میماند و برون هرگز نمی آمد تا که جانهای مردمان ضائع نشوند شاذ و نادر اگر برون آمدے باشارت میفرمود که کسے نزد من نیاید تا وقتیکه آن حالت پر خطرت میماند الغرض حضرت سعد الدین اسرارے بود از انوار و اسرارهای آلهی که الله جل شانه ایشانرا آیتے از آیات خود پیدا فرموده است
۶۳	آن صاحب گزیده بزرگان عظام مولانا حضرت خواجه نظام خاموش قدس سره	ولادت حضرت والا درجت بلند همت		وفات ذات مظهر فتوحات بسال هشت صد و چار سنه ۸۶۴ بوقوع آمده			حضرت خواجه نظام الدین	نقلست که حضرت خواجه نظام الاسلام ذو الکرام مردے بود کمال عابد و زاهد و متوکل ماسوائے الله که بر غیر هرگز تکیه چیزی نمی داشت و بخدمت عالیجد رحمت سید قاسم ابویزید پورانی و خواجه زین الدین صاحب صحبتے کمال میداشت و نیز در علوم ظاهری باطنی صاحب مدارج و مراتب صاحب مناصب مدرجه علی بود
۶۴	آن صاحب الجود والحیا خواجه بونصر پارسا ملقب بلقب نصیر الدین و حافظ الدین فرزند و خلیفه خواجه محمد پارسا قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت		وفات آن عالی ذات مظهر عنایات بسال هشت صد شصت و پنج سنه ۸۶۵ چون باخدا پیوسته شد زین سبب تاریخ گشته	والد ماجد خود		والد ماجد خود	نقلست که حضرت خواجه بونصر پارسا عالمے متبحر بود اگر در علوم او را بحری بیکران گفته آید شایان و بایان است عقل وی حضرت بے انتها بود نوشته اند که عالمی بان شان و شوکت که اگر کسی از وی مسئله شرعی میپرسید بلا فرصت او جواب باصواب گفتے بعده ملاحظه کتاب کردے بهمان تصور بودے چنانچه امل بار گفتے و ما هر کتب ها چنان بودے که صفحه صفحه و سطر سطر یاد داشتے عباراتیکه بضرورت می نوشتے گاهی حاجت نظر ثانی نشدی شاعرے بودند بنظیر ثانی بیدل که یک یک بیت او را در بیبها گفتن شایان است و مسائل بلا تامل جواب دادن حضرت گویا کرامات وے بود و از شعر وے برای نمونه نوشته آید شعر صبوری دور ز خرسندی نکو بین باش و نیکو ظن + که در این چار چیز آید کلید شادمانیها +

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	تعمیر مزار	بادشاہے	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۶۵	آن بزرگ سترگ باسعادت مندی حضرت شہاب الدین جندی اصل نام وی احمد از اکبر خلفائی واحبائی خواجہ کاشغری بودند قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در جند است۔		وفات آن موالصفات بابرکات فیاض بے نہایات بسال ہشت صد ہشتاد و پنج ۸۸۵ھ بوقوع آمدہ	جند		حضرت سعد الدین صاحب	نقل است از والد ماجد حضرت شہاب الدین احمد کہ میفرمود کہ شبی در واقعہ خواب خود را بر کوہ سینا استادہ دیدم وناگاہ شیخ الاسلام حضرت احمد جام صاحب ازدور پیدا شدند پیشتر رفتم والسلام علیکم گفتم خود بخود فرمودند کہ در خانہ شما فرزندی سعید متولد خواہد شد او را بنام احمد موسوم کنی پس چون خالق مخلوقات فرزندم داد حسب فرمان حضرت احمد جام صاحب نام وے احمد نہادم بفر ایام خردی آثار بزرگی در ناصیہ خوب نصیب وے آثار بزرگی پیدا بودند وچون بسن شباب رسید در علوم ظاہری عالمی متبحر شد من بعد بجذبہ جاذب حقیقی بخدمت مولانا خواجہ سعد الدین کاشغری رسید از انجا کہ سعادت یار وبخت بیدار بود مرید بارادت گردید کامل ومکمل شد و بمراتب اعلی وبالا گردید ورسید آنجا
۶۶	آن بخت بیدار بادین وایمان مسلم حضرت جناب قاسم از یاران بسعادت عظیم ومحبان صمیم خواجہ خدا آگاہ حضرت عبید اللہ احرار بود قدس سرہ	ولادت باسعادت آن دریائے رحمت ابر عنایت سعید وسعادت مند در سمرقند بود		وفات آن مظہر مظہر فیض وعنایات مصدر فیوضات بسال ہشت صد نود بود سنہ ۸۹۰ بگو سرور بسال ارتحالش یکی ضامن گر مخدوم قاسم ۸۹۱ بتاریخ ششم ماہ ذوالحجہ	سمرقند		حضرت عبید اللہ احرار رح	نقلست کہ خواجہ قاسم از یاران باوقار ومحبان نامدار از خواجہ عبید اللہ احرار است چون قابل بکار گردید بکار باغبانی وخبرداری زراعت حضرت خواجہ [illegible] کہ روزے حضرت قاسم بخدمت پیر روشن ضمیر خود حاضر شدہ عرض کرد کہ قبلہ تمیز در درگاہ آنجناب میخواہد کہ جان خود از صدق دل وجان بر حضور انور قربان فرمایند شیخ فرمود این کار مکن کہ عیال واطفال بسیار داری در فوت تو خوار وتہبا خواہند شد بعرض پرداخت قبلہ ہرچہ شدنی شد الکنون ہیچ کارہ نماند پس بخانہ رفتہ بیمار گردید سی وپنج ایام در بیماری بماند آخر الامر چون درین جہان قیام نیست ہر کہ آمد مرورش ضرور القصہ آن بندۂ خدا فوت گردید۔ انا للہ الخ
۶۷	آن عامل ذکر سری وجہری خواجہ علاء الدین ابہری اصل نام نامی محمد ابن موفق خلیفہ نامور خواجہ سعد الدین قدس اللہ سرہ العزیز ونور مرقدہ	ولادت باسعادت حضرت صاحب ممدوح از قصبات کرمان / عملے است۔		وفات آن فیض بخش مظہر فیوضات پانزدہم ماہ جمادی الثانی بسالے ہشت صد نود ودو سنہ ۸۹۲ بوقوع آمدہ خواستم تاریخ سال رحلتش ۸۹۲ عقل دعا اندیشہ گفتا پیر رفت	ہراتغبہ		حضرت سعد الدین رح	نقلست کہ در ابتدائی عمر بتحصیل علوم ظاہری شغلے داشت فارغ التحصیل شدہ مدتے بکار تعلیم طالبان صورے ماند روزے جذبہ عشق آلہی در دل وی غالب شد بدل اندیشہ کرد کہ دین ودنیا یکجا جمع نمی شوند مناسب کہ از تعلیم علم ظاہری ترک بس غنیمت است آخر از خانہ ومدرسہ بدامن کوہ رفتہ مجذوب بود ونجم عمر بجای نشستہ آن ہم خود بخود در اثر ترک دنیا وما فیہا مر التحریک نمود بخدمت حضرت مرشد خود مشرف شدہ مرید گشت ودر ایام معدودہ کامل واکمل شد نقل است روزے خواجہ علاء الدین در مکہ شریف بخدمت عبد الکبیر مجاور آنجا بود ودر انجا بسیار سادات عظام واولیا کرام وعلمائے ذوالاحتشام موجود بودند وگفتگو در علم طریقت شروع بود ملائی خشک مزاج در میان آمدہ کلام شبہات آمیز وتعرض انگیز گفت اول خواجہ بارہا منع فرمود وآن نماند از دست سخنان ناہموار آغاز کرد خواجہ ناراض شدہ بکمال ہیبت درو نظر کردہ باواز بلند فرمود بگو چہ شبہہ وتعرض داری آن نظر نبود بلکہ سیف قاطع بود
۶۸	آن برہان العارفین حقانی خواجہ برہان الدین ختلانی از خلفائے اکبر واحبائے نامور خواجہ عبید اللہ احرار حضرت عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت مبارک عالیجناب در ختلان بود		وفات آن والاصفات مخزن فیوضات معدن کمالات وکرامات بسال ہشت صد نود وسہ سنہ ۸۹۳ بوقوع آمدہ	در ترکستان ملازمان		حضرت خواجہ احرار رض واللہ اعلم	نقلست کہ خواجہ برہان الدین بعد حصول علوم ظاہری چہل سال کامل بحضور فیض خواجہ احرار مرشد ارشد خود در ریاضت وعبادت وخدا طلبی موجود ومصروف ماند کامل واکمل بزرگے اجل گشت وچون خواجہ احرار با بادشاہ ترکستان رفت چہار مغل سالار وچہل ہزار از یک سہ ہزار بت پرست بودند اکثر مسلمان شدند خواجہ نیز معہ لشکر احرار بود نقل است کہ لشکر کفار بہ بی برسر احمد شاہ بادشاہ تاخت کردند ولشکر بادشاہ پنجم حصہ آن لشکر بود وتاب مقابلہ نیاوردہ بخدمت خواجہ احرار رو کرد خواجہ احرار خواجہ برہان الدین را فرمود کہ برود حجرہ نشستہ بحالت خلوت توجہ تسخیر این جماعت برگمارتا وقتیکہ تمام وکمال لشکر تابع اسلام شود نزد ما نیائی خود نیز در مراقبہ نشستند روز دوم لشکر معاندان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	ایضاً	ایضاً	″	ایضاً	″	″	″	گروه گروه وجوق جوق بخدمت خواجه آمده داخل اسلام شدند مال غنیمت که نزد ایشان بود که بهر کس واپس دادند چون تمام لشکر مسلمان شد در امورات شرعیه واقف کرده ارشاد و تسلی [illegible] فرمودند
۶۹	آن کامل و مکمل [illegible] خواجه جعفر خلیفه خواجه احرار	ولادت حضرت نواح سمرقند است		وفات آن واصل الاصفیا بسال هشت صد نود و سه ۸۹۳ سنه	سمرقند		خواجه احرار	نقلست که حضرت شیخ جعفر در علوم ظاهری و باطنی بی بدل و بی نظیر بود بعد وفات والد ماجد خود بر مسند مشیخت نشسته هزارها طالبان را که طلب بودند بخدا رسانید و در حال خود بیحد مستغرق میماندند و در هر نماز بغیر شام قرائت طویل میخواندند
۷۰	آن دریای رحمت بیکران حضرت محمد اکبر معروف خواجه کلان	ولادت حضرت بابرکت در کاشغر بود۔		وفات آن واصل الاصفات بسال هشت صد نود و چهار ۸۹۴ سنه	کاشغر		[illegible] الدین	نقلست که خواجه محمد اکبر فرزند خواجه سعد الدین کاشغری در علوم صوری و معنوی لاثانی بودند نهایت عابد و زاهد و مجاهد و متوکل و متورع و متشرع کار شدند بعد وصال باکمال والد ماجد خود بر جادهٔ مشیخت نشسته خوبی [illegible] شدند۔
۷۱	آن سلطان العارفین قدوة السالکین حضرت خواجه ناصر الدین عبید الله ابن شیخ محمود ابن شیخ شهاب الدین احرار نقشبندی که از اولاد امجاد خواجه محمد باقی صاحب بغدادی اند و از طرف والدهٔ ماجده بشیخ عمر باغستانی که وی از اولاد امجاد حضرت عبد الله ابن امیر المؤمنین امیر عمر رضی الله تعالی هستند قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت آن دریای رحمت در ماه رمضان بسال هشت صد و شش سنه ۸۰۶ فائده از خواجه بهاء الدین نقشبند و قاسم انوار و خواجه شرف الدین خاموش و خواجه سراج الدین وغیره فیض گرفتند اما تکمیل و تکمیل معارج یافتن از خواجه یعقوب چرخی ثبوت است۔		وفات آن عالی ذات بابرکات مصدر فیوضات غرهٔ رمضان شریف بسال ۸۹۵ سنه بیمار شدند و بروز شنبه تاریخ بیست و نهم ماه ربیع الاول بسال مذکور یعنی هشت صد نود و پنج ۸۹۵ سنه بجوار حق پیوستند هشتاد و نه ایام بیمار ماندند و هر چه کشیدند که شدائد مصائب معارج بزرگان است	مزار [illegible] است		حضرت یعقوب چرخی صاحب	نقلست که چون حضرت بابرکت بعالم اسباب تشریف شریف آوردند چهل روز کامل بساعت افطار شیر مادر مطهر خود نگرفتند نقل است که بارها سلطان محمود بادشاه بلشکر جرار بر سر احمد شاه بادشاه هرات خود باراده پرخاش آمده نامراد بازگشت گاهی غالب نگردید چرا که احمد شاه بادشاه از مریدان و غلامان ذات شیخ بود نقل است که باری امیری بخدمت خواجه آمده عرض نمود که از مدت مدید غلام اخیر لاسن مفقود الخبر است و در دیار امصار تلاش وی نموده شد هرگز نشان وی پیدا نیست حالانکه مدار خانه ام بموجودگی وی است خواجه وی را جواب داد که غلام تو فلان قریه موجود است از انجا تلاش کنید امیر تعرض پرداخت که آنجا تلاش کردیم موجود نیست امیر مذکور که آنجا کسی غلام این غلام موجود نیست آخر حضرت عبد الله رحمة الله علیه بار بار فرمود مباش ترا گفتم که آنجا است چون در ان موضع رفتند غلام موجود بود یافتند مالکش از چگونگی حال پرسید آن گفت ازین ملک محض بمنزل دور و دراز بودم نزدیک یکی شخص متمول بودم که آن شخص مرا برای خریدن چیزی به بازار فرستاد و در ان بازار شخصی آمده به همت بزرگی مرا درینجا رسانید و بسلامت رسیدم و بعد از ایام ذات شیخ را دیده گفت که مرا این صاحب آورده بود آنرا بخوبی شناخت کردم و معترف شدم و اقرار کردم که ضرور همین شیخ بود۔
۷۲	آن جناب گرامی و عظامی حضرت مولانا جامی اصل نام نامی عبد الرحمن و لقب عماد الدین نور الدین فرزند ارجمند کامین در اصفهان غلام بود رحمة الله علیه و حضرت صاحب معارج بلند و مراتب ارجمند	ولادت باسعادت حضرت در خرجرد جام تاریخ سیوم ماه شوال بسال هشت صد و هفت دو بوقت عشا ۸۱۷ سنه فرزندان صفی الدین و ضیاء الدین و ظهیر الدین و چهارم غیره		وفات آن واصل الاصفات مظهر فیوضات تاریخ هژدهم ماه محرم الحرام روز جمعه بسال هشت صد نود و هشت ۸۹۸ سنه بوقوع آمده فائده مولانا صاحب به شاه نجف و کربلا معلی و بیت المقدس و دیگر بسیار بسیار متبرک جا رفتند و حج ادا نمودند	خیابان	مرزا حسین	حضرت خواجه صاحب عبید الله احرار	نقلست که حضرت فرزند شیخ نظام الدین احمد غلامی که اول در اصفهان بودند بعده در خرجرد جام سکونت ورزیدند حضرت ایشان بچند واسطه در نسبت آبائی بحضرت امام محمد شیبانی دوست ربانی میرسند و مولانا جامی با سراره السامی از خردسالی نیک نصیب بودند که اول از بلوغت حفظ قرآن کریم نمودند چون از علوم ظاهری صرف نحو منطق و تفسیر و حدیث و فقه وغیره فارغ شدند مدتی درس گفتند اما جاذب حقیقی اول بخدمت سعد الدین کاشغری برد ازان بخدمت خواجه احرار رحمة الله علیه شده تکمیل معارج و مراتب نمود اما در میان بخدمت خواجه فخر الدین و برهان الدین و جلال الدین و شرف الدین ماندند چون کامل شدند بحرمین شریفین رفت لاکن در راه از زیارات بزرگان دین چنانچه در نشاپور و سبزوار و در بغداد شریف مشرف گشت مستفید و مستفیض شد و عاشق جناب رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم بود و هر سال مشرف بزیارت اقدس میشد و بوقت والیسی بر در اطهر روضه مطهر رفته باین کلام عرض مینمود یا سیدی و مولای و ملجای و ماوای بوطن میروم چه فرمائی از اندرون بارگاه جناب اقدس ارشاد شد بسلامت بروی و باز آئی اما اخیری سال [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	بود قدس الله سره العزیز	معلوم نشد		نموده مستفید و مستفیض شدند و اضح میشود که در ربع مسکون رفته زیارات بزرگان نمودند۔	〃	〃	〃	خیار ارشاد شد که سال وصال بود و کتب مصنفه جناب بسیار اند حاجت تحریر نیست ولی کامل بودند چنانچه نقل است که از شتران حضرت جامی شخصے شتر خرید زیر بار گران داشته بمرد و باز آمد مجدداً مولانا سخنان ناسزا و ناهموار گفته ثمن باز طلب کرد حضرت یکدو بار بر تیز تیز دیده ناراض شده فرمودند منتقم حقیقی خداست عزوجل آخر تاب نیاورد در زمین افتاد و بمرد و باقی کرامات حضرت بسیار اند مگر درین تنگ جای گنجایش نیست و حضرت از خواجه سعدالدین کاشغری چهار فرزند سیداً شست
۷۳	آن سعید و رشید از روز ازل حضرت سیدنا سید عبدالاول که از محبان مخلص و اخص و داماد خواجه احرار بود	ولادت آنحضرت بابرکت سید سردار در نیشاپور بود۔		وفات آن والا صفات مصدر فیوضات بتاریخ اوائل ماه ذوالحجه بسال نهصد سنه ۹۰۰ھ	سمرقند		حضرت خواجه احرار صاحب	نقلست که حضرت ایشان از نیشاپور بملازمت حضرت خواجه احرار صاحب در ماورا آمدند و مشرف به بیعت شدند و هفت سال کامل بخدمت حضرت مرشد ارشد خود هفت سال ماندند و در زهد و تعبد و تجاهد کوشش فرمودند و به مرتبه کامل و اکمل شدند و حضرت جناب احرار صاحب و صاحب را در هر امور عمده دانسته بدامادی قبول فرمود الغرض شاه صاحب کامل بودند
۷۴	آن زبدة الواصلین و عمدة الفاضلین خواجه شمس الدین محمد روجی صاحب از خلفای اکبر و احباے نامور خواجه سعدالدین کاشغری و از فیض یافتگان مولانا جامی قدس الله سره العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت بابرکت شب برات چهاردهم ماه شعبان سال هشت صد بیست سنه ۸۲۰ھ بصدور آمد	۸۴ سال	وفات آن جامع کمالات اول وقت روز شنبه بتاریخ شانزدهم ماه رمضان شریف یا هفدهم ماه مذکور بسال نهصد چهار سنه ۹۰۴ھ بوقوع آمده است۔	خیابان [illegible]		حضرت خواجه سعدالدین صاحب رح	نقلست که جناب خواجه صاحب در همگی اصناف بزرگی بزرگی مدارج عالیه و مراتب جلیه سید اشت ولی کامل و اکمل و متوکل بدرجه اول نوشته اند که باری سه روز کامل خواجه شمس الدین طعامی بسیر ننمود آتش فاقه بر وی حضرت غالب آمد خواست که از احاطه مسجد شریف قدم برون نهاد تا که تدارک و تلاشی طعام کند ناگاه تفے آواز در داد که حیف صد حیف محبت شما که دم دوستی میزنی بدرگاه حق صرف برائے چند لقمه طعام بدر دروازه غیر میروی تا که آن دم محبت را عوض وی فروخت کنی چون شنید نشست و طمانچه بر روی خود زد و گفت ای نفس اماره بجایه فریب اندازی پس همانوقت شخصے واقف مبارک شکل خوانچه لبا عمده و سفید پر طعام آورده پیش آن درویش فرخنده کیش نهاد غالب است که خضر علیه السلام بودند پس آن طعام نورانی سیر سیر خورد و بعد ازان بخدمت پیر روشن ضمیر آنحضرت شده فرمود شمس الدین هر چه از غیب است عیب است خواجه شمس الدین زیارت رسول الثقلین بخواب بارها کرد
۷۵	آن محبوب بکبر باشهید بے ریا حضرت خواجه یحیی فرزند ارجمند حضرت مولانا خواجه عبیدالله صاحب احرار و ذات شیخ پدر والا قدر خود را نهایت عزیز بود قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت و الا درجت مطلع فیض و رحمت در سمرقند نوشته اند۔		شهادت آن شهید رشید و حمید سعید تاریخ یازدهم ماه محرم الحرام بسال نهصد و شش سنه ۹۰۶ھ بوقوع آمده است خلیفه ایشان خواجه محمد فرزند سیوم گشت	سمرقند	شاه بیگ مغل	حضرت والد ماجد خود۔	نقلست که جناب خواجه یحیی صاحب در علم ظاهری و باطنی طاق و شهره آفاق بود و در کمالات و کرامات نیز ثانی نداشت اما پیش تقدیر قادر تدبیر سر بکف نهاده که چه وقت طلب سفر باید نوشته اند که چون مرزا شاه بیگ بر سمرقند استیلا یافت باغوای مردم شیعه که دشمن دین محمدی هستند و برائے نام خود را اهل اسلام میگویانند خواجه را از پیشگاه بادشاه مذکور الصدر مواخذه گردید از انجا که بادشاه خفیه در تحقیقات بود خواجه را بیگناه قرار داده مصاحبات البیت و غیره را ممنوع لاکن حکم رفتن خراسان نیز داد چون خواجه سه فرزندان و همگی اسباب بجانب خراسان شد مردمان گرانکش بدنبال خواجه رفته قریب قریه کسراب مضافات تاشکند شهید کردند خواجه محمد باقی و محمد ذکریا فرزندان حضرت نیز شهید شدند
۷۶	آن شهباز میدان عین الیقین حضرت خواجه اسمعیل ترکینی که یکی از اصحاب عزیز و احباب والا تمیز خواجه احرار	ولادت باسعادت حضرت بابرکت نواح سمرقند بود که آن قریه معروف و مشهور است		وفات آن والا صفات در سفر حجاز بسال نهصد و هشت سنه ۹۰۸ھ بوقوع آمده است بجنه العلوم	حرمین شریفین		حضرت عبیدالله احرار۔	نقلست که خواجه اسماعیل مرد بزرگ و قوی هیکل و حاضر باش بخدمت خواجه احرار بود نوشته اند که چون خواجه اسماعیل ترکینی از هرات برای بیعت شدن جانب سمرقند روانه شد خواجه احرار والا تبار بنور معرفت دانسته خادمان درگاه را فرمود که شخصے مولوی قابل کار باوقار بطرف ما مے آید آخر بعد چند ایام مولانا اسمعیل بخدمت احرار صاحب حاضر شد آنوقت بدست حضرت خواجه اسماعیل صاحب خوش شکور بود جناب خواجه عبیدالله بطرف حضرت خیابان تصرف فرمود که خوشه انگور ذکر از

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہی	مرشد وارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	بود و نام والد ماجد ایشان خواجہ سیف الدین مناری تاشکندی بود نور اللہ مرقدہ	″		نشد کہ بکدام جا مدفن ایشان حضرت موجود است۔	″		″	دست وے در امتاد و سکر و بیہوشی بران غالب گردید چون بہوش آمد بیعت شدہ مستفید و مستفیض گردید و بکمال رسید در ملازمت خواجہ احرار چہار محمد اسمٰعیل بودند از ہر یک بجائے خود نامزد بود محمد اسمٰعیل فرکیتی و محمد اسمٰعیل قری و محمد اسمٰعیل تاشکندی و محمد اسمٰعیل ثالث الغرض ہر چہار حضرات صاحب بزرگی و کمالات بودند و فیضیاب شدہ جہانرا بہرہ یاب کردند۔
٧٧	آن گل گلزار نجیبتین خرم سید حسن کہ از محبان و مخلصان خواجہ احرار بودند و از خاندان عظام سادات کرام قدس سرہ	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت بلبل شاخسار سیادت است۔		وفات آن والا صفات ذات اقدس بسال نہصد و نہ ۹۰۹ سنہ بوقوع آمدہ است۔	سمرقند		حضرت خواجہ عبید اللہ قدس سرہ	نقلست کہ جناب سیادت و نقابت مآب ہنوز پنج سالہ نبودند کہ والدش بزرگوار والاتبار از دار فانی بعالم جاودانی رحلت فرمود و والدہ ماجدہ اش بخورد سالی بخدمت آن پیر روشن ضمیر برد۔ آنوقت ظرف شہد پیش حضرت خواجہ صاحب نہادہ بودند فرمودند ای صاحبزادہ چہ نام داری جواب داد عسل نام دارم ذات شیخ فرمود و متبسم گردید کہ از شہد یعنی عسل شیرین تر خواہی بود پس چنان شد کہ کلام حضرت نہایت شیرین اثر میداشت نہایت کامل و اکمل شدند
٧٨	آن در زمانہ خود امام الاتقیا حضرت خواجہ خواجگان فرزند سعید و نخستین حضرت خواجہ عبید اللہ صاحب احرار بودند در توکل و ورع و تقوے بینظیر و بے بدل بود قدس سرہ	ولادت باسعادت و بابرکت آن جامع کمالات صوری و معنوی در سمرقند بود		وفات آن والا صفات مظہر کرم و عنایات مصدر رحم و شفقت بے نمایات بسال نہصد و یازدہ ۹۱۱ سنہ بوقوع آمدہ	سمرقند که شهر بزرگ و عظیم است		حضرت خواجہ عبید اللہ احرار صاحب رح	نقلست کہ حضرت خواجہ خواجگان عالم علوم شریعت و طریقت و حقیقت بودہ و وقف از مواہبات ظاہری و باطنی والد ماجد خود می بود بلکہ حضرت خواجہ احرار والاتبار ویرا از اولاد امجاد زیادہ عزیز میداشت اما این حکمت را خدا واقف کہ فیما بین ایشان و خواجہ یحیی فرزند ثانی کدورتے بیشمار بود ازین سبب خواجہ خواجگان در موضع درسین علیحدہ سکونت میداشت و چون وے بخدمت والد ماجد می آمد و حضرت باستقبال فرزند خود بقدر یک فرسنگ تشریف شریف میبرد و خواجہ خواجگان داماد سید تقی الدین بود و از بطن بی بی صبیہ سید موصوف کہ از کرمان بود شش پسر والا گہر و دو معصومہ سعیدہ بودند و بعد وفات آن خاتون خواجہ خواجگان صبیہ خواجہ محمد نظام الدین کہ از اولاد امجاد مصنف ہدایہ بود بنکاح کردند و از شکم آن بیبی پرعصمت خواجہ عبد الشہید و خواجہ عبد العلیم و دو صبیہ دیگر بودند الغرض خواجگان در زمانہ خود زاہد و عابد و مجاہد و صاحب ریاضت و کمالیت و کرامات و خوش خلق بود رحمۃ اللہ
٧٩	آن بزرگے عظیم الشان و عابد حضرت خواجہ احمد زاہد خلیفہ برگزیدہ خواجہ احرار صاحب قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت حضرت بابرکت در شہر تاشکند بود کہ شہرے عظیم است۔		وفات آن جامع کمالات والا صفات بسال نہصد یازدہ ۹۱۱ سنہ بوقوع آمد۔ از خزینہ سال ترحیلش بسرور عیان زاہد دین رحمۃ اللہ علیہ ۹۱۱	تاشکند		حضرت عبید اللہ احرار صاحب رح	نقلست کہ حضرت احمد زاہد صاحب از عاشقان جانباز و محبان سرفراز و خلفاے ممتاز حضرت غریب نواز والاتبار خواجہ عبید اللہ احرار بود در ورع و تقوے و توکل علے اللہ بحدے بودہ کہ عرصہ شتی سال کامل پہلو برزمین نہادہ و نخفتہ آنچہ حق عبادت بود بجا آورد و خواجہ احرار صاحب بحق وے گفت کہ خواجہ احمد زاہد اسم با مسمی است کہ زہد و تعبد در ازل بنام وے نوشتند و اکثر بوقت عبادت مصلا خود بر خس و خار میگسترد کہ خواب نگیرد و در خانہ رسن در گلو خود انداختہ ثانی طرف بسقف خانہ بستہ عبادت میکرد تاکہ خواب غفلت را مانع باشد آنحضرت باتباع سنت بحدے خیال داشت کہ از بدع خود را نگاہ میداشت۔
٨٠	آن برگزیدہ بزرگان قاضی حضرت مولانا محمد قاضی کہ از احبائے نامدار و خلفائے اصحاب باوقار خواجہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت سعادت مند از ملی نواح سمرقند۔		وفات آن والا صفات مصدر توجہات بغایات بسال نہصد یازدہ یا دوازدہ سنہ ۹۱۱ یا	سمرقند		حضرت خواجہ احرار صاحب	نقلست کہ قاضی صاحب از محبان اکبر و مخلصان نامور نامدار حضرت عبید اللہ احرار است چندے منجانب سلطان وقت مامور بعہدہ قضا بود چون جاذب حقیقی بخود کشید عہدہ قضا ط برضا داد یعنی از عہدہ مذکور تارک شدہ بزمرہ درویشان پیوست و بحضور حضرت مرشد ارشد خود مشرف شدہ بیعت نمود مرید با ارادت گردید از محبان و منظوران و مقبولان گشت کار ارادت وے بحدے درگذشت کہ دوازدہ سال بخدمت مرشد ارشد خود ماندہ خدمتگذاری

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار موقعه	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	احرار بوده قدس سره العزیز	″		بسال رحلت آن قاضی دین ۹۲۰ یا ۹۱۲ھ بگو قاضی بخوان محمد احرار				وفرمان برداری بجا آورد وسلسلة العارفین در ملفوظات والاصفات مرشد خود گفت خود بندگی عالی همت گشت گویا جوی بود نهر شد فزیاده شده دریا شد وآمیزه بحر گردید آینده چه گویم وچه نویسم که هرکس بجائی خود دانا است
۸۱	آن مرحوم ومغفور ازجناب باری حضرت خواجه عبد الغفور لاری مشهور لقب وی صاحب رضی الدین که از اولاد امجاد حضرت عباده انصاری صحابی رسول الثقلین بود قدس سره	ولادت باسعادت آن بلبل گلستان فصاحت وبلاغت ونغمه پیرای بوستان کمالیت ودیانت در قصبه لار بود از قصبات مشهور ترین۔		وفات آن جامع کمالات وصفات عالی متعالی بتاریخ پنجم ماه شعبان روز یکشنبه بسال نهصد ودوازده سنه ۹۱۲ از خزینة الاصفیا هم جناب خواجه لاری بگو نیز عارف پیر حق لاری آن بخوان ۹۱۲	لار	•	مولانا جامی علیہ الرحمة	نقلست که حضرت بابرکت جناب لاری صاحب ازجناب مولانا خواجه عبد الرحمان جامی صاحب علوم هر اصناف صرف نحو منطق اصولی فروعی وغیره حاصل ومرید بارادت جناب ایشان ذیشان است واز اولاد امجاد سعد عباده صحابی که سردار قوم قبیله معروف خزرج بود واسم شریف باتوصیف حضرت مولانا عبد الغفور صاحب برای دفع جن وپری نهایت مؤثر است که اگر کسی را سایه جن وپری غالب باشد وچند بار اسم شریف آن شریف ازلی گرفته بگوش آن مغلوب بدمد الله تعالی جل شانه وعم نواله برکت آن بند صحت کلی حاصل میفرماید وحضرت مولانا جامی بطرف ایشان اشاره کرده میفرمودند که یک مرید بارادات از هزار بهتر است بیت آنجا که مرغ دانش وبینش بود شکاری اباز است تیز رفتار عبد الغفور لاری
۸۲	آن موصوف باوصاف ارجمندی خواجه علی تاشکندی از قدمای اصحاب واحباب خلیفه عالیجناب خواجه احرار والا ابرار تابانست	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت والادرجت در تاشکند بود۔		وفات آن والاصفات مظهر تفضلات جامع کمالات بسال نهصد چهارده سنه ۹۱۴ بوقوع آمده	سمرقندی		حضرت خواجه احرار صاحب	نقلست که حضرت بابرکت خواجه علی تاشکندی مرد بسیار مستعد صاحب استعداد وزاهد عابد ومجاهد بود اکثر مجاهده وحضرت دربر ده کاشتکاری ونگهبانی آن کار من کل الوجوهات بودو مدتی بکار انصرامی وانجامی لنگر شریف ماند چون دیگ همت وقابل لوازمات بزرگی شد جناب مرشد ارشد وحضرت بیک جوش کرامت وی را پخته وکامل ومکمل گردانید۔
۸۳	آن زبدة السالکین حضرت خواجه نور الحق والدین یعنی خواجه نور الدین تاشکندی که محب ومقبول نظر خواجه احرار بود قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت والادرجت در تاشکند بود۔		وفات والاصفات آن مظهر فیوضات مصدر مکارم وعنایات بنعامات بسال نهصد وهفده سنه ۹۱۷ھ۔	تاشکند	•	حضرت خواجه احرار صاحب رحمة الله	نقلست که خواجه نور الدین در مبادی الحال پسری صاحب جمال بود روزی بیرون از شهر برای سیر وتماشای اصناف عجائبات میرفت اتفاقاً گذر ایشان حضرت بسوی خانقاه الاجاه حضرت خواجه احرار والا تبار افتاد خواجه صاحب در آنوقت بگفتن وعظ مصروف بودند سخن در عشق ومحبت الهی بود جل شانه عم نواله سخنان خواجه در وی چنان تاثیر کرد ودل محبت منزل وی چنان در عشق ومحبت مولا خود راغب ومائل گردید که بمجرد شنیدن الفاظ مبارک گریه زاری بسیار وبیشماری در آن حضرت جاری گشت پس بعد فراغ وعظ بحضور مشرف شده مرید شده کامل ومکمل گشت تا آن مدارج ومراتب ومناصب رشد رسید که چه گفته آید
۸۴	آن احسن الاعمال فرخنده خو ومبارک رو حضرت خواجه هندو ترکستانی که از نامدار خلفاء وباوقار احباب خواجه احرار بود رح	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت در ترکستان بود۔		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات مخزن کمالات بسال نهصد وبیست ویک سنه ۹۲۱ بوقوع آمده	ترکستان		حضرت خواجه عبید الله صاحب احرار	نقلست که ذات خواجه صاحب از احباب نامدار وخلفای صاحب وقار حضرت احرار بوده وی سیاهی بود زنگی از شیخ زادگان والاشان ترکستان که خواجه احرار صاحب را بوی کمال غور ومهربانی بود وکارش بکمال رسیده بود روزی حضرت خواجه در صحرا میرفت دید که خواجه هندو در هوا پرواز میکند یعنی پرواز کرده میرود پس خواجه احرار را این کار وی پسند نیامد حقیقت باطنی وی را سلب کردند واو از هوا بر زمین چنان افتاد که چنانچه سنگ از بلندی بزیر می افتد واعقای وی خرد خورد شدند اول زاری کرد منظور نشد بعده گفت اگر بزرگی مرا باز دهید بهتر ورنه قتل نمایم آخر احرار بعث زاری وی
۸۵	آن دریای رحمت ملام جاری خواجه محمد عبید الله مشهور مولانازاده تراری علیه رحمة الله الباری	ولادت حضرت بابرکت در موضع ترار که نام موضع گفته اند۔		وفات آن عالی ذات مصدر توجهات بسال نهصد وبیست وچهار سنه ۹۲۴ بوقوع آمد	[illegible]		حضرت خواجه احرار	نقلست که روزی خواجه عبد الله تراری را استغراق عظیم روی داد پس از خود غائب گردید که هر چند تحریک میدادند حاضر نمیشد ناگاه نگاه خواجه بدان طرف افتاد ناراض شد فرمود که چرا بی ادبی میکنید در اینو ملا مولانا بجا مشرف است که آگاهی از کونین ندارد وگفته اند که خواجه اول در خاندان عشقیان بیعت شد وکشود کاری نگردید خواست که استخاره کرده بیعت باز شود پس استخاره نمود در خواب دید

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	اگرچه اول در معامله کشود کاری گره افتاد آخر ولی کامل گردید۔	″		اکثر مدت بشام ماند آخر در دمشق فوت شد	″	″	″	که عشقیان و خواجه احرار فیما بین همدیگر جنگ میکنند یکی گوید شیخ عبدالله مرید ماست و خواجه احرار بطرف خود میکشد آخر خواجه احرار غالب آمد چون بامداد شیخ عبدالله بخدمت خواجه احرار رفته خواجه احرار صاحب فرمود بسم الله بیا بیعت شوید بیعت گردید و آنچه حق کمالیت بود کمال گردید چه بالا رسید
۸۶	آن رسیده بمراتب بالا بیشماری حضرت خواجه ناصرالدین اتراری برادر خواجه محمد عبدالله قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت بابرکت در اترار که از ترکستان اند۔		وفات آن جامع کمالات ظاهر و باطن بسال نهصد و بیست ۹۲۰ هجری بوقوع آمده۔	سمرقند		خواجه احرار صاحب بوده	نقلست که ایشان حضرت برادر خورد خواجه محمد عبدالله اتراری همراه برادر کلان خود بخدمت خواجه احرار صاحب مشرف شده بیعت و بعد چند عبادت و ریاضت کامل گشت نوشته اند که مسمی میر جمال منکر جناب خواجه احرار بود روزی خواجه ناصرالدین و میر مذکور را در مجلسی اتفاق باهمی افتاد و بر خواجه ناصرالدین زبان تشنیع برکشاد و در حق خواجه احرار سخنان ناهموار گفته نیز بیان کرد که چند مجلس احرار بنگ خفیه خوردم ندانست که این قلندر است از حلوا و غیره حاضر آورد و خوشامد نمود پس خواجه ناصرالدین دعا خواست که این قلندر بد سیر در مجلس خواجه احرار رفته سزا یابد بهمان روز نامبرده در مجلس خواجه احرار دخفیه از خواجه بنگ در دهان نهاد چنان در دهان وی بنگ بسته و اضطراب کرد که آخر بهمان مرض بمرد و سزا یافت
۸۷	آن مشهور و معروف علیه حضرت خواجه محمد زاهد که در علوم ظاهری و باطنی کامل و مکمل بوده قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در وخش بود		وفات آن مصدر مکارم و عنایات بتاریخ غره ماه ربیع الاول بسال نهصد سی و شش ۹۳۶ سنه	وخش		حضرت خواجه احرار صاحب بوده	نقلست که خواجه محمد زاهد از خویشان خواجه یعقوب چرخی است مدتی مرید در زهد و تعبد و تجهد مشغول و معروف ماند آخر باشارت غیبی برای بیعت بخدمت خواجه احرار صاحب روانه از خانه گردید هنوز براه بود که خواجه احرار را آمدن وی و نور معرفت معلوم گشت سوار شده باستقبال وی رفتند و براه ملاقی شدند زیر درختی نشستند بهمان جا خواجه احرار او را بیعت فرموده کامل و مکمل ساخت بحدیکه در اتباع سنت و دریافت و عبادت و دعا نظیر و ثانی نبود
۸۸	آن بنده درگاه ایزد حضرت خواجه درویش محمد که از اصحاب کامل و احباب مکمل خواجه محمد زاهد بود قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت ماه ربیع الاول در جمعه در اسفرار بوده۔		وفات آن والا صفات عالی مدارجات بسال نهصد و هفتاد در سنه [illegible] بوقوع آمده است۔	اسفرار		حضرت محمد زاهد بوده	نقلست که ذات شیخ جامع علوم صوری و معنوی و صاحب جذب و استغراق موصوف و شوق و ذوق و سخا و عطا معروف بود چنانچه اول از بیعت شدن پانزده سال در درد کشی و نفس کشی و عبادت و ریاضت شاغل ماند صاحب روضة الاسلام مینویسد که خواجه درویش محمد مدتی بجلی تفرید و تجرید و بیخور و خواب در ویرانها گذرانید روزی از فاقه شاقه ناچار شده روی بسوی آسمان کرد فی الحال حضرت خضر علیه السلام تشریف آورده فرمود که اگر صبر و قناعت منظور است بخدمت خواجه محمد زاهد که ترا صبر و قناعت بیاموزد پس رفته حاضر شده بتکمیل مدارج و مراتب رسید که نظیرش چه نوشته آید و بعد وصال باکمال مرشد ارشد خود بر مسند رشادت نشسته و صد ها کس را دعوت الحق نموده بحق فائز فرمود۔
۸۹	از روز ازل سعید خواجه عبدالشهید فرزند ارجمند خواجه خواجگان حضرت عبدالله احرار صاحب قدس الله سرهم العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت [illegible] بوده۔		وفات آن جامع کمالات بسال نهصد هشتاد بوقوع آمده از خزینة الاصفیا ۹۸۰ [illegible] سعید۔	معروف [illegible] است۔		والد ماجد خود	نقلست که خلیفه اکبر و معتقد نامور والد بزرگوار صاحب خوارق و کرامت و فضیلت و ثمرات بودند صاحب سفینة الاولیا نویسد که چون خواجه عبدالشهید صاحب متولد شدند والد ماجدش در کنار خود گرفته بخدمت پدر بلندقدر خود و جد امجد این حضرت برد و شان حضرت فرمود ان شاء الله تعالی کامل خواهد بود پس برکت نفس زکی ایشان حضرت بکمال ابدا نمایان گردید باشاره غیبی از وطن مالوفه خود روانه شده بهندوستان تشریف ارزانی کردند و بسیار مدت توطن نمودند بسیار و بیشمار هندوستانیان دست ارادت بدامان حضرت زده کامل و مکمل شدند چون سال نهصد و هشتاد رسید فرمود که حالا وقت رخصت ماست و ماموریم با آنکه مشت استخوان خود را بگورستان بزرگان در سمرقند رسانیم چون تشریف آوردند که ایام منقضی گشتند که جناب فیض مآب حضرت خواجه عبدالشهید صاحب وفات یافت۔

خلاصہ کیفیت	مرشد ارشد	بادشاہ	مدفون مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
نقلست بزرگے عابد و زاہد و مجاہد خداوند ذکر و شغل و کرامت و خوارق و شرافت و عظمت و حشمت و شوکت بود و مدام و مستدام آن بزرگوار و الاتبار خود را از چشمان خلق الله میپوشید و در ستر حالات خود و دولت نہایت میکوشید صاحب روضۃ الاسلام مینویسد که وقتی پیر محمد بادشاہ بافواج دریا امواج بطلب تسخیر سمرقند بر سلطان باقی فرمانروائی سمرقند در آمد و سلطان باقی را تاب مقابله و مجادله و نبود بحضور فیض گنجور خواجه بنیاز مندی تمام پیش آمد و عرض حال خود نمود خواجه خود از شهر برآمد و نزد پیر محمد رفت تا که فیما بین صلح نمایند اما صلح نشد سلطان باقی را ارشاد کرد که اگر توانی از جمله گناہان خاصه از ایذا رسانی جمله خلق الله تائب شوی و در جهان عدل کنی انشاء الله بر دشمن ظفر یابی پس آنچه خواجه فرمود قبول نمود فرمودند ظفر بنام تست نہایت سخت جنگ کردند باوجودیکه لشکر سلطان باقی تنگ در آرد نبود اما باعث تائب شدن فتح یافت۔	حضرت درویش محمد والد خود۔		امکنگ من مضافات سمرقند۔	وفات آن والا صفات معدن فیوضات بیست و نہم ماہ محرم الحرام بسال یکہزار و ہشت ۱۰۰۸ھ بوقوع آمده است ہشت شیخ نہاں وصال او هم عنوان خواجه تقیین اکبر		ولادت با سعادت آنحضرت [illegible] والا در [illegible] بوده	آن مشهور و معروف در بزرگی حضرت مولانا خواجه خواجگی منجمله فرزندان حضرت خواجه درویش محمد که فرزند ارجمند و خلیفه مرتبه بلند پدر خود بود قدس سره العزیز	۹۰
نقلست که از بزرگان وقت و مقتدائے زمانه و پیشوایان عہد خود بود بکمالات و کرامات صوری و معنوی نہایت آراسته و پیراسته و بجذب و شوق و ذوق برخاسته بزہد و اتقا بےانتہا معروف و باوصاف نیکو و پاک صاف موصوف و نسبتا اویسی او بحضرت بہاء الدین نقشبند خدا پسند و نسبت ظاہری وے آنحضرت بخواجه امکنگی داشت و از روحانیت خواجه عبیدالله احرار ہم فائده گرفت و در اوائل از کابل بسمرقند از خواجه امکنگی فیض و فور گوناگون و در ہر علوم و فنون بہره یافت و بمراتب اعلی و بالا رسید	[illegible]		دہلی	وفات آن عالی صفات بابرکات روز دو شنبه بیست و ششم ماه جمادی الثانی بسال یکہزار و دوازده ۱۰۱۲ھ بوقوع آمد۔		ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت در کابل است۔	آن برگزیده مردان اشتیاقی حضرت خواجه محمد باقی صاحب دہلوے نقشبندی قدس الله سره العزیز۔	۹۱
نقلست که حضرت احمد مجدد الف ثانی صاحب فرزند ارجمند حضرت عبدالاحد بن عبدالاحد فاروقی در صغیر سن کلام ملک العلام را یاد کرده و تحصیل علوم ظاہر و اصناف پرداخت و وارث کمالات نبویه صلی الله علیه وسلم نزین اطوار احمدیه عارج معارج نقشبندیه امام طریقت و پیشوائے اہل حقیقت گشت و در شریعت و طریقت مقتدائے اہل اسلام شد و سرامد علمائے روزگار و سر دفتر فضلائے نامدار گردید گویند که بدایم تدریس روزے بخانه فیضی رفت و فیضی دران ہنگام سواطع الالہام که تفسیر الیست بے نقط تصنیف میکرد گفت که مولانا بر وقت رسیدید که آیه مطلبے پیش آمده که بغیر حروف معجمه بیان کرده نشود متعسر و متعسر بل متعذر است من ہرچند در بحر تامل و تفکر غوطه زدم ہرگز ہرگز گوہر مقصود برو دم حضرت شیخ احمد اگرچه در انشائے عبارت بے نقط چندان مہارت و استعمال نداشت لیکن بعنایت خداداده و رسائی فہم بے تشویش و تامل چنان عبارت منعول و مسجع انشاء فرمود که خرد نکته سنج در اندیشه تعریف آن ختم الکلام عرق خجالت بچهره وقت خود می آرد نقل است که روزے یکے از سادات کرام مکتوبات احمدیه میخواند چون تعریف امیر معاویه پیش آمد رساله را بزمین زد چون شب آمد پیش سید صاحب بخواب دید که جناب شیخ احمد بحضور حضرت جناب مرتضوی در دست استاده است سید صاحب نیز دران جا موجود بود و یکشان کشان بخدمت عالیه حضرت امیر المومنین کرم الله وجهه بعد احوال سرگذشته که رساله احمدیه بزمین انداخته بود عرض کرد حضور موصوف بےمخاطب شده ما نندیان قدسی ترجمان فرمود زنہار بیاران حضور پرنور نبوی عداوت دارے	حضرت عبدالباقی دہلوی صاحب قدس الله سره العزیز۔		[illegible]	وفات آن جامع کمالات و کرامات و حامل امور سنت و صاحب ارادت روز سه شنبه وقت صبح سلخ ماه صفر المظفر بسال یک ہزار سی و چهار ۱۰۳۴ھ یا یکہزار بیست و پنج ۱۰۲۵ھ بوقوع آمد۔ [illegible]	۵۴ یا ۶۳ سال	ولادت با سعادت آن حضرت مظہر ہیبت و عظمت بسال نہصد ہفتاد و یک ۹۷۱ھ بوده شنه قاعده از تذکره آمم بنوری جناب صبح پیوست که شیخ احمد مجدد الف ثانی حقیق طریق نقشبندیه منسوب نسبت ارادت بشیخ خواجه عبدالباقی دہلوی [illegible] و بقادریه و سلسله کبیتلی و چشتیه و سہروردیه بحضرت	آن محبوب سبحانی محرم اسرار پنہانی ملک و ذوموزات و معانی مخزن انوار ربانی معدن فیوضات یزدانی حضرت خواجه احمد مجدد الف ثانی فاروقی الکابلی السرہندی که از علمائے کاملین و صلحائے راسخین و حامئی دین متین و غوث العالمین و قطب الاقطاب	۹۲

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	اسم مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضا	روئے زمین برمان خود بودند و بہ بست و ہشت واسطہ با امیر المومنین حضرت امیر عمر فاروق اعظم میرسد قدس اللہ سرہم العزیز	خواجہ عبد الاحد صاحب طریق میداشت۔ رضوان اللہ اجمعین۔		چشتیہ از خواجہ عبد الاحد آغاز و انتہا بخواجہ علی احمد صابری صاحب طریق سہروردیہ از خواجہ عبد الاحد آغاز و انتہا بحضرت غوث بہاء الدین ملتانی رضوان اللہ علیہم اجمعین	[illegible]			مناسب کہ ازاین کار بد اطوار باز گرد ورنہ سزا خواہی یافت تراچہ خبر کہ معاملات ما چگونہ بود و بر کدام مطالب بودہ‌اند رائگان ایمان ضایع مکن و بر کلام و بر رسالہ شیخ احمد اعتراض مکن سید موصوف چون این کلام شنید حیران گردید جناب علی المرتضی ہنوز کامل اعتقاد ندید بخواجہ احمد فرمودند بر سینہ این متوہم سیلی بزن تا از خواب انکار بیدار شود سید احمد حسب فرمائے مولا خود سیلی بر سینہ وے زد چون سیلی خورد از اطوار ناشائستہ تائب گردید و مرید گشت چون از خواب آمد تجدید بیعت نمود و آئندہ گاہی بر رسالہ شیخ اعتراض نفرمود و از عقاید باطلہ بالکل باز گشت حکایات کمالات و کرامات وے در معاملات قسم بسیار اند اما درین کتاب موجود یکدو درج کردہ شدند۔
۹۳	آن برہان قدرت الٰہی و آیتے من الآیات کبریائی واقف اسرار و رموز نور در محمد طاہر لاہوری نقشبندی قادری و نقشبندی مجددی اند از خلفائے اکبر و احبائے نامور خواجہ شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت بسال نہصد ہشتاد و چار ۹۸۴ فائدہ اول شیخ بخدمت شاہ سکندر کیتہلی برا حصول سلسلہ غوثیہ بعد ازان بخدمت خواجہ عبد الواحد صاحب برائے سلسلہ چشتیہ حاضر شدہ۔		وفات آن عالی ذات جامع کمالات صاحب ریاضات و مجاہدات و مقامات عالیہ و الہامات و مکشوفات جلیہ و خفیہ وقت چاشت ہشتم ماہ محرم الحرام بسال یکہزار و چہل ۱۰۴۰ از خزینہ [illegible]	لاہور در گورستان میانے		حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی	نقل است کہ شیخ طاہر نزد عامہ خلائق خاصہ نزد علمائے و صلحا شانے و قبولی تمام میداشت و عالم متبحر بود و استاد بود بصاحبزادگان یعنی فرزندان ارجمند حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی بودند باری بمقتضائے قضائے مبرم شیخ طاہر کافر گردید ببلائے کفر و انتقال دین مبتلا شد اما حسب سفارش صاحبزادگان بخدمت والد ماجد خود دعائے حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی ازان بلائے کفر و ضلالت رہائی یافت اند این معاملہ حضرات صاحبزادہ خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم بسیار کوشش ہائی اوستاد خود جانفشانی فرمودند و بجناب والد خود بسیار بار استدعائے دعا خواہی نمودند دعائے ایشان حضرت بحضرت خواجہ محمد طاہر منظور و قبول گردید و تفصیل این قصہ در رسالہ احمدیہ مفصل تحریر است باید دید نقل است کہ چون بارشاد پیر روشن ضمیر خود در لاہور رسید بر کتب کتابت نمود و وجہ معاش خود ساختند و اکثر کتب احادیث و تفسیر محشی شدہ ہستند و در تعلیم طالبان ہمہ تن مصروف ماندند و بسیاری را از چاہ ضلالت بر آوردہ بر اوج عزت و کمالیت رسانیدند چنانچہ بیشمار خلق اللہ از فیض وے فیضیاب شدند الغرض قطبیت خطہ پنجاب تا بملتان از جناب تفویض گشتہ صاحب مقامات عالی و درجات متعالی شمار شدند۔
۹۴	آن صاحب ناموس و ننگ خواجہ بزرگ اند مشائخ عظام و عالیہ سلسلہ شریفہ نقشبندیہ و فرزند ارجمند حضرت عبد الباقی قدس سرہ	ولادت باسعادت آن سعید رشید در خراسان بود۔		وفات آن بلند مقامات اصفیا مظہر توجہات بے غایات بسال یکہزار چہل و دو ۱۰۴۲ بوقوع آمد	دہلی		والد ماجد	نقلست کہ ایشان حضرت خرقہ خلافت و اجازت بیعت از پدر والا گوہر خود میداشت نزد عہد والد ماجد خود بخدمت خواجہ حسام الدین نقشبندی کہ از یاران مخلص و محبان اخص و دوستان حق پسند خواجہ محمد باقی بود حاضر گشت و چند ایام کسب عبادت و ریاضت بخدمت وے حضرت اکتساب نمود و کامل و مکمل گردید گویا در سلسلہ شریفہ نقشبندیہ طاق و شہرۂ آفاق و ہزارہا طالبان خدا عزوجل بحضور فیض گنجور آن محبوب کبریا رسیدہ از کاملان و فاضلان و صاحبان ارشاد شدند بعد وفات مظہر فیوضات والد ماجد خود تا عرصۂ سی سال بر مسند حیات ماندند
۹۵	آن سلطان سلطنت رشیدے حضرت خواجہ ہاشم سعیدی پسر و بعد و سہ واسطہ نسبت پیری سعیدی بخواجہ احرار میرسد	ولادت باسعادت آنحضرت در سعید کہ در مضافات سمرقند نوشتہ اند۔		وفات آن عالی ذات مصدر فیوضات تاریخ پانزدہم ماہ ربیع الاول بسال یکہزار چہل و شش ۱۰۴۶	دہبید		حضرت والد ماجد	نقلست کہ خواجہ محمد ہاشم و خواجہ محمد صالح برادر حقیقی بودند اول در قصبہ سعید بودند بعدہ در ماوراء النہر رفتند و سمرقند آنجا رایات ارادت و ارشاد افراشتند و او را خواجہ ہاشم کلان و محمد صالح خوردترین بود ہر دو بزرگوار با وقار ماندند و بمنزلہ ارادت و خلافت بخدمت فیضدرجت پدر عالیقدر خود میداشتند و پدر ایشان مرید و خلیفہ خواجہ محمد کاشانی بودند و مرید یاران قاضی محمد و مرید حضرت خواجہ احرار بود
۹۶	آن ابر رحمت بی نہایت شیخ محمد صالح صاحب ولایت و کرامات قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت در سعید است		وفات عالی ذات در ماہ محرم الحرام بسال یکہزار چہل و ہشت ۱۰۴۸	بلخ		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت صالح محمد برادر عزیز القدر حضرت محمد ہاشم صاحب فردی بود و عابد و زاہد و جامع صفات سیادت و عبادت بجز ریاضت و توکل بود و متشرع و متورع صائم الدہر و قائم اللیل خلافت از پدر والا گہر [illegible] خلق اللہ تنہا بود بہدایت

خلاصہ کیفیت	ارشد مرشد	بادشاہی	موضع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
نقلست کہ ذات شیخ اول ارادت بخدمت مولانا محمد قادری صاحب آورد حصول کمالات صوری و معنوی نمود چون مرشد ارشاد آنحضرت متوجہ بسفر طہر حرمین الشریفین شد ایشان حضرت خود را بخدمت خواجہ عبد الشہید نقشبندی بدہلی رسانید مستفید و مستفیض گشت و مدتی بخدمت باقی باللہ صاحب نیز مصروف ماندند بعد در کشمیر جنت نظیر تشریف بردہ تعاصہا و کرمت در ترویج شرح مبین و رفع امور بدعت آئین بست و بخواجہ حبیب اللہ نوشہری کہ در آن وقت سماع می شنید و وجد سکر و بدلائل شرعیہ بحث فرمود و کتاب ہدایت الاعمی و دیگر رسائل بسیار تصنیف فرمود و بحجت صلاح و شیخ ابن العربی و فرید الدین عطار وغیرہ کہ کلمہ ہمہ اوست بزبان آوردند بسیار تحریر ساخت نقل است حسب تواریخ اعظمیہ منوب کہ شخصی از کشمیر کہ محمد امین صوفی نام داشت میگفت کہ روزی بعد نماز جمعہ شیخ بابا نصیب الدین سہروردی و مولانا حیدر علامہ و پسر مولانا حیدر خواجہ محمد افضل برادر دیدن خواجہ حسین بموقع خانقاہ ملک جلال تشریف آوردند احتراما ہم در کفش برداری بابا نصیب الدین مشرف بود در میان قیل و قال حدیث شریف آمد خواجہ حسین بجنبید علامہ فرمود کہ راوی حدیث کدام است از صحابہ کرام ہنوز حیدر علامہ در تامل بود کہ خواجہ محمد افضل فرزندش صغیر جواب داد کہ حضرت امیر المومنین امیر عثمان رضی اللہ تعالی عنہ خواجہ حسین باز پرسید شیخ علامہ تعلید پسر کرد ملا حسین گفت کہ اگر اول بلا تامل شما جواب میدادید اعتبار میبود حالا پسر شما گفت مناسب آنست کہ جناب امیر المومنین تصدیق خود فرمائید اعتبار است دیدند کہ شخصی برقعہ پوش می آید چون نزدیک رسید فرمود بجائیکہ برقعہ پوش بود و بلا شک راوی حدیث امیر عثمان است پس برقعہ پوش شد دانست کہ امیر المومنین امیر عثمان ابن عفان بودند رضی اللہ تعالی عنہ۔	خواجہ محمد قادری صاحب و خواجہ عبد الشہید و خواجہ محمد باقی صاحب رحم		خاص کشمیر جنت نظیر است۔	وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات مظہر عنایات مخزن کمالیت و کرامات معدن رحمت و شفقت بی نہایات بسال یک ہزار پنجاہ و شش ۱۰۵۶ بوقوع آمدہ است از خزینہ حی افضل عالم ... تاریخ ... ۱۰۵۶ در گشاہ سلطان المرشدین ۱۰۵۶		ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت عمدۃ الواصلین زبدۃ الکاملین در شہر کشمیر جنت نظیر واضح میشد مطلب کہ ضمیر ور در کشمیر متولد شدند و از انجا بودند۔	در میدان محبت آلہی شہباز خواجہ اخوند ملا حسین خباز کشمیری نقشبندی مجددی قدس سرہ العزیز وے از اولیای اکبر و اصفیائی نامور کشمیر است اول از خواجہ محمد قادری بعدہ از خواجہ عبد الشہید ازان بعد از خواجہ محمد باقی فیض گرفت	۹۷
نقلست کہ حضرت ایشان والا شان صاحب قال و حال و جاہ و جلال و عابد زاہد و مجاہد بدرجہ کمال بودند۔ نوشتہ اند کہ روزی حضرت از بخارا تشریف ارزانی فرمودہ در فحش مجلس باقی بیگ حاکم خوش نشستہ بودند کہ حاکم مذکور کہ ہنوز خواجہ بیست سالہ بودند خواجہ صاحب را دیدہ زبان تعرض توامان بر کشاد و گفت کہ این مردمان خود را بزرگ زادگان میگویانند حالانکہ جہانیان را بدراہ و گمراہ مینمایند مناسب است کہ گوش و بینی این اہل فریب و مکر را بریدہ تشہیر کردہ شود کہ آئندہ کسی این مرہ ہلاک کنندہ آمیز نشود۔ حضرت متبسم شدہ آہستہ آہستہ فرمودند چنین خواند ہمان روز قضا کار مردمان سرکار عبد اللہ خان بادشاہ دراز بخارا در وحش آمدند خوشامد بجائی خود ماند حاکم وحش اوشان پیش خود طلب کردہ با حدے جبر خفیف حکم شلاق و زدکوب داد و شان بباعث رنجیدگی دلہا خود و باز خاص بادشاہ را انگشت و استغاثہ یعنی فریاد پیش بادشاہ بردند باو بر شکایت کافی اوشان باقی بیگ حاکم را پیش خود طلب کردہ بلا تفحص و استفسار حکم داد کہ ہر دو گوش و بینی باقی بیگ بریدہ از مجلس بادشاہ بیرون کنند چنان کردند از انجا کہ منکر حال درویشان خدا پرست بود سزا یاب شد نقل است کہ ملا ذہبی کہ شاعر بود گوید کہ روزی قطعہ تاریخ خانقاہ شریف نوشتہ بخدمت بردم بباعث ہجوم خلقت نداوم رخصت شدہ روانہ شدم باز طلب فرمودہ گفتند قطعہ تاریخ کہ داری بدہ وقت بہتر است دادم خشنود شدند و بخلقت ظاہری و باطنی سرفراز فرمودند۔	حضرت ابو اسحاق بود فیض از پسر از خواجہ بہاء الدین نقشبند۔		بیرون از لاہور در باغ عرش نشان الآمار۔	وفات آن والا صفات بتاریخ دوازدہم ماہ شعبان المعظم بسال یکہزار پنجاہ و دو ۱۰۵۲ ھ فایدہ اولاد حضرت در کشمیر بسیار است خواجہ احمد از اولاد خواجہ خانوند محمود در لاہور آمدہ تولیت خانقاہ شریف کہ روضہ مطہرہ است بذمہ مسمی فضل الدین صحاف کردہ واپس شد باری باز آمد کہ با مشایان دہلی بوحولی اعتقاد ہم دو قسمات از دو پیدا کردند۔		ولادت باسعادت آنحضرت فرخندہ جت در بخارا۔ اگرچہ حضرت خانوند محمود صاحب بظاہر مرید ابو اسحاق سفیدکی بودند اما نسبت دیگر وی سیدنا بہاء الدین نقشبند میرسد نسبت اویسی خواجہ خانوند محمود را حاصل بود۔	آن برنگ حق پسند خواجہ خانوند محمود مشہور حضرت ایشان کہ صاحب زادہ بودند صاحب حال و قال بدرجہ کمال شمار شدند نسب آبائی ایشان خواجہ خانوند ابن خواجہ شریف ابن خواجہ ضیاء الدین ابن خواجہ میر محمد ابن خواجہ تاج الدین ابن خواجہ حسین ابن خواجہ بہاء الدین عطار کہ سادات کرام اند قدس سرہ العزیز	۹۸

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۹۹	آن دوست صمدانی حضرت خواجہ خضر روغانی کہ از خلفائے لاثانی ومحبان حقانی خواجہ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت در قصبہ بہلول پورہ بظہور پیوست -		وفات آن عالیذات بابرکات والا صفات بسال یک ہزار پنجاہ و دو ۱۰۵۲ھ بوقوع آمد	بہلول پورہ		حضرت خواجہ احمد سرہندی بود۔	نقلست اول اول بحفل جنت منزل حضرت شیخ عبدالواحد والد ماجد حضرت خواجہ احمد صاحب دست بستہ حاضر ماندہ و سرمایہ سعادت کونین حاصل کردہ بعد ازان بخدمت و الاحضرت شیخ احمد مجدد آمدہ تکمیل یافت از کاملان وقت گردید چون ولولہ شوق و طنطنہ عشق در دل شاد منزل وے بلندتر گردید سیاحت بسیار و بشمار کرد نقل است روزے خواجہ احمد قدس سرہ العزیز ابلیس را بخواب دید فرمود کہ از یاران ما کیست کہ ترا بے بود دست تصرف نیست آن علیہ اللعنت جواب داد کہ خواجہ خضر روغانی ہرچند کہ سعی نمودم تا وی را در دام تزویر آرم نیامد و مرا ہیچ خیال نہ نمود۔
۱۰۰	آن فیاض بے اندازہ بزرگ معظم حضرت خواجہ آدم کہ از خلفائے کبار واجلائے امجد حضرت مخدومنا خواجہ احمد مجدد الف ثانی محبوب صمدانی و واقف اسرار نہانی اند قدس سرہم العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فیض بخش فیضمند رحمت مظہر رحیم و شفقت مخزن کرم و عنایت در قصبہ سودہ من مضافات سرہند است		وفات آنعالیذات بابرکات والاصفات بتاریخ سیزدہم ماہ شوال بسال یک ہزار پنجاہ و سہ ۱۰۵۳ بوقوع آمدہ است سید آدم جانب والد ماجد حسینی است و از جانب والدہ نیز سیدہ زادہ است	[illegible] رضی اللہ عنہ		حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی بود	نقلست کہ اول اول طریقہ از حضرت حاجی خضر تعلیم نمودند بعد ازان حسب بشارت حاجی صاحب بخدمت عالیہ رحمت حضرت شیخ احمد سرہندی مشرف شد و بمدارج و مراتب بالا و اعلیٰ رسید روزی حضرت آدم بخواب دید کہ از ہاتف غیب ندا می شود کہ با شیخ احمد قرآن کریم بخواندہ عرض نمود یارب العزت قادری حالا نیز تعلیم فرمای ہمان وقت دست نورانی نمود لمحہ گردید و بر سینہ بے کینہ وے مس فرمود و قرآن شریف حفظ نمود و علوم ظاہری را من کل الوجوہ تعلیم کرد صاحب کتاب الحسنات میفرماید کہ سید آدم اوصاف اتباع سنت و دفع بدعت و استقامت شریعت و طریقت معروف و موصوف بود و ہزارہا طالبان را بکمالات آیات رسانید و یومیہ بحضور وے از ہزار کس طلباء جمع می بودند و نان دو وقتہ میخوردند یعنی لنگر الشان ہر وقت جاری بود نقل است کہ سالے چنان قحط پیش آمد کہ یکدانہ گندم مثل دانہ مروارید از نظر جہانیان نایاب بود عملہ لنگر شریف یعنی داروغہ لنگر بخدمت آمدہ عرض حال نمود کہ حالت قحط است و مہمان بسیار می آیند خرچ موجود نیست بذات خود قدرے دانہا در غلہ دان انداخت و فرمود کہ بالاو نظر کنید بلکہ سوراخ کردہ دانہا برون آرید ہمان طور کردند تا ششماہ ہمان دانہا در لنگر کافی شدند و گاہی کمی نشدند چون ششماہ گذشتند و دانہا ازان شدند در غلہ دان دیدند کہ ہمانقدر دانہا کہ انداختہ بودند موجود بودند۔
۱۰۱	آن حضرت زاہد عابد ومجاہد حضرت خواجہ حاجی عبداللہ لاہوری کہ از خلفائے نامی و احبائے گرامی شیخ سید آدم بنوری بودند قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت قریب قصبہ سودہ است		وفات عالیذات بروز پنجشنبہ بتاریخ بیست و دوم ماہ جمادی الآخر بسال یکہزار پنجاہ و پنج ۱۰۵۵	لاہور		حضرت سید آدم بنوری بود	نقلست کہ جناب شیخ حامد صاحب مدام و مستدام بحضور فیضگنجور لامع النور مرشد ارشد حقیقی خود میماندند روزے آنحضرت یعنی پیر روشن ضمیر خود تلقین و تعلیم طالبان حق و مریدان بلا شک مفوض آن نمودند و ہر لحظہ در طلب رضاء آلہی بود کم خورد و کم گفتے و کم خفتے بجز ضرورت کمال بزبان حال سخنے نیاوردے و از صحبت اغنیا بالکل متنفر بود و کسی بجز احکام شرعی کار غیر شروع نمودے
۱۰۲	آن نور از انوار ایزد حضرت خواجہ نور محمد کہ از خلفائے و احبائے نامور سید آدم بنورے است	ولادت باسعادت حضرت بابرکت علاقہ پشاور است۔		وفات آن والا صفات جامع کمالات بسال یک ہزار پنجاہ و نہ ۱۰۵۹	علاقہ پشاور		سید آدم صاحب بود	نقلست کہ ذات شیخ سخی و بہادر متکبر بودہ اکثر جوانی بعبادت آلہی در لاہور و سلطانپور صرف نمودند و ہزارہا مریدان را کہ قوم یوسفزئی بودند بدرجات عالی و منازلات متعالی رسانیدند تا حال اولاد امجاد آن عالی نہاد در مضافات پشاور موجود و تحصیل علوم در قصبہ سلطان پور سرانجام و اہتمام نمودند حتے کہ نہایت کامل و مکمل شدند رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۰۳	آن طالب رحمان حضرت میر نعمان محمد وے از خلفائی خواجہ احمد قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت		وفات آن والا صفات بتاریخ پانزدہم ماہ صفر بسال یک ہزار شصت ۱۰۶۰			حضرت خواجہ احمد صاحب بود	نقلست کہ آنحضرت جامع کمالات و کرامات گل گلزار سیادت و نقابت ببرکت سادات و حسن صفاتے خود ہزارہا مریدان راسخ الاعتقاد و الانقیاد را بمدارج رسانید و بسریر سلطنت شریعت و طریقت نشستہ روز بروز و لحظہ بلحظہ کارش در ترقی بود و تا دم حیات ماند از احکام شرعی بیرون نرفت۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبرہ مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۰۴	آن محبوب ذات کبریا حضرت خواجہ سید ابو العلاء نقشبندی قدس سرہ کہ از خلفائے خواجہ احمد بود قدس سرہ	ولادت آنحضرت بابرکت اکبرآباد کہ شہرے آباد کردہ اکبر بادشاہ است۔		وفات آن والا ذات بلند صفات روز شنبہ بتاریخ نہم صفر بسال یک ہزار شصت و یک ۱۰۶۱ سنہ بوقوع آمدہ است	اکبرآباد۔		حضرت خواجہ احمد صاحب رح	نقلست کہ ذات معدن برکات حضرت خواجہ ابو العلاء از اولاد حق یاد خواجہ احرار است مخزن جود و احسان بود خلق اللہ موج بر موج بخدمت آن دریائے پر موج رحمت الٰہی برائے فائدہ می آمدند و فیض دنیا و عقبے حاصل مینمودند حضرت صاحب ہر یک طالب عقبیٰ و دنیا را بہ فیض میدادند و میگفتند کہ اول طالب دنیا را مطلب رسانیدن بہتر است کہ امروز فردا اسعاج دنیا است جوئیندہ خدا اند کہ خواہندہ دنیا بسیار اند الغرض بطالبان دنیا و عقبیٰ بسیار کوشش و کرم میفرمودند دقیقہ از دقائق اول تا آخر فرو نگذاشتند
۱۰۵	آن برگزیدہ اولیائے اللہ جناب خواجہ ابو الفتح کہ از اصحاب و احباب نامور خواجہ آدم است قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت در مودہ است		وفات آن مظہر فیوضات مصدر عنایات دریائے رحمت بے غایات بسال یکہزار شصت و شش ۱۰۶۶ سنہ	مودہ		سید آدم بنوری	نقل است کہ خواجہ آدم بنوری از اصحاب اکبر و احباب نامور حضرت سید آدم بنوری است کہ حضرت سید موصوف از فرط محبت بحق وے میفرمود کہ شیخ ابو الفتح راست بازی ماست و اکثر در حضور مرشد کار محبوبانہ و اطوار ناز و ترانہ مینمود و شیخ را باوجود شوخی و لن ترانی بروے کمال شفقت و مہربانی میبود در اوائل گرفتار عشق مجازی مبتلا العشق و محبت حقیقی گشت و عشق و محبت الٰہی بدین حد رسید کہ از کاملان و فاضلان دوران خود گردید۔
۱۰۶	آن سیدۃ العارفین خواجہ عبد الحی کہ از دوستان و محبان بلند خلفائے خواجہ احمد است	ولادت باسعادت آن فیاض بے نہایت۔		وفات آنجناب فیض مآب بسال یکہزار و ہفتاد بوقوع آمدہ ۱۰۷۰ سنہ			خواجہ احمد صاحب سرہندی	نقلست کہ حضرت عبد الحی صاحب از محبان راسخ جناب خواجہ احمد سرہندے بود و مقتدائے زمان و پیشوائے دوران مخزن اتحاد و محبت و معدن فیض و کرامت و در جذب و شوق و ذوق و استغراق نظیر خود نداشت در اتباع سنت و ورع در زمان وے ثانی او نبود رحمۃ اللہ
۱۰۷	آن رشید و حمید و حمید مرید حضرت خواجہ ابو سعید فرزند ارجمند خواجہ احمد سرہندے کہ منبع انوار و کاشف اسرار و ابر رحمت و دریائے کرامت بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت وسعادتمند سرہند است۔		وفات آن معدن کمالات و مخزن کرامات جامع برکات بے نہایات بسال یک ہزار و ہفتاد بوقوع آمدہ ۱۰۷۰ سنہ [illegible]	سرہند		حضرت خواجہ احمد والد ماجد خود۔	نقلست کہ حضرت احمد سعید صاحب جامع علوم معقولی و منقولی و فروعی و اصولی و مفتاح خزائن کمالات و کرامات بودہ مطلع فیوض بیشمار و منبع انوار و اسرار کردگار و کاشف مکاشف دقائق حقائق بسیار شمار شدہ و پدر بحق فرزندان خود چنان میفرمود کہ آنچہ من تمام عمر جمع کردم پسرانم یاد گرفتہ اند و خواجہ احمد سعید اکثر معاملات کمالات و کرامات را انکشاف نمیکرد اما خود بخود منکشف میشدند نقل است کہ بارے مردمان شہر بحضور خواجہ احمد سعید شکایت مرض طاعون نمودند چون التجای ایشان زوائد از حد دیدند فرمودند بار طاعون نزد شما نخواہد آمد انشاء اللہ تعالیٰ پس ہمان طور شد نقل است کہ چون خواجہ احمد سعید بکہ معظمہ مشرف بود روزے پسر شخصے فوت شد و الدین متوفی بخدمت ایشان حضرت نالان و زاری کنان بسیار جزع فزع نمودند حضرت حسب التجای ایشان دعا خواست کہ حضرت حق تعالیٰ قیوم لیسر فوت شدہ اوشان را برکت مسیحائی دم خواجہ باز زندہ فرمود صاحب دار المعارف فرمودہ کہ فرزندان خواجہ احمد صاحب پارہ جواہر بودند کہ بہائی وے در طاقت عقل نبود و داند کہ مدت بمقامات علیہ و مراتب منازلات جلیہ رسیدہ اند کہ نظر آنہا کم بودہ باشد۔
۱۰۸	آن منظور و مقبول جناب درگاہ و لیزد حضرت خواجہ محمد صاحب سلطانپورے کہ از خلفائے اکبر و نامور سید آدم بنوری بودہ اند قدس سرہ	ولادت باسعادت آن غواص دریائے رحمت بسالے یکہزار و چار ۱۰۰۴ سنہ در سلطانپور بود		وفات آن معدن کرم و عنایات مظہر رحم بے غایات بسال یک ہزار ہفتاد و پنج ۱۰۷۵ سنہ بوقوع آمدہ است	سلطان پور۔		حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ	نقلست کہ حضرت بابرکت خواجہ محمد اسم بامسمی بود چنانچہ نام نامی پاک و اطوار افعال نیز پاک صاحب علم صوری و معنوی و حاوی مدارج و مراتب عالی و متعالی بود و حضرت چنان صاحب لفظ و برکت بود کہ اگر بسم اللہ سالم نوشتہ بہر بیمار کہ میداد بیمار را شفا کلی و جزوی حاصل میشد و اگر بسم اللہ سالم خواندہ و بر اشتر دم کردہ برائے بستن جزامی در گلو میداد ہمان روز جزامی از علل مذکور شفایاب میگردید چون حضرت ذکر جہری مبتدل بودند غیر اما وحوش و طیور از دور آمدہ ذکر ہمگی می شنیدند و خوشی میکشیدند و وجد میکردند و بعد برفتند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۰۹	آن قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین مغفور و مرحوم حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند ارجمند مخدومنا حضرت خواجہ احمد مجدد الف ثانی کہ بیازدہ پشت بشیخ شاہ بادشاہ کابلی می پیوند و بست و نہ پشت باامیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرسد قدس اللہ سرہم العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آن سراپا محمود و مسعود بسال یکہزار و نہ سنہ ۱۰۰۹ فائدہ بعد تولد الیشان حضرت خواجہ احمد سنیفرمودند کہ بحجۃ ولادت سعید است کہ بعد تولید فرزندم صحبت و زیارت مرشد ارشد نصیب باشد کمال مبارک فرزنداست الحمد للہ رب العلمین۔	۷۱ سال۔	وفات آن والا صفات بابرکات مظہر فیوضات بسال یکہزار ہفتاد و نہ سنہ ۱۰۷۹ بوقوع آمد نہم ربیع الاول و بسال سنہ ۱۰۷۳ نیز آمد فائدہ حضرت محمد معصوم مرحوم بباعث علو استعداد خدا داد در ولایت محمدی المشرب بودند و در شانزدہ سالگی از تمام و کمال علوم ظاہری بفراغ التحصیل شدند و نعمت عظما سیند	سرہند بامزارات بزرگان عالیشان	شاہجہان باصفا بود و بزبدہ ستی اورنگ زیب بادشاہ بود۔	حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی والد ماجد خود۔	نقلست کہ بعد تحصیل علوم ظاہری حضرت خواجہ احمد والد ماجد حضرت چنان توجہ بوجہ بوی حضرت نمودند کہ از ہمہ اولاد امجاد الیشان حضرت بمدارج اعلے و مقامات بالا فائز گردید و حضرت والد بزرگوار الیشان حضرت را وصیت میفرمود کہ فرزند دلبند من این کہنہ بوریائی خانقاہ را سریر سلطنت دانستہ بقناعت کمال پردازی کہ شاہان روی زمین محتاج تو باشند پس از صحبت اغنیا تمام محترز بودند حتی کہ شاہجہان بادشاہ باو حضرت کمال رسوخ میداشت و مائل بصحبت و زیارت میشد و الیشان حضرت از وی احتراز میکردند نقل است کہ شہزادہ دارا شکوہ مرید ملا شاہ قادری بود و اورنگ زیب بادشاہ مرید الیشان حضرت خواجہ محمد معصوم مرحوم ازاین وجہ شہزادگان با عزیزان خواجہ صاحب عداوتی کمال بودہ دران ایام کہ جناب معصوم صاحب بمدینہ مطہرہ بودند شنیدند کہ دارا شکوہ برتخت دہلی نشست بدر روازہ فیض اندازہ حضرت جناب رسالت و نبوت مآب یعنی بر در روضہ مطہرہ رفتہ بعرض پرداخت کہ یا غیاث المستغیثین شہزادہ دارا شکوہ دشمن ما است اگر اجازت باشد باید کہ خبرگیری مریدان کہ امت حضور پر نور اند و امیدوار رحمت آن رحمۃ اللعلمین کنم ہر چہ فرمان عالیشان باشد برہمان عمل نمایم چہ بیند کہ از روضہ مقدسہ ست مبارک بیدا است کہ دران تیغ برہنہ و نیز آواز رسید کہ آنکس کہ دشمن تو است این شمشیر برسینہ ہمائی او کافی است ہمان ایام بودند کہ دارا شکوہ بشہادت رسید و برادرش بادشاہ ہندوستان گردید دیگر خوارق و کرامات حضرت بسیار و بیشمار ستند لاکن درین تنگ جا گنجایش آنہا نیست
۱۱۰	آنحضرت عالیجاہ سیدنا سید علیم اللہ کہ خلیفہ پیر کبیر سید آدم بنوری بود قدس سرہ	ولادت حضرت بابرکت نواح دہلی است۔		وفات آن عالیذات گلدستہ نبوی بسال یکہزار ہشتاد و سہ سنہ ۱۰۸۳ بوقوع آمدہ است	نواح دہلی۔		سید آدم بنوری صاحب	نقلست کہ حضرت در اتباع شرع شریف و مولع زہد و تعبد بود و صاحب برکت و یمن کہ بیان وی نمی توان نمود ملا عبد الحکیم سیالکوٹی میفرماید کہ روزی جناب فیضمآب حضرت شاہ صاحب مرا یک روپیہ عطا فرمود آنرا در کیسہ انداختم دران روپیہ چنان برکت بود کہ باعث وی گاہے کیسہ من خالی از روپیہ نگردید و نہ گاہی غلسی دامن گیر شد رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۱	آن سراپا نعمت و رحمت ذوالجلالی حضرت محمد انبالی خلیفہ سید آدم قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در انبالہ بود		وفات آن عالیذات بابرکات جامع کمالات بسال یکہزار ہشتاد و سہ سنہ ۱۰۸۳ھ	انبالہ		سید آدم صاحب "	نقلست کہ ذات شیخ بحضور فیضگنجور مرشد ارشد خود محبوب و مرغوب بود و معدن فیوضات و احوالات عجیب و مقامات غریب شمار شدند در خوارق و کرامات معروف و در اوصاف صوری و معنوی موصوف و زاہد عابد مجاہد بے بدل و بے نظیر و در کشف کمال و صاحب قال و حال و جاہ و جلال گاہی وقت عزیز خود را بجز یاد مولائی خود رائگان از دست خود نداد۔
۱۱۲	آن گرفتہ در آزادی خواجہ محمد شریف شاہ آبادی قدس سرہ و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت حضرت شاہ آباد		وفات آن عالیذات والا صفات بسال یکہزار ہشتاد و سہ سنہ ۱۰۸۳ بوقوع آمدہ	شاہ آباد۔		حضرت سید آدم بنوری	نقلست کہ حضرت شیخ محمد شریف صاحب از اولیائے کبار و اصفیائے نامدار و محرم اسرار بیشمار بودند در علوم صوری و معنوی بزرگے با اقتدار و بزہد و تعبد و ریاضات شاقہ کامگار و از منہیات و اطوار نامشروع بری و بیزار بودند۔
۱۱۳	آن برہان العارفین برگزیدہ متوکلین حضرت محمد معین الدین ابن خواجہ صاحب خواجہ خاوند محمود	ولادت حضرت در کشمیر است نسبت پدری حضرت خواجہ خاوند محمود		وفات آن جامع کمالات و کرامات مخزن مراحم و عنایات معدن مکارم بیت ماہ محرم الحرام	کشمیر	شاہجہان	حضرت خواجہ خاوند محمود والد بزرگوار	نقل است کہ بعہد شاہجہان بادشاہ حاکم کشمیر ظفر خان بود و عہد حکومت و نظامت وی فیمابین شیعہ گروہ و شکوہ اہلسنت و جماعت تنازعہ سخت برپا شد بعض مردمان نامبردہ گشتہ از دین متین باصحاب ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تبرا کردند نوبت بجنگ عظیم افتاد این مقدمہ را تحویل و تفویض قاضی ابو القاسم و قاضی محمد عادل نمودند تاکہ بموجب حق اللہ فیصلہ کنند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبوضہ مزار	بادشاہ عصر	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	نقشبندی نسبت آبائی حضرت بحضرت سید علاء الدین عطار میرسد واز جانب ثانی بحضرت فرید الدین عطار صاحب قدس اللہ سرہم العزیز۔	خلیفہ خواجہ اسحاق وی مرید خواجہ خواجگی احمد و از خواجہ لطیف الدین و نیز از مولانا محمد قاضی وی خواجہ عبید اللہ احرار صاحب قدس سرہم العزیز		بسال یکہزار ہشتاد و پنج ۱۰۸۵ سنہ بوقوع آمدہ است غالباً خواجہ خاوند محمود بایمائی بادشاہ در لاہور سیمائی و کار خلافت و ہدایت خلق اللہ بذمہ خواجہ معین الدین فرزند کردہ بودند	″	″	″	کہ یومیہ فساد نماند از انجا کہ ہر دو فریق مقدمہ مسلمان بودند قاضیان را از ہر طرف در دل خوف الحق گو بود بلحاظ آنکہ از ہر طرف انبوہ و ہجوم بسیار بود قاضیان در محکمہ خود تساہلی و غفلت اجابہ بجائی چستی و چالاکی ملاحظہ اکہ اخیر فیصلہ این مقدمہ سزاوہی مجرم واقعی بود وازین باعث ہمہ مردم اہلسنت و جماعت ناراض شدہ رو بجنگ آوردند و خواجہ خاوند محمود را سر گروہ جنگ نمودند و مقام جنگ ہفت چنار مقرر ساختند خواجہ صاحب بطرف حاکم کشمیر لاضمیر سخنان سخت نوشتند حاکم مذکور فی الفور بخدمت خواجہ در آمد فرمان سب و تبرا گوئی را بجہنم رسانید ندامادر پردہ حاکم مذکور بمردم شیعہ آمیز بود و اصل بادشاہ نیز با آن گروہ یک بود خواجہ بخدمت بادشاہ رفت مگر آنوقت بادشاہ تعظیم پیش آمد۔
۱۱۴	آن گلبن گلزار رحمت موفوری حضرت خواجہ عبد الخالق حضوری مجددی واز خلفائے باوقار و نامدار سید نا خواجہ آدم بنوری بود قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت بابرکت حضرت والا در جنت [illegible]		وفات آن معدن تفضلات و مخزن کرامات بسال یکہزار ہشتاد و شش کامل ۱۰۸۶ سنہ بوقوع آمدہ است۔		اورنگ زیب	حضرت شاہ آدم بنوری	نقلست کہ روزی یکی از خدام بخدمت شیخ عرض نمود کہ در دولتخانہ حضور روغن افروختنی موجود نیست فرمودند ظرف یعنی آوند برائے روغن آرید خادم بفرمان آنوالاشان عمل نمود پس بسم اللہ الرحمن الرحیم خواندہ برآن ظرف دم فرمود باز بو داوند و برائے اظہار این معنی منع نمودند خادم بخوبی دید کہ حضرت شیخ بسم اللہ شریف خواند کہ ظرف پر از روغن سیاہ گردید مدتے آن روغن سیاہ بکار آمد ہرگز کم نمیشد آخر روزے کنیزی افشائی رابیکے ہمسایہ نمود کہ روغن در ظرف نماند نقل است کہ بادشاہ اورنگ زیب برائے دادن جاگیر کافی خرچ لنگر فقرا بخدمت شیخ معرفت قطب خان التماس نمود اما ہرگز ہرگز قبول نکردند و فرمودند کہ بدلہ دعا گرفتن چیزے زجناب پیران والاشان ما نہایت منع است غرض شما دعا بود کردم۔
۱۱۵	آن جناب مجسمہ صفاتے خواجہ داؤد مشکواتی کشمیری کہ در ہر علوم شاگرد شیخ حمید چرخی بود قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در کشمیر بود۔		وفات آنوالاصفات مظہر کرم و عنایات بسال یکہزار نود و ہفت ۱۰۹۷ سنہ بوقوع آمدہ است	[illegible]		حضرت سید آدم صاحب	نقل است کہ کتاب مشکواۃ المصابیح متناً و اسناداً در حفظ خود محفوظ میداشت از این سبب الشان حضرت را مشکواتی گفتہ اند و باین لقب مشہور بودند بعد حصول علوم ظاہری برائے کسب امور باطنی اول اول بخدمت حضرت بابا نصیب الدین حاضر شدند و فیضیاب گشتند و کتاب اسرار الابرار در باب سلوک مشائخ عظام تصنیف آنجناب بافیضمات است۔
۱۱۶	آن زبدۃ العارفین عمدۃ الزاہدین فیاض بے انداز و دیندار حضرت خواجہ محمد امین رضا صاحب کشمیری قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت باسعادت حضرت الیشان و الاشان رفیع القدر بلند مکان	۷۲ یا ۷۳ سال	وفات آنوالاصفات مخزن الرحمۃ و عنایات معدن فیض و شفقت بے نہایات بتاریخ یازدہم ماہ رمضان بسال یک ہزار ہشتاد و ہشت ۱۰۸۸ سنہ	[illegible]		حضرت خواجہ محمد جعفر [illegible]	نقل است کہ اول مرد خدا عزوجل از زمرہ تجار کشمیر بودہ مدتے در ملازمت شاہی مصروف ماندہ چون نصیب وے نیک بود آنرا جاذب حقیقی بخود کشید در زمرہ درویشان خداپرست جا دادند مرید خواجہ عبد الوہاب شدہ و خرقہ خلافت از حضرت عثمان جالندہری گرفت در خانہ خود ماندہ بعبادت و عداوت نفس و شیطان ماند آخر بر نفس و شیطان غالب آمد بعبادت مولائے خود مصروف ماند از دنیا و مافیہا از ہمگی و جملگی ترک نمودہ ہمہ اسباب نقود و اجناس اسباب پدری فروخت و بر درویشان کہ زاہد و عابد بودند ایثار نمود و لباس مردان حق رسانید
۱۱۷	آن قدوۃ السالکین خواجہ مخدوم منا حضرت سیف الدین ابن خواجہ محمد معصوم ابن خواجہ احمد مجدد الف ثانی یار ربانی قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت فیض بخش فیضند رحبت سرہند است ۱۰۵۵ سنہ	۴۷ سال	وفات آن مظہر فیوضات بسال یک ہزار نود و ہشت ۱۰۹۸ سنہ بوقوع آمدہ است شب بست و یکم جمادی الآخرے ۱۰۹۵ سنہ نیز آمد	[illegible]		حضرت والد ماجد خود	نقل است کہ حضرت صاحب التقوی و اتباع شریعت و بخطاب محیی السنت مشہور و معروف بودند بعلوم ظاہری و باطنی و کمالات صوری و معنوی موصوف ہر کسیکہ از فساق و فجار پیش آنحضرت آمدے ہمانوقت بمجرد بدیدن دیدار قدسی بار تائب شدے باز ہیچ گناہ نکردے نقل است شبی حضرت آواز نے شنید بیہوش شدہ از بام بر زمین افتاد چون بہوش آمد فرمودند مردمان مرا بے درد میگویند اما بیدرد آنند کہ مرا از استماع سماع منع میکنند نقل است روزے شخصے در مجلس سماع خواجہ رسید و آن را تمام روز ضبط نمود از انجا کہ ضبط کردن در دل باعث ضرر بود دل وی بشگافت و بمرد شیخ شنید فرمود سماع ملک در دم ندان انسان سماع حرام کردہ اند و نمی شنوند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۱۸	آن حضرت معروف و موصوف بکرامات بیشماری مولانا خواجه سعدی بلخاری لاهوری که از خلفای اکبر و احبائی پرورش یافته نامور سید آدم بنوری است چون حضرت آدم بحرمین شریفین مشرف شدند شیخ همراه بود و جهاز را از غرق شدن بازداشت قدس الله سرهم العزیز	ولادت باسعادت حضرت در بلخار بود. فایده حضرت آدم بحق خواجه سعدی مهربانی بسیار میکرد و سعدی الخ خود را گفت که این شخص فرزند خوانده جناب پیغمبر و جناب خاتون زهرا است من از ان بیعت کردم		وفات آن مظهر فیوضات بتاریخ روز چارشنبه سیوم ماه ربیع الثانی بسال یازده صد و هشت سنه ۱۱۰۸ بوقوع آمده است فایده شیخ محمد عمر پشاوری کتاب جواهر الاسرار بحق این حضرت از ولادت تا وصال تصنیف نموده نهایت عمده است تا زا باید دید که قابل دیدن است	لاهور محله ...	شاهجهان	حضرت سید آدم رح	نقلست که چون حضرت بعمر هشت سالگی بهمراهی دیگر فقرا بخدمت پیر خود مشرف شد فقرا بخدمت پیر روشن ضمیر عرض کردند که این طفل همراه ما آمد ذات شیخ بجواب وشان فرمودند نی بلکه شما بهمراهی این سعید ازلی و رشید لم یزلی نزد ما آمدید اگر بروز حشر شمارا حقتعالی جل شانه بخشد بخشش این طفل خواهد بود همین فرموده ذات بجانب طفل مخاطب شده گفتند ای طفل ترا نام چیست ایشان عرض کرد سعد از زبان درفشان تهنیت گویان فرمودند هر جا که باشی سعدی هر جا که روی سعد در دنیا و عقبے سعد بیت ۵ چرخ تا سال عمر او شمرد سعد بخت تر زه تو سعادت برد نقل است که چون سید آدم در مدینه شریف وصال فرمود خواجه سعدی بارشاد ربانی و وصیت آن دست ربانی در لاهور رسیده مسند او را آراسته و پیراسته نمود خلق الله را از چاه ضلالت و گمراهی برکناره مغفرت رسانید نقل دیگر نواب سعد الله و دیگر حاسدان بدمزاج بدروش بادشاه را از سید آدم بکدر نمود شیخ سعدی خواست که بادشاه را به تیغ باطنی قتل کرده شود اما شیخ آدم شیخ سعدی را جواب گفت که چنین کار مناسب حال فقرا نیست که کار فقرا صبر است بادشاه اهل اسلام است از این حالت او را معذور و معاف دارید-
۱۱۹	آن ماهر اسرار کشف و کمیل حضرت محمد اسماعیل متوطن... قدس سره العزیز اگرچه ... جلیل القدر خلیفه ... سعدی... فیض از بزرگان ربع مسکون حاصل فرموده و بارها در بغداد و کربلا رفتند بحرمین شریفین مشرف شدند قدس سره	ولادت آن سعید ازلی و لم یزلی در غورات بسال نهصد نود و شش سنه ۹۹۶ فایده محمد اسمعیل صاحب فیضیاب سلسله نقشبندیه و سهروردیه و قادری بودند		وفات آن والا صفات بتاریخ پنجم جمادی الآخر بسال یازده صد یازده سنه ۱۱۱۱ بوقوع آمد فایده جناب خواجه غریب نواز مرادزیارات بزرگان پشاور و دیار و امصار گشت سیفر موندو فایده و فیض بگرفتند-	پشاور		حضرت شیخ سعدی لاهوری	نقلست که حاجی محمد اسمعیل صاحب خوارق و کرامات و کمالات وافر و بسیار بود نوشته اند از روضة الاسلام که مسجد بنا شده محبت خان که سنگین و مضبوط ساخته بود بباعث طوالت زمانه تمام کهنه گشت و تردد خاطر مردمان اهل اسلام این بود که محراب آن خانه پاک از هیئت اصلی برگشته بود مردمان محله بجمع شیخ آوردند و عرض کردند که قبله عالم ما غربا از ان غربانواز این استمداد میخواهیم که بایمن و برکت آن فیاض بے انداز محراب مسجد درست شود و مرمتی نیز گردد که یلوگا اهل اسلام است و مخفی نماند که این هر دو عرض بوقت شب نمودند چون بوقت صبح بخدمت شیخ شده بمسجد رفتند دیدند که محراب مسجد درست است و مسجد نیز از هر طرح مرتب شده موجود است هر چند دران شب گذشته بوقوع آمد کرامت شیخ دانستند نوشته اند که ذات شیخ پانزده ساله بودند که در پشاور برای کسب حلال دکان خورده فروشی جاری کردند-
۱۲۰	آن مرحوم و مغفور مخدوما حضرت حافظ صاحب خواجه عبد الغفور ابن حضرت مجددی پشاوری معروف ابن شیخ محمد صالح الکشمیری خلیفه اکبر خواجه حاجی محمد اسمعیل هستند و از خواجه سعدی بلخاری نیز مستفید و مستفیض شده اند قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در پشاور بود فائده بزرگی کامل و ولی با خدا بود و خوارق و کرامات ایشان بیشمار اند اما درین مختصر جای گنجایش نیست		وفات آنحضرت بابرکات بتاریخ ... ماه شعبان المعظم بسال یازده صد و شانزده سنه ۱۱۱۶ بوقوع آمده است ۵ حافظ واصل است تاریخش ۱۱۱۶ هم بجو از حافظ کلام دیگر ۱۱۱۹	پشاور		حضرت حاجی محمد اسمعیل صاحب رح	نقلست از حضرت محمد غوث گیلانی لاهوری که حضرت حافظ صاحب تمام شب در حبس نفس و مراقبه مصروف میماند و روز در اوراد و منازل قرآن کریم وغیره ریاضات شاقه میبود متقی چنان که از دنیا و ما فیها بالکل بیزار اما خدمت مساکین و درویشان پاک دین بجان فشانی بکمال میفرمود نوشته اند که فی وقت پانصد نفر ذی روح از لنگر شریف طعام میخوردند دیگدان لنگر مدام گرماگرم میماند گاهی سرد نمی گردید درویشان را سوائے نان وقتی وغیره نقد نقود وغیره علاوه میداد نقل دیگر روزی حضرت حافظ صاحب با یاران خود در بازار سیر فرمود بحالت بیخبری در عقب فیلی مست خونخوار در رسید از معاینه این معامله حیرت روی نما شد یاران حضرت روپوش شدند الا حافظ صاحب بدستور ماند چون فیل محض قریب رسید نظری تیز آن جانور خونخوار دید فیل فریاد کرده پس پا رفت-

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار	بادشاه عهد	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۲۱	آن محبوب رحمان خواجه احمد حافظ قرآن عظیم الشان بسوی نقشبندی از اولاد امجاد حضرت احمد سعید کلان بودند	ولادت با سعادت [illegible]		وفات آن جامع کمالات مخزن مکارم و احسان بے نهایات بتاریخ سیوم ماه ذوالحجه بسال یازده صد چهارده ۱۱۱۴ بوقوع آمد	[illegible]		در خاندان خود	نقلست که حضرت ایشان بعد از گشت اقالیم و زیارت بزرگان دیار و امصار وارد هند رسیده از هند بکشمیر وارد گردید بسیار مدت خفیه عبادت نمود و گاه گاه بر خانقاه شریف حضرت ملا شاه میرفتند بعد چندین خواجه نظام الدین ابن خواجه معین الدین ابن خواجه خاوند محمود در حال آن صاحب اجلال خبر یافته او شان را بعد التجا در شهر خود بردند و بهمسایگی خود جا دادند چون خواجه نظام الدین از جهان بیوفا بعالم بقا رفتند فرزند ارجمندش بعالم حیات ماندند آن شیخ نور الدین در تدارک شد که مرید گشته و کامل شده در هدایت خلق الله مصروف ماندند و بسیار اکمل ساخت
۱۲۲	آن احسن نهاد خواجه محمد مراد ابن ملا محمد طاهر علامه متقی کشمیری مجددی از اکابر علمای زمان و عمائد فضلای دوران بود قدس سره	ولادت با سعادت در کشمیر بسال یکهزار پنجاه و یک شش ۱۰۵۶ بوقوع آمد	۷۵ سال	وفات آن والا صفات مظهر فیوضات بتاریخ هفتدهم ماه رجب المرجب بسال یازده صد سی و یک ۱۱۳۱ بوقوع آمد	[illegible]		حضرت عبدالواحد سرهندی	نقلست که خواجه محمد مراد دیار و امصار بسیار دیده و بزیارت بزرگان روی زمین مستفید شد وقتیکه خواجه عبدالواحد در کشمیر تشریف شریف برد این بنده خدا مرید وی شد چون بقیه عمر در عبادت الهی صرف کرده خواجه عبدالواحد او را لائق دیده بخرقه خلافت ممتاز فرمود و بر ای ایشان حضرت از بزرگان دیگر بحالت سفر نصیب و حصه خود گرفته از هر سلاسل مجاز و سرفراز گشت و آنچنان صادق و صاحب صدق و ذوق شوق شد که بجز محبت الهی در دل خود از غیر چیزی نگذاشت و بخدمت پیر روشن ضمیر بسیار میرفت و بار بار فوائد بیشمار میگرفت روز بروز در عروج منازل میبود
۱۲۳	آن محرم اسرار اندرونی حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی قدس الله سره العزیز در علوم صرف نحو و منطق معانی تفسیر و حدیث شریف عالم لاثانی بودند	ولادت با سعادت آنحضرت در بداؤن بود		وفات آنجامع کمالات و کرامات بتاریخ پانزدهم ماه ذیقعد بسال یازده صد سی و پنج است ۱۱۳۵	بداؤن		حضرت سیف الدین [illegible] خواجه [illegible] بود	نقل است که جناب غربا نواز بی انداز علاوه علوم صوری و معنوی و مراتب سادات حسن صفاتی بزرگ کامل و مکمل بودند صاحب کمالات و کرامات نوشته اند که یکی از همسایگان حضرت نهایت بنگ نوش بود باوجود ممانعت نمی ماند روزی بحالت بنگ نوشی پیش حضرت آوردند یک نظر فیض اثر انداختند که یک لخت تائب گردید حاجت بزبانی گفتن نماند نقل دیگر دو شیعه امتحانا یعنی برای امتحان بهانه مرید شدن بخدمت آمدند پس حضرت بر کار ستانی ولی وی آگاه شده فرمودند اول از مذهب باطله توبه کنید بعده بیعت شوید یکی توبه نمود و مرید با ارادت گشت ثانی بدنصیب و بدقسمت بود بر شقاوت اصلی خود قایم ماند چونکه اندرونش از نور ایمان خالی بود از پیش چنین ولی کامل خالی رفت هیچ فایده نگرفت-
۱۲۴	آن بحر رحمت عمیق در عمیق حضرت خواجه محمد صدیق فرزند و خلیفه حضرت محمد معصوم	ولادت با سعادت در سرهند بود-		وفات آنجامع کمالات مصدر مکارم بسال یازده صد سی و شش ۱۱۳۶	سرهند		حضرت [illegible] پدر خود	نقلست که ذات خواجه غریب نواز نبیره پاک جناب حضرت مولانا شیخ احمد مجدد الف ثانی است زیر سایه الطاف پدر عالیقدر و برادر مهربان خود حضرت سیف الدین سیف رحمان پرورش یافت و بباعث تربیت ایشان حضرت کامل و مکمل گردید بسخاوت و شجاعت و عبادت و ریاضت و کمالیت و کرامت مشهور ترین بود
۱۲۵	آن فیاض فیض پاگاه و سخی حضرت خواجه عبدالله بلخی نقشبندی قدس سره	ولادت با سعادت وی حضرت در بلخ		وفات آن جامع کمالات بسال یازده صد سی و نه ۱۱۳۹ بوقوع آمد	[illegible]		خواجه محمد [illegible] صاحب بود	نقلست که حضرت بابرکت سیر ربع مسکون بکرد و از مشائخ عرب و عجم و شام و عراق بفیض صحبت برکت هر یک ولی کامل مستفید و مستفیض میشد چون در حرمین شریفین مشرف گردید هفتده سال کامل بمجاورت حرمین صرف نمود بعده بهندوستان رسید از هند بخطه کشمیر رفت و آنجا از فیض عام خود بسیار و بیشمار خلق الله را فیضیاب گردانید و بخدا رسانید-
۱۲۶	آنحضرت سرفراز رحمت غفاری خواجه عبدالله فاروقی بخاری مجددی فرزند خواجه	ولادت بابرکت بسال یکهزار هفتاد و هشت ۱۰۷۸ بوقوع آمد		وفات آن والا صفات بلند درجات بسال یازده صد چهل و دو ۱۱۴۲	[illegible]		شیخ احمد صاحب بود	نقلست که حضرت بابرکت بسیار مدت در مکه شریف معه والده ماجده خود مشرف ماند و در اوایل ماه ذیقعد سال یکهزار یک صد سی ۱۱۳۰ در هندوستان رسید چند متوقف مانده باز بکشمیر جنت نظیر تشریف شریف ارزانی فرمود خلق الله غیر شمار را الفیض کامله و مهربانی عالیه خود فیضیاب گردانید و بنور عنایت بغایت دلهای تاریک ایشان را روشن فرمود و هر یک را بالفیض طالب

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	الیاس بخاری قدس سرہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	وباطنی ممتاز نمود وده سال که در مکه شریف ماند هر سال بزیارت حضور پاک حبیب خدا لولاک صلعم میرفت
۱۲۷	آن نور از انوار ایزدی خواجه عبدالاحد فرزند ارجمند خازن الرحمۃ فیاض ورشید خواجه احمد سعید ابن حضرت خواجه احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز۔	ولادت بابرکت آن پرسعادت سرهند است که شهورترین شهر است۔		وفات آن والا صفات مخزن رحمت بے نہایات بسال یازده صد چهل و دو ۱۱۴۲ھ بوقوع آمده است۔	سرہند		حضرت والد خود۔	نقلست که حضرت عبدالاحد نهایت عابد زاهد مجاهد صاحب ریاضت کمالیت وکشف کرامات بود حسب استعداد ولیاقت ظاهری وباطنی خود سجاده پدر عالی گوهر همین حضرت گردید نوشته اند که سلسله مجددیه از این حضرت در اقالیم ودیار امصار منتشر گشت وبغرض انتشار وے در حرمین شریفین وشام وروم وعراق عجم وغیره رفته سلسله مذکور مذبور را بتدریج ترویج داد وبسیار مخلوقات فیضیاب گردانید نقل است که روزے زنی بدبخت قسمت زده بحق آن حق پسند سخنان ناسزا وناهموار گفت ذات شیخ دانست که براین زنکه ضرور قهر الهی نازل خواهد شد خادمے را فرمودند بگیر این عورت را چند مشت بگردن وے بزن خادم فرصت نمود زنان که بر زمین افتاد وبا فرشته موت جان شیرین سپرد ذات شیخ فرمود خادم این خون بذمه تست که تعجیل عمل بعمل نیاوردی آن زن بدگوئی مرد
۱۲۸	آن کاشف مکاشفه اسرار ودرر رموز سری حضرت محمد فرخ مجددی که از یکی از رسانگان دنیا خواجه احمد مجدد الف ثانی اند دور ترهم وتجدید وتجدید موصوف ور تقوے معروف شده شدند قدس سره العزیز ونور الله مرقده	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت [illegible] در سرهند [illegible]۔		وفات آن والا صفات معدن تفضلات بسال یک هزار ویک صد چهل وچهار ۱۱۴۴ھ بوقوع آمده است ۵ [illegible]	سرہند		حضرت والد ماجد صاحب [illegible]	نقلست که چون خواجه محمد فرخ بجانب حرمین شریفین عازم شدند اول در مکه معظمه مشرف گشتند سید محمد برزنجی که منکر از حال فقرا باکمال بود خاصه منکر حالات خواجه احمد مجدد از صدق دل و جان بود ودران ایام در مدینه طیبه توقف داشت سید خواست که از مدینه شریف بمکه معظمه موجود شده در معارف مجددیه گو شد وبمضامین ومکاتیب احمدی اعتراض نموده بحث کند والزام دهد چون آمدن سید موصوف در مکه معظمه مشهور شد خواجه محمد فرخ از خدا اکبر جل شانه وعم نواله دعاء خواست که از بحث وے امان دهد سید موصوف را بیماری لاحق حال گشت درین اثنا حضرت محمد فرخ از لوازمات یعنی از مناسک حج وزیارت حضور پاک صلی الله علیه وسلم فراغت یافته در جده شریف رسید وازانجا بجهاز رفت ازانجا که سید موصوف را از مرض بدنی تخفیفی رونما بود در عقب خواجه شد در زورق نشسته اراده جهاز نمود اما اراده الٰهی جل شانه بطور دیگر بود زورق شاه صاحب تا جهاز نرسید ودر راه غرق گردید شاه صاحب نیز در زمره انا لله وانا الیه راجعون شمار شدند پس خواجه محمد فرخ از بحث وے رهائی یافت۔
۱۲۹	آن سعید رشید بود ازل خواجه محمد افضل فرزند ارجمند حضرت خواجه محمد معصوم ابن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی بوده قدس الله سرهم العزیز علم ظاهری وگرامی خلیفه عظامی خواجه حجۃ الله نقشبند بودند نوشته اند نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت سرهند است۔ فالیده تا ده سال استفاده وفیض باطنی با پیر بزرگ خود شیخ نمود وحصل عدد مانده سال از شیخ عبدالاحد خلیفه شیخ احمد سعید شرف ولایت گرفته۔		وفات آنعالی ذات جامع کمالات بسال یازده صد چهل وشش ۱۱۴۶ھ بوقوع آمد خانواده خواجه محمد اعظم کشتی صحیح ونسبتے صریح داشت خلیفه باوقار دی حضرت است که بواسطه وی خلق الله فیض گرفت	سرہند		حضرت شیخ [illegible]	نقلست که چون حضرت فیض حجت عازم سفر حجاز شده بحرمین الشریفین گشت بفتوحات عظیم واپس در هند تشریف آورده تدریس طالبان دین متین وتلقین مردان ارادتمندان راه حق مشغول شد چنانچه شاه ولی الله محدث دهلوی از فیض یافت وسند ازین حضرت غربانواز است وما ازین حضرت سند داریم نقل دیگر حضرت شیخ حجۃ الله بار بار بحق حاجی محمد افضل میفرمود که آنچه در سینه ما از پیران کبار ورهبران والا تبار است تمام وکمال بتو القا نمودم نقل دیگر که از اجناس ونقود نزد حاجی محمد افضل بود آن همگی وجملگی بر فقرا بذریعه خرید کتب سلامیه ایثار مینمود یعنی آنچه فتوحات می آمد کتب نفیسه عمده که در هندوستان نایاب بودند دریافته بانه بابت راهنمائی وهدایت خلق الله علما وصلحا وطلبائے حق را میداد بارے پانزده هزار روپیه در فتوحات آمد کتب خرید کرده برائے خدا داد ونزد خود چیزے بیشترے ننهاد رحمۃ الله علیه۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موجود مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۱۳۰	آن محسن و رشید بدی حضرت خواجه محمد محسن مجددی نقشبندی که از اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالحق محدث دهلوی است قدس سره العزیز.	ولادت با سعادت حضرت بابرکت و این ورحمت در شهر دهلی بود.		وفات آن الذات مجاهدات و ریاضات ... نظام ... بسال یازده صد و چهل و هفت ۱۱۴۷ بوقوع آمد	دهلی		حضرت شیخ محمد معصوم	نقل است که حضرت در علم ظاهری و باطنی شانی عظیم میداشت ... بی همتای وقت خود بودند ... در علوم ... صاحب ... مظهر جانجانان میفرمایند که شخصی ... مرشد ارشد خود حافظ محمد محسن ... مرقبه ... وکفن شریف ... پرسیدم باعث چیست ... سنگ بیگانه ... وضو نهاده بودم خیال ... حالانکه یکبار بران قدم نهاده بودم نه زیاده از شومی آن ... که چیزی بیگانه بدست آوردن و بران قبضه بلا اذن کردن ... چیز دیگر نیست.
۱۳۱	آن جنت مقام فردوس ... حضرت خواجه محمد شاه فیض ... مجددی نقشبندی ... خواجه ... قدس سره	ولادت با سعادت حضرت بابرکت ...		وفات آنجا مع کمالات و کرامات مظهر جود و عنایات بسال یازده صد پنجاه و سه ۱۱۵۳	...		حضرت عبدالاحد	نقلست روزی زنی فاحشه از دریچه حضرت شاه صاحب گذر کرده بطرف بازار میرفت ... حضرت شاه والا نگاه را عرض کرد یا حضرت برین زنکه میرفت توجه فرمائید که از افعال شنیعه توبه کند ... ابتدا دل خاموش ماندند بعده دو ساعت که از یاران حضرت تاکید ... بود آخر باصرار یاران متوجه آن زن شدند بعد دو ساعت زن ... حاضر گردید ... سر کشیده ... گلیم کهنه در بر کرده ... استغفار ... پشیمان شده بیعت کرد ... شد
۱۳۲	آن ولایت ... مظهر حضرت نواب محمد ... مجددی نقشبندی که از مقبولان درگاه آلهی و عاشقان جانباز ذات کبریای بود. قدس سره	ولادت با سعادت حضرت ... در ... است.		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بسال یازده صد و چهل و ... ۱۱۴۸ بوقوع آمده است.	...	عالمگیر	حضرت محمد معصوم	نقلست که نواب والا خطاب در امرای معظم و مکرم عالمگیر بادشاه بود و بعده چون اهتمام حقیقی ... حضرت ترک ایالت و امارت نمود بخدمت حضرت مرشد ارشد خود حاضر گشته بعد ارادت آوری کامله و آجله مرد کامل گردید که ظاهر شریعت آراسته و باطن بطریقت پیراسته شد نقل است که بعد ترک عهده نوابت و حشمت و شوکت بحالت ملاقات روزی بادشاه از نواب صاحب پرسید که عمر ایشان بتعداد چند باشد جواب دیا حضرت بادشاه چهار سال بادشاه بخندید و گفت دیده که بجز بخت و اقبال عقل هم قائم نمانده شما ... سال گذشته باشد حالانکه چهار سال میگوئی بجواب پرداخت بخت بلند باد عقل موجود است عمر من آنست ... شما آمده بحضور ... گذاشتم یعنی ... باقی عمر که در معاملات دنیا با دنیاداران ...
۱۳۳	آن عالم عامل حضرت شیخ محمد فاضل قادری و مجددی بتالوی که از علمای اجل و فضلای اکمل بود قدس سره العزیز.	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت در ... بود		وفات آن عالیذات مصدر فیوضات بتاریخ چهاردهم ماه ذی الحجه بسال یازده صد پنجاه و یک ۱۱۵۱ بوقوع آمده است	بتاله		...	نقلست که آنحضرت افضل الفضلا و اکمل الکملا در عهد عصر خود در شریعت و طریقت قدمی محکم و استوار ... میداشت ... تدریس و تعلیم طالبان علوم صوری و طالبان معنوی ... خلق الله ... آن ولی کامل بکمالات ظاهری و باطنی رسید ... خود امام سالکان طریق قادریه و نقشبندیه مجددیه بود نقل است که چون تعمیر خانقاه شریف شروع کرد ظاهر حال ... خرچ ... معماران ... نقل است که خرچ لنگر شریف ... ارشاد ... حاکم علاقه ... معزول گردید ... التماس ... شد ... افسوس ... فایده ...

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۳۴	آنحضرت حافظ غلام ربانی فیض پایگاہ حضرت خواجہ حافظ سعد اللہ مجددی از کبرای خلفا و ناموراحباے خواجہ محمد صدیق فرزند خواجہ محمد معصوم ابن شیخ احمد مجدد الف ثانی بود قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در دہلی گفتہ اند		وفات آن والا صفات بابرکات مصدر فیوضات بتاریخ یازدہم ماہ شوال بسال یازدہ صد پنجاہ و دو سنہ ۱۱۵۲ بوقوع آمدہ است	شاہجہان آباد		حضرت محمد صدیق صاحب رح	نقلست کہ روزے نواب فیروز جنگ بخدمت عالی حضرت حافظ صاحب عرض نمود کہ قبلہ عالم حضرت خواجہ حسن رسول نمائی ہر کرا میخواست بزیارت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم او را مشرف میساخت منکہ حضور انور را پیشوا خود میدانم و مرید شما ہستم میخواہم کہ بزیارت رسول پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم چشمان ظاہرین را روشن کنم فرمود خواجہ حسن یکبار زیارت میکنانید ما بسیار اگر ارادہ شما باشد با کمال صادق الاداء باشد شب فاتحہ خواندہ متوجہ بروح پر فتوح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم باشی نواب صاحب عمل نمود و مشرف شد چون صبح شد پانصد روپیہ نذر معین داد اکنون نیز برائے دیگر شب پانصد روپیہ نذر معین نمود چون شب دویم ہم مرادش میسر گردید نذر معین شب دویم ہم روا نمود و معتقد زیادہ گردید دیگر خوارق و کرامات حضرت بسیار اند اما دراین تنگ جا کجا نوشتہ آید۔
۱۳۵	آن جامع برکات و خیر حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ العزیز از اکابر خلفائے حضرت خواجہ حجۃ اللہ نقشبندی کہ گنجاے قدم شریف آنحضرت از احاطہ مشرع شہر لعیف بیرون نہاید نور اللہ مرقدہ	ولادت حضرت در دہلی نوشتہ اند۔ فائدہ چون جوان شد در راہ خدائی عزوجل چون جوان مردان عبادت و ریاضت نمود۔		وفات آنجامع کمالات بسال یازدہ صد پنجاہ و دو سنہ ۱۱۵۲ فائدہ تمام روز بیست و چار ہزار بار نفی و اثبات و پانزدہ ہزار بار اسم ذات بحبس نفس ذکر میکرد و نماز تہجد و اشراق وغیرہ و قرآن کریم مے خواندند۔	سرہند		حضرت شیخ [illegible]	نقل است کہ بادشاہ و علماء و فصحا و امرائے عصر مریدان حضرت بودند نوشتہ اند کہ روزے سوارے حضرت زبیر از جامع مسجد کہ دران شاہ گلشن صاحب نشستہ بود گذر کرد حضرت شاہ صاحب بچشمان خود دید و حیران گشت جا حیرت اینان بود کہ شخصے در پالکی نشستہ است و دیگر پالکیہا عقب وے میرسند و امرائے فراوان پاپیادہ میروند و انوار الٰہی محیط آن پالکی ہا ہستند بجائیکہ گویا تا فلک پرتو آن انوار لامع است و تمام کوچہ و بازار مملو انسان است شاہ صاحب حیران شدہ بدل مبارک خیال فرمود کہ من گاہے چنین بزرگ صاحب شکوہ خداوند ہجوم و انبوہ ندیدہ ام با وصفیکہ شصت سال کامل دراین کہنہ گلیم خود بندگی پروردگار خود کردم مردمان عرض کردند کہ این حضرت خواجہ محمد زبیر است حضرت شاہ صاحب خوشنود شدہ فرمود الحمد للہ والمنۃ کہ پیرزادہ ما است و آبروے ما باقی ماندہ است و نوشتہ اند کہ حضرت زبیر قرأت طویل میخواندند کہ کم از دو ساعت نبود یعنی چنان طویل قرأت میخواندند کہ دو ساعت دران صرف میشدند الغرض تمام روز در عبادت الٰہی میبودند۔
۱۳۶	آن سعید وحید حضرت مولٰنا عبدالرشید فرزند مرید و خلیفہ خواجہ محمد مراد کشمیرے نقشبندے قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در کشمیر جنت نظیر است		وفات آن والا صفات مصدر توجہات بتاریخ شب بیست و ہشتم ماہ رجب المرجب بسال یازدہ صد پنجاہ و پنج سنہ ۱۱۵۵	دہلی		حضرت والد ماجد رح	نقل است کہ حضرت در وقت عین جوانی نعمتہای دینی و دنیوی حاصل نمود بلکہ از ہمگی معاملات دنیوی ترک نمودہ بخدا پیوست و فیض از جناب شیخ عبدالاحد حاصل نمود و نیز بخدمت بسیار و بشمار بزرگان متین حاضر شدہ فوائد گرفت الغرض کہ مرشد ارشد عالیشان حضرت عبدالاحد بودہ و مدتے بسیار بخدمت آنحضرت خدمت شائستہ نمودہ چون بتقدیر قادر قدیر حضرت مرشدش عظیم الشان ازین جہان وداع فرمودند حضرت بکشمیر رفت و بارہا بحرمین شریفین مشرف شدند خیر چون عمر شریف سپری گردید جناب ایشان حضرت در دہلی رسیدہ جان بجان بخش سپرد کردند رحمۃ اللہ
۱۳۷	آن حضرت عالیجناب خواجہ نور الدین محمد آفتاب فرزند ارجمند خواجہ نظام الدین ابن خواجہ اشرف الدین ابن خواجہ معین الدین	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت فیض بخش و فیضد رجب بسال یک ہزار ہشتاد و شش	سال	وفات آن جامع کمالات مظہر فیوضات بتاریخ ششم ماہ شعبان المعظم بسال یازدہ صد پنجاہ و شش سنہ ۱۱۵۶	[illegible]		احمد [illegible] صاحب رح	نقل است کہ جناب نور الدین محمد آفتاب ولی مادرزاد بودند در خورد سالی آثار بزرگی از ناصیہ زاکیہ ایشان حضرت ہویدا و پیدا بودند چون آن غربا نواز بر مسند ارشاد رونق افروز شدند طالبان حق فوج فوج و جوق جوق آمدہ ازان غریب نواز از فیاض بے انداز فوائد دینی و دنیوی گرفتند واحدے از طالبان دنیا و عقبے از جنابش خالی نرفت بلکہ از نقد مراد دلی دامن پر کردہ میشد و دعائے حضرت گاہے از جناب الٰہی جل شانہ و عم نوالہ رد نمی شد ہرچہ از خداوند کریم خواستے دریافتے آن دعا نیک بودے

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ابن خواجہ خاوند محمود مشہور نقشبندی کہ ولی کامل و مکمل بود قدس سرہ و نور مرقدہ	سنہ ۱۰۸۶ بظہور پیوست		فایدہ تربیت باطن و تصفیہ قلب از خواجہ احمد یسوی نصیب حال وی حضرت بزرگ شدہ بود	〃	〃	〃	خواہ بر خلاف آن ہر چہ بر زبان راندے ہمان طور بظہور آمدے و دریغ نماندے نظر فیض اثر آن سید شہید بنا بر بیماران باعث تندرستی بود یعنی حق تعالیٰ جل شانہ و عز اسمہ دعائے آنحضرت بانظر فیض اثر آن غریب نواز محض شفائے مریضان ظاہری و باطنی پیدا فرمودہ بود و بہیبت آنچہ از عشق خواستی دریافتے و ہیچ کس را در علل گمان نداشتے۔
۱۳۸	آن حافظ کلام ربانی واصف اسرار پنہانی دوست صمدانی مرد کامل عابد و مجاہد خواجہ محمد عابد کہ از خلفائے نامور و احباب معتبر خواجہ عبدالاحد بود قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آن دریائے رحمت فایدہ ہزاران مرمان کہ طالبان حق توجہ موجہ آندات گرامی بمقامات احمدیہ مجددیہ رسیدند۔		وفات آن مظہر عنایات منبع فیض و کمالات مطلع ہیبت و کرامات بتاریخ شہر دہم ماہ رمضان المبارک بسال یازدہ صد و شصت سنہ ۱۱۶۰ بوقوع آمدہ است			حضرت شیخ عبدالاحد صاحب	نقلست کہ خواجہ محمد عابد بزرگ خدا پرست و متبع اہل سنت و جماعت بود نوشتہ اند کہ چون محمد عابد صاحب بحرمین شریفین رفت پیادہ عرصہ مسافت امراض محبت و ذوق شوق بدیدگاہی سوا نگردید چون در آن دیار سید بشرف زیارت مشرف گشت و منفر بود کہ حرکت دل و سوز سینہ من از عنایت طلب حق است روز بروز زیادہ میشد و ہیچ گاہ کمی باشد و نباشد و نمی بود کہ بغیر محبت الٰہی جل شانہ بخاطر شوق رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم گذاشتہ باشد و متعبد و زاہد چنان بود کہ ہر شب در نماز تہجد سورۂ یٰسین شصت بار میخواندہ و بیست ہزار کلمہ شریف و ہزار نفی و اثبات بحبس نفس باہتمام تمام و تلاوت قرآن کریم و ہزار بار درود شریف دائما میساخت و در حلقہ روزانہ قریب صلحا و علما و فضلا دو صد کس می نشستند و ہر دم کہ میرفت دریا دمولا خود شمار می شد و ضائع نگشت۔
۱۳۹	آن مرد حق و رشید حضرت حاجی محمد سعید لاہوری از اعاظم خلفاء نقشبندیہ و غیرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت لاہور بودہ است		وفات آن جامع کمالات مظہر عنایات بسال یازدہ صد شصت و شش سنہ ۱۱۶۶	لاہور		[illegible]	نقلست کہ جناب موصوف در کشف کرامات و ولایت کمالات کامل و اکمل بود نوشتہ اند کہ شخصے بخدمت آن حضرت آمدہ بعرض پرداخت کہ دختر من بود و در غارت احمد شاہ درانی مفقود الخبر گردید و بجز وے دیگر اولادش نبود و عرض وے سائل حضرت براو باز یافت بود پس سائل را بکرامت از خراسان آوردہ دادند۔
۱۴۰	آن برگزیدہ مشائخ عظام حضرت شیخ عبدالسلام مجددی قدس سرہ العزیز از خلفائی حضرت حافظ صاحب عبدالغفور است نور اللہ مرقدہ۔	ولادت باسعادت آن حضرت والا درجت در کشمیر است۔		وفات آن والا صفات معدن تفضلات مخزن کمالات و کرامات بتاریخ شہر دہم شوال السال یازدہ صد ہفتاد و یک سنہ ۱۱۷۱ بوقوع آمدہ است	کشمیر		حضرت حافظ عبدالغفور	نقلست کہ ذات شیخ در شریعت و طریقت و اتباع سنت و در کمالیت و کرامات و عبادت و ریاضت کامل و اکمل بودند نوشتہ اند کہ نواب ابوالبرکات ناظم کشمیر مریض بود کہ حکمای دہر از زندگی وی دست بردار شدند ذات ایشان دست مبارک بر سر آن مریض گردانید کہ ہمان وقت علیل را شفا کلی حاصل شد نقل است کہ روزے محمد صابر نامی شخصے بخدمت شیخ حاضر شدہ التماس تعویذے برای اولاد درخواست کرد فرمود دو سیب حاضر کن شتاب شتاب آورد فرمود بخور آن عمل کرد حق تعالیٰ ببرکت وے دو فرزند توام ہمان سال عطا فرمود نقل است کہ بار میر فقیر اللہ ابن میر اخوند کشمیری بیمار شد برائے دعا طلبی رو بحضرت برد حضرت فرمود اگر یک ہزار سیہ برائے خرچ فقرا اندر معین کردہ پیشتر دہی شفا جلد خواہد شد آن عمل فوران نمود مریض شفا یافت شیخ ہمگی بحال لغ بمساکین خیرات نمود۔
۱۴۱	آن کاشف حقایق دقایق حضرت شاہ محمد صادق قلندر نقشبندی کشمیری اول در خطۂ کشمیر امیر کبیر بود چون ایزد کبیر بجذب عنایت	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت و کرامت در کشمیر بود۔		وفات آن جامع کمالات عالیذات بابرکات بست ہفتم ماہ رجب المرجب بسال یازدہ صد پنجاہ و پنج سنہ ۱۱۵۵ محبوب خدا انجدا رفت	در کشمیر		حضرت شیخ [illegible] صاحب	نقلست کہ حضرت را اکثر محبت و عشق الٰہی دامنگیر میماند نوشتہ اند کہ روزے در کشمیر بخانقاہ شریف میرنازک نقشبندے بوقت اعلان گفتن بر سقف خانہ حالتے عجیب کہ جذبہ باید گفت رونما شد حتی کہ اذان گفتہ گفتہ بر زمین افتاد و بیہوش گشت حاضر باشان از آن موقعہ برداشتہ پیش خواجہ بزرگ مرشدش بردند ذات شیخ فرمود بگذارید کہ ستانہ عشق الٰہی است چون این سخن از زبان حق ترجمان برآمد ہمان طور گردید کہ اکثر مستانہ وار میماند و شعر مستانہ وار میگفت و قدم از حد رفت کہ از تکلفات شرعی در گذشت و ہر صاحب ہوش کہ پیش آن بیہوش میرفت فی الفور بیہوش میشد چند بار علمائے کشمیر او را پیش اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	تقویم زمان	بادشاهِ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	بخود کشید تارک الدنیا شد قدس سره العزیز	″		و در عشق وے درگذشت۔	″	″	″	هیچ نمی گفت و رها کرد و حکم گرفتاری منسوخ می نمود و از حدود شرع شریف در گذشته دید معاف میکرد و میفرمود که این از حد شرعیه برون است دست اندازی مناسب نیست۔
۱۴۲	آن زبدة الاولیای عظامی حضرت خواجه محمد رضا الهامی نقشبندی و سلسلهٔ نسبت وے بچند واسطه بحضرت خواجه بزرگوار ز باب عبد الله احراری رسد قدس سره العزیز	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت در کشمیر جنت نظیر بوده است		وفات آن عالیجناب بابرکات بسال هجری یازده صد هفتاد و نه ۱۱۷۹ بوقوع آمده و شیخ دیندار تاریخ وفات ایشان درج کتاب کرده اند۔	[illegible] ۲		روحانیت جناب غوث ربانی	نقلست که حضرت بحد زاهد و عابد و مجاهد و متوکل علی الله بود و صاحب کشف کرامات نوشته که یکی از دوستان شیخ قرآن کریم در حجرهٔ شیخ داشت و زدوان براه دزدی برد و آن محب خاص شیخ رتوف یافته متردد بر آن شد که اصل قرآن کریم باز یافت شود اگرچه باما ذات شیخ او را براه هدیه زیاده فرمود اما پسند خاطر وے نگشت آخر روزے فرمودند مخلصا امشب رخصت کن فردا انشاء الله اصل قرآن کریم از آن خود خواهی یافت چون روز دیگر شد حضرت در هیچ چند بخادم داده فرمود که بفلان دوکان برو و بنشین شخصے قرآن شریف خواهد آورد و او را این دراهم داده و قرآن شریف گرفته بیار خادم عمل فرمان نمود قرآن شریف بیاورد و شیخ صاحب باصل مالک سپرد سبحان الله حق تعالی جل شانه دوستان خود را چنان بزرگ و پرده پوش پیدا فرمود۔
۱۴۳	آن قدوة العارفین معظم حضرت شیخ محمد اعظم صاحب نقشبندی مجددی خلیفه عظیم الشان خواجه محمد مراد است	ولادت حضرت خواجه صاحب فیض و رحمت کشمیر است		وفات ایشان حضرت بابرکت بسال یازده صد هشتاد و پنج ۱۱۸۵	[illegible] ۱		حضرت خواجه محمد مراد و [illegible]	نقلست که آن جامع کمالات را تصانیف و توالیف بسیار اند در شعر گوئی مهارتے کمال میداشت و در تواریخ بیشمار لیاقت حاصل کرده بود عالم عامل و فاضل کامل در علوم باطنی و ظاهری یگانه روزگار بود و باوجود ثروت و دولت و شوکت و صولت علم و فراست و فهم و بلاغت بی نهایت خود دل بذمرهٔ فقرا نهاده و بسته بود هرگز در زندگی فخری و تکبرے نبود۔
۱۴۴	آن عمدة الواصلین زبدة العارفین حضرت کمال الدین بن خواجه نورالدین آفتاب نقشبندی کشمیری قدس سره آنجناب بکمالات صوری و معنوی معروف بود و صفات حمیده موصوف بود قدس سره	ولادت بابرکت حضرت والا درجت پر کمالیت و دریائے رحمت کشمیر است۔		شهادت آنحضرت معدن کرامت تاریخ نهم ماه رجب بسال یازده صد هشتاد و هشت بوقوع آمده است ۱۱۸۸	[illegible] ۱		والد ماجد خود	نقلست که حضرت خواجه کمال الدین غریب نواز مردے بود فیاض بے انداز عالمی بود با عمل الغرض با همه اوصاف ستوده موصوف و معروف بودند نوشته اند که شخصے اخطے نام داشت که ظاهر حال سنی و باطن خبیث شیعه مردمان را در کشمیر بحالت اخفا مستعد برفض مینمود آخر ظاهر گردید و برو مقارنه سب اصحاب ثلاثه رضوان الله تعالی عنهم ثبوت شد بر طلا قتل کرده شد مرمان ناهنجار بد شعار زمرهٔ مذکور نسبت حضرت صلاح شهادت کردند آخر مسمی حاجی کوتوال بطمع زر کثیر بر شهادت حضرت مستعد شد آخر بوقت نصف شب که وقت تهجد بود حضرت بکار وضو شاغل بودند کوتوال بد مآل مثل شمر لعین که قاتل امام حسین بود بر سر آن سید الکونین تیغ برهنه چنان زد که حضرت بلا شک و شبه شامل شهدائے کربلا گردید و در زمرهٔ پاکان سید و آن مرزمان پاک مستفید و مستفیض گردید رحمة الله۔
۱۴۵	آن سلطان الاولیاء العظیمه و زبدة الکاملین حضرت شمس الدین حبیب الله میرزا جانجانان که از سادات کرام علوی بودند قدس الله سرهم العزیز و بست و شش واسطه بحضرت امیر المومنین	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت بروز جمعه تاریخ نهم ماه رمضان شریف بسال یازده صد یازده شمار رشد ۱۱۱۱ بواسطه توسطه	۸۴ سال	وفات آن جامع کمالات صاحب کرامات یعنی شهادت آن صاحب جاه و جلال تاریخ بیست و هفتم ماه محرم الحرام بسال یازده صد نود و پنج ۱۱۹۵ و دهم محرم شهادت حضرت نوشته اند			[illegible]	نقلست که آبا و اجداد امجاد حضرت از امرائے نامدار شاهی بودند و قرابت بخاندان تیموریه میداشتند امیر عبد السبحان که نواسه اکبر بادشاه بود جد امجد حضرت بود و جدهٔ ماجده وی دختر اسد خان وزیر نوشته اند که مثل شوهر خود از اولیاء وقت بود الغرض جناب میرزا صاحب ترک ایالت امارت نموده داخل زمرهٔ خداپرستان گشت و فیض از بزرگان هر سلسله گرفت نقل است که حضرت میرزا صاحب بجناب ایزد متعال در ام سوال میکرد که یا خالق موجودات کمترین را چنین بے تمیز را از نعمائے عظمائے خود سرفراز فرمودی اما شهادت جهری باقی ماند چون تیر دعائے آن مقبول خدا بر هدف قبولیت افتاد شبے بدخواهان دوست خدا بر دروازهٔ منیف اندازه آنحضرت بلکه حسب روایت بعض روایت در حویلی آن جناب موجود شدند پیش میرزا صاحب استاده گفتند میرزا جان جانان توئی جناب موصوف فرمود۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بودند و در محبت الٰہی عاشق جانباز بود و از ان در کونین ممتاز و سرافراز بود۔	حضرت محمد بن حنیف بجناب خواجہ خواجگان حضرت جناب پاک امیر المومنین علی رحمۃ اللہ علیہ۔	۔	صاحب مظہر جان جانان تاریخ وصال حضرت میرزا صاحب اعظم اللہ ذکرہ۔ عاش حمیدا مات شہیدا تحریر فرمودہ است کہ ازین استخراج تاریخ وصال میشود	〃	〃	〃	آری پس از ان شور بختان یکے بدبخت راندۂ ازل تفنچہ محاذ دل آنحضرت زد آن فیاض بے اندازہ مجروح گردید آن ہر سہ بدبختان رو بفرار آوردند اما آن شہید وحید شمشیر محبت آلٰہی خواص و عوام خود را اہتمام تاکید فرمودند کہ قاتلان خود را از صدق دل و جان گناہ بخشیدم شما ہم با وشان دست درازی نکنید و ہرگز او شان بتصدیع و تکلیفے ندہید کہ خود عرض ما چنین بود نقل است کہ روزے جناب مرزا صاحب از مکانات با یاران خود برون کہ بارش باران بکمال زور و شور نازل گردید میرزا صاحب دید کہ خواطر یاران مکدر میشوند او شان را بالتسلی ہا بائید کہ بارش آبا شمار اہی نباشد باوجودیکہ بارش نہایت با شورش بود و جوشش گرداگرد یاران بود و بر وجود و جامہا او شان بلکہ برانہا یکقطرہ ہم نیفتاد۔
۱۴۶	آن بر سریر سلطنت عباد و ریاضت بادشاہ حضرت مولوی احمد اللہ یا حبیب اللہ فرزند مولوی ثناء اللہ قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در پانی پت است		وفات آن تعالیٰ ذات جامع کمالات مظہر عنایات بسال یازدہ صد نود و ہشت سنہ ۱۱۹۸ بوقوع آمدہ است	پانی پت		حضرت شیخ میرزا جان جانان صاحب رح	نقلست کہ حضرت بابرکت مولوی صاحب علوم ظاہری از ہر اقسام بلکہ اکثر تعلیم معنوی نیز از والد ماجد خود حاصل کردہ اند و عابد زاہد بدرجۂ اول بودہ چنانچہ یومیہ بیست و یک سپارہ قرآن کریم و یک ہزار بار درود شریف و پنجہزار بار نفی و اثبات ورد خود ساختہ بود و عالم جید و فاضل مجید بود بسیار مردم فاسق فاجر را از گناہان تائب کنانیدہ براہ حق رسانید و در نسب آبائی اجداد خود بچند واسطہ بحضرت جناب خواجہ جلال الدین پانی پتی میرسد کہ چشتی و صابر اند و در طریق نقشبندیہ
۱۴۷	آن دوست جہان خواجہ محمد احسان قدس سرہ العزیز از اصحاب قدیم و احباب صمیم حضرت جناب قدسی مآب میرزا جانجاناں بود از اولاد امجاد حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہستند نور اللہ مرقدہ۔	ولادت حضرت باسعادت آنحضرت بابرکت گل گلبن فصاحت و بلاغت بلبل شاخسار بہجت اشراقت در دہلے نوشتہ اند۔		وفات آن مظہر فیوضات مصدر عنایات معدن توجہات بسال دوازدہ صد شش بوقوع آمدہ است سنہ ۱۲۰۶ از خزینہ [illegible]	دہلی		حضرت والد شان میرزا جان جانان صاحب شہید علیہ الرحمہ	نقلست کہ چون احمد شاہ ابدالی بادشاہ از خراسان در ہندوستان آمدہ و لشکر او چون مور و ملخ در امصار و دیار کبار و صغار منتشر شدہ غارت میکردند و مال خواص و عوام را زیر و بالا مینمود بار کہ بادشاہ موصوف وارد ہندوستان گردید و فوجے بطریق ماضیہ غارت وغیرہ تطلم آغاز نمود آن سال حضرت محمد احسان خلف الصدق حافظ محمد محسن صاحب در محلہ و کوچہ خود نشست مجلس از غارت گران درین محلہ و کوچہ رسید نقل است کہ شخصے بحضور آنحضرت بابرکت رسیدہ داد و فریاد از درد پہلو خود پیش حضرت بابرکت نمود و گفت یا حضرت درد پہلو سخت عاجز کردہ است و جان بلب آمدہ تمام ایزد تعالیٰ مدد نمائید و ازین بلا جان فارغ سازند کہ عاشق خدائی و مرد مولائی چون ذات شیخ اسم ایزدی شنید در بدن لرزید و از ہوش رفت بعد ساعت بہوش آمدہ پرسید چہ حال است سائل عرض نمود قبلہ برائے نام ہم نیست فرمودند بر و کہ درد ترا بخود جذب گردد۔
۱۴۸	آن عالم علوم لا انتہائے فیض پائیگاہ حضرت مولوی علیم اللہ کہ از خلفائے اکبر و احبائے نامور حضرت میرزا جانجاناں است قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در گنگوہ است کہ جائے مکان بزرگان عالیشان است		وفات آن والا صفات مظہر فیض و عنایات مصدر کرم و رحم بنیاد بسال دوازدہ صد یازدہ سنہ ۱۲۱۱ بوقوع آمدہ است	[illegible]		حضرت میرزا جانجاناں رح	نقلست کہ حضرت مولانا مولوی صاحب سالک سلوک احمدیہ بود کہ بحالات عالی و مقامات متعالی میماند و در نسبت مست الست سکر و مدہوشی اہتمام غلبہ میبود اکثر حکایات عاشقانہ میکرد۔ نقل است کہ روزے جناب پاک حضرت غوث الثقلین را بخواب دید ارادہ قدمبوسی نمود حضرت غریب نواز فیاض بے انداز فرمود مولوی جی چہ حرکت است عرض کرد یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیوۂ ما فقرا انیانہ است کہ سعادت ابدی پیدا مینماید حضور غوثیہ قدسیہ را کلمہ مولوی صاحب نہایت پسند آمد الطاف و اشفاق را بہ نسبت مولوی صاحب مضاعف فرمودند کہ مرتبہ مولوی صاحب بالا رسید
۱۴۹	آن جلیل القدر والا جاہ حضرت مولانا مولوی	ولادت حضرت بابرکت در پانی پت		وفات آن والا صفات مظہر عنایات جامع کمالات	پانی پت		حضرت میرزا جانجاناں	نقلست کہ مولانا در ابتدا مرید حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد بودند و توجہات بے نہایت وسعت بغلئے قلبی رسانید بعدہ حسب الارشاد شیخ صاحب بخدمت میرزا جانجاناں مشرف شدند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ثناء اللہ مجددی نقشبندی قدس سرہ از شرفای سنبھل خلفای با حق میرزا جانجانان است و بواسطہ نسبت آبائی بمولانا حضرت حلال الدین ہانسوی سید حضرت جلال الدین حضرت شمس تبریزی منتہی می شود۔	بظہور پیوست فائدہ حضرت میرزا صاحب سفر مرد کرکر برو از حضرت حضور ایزد تقدس و تعالے پرسید کہ در جناب ما چہ تحفہ آوردی عرض نمایم یا خالق الاعز ... مولوی ثناء اللہ آوردہ ام		کرامات بسال مطارف صد شانزدہ بوقوع آمدہ سنہ ۱۲۱۶ھ از خزینہ ثناء اللہ ... ۱۲۱۶ بجنت بانزہت ... ۱۲۱۶ بجنان بال ظفر ۱۲۱۶	″	″	″	وفائز گشتند بنہایات مقامات عالی متعالی طریق احمدیہ مجددیہ صعود نمود از بسیار و بشمار سرعت سیر و شوق دلی تمام سلوک این طریقہ را بپنجاہ توجہ باتمام رسانید واضح باد کہ جناب مولانا صاحب تحصیل علوم ظاہری در ہژدہ سالگی حاصل کرد خصوص علم خلافت در علم یافتہ باشاعت علوم و فیوض معنوی پرداختند ما از زبان فیض ترجمان میرزا صاحب بخطاب علیم اللہ با علم الہدا مخاطب گشت نقل است کہ مولوی فضل اللہ صاحب برادر کاملان جناب موصوف کہ در علوم صوری و معنوی کامل بودند و اول از مولوی ثناء اللہ فوت شدند مولوی صاحب آنحضرت را بخواب دیدہ کہ مولوی فضل اللہ صاحب میگویند ثناء اللہ از فوت شدن ما چرا غم و الم در دل داری غم و اندوہ میگذاری بس مرا زندہ خیال کن مردہ نیم در انجا آمدہ ام کہ تو نیز در اینجا خواہی آمد کسی را از این راہ گریز نیست ہر کہ پیدا شد باز آید خوش و با خدا باش کہ حسن ہمین است
[illegible]	آن محمود ذات آگہی حضرت شاہ درگاہی مجددی قدس سرہ العزیز صاحب خوارق کرامت رسیدہ بدرجہ ولایت مولع ورع و عبادت که سلسلہ عبدہ سلطہ بخواجہ زبیر می رسد نور اللہ مرقدہ۔	ولادت باسعادت حضرت بابرکت دریای رحمت و عنایت بسال یکہزار یکصد شصت و دو سنہ ۱۱۶۲ بوقوع آمدہ است۔	سال ۶۴	وفات آنعالی ذات با برکات جامع کمالات و کرامات منبع جود بے غایات بسال دوازدہ صد بیست و شش سنہ ۱۲۲۶ بوقوع آمدہ است۔	رامپور	•	شیخ جمال الدین و شاہ درگاہی	نقلست کہ حضرت غریب نواز صاحب مقامات عالیہ و منازلات جلیہ بودند صاحب جذب و استغراق چنان کہ اگر یکوقت در ہزار کس نظر جلال کمال می انداختند پس تمام ہزار بیہوش میبودند نوشتہ کہ روزے این آیت شریف در قرأت میخواندند یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ بشنیدن این آیت شریف در بدن حضرت لرزہ افتاد و تل محبت منزل بجوش آمد از ذات شیخ خروش برآمد و بدن آن مبارک در قدرے حرکت بود کہ اول پیش الم بعد ازان تمام سقف بیان جماعت در وجد آمدند چون آواز ہو یا اللہ ہو از مسجد شریف برآمد اہل محلہ از کو بکو موجب جمع آمدند و تشاب در بیت بی داخل شدند ہر کہ داخل میشد در خروش می آمد الغرض کسیکہ در مسجد داخل شد از فیضان آگہی خالی نشد بلکہ از فیض بے انداز آنحضرت لبالب شدہ معرفت و رشید بارے از مریدان حضرت کسے پنجہ شیر دید آمد صورت شیخ یاد کرد رہائی یافت بارے شخصے گفتند کہ در خانہ تو آتش افتد آخر افتاد و خانہ بسوخت
[illegible]	آن بنات ... خواجہ صفی ... الغضب حضرت ... خواجہ ... ابن معصوم ابن شیخ محمد ...	ولادت باسعادت حضرت بابرکت سنہ ۱۱۶۲		وفات انجامع کمالات روز پنجشنبہ پنجم ماہ شعبان المعظم بسال دوازدہ صد سی و شش سنہ ۱۲۳۶	لکھنو		—	نقلست کہ حضرت صاحب مدارج و معارج و کمالات و کرامات و صاحب علوم صوری و معنوی بودند نوشتہ اند کہ ایشان حضرت بر طریقہ آبائی اجداد امجاد مضبوط و ثابت قدم بودند از دنیا و دنیاداران کمال متنفر بودند چنانچہ نواب نصر اللہ خان حاکم رامپور بخدمت حضرت مراد عہدہ بخشی التجا نمود مگر حضور ہرگز این عہدہ قبول نیفتاد فرمودند کہ آن فوج است ما فقرائی را چہ ضرورت او کجا و ما کجا و حضرت را ذوق شوق خواندن تفسیر و حدیث شریف بسیار و بیشمار بود کہ اکثر در این شغل میماندند
[illegible]	آن کامل و مکمل فرزند حضرت شاہ عبداللہ شاہ ... سید غلام علی ... کمالات غائی ... ... نقشبندیہ بلند اختر حضرت میرزا	ولادت باسعادت حضرت غریب نواز فیاض بے انداز سعید رشید بسال یازدہ صد پنجاہ و ہشت نوشتہ اند سنہ ۱۱۵۸		وفات آنجامع کمالات و کرامات مخزن فیض و رحمت بے غایات معلے صفات تاریخ بیست و دوم ماہ صفر المظفر بسال	دہلی	•	میرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ	نقلست کہ جناب سید غلام علی شاہ ولی مادر زاد و سر دفتر زہاد عباد چرا نباشد کہ ہنوز متولد ہم نشدہ بود کہ نظر بزرگان عالیشان بروے مدام و مستدام بود نوشتہ اند کہ روزے در جناب غریب نواز علی المرتضیٰ شیر خدا را سید عبداللطیف والد ماجد خداپرست والاشان بخواب دیدند فرمودند عبداللطیف اللہ تعالی ترا فرزند ارجمند خواہد داد او را بنام ما موسوم کنی و نیز جناب والد ماجد حضرت سید غلام علی حضرت غوث الثقلین سیدنا و مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی را بخواب دید کہ میفرمودند حق تعالی ترا فرزند دہد بنام ما موسوم کنی چون سید غلام علیشاہ متولد شد والدش غلام علی و والدہ اش عبدالقادر و عمش حضرت عبداللہ شاہ نام کرد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	جان جانان بود جناب موصوف در نسب شریف رفته رفته بعلی المرتضی شیر خدا میرسد و نام والد ماجد ایشان حضرت سید عبد اللطیف بود قدس سره العزیز و نور الله مرقده	مصرعه تولید هست عبید الله عاشق مقتدا ۱۱۵۸ھ		دوازده صد چهل ۱۲۴۰ سنه بوقوع آمده است۔ مصرعه وفات زندہ دل مرشد علی المجتبیٰ ۱۲۴۰ھ				بودند کمالات و کرامات حضرت چندان اندکه زبان بیان کند قلم در تحریر آرد نقل است که چون وصال آن صاحب جاه و جلال قریب آمد وصیت فرمودند که بوقت حمالگی جنازه ام پیش جنازه این رباعی حضرت بهاء الدین نقشبند بخوانید ۔ مفلسانیم آمده در کوئی تو ✦ شیئاً لله از جمال روی تو ✦ دست بکشا جانب زنبیل ما ✦ آفرین بر دست و بر بازوی تو ✦ وفدت علی الکریم بغیر زادٍ ✦ من الحسنات والقلب السلیم ✦ فحمل الزاد اقبح کل شیٔ ✦ اذا کان الوفود علی الکریم ۔ و این شعر بسیار می خواندند ۔ خاک نشینیست سلیمانیم ✦ ننگ بود افسر سلطانیم ✦ هست چهل سال که می پوشمش ✦ کهنه نشد خلعت عریانیم ✦ و میفرمودند که ارواح بعض مومنان فرشته قبض میکند و برای بعض خاصان ذات الٰهی فرشته را دخلی نیست ✦ ۔ در کوئی تو عاشقان چنان جان بدهند ✦ کانجا ملک الموت نگنجد هرگز ✦ چون زمانه وفات رسید حضرت مرض شیر ارزن لوا د خاش بود
۱۵۳	آن بنظیر عابد و زاهد حضرت خالد صاحب مجدد قدس سره العزیز از کامل و مکمل خلفای اولیای کرام خاندان مجددیه و در تعلیم خود بابت حلم و علم ثانی خود نداشت ۔	ولادت با سعادت حضرت در کردستان ظهور پذیرفت		وفات حسرت آیات آن والا صفات مظهر فیوضات مصدر عنایات بسال دوازده صد چهل و دو ۱۲۴۲ھ		سرہند	حضرت شاه غلام علی صاحب رح	نقلست که جناب حضرت ایشان در علوم هر اصناف چنان عالم متبحر بودند که کنار و ازادراک عقل رسی بعید المسافت بود در تمام هندوستان بکسی از علمایان همسر خود نمی دیدند و جناب سید نا عبد العزیز رابابت بی انتها علوم و مدح میکرد حضرت مولانا سید غلام علی صاحب بحق وی چنان میفرمود که مولانا خالد جامی وقت و خسرو عهد است گویا اجلاس و دربار وی شاهانه میبود که بغیر اجازت کسی را بحضور وی رفتن طاقت نبود و اگر لاچار کسی بغیر رخصت بخدمتش میرفت پس همانوقت اورا بی آبرو نموده از مکان خود برون مینفرستاد و نیز در شعر گوئی از فردوسی و فرفق گوئی سبقت برده بود کسی را بوجائی برازی نبود و میفرمود که یکی حاکم چند روزه بجای مقرر شده هزارها فخر و تکبر میکند حق تعالی مرا عالم لاثانی کرد چرا علم را بی قدر کنم ۔
۱۵۴	آنجناب فیض بخش رفیع جایگاه و صاحب جاه و جلال حضرت ابو سعید ابن شیخ صفی القدر ابن عزیز القدر محمد عیسیٰ ابن شیخ سیف الدین خواجه	ولادت با سعادت حضرت با برکت دوم ذیقعد یازده صد و نود و شش سنه ۱۱۹۶ھ		وفات آن والا صفات مصدر عنایات مظهر فیوضات یکم شوال بسال دوازده صد پنجاه سنه ۱۲۵۰	راه		حضرت شاه غلام علی صاحب رح	نقلست که حضرت صاحب ذوق و شوق بودند و صاحب یمن و برکت و در علوم هر جنس و صنف لاثانی بود نوشته اند که روزی مرزا طاس در قلعه شاهی دعوت فقرا فرمود یکی از شهزادگان نیز دران مجلس موجود بود بیان نمود که ما کرامات هیچ از بزرگان بچشم خود ندیده ام بمجرد شنیدن چنان نعره بزد که همه اهل مجلس بیهوش افتادند بمجرد ظهور این کرامت هزار مردم مرید و معتقد شدند **نقل دیگر** محمد صغیر مرید حضرت میگویند که گاهی گاهی از من نماز تهجد بباعث غفلت قضا میشد شکایتش بحضور بردم فرمودند تسلی کن آینده ترا من بیدار خواهم نمود چنان حالت رو نماید که آینده خود بخود در وقت نماز بیدار میشدم
۱۵۵	آن در ولایت و کرامت معروف حضرت شاه رؤف برادر خاله زاد ابو سعید صاحب قدس سره العزیز	ولادت با سعادت حضرت در دہلی بود۔		وفات آن والا صفات صاحب کرم و عنایت اخیر ذو الحجه بسال دوازده صد پنجاه و سه سنه ۱۲۵۳			حضرت شاه غلام علی صاحب رح	نقلست که شاه رؤف با همه اوصاف حمیده موصوف و در عبادت ریاضت معروف بود اهل تواریخ چنان نوشته اند که اول اول مرید شاه درگاهی شدند و قتیکه شاه غلام علی صاحب شاه مدوح موصوف را بخود کشید شاه صاحب بخدمت وی حضرت سید کامل و مکمل گشت و در تصنیف و تالیف نهایت صاحب خیال بودند چنانچه مدار المعارف وغیره کتب تفسیر حدیث از تصنیف حضرت بسیار اند یک حج شامل مرشد ارشد زیارت مشرف شده بود بار دیگر نیز بحرمین شریفین روانه شدند اما چون کاتبان قضا چنین نوشته بود در بحر یافوت شدند
۱۵۶	آنحضرت نور معرفت الٰهی منور جناب شیخ محمد صغیر از خادمان شاه غلام علی بودند	ولادت حضرت با برکت در دہلی بود		وفات آنجناب مکملات بسال دوازده صد پنجاه و پنج سنه ۱۲۵۵	دہلی		حضرت شاه غلام علی رح	نقلست که حضرت نسبت قلبی بسیار میداشت در تزهد و تعبد و تجهد نهایت طاق و برگزیده آفاق بود زیارت حرمین شریفین نیز نمود عبادت و ریاضت بسیار و بیشمار میکرد و از کاریکه خلاف شرع شریف بودی نهایت گریزان بود تارک الدنیا بود که خیال دنیا و دنیاداران نمیداشت رحمة الله

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۵۷	آن عالی ہمت رفیع جایگاہ مولوی کرم اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اول از ہنودان بودند چون نیکبخت شدند بدست شاہ عبد العزیز دہلوی مسلمان شدند	ولادت آنحضرت بابرکت پر سعادت حضرت غربانواز در شہر دہلی بظہور پیوست		وفات آن والا صفات مصدر توجہات مظہر عنایات بسال دوازدہ صد پنجاہ و ہشت ۱۲۵۸ھ بوقوع آمدہ است	دہلی		حضرت فخر الدین فخر جہان دہلوی رح	نقلست کہ در خاندان عالیشان چشتیہ عالیہ از خاندان والاشان یعنی از حضرت مولانا صاحب دہلوی کہ اسم شریف جناب خواجہ فخر الدین فخر جہان مرید گشتند و در خاندان مجددیہ از حضرت سیدنا غلام علی صاحب فیضیاب گشت حق تعالیٰ در ہر علوم آن عالم ربانی را یگانہ روزگار پیدا فرمودہ بود خاص در علم قرأت چہ مردمان دہلوی بلکہ مردمان غیر مملکت و سلطنت ہم ازان فیض بخش فیضرسان بہرہیاب میگشتند بارے بحرمین شریفین نیز مشرف گشت مناسک حج و زیارت روضہ رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم حاصل نمود بلکہ بارے باز آمد و فوراً باز رفت ازانجا کہ ارادہ الٰہی جل شانہ ہمین طور بود و سعادت ابدی نصیب حال وی بود در راہ حرمین شریفین فوت گردید مدام در جنت جا گرفت رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۵۸	آن دوست ایزد منان جناب شاہ عبد الرحمان جامع علوم عقلی و نقلی زاید از بیان علم حدیث و تفاسیر قرآن قدس سرہ	ولادت با سعادت آنحضرت عالم نامور در جلندہر بود		وفات آن والا صفات مظہر فیوضات جامع کمالات بسال دوازدہ صد پنجاہ و ہشت سنہ ۱۲۵۸ھ	سرہند		حضرت [illegible] جانجانان صاحب رح	نقلست کہ آنجناب فیضمآب فیض بخش فیضرسان عالم عامل و بزرگے کامل و متوکل علے اللہ و فقیہ بدرجہ اول بود در ریاضت و عبادت و مجاہدت وحید زمانہ شمار شدند ذوق و شوق ملی آن ذات معظم را چنین نوشتہ کہ گویا در صندوق سینہ آتش سوزان بود کہ بجز محبت الٰہی دیگر جمیع علائق دنیوی بکمال میسوزد و خاکستر مینماید نسبت آبائی آنحضرت بواسطہ شیخ سیف الدین بحضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی میرسد در علوم ہر اصناف در دوائر جالندہر طاق و شہرہ آفاق بودند حاجی الحرمین بود وقت عالیہ دررم [illegible]
۱۵۹	آن سراپا نور مولانا مولوی عبد الغفور کہ جبر جوی مشہور اند و از اولاد سید غلام علیشاہ مے داشتند قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت با برکت در قریہ خواہ قصبہ جبر جبہ بود۔		وفات آن عالی درجات بابرکات بتاریخ سلخ ماہ شوال بسال دوازدہ صد پنجاہ و ہشت سنہ ۱۲۵۸ بوقوع آمد۔	جرجہ		سید غلام علیشاہ صاحب	نقلست کہ ذات پاک پروردگار عالم این ذات مظہر فیوضات را آن فیض بے انتہا عطا فرمودہ بود کہ ہزارہا مرضا را از زور جذبہ باطنی خود از امراض خلاصی دادند یعنی مرض مریض بخود جذب میکردند و آنانکہ مریدان حضرت ہستند در سلسلہ مجددیہ کمالات کاملہ میدارند و ہمہ تن محمود و مسعود گشتند ہیچکس نباشد کہ از بزرگی خالی باشد بلکہ بمجرد مرید شدن کامل و اکمل شدند و از احاطہ شرع شریف اطوار شدہ مبدل بکار نابکاری گشتند
۱۶۰	آن در سلطنت کرامت بادشاہ حضرت مولوی رحیم اللہ المعروف مولوی محمد اعظم قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت آنحضرت بابرکت عظیم آباد کہ شہرے عظیم است و مشہور ترین		وفات آنجامع کمالات بسال دوازدہ صد شصت سنہ ۱۲۶۰ بوقوع آمد۔ وصال باکمال حضرت با برکت بطور شہادت ظاہری شد	سبزوار		سید غلام علی	نقلست کہ آن جامع علوم صوری و معنوی بزرگے کامل و اکمل از ہندبر مزار پر انوار خواجہ نقشبند در بخارا رفتند و ازانجا در شام و روم و عرب شریف و عجم و عراق و غیرہ دیار و امصار بیشمار را سیر کردہ از بزرگان دین متین فوائد بیشمار حاصل نمودند حتی کہ در ہر امور معاملہ بزرگانہ بزرگ لاثانی و قطبیے و بدل گشتند آخر در سبزوار رسیدند از معاندان خاندان نقشبندیہ شربت شہادت چشیدند و راہ راست در جنة الفردوس رسیدند دائماً در رحمت ایزدی مسرور باد رحمۃ اللہ۔
۱۶۱	آن محبوب رحمانی سید منور شاہ گیلانی لاہوری کہ از اولاد امجاد حضرت غوث صمدانی بودند قدس سرہ	ولادت بابرکت آنحضرت در لاہور نوشتہ اند		وفات آن جامع کمالات مظہر عنایات منبع فیوضات بسال دوازدہ صد شصت و چار سنہ ۱۲۶۴	لاہور		سید [illegible] صاحب رح	نقلست کہ حضرت در علوم ظاہری و باطنی یگانہ روزگار بودند صاحب ورع و تقوے و توکل کہ با دنیا و دنیاداران تعلقے نمیداشتند و در طریقہ عالیہ نقشبندیہ کمال مایل بودند سخی چنان بودند کہ ہیچ سوالی اندر دروازہ فیض اندازہ حضرت خالی بمعرفت و حاجت بلاگفتہ و بجز سوال رعا میفرمودند بر اسرار دلی آگاہ میشدند مجاز ہر سلسلہ بودند۔
۱۶۲	آن ولی کامل و امجد حضرت میر کوخطیب اللہ محمد صاحب مجددی فرزند شاہ احمد صاحب قدس سرہ	ولادت حضرت در بھوپال نوشتہ اند۔		وفات آن عالی ذات والا صفات بسال دوازدہ صد شصت و شش سنہ ۱۲۶۶ بوقوع آمد	بھوپال		والد ماجد خود۔	نقلست کہ جناب ایشان حضرت حاجی الحرمین الشریفین بودند در علم ہر اصناف کامل و اکمل بودند چون ازین دار دنیا پایدار رحلت فرمودند بسیار مردمان بر لب مبارک حضرت گوش نہادند بلا آیات انا تسبیح شنیدند چون بار آخیری و مع مریدان چادر مبارک از روئے اقدس آن مقدس برداشتند حضرت متبسم شدہ ہر جانب نگاہ میکردند از دیر چشمان حق بین ساہند فرمودند۔

خلاصه کیفیت	ارشاد مرشد	بادشاہ	موضع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
نقلست که بوقت موجودگی در شاه جهان آباد دهلی بر مزار پر انوار فیض آثار حضرت قطب الاقطاب جناب قطب الدین بختیار اوشی کاکی اکثر حصه شب بندگی ذات پروردگار خود میکردند چون اراده ولی گشت و جناب ذات خالق مخلوقات بجازت عطا فرمود دیار و امصار رفتند و عجائبات ملاحظه و مشاهده نمود و زیارت بزرگان کرد و بعد سیر اقالیم در مکه شریف ماندند و همانجا فوت گردید	حضرت سید غلام علیشاه صاحب رح		مکه شریف	وفات آنعالیذات بابرکات مظهر فیوضات در مکه معظمه بسال دوازده صد شصت و هشت ۱۲۶۸ سنه		ولادت حضرت بابرکت سید رشید ازل۔	آن والاشان مولانا محمد جان شیخ الحرم قدس سره العزیز مرید و خلیفه سید غلام علیشاه صاحب قدس سره العزیز	۱۹۳
نقلست که حضرت در علوم شریعت و طریقت و فقه و حقیقت و تفاسیر شریف و احادیث قدر عالم جید و امجد بودند خرقه خلافت و کلاه اجازت از حضرت سید غلام علیشاه صاحب پوشیدند و در مدارجات عالیه و جلیه و مقلات کامله رسیدند و در بسیار امصار کابل و قندهار وغیره باعث بزرگی مشهورترین بودند و در تفرقه انگریزی از هندوستان بحرمین شریفین وارد شدند	والد بزرگوار خود		جوگن شریف [illegible]	وفات آنعالیذات بابرکات بسال دوازده صد هفتاد و هفت ۱۲۷۷ سنه روز شنبه ۲ ماه ربیع الآخر	۶۰ سال	ولادت باسعادت حضرت بسال دوازده صد هفده ۱۲۱۷ سنه غره ربیع الآخر	آن رشید وحید حضرت شاه محمد سعید فرزند ارجمند خواجه ابوسعید صاحب قدس سره	۱۹۴
نقلست که مرزا محمد لاهوری میفرمود که در مقدمه فوجداری که محض بیگناه بودم گرفتار شدم و بحضور حضرت شاه صاحب عرض کردم قبله بیگناه رهائی فرما که قبله کامل خاصه سادات کرام هستی همان شب بجواب تشریف آوری فرمودند طاهر و حرج خلاصی خواهد شد پس همان بوقوع آمد که فرمودند نقل دیگر که در خانه زرگری اولاد نمی شد بموجب عرض وی تعویذ دادند و ترکیب تعویذ فرمود الله تعالی جل شانه زرگر را اولاد بعمر دراز عطا فرمود و دیگر حالات و کرامات و کمالات حضرت بسیار و بیشمار اند اگر یک بیک نوشته آیند همانا کتابی دیگر خواهد بود و نیز در تنگ جا هذا جای گنجائش نیست صرف برای تبرک و بران همین اندک در اندک نوشته گردید۔	شاه [illegible] صاحب رح		[illegible]	وفات والاصفات بابرکات فیاض بی نهایات بتاریخ سیزدهم ماه شوال بسال دوازده صد هشتاد و دو ۱۲۸۲ سنه بوقوع آمده است		ولادت باسعادت حضرت بابرکت فیضدرجت دوازده صد و دوازده ۱۲۱۲ سنه	آن کامل اکمل ولی حضرت سید ناصر سید امام علی شاه که از سادات کرام حسنی و حسینی اند قدس سره العزیز و نور مرقده	۱۹۵
نقلست که حضرت غریب نواز فیاض بی اندازه از قوم افغان یوسف زئی هستند در علوم صوری و معنوی سرآمد آفاق بودند و نیز از زمان خردی آثار فیض و کرامت بی نهایات در جبین مبین آن دستگیر عاجزان نمایان بودند و شهرت خرق عادات و قوت عزائم عبادات ایشان از صبی بپیر و با دصبا بود و قبل از سلوک سلاسل صوفیه قدسیه بقوت جذبه قویه شهر بند حقائق ملکوتیه را در قبضه تسخیر آورده باستحقاق از رنگ یکتای آفاق باکلیل جلیل قبولیت خاص و عام سرفراخته ایام بودند و بعد از حضور صحبت شیخ فرد و حید خدمت حافظ شاه احمد سعید مجددی رحمة الله علیه اعظم الله ذکره بحکم قوت استعداد خویش و حسن تاثیر ارشاد فیض بنیاد شیخ افاضت کیش در اندک مدتی در همگی سلاسل مشهوره منشور خلافت عظمی یافته بهدایت عامه شتافتند در سرعت تاثیر و تسهیل و تسلیک متفق علیه و در روز دیک بودند و در کثرت ارشاد ضرب المثل بلاد گشتند و بسیار و بیشمار خلق الله را از چاه ضلالت بقوت صوری و معنوی خود برآورده براوج هدایت و عزت رسانیدند و بساحت اهل طلب در دیار و امصار برای جستجوی پیر کامل شتافتند چون بحضور فیض این حضور مشرف شدند پس چشم انصاف کشاده چون حلقه بگوشان خاشیه ارادت بر دوش افگنده مرید گشتند و بعد وصال و ارتحال آن صاحب جاه و جلال سجاده و جانشین حضرت غریب نواز سیر آرای سلطنت شرع شریف در دریای رحمت بیکران حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خواجه حاجی محمد عثمان صاحب شده خلق الله دور و قریب را بالفیض ظاهری و باطنی کامل فرمودند۔	حضرت جناب شاه احمد سعید صاحب رح		خانقاه شریف واقعه موسی زئی زیر دامن کوه علاقه دیره اسمعیلخان واقعه است۔	وفات آن والا ذات مظهر مظهر عنایات مخزن رموزات زاکیات بیغایات ۲۲ شوال بسال دوازده صد هشتاد و چار ۱۲۸۴ سنه بوقوع آمده است عمر شریف هفتاد سال ۷۰ بوده۔		ولادت باسعادت آنحضرت ولی کامل در توابع قندهار و نشو و نما در بلاد عرب اتصال یوسف یعنی بسال دوازده صد شانزده ۱۲۱۶ سنه متولد شدند۔	آن سلطان العارفین آن سید السالکین آن برهان الکاملین آن مقبول محبت المشرقین والمغربین آن حاجی الحرمین الشریفین فیاض جهان حضرت خواجه حاجی دوست محمد مرید و خلیفه رشید جناب حافظ احمد سعید قدس سره العزیز	۱

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہان عصر	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۲	آنجناب قدسیمآب حضرت گل گلزار شریعت بلبل شاخسار طریقت حاجی الحرمین الشریفین حضرت جناب حاجی محمد عثمان صاحب سجادہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت در موضع موسیٰ زئی است		وفات آنعالیذات مخزن کمالات معدن کرامات بتاریخ بست و دوم ماہ شعبان بیوم سہ شنبہ بسال سنہ ۱۳۱۴ھ	موسیٰ زئی		حضرت حاجی دوست محمد صاحب موصوف	نقلست کہ این حضرت غربا نواز فیاض بے انداز بزرگے عالی ہمت و بابرکت بودند صاحب کمالات و کرامات شمار شدند ہر کہ از دور و بعید اوصاف حمیدہ آنحضور فیض گنجور شنید اول خود را بطور امتحان بحضور آنحضرت برد و چون رفت حضرت بہر صفت موصوف یافت اگر بسا یا یک دو یار امصار بطور امتحان گردید اما بخدمت حضرت بابرکت ہمان مرید شد و چنان نیک و نیک اوصاف گشت کہ بیان ہے از قلم و زبان بعید است کہ تحریر نمی شود و حضرت تا دم زندگی ظاہری ہزارہا مردمان از فیض بے انداز خود بہرہ یاب فرمود حال سجادہ حضرت جناب حافظ سراج الدین است نہایت کامل و اکمل است و فقیر و فقراد و است لنگر جاری است نان بہمہ مہ بلا ہیچ عطا میشود
۱	آن جلیل القدر احسن نہادی مولانا و مخدومنا حضرت شیخ جنید صاحب بغدادی سید الطائفہ کہ آنجناب فیضمآب کامل مذہب سفیان ثوری میداشت مولد و منشا حضرت خاص بغداد است و خواہر زادہ حضرت سری سقطی ہستند مرجع مشائخ عالم و مطلع سعادات کرام	ولادت باسعادت آن سعید رشید بحر حقائق و منبع انوار دقائق را سرالکشر اہل التحقیق نہادند نوشتہ اند و حضرت را اوتاد زمان و پیشوائے زہاد و عباد این قوم گفتہ اند و سلسلہ حضرت را باسم جنیدیہ میگویند		وفات آنعالیذات بلند مراتب و مقامات بتاریخ بست و ہفتم ماہ رجب المرجب بسال دو صد و نود و ہفت سنہ ۲۹۷ یا دو صد و نود و نہ سنہ ۲۹۹ بوقوع آمده است۔	بیرون از بغداد و شریف مرقد بہشت عالی و متعالی	المعتضد باللہ	جناب سری سقطی صاحب رح	نقلست کہ جناب قدسی مآب فیاض بے انداز بحری بیکران کمالات و کرامات و مجاہدات و ریاضات بے نہایات متنوع و متشرع لاغایات بود نوشتہ اند کہ روزے از جناب سری سقطی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ ہیچ مرید را درجہ بلند وارجمند تر از مرشد خود باشد آنجناب فرمود آرے برہان این ظاہر است کہ درجۂ جنید افوق بدرجہا است نقل دیگر خلیفہ بغداد حضرت بابرکت شیخ و دیگر را گفت اے بے ادب پس حضرت یعنی نہایت جلد بگفت انشاء اللہ من بے ادب با خود شناسم بخوبی میدانم کہ من بی ادب نیستم و نباشم چرا کہ من بخدمت حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ را دیدم و بخدمت آن روشنضمیر پیر کبیر بارہا در صحبت نشستم و فائدہ ہا گرفتم ممکن است کہ شخصے بخدمت چنان بزرگوار مشرف شدہ نشیند و ہنوز بے ادب باشد و جناب حضرت شیخ جنید وجد منکر و ندو سماع نشنیدند بلکہ روزے از مریدان حضرت از کمال ذوق و شوق نعرہ زد آنرا از نعرہ منع فرمودند و کمالات و کرامات حضرت زاید از تحریر و نیانات ہستند اہذا ابرا تبرکاً چندین نوشتہ شد کہ برکت باشد۔
۲	آن دنیا و ما فیہا آزاد حضرت مولانا شیخ ممشاد قدس سرہ العزیز در کمالیت و جلالیت و خوارق و کرامت زہد و ریاضت تعب و مجاہدت اظہر من الشمس ہستند	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در یکے از قصبات دینور کہ از قصبات جبل قریب ... است		وفات آن مظہر فیوضات مصدر تجلیات مخزن کرم و عطیات بسال دو صد و نود و ہشت سنہ ۲۹۸ بوقوع آمده است۔	دینور		حضرت شیخ جنید بغدادی است	نقلست کہ حضرت غربا نواز تارک الدنیا و ما فیہا بودند غیر را غیر میدانستند چنانچہ نوشتہ اند کہ وے حضرت مدام و مستدام از روے جہانیان دروازہ بستہ میداشتند شاید اگر کسے بر دروازہ خانقاہ اقدس آمدہ دستک میزد از اندرون سفیر مودند کہ مسافرے یا مقیم اگر ارادہ قیام داری اندرون بیا و اگر بخلاف ہستی برو کہ این جا جائی تو نیست نقل دیگر کہ وے حضرت غربا نواز سفیر مودند کہ از عرصہ چہل سال کامل بہشت آراستہ نمودند و برمن عرض مینمایند لا امن منظور و قبول آنرا نمے کنم و عرصہ سی سال منقضی میگردد کہ دل محبت منزل خود را گم کردہ ام نمی خواہم کہ بمن باز دہند۔ یعنی گاہے بانخواستہ ام و در علم و حلم زہد و تعبد و مجاہدہ از بزرگان آن خالق و عصر طاق و شہرہ آفاق بود و وقت عبادت پروردگار چنان مستغرق و مست دار میباشند کہ ازین قلم نیاز رقم چہ تحریر شود الغرض بوقت عبادت بغیر متوجہ نمی شدند و میفرمودہ کہ حضرت دل یکے است ممکن نیست کہ بغیر مائل شود۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۳	آن بزرگے بلند قدر و معظم شاغل بجذ اہم حضرت شیخ رویم کنیت وے ابو محمد و ابوبکر و ابوالحسن و ابو شیبان ابن حضرت احمد ابن یزید ابن رویم است قدس سرہم العزیز۔	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت فیضد رجت در بغداد و مذہب داؤد اصفہانے میداشت و بزرگے نامی و گرامی بودہ۔		وفات آن مظہر فیوضات جامع کمالات و کرامات منبع رحمت عنایات مطلع رحم لاغایات بسال سہ صد و سہ ۳۰۳ سنہ بوقوع آمدہ و در ہجر وے سینہا را مجروح ساخت۔	شونیزیہ در بغداد		حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	نقلست کہ جناب حضرت شیخ رویم آن کامل بزرگ عظیم الشان بود کہ چشمان از دیدن جمالات آنقدر کمالات اندر دنیا حیرت می نمند کہ حق تعالی دوستان خود را چہ عجائب و غرائب مراتب عطا فرمود نوشتہ اند کہ شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ در آخیر عمر خود را در حجاب دولتمندی میپوشید اما عشق و مشک خفیہ نمی ماند بظہور میپوست چنانچہ حضرت شیخ جنید بحق وے حضرت میفرمود کہ شیخ رویم مشغول فارغ است و من فارغ مشغول استم یعنی شیخ موصوف باوجود دولتمندی و کمال اہتمام مشغول بخدا است و این آمد نہایت دشوار کہ دو کار در یک میان گنجند۔ نقل است کہ شیخ ابو عبداللہ بن خفیف میفرمود کہ اگرچہ شیخ رویم مرید و شاگرد شیخ جنید است اما از وہزار ما حصہ مزید از وصف عظیم است و من او را از شیخ جنید ما زیادہ از ان است کہ گفتہ آید ازین سبب من او را زیادہ دوست میدانم و چشم من در تمام عمر من بہتر از حضرت رویم ندیدہ است آنچہ بہتر دیدہ رویم صاحب را دیدہ۔
۴	آن مخزن رحمت بیشماری شیخ علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ الباری نام نامی وے حضرت احمد بن محمد یا احمد بن محمد بن قاسم بن قاسم بن منصور است و آبائے وے بپادشاہ نوشیروان است	ولادت با سعادت حضرت بابرکت فدیائے رحمت و کمالیت و کرامت در قریات رودبار است		وفات آن جامع کمالات مظہر عنایات بحر فیض بے کنار و بحر غایات بسال سہ صد و بست و دو ۳۲۲ سنہ بوقوع آمدہ است۔	مصر		حضرت جنید صاحب رح	نقلست کہ وی حضرت حافظ علوم حدیث شریف و فقہ بود و مرید با ارادت و فیضیافتہ بارگاہ جنیدیہ شمار شدند نوشتہ اند کہ روزے حضرت علی رودباری از کوچہ قریب مسجد جامع میرفت و حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ بحالت وعظ استمع یا شیخ فرمود ایشان حضرت دانست کہ آمع مرا میفرمودہ اند بیشتر رفت و ہمانجا بایستاد و سخنہای پرتاثیر شنید کہ از زبان فیض ترجمان ہادی جاوید حضرت جنید رحمۃ اللہ مستخرج میشدند یک سخن حضرت شعلہ نیران محبت الہی جل شانہ بود کہ بوجود ذی جود حضرت غیرت را میسوخت و بعد صفائی روشن میفرمود پس اول بخانہ فیض کاشانہ رفتہ ہرچہ اثاث البیت میداشت براہ خداوند کریم علیم رحیم احد لاشریک بفقراو مستحقان داد و در چیزی دنیا ہیچ خیال ننہاد بلکہ ہمہ چیز ایثار کرد بخدمت عالیدرجت پیر خود مشرف شدہ مرید گردید و سعادت صوری معنوی حاصل نمود۔
۵	آن در مراتب و مناصب شریف حضرت شیخ عبداللہ ابن خفیف اسم گرامی محمد ابن خفیف شیرازی از فرزندان سلاطین و مادر اطہر از نیشاپور و شیخ الاسلام امام طریقت خطاب داشت قدس سرہ العزیز۔	ولادت آن سعید ... در شہر شیراز از ملک ایران ... شدہ اند۔	۹۵ سال۔	وفات آن عالیذات مظہر فیض و عنایات مصدر فتوحات لافانیات بسال سہ صد و سی و یک ۳۳۱ سنہ بوقوع آمدہ است۔	شیراز		حضرت شیخ احمد رویم رح	نقلست کہ حضرت در وقت خود قطب الزمان و پیشوائے اہل طریقت و عرفان و صاحب مجاہدہ و ریاضت بے نہایت بودہ و مذہب شافعی میداشت و از طرائق زہد و تعبد و تجہد ہیچ طریقہ را باقی نگذاشت حضرت عبداللہ میفرمود کہ اہل مصر مرا نشان دو بزرگان دادند حسب نشان دہی اوشان بجا رفتم و دیدم کہ یکی پیر مرد و دیگر نوجوان در مراقبہ نشستہ اند السلام علیک گفتم جواب ندادند سوگند با و کردم تاہم التفات نکردند و آن بزرگ کہ در عمر جوان بود سر آوردہ فرمود یا ابن خفیف جہان دنیا اندکے ست و از اندک اندک ماندہ است شاید فارغ ہستی کہ بسلام ما آمدی ہمین فرمودہ باز سر فرو برد اگر تشنہ و گرسنہ بودم مرا ہر دو فراموش شدند چرا کہ در قول و اثر تمام دیدم سہ ایام دیگر آنجا ماندم ہرگز من خیال نکردند صرف نماز بروقت میخواندند بعدہ در مراقبہ میماندند آخر عازم روانگی شدہ آن بزرگ جوان عمر را عرض کردم کہ مرا پندے کن کہ بکار آید و ہرچہ در دل من بود بنور معرفت پنداشت و فرمود صحبت کسے را اختیار کن کہ دیدن او ترا خدا یاد دہد و ہیبت او در دل شما افتد و ترا بلسان حال پند دہد نہ بزبان قال کہ این پند بیکار ست و آن جا و ان بکار آید و صحبت غیر ازین دور کن و دل با خدا عزوجل مسرور کن۔

شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۶	آن عظیم الشان والا مراتب شیخ ابو علی کاتب که با بسیار بزرگان اهل مناسب صحبت داشت	ولادت باسعادت آنحضرت نیک قسمت در شهر مصر بود		وفات آن والا صفات بابرکات بسال سه صد چهل و شش ۳۴۶ سنه یا ۳۵۶	مصر		حضرت ابو علی رودباری	نقلست که حضرت ابو علی کاتب نهایت بزرگ و والا منصب بود و نهایت خوش نصیب و صاحب عبادت ریاضت شمار شدند و او شان حضرت از زبان فیض ترجمان میفرمودند که چون مرا از مشکلات مشکلی پیش می آید و از آن مشکل پریشان میباشم پس رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم را بخواب می بینم که مشکل من حل میشود
۷	آن بنده مقبول بارگاه ایزدی شیخ ابو العباس احمد فرزند شیخ محمود قدس سره	ولادت آنحضرت در دینور است		وفات والا صفات بسال سه صد چهل و هشت ۳۴۸ سنه یا ۳۴۰ سنه	سمرقند		حضرت ممشاد دینوری	نقلست که حضرت بابرکت باسعادت حضرت شیخ ابو العباس احمد بزرگی عالی همت بود و از دنیا و مافیها تارک بود و در زهد و تعبد و تجهد و عبادت و ریاضت بی نظیر و بی بدل بود از دینور بسمرقند رفت و در آنجا ماند حتی که در آنجا مدتی بسیار و بیشمار متوقف مانده است و بسیار مردمان را فیضیاب گردانیده
۸	آن فارغ از خود و سوی حضرت ابو العباس نهاوندی اسم احمد بن محمد بن محمد الاصل قدس سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در نهاوند بود.		وفات آن والا صفات بلند مقامات مظهر عنایات بسال سه صد هفتاد و هشت ۳۷۸ سنه بوقوع آمده است	نهاوند		حضرت ابو عبد الله بن خفیف	نقلست که حضرت بابرکت دریای رحمت بزرگی کامل و اکمل بود و نوشته اند که شخصی طالب اسلام خجسته فرجام بخانقاه فیض پایگاه ذات شیخ خدا آگاه ابو العباس قصاب حاضر گردید شیخ او را باز گردانید و گفت که نا آشنا بدرگاه آشنایان چرا رسید آن شخص مرقوم الصدر بخدمت شیخ ابو العباس نهاوندی رفت شیخ دیده فرمود مرحبا مرحبا که ما بیگانگان را آشنا کنیم آنرا نزد خود جا داد و باب الطاف بر گشاد و در حاضری چند مدت او را از هر وجه کامل و مکمل گردانید و بحق رسانید.
۹	آن باریافته از درگاه قدسیه حضرت شیخ عمویه ابن شیخ عبد الله بزرگ ثانی و صاحب [illegible]	ولادت حضرت بابرکت صاحب جاه و عزت دینور		وفات آن والا صفات مظهر توجهات بسال سه صد هفتاد و دو ۳۷۳ سنه بوقوع آمده			شیخ [illegible] صاحب	نقلست که حضرت بزرگی عالی همت و پر عظمت و حشمت و صاحب عزت و جاه و جلال بود. کسان را که از راه خداوند کریم مولای خود نا واقف میبودند آنرا بهمت مردانه خود واقف میساخت و براه راست باز آورده بخدا میرسانید صاحب معارف و معارج میبود یعنی از راه چنین گمراهی گردانیده براه کعبه حق الیقین میرسانید یعنی کامل و مکمل میگردانید.
۱۰	آن کامل و مکمل ولی شیخ ابو عثمان مغربی قدس الله سره العزیز اصل نام حضرت سعید ابن سلام بود.	ولادت حضرت بابرکت در قیروان بوده و در نیشاپور بسیار ماند		وفات آن معدن کمالیت و کرامات مخزن عنایات بسال سه صد هفتاد و سه ۳۷۳ سنه بوقوع آمده است از خزینه ۳۷۳ خاص ایزدی گو تاریخ او ۳۷۳ نیز پاکیزه سعید بن السلام	نیشاپور		حضرت ابو علی صاحب کاتب	نقلست که حضرت صاحب کشف و کرامات و مقامات عالیه بود و نوشته اند که چند ایام اول از وفات خود از زبان فیض ترجمان فرمودند در حاضرین مجلس خود که صدها موجود بودند که بروز فوتیدگی و دفن من فرشتگان از آسمان نزول کرده بر خاک پاک من خاک خواهند افشاند چنان آنچه فرموده بودند که بروز دفن حضرت کمال گرد و غباری بابدیده بود نقلست بیکو که سی سال کامل ذات شیخ در مکه معظمه ماند در این عرصه گاهی در شهر بیجائی امارد گرد شهر اطهر بول و غائط نکرده بود مخفی نماند که اول ذات شیخ نهایت دولتمند میبود و بشکار مایل و سگان شکاری میداشت روزی حضرت خفته و سگی بربالین بیدار بود وقتی از خواب بیدار شده خواست که شیر موجود نزد خود بنوشد سگ حمله کرد که تنوشید آخر سگ خود نوشید و بمرد که زهر در دو بود و شیخ دانست که بیداری بهتر از دنیا است ترک نموده [illegible]
۱۱	آن دست ربانی حضرت ابو القاسم گرگانی اصل اسم حضرت علی بود که در وقت خود قطب زمان بود و در هر علوم ظاهری و باطنی	ولادت حضرت بابرکت در گرگان [illegible] بوده اند		وفات آن والا صفات عالی متعالی درجات بسال چارصد پنجاه ۴۵۰ سنه بوقوع آمده است از خزینه	گرگان		حضرت ابو عثمان مغربی	نقلست که نسبت ارادت آن بزرگ عظیم الشان بدین طریق بود که شیخ ابو القاسم مرید شیخ ابو عثمان مغربی و مرید شیخ ابو علی کاتب و مرید شیخ علی رودباری و مرید حضرت شیخ جنید رحمة الله علیهم اجمعین نقلست که آن ولی کامل و اکمل را اکمل مدارج و مراتب ولایت کرامت حاصل بود و هزار ها طالبان خدا را بخدا رسانید و کامل گردانید حضرت مخدوم علی هجویری در کتاب خود میفرمودند که مرا مشکلی صعب پیش آمد گردید قصد زیارت حضرت کرده بخدمت رسیدم آن وقت بستون مسجد شریف تکیه زده نشسته بودند آنچه مشکل من بود بستون مخاطب شده گفتند و من بخوبی فهمیدم چون من جواب بغیر عرض کرده حاصل کردم [illegible]

خلاصه کیفیت	ارشد مرشد	بادشاه	موضع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
که واپس روم شیخ مرا خواز معذور نمودای پسر جناب خداتعالی این جوب تون بخاطر تو من گو یا گردانید وستون از جناب تو این سوال نمود پس بجواب وتقریر نمودم که تو خود شنیدی والسلام -	"		"	از محبت گشت رحلتش عیان هم خرد فرمود بوقاسم تمیم		"	بی نظیر بود قدس سره العزیز	ایضاً
نقلست که ذات شیخ ولی کامل واکمل بود آنچه از خدا خواست دریافت نوشته اند که در خانقاه فیض پایگاه گربه دست پرورده میبود بوقت آمد مهمانان بشمار مهمانان آواز میداد تاکه خادمان لنگر شریف اطلاع میشود روزی از تعداد مهمانان یکی بادر شمار نیاورد یعنی کم گفت چون خادمان خود دریافت یکی کم بود در حیرانگی افتادند که امروز کار گذاری گربه برخلاف افتاد اصل معامله دیگری بود که درمیان مهمانان یکی کافر بود ازین سبب در شمار نیاورد در خیر چون چنین گربه فقراشناس فوت شد ذات شیخ او را غسل کنانید و کفن داده دفن کردند نقل دیگر که روزی در دیگ لنگر شریف که بر دیگدان بر آتش نهاده بود در بیخبری خادمان مار سیاه از دود گذار در افتاد گربه مذکور وقوف یافته واویلا آغاز نمود لاکن آواز وی در فهم خادمان نمی آید آخر گربه خود بحالت اضطرابی خود را در دیگ انداخت و بمرد چون دیگ را از آتش فرود آوردند مار سیاه در و افتاده و مرده و پخته بود دانستند که جزع فزع گربه از این بود شیخ را عرض حال کردند افسوس کردو و دانست که در راه فقرا جان داد و دفن کردند	شیخ صاحب ابوالعباس نهاوندی رح		زنجان	ولادت باسعادت آن فیاض بے اندازه در سنه [illegible] و وفات [illegible] در سنه ۵۰۵ [illegible]		ولادت باسعادت ایشان حضرت بابرکت در زنجان است -	آن مطلع فیوض رحمانی حضرت شیخ فرخ صاحب زنجانی اخی که مخزن کمالات و کرامات و معدن رحمت و فیوضات بود قدس سرهم العزیز در ارشاد طالبان خدا و تکمیل ایشان ید طولی میداشتند نور الله مرقده	۱۲
نقلست که جناب فیضمآب فیض بخش فیضرسان حضرت ابوعلی فارمدی صاحب عالم بعدت یعنی عالم عامل و زاهد عابد کامل بودند صاحب تصانیف بسیار کتب عالیه شیخ الشیوخ خراسان بودند و اوستاد نیک نهاد امام قشیری رحمة الله علیه همین حضرت بودند در حلم و عمل نظیر و عدیل خود نمی داشتند و نیز این حضرت بابرکت صاحب مجلس حضرت شیخ ابوسعید صاحب طوسی بودند رح	حضرت ابوالقاسم		طوس	وفات آن مخزن رحمت و عنایات بسال چارصد و هشتاد و هفت ۴۸۷		ولادت باسعادت آنحضرت در فارمد است	آن قاطع سلاسل کفر و بدی حضرت شیخ علی صاحب فارمدی اصل نام شریف فضل ابن محمد است رح	۱۳
نقلست که حضرت بابرکت صاحب فیض و رفیع الدرجت ریاضت و مجاهدت بسیار میکردند چنانچه روزی بحالت مناجات بحضور ذات واهب العطیات عرض کرد که یا خالق مخلوقات ارض و سماوات فدا مریدان این گنهگار سر دفتر زمره فجار سراسیمه تباه کار باعث چه بود هاتف آواز در داد که وجه آن بود که جمال کمال و رعنائی روی تو منیم و ذوق و شوق و محبت بی نهایات در دل تو افگنم ام	حضرت ابوالقاسم صاحب رح		طوس	وفات آنعالیندات مظهر توجهات بی نهایات چارصد هشتاد و هفت ۴۸۷		ولادت باسعادت حضرت فیض بخش فیضدرجت قصبه طوس	آن در زمان خود در بزرگان و رأس التاج شیخ ابوبکر تاج ابن شیخ عبدالله صاحب قدس سره	۱۴
نقلست که علوم حضرت امام احمد غزالی صاحب در جهان از آفتاب جهانتاب زیاده درخشان اند که در هر قسم علم بحری محیط بلکه بے کنار بودند روزی شخصی از امام صاحب موصوف احوال برادرش امام محمد حجة الاسلام صاحب پرسید فرمودند چه پرسی که درین وقت بدریای خون غرق است آن شخص حیران شده بخدمت حضرت امام صاحب امام محمد رفت و سلامت دید گفت یا حضرت برادر شمایان بدینصورت خبر داد که حیران شدم الحمد لله که جناب را بسلامت دیدم فرمودند برادرم دروغ نگفته است بلکه راست گفت چراکه پیش من مسئله حیض و نفاس بود و در آن غرق بودم - یعنی شاغل نقلست که یکے شخصے صوفی بخدمت امام محمد رسید و شان جمال برادر پرسید آن جبعه تحریر امام احمد پیش وی نهاد فرمود حسن جمال تمام در بیان یافت -	حضرت شیخ ابوبکر صاحب نساج		قزوین	وفات آن مظهر فیوضات صمدی عنایات بسال پانصد و [illegible] سنه ۵۱۵ -		ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت و باسعادت در قزوین بود -	آن مظهر انوار ذوالجلال حضرت شیخ احمد صاحب غزالی از مریدان کامل و خلفائے راسخ واکمل حضرت ابوبکر بود قدس سرهم العزیز و نور الله مرقده	۱۵

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۱۶	آن بدر آسمان ہدایت و کاشف رموزات نہانی حضرت عین القضات ہمدانی اصل اسم شریف عبد اللہ ابن محمد المیانجی و کنیت ابو الفضائل و عین القضات لقب است	ولادت باسعادت حضرت بابرکت آن غریب نواز در ہمدان بظہور پیوست		وفات آن نور الصفات صاحب مقامات عالیہ و مدارجات جلیہ بسال پانصد سی و سہ سنہ ۵۳۳ھ از خزینہ - مائدہ آن شخص کہ مردہ زندہ شدہ بود نام وی محمود فقیہ بود کہ این نام اندر [illegible] نوشتہ	ہمدان		حضرت امام احمد غزالی صاحب رہ	نقلست کہ حضرت غریب نواز فیاض بے انداز صاحب کمالات و خوارق کرامات بیحد بودند کہ چند بار از ان حضرت احیائے اموات بصدور آمدند و در ہر علوم ظاہری و باطنی طاق و شہرۂ آفاق بودند نقل است کہ روزے شخصے بخدمت عالیہ حضرت مشرف از مفلسی خود شکایت کرد و گفت یا حضرت سخت عاجزم از این زندگی مرگ بہتر است چون بر این نقطہ تکرار کہ اصرار نمود ذات شیخ فرمود اگر مرضی شما است بمیر بمجرد فرمودن آن شخص فوت شد یعنی ہر موجود بود دست بستہ عرض کرد خاصہ بحضرت خصوصیت میداشت گفت یا حضرت چون زندہ سا مردہ میکنی پیش دوستان خدا زندہ کردن نیز محال نیست غریب است و عیالدار مفلس است و بیقرار رحم فرما کہ زندہ شود ذات شیخ پیش حی قیوم عرض نمود و بدعائے دم مسیحائی او را زندہ فرمود چیزے عطا کرد و اجازت نمود۔
۱۷	آن زبدۃ الکاملین روشن در باطن و ظاہر حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر از کبرائی مشائخ و عظمائی اولیائے راسخ و کمال کامل و اکمل بود قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت		وفات آن عالی ذات مصدر فیوضات بسال پانصد شصت و یک سنہ ۵۶۱ھ یا پانصد سی و یک سنہ ۵۳۱ھ بوقوع آمدہ از خزینہ [illegible]	بغداد		حضرت امام احمد صاحب غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔	نقلست کہ حضرت ذات بابرکات خالص صدیقی اند بدوازدہ واسطہ بامیر المومنین صدیق اکبر میرسند و عم حقیقی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی ہستند و دست بانی عالم علوم ظاہری و باطنی بی پایانی بودند بزرگے کامل صاحب کمالات کرامات بودند نقل است کہ روزے ذات شیخ در بازار بغداد میرفتند اتفاق راہ روی از دوکان قصابے افتاد قضا کار قصاب گوشت بر چوب آویختہ میفروخت گلہ گوسفند ہم موجود بود حضرت گوش خود بر گوش وے نہادہ فرمود اے قصاب نامحاب گوسفند میگوید مرا بر نام خدا ذبح ننمودہ اند مردہ افتادہ بودم کہ قصاب گوشت حرام مرا میفروشد قصاب شنیدہ بر زمین بیہوش شدہ افتاد چون بہوش اقبال جرم خود کرد و تائب گردید نقل است کہ روزے ذات شیخ در حرم کعبہ شریف مراقبہ نشستہ بود خضر علیہ السلام حضرت بوی التفات نفرمود خضر علیہ السلام واپس شد و بعد مراقبہ حضرت عم خود را آمدن خضر علیہ السلام بیان نمود و فرمودند کہ خضر باز بار خواہد آمد و آن وقت کہ بسوائے خود بودم از دست رفتہ باز بدست نیامدے در این اثنا حضرت خضر تشریف آوردند
۱۸	آن برہان السالکین مولانا وجیہ الدین از اکابر بزرگان دین بودند	[illegible] حضرت باسعادت		وفات آن مظہر فیوضات مصدر توجہات بسال پانصد شصت و پنج سنہ ۵۶۵ھ			حضرت عمویہ صاحب	نقلست کہ حضرت از بزرگان اکبر و مشائخان نامور و صاحب خوارق و کرامت عالیہ بود و نسبت طریقت وے حضرت بدو طرف بحضرت شیخ جنید منتہی میشود یکے از شیخ عمویہ بممشاد دینوری دوم از اخی زنجانی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کہ برادر زادہ حضرت بود
۱۹	آن سر دفتر بزرگان معاصر حضرت شیخ عمار یاسر از اجل اصحاب و مکمل احباب شیخ ابو النجیب بود قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آن فیض بخش در [illegible] رجب -		وفات آن عالی صفات مصدر عنایات مظہر کرامات مخزن خیر و رحمت بیغایات بسال پانصد و ہشتاد و دو۔ سنہ ۵۸۲ھ				نقلست کہ ذات شیخ برائے تکمیل مراتب ناقصان بےنظیر و بےعدیل بود چنانچہ حضرت نجم الدین کبری صاحب تحریر فرمود کہ من از علوم ہر اصناف و اکتساب لائق اوصاف فراغت یافتم و بدل گفتم اگر فتوحات غیبی دست دہد آن را علے الاعلان و بر ملا بر فقرا خواہم داد این نیت کردہ بحجرہ حضرت عمار رفتم خاطر خواہ خلوت میسر نشد فرمود برو اول نیت را خالص کن و باز آئی بیرون رفتم آنچہ اثاثہ بود از کتب خانہ وغیرہ ہمہ للہ دادم چیزی نزد نگذاشتم چون این عمل کردہ باز رفتم فرمودند بیا الآن نیت خالص و خاص کردی حتی کہ نزد من صرف کہنہ قطعہ پارچہ جامہ بود ساتر عورت ہمین حالت دیدہ مبارک فرمود و کمال فیض دادند کہ مستفید شدم۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد	خلاصه کیفیت
۲۰	آن پیر روشنضمیر حضرت روزبهان کبیر مصری اصل وی از شهر گازرون بود	ولادت حضرت در شهر گازرون است		وفات آنجامع کمالات مظهر کرامات بسال پانصد وشتاد و چهار ۵۸۴ه	مصر		حضرت ابو النجیب	نقلست که اکثر حضرت بابرکت در سکر و استغراق مستغرق بودے گاهی بایوقت نماز مشغول خود برون آمدی گویا مدام و مستدام در ذکر قلبی و مراقبه میماندو باد دم لا خود عمر عزیز خود را صرف فرمودے و چون حضرت نجم الدین کبری بخدمت وے حضرت سید حضرت او ابتداً مادقه بود الخ
۲۱	آن کاشف مکاشف اسرار کثیر و قلیل حضرت شیخ اسماعیل قصری از اولیای معظم و خلفای مکرم حضرت ابو النجیب است رح	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت عالی جناب فیض درجت		وفات آن عالیندات بابرکات صاحب مدارجات و مقامات عالی متعالی بسال پانصد هشتاد و نهم ۵۸۹ه بوقوع آمده			حضرت ضیاء الدین ابو النجیب سهروردی رح	نقلست که حضرت بابرکت جناب شیخ اسماعیل قصری صاحب جان بود بعلوم بهر اصناف ماهر و کاشف اسرار نهانی و واقف رموزات و معانی بودند ابواب فتوح صوری و معنوی بر وے مفتوح بودند مظهر مظهر دقائق حقائق و در امورات شریعت و طریقت کامل عامل بودند بزرگ عالی همت و پرعظمت بود که حضرت جناب عمدة الواصلین زبدة الکاملین برگزیده درگاه پاک اولیا حضرت نجم الدین کبرے صاحب مرید باارادت این جناب فیضمآب بودند و خرقه خلافت هم از ایشان پوشیده اند۔
۲۲	آن سید السالکین زبدة الکاملین مولانا حضرت شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو حفص عمر سهروردی فرزند ارجمند حضرت شیخ محمد قریشی که بدوازده پشت بحضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق میرسد قدس سره و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت بابرکت در رجب غریب نواز در سال پانصد و چهل و نه ۵۳۹ه در سهرورد	۹۰ سال	وفات آنوالاصفات عالیدرجات عالیمقامات مصدر مکارم نهایات بعد و اپسی از اداے حج شریف بسال ششصد سی بماه ذوالحجه یا ششصد سی و دو ۶۳۲ه یا ۶۳۶ه فائده جناب غریب نواز خواجه بزرگ بلکه خواجه قطب الدین هم نزد وے مشرف شده در بغداد شریف رسیده		ناصر اول	حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عم حضرت شهاب الدین رح	نقلست که جناب شیخ شهاب الدین عمر ولی مادرزاد چون بشانزده سالگی رسیدند از بهر اقسام علوم فارغ البال شدند و در بهر اصناف طاق و شهره آفاق بودند روزے حضرت عبد القاهر ویرا بخدمت حضرت محبوب الثقلین قبله و کعبه دارین محبوب سبحانی و قطب الاقطاب الثانی شیخ عبد القادر جیلانی برده عرض کرد که یا حضرت این پسرم بطرف علوم باطنی رغبت نمی نماید آنقدر که علم ظاهری را دوست میدارد جناب موصوف الصدر و ممدوح الذکر بر سینه شیخ شهاب الدین دست مبارک مالیده هرچه علم ظاهری وے بود تمام کافور گردید معلوم میشد که گاهی حرفی نخوانده است پس فرمودند ای پسر کدام کدام علم ظاهری خوانده علوم بجا نام هیچ کتاب نیز نمی آمد باز فرمودای پسر با علم کلام از سینه تو دور کردم و بجای او علم معرفت پر نمودم آگاه باش از آن هرچه بود خیال کمال علم باطنی حتی که کامل گردید نقل است که روزے حضرت محمد عبد الله بخدمت جناب غوثیه رحمه الله دعاے عطای فرزند درخواست کرد بایکه نوشته که خوانده دعا الهی حضرت محمد عبد الله بود خیر دعا نموده و قبول اعتقاد و همان آن عفیفه حامله شد بعد نهم ماه دختری آورد و شیخ محمد عبد الله دختر را بحضور غوثیه برده عرض حال کرد که حق تعالیٰ دختر داده ذات قدسی صفات فرمود که لا فرزند است چون بخوبی دید دختر بفرزند نرینه مبدل بود و نیز ارشاد و اطلاع شد که این را شهاب الدین موسوم کنی این هم فرمودند که موی ابروستان تمام را نباشند چنانچه موی ابرو بر سر می انداختند و پستان بر بهر دوش هر دو چنان طویل بودند آنچه فرمان قطب الاقطاب بود همان شد
۲۳	آن فیاض صوری و معنوی شیخ و سید نور الدین غزنوی قدس الله سرهم العزیز و اعلم الله بذکره	ولادت باسعادت حضرت در غزنی بوقت بلوغت به دهلی شدند و آنجا مقیم ماندند		وفات آن عالیندات بابرکات بسال ششصد چهل و هفت ۶۴۷ه بوقوع آمده است۔		ایضاً	حضرت شهاب الدین عمر رح	نقلست آن غریب نواز در امورات دینی و کرامات یقینی کامل و مکمل بودند و در علوم مروجه اهل اسلام و الامتعام ماهر اکمل بودند نوشته اند که بارے در دهلی کمال امساک بارش باران بود از حضرت نظام الدین موید درخواست کردند و شیخ نظام الدین بر قبر شریف حضرت نور الدین رفته شریک بودن بدعای وی درخواست کرد منظور شد پس دعا خواست کرد و روح پاک سید نور الدین شامل حال وی شد چنان باران بارید که اگر باز استغاثه نشدے بارش بندنمی گردید۔
۲۴	آن سلطان العارفین و عمدة الکاملین سرفراز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت		وفات آن والا صفات مظهر کرم و	ملتان		حضرت شیخ بهاء الدین	نقلست که اول اول حضرت کمال الدین علیشاه جد امجد حضرت بهاء الدین از مکه معظمه در خوارزم تشریف بردو از آنجا در ملتان وارد شد فرزندش حضرت وجیه الدین که ظاهر باطن وی بکمالات

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع آرام	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	وممتاز شدہ از جناب پاک خاتم المرسلین حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی غوث صمدانی فرزند ارجمند حضرت وجیہ الدین ابن حضرت کمال الدین قریشی اسدی کہ قطب الاقطاب وغوث اغواث بودہ قدس سرہم العزیز ونور اللہ مرقدہ۔ فائدہ او و امجاد حضرت بسیار است کہ در دیار امصار منتشر شدہ موجود ہستند را غیرت خدا معلوم است	در کوٹ کروڑ در سال پانصد چہل و دو ۵۴۲ از بطن پر عصمت و عفت دختر مولانا حسام الدین ... بود		... بتاریخ ... صفر المظفر بسال ششصد و شصت و شش سنہ ۶۶۶ بوقوع آمدہ بود۔	//		ایضاً	آراستہ پیراستہ بود بدختر مولانا حسام الدین ساکن کوٹ کروڑ متزوج شد و حضرت بہاء الدین از آن بی بی نیک بخت پیدا گردید دوازدہ سالہ بود ندکہ بہفت قرأت قرآن شریف را حفظ فرمود و نزد مولانا کمال الدین محمد یمنی علم حدیث وغیرہ باختتام رسانید الغرض بعد وصال پدر عالیقدر خود خراسان رفت و دیگر دیار امصار را دید و از ہر یک بزرگان فوائد گرفت پنجسال در مدینہ مبارک ماند بیت المقدس رفت و مزارات انبیاء علیہم السلام را زیارت کرد آخر در بغداد شریف مشرف شدہ بخدمت شیخ مرید شد و در مدت ہفدہ روز کامل و مکمل گردید منتظر بود کہ خرقہ خلافت کی حاصل گردد شبے حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید کہ در مقامی بر تخت نشستہ اند و شیخ شہاب الدین در پیوستہ موجود در طناب خرقہا آویختہ استادہ اند ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بہ شیخ شہاب الدین را میفرمائید کہ خرقہ بہاء الدین بپوشان از طلب خرقہ آورد و حضور پاک بدست مبارک خرقہ شیخ بہاء الدین را عطا فرمود چون بیدار شد بخدمت شیخ شہاب الدین رفت آن اولیا در انتظار بود ہمانجا رفتند کہ در خواب مشاہدہ شدہ بود ہمان مقام و ہمان طور طناب بجائے تخت حضور پاک شیخ شہاب الدین نشستہ بودند پس خرقہ خلافت گرفتہ پوشید بمراتب اعلیٰ و بالا رسید تمام عمر شریف در کمالات و کرامات و مکاشفات گذشت و عبادت مولائے خود کردند چون وقت رحلت قریب آمد شخصے خطے لفافہ شدہ آورد بہ شیخ صدر الدین را کہ بر در حجرہ حضرت استادہ بودند داد شیخ صاحب اندرون بردہ آن لفافہ داد و خود برائے خبر گیری و باز آمد شخصے را نیافت و از اندرون خانقاہ لا الہ الا اللہ اننہ و نوا جاری است چون شیخ اندرون شد لفافہ موجود و کاغذ کشادہ جناب غوث پاک از این جہان وداع فرمودہ بودند و شعر در کوی تو عاشقان چنان جان بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز اگر کمالات و کرامات حضرت نوشتہ شوند ہمانا چند دفتر شوند
۲۵	آن عارف معارف کمال جاہ و جلال حضرت شیخ جمال خندان رو کہ فقیری کامل و مکمل بودند	ولادت حضرت بابرکت صاحب ذوق و شوق در اوچ شریف است۔		وفات آن مظہر کمالات و کرامات بسال ششصد ہفتاد و شش سنہ ۶۷۶	اوچ		حضرت شیخ صدر الدین صاحب رہ	نقلست کہ ذات رحمۃ اللہ علیہ کامل و مکمل بود نوشتہ کہ چون زمانہ وصال باکمال جناب غوث بہاء الدین قریب بود فرزند خود شیخ صدر الدین را نزد خود خواندہ وصیت فرمودند کہ در قصبہ اوچ فقیر الیست و شندل و روشن بر و بعد وصال ما بخدمت شما خواہد رسید آزاد در بارگاہ خود بار دہی و بکمال خود بار دہی و بکمال خوش روئی بیعت کنی او را و سوائے یک تبرک فلان باقی کل تبرکات موجود را النصف النصف کنی و بگوی کہ نصف لی و نصف لک پس شیخ صاحب وصیت را۔
۲۶	آن ممتاز بہ نعمتہائے بے اندازی حضرت شیخ نجیب الدین علی بن بزغش شیرازی کہ از اعاظم خلفائے شیخ الشیوخ حضرت مولانا شہاب الدین قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت بجر رحمت در شیراز بود چون بالغ گردید طعام لذیذ نمی خورد کہ طعام تارکان است و بجنبز		وفات آن عالی ذات مظہر کمالات مصدر کرامات مخزن مکارم و عنایات بسال ششصد ہفتاد و ہشت بوقوع آمدہ سنہ ۶۷۸	شیراز		حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	نقلست کہ جناب ایشان بعلوم ظاہری و باطنی آراستہ و پیراستہ بودند و بکمالات و کرامات کامل و اکمل و عابد زاہد و مجاہد بدرجہ اول و پدر عالیقدر ایشان تجار عظیم الشان و در اغنیا غنی بلند مکان بود از شام بشیراز آمد و در انجا متوطن و متاہل گردید شبے در خواب دید کہ جناب حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا پیش وے طعام آورد و ہر دو یکجا بخوردند و او را بشارت دادند کہ در خانہ تو فرزندے سعید و رشید پیدا شود او را بنام نامی ما موسوم کنی چون حضرت ایشان بعالم اسباب قدم نہادند والد بزرگوار این حضرت عمل فرمان مرتضویہ کرم اللہ وجہہ بجا آورد و نقل است شبی حضرت نجیب الدین بخواب دید کہ از روضہ شیخ کبیر پیرے برون آمد و دنبال وے شش پیران دیگر موجود اند و آن پیر اول در روی تبسم فرمودہ دستش گرفتہ در دست پیر آخرین داد و گفت این ودیعتے است۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	العزیز است و سرچشمه فیوضات بغایات بود نور الله مرقده	پشمینه نمی پوشید که جامهای زنان اند		از خزینه هست قطب والا ۶۹۸ ه باجاه نام بران تخرج حق محبت عظی ۶۶۰ ه ۱۲	〃		〃	از خدا عز و جل بدست تو پس بیدار شد و خواب بر پدر اظهار کرد و پدرش او را گرفته بخدمت شیخ ابراهیم مجذوب رفت و خواب عرض کرد شیخ ابراهیم فرمود از این خواب پیر گرفتن مراد است تلاش پس بخدمت حضرت شهاب الدین رسید هنوز هیچ عرض نکرد که آنحضرت خود بخود حالت خواب بیان فرمود و مرید کرده در اندک عرصه کامل کرد که این حضرت دیگران را نیز کامل و اکمل گردانید
۲۷	آن برهان المتورعین زبدة المتوکلین مولانا شیخ صدر الدین عارف فرزند ارجمند و خلیفه دلپسند حضرت دوست کبریا جناب شیخ بهاء الدین ذکریا ملتانی غوث صمدانی قدس الله سرهم العزیز	ولادت باسعادت حضرت جناب فیض مآب معلی القاب عارف ربانی صمدانی در ملتان است.		وفات ذات مصدر عنایات مظهر کمالات و کرامات بتاریخ بست سیوم ماه ذوالحجه بسال شش صد و هشتاد و هشت ۶۸۸ سنه. فرزندان حضرت بهاء الدین هفت بودند اول صدر الدین دوم شیخ برهان الدین سوم شیخ ضیاء الدین چهارم شیخ علاء الدین پنجم شیخ شهاب الدین ششم شیخ قدوة الدین هفتم شیخ شمس الدین	ملتان شریف در روضه والد ماجد خود		حضرت شیخ بهاء الدین زکریا والد ماجد خود	نقلست که بعد وصال باکمال والد ماجد الیشان حضرت را هفتم متروکه از ارث پدر هفتاد لکهه تنکه زر سرخ بغیر اسباب دیگر از قسم ظروف پارچات وغیره در تقسیم آمد همان همه زر بفقرا و مستحقان داد یعنی براه مولای خود صرف نمود شخصی ملامت نمود که چندین بیک بار بر باد کردی خوب کردی والد بزرگوار باوجود مدارجات غوثیت و قطبیت خزائن جمع فرمودند خندیدند و گفتند پدرم والا شان بر دنیا غالب بودند مارا آن طاقت نیست ترسیدم که مبادا دنیا غالب آید و از راه مولای خود بر باید یعنی باز دارد چه شد اگر هفتم حصه رفت شش حصه در حصص برادران ما موجود اند آن کافی هستند نقل است که روزی حضرت مع صاحبزاده خود شیخ رکن الدین برای وضو کردن بدریا رفتند حضرت در وضو شاغل گشت و صاحبزاده بر کناره بجائی نشسته سبق قرآن کریم یاد میکرد قضا کار آهو ماده مع بچه پیش صاحبزاده گذر کرد صاحبزاده بعقب وی دوید اما آهو ماده دستیاب نگردید واپس آمد والد فرمود بچه بخوان آنچه خوانده فراموش بود هیچ نیامد باوجودیکه سابق چار کرت میخواندند و یاد میکردند این هشت کرت اما یاد نشد خادم که همراه بود قصه آهو ماده بیان نمود حضرت سبب آن دانست بکرامات آهو ماده را طلب کردند مع بچه حاضر شد صاحبزاده تسلی کرده آنروز بخلاف سابق دو چندان سبق یاد کرد-
۲۸	آن قدوة السالکین حضرت شیخ حسام الدین یا قاضی جمال الدین که از مریدان و خلفای راستین حضرت صدر الدین عارف است که در حضور الیشان حضرت معتقد بود قدس سره	ولادت آنحضرت بابرکت دریای رحمت در ملتان نوشته اند که بسیار مدت در خدمت مرشد ارشد گذاشته آخر در بداون رفت.		وفات آن عالی ذات مظهر عنایات مصدر کمالات صاحب خوارق عادات بسال شش صد و هشتاد و هفت ۶۸۷ سنه یا ۶۸۸ سنه بوقوع آمده-	بداون -		حضرت شیخ صدر الدین عارف صاحب رحمة الله علیه	نقلست که روزی حضرت حسام الدین ملی کامل و اکمل در روضه شریف جناب شیخ بهاء الدین ذکریا رحمة الله علیه برای حصول زیارت شریف مشرف شدند حالانکه آنوقت جناب فیضمآب حضرت شیخ صدر الدین عارف صاحب هم در روضه شریف موجود بودند شیخ حسام الدین را بخاطر گذشت که اگر مرشدم یک درعه زمین عطا فرماید و زیر اقدام اقدم حضرات باشم بعید از مهربانی نبود جناب عارف صاحب بنور معرفت دانسته بجوابش فرمودند که زمین دریغ نیست اما حکم قبر الیشان از بارگاه جناب رسول الثقلین در بداون صادر گردید خیر بعد الایام حسام الدین صاحب در بداون رفتند و آنجا بخواب دیدند که در میدانی حضور پاک صاحب تاج والبراق تشریف آوردند زیارت کرد و از خواب بیدار شده دران میدان نشان تری بجای وضو کردن جناب پاک موجود بود خادمان را فرمود چون فوت شوم در انجا دفن کنید همانطور عمل شد-
۲۹	آن کاشف اسرار حقائق ابن الفیض و افلاکی حضرت جناب فخر الدین صاحب عراقی قدس سره العزیز از عظیم الشان	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در شهر همدان گفته اند چون جوان شدند در ملتان رسیدند		وفات حضرت والا درجت فیاض بی نهایت دریای رحمت بتاریخ هشتم ماه ذی قعد بسال ششصد	[illegible] در روضه اطهر [illegible]		حضرت غوث بهاء الدین زکریا ملتانی	نقلست که حضرت فخر الدین عراقی صاحب در اوائل عمر شریف بسیار دیار و امصار رفت و بزرگان بسیار و بیشمار را زیارت نمود آخر در ملتان رسید بجناب حضرت غوث زمان شیخ بهاء الدین زکریا بدامادی منظور و قبول شد مدتی چون فرزندان اطهر احسن و محسن بحضور غوث صاحب ماند چون جناب غوث صاحب از این جهان فانی رخت رحلت بستند حضرت الیشان بحرمین شریفین مشرف شدند از انجا بمرضی خود در مصر رفتند بادشاه و امرایان آنجا در حلقه مریدان و معتقدان الیشان حضرت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعۂ مزار	بادشاہی	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	خلفائی حضرت بہاء الدین صاحب زکریا ملتانی اند در شعر پردازی و فصاحت و بلاغت کامل بود دیوان عراقی ازان است			ہشتاد و ہشت ۶۸۸ سنہ نمایندہ ہمشیرزادہ خاص جناب شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی بودند رہ				درآمدند بعد ازان بشام قدم رنجہ فرمودند بسیار مردمان از راہ حق بخواندند و از فیض بے انداز خود حصہ عطا نمودند از انجا کہ اکثر ذات شیخ جمال حق را بجمال مجازی می دید کسان بحق شیخ بانکار بر خاستند اما طاق بمقابلہ و مجادلہ نمیدانستند کہ بجناب شیخ سخنے گویند ہر چہ میگفتند در غیبت گردند بعد انقضای عرصہ ششماہ شیخ کبیر الدین فرزندش از ملتان بخدمت پر عظمت در دمشق مشرف شدند تربیت وے بکمال کوشش فرزند ارجمند نیز بخدمت فرمان پذیر ماند آخر جہان فانی است از ان جہان فنا در گذشتند
۳۰	آن زبدۃ الواصلین حضرت کبیر الدین فرزند ارجمند شیخ فخر الدین عراقی و نواسہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در شہر ہمدان گفتہ اند چون جوان شدند در ملتان رسیدند		وفات آن والا صفات بابرکات مظہر عنایات مصدر فیوضات جامع کمالات بسال ہفت صد سنہ -	صالحیہ دمشق		حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ -	نقلست کہ اگرچہ حضرت فخر الدین والد ماجد حضرت کبیر الدین از ملتان روانہ شدہ بحرمین شریفین مشرف شد و از انجا در مصر رفت و از انجا در شام رفتند و در دمشق مقیم گشتند تا عرصہ ششماہ حضرت کبیر الدین فرزندش در ملتان متوقف ماند آخر چون عرصہ دراز گذشت و کسے خبرے از والد ماجدش نیاورد خود بخود در پے تلاش والد ماجد رفت و در دمشق بخدمت والد و حضرت مشرف شدہ نعمتہای ظاہری و باطنی ازان حضرت حاصل کرد و بعد وصال وے مسند نشین او گشت
۳۱	آن عاشق رحمان حضرت حسن افغان کہ از خلفائے معظم و مریدان مکرم شیخ بہاء الدین بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در ملتان		وفات آن والا مراتب اعلی مناصب بسال ششصد ہشتاد و نہم ۶۸۹ سنہ بوقوع آمد قامت در شوق و ذوق الہیا چنان بود کہ از تحریر قلم و زبان زائد	ملتان در باغ بیرون روضۂ مرشد خود -		حضرت شیخ بہاء الدین زکریا صاحب رح	نقلست کہ شیخ حسن خان در ظاہر و باطن صفائی و روشنائی دل میداشت نوشتہ کہ از علوم ظاہری در ظاہر حال لاچار بود اما در باطن وے چنان کشود کاری بود کہ گویا چیزی از وے مخفی نبود بارے برائے امتحان وے سہ سطور نوشتہ پیش وی نہادند در سطر اول آیت قرآن کریم در سطر دوم حدیث شریف در سطر سوم اقوال و احوال مشائخ عظام کرام آنانکہ موجود بودند پرسیدند چہ نوشتہ است در اول گفت کہ آیتے قرآن است چرا کہ نور این از عرش در گذشتہ است در ثانی گفت حدیث شریف چرا کہ نور این تا آسمان ہفتم است در سیوم گفت احوال مشائخان است چرا کہ نور این تا آسمان است حیران ماندند و دانستند کہ کامل ولی است
۳۲	آن عمدۃ الواصلین زبدۃ الکاملین شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کہ بلبل بوستان فصاحت و بلاغت بود	ولادت آنحضرت در شیراز گفتہ اند بسال پانصد ہفتاد و یک بود سنہ ۵۷۱	۱۲۰ سال	وفات آن والا صفات شب جمعہ پنجم ماہ شوال بسال ششصد نود و یک ۶۹۱ سنہ بوقوع آمد	بیرون از شہر شیراز ... یعنی شیراز	ابوبکر	حضرت شیخ شہاب الدین رح	نقلست کہ حضرت ایشان ولی کامل و مکمل بود و نام پدر ایشان شیخ عبد اللہ ابن خفیف بود و در علوم ظاہری و باطنی طاق و شہرۂ آفاق بود شہرہ او چنان گشت نمود کہ در ربع مسکون دیار و امصار از طالبان خود باقی نگذاشت و بزرگان ہر جا را زیارت فرمود بارے در سومنات رسید بتان را شکست و مدتے دراز در بیت المقدس کار سقائی نمود براہ خدا عزوجل آب نوشانید بارے یکی از سادات کرام او را بد گفت شب در خواب تنبیہ شد و سرزنش یافت کہ آل ما بودہ دوستان و محبان خدا را آزار میدہی حسب یک معافی خواست
۳۳	آن سید السالکین آن سلطان العارفین آن برہان الصادقین آن امام المتقین آن جگر گوشہ جناب نبی خاتم المرسلین آن لخت دل علی المرتضی سردار ابرار روئے زمین و قسیم کوثر فی یوم الدین حضرت سید ناو	ولادت باسعادت آن سید رشید حمید وحید کونین در بخارا بسال پانصد نود و پنج ۵۹۵ سنہ و القاب و خطاب حضرت حسب ذیل نوشتہ اند میر سرخ و شریف اللہ و ابو البرکات و	۹۵ سال	وفات آن عالیذات مظہر کرامات و کمالات آیتے من آیات الہی نوزدہم ماہ جمادی الاول بسال ششصد نود ۶۹۰ سنہ بوقوع آمدہ فائدہ ہنوز جناب فیضمآب بسن بلاغت خیر رسیدہ بودند و بدیدند	اوچ شریف جنوبی طرف از ملتان در ... محل ... زیارت ... موجود		جناب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی - و از خلفاء ... و فیض ظاہری و باطنی	نقلست کہ در سینہ اقدس ولی کینہ حضرت غریب نواز جناب پروردگار صندوق تصور بود از علوم ظاہری و باطنی پر کردہ بود حقا کہ وارث علوم حیدری بودند کرامات حضرت چگونہ نوشتہ آید کہ وجود ذی جود آن سید صحیح النسب سراسر کمالات و کرامات بود ہر کہ دامن حضور گرفتی براہ راست بزرگ شدی و کامل اکمل بودے خصال کمال آن صاحب جاہ و جلال در قلم چگونہ تحریر نماید کہ خلق حضرت سراسر خلق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اعمال مرتضوی رضی اللہ تعالی بودند بقول صادق الولد سر لابیہ بارے اول حضرت بعد مناسک حج در مدینہ شریف بزیارت اجداد امجاد حاضر شدند و اظہار خود نسبا داتی کردند مردمان آنجا حضرت ایشان را پیش روضہ مقدسہ حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم بردند و گفتند کہ ذات اقدس نبی کریم کہ حیات النبی است اگر تصدیق نسب بوقوع بہتر ورنہ آن کنیم کہ کسے بکسے نکردہ باشد چرا کہ روبرو حضور پاک

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	مولانا و مخدومنا سید جلال الدین میر سرخ فرزند ارجمند سیدنا سید ابو المؤید علی ابن سید جعفر ابن سید محمد ابن سید محمود ابن سید احمد ابن سید عبد اللہ ابن سید علی اصغر ابن سید جعفر ثانی ابن امام محمد تقی رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔	د ابو احمد و سید بزرگ و مخدوم اعظم و جلال اکبر و عظیم اللہ اعظم اللہ شانہ وضاعفہ برہانہ و نور اللہ مرقدہ		کہ از بخارا یکی مردہ را از شہر برون میبرند بحالت طفلگی پرسیدند چیست و چرا بر داشتہ میبرند گفتند مردہ است دفن خواہد شد در گورستان ہمراہ رفتند باری بفرمودند اگر زندہ باشد تاہم دفن کنند ہمین گفتن بود و مردہ بحکم ایزدی بنخاست مردمان حیران شدند و ذکر تا والد ماجد حضور رفت اوشان گرفتار کنانیدہ و طمانچہ زد کہ پردہ دری شرع میکنی گریستند و فرمودند اگر قبیلہ من ناراض نشدی آیندہ در بخارا کسے را موت نیامد۔	دور محل بروقت جلال پیدا باشد ... طاقت ... کہ آنجا کلام ... ماند۔ [illegible]		بسیار بزرگ ... [illegible]	خود را سید میگوئی پس جناب جلال اللہ جلال الدین بکمال نیاز و زاری گفت السلام علیک یا والدی بلا تامل از اندرون روضہ آواز آمد و علیک السلام یا ولدی و قرۃ عینی و سراج کل امتی انت منی و من اہل بیتی چون مردم مباحثہ این حالت دیدند و شنیدند چہ سادات و باقی سکنائی آنجا یک بیک بہزار جان و دل تعظیم و تکریم حضرت بجا آوردند و معافی قصور خود خواستند از انجا باز بمکہ شریف باز آمدند و از انجا بہند پنجاب رونق افروز شدند در جھنگ سیالان رفتہ بعدہ در اوچ شریف وارد شدند الغرض ربع مسکون را سیر و تماشائی قدرات الٰہی کردند بحکم حاکم حقیقی سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ للمتقین و فرزندان آنجناب عالی الشان بر بنائی پنج ارکان اسلام یا بہ تطبیق پنجتن پاک علیہما السلام پنج بودند اول سید علی دوم سید جعفر نواسہ بادشاہ بخارا کہ ہر دو صاحبان بفرمان عالیشان بہ بخارا رفتہ مقیم آنجا شدند سیوم سید احمد کبیر صاحب از بطن عفت بی بی صبیہ سید بدر الدین بہاکہری چہارم سید صدر الدین محمد غوث پنجم سید بہاؤ الدین محمد معصوم از بطن سیدہ شریفہ و ہر پنج حضرات صاحب خوارق و کرامات بودہ اند نقل است کہ در روہ تلتی تعلق نامی قوم افغان کہ در تصرف ظاہری باطنی شہرت کمال داشت قریب اوچ آمدہ بذریعہ خادمی جناب حضرت غریب نواز را طلب کرد حضرت در حجرہ بعبادت الٰہی مصروف بودند خادم نتوانست کہ چیزے گوید واپس رفت آخر درویش خود آمد حضرت را دیدہ بدل گفت کہ بزرگے کامل است اما متاہل خواہد شد و بسیار اولاد ایشان فاسق و فاجر نیز خواہد اکثر بزرگ ہستند اما گنہ گار ہم باشند بمجرد این خطرہ در دل وے جناب موصوف بجانب وے نظر جلال انداخت کہ سوخت و خاکستر گشت روح وے بسوخت۔ نقل است کہ حضرت علی اصغر را دو فرزند بودند یکی سید عبد اللہ جد سادات بخاری و ثانی سید اسماعیل جد امجد سادات بہاکہری این ہر دو و اولاد در سند پنجاب بسیار است نیک و بسیار باد۔
۳۴	آن دریائے رحمت و نعمت ابد حضرت شیخ محمد یمنی کہ از خلفائی امجد حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی بودند قدس سرہ	ولادت حضرت بابرکت در ملک یمن بودہ۔		وفات آن والاصفات بابرکات مظہر عنایات ربانیات بسال نہصد و دو ۹۱۲ بوقوع آمدہ است	یمن		حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی	نقلست کہ روزے حضرت شہاب الدین خادمی را فرمود کہ برون از حجرہ برو شخصے از کربت غربت در این شہر آمدہ است اعرا نزد ما بیار خادم برفت و خالی باز آمد باز رفت آخر سیوم چارم کربت تلاش کردہ بیاورد و شخصے را شیخ الشیوخ دیدہ فرمود شیخ محمد بیا از تو بوئی آشنائی می آید نشاندند و نان انار وغیرہ چیز خوردنی تناول کردند راوی گوید کہ شیخ علی را فرمودند از شیخ محمد خیروی قرآن شریف شنیدہ باش آن منظور کرد روزے آن سیاہ یمنی شیخ علی را گفت کہ حق اوستادی و شاگردی باین ما و شما است از حال خود میگویم کہ من سپاہی از ملک یمن ہستم در پنجاب بامیار ربانی آمدہ ام اما شیراز را ندیدہ ام مرا از اوصاف بزرگان شیراز بگو پس از ہر یک آگاہ کردم لحظہ بیہوش باز باہوش آمد از ہر یک حال شیراز مرا خبر نمود کہ فلان فلان طور است کہ الحال فلان معاملہ بدین صورت است و واضح شد کہ شیخ محمد یمنی آدمی بزرگ و واقف امورات نہانی است و ہر حال اللہ تعالی بروے برکشاد۔
۳۵	آن زبدۃ السالکین حضرت ظہیر الدین والا شان کامل ظہیر الدین عبد الرحمان	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در شیراز بودہ است		وفات آنعالی ذات مظہر توجہات مصدر کمالات و کرامات در آخر رمضان	شیراز		حضرت علی شیرازی	نقلست کہ شیخ ظہیر الدین عبد الرحمان بحین حیات والد ماجد خود بدولت بحر من شریفین مشرف گشت و در شب عرفہ بخواب دید کہ بر در اطہر روضہ مقدسہ جناب رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم رسیدہ عرض کرد یا رسول اللہ السلام علیک جواب آمد و علیک السلام یا ابا النجاشی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہان عصر	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	میگویند وفرزند حضرت علی شیرازی بود قدس سرہ	؍؍		بسال ہفت صد شانزدہ بوقوع آمدہ ۷۱۶ سنہ	؍؍	؍؍	؍؍	پدرش ازاین حال وی در شیراز خبردار گردید و حال دیدہ را با اہل خود باز گفت چون که حضرت ازحضرت باز آمد پدرش بزرگوار از حال ماضی آگاہ گردد و آن را اقبال نمود۔
۳۶	آن خداوند اتقار وترک حضرت شیخ کرک قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت		وفات آن جامع کمالات بسال ہفت صد وشانزدہ ۷۱۶ سنہ	کرہ		حضرت [illegible]	نقلست کہ سلطان جلال الدین راباپادشاہ علاء الدین باہمی ارادہ جنگ بود علاء الدین بکمال نیاز بحضور شیخ کرک آمدہ دعا خواست کرداوشان حضرت فرمود ہر کہ بسازد با تو بجنگ سردر کشتی تن در گنگ + آخر جلال الدین کشتہ شد بدنش در گنگ شد۔
۳۷	آن سید رشید کونینی حضرت میر حسینی نام حضرت حسن ابن سید عالم ابن ابی الحسین کہ باشارت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بخدمت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا مرید شدہ بود قدس سرہ	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت در گروہ پوست کہ دیہے از نواح غور است -		وفات آن عالی ذات مظہر فیوضات شب جمعہ بتاریخ شانزدہم ماہ شوال بسال ہفت صد ہفدہ ۷۱۷ سنہ یا ہفت صد ہژدہ ۷۱۸ سنہ۔ از خزینہ [illegible]	[illegible]		حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح	نقلست جناب ایشان شاعر بے نظیر و بے بدل بودند کتبہا بسیار وشیما تصنیف فرمودہ اند کتاب الرموز و زادالمسافرین و نزہۃ الارواح و روح الارواح و صراط مستقیم و دیوان حسینی کہ در نظم لاثانی است و گلشن راز از تصانیف ویست ندا استخراج جاز امورات دنیاوی کہ وی ملازمت سپاہے میکرد این گشت کہ روزے بشکار رفت و اسپ خود بدنبال آہو انداخت آہو باستاد و بزبان فصیح گفت اے فرزند سید الاسرار خداوند عظیم و کریم ترا برای عبادت آفریدہ نہ برای شکار بیکار کہ کار بیکاران است چرا خود را بیکار ساختی و اسپ در شکار من انداختی ہمین گفتہ آہو گم گشت آہو بنمود تیر ہدایت بود کہ بر ہدف دل برنشست بخانہ باز شد ہرچہ داشت ان دشت برداشت و قافلہ در ملتان رسید ذات شیخ بہاء الدین پیشتر نگران حال وے بود بذات خود در قافلہ رفتہ تلاش میر صاحب فرمودہ مرید کرد و در اندک ایام کامل کرد و میر صاحب چنان مکمل شد کہ ہزارہا خلق اللہ از چاہ ضلالت وجہالت بر آوردہ براوج عزت کمالیت رسانید۔
۳۸	آن پہلوان دین متین حضرت ضیاء الدین رومی قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در روم بسال پانصد ہشتاد و شش ۵۸۶ سنہ	۱۳۵ سال	وفات آن جامع کمالات بسال ہفت صد بیست و یک ۷۲۱ سنہ		قطب الدین	حضرت شہاب الدین	نقلست کہ حضرت بزرگے کامل و قدر شان ہر مسافر آمد رفت میساخت حفظ مراتب و حسب مدارج ہر کس را　　سلطان جلال الدین بلکہ سلطان علاء الدین در حلقہ مریدان این حضرت بود چون بادشاہ خود فوت شد پسرش قطب الدین مرید و حضرت شد و برکت
۳۹	در بحر محبت الٰہی مغروق آن در دریائے الفت و براہ دوستی محقوق حضرت زبدۃ العارفین شیخ احمد معشوق فرزند ارجمند شیخ محمد صاحب کہ در قندہار سکونت داشت و کار تجارت روزگار می پنداشت قدس اللہ سرہم	ولادت باسعادت بابرکت حضرت فیض [illegible]		وفات آن مظہر عنایات مصدر مکارم و اشفاق لاغایات بسال ہفتصد بیست و سہ ۷۲۳ سنہ بوقوع آمدہ است از خزینۃ الاصفیا [illegible]		سلطان علاء الدین	حضرت بہاء الدین زکریا صاحب رح	نقلست کہ چون شیخ احمد کہ آبا و اجداد تجار کبار بود در ملتان آمدہ دوکان تجارت کشاد و آنچنان خمر خوار گردید کہ لحظہ وی بجز خواری نمیگذشت بخانہ کرازہ شراب بدست بدوکان صراحی از لب دور نمیشد و اگر در خواب بود مخمور از شراب بود روزے جناب سند الکاملین حضرت شیخ صدرالدین خلف از دوکان وے گذر کرد و دید کہ احمد در خیال خمر خواری موت فوت نیز نگاہ میداشت خادمی را ارشاد داد کہ این بندۂ خدا را ہمراہ خود بیار خادم وی را بحضور شیخ مشرف ساخت نیز خادم را فرمودند وقت گرم است شربت مصری دوست کن وے ست کردہ بیاورد اول خود نوشید و آوردہ را بسیار دندان شربت نمود جرعہ جرعہ خم پر از شراب ہدایت محبت الٰہی بود ازش بدرجہ رسید کہ مرید شدہ بمراتب بلند ارجمند سرفراز و ممتاز گردید دوکان مجازی بدرویشان خانقاہ داد خود دوکان از ذوق اشتیاق محبت الٰہی بر کشاد بجای قدم ہمت نہاد کہ مدام در سکر و جذب و مدہوشی میماند حتی کہ نماز بباعث غلبہ سکر داگذاشت نقل است کہ روزے بایان وقت ویرا تنگ کرد کہ نماز را ترک نمودی جنازۂ ترا نیز نخواہد بود بترک نماز سزا داد شوی جواب داد حضرات من از نماز کہ عبادت خدا اعظیم است قدرے نیست اعلیٰ از حرکت اعضائے

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	العزیز و نور اللہ مرقدہ	قندہار نوشتہ اند		بحور سالکش زمحبوب خداند ۲۳ دگر محبوب حق احمد ولی خوان ۲۳ -	؎	؎	؎	شیخ وضو نمشد چون نماز شروع شد چون خواند ایاک نعبد و ایاک نستعین از ہر مسام شیخ خون جاری شد فرمود صاحبان من معاف دارید که حال من مثل زنان حائضہ است بلمیان از مواخذہ دست برداشت نقل است روزی شیخ بحالت غسل در آب دریا بود پیش رب العزت عرض نمود یا خالق الملک از عبادت بندگان بے نیاز در ہر لحظہ و ہر آن بلاگفتہ روزی رسان من عاجز بے بضاعت آن عرض دارم کہ ما از قرب بدرجہ آگاہ نفرمائی ہرگز قدم از آب بیرون نخواہم نہاد ارشاد کہ تو بوسیلہ تو در حشر مجرمان کثیر را خواہم بخشید دیگر میخواہم باز آواز آمد ترا معشوق خود کردیم کہ طالبان حق را از
۴۰	آن امرائے و فقرائے و غربا نواز آن فیاض بیحد و بے انداز دستگیر ثانی حضرت سیدنا سید لعل شہباز سوہانی اصل نام نامی و گرامی آن حضرت عظامی جناب سیدنا والاشان سید عثمان فرزند سید کبیر الدین نہاوندی کہ حضرت ایشان خود سادات	ولادت باسعادت حضرت بابرکت دستگیر اہل کربت ملجائی و ماوائے اہل غربت در دریائی سیادت و نجابت مظہر مظہر جاہ و جلال در نہاوند بود		وفات آن نور الاصفات بابرکات عالی معالی مقامات فیاض بے نہایات شانزدہم یا ہفتدہم ماہ شعبان المعظم بسال ہفت صد بیست و چہار ۷۲۴ ہجریہ یا ۷۴۴ ہجریہ بوقوع آمدہ است۔ زمخدوم اجل جو ارتحالش ۷۷۴ بفرما عارف محبوب شہباز ۷۷۴	سیوستان در سندھ		حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی	نقلست کہ حضرت لعل شہباز بلند پرواز سید صاحب کمال صحیح النسب طاہر حال مشرب شیبانی ناسیدی مقیات بودند و طریقہ ملامتیہ سید شہتند از ان لعل شہباز قلندر گفتہ اند شجرہ آبائی آن فرزند سید الانبیاء بدین گونہ جاری میشود کہ حضرت لعل شہباز صاحب فرزند کبیر الدین ابن سید شمس الدین ابن سید صلاح الدین ابن سید شاہ ابن سید خالد ابن سید محب ابن سید شتاق ابن سید نور الدین شاہ ابن سید اسمعیل ابن سیدنا سید امام جعفر صادق ابن سیدنا امام محمد باقر ابن سیدنا امام زین العابدین ابن سیدنا امام حسین شہید کربلا ابن سیدنا حضرت امام الاصفیاء علی المرتضی شیر خدا رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین دست حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی خرقہ از حضرت جمال مجرد نیز نوشتہ بدین طریق کہ حضرت لعل شہباز مرید شیخ جمال مجرد و مرید سید ابراہیم مجرد و مرید شیخ عاقل شہید و مرید مسکین شہید و مرید مرتضے سنجانی و او مرید حضرت امام جعفر صادق رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین و حالات خوارق و کرامات حضرت ایشان چہ نوشتہ آید کہ مرعان ہر دیار و امصار اقالیم قریب و بعید بزرگی ہای جناب ایشان را من کل الوجوہ می دانند و بجز خوارق و کرامت صرف نام نامی گرامی حضرت را عین کرامت میدانند۔
۴۱	آن برہان الاولیاء اللہ باتمکین حضرت جناب ابو الفتح رکن الدین فرزند ارجمند حضرت صدر الدین عارف ابن حضرت جناب شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی غوث صمدانی قریشی الاسدی قدس اللہ سرہم العزیز و نور مرقدہ۔	ولادت باسعادت آنحضرت فیضدرجت در ملتان بسال ششصد چہل و ہفت ۶۴۷ ہجریہ از بطن معدن عصمت و مخزن عفت حضرت رابعہ زمان کہ مشہور اند بی بی راستی پاکدامن در روضہ اطہر مے کسی نامحرم نمیرود		وفات آن نور الاصفات مظہر فیوضات جناب فیضمآب عالی انساب بتاریخ شانزدہم ماہ رجب المرجب بسال ہفت صد سی و پنج ۷۳۵ ہجریہ بوقوع آمد مخفی نماند کہ اولاد امجاد نرینہ جناب حضرت رکن الدین ابو الفتح صاحب نرینہ خیر بود بعد وفات حضرت فرزند ان محمد اسمعیل	ملتان شریف			نقلست کہ حضرت در ہر علوم کشف القلوب و کشف القبور و غیرہ مکاشفات بخوبی واقف و ماہر و عالم باعمل و زاہد عابد اجل و صاحب کمالات کرامات بودند نوشتہ کہ بار حضرت در دہلی بودند و سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نیز از فتح دکھن باز آمدہ بود روزے در کوشکی کہ سلطان محمد پسر بادشاہ دو کروہ از شہر برون نو تعمیر کنانیدہ بود دعوت امرایان و غیرہ آنجا بود و حضرت ایشان نیز دران کوشک و دعوت موجود بودند در عین وقت حاضری طعام حضرت ایشان بادشاہ را فرمود سقف محل خاصہ تمام محل تعمیر شدہ است لحاظا نہ آمدہ است بادشاہ بجواب گفت بعد فراغت طعام برخاستہ نمائیم حتی کہ سہ چار دفعات حضرت فرمود و بادشاہ و ہمہ جواب داد ہنوز از طعام فارغ نشدہ بودند کہ حضرت دست ناشستہ برون از محل رفت و سقف بیفتاد و بادشاہ و جمیع معرکہ بمردند نقل است کہ چون حضرت رکن الدین بدیدن بادشاہ میرفت ساعتی نیم ساعت تحت معلان کہ بران سوار میشدند در دربار خاص بردند حتی کہ ہمگی اہل حاجات عرائض خود در تخت می نہادند آنگاہ حضرت نزد بادشاہ میرفت و حکم ہر اہل حاجت بدست خط بادشاہ رسانیدہ ہر یک حاجتمند بمطالب میداوند الغرض رفتن حضرت نزد بادشاہ محض برائے حاجت برآری اہل حاجات بود کہ ذات پاک ایشان محض خیر خواہ خلق اللہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ایضاً	ایضاً	″	صاحب که برادر حضرت بود بر جادهٔ مشیخت قایم شدند	″	″	″	ست نقل است که چون وقت وفات حضرت رکن الدین قریب رسید سه ماه کامل در حجره ماندند بغیر ادای نماز بیرون نمی آمدند و هر وقت در عبادت الهی شاغل میماندند۔
۴۲	آن عظیم الشان بلند شان خاندان جهانداری حضرت حمید الدین ابو الحاکم قریشی الهنکاری رحمة الله علیه البهاری ابن سلطان بهار الدین ابن سلطان قطب الدین ابن سعید الدین ابن سلطان ابو علی ابن شیخ موسی ابن شیخ ابو طاهر ابن شیخ ابراهیم ابو الحسن علی هاشمی ابن شیخ محمد ابن شیخ یوسف ابن شیخ شریف ابن عبد الوهاب ابن ابو صفیان ابن الحارث اصحاب رسول الثقلین	ولادت باسعادت حضرت بابرکت کیچ مکران بتاریخ دوازدهم ماه ربیع الاول بسال پانصد هفتاد ۵۷۰ سنه و والده ماجده ایشان حضرت بی بی تاج دختر نیک اختر حضرت سید احمد تحفه ترمذی عفی الله لها بودند	۱۶۷ سال	وفات آنوالاصفات مظهر صفات الهی بتاریخ بیست دوم ماه ربیع الاول بسال هفتصد سی و هفت ۷۳۷ سنه بوقوع آمده است از خزینه ع بخوان تاریخ شهنشاه جهان از انتقال آن شه زمن از خرد مخدوم والی جهان رحلت آن سالک خلد برین			حضرت رکن الدین ملتانی صاحب	نقلست که خادم ذات شیخ سگی دیوانه گزید یعنی خورد که حالت خادم قریب بمرگ رسید فقیری برای طبع پرسی آن خادم آمد دید که در غم خواره و دواسازی خادم بذات خود حضرت غربانواز مصروف بکار اند و بر بیماری وی چنان مضطرب حال که حضرت را یک لحظه نیز آرام نبود فقیر بخاطر خطره آورد که اگر ذات شیخ علاج خادم تصرف باطنی فرمودی امید بود که وی جلد شفایاب شدی از علاج ظاهری که بتمام کوشش مینمایند شیخ خطره وی بنور معرفت دانسته فرمودند ای خادم بجای که ترا سگ دیوانه گزند رسانیده است آب دهن خود بینداز انشاء الله همین وقت شفایاب خواهی شد و این نعمت بتو دادم بلکه در اولاد تو دادم هر که لب یعنی آب دهن بر زخم سگ دیوانه یا شغال وغیره بیندازد همانوقت او را خیریت کلی خواهد شد خادم همه فرمان عالیشان حضرت شنید حسب فرموده عمل کرد همانوقت چنان شفایاب گردید که گویا مریض نبود و برای آینده حکم شیخ موثر شد که تا حال در اولاد آن خادم نعمت عطیه شیخ باقی است نقل است که وزیر سلطان محمد تغلق برادر زیارت فیض بشارت شیخ در آمد دید که ذات شیخ جامه الجبه میکنند بدل گفت ضرور فقیر نیست که کار خفیف میکنند بلکه مفلس آدمی است که جامه خود خود میدوزد تعریف که از فرمان شنیده شد عشر عشیر آن ظاهر نشد ذات والا صفات کم نظری وی بنور معرفت دریافته کلاه فیض پایگاه خود راکج فرمودند همان وقت روی آن شخص و روی باقی ملازمانش که همراه وی بودند کج شد حتی که بیک لحظه تمام ذلیل شدند در پای شیخ افتادند و نام پیر و در میان آوردند از انجا ذات اولیاء الله اگر در جلال می آید جمالی در جنب نیز شامل حال میباشد ذات شیخ گناه او شان معاف فرمود۔
۴۳	آن عارف معارف نامی گرامی و سالک مسالک عظامی حضرت شیخ وجیه الدین عثمان صباح سنامی قدس سره السامی که اول برگشته مزاج و منشی شاهی بعد مرید شدن بخدمت پیر خود کامل و مکمل گردید۔	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در سنام بود چون از رهبر حقیقی رهنمائی شد بخدمت حضرت شیخ رکن الدین ملتانی مرید شد		وفات آنعالیذات بابرکات مظهر فیوضات جامع کمالات بسال هفت صد سی و هفت ۷۳۷ سنه بوقوع آمده است۔ ع کفت سرور دوباره تاریخش ۷۳۷ ماهتاب یقین وجیه الدین ۱۳				نقلست که شیخ وجیه الدین ابن قاضی حمید الدین منهاج از سنام بدهلی رسید برگشته حال بود در دیوان شاهی نوکر شد روزی بجناب حضرت رکن الدین ابو الفتح در مسجد نماز میخواندند شیخ وجیه الدین حضرت را دید و دید و قدمبوس گردید همراه شیخ از دهلی بملتان رفت و به تکمیل رسید۔ بحرمین شریفین شد و از انجا به بیت المقدس رفت زیارت مقابر انبیا علیهم السلام کرد روزی در بیت الله در طواف بود موسم گرما سخت رونما چه بیند که خضر علیه السلام بر سر سایه کرده است و خضر علیه السلام لباس خود معه دستار او را پوشانید و روانه بخدمت نظام الدین سید السالکین بدهلی فرستاد و در دهلی رسید از خواجه صاحب فیض گرفت صاحب وجد و سماع گشت نقل است روزی قوال آنجا آهسته آهسته این بیت میگفت بیت زاهد زدین برآید ملا ز اعتقاد کافر محمدی شد صوفی چنانچه هست۔ حضرت را وجد شد و هزاران هزار صوفی جمع شدند بادشاه نیز بعد هفت هشت مقر حال صوفیان گشت و آینده دست از تعرض ایشان باز داشت بلکه بحق وجیه الدین باشاره اعتقاد شد
۴۴	آن گل گلزار بهشتی حضرت صلاح الدین	ولادت باسعادت حضرت در ملتان بود		وفات آنجامع کمالات مظهر فیوضات	دهلی	سلطان محمد تغلق	حضرت شیخ صدر الدین	نقلست که حضرت صلاح الدین بزرگی عالی همت بود و بابرکت که در زمان حضرت خواجه نصیر الدین محمود چراغ دهلوی بود روزی جوانی سوار در پیش حضرت در گذشت و اسپ ا

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاه	مرشد	خلاصه کیفیت
	چشتی و سهروردی صاحب جاه و جلال بود قدس سره	״		بسال هفتصد چهل ۷۴۰ سنه بوقوع آمد	״	״	״	بر سرین چابک زد حضرت بروی نظر کرد که از اسپ بزمین افتاد و حضرت را دیدند که بر سرین خواجه نشان تازیانه بود که وی اسپ را زده بود-
۴۵	آن قدوة السالکین بزرگ لاثانی حضرت علاء الدین ملتانی قدس سره	ولادت باسعادت در ملتان شریف		وفات آن مظهر فیوضات عالیذات بسال هفت صد چهل ۷۴۰ سنه	ملتان		حضرت صدر الدین عارف رح	نقلست که حضرت علاء الدین عالم علوم صوری و معنوی کامل و مکمل بوده و در تزهد و تعبد و تجرید توکل و انقطاع در پایه بی انتها شمار شدند و بخوارق و کرامات معروف و باوصاف های نیکوترین موصوف و مرشد ارشد الشان حضرت المحبوب الله میگفتند که جناب مخدوم جهانیان صاحب اتحاد بسیار داشت
۴۶	آن فیاض و فیض پایگاه حضرت میر ماه ابن سید نظام الدین شاه که سید نظام الدین در تفرقه هلاکو بهندوستان رسید قدس سره	ولادت آنحضرت در قصبه بهرایچ بود-		وفات آنذات بابرکات مظهر فیوضات مصدر کمالات و کرامات بسال هفتصد هفتاد و دو ۷۷۲ سنه	بهرایچ		حضرت علاء الدین صاحب رح	نقلست که سیدنا سید میر ماه را فرزندی ارجمند بود باسم سید تاج ماه کامل و اکمل مگر خود را در لباس قلندرانه میداشت یعنی بشرب شراب ظاهری شاغل میماند اتفاقاً سید میر ماه بمرض سخت بیمار گشت سید تاج ماه به بلند همتی مرض پدر انجود جذب نمود و فوت شد و پدر صحت یافت و به بود گشت شبی میر ماه را بخاطر خیال گشت که آیا حال پسرم در انجهان چه شد در آن شب مجاور خانقاه قریب خانقاه میر ماه خفته بود بوقت صبح بر کف دست خود بخط سبز این بیت نوشته دید که تا عمر این بیت بر دو دیوار نوشته ماند بیت بگوای مرغ زیرک حمد مولا + که جان تاج ماه بر عرش بردند میر ماه دید رسید و شکر گذار نمود گردید
۴۷	آن بخاطر فراغ معروف بسادتمندی حضرت حاجی چراغ سندی که از بزرگ ترین خلفای حضرت شیخ رکن الدین قدس سره	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در ملتان-		وفات بابرکات حضرت صاحب خوارق و کرامات بلند مقامات بسال هفت صد هفتاد و چهار ۷۷۴ سنه	ظفرآباد-		حضرت رکن الدین صاحب ملتانی رح	نقلست که حضرت حاجی چراغ هند مرید حضرت رکن الدین ملتانی و شیخ کبیر الدین مرید سید اشرف سمنانی بودند که بطور باهمی امتحان و آزمائش کردند چنانچه حاجی چراغ وی را گفت جوان بمیری پس جوان بمرد و شیخ کبیر او را گفت که پنجسال پیشتر از مرگ من خواهی مرد نتیجه بددعای وی هم اثر کرد که بموجب گفته شیخ کبیر الدین حضرت پیشتر پنجسال فوت شد و بهر دو صاحبان کمالیت و کرامت بدرجه اول کامل چنان که صدها از ایشان بهره یاب خوبی شدند-
۴۸	آن خلاصه دودمان آل اطهر و نور جناب پیغمبر و نقاوه خاندان عالیشان ابوتراب حیدر جناب صفدر سلطان السالکین امیر المومنین حضرت میر مخدوم جلال الدین صاحب رح ملقب بلقب مخدوم جهانیان جهان گشت بخاری فرزند دلبند پیر روشن ضمیر حضرت سید احمد کبیر خلف الصدق حضرت سید جلال الدین	ولادت باسعادة حضرت خورشید سیادت و نقابت بتاریخ چهاردهم ماه شعبان بسال هفت صد هفت ۷۰۷ سنه نقلست که هنوز هفت ساله بوده که والد ماجد حضرت غریب نواز را بسجده سه جناب جمال خندان صاحب بر دا انوقت خرما نزد وی حضرت سهروردی بود مخدوم صاحب	۷۸ سال یا ۸۱ سال-	وفات آن مظهر فیوض و الا معالی مخدوم جهانیان آن الساده دهم ماه ذوالحجه بسال هفتصد هشتاد و پنج ۷۸۵ سنه یا هفت صد هشتاد و هشت ۷۸۸ سنه نقلست که جناب مخدوم صاحب خلیفه جاروه خانزاده است که دو بار بمسکون رو گشت فرزود نبض های از مشایخ عظام گرفت کلاه و خرقه خلافت یافت و با سلسله بخارا خاصه با سلسله قادریه عالیه [illegible]	اوچ شریف [illegible]		[illegible]	نقلست که عالیجناب حضرت مخدوم صاحب بهمین شریفین میرفتند روزی بجهاز نشسته بودند که خادمان درگاه را بدل خیال افتاد که اگر امروز ماهی بود بریان کرده خوردی بکشف کرامات حضرت ماهی اندازه من از بحر جهیده در جهاز افتاد که خادمان و غیره آن پخته تناول کردند نقلست دیگر که ذات والاصفات را اهل مدینه بدعوای ساداتی مواخذه کردند که در زعم اوشان سید فرمودن حضرت دعوی بود کشان کشان پیش روضه اطهر بردند و گفتند که بخوان سید السادات حیات النبی صلی الله علیه وسلم را تاکه تصدیق ساداتی تو فرمایند- بعجز کمال عرض کردند السلام علیک یا جدی جواب آمد و علیک السلام یا ولدی و قرة عینی منی و من اهل بیتی چون حاضرین جواب باصوات شنیدند هزارها مردم چه سادات و غیره ثقات مدینه طیبه و دیهات مرید و معتقد گشتند نقل است که چون جناب فیضمآب بوقت واپسی در جده شریف رسیدن در شهر اطهر حضرت حوا علیها السلام بیرون از شهر موصوف دیدند که جنازه کسی برداشته میبردند پرسید یا اهل اسلام کدام شخص فوت شده آمد گفتند حضرت بدر الدین یمنی است از حج آمده بوقت عصر قرآن شریف خواند از ان بعد فوت شد از زبان فیض ترجمان فرمودند دفن نکنید اغلب است که نمرده باشد واپس رفته بمسجد نهادند جناب موصوف دروازه مسجد بند نموده مریدان همعنان کرده بعد از ادای نماز نوافل منزل شریف قرآن کریم آغاز نمودند چون باین آیت یخرج الحیّ من المیت و یخرج المیت من الحیّ رسیدند شیخ بحرکت آمده برخاسته نشست-

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	تعمیر مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضا	ایشان شیخ و برادر حقیقی ایشان حضرت جناب صدر الدین راجو قتال بودند اعلم الله ذکرهما اجمعین آمین ثم آمین -	داوند مخدوم صاحب منهسته ناخورد و فرمود که عطیه شیخ را بخورد باید خورد که جمیع او نعمت باشد -		می‌ارین عبدالقادر جیلانی میفرمایند که طوبی لمن رآنی و لمن رای من رآنی و لمن رای من رای من رآنی [illegible] الدائم و برین قول صادق است و من هم امید وارم که [illegible] این کلام برین [illegible] که سلسله من بلاواسطه دیگر بیکر واسطه [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جناب مخدوم صاحب جامها پوشیدنی از لباس خود داوند و دروازه مسجد بکشاوند منتظر آن شیخ را بحالتے دید که گویا شیخ بدر الدین مرده نیز نبود پس حضرت مخدوم صاحب یک نماز با مامت شیخ بدر الدین خواندند در مخلوقات این حال واضح میشد بحضور آمده مرید شدند و فائده ها گرفتند نقل است که روزے جناب مخدوم صاحب بمکان عالیشان خود استاده که تقدیرا توده گیاه اسپان را که خشک شده نهاده بود از چهار طرف آتش گرفت و شعلها بلند میشدند جناب موصوف الصدر از زمین قدرے خاک برداشتند و آواز بلند بروے اسم شریف یا شیخ عبدالقادر خوانده و دم فرموده بآتش انداختند تمام سرد گردید -
۴۹	آن کامل و مکمل ولی حضرت مخدوم رشید رضی راجگری خلیفه اکمل حضرت جناب مخدوم جهانیان صاحب قدس الله سرهم العزیز	[illegible]		وفات آن والا صفات مظهر عنایات صمد کمالات اول روز سه شنبه یازدهم روز چهارشنبه یازدهم ماه شوال بسال هشت صد یک سنه ۸۰۱	راجگری		حضرت مخدوم جهانیان صاحب ره	نقلست که بوقت عین جوانی از جهان بیگانه و با خدا یگانه شد بحضور حضرت مخدوم جهانیان جهان پیر مشرف مرید گشت و درجه قرب و کمال حاصل نمود چنان ممتاز بود که جناب پیر روشن ضمیر وی را رضی فرمودند خرقه خلافت پوشیده و بعد عبادت ریاضت سالها مامور بجانب فتوح شد در خاص شهر انبوه مردم دید عبادت خاطر خواه نمی شد بموضع راجگیر سکونت اختیار خلق الله را بهدایت بیشمار بحق برسانید بروز سه شنبه وصال شد بعد تکفین و تغسیل چندان شور افتاد که امروز روز نحس است حالانکه اخی صاحب آدمی نیک بود همان سر از کفن برون کردن برخاستند و گفتند اگر مرضی شمایان امروز نیست فردا نقل از جهان دنیا خواهم نمود آنروز زنده ماند باز بروز چهارشنبه فوت شد
۵۰	آن قدوة السالکین سیدنا سید صدر الدین که اصلش از سادات کرام ترمذ بودند بزرگ کامل و اکمل خدا پرست اجل بودند در قنوج رسیدند آخر در پتاون سکونت شد	ولادت آن حضرت در قنوج بود اول اول جد الجد ایشان در هندوستان رسید اسم شریف آن شریف قوم سید کمال ترمذی بود		وفات آن عالی سادات مصدر فیوضات مظهر عنایات گل گلزار نبوی بسال هشت صد هشت سنه ۸۰۸ و بعد ایشان اولاد امجاد ایشان حضرت کامل شدند -	پتاون	ابراهیم لودی	حضرت جناب مخدوم جهانیان جهان گشت ره	نقلست که حضرت سید علم الدین از خلفای اکبر و مریدان نامور حضرت مخدوم جهانیان جهان گشت بوده و با سید اخی صحبت کمال داشت باشارت مخدوم اخی صاحب در جون پور وارد شد و ملازم بادشاه ابراهیم لودهی گردید و پته جاگیر قریه خواه نواح پتاون حاصل نمود و فرمان بنود آ بسیار زور و شور داشته از جناب مخدوم اخی صاحب استمداد دعا درخواست کرد حضرت مخدوم صاحب در انجا در قلعه پتاون رفته بحق سید صاحب بنهایت صدق دل دعا فرمودند که یا رب العزت این خاندان سادات کرام و خاندان عظام که از اهلبیت جناب پیغمبر آخر الزمان هستند در اینجا خشنود و راضی دار که تا قیامت کسے دشمن بر ایشان و اولاد ایشان غالب نشود پس حقتعالی آنحضرت کمال بزرگی عطا فرمود که مردمان از کمال بزرگی خود کامل فرمود -
۵۱	آن سلاله سلسله جلیل حضرت مخدومنا و سیدنا شیخ کبیر الدین اسمعیل مرید خاص و خلیفه باختصاص حضرت مخدوم جهانیان جهان گشت و نبیره پاک	ولادت با سعادت آن [illegible] شریف بوده است -		وفات آن عالی درجات سلطان [illegible] بسال هشت صد [illegible] ۸۲۵ [illegible]	اوچ شریف		حضرت جد امجد خود مخدوم جهانیان جهان گشت ره	نقلست که مخدوم کبیر الدین نبیره خاص مخدوم جهانیان جهان گشت صاحب کمالات و کرامات وافره و متکاثره بود و بعد وصال با کمال حضرت بخدمت برادر جناب حضرت صدر الدین راجو قتال صاحب تربیت ظاهری و باطنی یافته و حضرت ایشان را بتکمیل خاص رسانیده تا باین حد کامل بودند که چون بوقت نیم شب برای ادای نماز تهجد و تلاوت قرآن کریم در محل جد امجد میشدند قفل در روضه شریف باشارت انگشت کشاده میشد و بوقت وا پس علی هذه القیاس روزے مجذوبی بر حال حضرت وقوف یافته حضرت جناب صدر الدین راجو قتال را حال کرد آنروز حضرت کبیر الدین بنور معرفت این حال معلوم کرده بخدمت حضرت صدر الدین راجو قتال نرفت اما حضرت راجو قتال وی را طلب کرده بکمال تعظیم و تکریم فرمود فرزندان مریدان و خلیفه ایشان مخدوم عبد الشکور و مخدوم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهان	مرشد کامل	خلاصه کیفیت
ایضاً	وے حضرت بود قدس سره العزیز	”	”	”	”	”	”	عبد الغفور صاحب کمال وجمال وجلال صوری باطنی بودند بعد وصال والد خود حسب هدایت او هر جا از مزار والد بزرگوار طلب میکردند بلا تعب مطالب میرسیدند که وصیت حضرت همین صورت بود فرقی نمی گردید
۵۲	آنحضرت صاحب جاه و جلال حضرت مخدومنا و سیدنا و مولانا مخدوم صدر الدین راجو قتال بخاری رحمة الله الباری از خلفائے اکبر و نسیمن یافتگان نامور حضرت مخدوم احمد کبیر صاحب والد خود و نیز فیض از برادر خود مخدوم جهانیان جهان پیر حاصل کرده بودند قدس الله سرهم العزیز واعظم الله ذکره ونور الله مرقده	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت فیض بخش و فیضدرجت در اوچ شریف چون کامل و اکمل شدند حضرت مخدوم جهانیان بحق وے سفر مودند که حق تعالی مرا بخلق مشغول داشت و برادرم صدر الدین را بخود شغل داد و مهربانی فرموده		وفات آن نعالیندات بابرکات والاصفات بلند مقامات شاهیهم ماه جمادی الآخر بسال هشت صد بیست و هفت ۸۲۷ سنه بوقوع آمده است۔ مخفی نماند که بعد وصال باکمال حضرة مخدوم جهانیان اگرچه فرزند جناب نیز خدا دوست بود اما و ستار خلافت برادر خود همین حضرت بر سر اقدس خود نهاده بود کذا فی خزینة الاصفیا و معلوج الولایت	اوچ شریف		حضرت والد با صفا خود و نیز حضرت مخدوم جهانیان جهان گشت پیر صاحب رح۔	نقلست که ذات اقدس جناب حضرت صدر الدین راجو قتال صاحب بزرگی و شیخی بمراتب عالیه و صاحب حلیه بودند و بازیور علوم ظاهری و باطنی آراسته و پیراسته بودند و سینه بی کینه خود را بنور معرفت و کرامت و عشق و محبت آلهی مملو میداشتند بمجلس سامیش آنحضرت تاب نظر نبود و شاید اگر کسے بنظر امتحان آن عالیشان می آمد بیدرنغ مرید گشتے و معتقد بودے نقلست که روزے فرزند ارجمند حضرت ریش خود را تراشید خادم حضرت بحضرت فریاد کرد ذات اقدس فرمودند که او ریش خود را خود بخود خواهد تراشید صبر کن پس همان صاحبزاده را حالتی رو داد که برائے ریش تراشیدن خود حجام را طلب کرد حجام به بهانه کاری رفت باو دیر نهاد پس صاحبزاده متعرض آورده آئینه پیش روے خود نهاده ریش تا خیر باز بریدند نقل است که روزے بوقت بیماری حضرت مخدوم جهانیان صاحب مسمے همیون بقال تحصیلدار اوچ بمراد طبع پرسی حضرت آمده گفت که الله تعالی واحد لاشریک و ذات قدس آنکه خاتم الاولیا است دیگر سلامت دارد این فقرات ما تندذات پاک جناب ختم النبیین است که بعد حضرت پیغمبر مبعوث نخواهد شد چون آن هندو رفت حضرت مخدوم صاحب شیخ صدر الدین را طلب فرموده ارشاد دادند که هندو بوحدت خداء عز وجل و نبوت رسول الثقلین مقر شد او را هر کجا یابی مسلمان کن همیون شبا شب از لحاظ روانه دهلی شد و آنجا رسید جناب مخدوم صاحب تعاقب وے کرده رسید هندو بخدمت بادشاه صاحب پناه شد بادشاه پاس خاطری بود و بادشاه دانشمندان طلب کرده برهائی هندو کوشش کرد شیخ محمد پسر قاضی عبد المقتدر دانشمند بود تیز طبع و نوجوان با دشاه را گفت که چون مخدوم صاحب ملاقی شوید بگوئید که شما حضرت برائے تصفیه مقدمه همیون کافر آمده آئید چون آن ری کنند ما باعث او شان شویم که هنوز آن کافر است چگونه مسلمان شد هرگاه مخدوم صاحب تشریف در دیوان شاهی آوردند بادشاه همان کلام کرد ذات مخدوم صاحب فرمود مارا برائے تصفیه همیون مسلمان آمدیم که روبرو مسلمانان و غیره او را وحدانیت و اقرار نبوت کرد قاضی بپاس وے همیون گفت مخدوم صاحب فرمود قاضی مزاج تو دانستم بخانه برو تجویز اسباب مرگ کن شیخ محمد و بسیت آمد بخانه رفته فوت شد قاضی عبد المقتدر بخدمت آمده فریاد کرد و فرمودند آن مرد باقی نماند مگر زوجه وے حامله است پسر خواهد آورد و نیک خواهد بود که الله تعالی بجانه متوفی پسر او را نام و ابو الفتح کردند کمال نیک گشت انبیه جا یا بود الغرض همیون بانکار ماند و سلام ظاهر نیاورد آخر کار در دفتر شاهی حاضر کرده گردنش زدند و بمالک دوزخ
۵۳	آن چراغ دین متین حافظ قرآن کریم حضرت مولانا و فیاض و در دنیا و دین جناب سراج الدین که سالها سال پیش امامت نماز جناب مخدوم جهانیان جهان پیر	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فیضدرجت فیاض بے انداز از قرائین اوچ شریف واضح میگردد		وفات آن والاصفات بابرکات مظهر عنایات بغایات مصدر توجهات فراوان بسال هشت صد سی ۸۳۰ سنه از خزینه	اوچ شریف	نادر شاه	حضرت جناب مخدوم جهانیان جهان پیر	نقلست که حضرت سراج الدین صاحب خوارق و کرامات بود و در اخفائی کرامات بسیار کوشش میفرمود اما بے اختیار از وے بصد و رمی آمدند و کمال مهربانی مرشد ارشد بحال وے حضرت بابرکت اهل سعادت و منزول بود نقل است که کمالات کرامات شاه بدیع الدین مسلم صاحب شهره آفاق بود و بادشاه قادر شاه که از نبایر سلطان فیروز بادشاه بود غلبه بزرگی شنیده برادرش سید ابا بحق وی از شیخ مذکور مهربانی صادر اگرچه غرض رفتن بادشاه به دروازه فیض اندازه شاه مدار صاحب صرف حصول زیارت بود اما خادمان اجازت ندادکه بادشاه اندر رفته زیارت کند بادشاه ناراض شده حکم کرد که شاه مدار در ملک زیر قبضه ما نماند شاه مدار صاحب از ملک وے برفت و بحق بادشاه بد دعا کرد همان روز

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	مرشد ارشد خود می نمود حتی که بسیار علمای وقت رشک میکردند قدس سره العزیز	″		[illegible]	″	″	″	که بدو ماجن [illegible] صادر گردید بمرض جذام مبتلا شد قریب بود که بمیرد لاکن زنگی نیاز بخدمت شیخ سراج الدین موصوف آمده شیخ سراج الدین صاحب قدس سره در شاه و بادشاه را پیراهن خود عطا فرمود که بپوشید آن جامه پاک بادشاه را من کل الوجوه صحت کلی نصیب حال گردید و در بدن هیچ اثر مرض مذکور نماند و شاه مدار خان بحق بادشاه مذکور نالاص بود که اول بجونپور رفت بعد در شهر قنوج رفته دفن [illegible]
۵۴	آن در دریای سیادت و نقابت مروارید بحر البحار معرفت و هدایت سلطان الکاملین حضرت مخدوم ناصر الدین فرزند مخدوم جهانیان جهان گشت پیر ابن سید احمد کبیر صاحب قدس سره العزیز	ولادت با سعادت [illegible] اوچ شریف [illegible]		وفات آن والاصفات مخزن کمالات معدن کرامات مظهر فیوضات بسال هشت صد و چهل و هفت ۸۴۷ سنه از خزینه ـ غارت ناصرالدین کامل آمد ۸۴۷ دگر قطب کرم ناصرالدین ۸۴۷	اوچ شریف		حضرت مخدوم جهانیان جهانگشت رح	نقلست که جناب قدسی مآب حضرت ایشان بزرگی کامل و مکمل مالک علوم شریعت و طریقت که درحقیقت میرساند بودند در کمالات و کرامات چنان بودند که هرچه از زبان گوهرفشان میفرمودند بلاتامل آن میشد مراتب عالیه و مناصب جلیله داشتند از انجاکه اولاد امجاد حضرت غریب نواز بکثرت بود از این سبب بسید ناصرالدین شهو بود موصوف و معروف بصحت میگویند که همه اولاد حضرت از فرزندان و دختران به تعداد یکصد سیده بودند تا آنکه عمر دراز یافتند بست و یک پسر و دو صبیه بودند اگرچه سجاده پدری و برادرش مخدوم صدرالدین راجو قتال بودند و این حضرت نیز دامن فیض میامن را چنان دراز کرده بود که مخلوقی زیر دامن این حضرت خود را می شمردند و فیض یافتند و حصه سعادت کثیر میگرفتند الغرض جناب در ارشاد طالبان آیتی از آیات الهی بودند۔
۵۵	آن سید السالکین حضرت جناب سیدنا و مخدومنا سید برهان الدین قطب العالم فرزند ارجمند حضرت ناصر الدین ابن مخدوم جلال الدین ثانی ابن سید احمد کبیر ابن سیدنا حضرت سید جلال الدین اول میر سرخ قدس سره اصل اسم حضرت سید عبدالله کنیت ابو محمد لقب [illegible] کما مجدا مجد یافتند۔	ولادت حضرت بابرکت در اوچ در سال هفت صد و نود ۷۹۰ سنه ھ۔	۶۷ سال	وفات آن عالیصفات بابرکات مظهر فیضان مصدر عنایات مخزن کمالات و کرامات بتاریخ هشتم ماه ذی الحجه و بسال هشت صد پنجاه و هفت ۸۵۷ سنه وقوع آمده است و حسب فرمان پیر خود در احمدآباد دکهن تشریف شریف برده بودند۔	بموضع [illegible] از احمد آباد دکهن بیرون است۔	سلطان احمد	حضرت مخدوم جهانیان پیر جهان رح۔	نقلست که حضرت غریب نواز در علوم ظاهری و باطنی و تربیت صوری و معنوی کامل و اکمل بودند حسب ایمای غیب و فرمان پیر خود از اصل وطن خود که اوچ شریف مراد است احمدآباد دکهن در زمان سلطنت سلطان احمد ابن تاتارخان ابن سلطان مظفر وارد شدند سلطان احمد حلقه ارادت در گوش خود انداخت یعنی مرید گشت و حضرت در ارشاد طالبان خدا عز و جل کمال شهرت یافتند که جوق جوق و فوج فوج در خدمت والادرجت مشرف شده غاشیه عبودیت و ارادت بر دوش خود می نهادند کمالیت و کرامات چنان مشهور شدند که بحر و بر حضرت در ملک دکهن از مشاهیر مشایخ کم ماند نقل است که سنگی است افتاده بر دروازه فیض اندازه روضه شریف که موصوف به سه صفات نوشته اند سنگ و چوب و آهن کیفیت مفصل وی چنانست که شبی حضرت جناب مخدوم صاحب برای نماز تهجد برخاستند از انجاکه شب تاریک بود پا بچیزی غیر معلوم در خوردند استند که چیست چون فراغت شد خادم را فرمودند برون برو ببین که چیزی افتاده است تا سنگ است یا آهن یا چوب خادم رفت و دید سنگی افتاده بود اما بخوبی تمیز نمیشد که هرچه دید فرمود حضرت کدام چیز است آن چیز تا حال موجود است مگر غیر هرگز نمیشود که کدام چیز است آنچه از زبان فیض ترجمان بصدور آمده بود که سنگ است یا آهن یا چوب همان حالت در وی موجود است تمیز نیست
۵۶	آن دستگیر عاجزان پیر دستگیر معظم حضرت شاه عالم کنیت ابوالبرکات نام شریف محمد ابن قطب العالم رح	ولادت باسعادت حضرت بابرکت هفدهم ماه ذیقعد بسال هشت صد و هفت ۸۱۷ سنه	۶۳ سال	وفات آن والاصفات احسن توجهات مظهر کمالات و کرامات بروز شنبه بتاریخ هشتم ماه جمادی الاول	متصل مزار شریف والد ماجد خود۔	سلطان احمد	حضرت مخدوم قبله عالم صاحب رح	نقلست که ذات ستوده صفات نوری سیادت و نقابت صفوت و نجابت علم و معرفت و کمالیت و کرامت و مقامات عالیه و منازلات جلیله منور بود حلیه مبارک آنذات و اسم شریف والاصفات و اسم شریف والدین مظهر فیوضات و اسم شریف دوید مصدر عنایات بعنایات مطابق ذات پاک صاحب لولاک خداوند تاج و البراق بود و در خلق رحیم و کریم صاحب اخبار الاخیار مینویسد که زنی ضعیفه مرید آنذات والاصفات بود از اتفاق و قضاء الهی پسر [illegible] ملک الموت شد آن ضعیفه [illegible]

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع آسا	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	عبد الله و برهان الدین لقب وی منجمن پیر مرید و خلیفه پدر عالیقدر خود قدس سره	″		بسال هشت هشتاد سنه ۸۸۰ بوقوع آمده - از خزینه الاصفیا ذیقعد سنه ۸۱۸ نوبهار دین امام العارفین وصال.	″	″	″	واحد بود روشن جهان بچشمان وی تاریک و دود و غبار بنظرمی آمد داد فریاد و گریه زاری آغاز نهاد سوی نداشت آخر پسرک مرده انجانه گذاشته بخدمت پیر روشن ضمیر مشرف گردید و دست نیاز بدامن فیض میان حضرت زود زاری بسیار و بیشمار نمود و گفت ضعیفه بیکسی بدربار گاه فیض بانیگاه آمده ام که پسر من بن بازده تا پسرم زنده نشود دامن از دست ندهم حضرت را تفریح وی دل نشین گشت فرمود یا حی یا قیوم اگرچه طفلک مرده است تو دائم زنده حیات هستی طفل این ضعیفه را زنده فرما و عیوض وی این طفل خورد سال من بگیر همانوقت فرزند خورد سال حضرت که موجود بود فوت گردید و پسر خادم
۵۷	آن عنیف الشریف احسن الخلق فنا فی المعبود حضرت شیخ عبد اللطیف داور الملک ابن شیخ محمود قریشی خلیفه اکبر و نیاز مند نامور حضرت مخدوم المعظم شاه عالم بود قدس سره العزیز که بزرگی عظیم الشان بود و شهید و حید نور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت بابرکت ملک وکمن بوضوح نپیوست -		شهادت آن دریای رحمت و عنایت درماه ذیقعد بسال هشتصد هشتاد و نهم سنه ۸۸۹ بوقوع آمده است - فائده این بزرگ خود را در لباس ملازمت پوشیده بود اما چون شفقت الهی و امداد مرشد بود بدرجه اعلی رسید که شهید گردید	قصبه موزه فی	سلطان محمود	حضرت مخدوم شاه عالم صاحب رح	نقلست که حضرت نزد بادشاه ملازم بود و از بادشاه خطاب داور الملک یافت روزی بخدمت مرشد خود حضرت را وضو میکنانید شهزاده مجذوم و مبروص همراه داورالملک طلبی آورده حضرت چند قطرات آب وضو بران مریض انداخت مریض شفایاب شد پس روزی جناب مخدوم صاحب داورالملک را فرمودند که چون اکثر اوقات خلق الله حاجتهای خود را از حضور خواجه معین الدین چشتی میخواهند و نزد آن حضرت بروحانیت سالار مسعود غازی حواله میکردند و خود از ان کار فارغ می نشستند مرا نیز همچنان میباید کرد و خود دران کار فارغ باید بود داورالملک گفت شاید این جهت که صاحب خواهد بود مخدوم صاحب بنور معرفت دانسته فرمود این درجه شهادت را حاصل خواهد شد پانچه بعد چند ایام بادشاه ایشان را به سرحد گجرات ملازم فوجداری مقرر کرده فرستاد که در قصبه مرزن فته قرار گرفت و مردمان آنجا تمام بدوستی پیوستند امایکی شخص از گراسیه قوم تمام شریف قوم را آزار میداد خیالش افتاد که مردمان این را دوست شدند بطوری این بدرجه قتل رسانیده شود آن شریر یکی گراسیه را گفت که فلان حاکم ترا کشتن میخواهد نشان اینست که از تو تیغ طلب کند چون شمشیر دادی یقین دانی که قتل خواهی شد و حاکم را بجای خود گفت که نزد فلان تیغ عمده است میبینی چون ببایدچون آن شخص رفت حاکم تیغ طلب کرد آن شخص یقین دانسته شیخ را شهید نمود -
۵۸	آن مغفور برحمت بیشماری حضرت کبیر الدین مخدوم صاحب بخاری رحمة الله علیه الباری که از خاندان حضرت مخدوم سید جلال الدین صاحب بود	ولادت باسعادت حضرت بسال هفت صد شانزده سنه ۷۱۶ هـ		وفات آن عالیذات بابرکات مخزن کرامت و شرافت بسال هشت صد نود و شش سنه ۸۹۶ بوقوع آمده است	اوچ شریف		حضرت مخدوم جهانیان جهان گشت -	نقلست که حضرت از خاندان عالیشان بخاری اوچی بود صاحب خوارق و کرامات و سیر ربع مسکون فرمود و بزرگان بسیار و بیشمار را دیده صاحب اخبار الاخیار مینویسد که زیاده تر خوارق و کرامت حضرت این بود که هرکه از قسم فاسق و فجور یعنی فجار گنهگار پیش وی حضرت میرفت بمجرد زیارت آنذات گرامی و عظامی از جمیع گناهان تائب شدی اگرچه کافر آمدی مسلمان شده واپس رفتی و هر مذاهب باطله به بود گستی و بلوازمات و بزیور ایمان سلامت آراسته میشد و هرگز بازنزد گناه نمی رفت بلاریب از نیکان جهان میگشت -
۵۹	آن غنی بحالت درویشی حضرت شیخ عبد الله قریشی که از اولاد امجاد غوث صمدانی	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت درملتان بود		وفات آن عالیذات بابرکات مظهر فیوضات مخزن کرامت و شرافت بسال نهصد سنه ۹۰۰ بوقوع آمده است	ملتان - یا دهلی	سلطان بهلول بادشاه	در خاندان خود	نقلست که ذات والاصفات صاحب کمالات و کرامات بود و بر قدم جدامجد خود حضرت بهاء الدین زکریا قائم شمار گشت چون در طفلی آثار بزرگی در ناصیه وی ظاهر بود در عبادت و ریاضت کمال شد از ملتان بدهلی شد بهلول بادشاه وی را دیده معترف بزرگی او شد و بدامادی قبول نمود نقل است که روزی بر سقف بام حضرت را حالت وجد غالب گردید و جد کرده کرده بر زمین افتاد و هیچ رنج نرسید آن بزغاله حضرت نیز از سقف افتاد و بمرد گفتند تا که زیر افتادی حضرت رسید و بزغاله بمرد و عاکرد بزغاله زنده گشت

زنده شدن طفل بدعای حضرت -

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی بود قدس سرہم العزیز و نور اللہ مرقدہ			تاریخ وصال: عیان شد زن وصال الحاکش ۹۰ د عبد اللہ قریشی بود دین ۱۳				نقل است روزے خادمی را فرمودند اسباب از ہر قسم بیرون آر کہ آتش زنیم و بسوزیم یکی فرزندش خورد سال احمد شاہ نام موجود بود گفت اسباب یک یک چیز برآوردن چہ سود خانہ را آتش زنیم کہ معہ اسباب بسوزد و در دل شیخ بحق وے نہایت خوش گردیدہ بحق وے دعای خیر فرمودند کہ نیک باشی و منیر شوند چون نماز خواندیم کم از ہزار رکعت نخواندیم و اگر تلاوت کلام اللہ کردیم کم از ختم نبود و اکثر در سکر و بیہوشی بماندندے
۶۰	آن زبدۃ السالکین عمدۃ الواصلین حضرت سماء الدین کہ از خلفائے کبار و احبای نامدار حضرت کبیر الدین اسمٰعیل نبیرہ حضرت مخدوم جہانیان پیر جہان بود قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در شہر سہروردی در دوران -		وفات آن والا صفات مظہر کمالات مصدر فیوضات بتاریخ ہفتدہم ماہ جمادی الاول بسال نہصد یک سنہ ۹۰۱ بوقوع آمد فایدہ کلامش نہایت مؤثر بود بر خوبی خواہ بدی بودے -	دہلی	سلطان بہلول بادشاہ		نقلست کہ اول حضرت مدتے دراز بحصول علوم ظاہری در ملتان ماندند باعث حوادثات زمانہ بوقلمون از ملتان بدیار امصار دیگر رفت آخر در دہلی رسید از انجا کہ صاحب حسنات و صاحب صفات و در یا کامل و اکمل بودند نقل است کہ روزے پسر شہاب الدین فرمان نویس دفتر شاہی بمجلس شیخ می آمد بجا لیکہ سخت بدکار و فاسق فجار بود دربانان از اندرون رفتن مانع شدند کہ اینجا پاکان است نہ برخلاف آن در آنحضرت دربانان را فرمودند منع نکنید آمدن و ایں بیت ہر کہ طالب بیدار چہ ہشیار چہ مست ہمہ جا خانہ عشق است چہ مسجد چہ کنشت + چون این محمد عابد پسر شہاب الدین شنید از ہمہ منہیات و مسکرات تائب شدہ مرید گشت و صاحب ذوق و شوق محبت الٰہی گردید نقل است کہ روزے شیخ بعد فوتیدگی بہلول بادشاہ بر قبرش رفتند و بعد فاتحہ خوانی ساعتے در مراقبہ نشستند چون از مراقبہ فارغ شدند از زبان دُر فشان فرمودند کہ این در جہان دنیا بعیش و عشرت گذرانید و در آنجہان ببرکت محبت اہل اللہ بعد است آنہم خوردم
۶۱	آن صاحب ظل ظلیل در کاملان مکمل دلیل حضرت عبد الجلیل المعروف بقطب العالم جوہر منبگی قریشی حارثی الہنکاری لاہوری ابن ابو الفتح ابن شیخ عبد العزیز ابن شیخ شہاب الدین ابن شیخ نور الدین ابن سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم کیچ مکران قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت در قصبہ مؤ شریف چون بالغ شدند سیر ربع مسکون کردند و بر مزار حضرت گنج شکر چلہ نشستند و فیض گرفتند بعد از آن براہنمائے خلق اللہ شاغل شدند -		وفات آن عالی ذات مظہر فیوضات مصدر توجہات مخزن کمالات معدن کرامات بتاریخ غرہ ماہ رجب المرجب بسال نہصد و یازدہ سنہ ۹۱۱ بوقوع آمدہ روزے آنحضرت در مجلس منعقد خود نشستہ و خلفائے حضرت ہم موجود کہ سر بسجدہ نہادند و جان بجان آفرین سپردند	بیرون از لاہور		حضرت ابوالفتح شیخ والد و جد او	نقلست کہ حضرت جناب ایشان صاحب جاہ و جلال و خداوند مدارجات و کمالات و کرامات عالیہ بودند کہ شرح وے کار زبان و تحریرِ وے کار قلم قدرت بیان نیست لہذا شدید قلم نیاز رقم را از ان وادی معطوف العنان ساختہ بضروری سپرداز دو نقل است کہ روزے حضرت بسیر دنیا میرفتند کہ عورتے جغرات فروش در اثنائے پیش حضرت آمد فات شیخ فرمودے جغرات فروش قیمت بگیر و جغرات باوند بفروش آن زنکہ فرمان حضرت را قبول کرد چون قیمت ادا کردند فرمودند آوندرا بریز بزن آن زن عمل بفرمان نمود چہ بیند کہ از ان آوند جغرات مارے مردہ بیرون افتاد آن زن را حیرت گرفت بخانہ رفتہ قسمی را ایمون ہیر و گوہر شوہر خود را حال وا دو پس ہمگی خاندان بخدمت حضرت مشرف شدہ مسلمان گشتند و گفتند کہ دین اسلام راست است و باقی ادیان باطلہ ہستند نقل است کہ بعد تغسیل یعنی غسل دادن حضرت از زبان در فشان صدہا مردمان لفظ اللہ اللہ شنیدند بلکہ بعد سہ چار گہڑی لب مبارک حضرت در تحرک ماندند یعنی بعد فوت شدن حضرت سہ چار گہڑی ہمین حالت بماند نقل است شیخ ابابکر برادر حضرت در کتاب خود می نویسد کہ من روزے بخدمت برادر خود نشستہ بودم و قدرے چوب خشک اندازیک بالشت بدست داشتم بدل گفتم اگر این چوب خشک اندازہ سہ چار بالشت دراز شود آنگاہ دانم کہ برادر من بزرگ است تبسم فرمودند و گفتند خداوند را ہمہ قوت است اگر دراز سازد چہ عجب ہمان وقت در ان از شدہا نرو بعیدش سلم
۶۲	آن زبدۃ السالکین عمدۃ الفاضلین حضرت قاضی نجم الدین کہ از خلفائے کبار و معتقدان	ولادت باسعادت حضرت در گجرات دکہن بود -		وفات آن عالی ذات بابرکات جامع کمالات بسال	گجرات	سلطان سکندر	مخدوم شاہ عالم رح	نقلست روزے مسایل حرمت مزامیر نوشتہ بخدمت حضرت شاہ عالم صاحب مخدوم حاضر شد اصل مطلب در اخفا داشت و رعب در دل قاضی بماند مخدوم صاحب کہ بروز جمعہ صرف برائے ادائے نماز جمعہ از حجرہ برون می آمدند و از ظہر تا عصر در صحن مسجد ماندہ عرض معروض مریدان میشنیدند و بعدہ ہفت روز کامل و نیم روز ہشتم در حجرہ میماندند قاضی را دید پرسیدند قاضی آمدست

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاه عصر	مرشد الارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	باوقار حضرت مخدوم شاه عالم احمدآبادی بودند قدس سره	″		نهصد یازده سنه ۹۱۱ بوقوع آمده است	″	″	″	توجه کاغذاست قاضی پیش حضرت نهاد حضرت در کاغذ دیده حروف محو شدند قاضی را واپس دادند قاضی چو خود بخواند قاضی دید یک حرف هم نبود کرامت حضرت مرید شد حتی که ایام معدوده کامل و مکمل گشت و در هدایت مردمان طاق و شهرهٔ آفاق گردیده بسیار را بحق رسانیدند
۶۳	آن محبوب رحمان حضرت مخدوم عثمان معروف چهوله ابن سید محمود ابن سیدنا بهاء الدین ابن سید حامد ابن سید محمد ابن سید رکن الدین شاه ابن سید حامد بخاری و لقب نبوها صاحب ستار سید ناصر الدین ابن سیدنا مخدوم جلال الدین جهانیان جهان گشت	ولادت باسعادت آنحضرت فیضد رجب در اوچ شریف		وفات آن ذات مظهر فیوضات بسال بلکه بتاریخ هژدهم ماه ربیع الاول بسال نهصد و دوازده سنه ۹۱۲ از خزینة الاصفیا که وصالش امیر عثمان پیر ۹۱۲ معدن جود و سید عثمان ۹۱۲	ته خانه در لاهور که شیخ حسن و شیخ پیر مشهور اند.	دست بدست	در بابای خود.	نقلست که جناب فیضمآب فیض بخش معلی انساب از خاندان عالی متعالی حضرت قدسی درجت سید جلال الحق والدین میر سرخ بخاری اوچی هستند بثبوت پیوسته که جناب ایشان در اوچ شریف متولد شدند بعد باراده آلهی جل شانه و عز اسمه و عم نواله عازم لاهور شدند بارے براه میرفتند و سواری حضرت حسب النقل سید شریف عرب شتر بود جامها خاصه پارچه آستین بهوا پران شد مارا تیزی هوا لرزید از زبان درفشان فرمودند گویا جهوله است جهوله در عرف عام رعشه را گویند حضرت از آن روز رعشه در بدن پیدا شد تا زندگی رعشه بماند از این سبب حضرت جهوله یعنی سید عثمان جهوله مشهور شدند و جناب موصوف صاحب ذوق و شوق و مستغرق محبت آلهی بودند و
۶۴	آن پرورده نعمتهای ایزد و ایزد متعال حضرت سید علم الدین چونی وال از خلفای حضرت شیخ عبد الجلیل چوهر قدس الله سرهم العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت در چونیا است.		وفات آن عالیذات بابرکات بلند مقامات مصدر توجهات مظهر عنایات بسال نهصد شانزده سنه ۹۱۶ بوقوع آمده است	جنڈیاله روضه شریف		حضرت عبد الجلیل صاحب رح	نقلست که حضرت سید علم الدین از خاندان عالیشان سادات کرام و دودمان عظام هست مقامات و مدارجات و منازلات عالیه میداشتند و در عشق و محبت و اجذاب و اشتیاق و اذواق لاثانی شمار شدند بحضور مرشد ارشد خود حضرت سید کمال رجوع نمودند حضرت اعلم الدین کاذران گویند که روزی همرکاب یا همراه آن جناب میرفتند بطور رکاب جامه مرشد شدا آنحضرت بغلاظت نجاست شکی قابل عبادت نماند جناب ایشان آنحضرت بپوشش ضمیر خود گرفته نهایت جلد شسته بخدمت حاضر ساختند جناب شد شما دیدید خشنود شدند و فرمودند ای فرزند تو جامه مرا از نجاست ظاهری پاک کردی ما باطن ترا از نجاست ظاهری باطنی پاک شستیم و دیگر مرحمت بسیار در روبرو کردیم از آن روز جناب حضرت ایشان آنچنان شدند که کسی را جائی آمیزش و کلام با نها نبود الغرض کمال صاحب مدارج شدند و مزار کس احیاء اشیا از دید بار گرفته اند
۶۵	آن معروف و موصوف باحسن صفات حضرت قاضی محمود گجراتی قدس سره	ولادت حضرت در گجرات دکهن	نوجوان	وفات آن مظهر کرامات بسال نهصد و بیست کامل سنه ۹۲۰	گجرات مذکور.		حضرت مخدوم شاه عالم	نقل است که حضرت قاضی صاحب صاحب ذوق و شوق و محبت آلهی بود اشعار عاشقانه بسیار میگفت که در مجالس سماع میسرایند نوشته اند که قضیه حق مرضیه قاضی صاحب در عین جوانی بوقوع آمد چون لحد نهادند پدرش بزرگوار چادر از روی برداشت متبسم شد پدرش گفت این عادت طفلانه نباید کرد که معامله تقدیر است باز متبسم شد
۶۶	آن فیاض بی انداز احسن نهاد حضرت موسی حداد و مرید حضرت شهر الله قریشی ملتانی میرزا غوث صاحب را خلیفه بود و تکمیل شیخ موسی از حضرت	ولادت حضرت بابرکت و پرسعادت در ملتان بود و جای مسکن شیخ اول در ملتان بود و مشهور شیخ مسلم بودند.		وفات حضرت بابرکت صاحب فیض و عطاء در جنت بسال نهصد بیست و پنج بوقوع آمده است سنه ۹۲۵ و برای قوت حلال کسب آهنگران میکردند	در لاهور روضه شریف سبز رنگ موجود.		حضرت شهر الله و تکمیل از حضرت عبد الجلیل صاحب لاهوری.	نقلست که حضرت موسی حداد بزرگی عالی و پر عظمت صاحب خوارق و کرامات بود اول مرید سید شهر الله قریشی خلیفه میرزا حضرت بهاء الدین رحمة الله گشت قضا کار حضرت شهر الله فوت شد و شیخ موسی با ایمای مرشد در لاهور شد بخدمت حضرت عبد الجلیل تکمیل حاصل نمود بلکه حضرت عبد الجلیل او را از مین روضه از خود داد که در انجا روضه وی است نقل است که روزی مسمات مهرو هندوانی برای راست کردن دوک بخدمت شیخ رسید که دوک راست شود از آنجا که آن زن بکمال حسن بود شیخ دوک در آتش انداخت و چشم بر رو حسن و جمال وی بست چنانچه چشم را الطرف دیگر مایل نمیکرد عورت ناراض شد و گفت که از خدائی ترسی که عورت بیگانه را با این صورت می بینی شیخ دوک از کوره آتش بر آورده در چشمان خود کشید و گفت ای والده اگر ترا دیدم بچشمان نور مباد اگر صنائع حقیقی در اندر یعه حسن تو دیدم معاف کن تا که این حال دیده دل از خانه و صاحب خانه

…وکمال عالم با عمل بودند.

…نشسته پاس شیخ کردند.

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	عبد الجلیل لاهوری قدس سره	"	"	ازاین سبب شیخ جدا گفته اند و نوشته اند	"	"	"	برداشت و مجذوب شد حتی که در بیابان و بازار میگشت اگر بزنجیرها بستند نماند و مخفی نماند که چون شیخ موسی دوکن و چشمان کشید این هم گفته بود که اگر قدرت خدا دیدم دو دک از آهن زر خالص شود پس از خالص گشت و عورت بار مرد و بکرامات شیخ و بحکم آلهی باز زنده شد و کرامات شیخ بسیار اند
۶۷	آن عالیجناب حضرة مخدومنا و سیدنا سید حاجی عبد الوهاب بخاری رحمة الله علیه الباری که از اولاد امجاد سید جلال الدین اوچی بودند قدس سره و به سید محمد غوث فرزند حضرت میر سید	ولادت حضرت بابرکت و پرسعادت در نواح ملتان شریف است بتحقیق نه [illegible] سید صدر الدین اوستاد و مرشد و عم سید عبد الوهاب بوده		وفات آن ذات والاصفات مظهر فیوضات مخزن کرامات و کمالات بسال نهصد سی و دو سنه ۹۳۲ بوقوع آمده است کامل و مکمل و بزرگی اکمل و متوکل بدرجه اول بودند قدس سره	دهلی	سکندر	حضرت صدر الدین بخاری	نقلست که روزی حضرت سید صدر الدین صاحب در مجلس خود میفرمود که حق تعالی جل شانه و عم نواله دو نعمتها که هر یک نعمت نیز کافی است درجهان دنیا پیدا فرموده است که خلق الله بباعث غفلت دنیاوی نابینا شده اند و نمی بینند یکی وجود و جود حضرت نبی محمود و مسعود صلی الله علیه و سلم یعنی جناب پیغمبر علیه الصلوة ملک الاکبر و دوم قرآن کریم مجید حمید که خاص کلام پروردگار است و جناب پاک پروردگار بغیر واسطهٔ دیگر بوی متکلم میباشد و خلق ازان نور بی نور میباشد یا حروف یا سیاهی را می بینند و از نعمت باطنی وی نهایت بیخبری مینمایند چنان وعظ فرمودند که آن روز صدها مردم و خود حضرت سید عبد الوهاب بمدینه منوره روانه شدند و تعلیم علم قرآن شریف نهایت راغب شدند و تفسیر شریف حضرت تصنیف تالیف نموده است که مثل وی کجا باشند و نایاب الغرض جناب موصوف عالم بودند و عامل که ازین سبب از فیض خود بسیار مردم را فیضیاب نموده باشد
۶۸	آن تارک الدنیا بزرگ لاثانی حضرت شیخ عبد الله بیابانی فرزند ارجمند حضرت شیخ سماء الدین قدس الله سرهم العزیز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در دهلی بود و بعد بلوغ در دهلی قیام کرد بعده از انجا رفت		وفات آن معدن فیوضات مخزن کرامات مصدر عنایات بسال نهصدی و شش سنه ۹۳۶ و چون بحالت مجذوبی زحمت در عبادت و هیچ دید مفارقت نمود		بیابان من سکندر	والد ماجد خود حضرت ...	نقلست که حضرت کمال متقی و زاهد عابد بود اکثر در روضه خواجه نظام الدین سلطان الاولیاء که در دهلی بود و بهر نماز غسل کردی و جامها تازه شستی نقل است که باری بادشاه دوران جماعتی را که سادات و غیرها اقوام بسیار بودند اسیر نمودند ذات شیخ صرف بغرض ثواب خصوص بلحاظ قوم پاک سادات کرام بخدمت بادشاه سفارش های همه اسیران نمود بادشاه گفت فقیر بهتر نکرد و اسیران را نیز نمود شیخ رنجید از بادشاهی و بیرون شد و نبود و در رفت حکمران آنجا بکمال نیاز پیش آمد و استدعا نمود که شیخ در شهر قرار گیرد و زر نقد و پارچات و اجناس نیز نذر داد اما قبول نشد بلکه فرمودند حاکم فلان بیابان ارشاد نویس که مرا دران بیابان جائی قرار دهد و مرا از تکلفات آمد و رفت و غیره معاف دارد چنان دانند که در بیابان کسی نیست
۶۹	آن سعید رشید دوران زاهد عابد کمال از صدق دل و جان حضرت جلال خان مرید حضرت سماء الدین در شعر گوئی تخلص جمالی میداشت قدس سره	ولادت حضرت بابرکت ملک خراسان ... بوده		وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات مظهر عنایات بسال بلکه بتاریخ دهم ماه ذیقعد بسال نهصد چهل و دو سنه ۹۴۲	در ... قطب الاقطاب	همایون -	حضرت شیخ سماء الدین صاحب	نقلست که حضرت عابد و زاهد و مجاهد و شاعر عمده بود و قصاید شاهانه بسیار و بیشمار میگفت چنانچه قصیده بحضور پرنور والا منشور جناب پاک صاحب لولاک افضل البشر حضرت پیغمبر صلوة الله علیه الا کبر گفت شبی بخواب دید که حضور پرنور صلی الله میفرماید ای جمالی بیت که در قصیده ما گفتی باز گو که نهایت پسند خاطر افتاده است و کمال مطبوع است بیت موسی ز هوش رفت بیک پرتو صفات + تو عین ذات می نگری در تبسمی + و نوشته اند که جلال الخان المعروف و متخلص جمالی غربت و مسافرت کمال پسند میکرد و بحرمین شریفین نیز مشرف گشته است
۷۰	آن فیاض کامل بدرجه اول متقی حضرت شیخ ادهن زین العابدین دهلوی قدس سره	ولادت باسعادة، حضرت در شهر دهلی بوده		وفات آن جامع کمالات بسال نهصد سی و چار سنه ۹۳۴ یا سنه ۹۴۳	دهلی	همایون	حضرت شیخ ... سماء الدین	نقلست که شیخ ادهن از خلفای اکبر و مریدان نامور حضرت سماء الدین کمال دانشمندی و اتقائی بسیار خشوع و انکسار مشهور و معروف بود و زاهد بدرجه اعلی بود و عابد باین حد که تمام روز و شب در عبادت آلهی و ذکر مولائی حقیقی خود میگذشت بغیر یاد الهی جل شانه و عم نواله هرگز دم نزدی آورده قائم اللیل و صائم الدهر بود و از جد مادری وی شیخ عبد الحق محدث بود

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	مزار موقعه	بادشاه عصر	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۷۱	آن سند العابدین زبدة الکاملین سیدنا سید جمال الدین برادر و خلیفه حقیقی سید عبدالوهاب که بشش واسطه بحضرت سید جلال صاحب اوچی میرسد	ولادت باسعادت حضرت بابرکت فیض بخش فیضدرجت نواح ملتان بوده است -		وفات آن ذات مصدر توجهات و مظهر عنایات صاحب کمالات و کرامات بسال نهصد چهل و هشت ۹۴۸ بوقوع آمده است	دهلی	همایون	حضرت مخدوم سید عبدالوهاب صاحب [illegible]	نقلست که جناب الشان و الاشان از نسل پاک سادات کرام بخاری اوچی هستند و اولاد امجاد بشش واسطه بسیدنا و مخدومنا حضرت جناب سید جلال الدین اوچی میرسد و عبادت و ریاضت و مجاهدت کمالات و کمالات مقامات عالیات و کامله سید اشتند ظاهر و باطن جناب فیضمآب نور معرفت و سیادت و نجابت منور و مزین بود و حضرت مخدوم حمزه کشمیری که کامل ولی گذشت ازین حضرت گل گلزار نبوی نقاوه دودمان مرتضوی خرقه خلافت حاصل کرده است و فیضیاب شده است و جناب سید جمال الدین محض برای تکمیل بزرگان کشمیر رفته بودند بعد بدهلی رسیدند
۷۲	آن سعادت و شرافت اندوز حضرت ملا فیروز مفتی و عالم کشمیری سهروردی از اکبر مشایخ کشمیر است حاجی الحرمین الشریفین بود و قدس الله سرهم العزیز -	ولادت با سعادت آن حضرت بابرکت فیض بخش و فیضدرجت کشمیر نوشته اند -		وفات آن ولی الاصفات بابرکات حسنات ولایت دنیا و عقبی در خطه کشمیر بسال نهصد هفتاد و سه ۹۷۳ بوقوع آمده است -	کشمیر	مرزا [illegible]	حضرت مخدوم سید حمزه صاحب	نقلست که هنوز حضرت در عین جوانی بودند که غریب الوطنی قبول کرده بحرمین الشریفین مشرف شدند مناسک حج و زیارت روضه قدسیه نبویه بحصول آورده چندے در انجا مانده بهندوستان آمده بداؤن وارد شدند علم ظاهری آغاز نمودند اما فارغ التحصیل نگشته بودند چون یاوری ایزدی شامل حال شد حضرت خضر علیه السلام ملاقی شدند ذات حضرت در آنجناب عرض علوم نمود آنحضرت یکجا مقرر نموده برائے تعلیم روزمره در انجامی آمدند آخر در چهل روز کسب تمام علوم در اکتساب آورده و شهره آفاق در کشمیر دلپذیر قاضی شدند و اکثر با مردم الطال مباحثه میماند که آنها دشمن صحابه کرام بودند چو نوبت بحد بالا رسید اوشان خفیه کارهای خود را رواج میداد آخر از دست آن منکران دین شهید گشتند که در چشمان اوشان غالبا سخت سنان بودند رحمة الله علیه
۷۳	آن دوست رحمان حضرت مخدوم حمزه سلطان که یکی از بزرگان کشمیر عظیم الشان بعد دو واسطه اویسی او را از روح پرفتوح حضور پرنور صلے الله علیه وسلم بود و از وقت خوردے در غار جبل عبادت میکرد و قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت حضرت در قریه تجر پرگنه زینه گیر بود - فایده - از انجا که ظاهر حال پیرے نبود پس سید جمال الدین در کشمیر شریف بوده بیعت فرمود و کامل ساخت ولادت باسعادت		وفات آن عالی ذات بابرکات مظهر فیوضات والا مقامات بسال نهصد هشتاد و چهار ۹۸۴ هـ بوقوع آمده است از خزینه: پیر پیر نور تاریخ بخش ۹۸۴ - پیر مخدوم حمزه پیر رجب ۹۸۴	کشمیر کوه ماران		بیعت طریقت از حضرت سید جمال الدین صاحب [illegible]	نقلست که صاحب تواریخ اعظمیه این حال باکمال بدین منوال تحریر فرمود که جناب فیضمآب حضرت حمزه صاحب تمام و کمال شب در حبس نفس میگذرانید و از نهایت بیداری دائمی و هر وقتی دعا آن گذید روزگار شب زنده دار در کاسه سر مبارک گداخته بود یک لحظه و لمحه از حرارت اندرونی و سوز و گداز و محزونی تمام نمیداشت شب و روز و آه و سوز منقضی میشد و بحل مشکلات طالبان حق و چاره سازی ها درماندگان اسرار ادق و طی ارض و مکان و خوارق عادات و کرامات بغایات و تصرف حالات آیتے از آیات ذات واهب العطیات بود و حضرت نیک مسعود و شیخ داؤد خاکی که از اصحاب اکبر و احباب نامور آن حضرت بابرکت بودند در کتاب ورد المریدین قلمبند چنان فرموده که حضرت عالی درجت مخدوم حمزه صاحب بمراتب و مدارج ابدالی رسیده و فائز شده بود و مختار ذی اختیار در اجابت و تلقین همگی و جملگی سلاسل بودند و در سلسله قادریه شریفه اعظمیه پیوندے بسته بروحانیت پاک حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی بیسر فرموده و نموده و از استماع سماع و مزامیر من کل الوجوه تارک بود و مختصر حالات آن ذات بابرکات بسیار اند لاکن جای گنجائش نیست
۷۴	آن خورشید خواطر افروز معروف بدرویش حضرت نوروز ریشی صاحب کشمیری که در ابتدا کمال ظالم و جبار بود	آنحضرت بابرکت در کشمیر است چون ببلاغت رسید ظالم و جبار گردید چنان ظالم که جهان		وفات آن والا صفات مصدر فیوضات مظهر عنایات بسال نهصد هشتاد و هشت ۹۸۸ بوقوع آمده است	کشمیر		حضرت بابا نیک ریشی صاحب	نقلست که نوروز صاحب در ابتدای عمر خود ظالم و جبار فاسق و فاجر بسیار و بیشمار بود و از ظلم دبیرے و جان جهان بر لب رسیده بود روزے بشکار بهمراه بیابان رفته بود ناگاه در آن جنگل از ظلمات دور افتاد و نیز در آن دشت بهشت حضرت نیک ریشی صاحب فقیری بزرگ عالی همت بود از جهان برکنار و مشغول عبادت پاک خدا عزوجل نوروز در آن مجلس خفیه نشست و دلے نیک ریشی صاحب مراندید چون تقسیم خوراک نوبت بر وقت هر طیور و وحوش و غیره را دادند اشغال

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	و رومان از دست ظلم وے حاجت آمده بود همگی العزیز بگو راو اخر تائب از گناہان گردید	از ظلم وے عاجب شده بوده‌اند۔		[illegible]	″	″	″	بنوش حضرت رفته فریاد که حصه مرا غرس بجبر حاصل نمود یعنی غصب کرد فرمودند آری چنین که امروز نتیجه شومی و محرومی نوروز پیش ما آمد که امروز آن بتقریب بر جنگل بشکار سکیند چون روز ظاہر شد و در اقدام شیخ افتاد و تائب شد و از گناہان سابقه حال تائب شد و مرید حقیقی که بعد چند روز حضرت بابرکت او را کامل و مکمل فرمود الغرض بعد فوتیدگی حضرت بنک سجاده وے حضرت گشت کمال و یگانگی رسید الا۔
۷۵	آن محبوب دائمی و باقی حضرت بابا داؤد خاکی صاحب کشمیری قدس سرہ سہروردی که از مشائخ کبار و بزرگان باوقار بود قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ۔	[illegible]		وفات آن ذات مظہر فیوضات و مصدر کرامات و کمالات بسال نہصد و نود و چار کامل ۹۹۴ سنه بوقوع آمده است [illegible]	[illegible]	اکبر بادشاه	حضرت شیخ حمزه سلطان	نقلست که ذات قدس از خورد سالی در شوق و ذوق اہل اللہ و خداطلبی متساعی بود و عبادت بسیار و بیشمار مینمود چون از علوم ظاہری فراغت یافت جاذب حقیقی کشید کشید بخدمت مخدوم حمزه بر دبسیر و تشلیک سلوک شاغل گردید و آنچنان بزرگی عظیم الشان شد که قلم از شرح حال نوشتن بے و عاجز مانده بارے قاضی موسی ندست تعدی سلاطین چکان که مذہب شیعه سید اشتند کشته شد شیخ به نسبت چکان سخت ناراضگی حاصل گشت بد دعا کردند و زود ظاہر ظاہر ندا کرده گفتند اے مردمان شاہی چکان بباعث ظلم الیشان آخر رسید که شیخ کنی خود بخود کرده اند تا نسخ الیشان بخوبی نه بینیم در شہر نباشیم بجانب دہلی رفتند شتاب آن مفسدان خونی برباد شدند نگاه فرمود که حال اوشان نمانند پس بلشکر اکبر شاہی بسرکردگی قاسم خان در کشمیر باز آمدند اما خون ناحق قاضی موسی از دل شیخ نمیرفت۔
۷۶	آن سیادت و نقابت صفوت نجابت دستگاه حضرت جهون شاه مشهور ترین گهور شاه اصل نام بہاء الدین شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ الباری و نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت حضرت صاحبزاده بسال [illegible] ۹۹۳ سنه	۱۰ سال	وفات آنجامع کمالات والاصفات مصدر عنایات بتاریخ یازدہم ماه ربیع الاولے بسال یکہزار و سه ۱۰۰۳ سنه بوقوع آمده است	[illegible] مزار است۔	اکبر بادشاه		نقلست که جناب صاحبزاده حضرت شاه محمد ابن سید عثمان جہوله بخاری ہستند نسب آبائی آنحضرت بابرکت بعالیجناب مخدوم سید جلال الدین جہانیان پیر جہان بصور تیکه در حال سید عثمان بیان کرده شد میرسد صاحبزاده مذکور مادرزاد ولی بود در خورد سالی در خوارق و کرامات کمال شہرت یافت ہر که ہر آب خاکی یا چوبی حضرت اودادی مراد دو ہمان میسر شدی و ہر چه از زبان بر آوردے ہمان وقت از جناب ایزدی قبول بودے چون شاه محمد والد حضرت این ہمه حالات شنید ناراض شد و بر زبان آورده که خدایا این طفل را که باعث انکشاف اسرار موجب اظہار استار الہی است از دنیا بآخرت گیر ہمان شہزاده عالی مقام بمقام بہشت رسید که آنوقت عمر آن گرانمایه ده ساله بود که از جہان دنیا رفتند
۷۷	آن نور از انوار ایزد حضرت سید شاه محمد صاحب ابن سید عثمان جهوله شاه که از اوچ شریف سید عثمان برآمده شد قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت حضرت [illegible]		وفات آن عالیذات بابرکات مظہر عنایات صاحب خوارق کرامات پانزدہم ماه ربیع الثانی بسال یکہزار و یازده ۱۰۱۱ سنه بوقوع آمد	[illegible]			نقلست که حضرت جناب سید شاه محمد صاحب خوارق و کرامات بود چنانچه حالت جاه و جلال وے در ذکر سید جہون شاه فرزندش ده ساله گذشت نہایت صاحب جاه جلال بودند روزے حضرت از اوچ شریف معه خدام خاص و عام بجانب لاہور میرفتند در چک سر و امقام فرمودند خادمان از قوم که موسیقی را آب نوشانید خادمان را سے سارنگ مانع گشت خادمان واپس آمده اظہار ہمان طور کردند شہنشاه عالیجاه فرمودند خیر مضائقه نیست دست مبارک بر زمین زدند آب بر آمده ہمه موسیقی دانسان نوشیدند اما چاه سارنگ خشک گردید سارنگ وغیره ہمگی آمده مسلمان تا حال اولاد اوشان موجود است و مسلمان باایمان ہستند و آنجا که آب بر آمد نشان تا حال است
۷۸	آنحضرت خوش نصیب و بنده حضرت شیخ حسن گنجه گر سہروردی حسن تیلی	ولادت باسعادت		وفات آن والاصفات اعلیٰ مناصب مظہر فیوضات مصدر عنایات	[illegible]		شاه [illegible] الدین	نقلست که در ابتدا آن برگزیده اصفیا کار غله فروشی میکرد و روزے بخدمت مرشد حقیقی خود حاضر بود آن غریب نواز بمن فرمودند که جوانمرد کار تو ترازو و سنگہائے اوزان است بہتر آنست که ہر دو چیز درست داشته باشی بقرآن شریف نمی خوانی که سابق از این متقی اتباعت کمی اوزان نیز

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	لاہوری از خلفای معروف ترین حضرة شاہ جمال الدین لاہوری که کامل واکمل بودند قدس الله سرہم العزیز	حضرت بابرکت عظیم الدرجت در لاہور بود ست۔		مخزن کمالات بسال یکهزار ودوازده ۱۰۱۲ سنه بوقوع آمده است وعلق نسب شهنشاه الخزینه ۱۰۱۲ ز نخل حسن ولی مخدوم ۱۲	″	″	″	قهر الٰهی آمد از ان روز آن ولی خاطر هر دو چیز بکمال لحاظ میداشت خاصه بدست خریدار هر چیز میداد که خریدار وزن کرده میگرفت باین حد برکت افتاد که همه آوند وظروف کار آمد ماکول ومشروب سنگهای اوزان از زر خالص بودند با ترازو وسنگهای ترازو شیخ حسن صاحب بدریا انداخت یکدو اشخاص بخدمت شیخ حسن از ترازو دریا می آمدند بجائی آب اندک بود قدم در آب نهادند و پا را ترازو افتاد چون ترازو را دست زدند سنگهای ترازو هم موجود بودند آورده بخدمت شیخ حسن داد حلال خوری بدرجه اعلیٰ است۔
۷۹	آن فیاض وفیض پایگاه حضرت میران محمد شاه که المشهور موج دریا بخاری رحمة الله علیه الباری از مشاهیر بزرگان عظام سادات کرام هستند بجند واسطه بخاندان عالیشان سید جلال الدین اوچی میرسند۔ قدس سره	ولادت باسعادت حضرت بابرکت عالی درجت والا شان در لاهور است بسال نهصد وچهل سنه ۹۴۰		وفات آن مظهر کرامات مصدر کمالات مطلع الانوار بی نهایات بسال یکهزار وسیزده ۱۰۱۳ سنه بوقوع آمده فرزندان حضرت سید صفی الدین وسید بهار الدین وسید شهاب الدین بودند	لاهور	اکبر بادشاه۔	دست بدست بزرگان خود۔	نقلست که آن خلاصه دودمان نبوی ونقاده خاندان مرتضوی که علاوه مدارجات سادات بزرگی کامل ومکمل بودند بنه واسطه بحضرت سیدنا ومولانا شیر سید جلال الدین میر سرخ میرسد بدین طریق که سید میران محمد شاه ابن سید صفی الدین ابن سید نظام الدین ابن سید علم الدین ثانی ابن سید جلال الدین ابن سید علم الدین اولی ابن سید ناصر الدین ابن جلال الدین جهانیان جهان ابن سید احمد کبیر ابن سید شیر شاه سید جلال الدین میر سرخ قدس الله سرهم اجمعین وحضرت مشیخیات بودند بعهد اکبر بادشاه از اوچ طلب شده نزد اکبر بادشاه رسید ودر فتح قلعه چتور دعا فرمودند قلعه فتح شد بادشاه بسیار جاگیرات عطا نمود پته جات نزد اولاد موجود اند وحضرت در زمان خود لنگر جاری کنانیده بودند نقل است روزی شخصی بخدمت گفت مردم میگویند سید سنی کاٹھ نکنی جناب خادم را فرمود آتش افروخت برای دیگ چوبی نهادند ودر آن برنج انداختند آتش چنان بود که شعلها برون از دیگدان میشدند چون برنج پخته شدند آن منکر آل اطهر را فرمودند بیا به بین که سید سنی وکاٹھ کنی هر دو ظاهراند آن شخص شرمسار گردید۔
۸۰	آن بطون از براهین صعدری حضرت سلطان جلال الدین حیدری ابن سید صفی الدین برادر حقیقی سید میران محمد شاه موج دریا	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در لاهور است۔		وفات آنوار الصفات مظهر کمالات صاحب مکاشفات بسال یکهزار وشانزده ۱۰۱۶ سنه بوقوع آمده است تادم زندگی بعبادت الٰهی در ویرانه شاغل میبودند	لاهور در مقبره شریف برادر بزرگ خود مدفون اند	اکبر بادشاه	دست بدست بزرگان خود۔	نقلست که حضرت صاحب کمالات صوری ومعنوی صاحب مدارجات ومقامات عالی متعالی بودند زاهد وعابد ومجاهد بدرجه اول بودند متوکل علی الله که بغیر امداد ایزدی بدیگری نمی پرداختند تارک الدنیا ومافیها آنچنان که بامردم دنیاوی غرض ومطلبی نمیداشتند ومحب مدارج تجرید وتفرید بودند هرچند که حضرت موج دریا الیشان حضرت بخود نمی رفتند بباعث اینکه که حضرت موج دریا با اهل دنیا گاه گاه شاغل بودند حضرت این کار پسند نبود۔
۸۱	آن وجود ذیجود حضرت شیخ مسعود عاقبت محمود پانی پتی کشمیری قدس سره	ولادت باسعادت در پان پور علاقه کشمیر بوده۔		وفات آنعالیصفات بابرکات بسال یکهزار بیست ویک ۱۰۲۱ سنه	پان پور		حضرت داؤد خاکی۔	نقلست که اول فراغت شیخ در امورات دنیاوی مثل کسی بود که بر شهد میباشد گاهی تجارت گاهی دیگر شغل میبود چون جاذب حقیقی بخود کشید از دنیا ومافیها بخوبی بیرون افتاد گویا از همگی معاملات وعاملات این دور ومعذور میماند از کاشت قوت حلال پیدا میکرد حتی که از اولیای زمان خود در ان شمار گشت
۸۲	آن معرفت آمو معروف بدرویش حضرت بابا روحی ریشی از خلفای حضرت سلطان حمزه قدس سره	ولادت حضرت در کشمیر بوده است	۱۲۰ سال	وفات آنحضرت بابرکت که عین وصل حق میباشد بسال یکهزار بیست وچهار ۱۰۲۴	کشمیر		حضرت سلطان حمزه بوده	نقلست که عمر شریف آن حضرت یکصد بیست سال بود از این حساب یکصد ونه سال صائم الدهر ماند باقی یازده سال که از عمر طبعی حضرت بودند نیز در صیام گذشتند از دنیا ومافیها بالکل فارغ البال بودند بر وقت وصال نیز روزه دار بودند خواب چیزی نمیخوردند هرچند میسر آمد الله میدادند نگاه نمی
۸۳	بهمه اوصاف نیکوترین ولی الله حضرت عمادی الملک	ولادت باسعادت حضرت در لاهور بود		وفات آنوار الصفات بلند مقامات واللدارجات	لاهور		اباً جداً	نقلست که شخصی بخدمت فیضدرجت آنعالیجناب فیض بخش فیضرسان سنگ پارس داد حضرت فرمود زیر مصلی بگذار شتهبر آن شخص عمل فرمان نمود بعد الایام آمده طلب کرد۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاہ عصر	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ابن سیرن محمد شاہ چولہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	〃		بسال یکہزار سی و نہ ۱۰۳۹ھ	〃	〃	〃	آنحضرت اشارہ نمود بجائیکہ نہادہ بودی بردار چون آن شخص رفت دید کہ مثل آن سنگ بسیار وبیشمار بودند وشناخت نمیشد آخر خود رفتہ آن سنگ آورد وادند پس کرامت دانستہ مرید گردید۔
۸۴	آن سید ناثانی در دریای معانی حضرت شاہ ارزانی صاحب سلسلہ آبای حضرت بجناب پیران حیات زندہ جاوید میر سید	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت شہر پٹنہ بود۔		وفات آن والا صفات بابرکات مظہر فیوضات مصدر تجلیات بسال یکہزار چہل ۱۰۴۰ سنہ بوقوع آمدہ	پٹنہ		حضرت بہلول دریائی۔	نقلست کہ حضرت ارزانی صاحب از خلفای عظام وکرام وعابد زاہد ومجاہد صاحب کرامات بود نوشتہ اند کہ شاہجہان بادشاہ بوقت شہزادگی از ناملایمی پدر خود پیش حضرت شکایت نمود از زبان فرمودند کہ انشاء اللہ تعالی بعد وصال انتقال وی بادشاہ تو خواہی بود پس آنچہ فرمودند ہمانطور بوقوع آمد اول بخدمت بہلول دریائی مرید شد بعد بخدمت بسیار حضرات رفت ودعا خواست وفیض بجید وبعید نمود۔
۸۵	آن حجۃ الکاملین حضرت شہاب الدین نہرا صاحب ابن حضرت محمد میران حیات صاحب قدس سرہ ونور مرقدہ از سادات کرام عظیم الشان بودند	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در شہر [illegible] بسال نہصد و شصت وپنج ۹۶۵ ہجری		وفات آن والا صفات بابرکات مظہر خوارق وکرامات بسال یک ہزار چہل ویک ۱۰۴۱ سنہ فایدہ آنچہ کرامات حضرت ہستند اگر شرح آن نوشتہ آید کتاب دیگر خواہد شد	[illegible]		پدر عالیقدر خود۔	نقلست کہ شیر شاہ حاکم پنجاب خود در رسید صحیح النسب سید انست برای امتحان بقایا سادات کرام شیری زبردست در قفس بند کردہ بود تبر و زنجیر از آہن وتنور کلان از آہن در بارگاہ خود موجود کردہ بودند ہر کہ دعوی ساداتی مینمودی او را میگفتی کہ اگر سید در قفس رفتہ شیر را بگیر وباتبر چوبی زنجیر آہن شکن وور تنور تفتہ داخل شدہ سلامت باز آی آنگاہ دانم کہ سیدی پس صدہا سادات از ترس ولحاظ مقید بودند چون نوبت باین غریب نواز آمد ایشان حضرت خادم خود محمد رفیع را فرمود بر وہر سہ سوال حاکم مذکور آن درکار روای ہر سہ بر آمد بلکہ شیر را از گوش بصحرا فرستاد بادشاہ از کردہ خود پشیمان شد سادات را ما کرد خود ہر اسباب حکومت وغیرہ واگذاشت نمودہ مرید حضرت واز غلامان کمتر غلام ماند۔
۸۶	آن زبدۃ السالکین حضرت بابا نصیب الدین سہروردی از خلفای حضرت داؤد خاکی ہستند بزرگی عظیم الشان کشمیر بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت در کشمیر		وفات آن مصدر فیوضات مظہر عنایات بلند مقامات بتاریخ سیزدہم ماہ محرم الحرام بسال یکہزار چہل وہفت ۱۰۴۷ سنہ بوقوع آمدہ است	[illegible] کشمیر		حضرت داؤد خاکی	نقلست کہ حضرت تارک الدنیا ومافیہا بود واز لذائذ اشیای خوردنی بیع وخریف بری بود گاہی دہن مبارک را از آب سرد در گرما وگرم در سرما آشنا نکردہ بود گوشت ماہی وغیرہ نمی خورد عابد زاہد صاحب ریاضت کمال بودہ اند باری مرید حضرت در ملک تبت بعلت خون گرفتار بود بنور معرفت معلوم کردہ وفریاد او را دانستہ کہ بجرم بود از معرکہ ومحبس شب بروز کرامت نزد خود آوردند نقل است کہ باری دیگر مرید حضرت نزد راجہ کشمیر گرفتار وارادہ راجہ بہ نسبت وی نہایت بد بود بذات خود رفتند بر در کلام از راجہ بازوی گرفتند ونیز بخدمت شیخ بسیار علماء وزہاد وعباد وغیرہ مدام وستدام میماندند وبہرہ میگرفتند۔
۸۷	آن ولی کامل وبرگزیدہ آفاق حضرت سیدنا سید عبد الرزاق مشہور سید مکی صاحب کامل ومکمل بود قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت در غزنی واضح میشود		وفات آن والا صفات بلند مقامات صاحب مدارجات بسال یکہزار چہل وہشت ۱۰۴۸ سنہ بوقوع آمد	لاہور [illegible]		سید میران محمد شاہ	نقلست کہ اگرچہ حضرت از سادات کرام سبزوار است اما اول از غزنی بدہلی رسید ودر سلک ملازمان شاہی منسلک گردید چون جاذب حقیقی بخود کشید از دنیا ومافیہا یک لخت تارک شد اکثر بخدمت پیر روشن ضمیر حاضر میماند از ہمہ علائق دنیوی بری شد وعبادت وریاضت را دوست میداشت عابد زاہد بدرجہ اول شد کہ ہرچہ بود بخدا عزوجل تعلق میداشت غیر را غیر میدانست وبہ اللہ اللہ اللہ وذکر وی مولا خود صرف فرمود باقی از سر شی کی گذر
۸۸	آن بلبل بوستان سیادت وبہادری حضرت سیدنا شاہ جمال	ولادت باسعادت آن گل گلزار سیادت ونقابت		وفات آن عالی الذات بابرکات مظہر مظہر عنایات	لاہور	شاہجہان	[illegible]	نقلست کہ حضرت صاحب جمال کمال صوری ومعنوی ونعمت ظاہری وباطنی وصاحب کمالات وکرامات وصاحب وجد وسماع بودند الغرض بزرگی کامل بودہ اند نقل است کہ مکان عالی شان برای نشست برخاست ہفت منزلہ بطرز دمدمہ تعمیر کنانیدہ بودند محل خشم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضا	[illegible]ی سهروردی لاهوری کار ساز انام بوده و مظهر جلال کمال شمار شده صاحب خوارق و کرامات و کمالات و برادر ایشان سید کمال نوشته اند قدس سره و نور الله مرقده	در قصبه سیالکوٹ بود که قصبه مشهور ترین در پنجاب موجود است -		معدن کمالات بتاریخ چهارم ماه ربیع الثانی بسال یک هزار چهل و نه بوقوع آمده ۱۰۴۹ سنه. نقل است که حضرت بحجره در چله بودند که دیوار حجره افتاد حضرت اندر ماندند خادمان اراده کردند که برآرند آواز آمد آنچه شدنی بود شد قبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شاهجهان هم قریب آن از دمدمه پست بود شاهزادی ناراض شد که اینقدر عالی نتیجه بی ستری ما است اگر شیخ پست نماید بهتر ورنه بقهر شاهی آید و دمدمه نیز منهدم خواهد شد فرمودند دمدمه ما امشب پست خواهد شد مگر شاهزادی نمی داند که ملک فقر ادام و ملک مجازی شما مان درزه وال پس بوقت شب مجلس سماع شروع شد بوقت وجد چنان نعره کردند که پنج منزل در زمین غرق شد و باقی ماندند که تا حال موجود اند نقل است که شخصی بر عرس حضرت آمد وقت اخیر بود دو نان خشک ادو اداند آن شخص گفت نبی مزار شاه جمال که نان بکفن است یعنی لازمه اش موجود نیست سجاده نشین فرمود اگر مرضی شما برائے کفن است کفن موجود در دل وی هیبت افتاد بر زمین افتاد و مرد آنرا دران گورستان دفن کردند که تاحال قبر وی عبرتگاه جهان است نقل است شخصی هندو کهتری لاولد را اولاد شیخ دو خربوزه عطا فرمودند که در خانه تو دو فرزند خواهند شد یکی ما است یکی تست چون خربوزه خوردند زن شی بخانه وی حمل گشت بعد نه ماه دو فرزند پیدا شدند یکی مختون دوم غیر مختون پس مختون را بخدمت شیخ برد و حضرت آنرا تربیت ظاهری باطنی فرموده کامل ساخت و نام وی شیخ فخر الدین نهاد هندو اولاد وی
۸۹	آن صاحب سخاوت وجود حضرت سید محمود مشهور شاه نورنگ گوله بخاری و نجم فرزند سید شاه محمد ابن سید عثمان بود که سابق ذکر شد	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت فیضدرجت در لاهور بود که آنجا متولد شده اند -		وفات آنعالیذات مظهر عنایات بی غایات معدن کمالات بسال یکهزار پنجاه و سه ۱۰۵۳ سنه و خاک مزار وی برای امراض کمال اثر دارد	[illegible]	|	[illegible]	نقلست که جناب حضرت غریب نواز در فقر و تجرید و تفرید شانی عظیم داشت در زهد و تعبد و عبادات و ریاضت بکمال رسیده بود و برگزیده بود الغرض ذات بابرکات مصدر فیوضات برای دفع مرض مریضان اکسیر اعظم بود و تاحال از مزار پر انوار آن برگزیده ابرار فایده ما سر زده میشوند و میباشند و بوقت رحلت از این جهان میفرمودند که هر کسی بعد مرگ من بر قبر من برای دعا طلبی هر اقسام امراض بیاید اگر مریض باشد شفا یابد و اگر دیگر مطلب داشته باشد بمراد برسد یا ریزه از خشت های چاه من شکسته در گلو بهبندد از هر امراض شفا یابد همانطور است چنانچه فرمان او بود رسم جاری است -
۹۰	آن حضرت معروف به پیری و نغزی حضرت حیدر کشمیری نقشبندی و سهروردی که از مریدان خواجه عبد الشهید بوده قدس سره العزیز -	ولادت باسعادت حضرت بابرکت مصدر فیض و عنایت در کشمیر است -		وفات آنعالیذات والاصفات مخزن کمالات بسال یکهزار پنجاه و هفت بوقوع آمده ۱۰۵۷ سنه	[illegible]		حضرت بابا نصیب الدین رح	نقلست که شیخ فیروز بخدمت خواجه عبد الشهید نقشبندی احراری رفته عرض نمود که قبله اولاد نرینه نیست ازین سبب بکمال ملال است بلکه چهار دختران دارم خواجه بحق وی دعا و اولاد نرینه گفت حق تعالی منظور فرمود زوجه اش حامله شد و بعد عدت فرزندی آورد که نامش حیدر داشتند ولی او در زاد شد و در سن هفت سالگی قرآن شریف حفظ نمود و بیازده سالگی درس علوم حدیث تفسیر فقه میگفت نهایت متقی و عابد زاهد و شاگرد حضرت عبد الحق محدث دهلوی بود و از علمای بی نظیر و صاحب فتوی گشت از بابا نصیب الدین نصیبه عالیه گرفت و از مولانا جوهر کشمیری نیز فیض یافت -
۹۱	آن کاشف اسرار نهانی حضرت جناب حقانی خلیفه میان میر بوده قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در کشمیر است		وفات آنعالیذات دوم رجب المرجب بسال یکهزار هشتاد و هشت ۱۰۸۸ سنه	[illegible]		[illegible]	نقلست اگرچه حقانی صاحب متوطن کشمیر بود اما چون هدایت ازلی رهبری و راه نمونی نمود بخدمت فیضدرجت شنفضمیر میانمیر مشرف گردید فیض کامله و نصیبه عالیه حاصل نمود و بر احکام شرع شریف نهایت مستقیم ماند و دراستر شاد طالبان حق بسیار کوشش میفرمود نهایت زاهد عابد و متوکل علی الله
۹۲	آن ابر رحمت فیض عام فیض [illegible] حضرت شاه دوله گجراتی پنجابی زروی اصل از مشایخ	ولادت آنحضرت بابرکت صاحب کمالیت و کرامت در پنجاب بود		وفات آن مخزن رحمت و فیوضات بسال یک هزار هشتاد و پنج ۱۰۸۵ سنه یا	گجرات		صاحب [illegible]	نقلست که حضرت از مشایخ عظام و اولیای کرام و صاحب فتوحات صوری و باطنی و صاحب کمالات و کرامات و از بادشاهی بود چنانچه اعلی وی شاه بهلول لودهی نوشته اند سلسله پیران وی در پیران سهروردی بحضرت بهاء الحق ملتانی میرسد و گویند [illegible] نیز فیض گرفته بودند نوشته اند که اگر کسی از حضرت وی دعای فرزند خواستی میفرمودند که اول [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	افضل بود قدس سره صاحب وجد و سماع بودند	〃		یا یکهزار و هفتاد و پنج سنه ۱۰۷۵	〃	〃	〃	منظور میکردند و فرزند شاه صاحب که در حصه و برخورد و بازوان خورد در خرد پیدا میشدند مردم بلا عذر نظر میکردند چنانچه صد آمدند و آنرا موش شاه دوله دریائی میخوانند کرامات حضرت بیشمار اند
۹۳	آن مرحوم و مغفور ابد حضرت شیخ جان محمد سهروردی لاهوری که مرد اهل علم و عمل و فضل کامل و اکمل بود کمالات ظاهری و باطنی میداشت قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت در لاهور چون جوان شد عالم با عمل گشت و تدریس لله کردے -		وفات آن قدوة الاصفیا بسال یکهزار [illegible]	مزار در لاهور		حضرت میان [illegible] صاحب لاهوری	نقلست که روزی مرشد ارشد حضرت از حضرت جان محمد جهت گذاره معاش پرسید هنوز خاموش بود که آنحضرت این تعویذ برای کفایت روزی فرمودند [illegible] یعنی این تعویذ نوشته دادند که در سه ایام چنان وافر دولت بآنحضرت حاصل گردید که بعد از آمدنی وی حاضر وقت عبادت نیز از دست داد تعویذ بخدمت پیر باز رسانید و برای آینده رخصت نوشتن و دادن هم گرفت نقل است که شخصے بخدمت شیخ از افلاس خود شکایت نمود او را دو سبحان الله فرمودند و گفتند که بعد هفته حال دهی تا سه هفته چنان دولت مند شد که از وافرت دنیا عاجز آمد گویا در خانهٔ وی جا نبود که دنیا آنجا نهد آخر دنیا لله داد و مرید گردید و دانست که حقتعالی جل شانه در خواندن صد بار سبحان الله چنان برکت نهاده است که در چند ایام دولت مند نماید.
۹۴	آن مخزن انتهائی [illegible] حضرت کاشف اسرار کثیر و قلیل جناب شیخ محمد اسمعیل مدرس سهروردی لاهوری المشهور میان وڈا از بزرگان دین متین و مشائخ کاملین بود و سلسله ارادت وی بحضرت بهاء الدین ذکریا ملتانی میرسد و مجاز هر سلسله بود قدس سره -	[illegible]		وفات حضرت بابرکت بتاریخ پنجم ماه شوال بسال یکهزار و هشتاد و پنج ۱۰۸۵ه خلفای حضرت میان جان محمد و صالح محمد و ثانی جان محمد شیخ محمد هاشم شیخ عبد الحمید عبد الرحیم حضوری اخوند محمد عثمان و محمد عمر و امانت خان و حافظ عبد الله حافظ محمد فاضل وغیره یعنی	لاهور [illegible]		حضرت شیخ عبد الکریم صاحب رح	نقلست که هنوز پنجساله بودند که پدرش بزرگوار برای تعلیم علوم بخدمت مولانا حضرت شیخ عبد الکریم صاحب سپرد ساخت و استاد وی را در آسیای آرد در ایشان مقرر فرمود آنوقت دوازده ساله بودند روزے دیگر گردید که آرد نیاورد استاد طالبی ابوی فرستاد که آرد آرد طالب بحجره وی رسید دید که آسیه خود بخود میگردد و شیخ در نماز شاغل است باز رفته استاد را حال داد استاد خود رفته حال دید راست بود فرمودند میان محمد اسمعیل آینده آسیای معطل که فرشته خدا عز و جل را تکلیف میرسد. نقل دیگر که حافظ الله بخش که از خلفای حضرت است روزی بخدمت حضرت آمد از آنجا که میان الله بخش آدمی جسیم بود حضرت فرمود میان الله بخش لو برا آمد چونکه لو را شیر را گویند از هر جا بسیار میان الله بخش شیر جاری شد و تا حین حیات میان الله بخش بهمین نام موسوم بلکه تا حال یکی موضع وی باین نام موسوم و مشهور است که ببر [illegible] و در کاغذات سرکاری همین نام مرقوم موجود است والله اعلم.
۹۵	آن کامل و مکمل و زاهد عابد کبیر حضرت حسن لالو متوطن کشمیر که خلیفه اکبر حضرت بابا نصیب الدین بود قدس سره العزیز -	ولادت باسعادت حضرت موضع اکس که پرگنه لار است -		وفات آن فعال الیدات بابرکات مصدر فیوضات بسال یکهزار و نود و نه ۱۰۹۹ بوقوع آمد بزرگے کامل و مکمل بودند -	[illegible]		بابا نصیب الدین صاحب رح	نقلست که حضرت لالو مرد زاهد و عابد متوکل و متورع و محب درجه تفرید و تجرید بود و کامل و اکمل و لالو آنرا از آن گفتند که از قبیله لالو بود و جد امجد آن بزرگ خواجه عطار مرید حضرت شاه جمال الدین بخاری دهلوی بود و تربیت ظاهری و باطنی از مخدوم حمزه یافت و والد ماجد ایشان کار تجارت بزازی میکرد اگرچه ولادت بوالد ماجد میسر شد اما تکمیل از بابا نصیب الدین حاصل نمود باوجودیکه [illegible] ملا ابو الفتح رفته گفتگو مسایل دینی مینمود و عمری بسیار و بیشمار در حجره بعبادت الهی صرف میفرمود و در خود کسی را بر خود آن راه نگذاشت [illegible] در زهد و تعبد و تجهد بسر برد نگاهی کسی را شکایت نه نمود -
۹۶	آن خلاصه بزرگان عظام حضرت شیخ بهرام صاحب کشمیری بزرگ عالی همت قدس سره العزیز -	ولادت باسعادت حضرت فیضدرجت در کشمیر		وفات آن ولی الاصفیا مخزن کمالات معدن کرامات بسال یازده صد یک ۱۱۰۱ه	[illegible]		حضرت بابا نصیب الدین صاحب رح	نقلست که حضرت کمال زاهد عابد خداپرست پیرو شرع شریف بود و دائم قائم اللیل صائم الدهر میماندند و در کشف القلوب شانی عظیم میداشت نوشته اند که روزی یکی بزرگ از دور جا بملاقات شیخ می آمد در راه خیال کرد که اگر امروز طعام ماهری بود چه خوش بود یا اصلا طعام [illegible] چون بخدمت شیخ رسید حالات متعلقه خود فیمابین بیان کردند بوقت طعام ماهری بموجب [illegible] وی آوردند و بخورانید ذات شیخ آن مرد [illegible] گفت امروز چه خوش معلوم بود که [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار شریف	بادشاہے	مرشد	خلاصہ کیفیت
۹۷	آن کاشف اسرار ہائے قلوب حضرت یعقوب کشمیری عاشق جانانہ ویار ہمراز حضرت بابا نصیب الدین بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آن حضرت در کشمیر جنت نظیر است ـ		وفات آن مصدر توجہات معدن عنایات مورد رحمت بغایات الٰہی بسال یازدہ صد شش ۱۱۰۶	اسلام آباد ـ		حضرت بابا نصیب الدین رحمۃ اللہ صاحب ـ	نقلست کہ مبادی الحال الشان حضرت چنان بود کہ باطوارہائی ناشائستہ راغب قصہ خوانی وطبلہ ساز بودند چون دست فرخندہ بسخت حضرت بابا نصیب الدین نصیب حال گشت از کلی نالیاقتی بری شد وکمر ہمت در مجاہدہ وریاضت بست در کتاب الاسرار آوردہ کہ بار شیخ در غاری از غارہائے کوہ کشمیر در عبادت الٰہی نشستہ مدتے بخواب بخور و نوش در آن غار ربا نماندہ شبے بوقت نیم شب از آن غار بردہ بخانہ پیر بخیال رفت اما وقت بیوقت بود کسی دروازہ نکشاد شب در برف ماند چون صبح شد در برف گم گشتہ لذا وآب شد وذات شیخ در سکر وبیہوشی ماند حتی کہ از ہوش بیہوش بود مگر اللہ اللہ میکرد کہ موت رسید
۹۸	آن کامل واکمل ولی حضرت سید زندہ علی ابن سید عبد الرحیم ابن سید صفی الدین ابن سید میران محمد شاہ موج دریا بخاری رح ـ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت بسال یکہزار وپنجاہ ۱۰۵۰ بودہ است	۶۱ سال	وفات آنعالیذات بابرکات عالے متعالی درجات بسال یازدہ صد یازدہ ۱۱۱۱ بوقوع آمدہ ـ	بیرون لاہور حضرت موج دریا صاحب		در سلسلہ بزرگان خود ـ	نقلست کہ چاہ خانقاہ شریف در شورستان بود از این سبب آب وے تیز تلخ وشورناک بود روزے مسمی بوڈا ونوڈا خادمان حضرت بحضور آمدہ عرض کردند کہ غریب نوازا آب چاہ نہایت تلخ است ہر کہ نوش شد دست یعنی اسہال جاری میشوند فرمودند اگرچہ زمین شور است مگر چاہ دیگر احداث کنید انشاء اللہ آبش نہایت شیرین خواہد شد خادمان حسب فرمان درمیان زمین چاہ دیگر احداث نمودند حالانکہ مردمان باخفا میگفتند کہ ہمان زمین است آب از ان نیز تلخ خواہد بود چون کندند وکامل کارگذاری نمودہ شد آنچنان آب شیرین ازوے برآمد شد کہ از نواح یکسی چاہ نبود
۹۹	آنحضرت معروف وموصوف بروشن ضمیرے حضرت شیخ عبد الرحیم قادری سہروردی کشمیری قدس سرہم	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در کشمیر است ـ		وفات آنعالیذات معدن عنایات در ماہ صفر المظفر بسال یازدہ صد پانزدہ ۱۱۱۵ھ	قریب آستانہ صدر الدین صاحب ـ		حضرت میان میر صاحب رح	نقلست کہ حضرت حافظ علوم شریعت وطریقت وحقیقت وعلوم صوری ومعنوی بود خاصہ بعلم حدیث شریف وتفاسیر وفقہ درکے تمام میداشت عابد زاہد مجتہد بدرجہ اول بود نقل است کہ وے حضرت میفرمودند کہ چون طالب دنیا بخدمت شیخ حاضر آمدہ ہمراہ خود میرسد از کمال صدق ویقین اتحاد اولیاء کرام واصفیاء امجاد در دل وے اثر میکند وبآہستگی رفتہ رفتہ از سرمایہ دنیا مائل بہ بلند پایہ دین میگردد وازان بکمال درجہ میرسد ✣
۱۰۰	آنحضرت فیض پایگاہ حضرت بابا عبد اللہ سہروردی در شہر خطہ کشمیر بود خلیفہ حضرت بابا نصیب الدین قدس سرہ ونور مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در موضع لاری کہ حوالی شہر بود یعنی از دگرد شہر کشمیر بود ـ		وفات آن وحید الاصفات معدن توجہات بسال یک ہزار یکصد ہفدہ بوقوع آمدہ است ۱۱۱۷	کشمیر		حضرت بابا نصیب الدین رح	نقلست کہ چون حضرت غربا نواز بزرگے عالی ہمت وبابرکت در فرمان خداوند کریم ودر تابعداری جناب نبی عظیم الشان واجب التکریم کامل واکمل بود حق تعالی جل شانہ وعم نوالہ در زبان آن والاشان نہایت تاثر داشتہ بود کہ ہزارہا فساق فجار وصدہا ہنود بر دست مبارک آن نیکوکار از چاہ ضلالت وکفر برآمدہ بزیور نیک بختی واسلام والا مقام آراستہ شدہ بودند خلق اللہ را براہ حق رسانید وصاحب فتوحات بسیار بود ہرچہ می آمد بکار خدا عزوجل میداد بلکہ چاہات ومساجد تعمیر میساخت ونان فراوان بسنت عطا میکرد
۱۰۱	آن مقبول درگاہ ایزد مولانا حضرت جان محمد لاہورے کہ از خلفائے کامل واجباے اکمل حضرت محمد اسمعیل میان کلان بود قدس سرہ ـ	ولادت باسعادت آنحضرت در لاہور [illegible] بودہ ـ		وفات آن جامع کمالات وکرامات مصدر فیوضات مظہر عنایات بسال یازدہ صد بست بوقوع ۱۱۲۰ھ	لاہور ـ		حضرت [illegible] ـ	نقلست کہ حضرت جان محمد در ہر علوم ظاہری وباطنی کامل عامل بود زہد وتعبد وتہجد وریاضت شاقہ بحق وے از ازل نوشتہ بودند کہ ہر آن وہر لحظہ وہر لمحہ در یاد مولا حقیقی خود مے ماند وادب وحیاداری چندان بود کہ مردم ویدہ ندیدہ تعریف وتوصیف حضرت میکردند نقل است کہ بعد فوتیدگی خود بہ مقدم محلہ پرویز کہ خادم وے بود بخواب فرمود مرا ازین ملعون بر ون کردہ بخدمت حضرت مرشد ما بنہید واگر فرصت شد بلا در محلہ شما خواہم فرستاد چون صبح شد مردمان را طلب کردہ حضرت را برآوردند وقریب مزار پیر خود دفن کردند مگر بپاس خاطری وادب سر قبر حضرت از قبر شریف مرشد وے زیادہ نہادند چون صبح دیگر شد دیدند کہ سر مبارک قبر شریف برابر قبر مرشد

نمبر شمار	اسم شریف	وصال باکمال	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۰۲	آن بی نظیر عابد حضرت حامد قادری ولد شیخ حسن قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت حضرت با برکت فیض بخش نیصد رجب ۱۰۷۱	۹۵ سال	وفات آنعالیذات مظہر فیوضات بتاریخ ہفدہم جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۶	لاہور	عالمگیر	مولوی محمد [illegible]	نقلست کہ حضرت در علم قرائت قرآن کریم و ادای حقوق تلاوت در تمام ملک پنجاب بوقت خود ثانی نداشت در شہر لاہور تدریس میکرد و ہزارہا خلق اللہ از فیوض عرفان حمیدہ آگاہ میساخت و سلسلہ نسبت بدینطریق ہست شیخ حامد بخدمت مولوی تیمور وے مرید مولوی عبد الکریم وے مرید مخدوم طیب وے مرید شیخ برہان الدین وے مرید مخدوم حسن وے مرید شیخ میلون وے مرید شیخ حسام الدین ملتانی الغرض کہ شیخ کمال کامل و اکمل بود رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۳	آن برگزیدہ سلطان سلطنت درویشی حضرت کرم شاہ صاحب قریشی اولاد حضرت عبد الجلیل صاحب قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در لاہور بودہ		وفات آنو الاصفات مخزن کرم و عنایات معدن فیوضات بسال دوازدہ صد یک سنہ ۱۲۰۱ بوقوع آمد	درمیان شاہجہان آباد و بریلی		والد ماجد خود است	نقلست کہ بزرگے جلیل القدر و الاشان نہایت عابد و زاہد و مجاہد و صاحب ریاضت بود نوشتہ کہ در تفرقۂ مردم سکہ از لاہور در لکھنو روانہ نزد شیخ حضرت ابو الحسن صاحب قریشی عقیلے قرار گرفت چون قدرے آرام شنیدند واپس در لاہور آمد ہنوز درمیان راہ شاہجہان آباد و بریلی بودند کہ مردم قزاق ناپاک رسیدند و حضرت را شہید کردند و سلسلہ آبائی حضرت تا حضرت عبد الجلیل میرسد کہ شیخ کرم شاہ ابو الفتح ابن شیخ ابو الحسن ابن شیخ فخر الدین ابن شیخ ابو الفتح ابن شیخ برخوردار ابن شیخ ابو الفتح ابن شیخ عبد الجلیل صاحب قریشی بیشتر سلسلہ در ذکر عبد الجلیل باید دید رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۴	آن جلیل القدر والا جاہ حضرت سکندر شاہ ابن کرم شاہ قریشی قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در لاہور بسال یازدہ صد نود و چار سنہ ۱۱۹۴	۲۰ سال	وفات آن والا الصفات دوازدہ صد چہاردہ سنہ ۱۲۱۴ بوقوع آمد	لاہور نزد مزار جد خود		کرم شاہ	نقلست کہ حضرت جناب شیخ صاحب نہایت عابد و زاہد و مجاہد و صاحب ریاضت و مقامات عالیہ بودند و در شباب کار سیران مینمود و شاعر بدیہہ اول بود شعر باے تیار مژگان دو چشم این چشم حیران را + رفو از رشتۂ جان کردہ ام چاک گریبان را + خیال روی تو چنان ہم آغوش است + کہ کار ہر دو جہان از دلم فراموش است + الغرض کہ این چنین اشعار آن فرخندہ شعار بسیار و بیشمار ہستند
۱۰۵	آن سرمایۂ درویشی حضرت شاہ مراد قریشی قدس اللہ سرہم	ولادت باسعادت حضرت در شہر لاہور است		وفات آنو الاصفات بسال دوازدہ صد و پانزدہ سنہ ۱۲۱۵	[illegible] لاہور		جد امجد حضرت	نقلست کہ حضرت غربا نواز صاحب ذوق و شوق و محبت الٰہی بود ہر وقت ذکر مولائے حقیقی یاد میکردند عبادت و ریاضت شاقہ را چندان دوست میداشت کہ تفصیل و تشریح و تعبید از شدنی است کتاب مرآۃ العاشقین و بجمع بند و بنام مریدان بروزن نامقیمان در فارسی و دیوان السایہ عمدہ از تصنیف وے ہستند
۱۰۶	آن عظیم الشان رفیع جایگاہ حضرت شیخ قلندر شاہ ابن کرم شاہ قریشی حارثے و ہنگامی لاہورے ابن ابو الفتح ابن ابو الحسن ابن شیخ فخر الدین ابن شیخ ابو الفتح شیخ برخوردار ابن شیخ ابو الفتح ابن حضرت عبد الجلیل	ولادت باسعادت حضرت بسال یازدہ صد ہشتاد و پنج سنہ ۱۱۸۵ حضرت چون بحد بلاغت رسیدند قدم شریف در ریاضت و ملازمت شرافت و عبادت نہادند کہ در مشائخ متاخرین کار اولین سرانجام نمودند	۶۳ سال	وفات آنعالیذات بابرکات مصدر عنایات بغایات مظہر کمالات و کرامات بتاریخ بست و ششم ماہ رمضان المبارک بسال دوازدہ صد چہل و ہشت ہجری سنہ ۱۲۴۸ بوقوع آمدہ است از خزینۃ الاصفیا	در مزار بزرگان خود		حضرت والد وجد امجد ... شیخ [illegible] صاحب [illegible]	نقلست کہ حضرت قدم بر قدم بزرگان خود نہادہ باوجود زمانہ آخرین محسوب و مرغوب در اولین شد و فیض از ہر سلاسل گرفت و عمر شریف در امور مطابق شریعت غرا گذرانید صاحب عبادت و ریاضت کاملہ و شاقہ بود بر زبان حق ترجمان آنحضرت تاثیر کمالیت نہادہ بود صاحب اذکار قلندری مینویسد کہ روزے حضرت قلندر شاہ صاحب در موضع ہی کہ در مضافات لاہور است تشریف شریف ارزانی فرمودند از انجا کہ مردمان آنجا باعث امساک بارش باران عاجز بودند انسان بجائی خود ماندند مویشی و غیرہ مخلوق را آب برائے نوشیدن کافی نبود پس از عاجزی رو بحضرت آوردند آنجناب چہار کس مریدان نیک بخت خود را در بیابان فرستاد و فرمودند کہ آنجا کلمہ لا الٰہ الا اللہ چندان بخوانید کہ می توانید ہر چہار فتہ عمل فرمان شیخ نمودند آنچنان بارش باران بصدور آمد کہ سابق از ان مثل وے کسے را یاد نبود نقلست دیگر روزی حضرت در موضع ساندہ کہ برون از لاہور بود کہ خلیفہ یا مرید یا دوست حضرت فضل شاہ صاحب سکنائے آنجا حضرت را دعوت نمود آنوقت نزد حضرت دہ دوازدہ آدمی موجود بودند

سہستہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	مزار موقعه	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	قدس سرہم العزیز اجمعین آمین۔			۵ گر یاد خدا بود عزب آن تو سال وصالش زعجب خوان۔				شاه صاحب بدولت خانه آنقدر طعام فرمود چون وقت تناول طعام رسید مردمان بخدمت شیخ قلندر شاه بکثرت آمدند فضلشاه صاحب از کثرت مردم و قلت طعام در حیرت آمد ذات شیخ فرمود شاه صاحب هرچه هست بسیار است بیاید شاه آورد ذات شیخ خود برخاستند و رو بروے خود بر طعام بدانجمه تقسیم فرمودند بسیار طعام باقی ماند و مردمان که بخدمت مقدس مشرف شده نشسته بودند گرسنه نفتند سیر خوردند خدا بر کت داد۔

حالات حضرات مصدر فیوضات مظہر مظہر مقامات عالیه متعالیه که جناب ایشان والاشان اولیٰ قدسیه و غیره مردہا هستند رضوان الله علیهم اجمعین

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	مزار موقعه	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۱	بعد از اصحاب احباب جناب نبوت مآب علیه الصلوٰة للملک الوہاب نخستین سر دفتر اولیائے عظام و اصفیائے کرام سہیل یمنی حضرت اویس قرنی است که عاشق جانباز حضور پر نور صلی الله علیه وسلم بود نور الله مرقده۔	ولادت با سعادت حضرت در علاقه نجد از قبیلهٔ قرن بودند و بعض قریش نوشته اند اگرچه بوقت حضور پاک صلی الله علیه وسلم موجود بودند اما باعث خدمت گذاری والده ضعیفه خود حاضر نشد اما ایماندار و عاشق جانباز رسول الثقلین بود۔		وفات آن واللصفات مظہر کمالات مظہر کرامات سوم ماه رجب المرجب بسال سی و دو ۳۲ سنه یا ہفتدہم ماه شوال بسال سی و ہفت ۳۷ سنه بوقوع آمد که در جنگ صفین از جناب علی المرتضیٰ شیر خدا همراه شده و جانبازی منجانب وے حضرت شہید گشت۔	بعضے مقام مدفن حضرت نوشته اند بجائے دیگر تصریح نیست۔			نقلست که جناب اویس صاحب عاشق جانباز دیدار پرانوار جناب سید حضرت سید الابرار بود نقل است که چون جناب الشان شنید که در جنگ احد دندان مقدس ذات پاک صاحب لولاک شهید گشت فوراً از فرط محبت نبوی تمام و کمال دندان مبارک خود شکسته از دهن شریف بیرون انداخت نقل است که هر روز حضور پاک صاحب معراج و براق روئے مبارک بطرف یمن کرده میفرمودند که از یمن بوئے نسیم می آید پس بوئے نسیم همین بودند نقل است که چون حضور پاک صلی الله علیه وسلم از جهان دنیا پرده فرمودند حضرت عمر امیر المومنین و علی المرتضیٰ شیر خدا را وصیت فرمودند که بقرن رفته بعاشق من اویس قرن مرقع مرا بدهید و او را بگوئید که برائے امت گنهگار من از جناب ایزدی طلب بخشش نماید چون هر دو حضرت در قرن وارد شدند تفحص فرمودند کسی نشان نمیداد الا شخصے گفت شخصے لیست دیوانه وش که سه ماه شتران در بیابان میماند آنجا رفتند و عطیه او و سلام حضور پاک ویرا گفتند و بفرمان حضرت آگاه کردند حضرت اویس نوافل خواند و در سجده رفته دعا مغفرت امت حضور پر نور درخواست نمود و در سجده بودند که بر تحریک اقدام امیر عمر اویس صاحب از سجده سر بر آورد و گفت که بتعداد موئے گوسفندان　امت حضور بخشید و است آئینه حضور مالک اند نقل است بعد فوت وے خواستند که قبر وے بکنند کنده دیدند که قبر کنده و است و کفن که دست او نشان نیست موجود پس بر همان حالت اورا الملال گرفت آخر دران قبر و دران کفن دفن نمودند الغرض که حضرت در کمالیت بزرگی کمال و جاه و جلال بود و اکثر بحالت مسکنت میماندند۔
۲	آن مشتاق صادق آن الصدق دل و جان عاشق از اصحاب احباب حضور پاک جناب ابو هریره که خواجه خواجگان بود رضی الله عنه	ولادت با سعادت چون قدمبوس حضور پاک حاصل کرد حافظ قرآن کریم گردید و احادیث۔		وفات آن والاصفات مظہر فیوضات بسال پنجاه و ہفت ۵۷ سنه یا پنجاه و نهم ۵۹ سنه بوقوع آمده۔	مدینه منوره		حضور پاک صلی الله علیه وسلم	نقلست که روزے آنحضور پر نور نشسته بودند حضرت ابو هریره معه بچه گربه در حضرت آمده السلام علیک یا رسول الله گفت ذات پاک صلی الله علیه وسلم و علیک السلام یا ابا هریره و نیز از سبب ایام گربه را سگیر داران روز ابو هریره مشهور شدند نقل است که از حضور پاک صلی الله علیه وسلم احادیث شریف بکثرت یاد میداشت و هرچه از زبان پاک آن پاک صاحب تاج و البراق می شنید از وے فراموش نمیشد ازین سبب احفظ اصحابه خطاب یافته بود و نیز حضرت تمام شب در عبادت الٰهی میماند۔
۳	آن فیض پایگاه حضرت عبد الله ابن عباس خیر الناس حضرت عباس علمدار اطہر و ام الفضل خواہر حقیقی حضرت	ولادت با سعادت حضرت بابرکت در مکه شریف حضور پاک صلی الله علیه وسلم عبد الله نام		وفات آن عالی درجات عم زاده فخر سرور کائنات بابرکات بسال ہشت و شصت پر ۶۸ سنه	بمقام طائف شریف		حضور پاک	نقلست که جناب عزیز نوازندہ علوم غلبے عظیم میداشت و حضور پاک صلی الله علیه وسلم کمال محبت میبودند و حضرت نبوت درجت بیکی و حضرت ابن عباس دعا میفرمودند اللّٰهم علمه الحکمة و تاویل القرآن نوشته که حضرت ابرکت و بیمن فیوضات منظر موجودات حق تعالی جل شانه آن چنان عالم ربانی کرده بوده که در علوم اورق ترین بوده بیش آنحضرت بہلترین بود و چون حضرت عبد الله ابن عباس خیر الناس

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار متوفیہ	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	میمونہ زوجہ مطہرہ حضور پاک بود رضی اللہ عنہا	کمال دوست میداشتند	〃	انتقال بمدینہ ۶۴ ناہز الی ربک طالب حبیب ۶۴ باز ناجی بگو با طواز تکو	〃	〃	〃	وصال فرمود بعد دفن وے حضرت حاضرین مجلس این ندا از غیب شنیدہ بود یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ندا محض از غیب بود از طرفے معلوم نمی گردید۔ واز دے تفسیر شریف ہم مروی است
۴	خدا آگاہ حضرت عبداللہ ابن امیر المومنین عمر رضہ	ولادت حضرت در مکہ شریف آمد		وفات آن ذات بابرکات بسال ہفتاد و سہ ۷۳ سنہ	مدینہ شریف		حضور پاک	نقلست کہ جناب فیضمآب حضرت عبداللہ ابن عمر رضہ از اعاظم محدثین با تمکین بود و فقرا و غربا را از حضرت بسیار دوست میداشت و خاطر جوئی علاوہ میکرد و ازین سبب در سخاوت و ودادنی معروف بودند
۵	آن معروف بسعادت حضرت جابر ابن شیخ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ از کبار صحابہ بود	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت		وفات آن راسخ ارادہ مخزن حکمت بسال ہفتاد و چار ۷۴ سنہ			حضور پاک	نقلست کہ حضرت بابرکت جناب فیضمآب جابر رضہ از کبار انصار است در نوزدہ غزوات ہمراہ حضور پرنور ذات سرور کائنات منور موجودات جانفشان و جان نثار ماند و بسیار عزیزی نمود و بعد از جناب پیغمبر صلی اللہ الملک الاکبر احادیث شریف روایت فرمودہ است کہ اکثر در کتب احادیث نام ایشان موجود ہستند
۶	آن محبوب پروردگار جناب حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ الف از احباب نامدار و مریدان باوقار خواجہ حسن بصری بود رضی اللہ عنہ بزرگے کامل واکمل بود۔	ولادت باسعادت آنجناب نیز معلوم نیست۔	•	وفات آنجناب مع کمالات مصدر مکارم و فیوضات بغایات بسال یکصد بست و ہشت ۱۲۸ سنہ یا یکصد سی و ہفت ۱۳۷ سنہ بوقوع آمدہ است			حضرت خواجہ حسن بصری صاحب رضہ	نقلست کہ حضرت از بزرگان متقدمین است و در حالت عبودیت والد خود متولد شد اگرچہ بندہ زادہ مادر کونین آزادہ بود نقلست کہ روزے حضرت در کشتی آن روی دریا میرفت ملاحان کشتی کرایہ خواست حضرت فرمود چیزے نیست کہ دہم ملاحان سخت زدند حتی کہ بیہوش شدند چون بہوش آمد باز طلب کردند فرمود چیزے نیست گفتند اگر ندہی بدریا اندازیم حضرت خود متوجہ بدریا گشت ہمان وقت ماہیان دریا صدہا دینار در دہان گرفتہ حاضر شدند حضرت یکدینار گرفتہ بملاحان داد حیران شدہ تائب شدند و سر در قدم شیخ انداختند از ان روز مالک دینار مشہور شد نقلست روزے حضرت در بازار میرفت یکے از چاوشان چابک زد فرمود قطع اللہ یدیک ہمان روز بعلت دزدی دست آن شخص بریدہ شدند و سزا یافت۔
۷	آن علیج سماج مراج حشمی جناب خواجہ حبیب عجمی کہ بزرگے برگزیدہ و ستودہ از بزرگان دین متین بود و در خوارق و کرامت شانے و مقامے عظیم میداشت۔	ولادت باسعادت در عجم بود بعد توبہ کردن آنچنان بزرگ شد کہ نظیرش نبود۔		وفات آن ذات برکات آمود بتاریخ ہفتم رمضان شریف بسال یکصد بست سنہ ۱۲۰ یا نہم رمضان بسال یکصد چہل و یک سنہ ۱۴۱ یا یکصد پنجاہ و شش سنہ ۱۵۶	شام		حضرت حسن بصری صاحب رضہ	نقلست کہ در ابتدا نہایت مالدار بود و مال خود بسود میداد روزے زوجہ اش گفت بہر خوراک برائے طفلان بیار رفت نزد قصاب کہ مدیون وے بود از وے سود خواست و گفت چیزے الا سر گوسفند موجود است شیخ برداشت بخانہ حوالہ زوجہ کرد و ہیزم از دیگر مدیون آورد آنرا پختہ کردن گرفتند آخر فقیرے آمد سوال کرد کہ اللہ چیزے دہید زوجہ حبیب گفت چیزے نیست کہ دہم فقیر خالی رفت چون حبیب باز آمد زوجہ وے کفچہ در دیگ انداخت دید کہ ہمہ دیگ پر خون است شوہر را گفت بیا شومی خود بہ بین چون حبیب دید ہمہ دیگ خون خون بود دانست کہ این فساد گرفتن سود است از دل و جان توبہ کرد نقلست بعد توبہ کردن بکوچہ رفت طفلان دیدہ گفتند برادران ابلیسیہ بہ بینید کہ حبیب تائب مے آید از ان وقتیکہ از سود توبہ نمود مقبول خدا شد
۸	آن محبوب الرحمان حضرت سفیان کہ ثوری مشہور بودند کنیت ابو عبداللہ نام پدر شیخ سعید کوفی از بزرگان دین متین بود و او را امام المومنین نیز میگفتند قدس سرہ	ولادت حضرت در کوفہ بود۔ ثوری چرا معروف شد روزے پائے چپ در مسجد نہاد ہاتف گفت ثوری کہ پائے چپ نہی ازان ثوری میخوانند۔		وفات آن معدن عنایات مخزن کرامات بتاریخ سیوم ماہ شعبان المعظم بسال یکصد پنجاہ و پنج ۱۵۵ سنہ یا یکصد شصت و یک سنہ ۱۶۱ھ	ارض بصرہ			نقلست کہ حضرت اعلم صوری و معنوی بدرجہ کمال بود راستی و راست گوئی برہان بزرگی وے است صاحب کمالات و کرامات بودند نوشتہ اند کہ روزے خلیفہ بغداد نماز میخواند و در نماز ریش خود را باز باز حرکت میداد شیخ فرمود این نماز تو جائز کجا است بلکہ فردا بروئے نازیبا تو خواہند زد خلیفہ گفت آہستہ گفتن مناسب بود خواجہ فرمود اگر از چنین کلمہ حق باز مانم در حال بول من خون شود خیر شب گذشت چون صبح شد خلیفہ خواست کہ خواجہ را بردار کشد تا دیگران گستاخی نکنند دار تیار شد شیخ را طلب کرد۔ شیخ دانست کہ خلیفہ از حرکت باز نمی آید بحضور دل پیش پروردگار عرض نمود یا خالق یا مالک میدانی کہ خلیفہ در بندگی تو غفلت میکند راست گفتم بردار میکشد این را از جہان دنیا بردار کہ دنیا او را مغرور نمود و از فرمان شرع شریف برگشتہ شد ہنوز شیخ در دفتر شاہی نرفتہ بود کہ سقف دیوان خانہ افتاد خلیفہ و ارکین دفتر زیر آمدہ جان بجان دہندہ سپردند۔ خلیفہ نتیجہ ناراضگی شرع شریف دید۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۹	آن نور از انوار کبریائی حضرت داؤد طائی کہ از اکابر بزرگان دین متین صاحب احتشام و سید الاقوام بودند عالم باعمل و زاہد عابد اکمل شمار شدند و بحضرت امام اعظم بغدادی و خواجہ فضیل عیاض و حضرت ابراہیم ادہم صحبت میداشت قدس اللہ سرہم العزیز۔	ولادت حضرت در طی بود سبب ترک از دنیا۔ روزے از نوحہ گرے این بیت شنیدند یعنی کدام روئے بود کہ خاک ریختہ شد و کدام چشمے بود کہ در زمین ریختہ نشد این آواز شنید از دنیا و مافیہا ترک کرد		وفات آن نوالاصفات مظہر رحمت بے نہایات بسال یکصد شصت و پنج ۱۶۵ھ ابیات تاریخی از خزینہ چو آن شاہ زمان داؤد مسعود بخلد آمد بصد صدق و صفائی بترحیلش بگو سلطان داؤد ۱۶۵ دوبارہ زبدۂ حق داؤد طائی ۱۶۵ ۱۲۱۲	بغداد شریف	ہارون الرشید	حضرت حبیب راعی صاحب رح۔	نقلست کہ حضرت داؤد بیست دینار از میراث پدر یافتہ بودند میگفتند کہ برائے خرچ بیست سال کافی ہستند اگر ارادہ الٰہی بودہ باشد و نیز میگفتند کہ این دینار سبب فراغت من ہستند عادتش شریف آن بود کہ گاہی از یاد مولا خود سیاسود خشکہ بوقت نان خوردن نان را با و یا یکدو بار بکرد و آب خود باشامید یعنی نوشید و فرمود کہ در خائیدن و نوشیدن تفاوت خواندن پنجاہ آیت شریف بوقوع می آید مناسب نیست کہ این چنین فرصت فیما بین عبادت الٰہی در آید نقل است کہ شخصے بخدمت حضرت داؤد حاضر شدہ عرض نمود کہ قبلہ سقف خانہ خانہ شما تمام خراب است امروز فردا زیرا ہا افتاد شیخ بجواب فرمود کہ از عرصہ بیست سال گاہی چشم بالا کردہ ندیدم کہ سقف درست است یا چگونہ و چہ حال دارد نقل دیگر ثبوت پیوستہ کہ حضرت داؤد مکانات مسکن فراز و دراز میداشت چون اندر احاطہ حویلی یک حجرہ خراب شدی بدیگر نشستے کسی شخص بخدمت شیخ گفت چرا عمارت خانہ خود حیال نمی کنی کہ تمام عمارات خراب است فرمودند نمیدانی کہ دنیا جائے نمائش بلکہ شاہ راہ است برائے آمد و شد پس من بخدا عز و جل عہد بستہ ام کہ تا دم زندگی گاہے عمارت نخواہم نمود چنانچہ چون حضرت از جہان دنیا بیرون رفت اندر حویلی ہیچ جای رہائش باقی نبود بلکہ بر در حویلی یکے حجرہ باقی بود کہ دران وصال شد و بعد وصال نیز بزوال رسید حتی کہ ہمہ حویلی و حجرہ ہائے شیخ صاحب منہدم شدند و با زمین ہموار گشتند الغرض کہ متوکل و متورع این را گویند کہ از جہان دنیا بر چیزے داغ نہد و فنا در فنا داند و خدا عز و جل را باقی شمارد
۱۰	آن برگزیدۂ بزرگان عظام و کرام حضرت عتبہ ابن العلام کہ مرید با ارادت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بود قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت آنحضرت مبارکہ بغضد رجب۔		وفات آن نوالاصفات مصدر مکارم و عنایات مظہر رحمت بے نہایات بسال یک صد شصت و ہفت ۱۶۷ھ بوقوع آمدہ است۔		ہارون الرشید	حضرت حسن بصری رح	نقلست کہ روزے زنے نیکبخت ذات شیخ بجالتے دید کہ بدن آن کنیز بارگاہ الٰہی از سر تا قدم پوشیدہ بود بران عاشق گردید چون معاملہ عشق و بطول انجامید روزے آن نیکبخت زان یعنی از شیخ پرسید کہ ہمہ تن بدن من در پوشید میماند تو بکدام صورت من عاشق شدے شیخ بجواب گفت کہ بارے دو چشمان ترا دیدہ ام زان عاشق شدم آن پاکدامن ترسندہ از خدا عز و جل و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم در خانہ رفتہ ہر دو چشمان خود بکار بر آوردہ نزد آن شخص فرستاد و گفت کہ اینک چشمان من کہ بران عاشق شد چیزی مباد کہ باعث صد وقوع گناہان بواسطہ وے از خدا و رسول شرمسار سازد چون عتبہ اینحالت دید از دنیا و مافیہا بر داشت و بخدمت حضرت حسن بصری صاحب بیعت گردید و در عبادت و ریاضت تساعی لیل و نہار ماند حتی کہ کامل و مکمل ولی گشت و در عشق و محبت خدا درگذشت
۱۱	در سلطنت سخاوت و احسان بادشہ خدا آگاہ حضرت عبداللہ ابن شیخ مبارک کہ مرید و تلمیذ پر تمیز جناب امام صاحب امام اعظم رحمۃ اللہ	ولادت با سعادت حضرت بسال یکصد سنہ ۱۰۰ھ بظہور پیوست۔	۸۱ سال	وفات آن جامع کمالات مظہر کرامات مخزن کمالات بسال بلکہ بماہ رمضان شریف بسال یکصد ہشتاد و یک				نقلست کہ بوقت جوانی آنصاحب حقائق و معانی بر کنیزی عاشق بود شبے در انتظار وصال آن روز نمود میسر نشد بدل گفت اگر بخدا شاغل بودمی چہ خوش بودے ہمان ہمان بصدق دل توبہ نمود بخدمت حضرت امام اعظم رسید مرید شد کامل و مکمل گردید نقل است کہ سالہا جناب عبداللہ بحج و معرفت و دوم سال تجارت مینمود و از نفع وی خرما خرید بفقرا خورانید و خستہ باز گرفتے بر تعداد خستہ ہر یک فقیر یا درہم داد نقل است کہ روزے حضرت عبداللہ براہ معرفت نابینا را دید فرمود حافظ جی امام عبداللہ می آید حافظ باز گفت یا امام عافر ما کہ حق تعالی مرا بینائی عطا فرماید حضرت عبداللہ دعا فرمود کہ آن نابینا بینا گردید خدا شفا بخشید نقل است کہ امام عبداللہ را غلامی بود روزگار سردار کردی و بشب در کار پروردگار ماندے یعنی در بیابان رفتہ عبادت خداوند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	علیه و معاصر بحضرت سفیان ثوری و حضرت فضیل عیاض صاحب قدس سرہم العزیز			سنه ۱۸۱ یا یکصد ہشتاد و دو ہجری سنه ۱۸۲ بوقوع آمد است				معبود حقیقی مینمود حضرت از رفتن وے وقوف یافته فرمود که شب بکجا میروی غلام بنا بر رویه دادنی نمود و از افشای راز بازداشت ہر شب رفتے عبادت خدا کردی چون وقت والپسی آمدے دیدے که دینار از غیب موجود است بر آوردی و خواجه دادی و چون حضرت عبدالله بر این حال بخوبی واقف شد که دینار از غیب مے آید و مرا امید بود تمام شب در بندگی مولائی خود میماند سرش بوسید و آزاد کرد غلام را ہم فاش شدن بر از پسند نیامد بجناب الٰہی عرض کرد یا خداوند راز فاش شد جانم بگیر فوت شد بحالیکه سرش در آغوش عبدالله بود حضرت عبدالله در پلاس که بود دفن نمود بخواب دید که جناب رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم و جناب حضرت ابراہیم خلیل اکبر علیه وسلم بر تو آن غلام تشریف آورده میفرمایند که دوست خدا عزوجل در پلاس دفن کردی چه کردی۔
۱۲	آن صاحب خوارق و کرامات خداوند فہم و ادراک حضرت محمد سماک که کنیت وی حضرت ابو العباس و سر دفتر علمائے قدیم و صلحائے صمیم بود قدس الله سرہم العزیز۔	ولادت با سعادت حضرت۔		وفات آن جامع کمالات مصدر کرامات مخزن فیوضات بسال یکصد ہشتاد و سه سنه ۱۸۳ھ بوقوع آمده است	ختلان		حضرت سفیان ثوری رح	نقلست که حضرت زاہد و عابد و مجاہد و متوکل علی الله و صاحب خوارق و کرامات بود نوشته اند که حضرت محمد سماک صاحب حافظ کلام ربانی و واعظ مخلوقات یزدانی بودند و آن سعادتمند را حق تعالی جل شانه نہایت صاحب تاثیر اکسیر پیدا فرموده بود که ہیچ سخن با کسی نگفتے که در مستمع اثر نکردے و ہر سخنہای آنحضرت خالی از موعظت نبودے شخصے حضرت الگفت چرا زن نکنی فرمود طاقت دو زن ندارم یعنی طاقت دو شیطان نمیدارم یعنی یکی شیطان خود و شیطان ثانی آنکه با زن باشد امید نیست که درمیان دو شیطان سلامت مانم نوشته اند که روزے قارورۂ شخصے صاحب طبیبے میبرد شخصے مشبہه مزاحم شد قاروره را والپس نیید و فرمود سبحان الله دوست خدا عزوجل بحر خدا از غیر استیعانت میطلبید باز گردو او را بگو که این کلام گفت حضرت بخواند اعوذ بالله من الشیطن الرجیم و بالحق انزلنٰه و بالحق نزل چون حامل قاروره باز رفت و این کلام گفت حضرت محمد سماک صاحب بخواند از مرض ہرج بدنی بالکل شفایاب گردید نوشته اند که آنحضرت خضر علیه السلام بودند
۱۳	آن پیر روشن ضمیر کامل و مکمل در مذہب حنفی حضرت خواجه شقیق بلخی کنیت وی ابو علی بحضرت امام موسی کاظم و حضرت ابراہیم ادہم صحبت می داشت قدس سره العزیز	ولادت با سعادت حضرت بلخ از بزرگان قدما و مشائخ عظما و صاحب خوارق و کرامات بے انتہا متوکل و صاحب تصانیف مبدء اول بودند۔		وفات آن والا صفات معدن فیوضات مخزن برکات مظہر مظاہر عنایات بتاریخ نہم ماه رمضان شریف بسال یک ہشتاد و چار سنه ۱۸۴ یا یکصد نود و پنج سنه ۱۹۵ یا یک صد نود و چار سنه ۱۹۴ بوقوع آمده است	ختلان	ہارون الرشید	حضرت امام اعظم [illegible] و حضرت ابراہیم ادہم [illegible]	نقلست که روزے حضرت با اسباب تجارت بترکستان میرفت شخصے را دید که پیش بت در بتخانه سر بسجود افتاده و مینالد شیخ آنرا گفت اے نادان چرا ذات حی قیوم را گذاشته پیش بت بیجان سجده میکنی و مینالی جواب اگر خدا قادر و رزاق است چرا شہر خود را گذاشته بدیار امصار اجنبیه میروی و میگردی که طریقه بدا از خدا پرستی دور امروی برون است طعنه بر نشانه دل آن بیگانه بر نشست پس از انجا باز گشت از دنیا و ما فیہا ترک کلی کرده بخدمت پیر روشن ضمیر خود رسید بیعت شده با خدا پیوست و چشم از صحبت غیر بربست و پیدا نش براه خدا کشاده شدند نقل دیگر چون حضرت شقیق عہدگه شریف و امام شہر رفت بخواجه ابراہیم ادہم ملاقی شد از وجه معاش پرسید خواجه فرمود اگر میرسد شکر کنم نرسد صبر کنم شیخ بلخی فرمود سگان گوئی نیز چنین میکنند از این بہر پرسید اگر برسد ایثار کنم و اگر نرسد شکر کنم و صبر آرم خواجه این مصرعه خوانده این کار از تو آید و مردان چنین کنند نقل است حضرت شقیق در نبه ادرفت خلیفه ہارون گفت مرا پندے کن فرمود ہوش دار حق تعالی ترا بجائے صدیق اکبر نشانده است از صدق طلب کنید و بجائے فاروق اعظم نشانده است تا میان حق و باطل فرق کنی و بجائے ذوالنورین نشانده است که از تو حیا و کرم خواہد و بجائے حضرت علی المرتضی نشانده است که از علم و عمل خواہد۔ الغرض حضرت شقیق کمال بزرگ بود که نظیر وے در زمان خود نبود۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهای	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۱۴	آن تارک عیش و نشاط حضرت یوسف اسباط که صاحب مقامات عالی و درجات متعالی رح	ولادت باسعادت حضرت بابرکت وسعید رشید کونین-		وفات آن عالی ذات بلند صفات بسال یکصد نود و شش بوقوع آمده ۱۹۶ سنه				نقلست که ذات بابرکات بلند صفات از زهاد و عباد و صاحب اجتهاد نفس کش بود و در اندکه هفتاد هزار دینار از میراث پدر والا گهر خود یافت همگی و جملگی بر فقرا و غربا و اعزه داد و لشیزی برای خود نگذاشت بوریا میبافت و بر آن وجه معاش مینداشت و بر آن گذاره خود میساخت شلوار ته بند که برای ستر عورت بود و یک کهنه جامه که برای سر بود و دیگر نداشت-
۱۵	آن کاشف اسرار معانی حضرت سلیمان الدرانی اصل نام حضرت عبد الرحمان ابن احمد عطیه قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در ران ...		وفات آن والا صفات مصدر توجهات مظهر عنایات بسال دو صد پانزده ۲۱۵ سنه بوقوع آمده است	دران			نقلست که مردی بزرگ عالم باعمل و در علوم حدیث و تفسیر و فقه چنان لاثانی بود که نظیر وے کم گفت آید چندانکه بحالت فاقه و جوع آن صبر مینمود دیگر برا نیابود و دعوی مساوات نبود نقل است که حضرت سلیمان میفرمود که شبی در مسجد بودم و از سرما آرام نمی آید بوقت حلیک و شب در بغل کردم پنهان کردم ساعتے عظیم بمن سید خواب بودم هاتف آواز داد که ای سلیمان که دستی که وقت بیرون کردی روزے آن تو دادیم اگر دست دیگر هم بیرون کردی نصیب آن هم تو رسید بعد ازان سوگند خوردم که در سرما گرما دعا دعا نکنم الا هر دو دست دعا خواهم خواست که دین خلود عظیم
۱۶	آن فیض یافته از دفتر اطهر تقدس حضرت شیخ بشر مریسی که از مشایخ عظام و بزرگان والا مقام رح	ولادت باسعادت حضرت در قریه مریس من مضافات مصر است-		وفات آن والاصفات بابرکات مظهر فیوضات بماه ذی الحجه بسال دو صد نوزده ۲۱۹ سنه	مریسی			نقلست که حضرت بشر مریسی ابن غیاث از مشایخ عظام و بزرگان ذو الاکرام و حضرت جناب مریسی صاحب میفرمود بهر دلی که در آن مهر دنیائے دون جائی خود میسازد آخرت ازان دل بخوبی میرود و دران هرگز هرگز قرار نمی گیرد و میفرمود که از سخنان مشایخ عظام هیچ سخن در من قرار نگرفت آمدتا و قتیکه دو شاهد معتبر از کتاب مجید و سنت برآن ناطق نباشند در جهان مقبول
۱۷	آن کامل و مکمل ولی حضرت شیخ فتح بن علی موصلی بزرگے عالیشان بود و از مشایخ عظام قدس سره نهایت راه راست و راستی راست گو و صادق محبت الهی بود که از احاطه تحریر بیرون است رح	ولادت باسعادت آنحضرت در موصل بود بزرگے بود که در زمان خود در زهد و عبادت نظیر وے نبود-		وفات آن معدن فیوضات بابرکات بسال بلکه بتاریخ دهم ماه ذی الحج بسال دو صد نوزده است ۲۱۹ سنه ه بحث تاریخ آن خدیو آگاه ۲۱۹ قطب حق یا لجہ حقانی ۲۱۹	موضع قریب بغداد است-			نقلست که صراحت معامله صدق از شیخ پرسیدند شیخ در خواب ایل دست خود را در کوره آهنگران برده پاره آهن تفته در دست گرفت و باز بازآهن تفته از کوره آتش بدست برداشت و گفت معامله صدق همین است نقل دیگر شبے حضرت سری سقطی بعیادت شیخ فتح موصلی که بیمار بود میرفت چوکیدار مواخذه نمود و نزد حاکم برد حاکم بوقت صبح حکم کرد که شلاق کنند چون اہل ضرب یعنی ضارب اراده نموده دست و در هوا ماند حاکم پرسید نمی زنی گفت پیرے روشن ضمیر موجود است از هیبت وے نمی توانم که زنم پس آن شیخ فتح موصلی بود که بحالت پوشیده بزور بندگی منع میکرد نقل دیگر بروز عید ضحی شیخ بجناب پروردگار عرض کرد یا مولا من دیگر جانوران ذبح میکنند من بطاقت خود ذبح میکنم بانگشت بر حلق نشان داد و افتاد و رفت گر دید چون مردمان بر حلق وے نگاه کردی دید خط سبز بطرز خط کار در وجود بود دانستند که دعا شیخ قبول افتاد و در راه مولای خود ذبح کرده شد قبول و منظور بود منظور گردید-
۱۸	آن مرد میدان محبت کافی حضرت مولانا شیخ بشر حافی ابن عبد الرحمن ابن عطا ابن ماهان ابن عبد الله	ولادت آن هدایت یافته از ازل در قصبه مرو بود		وفات آن والاصفات مظهر عنایات الهی روز چارشنبه دهم محرم الحرام بسال	بیرون از بغداد شریف-			نقلست که روزے حضرت بابرکت بشر حافی ابن شیخ عبد الرحمن بسم الله الرحمن الرحیم در راه افتاده دید برداشت و بر جائے خود برده آن پرچه کاغذ را با عطریات معطر ساخته در صندوق نهاد شبے از بزرگان دین بخواب دید و شنید که الله تعالیٰ بندریعه هاتف میفرماید بشر را بگو که تو نام مرا تعظیم کردی ما در کونین ترا پاک کردیم که هر وقت و هر آن پاک ترین خواهی بود چون این پیغام شنید اگرچه نهایت شرابخوار و بد اطوار بود بصدق دل تائب شد و از مردان راه خدا و خلق گردید نقل است که روزے نوشته دید که زمین فرش خدا است گفت بر فرش محرم

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	کنیت وی ابو نصر قدس سره العزیز-	〃		دوصد بیست وهفت ۲۲۷ سنه بوقوع آمده	〃	〃	〃	مجازی بالکفش آمدن نمیبینی دهند وزمین که فرش خدا است براین بالکفش قدم نهادن ترک ادب است از آن روز ترک نعلین نمود حافی ازان گشت وتا الشهر زنده ماند هیچ جانور در بغداد بول براز نمیکرد چرا که حضرت بشر بغیر نعلین میماندند پای وی پلید نشود فائده هر که با خدا باشد خدا عزوجل با وی باشد
۱۹	آن مغفور رحمت غفاری حضرت احمد بن اطواری کنیت وی حضرت ابوالحسن والدوی از عارفان بود قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در دمشق بوده-		وفات آن عالی نسبت مخزن کمالات وکرامات بسال دو صد سی و دو بوقوع آمده بود ۲۳۲ سنه	دمشق	عباسی	ابوسلیمان رح	نقلست که حضرت سلیمان درانی در مجلس خود خوش نشسته بود شیخ احمد آمد وعرض کرد یا حضرت تنور تفته است چون شیخ سلیمان از شیخ احمد مکرر ته کرر کلام واحد شنید فرمود برو در تنور نشین که باز باز میگوئی ازانجا که مابین پیر و مرید عهد بود که هرچه پیر فرماید مریدان بکنند پس شیخ احمد رفت ودر تنور نشست چون طلب شد بخدمت مرشد آمد او را ضررے نرسیده بود این همه نتیجه فرمانبرداری که انکار نکرد آتش نیز زیر فرمان ماند-
۲۰	محبوب رحمان حضرت حاتم اصم صاحب ابن عثمان کنیت ابوعبدالرحمان قدس سره -	ولادت حضرت باسعادت در بلخ بوده-		وفات آن والا صفات مخزن رحمت وعنایات بسال دو صد سی و هفت ۲۳۷ سنه یا دو صد سی و هشت ۲۳۸ سنه	بلخ		حضرت شقیق صاحب رح	نقلست که حضرت در هر اعمال و افعال بهتر و افضل بودند بزرگے لاثانی وکامل اکمل شمار شدند روزے شخصے از دوستان حضرت استمداد خواست فرمودند اگر یاری خواهی خدا کافی است اگر همراهی جوئی کراماً کاتبین موجود داری و اگر مونس طلب میکنی قرآن کریم بس است و اگر کاری خواهی عبادت خدا عزوجل کن واگر وعظ خواهی مرگ در پیش است واگر اینهمه ناپسند است دوزخ کافی خواهد بود روزے در مجلس وعظ نباشی موجود بود حضرت دعا خواست خدایا حاضر باشان مجلس را بخش چون شب شد نباش برائے کندن قبر و برآوردن کفن در گورستان رفت آنجا آوازے آمد که امروز بدعاے حاتم آمرزیده شدے باز گناه میکنی باز گردید وتائب گشت عمر بخیر گذشت -
۲۱	آن رسیده بمقامات اعلیه حضرت خواجه احمد خضرویه کنیت ابوحامد که صاحب خوارق وکرامات جلیله بود و صاحب مدارج صوریه و معنویه بود قدس سره العزیز ونور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در بلخ بسال یکصد چهل و پنج ۱۴۵ سنه بوده		وفات آن والا صفات بسال دوصد چهل ۲۴۰ سنه ذات بحضرت ابوتراب وسلطان ابراهیم و با شیخ بایزید بسطامی و ابوحفص حداد صحبت داشت	بلخ		حضرت حاتم اصم صاحب رح	نقلست که حضرت احمد کمال کامل وحال عامل و در مقامات فقر وزهد تعبد وتهجد و عبادات ریاضت بے نظیر بود و نوشته که روزے فقیر بخدمت رسید چون شب شد بخاطر وے هزار شمع افروخت فقیر اعتراض کرد بے فائده خرچ میکند ذات شیخ دانسته فرمود آنچه بنده افروخته باقی بگذار وغیره را بکش فقیر تمام شب بر هر شمع خاک انداخت اما یک هم نکشت نقل است که شبی دزدے بخانه شیخ آمد چیزے نیافت قریب بود که خالی بازگردد شیخ آواز داد که ای فلان بیا وضو کن نماز بخوان چون روز روشن شد ترا چیزے بدهم دزد عمل فرمان کرد چون روز شد او را صد دینار دادند دزد حیران شد واندر ذی توبه نمود که در کار نیک مزد کافی است و آن کار بدکار هست آخر عابد گردید کامل شد
۲۲	آن ولی کامل حق شناس حضرت حضرة ابوالعباس ابن محمد حارث ابن اسد محاسبی که از متقدمان مشایخ هرات ومستجاب الدعوات بوده است قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت در هرات نوشته اند که ملک خراسان است و شهر مذکور بنا شده بادشاه سکندر اعظم است-		وفات آن والا صفات عالیمقامات مصدر فیوضات مظهر عنایات بسال دو صد چهل یک ۲۴۱ سنه بوقوع آمده گفت سرور بسال رحلتش زبدهٔ دین محاسبی نبیل ۲۴۱	بغداد		[illegible]	نقلست که حضرت حارث کمال متقی بود که مثل اتقائی وی کم بوده باشند نوشته اند که چون پدر وے مرد سی هزار دینار از میراث وے بحصه حارث آمد ایشان فرمود در بیت المال سلطانی داخل کنند گفتند چرا نمیگیری گفت جناب پاک صاحب لولاک علیه الصلوة الملک الاعلی فرموده القدریه مجوس هذه الامة بیقین است که پدرم قدرے بود و من مسلمانم ورثه وے بمن نمیرسد نقل است که عنایت حق بحق وے چنان بود که چون وے دست خود بطعام شبهت بردی انگشتان وے بطعام نمیرسید و بند میشدند شیخ را معلوم میشد که طعام شبه ناک است چنانچه نزد خواجه جنید رفتند خواجه پیش وی طعام دو شینه عروسے همسایه پیش آورد حضرت بعادت انگشت بجانب نان نمی نقفند بهزار شدت بجا شتند از حلق فرونشد فرمودند این طعام از کجا است خواجه بموجب بیان مرقوم الصدر بیان نفرمود گفتند طعام مشتبه است پیش درویشان در دروازه خدا نباید نهاد -

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۲۳	در سلطنت تجرید و تفرید بادشاه ظل الله حضرت خواجه ذوالنون مصری ابو عبد الله و ابو الفضل که از حکمای جید شریعت پرعظمت و فرمانروای مملکت طریقت و سالک مسالک راه هدایت و صاحب خوارق و کرامت بود اکثر خود را پوشیده داشتی و هیچکس نشناختی قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت در مصر است۔ چون ببلاغت رسید خواهرش روزی این آیت خوانده وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی چون ذوالنون شنید بجناب ایزدی عرض کرد بنی اسرائیل را داده مرا نیز عطا کن۔		وفات آنجامع کمالات مظهر مظهر کرامات بی نهایات بتاریخ بیست و ششم ماه شعبان بسال دوصد چهل و پنج ۲۴۵ سنه یا دوصد چهل ۲۴۰ سنه یا دوصد چهل و چهار ۲۴۴ سنه از خزینه فرا آمد که هادی قطب الاقطاب ۲۴۴ سلطان بود فانی ۲۴۰ ذوالنون بن نجم ۱۲ بجنازه‌اش مرغان از هوا آمدند و جنازه سایه کردند۔	مصر		[illegible]	نقلست که روزی حضرت ذوالنون مصری بر درویشی گذشت که با درخت آویخته به بدن خود چنان میگفت که ای بدن در عبادت الهی با من موافقت کن ورنه ترا چنان گداز خواهم نمود که کسی با کسی نکرده باشد چون شیخ شنید گریه و فریاد جاری کرد حالانکه ذات شیخ را اهل رقت دیدند و ذوالنون گفت اگر زیاده از من به بینی پیشش معانان بکوه رفتم در صومعه دیدم که فقیری بر یکپا استاده است و دیگر پایی وی بریده برون از صومعه افتاده است و آن بر یکپا استاده مشغول بعبادت مولای خود است شیخ ذوالنون فرماید که ازان فقیر روشن ضمیر پرسیدم که حالت چه حالت است بجواب ای مرد خدا با اسم الهی مرا بسیار رکن یکها از اندک اندک مانده است لاچار بشنو تا قدری بگویم زیاده تکلیف مده که وقت میشود بعد سی سال کامل زنی حیله از در صومعه گذر کرد و نظر من بروی افتاد همان وقت آواز آمد که ای درویش شرم نمیداری که بعد سالها یعنی بعد عبادت سالها که سی سال عبادت حق کردی حالا بغیری می بینی پس همان وقت پایی خود که برای دیدار غیر بیرون از حجره داشته بودم بریده انداختم که حالا موجود است و افتاده می بینی و در حیرتم که بروز حشر با این من چه خواهد بود شیخ ذوالنون فرمود چون حالتش دیده و شنیده از دنیا و مافیها ترک کردم نقلست که سائلی بخدمت حضرت ذوالنون آمده سوال کرد ذات شیخ کلوخی کندیده و برا چون سائل بخوبی دید آن سنگ زمرد بود سائل عوض چهار صد دینار او را فروخت و زاد خود کرد الغرض که حضرت ذوالنون سراسر فیض و رحمت آمده بود قلم را طاقت نیست که شمه حال وی نویسد
۲۴	آن عالیجناب حضرت ابو تراب نخشبی نام عسکر ابن حسین یا عسکر ابن محمد ابن حسین بود ولی کامل و اکمل بود در زهد و مجاهده بی نظیر قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت [illegible]		وفات آن نور الاصفات صاحب مدارجات و منازلات اعلی و بالا بتاریخ هفتم ماه جمادی الاول بسال دوصد چهل و پنج ۲۴۵ سنه بعد از فرتیدگی سالها فوت شده بر تکیه عصای خود استاده مانده باز رگانان آمده دفن کردند	بصره			نقلست که حضرت در ریاضت و عبادت کامل الوقت بود نوشته‌اند که سی سال کامل در عبادت چنان شاغل ماند که درین عرصه سی سال پهلوی خود بر زمین نه نهاد یعنی نه آرام گرفت و نه خفت نقل است که روزی شیخ با مریدان در بادیه میرفت که در آنجا آب برای نام و نشان هم نبود مریدان از کمال تشنگی جان بلب رسیدند پس برای آب خواستند بخدمت شیخ کردند شیخ عصای خود بر زمین زد همان وقت آب صاف و شفاف از زمین بر آمد نوشیدند و وضو کردند و ادای نماز نمودند و بجانوران که نزد ایشان بودند نوشانیدند نقل است که روزی ذات شیخ قدم شریف بر زمین زد که چشمه آب از آنجا صادر شد و مریدی خواست که قدحی نیز باشد قدح هم پدید گردید که در سفر ملکه در اسباب سفر بود سالها سال ماند شیخ فرمود روزی در بادیه میرفتم که در خیال نان و بیضه مرغ افتاد همان وقت چندان مردم آمدند مرا گفتند دزد ما توئی که دزدی کردی دوصد تازیانه زدند آخر پیر مرد شناخت و فریاد نمود که بزرگ خدا است از خدا بترسید مرا رها کردند و صدها بار معافی طلب شدند۔
۲۵	آن محبوب کبریا حضرت شیخ ابراهیم ابن عیسی از مشایخ کبرای بود و با حسن بصری صحبت داشت شیخ ثانی بود قدس سره	ولادت آنحضرت ابر رحمت در اصفهان بود و اصفهان نصف جهان است۔		وفات آن نور الاصفات مصدر توجهات مظهر کمالات بسال دوصد چهل و هشت ۲۴۸ سنه ه	اصفهان			نقلست که ذات شیخ میفرمود که هرگاه خواهش تو شود که از اولیای الله را بشناسی این چنین بگوئی۔ هو الاول والآخر والظاهر والباطن و هو علی کل شیء علیم۔ و نیز میفرمودند که اگر کسی خواهد که وی اولیای کرام را بشناسد پس بران کس که گمان بزرگی باشد چیزی مبدا اگر گیرد یا رجوع آرد یقین است که بزرگی نیست و اگر نگیرد و بخلق نبوی پیش آید تحقیق داند که خالص اولیای کرام است و عظیم الشان۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۲۶	آن کامل ولے حلیم الطبع شیخ محمد ابن علی حکیم ترمذی کنیت ابوعبدالله معظم دوران خود قدس سره العزیز	ولادت ترمذ از احبائے امام اعظم رح وجناب خضر علیه السلام است		وفات آن والاصفات بابرکات مخزن عنایات بسال دوصد پنجاه وپنج ۲۵۵ ھ	ترمذ			نقلست که بار حضرت کتب تصنیف شده خود را در دریا انداخت خضر علیه السلام از دریا برآورده داد وفرمود که خوب شغل است شاغل باش وسیفرمودند که صد شیر گرسنه در رمه گوسفندان چندان تباه نکند که یکساعت شیطان کند وصد شیطان آن تباهی نکند که یکساعت نفس آدمی نقل است که شیخ ترمذی در مدت عمر خود یکهزار ویکبار خدائے عزوجل را در خواب دید نقل است که در ابتدا با دو کس طالبان برائے حصول علوم روانه گشت اما هنوز در خانه استاده که مادرش اجازت نداد وبجمال ملال افتاد روزے بگورستان رفته میگریست که خضر علیه السلام آمد وفرمود که گریه مکن اما در اینجا هر روز بیائی که ترا علم بیاموزم پس حکیم ترمذی یعنی شیخ ترمذی بگورستان میرفت وعلم می آموخت حتی که در تحصیل هر علوم تمام کرد وآنچنان عالم ربانی گشت که اگر شمه آن بیان کرده شود آن نیز بیان نخواهد شد جهانیان از فیضیاب
۲۷	آن تارک الدنیا حضرت ذکریا ابن یحیی که از مشائخ کبار ونامدار بود قدس سره العزیز	ولادت آن رشید وحید در هرات بود		وفات آن عالی ذات بابرکات صاحب خوارق وکرامات بسال دوصد پنجاه پنج ۲۲۵ ھ	هرات			نقلست که حضرت ذکریا ابن یحیی مردے بزرگ از بزرگان متقدمین کاملین وصالحین دوران خود بود مردے مستجاب الدعوات بود ودرجه ابدالی میداشت اولیائے عظام واصفیائے کرام مقر ولایت وے حضرت میشدند وحسب بیان وقول حضرت امام حنبل صاحب رحمة الله علیه مدام تیر دعائے وے بر هدف میبود گاہے اتفاق نشد که دعاے وی قبول نیفتاد بلکه مدام قبول ومنظور بودے
۲۸	آن جامع کمالات صورے ومعنوی حضرت ابوعبدالله سنجری که از مشائخ عظام بود	ولادت آن حضرت بابرکت در خراسان		وفات آن عالی ذات بابرکات صاحب خوارق وکرامات بسال دوصد پنجاه وپنج ۲۲۵ ھ			حضرت ابوحفص حداد صاحب	نقلست که حضرت در زهد وتعبد وتجهد وریاضت شاقه بزرگی عالی همت بود وکمال متورع ومتوکل بود نوشته که یکے مریدان معتقد بخدمت عالیه رحمت آنحضرت حاضر ومشرف شد وبعرض پرداخت که یکدینار سرخ نزد خود میدارم خواهش اقوی است که آن دینار بحضور فیض گنجور نذر گذارم ذات مصدر فیوضات از زبان درفشان فرمود اگر دهی ترا بهتر است اگر نگیرم مرا بهتر
۲۹	آن فیاض وفیض پایگاه حضرت دارمی عبدالله ابن عبدالرحمان سمرقندی قدس سره	ولادت با سعادت حضرت در سمرقند بود		وفات آن معدن کمالات وکرامات بسال دوصد پنجاه وپنج ۲۵۵ ھ	سمرقند			نقلست که واقعه نگار روزگار ماضی حال این فرخنده مآل را بدین منوال نوشته اند که حضرت جناب دارمی صاحب از علمائے کبار وفصحائے نامدار با وقار بود ودر فقهائے ومحدثین مدارج ومراتب ومناصب عظیم میداشت کتاب مستطاب دارمی از تصنیف ایشان حضرت است وباقی تصانیف نیز بسیار وبشمار میدارد که در جهان فائده رسان مخلوقات هستند
۳۰	آن سرمایه آبروے سلطنت ستاری حضرت محمد ابن اسماعیل بخاری رحمة الله علیه الباری	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در بخارا شریف		وفات والاصفات آن مظهر عنایات مصدر کرامات بتاریخ نهم ماه رجب المرجب بسال دوصد پنجاه وشش ۲۵۶ ھ	بخارا شریف			نقلست که حضرت ایشان امام الحدیث نوشته اند کتاب صحیح بخاری وتاریخ کبیر وغیره بسیار کتب عمده عمده وچیده چیده از آنحضرت در تصنیف آمدند وسیفرمودند که صد هزار صحیح ودوصد هزار غیر صحیح احادیث شریف یاد میدارم حدیث غیر صحیح یکے هم درج کتاب نکرده اند ودر هنگام تحریر کلام مبارک در هر جا اول غسل میفرمودند ودو رکعت نماز نفل میخواندند ودوام باوضو میماندند واین کتاب اقدس از ششصد هزار حدیث انتخاب کرده اند شانزده سال کامل در اتمام و
۳۱	آن افضل الفضلا وبرگزیده اصفیا افسر العلمائے ماضی حضرت یحیی ابن معاذ رازے آنکه از علمائے کبار العهد	ولادت آنحضرت بابرکت ابر رحمت دریائے شفقت در نیشاپور نوشته اند		وفات آن عالی ذات مظهر فیوضات مخزن رحمت وعنایات بتاریخ شانزدهم ماه رمضان ۲۵۸ ھ	نیشاپور			نقلست ناقلان تواریخ بزرگان عالیشان بدین عنوان نوشته اند که حق تعالی جل جلاله وعم نواله دو یحیی مقبول ومنظور درگاه خود پیدا فرموده یکی یحیی علیه السلام که از انبیاء عظام ودوم در اصفیا کرام چنان تحریر کرده اند که روزے حضرت یحیی قدس سره العزیز در هرات تشریف ارزانی فرمودند در جامع مسجد وعظ آغاز گردید بحالت وعظ در مردمان از کثرت شاهم بغیر قرض خود آگاهی فرمودند باشندگان هرات دانست که بر سر شیخ قرض بسیار است دختر نیک اختر

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال الی الله	موضع مزار	بادشاهان	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	خلفائے راشدین بر منبر وعظ فرمود آنحضرت بود صاحب خلق عظیم و جامع کریم بود قدس سره - از آنحضرت هزار ها مردمان فیضیاب شده اند -			بسال دو صد پنجاه و هفت کامل ۲۵۷ سنه بوقوع آمده است خلف ناخلف براه دنیا نام او ان احسن بنیاد را شهید نمود و دنیا که در هرات حضرت رابرای ادای قرضه و خرج فتوح شد	بیرون شهر نیشاپور ...	•		امیر یکه دران مجمع در نسوان موجود نشسته بود بخدمت شیخ بعرض پرداخته یا شیخ بابت ادائے قرضه ایشان مرا از جناب نبوت مآب ارشاد گردید ادا نمودن قرضه بذمه ما فرض گردید چنانچه صد هزار دراهم داد و گفت که یک صد هزار درهم دائنان را دهند و دو صد هزار بخرج خود صرف نمائید اما یکے عرض صرف لله باقی است که چار ایام در جامع وعظ فرمائید که شائقان فائده یابند حضرت عرض وی را قبول کرد چنان وعظ کردند که بموجب ذیل کارروائی ماند چنانچه بروز اول دو جنازه از مجلس وعظ برداشتند دوم روز پنج جنازه سیوم روز چهل جنازه چهارم روز هفتاد جنازه برداشتند و بسیار مردمان فایده مند شدند پنجم روز از هرات آمدند و راه گرفتند چون بهم رسیدند در دل پسر شیخ واثر گونه حالا وارد شدند که پدرم در شهر رسید و تمام دنیا برباد خواهد بحالت نماز سنگ بسرش زد و شهید ساخت مشهور نمودند که دنداں انگشت اما شیخ بوقت اخیر که هنوز روحش باقی بود وصیت ادائے قرضه ساخت و فوت شد در نیشاپور تربه حضرت راذن
۳۲	آن خدا آگاه خواجه عبد الله ابن مسلم بخاری رحمة الله علیه	ولادت باسعادت بسال دو صد دو ۲۰۲ سنه		وفات آن عالیذات بابرکات بسال دو صد شصت و یک ۲۶۱ سنه	نیشاپور			نقلست که حضرت عبد الله ابن مسلم ابن حجاج بخاری از علمائے کبار و فصحائے و بلغائے نامدار بودند محدث عظیم الشان عابد و زاهد و متورع بلند مکان فیاض و فیض رسان دوران خود بودند کتاب مستطاب صحیح مسلم مسند کبیر و غیره بسیار کتب از ان روشن ضمیر تصنیف تالیف هستند که فائده مند جهان است
۳۳	آنحضرت خدایاد از دنیا و ما فیها آزاد حضرت ابو حفص حداد که نام و اسم ابن سلمه مرید شیخ عبد الله و استاد شیخ عثمان بود قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در نیشاپور -		وفات آن والا صفات مصدر عنایات مظهر کرامات بسال دو صد شصت و چار ۲۶۴ سنه یا بسال دو صد شصت و پنج ۲۶۵ سنه	نیشاپور			نقلست که روزے شیخ مساکین و غربائے مکه شریف از فقر و فاقه سخت عاجز دید همانوقت سنگے گران قابل نقصان رسانی برداشت و در کعبه شریف رفت عرض کرد یارب کعبه و یارب خلق الله قسم بعزت و جلال تو که اگر برائے مساکین عاجز آن مکه شریف خیرے نه دهی پس باین سنگ گران همه قنادیل موجوده همه جائے تلاش کرده ریزه خواهم نمود سبحان الله شخصے همانوقت شدید ذخیره بسیار و بیشمارے بوے داد که حضرت سالم بر فقرا و مساکین صرف نمود نقلست یکو روزے خر دهقان گم شد و او رو بحضرت آورده دعا خواست و حضرت از جناب خداوند کریم دعا خواست که اے یارب اگر اینجا خر دهقان ندهی قدم نخواهم برداشت پس همانوقت خر بیامد -
۳۴	آن بکار خدا و رشاد و از جهان سهرورز به آزاد حضرت شیخ علی صاحب بغدادی از بزرگان دین و والاشان شمار شدند قدس سره العزیز -	ولادت حضرت بابرکت در بغداد شریف بود -		وفات آن والا صفات فیاض بے نهایت بسال دو صد شصت ۲۶۰ سنه یا بسال دو صد شصت و پنج ۲۶۵ سنه	بغداد شریف		حضرت ذو النون مصری صاحب بود -	نقلست که شیخ در مناجات میگفت که یا الٰهی اگر من عبادت تو برائے بیم دوزخ میکنم پس مرا دوزخ بهتر است همان بلکه مرا دوزخ بدهی و مرا بتو امید قوی است که حال دل من بخوبی میدانی که بندگی جناب تو محض باخلاص دل بازان میمانم که مرا هر روز یکبار با دیدار خود سرفراز فرمائی چرا که غرض من از بندگی صرف دیدار است نه بیم دوزخ نه خیال بهشت نقلست که روزے شیخ علی از غایت افلاس و فقر فاقه خود در دل بکمال متردد و ملول بود و دران روز براه معرفت که کاغذ افتاده دید بدا شت چون در خانه رفت خواند نوشته بود آے پسر موفق از افلاس میترسی و نمیدانی که من قادر و رازق هستم تو هستم که هر روز هر لحظه ترا از رزق رسید هم و خبر گیری تو میمانم پس بمجرد دیدن تسلے دل داده وازیں خیال در گذشت
۳۵	آن خدایاد روز و شب حضرت شیخ احمد ابن وهب که بزرگے	ولادت آنحضرت صاحب ولایت و هدایت بصره		وفات آن والا صفات مصدر عنایات ربانی بسال	بصره			نقلست که حضرت ابن وهب از اولیائے قدیم الایام و اصفیائے عظام و مشائخ کرام بصره بودند و حضرت بابرکت از زبان دُر فشان عالم چنان میفرمودند که هر که در تردد روزی و روزگار عمر عزیز خود را صرف نمود نام و نشان فقر از وی بخوبی برخاست یعنی نه در فقر مانده

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	کامل از نواح شهر بصره است قدس سره	نوشته اند		دوصد هفتاد سنه ۲۷۰	〃	〃	〃	ونه خداجوئی چراکه امورات دنیا و معاملات دین رافیمابین تفاوت آسمان و زمین است- هرکه دنیا جست دین نیافت هرچه مردم خدادوست یافتند در ترک دنیا ومافیها یافتند
۳۶	آن محبوب ربانی حضرت شیخ شجاع کرمانی کنیت آن ولی کامل ابوالفوارس قطب و محتشم زمانه خود بودند صاحب خوارق و کرامات گذشتند که در بزرگی طاق و شهره آفاق شدند والد ماجد آن حضرت بادشاه کرمان بود قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در کرمان بود- چون بلاغت رسید درخدمت شیخ ابوتراب وابو ذرع وابوعبید بصری فائده بسیار گرفت وهم صحبت ماند —		وفات آن والا صفات مصدر عنایات رحمانی منبع فیوضات معدن کرامات وکمالات ومخزن رحمت بی نهایات بسال دوصد هفتاد سنه ۲۷۰ هـ سال وصل آن شه ذی الاکرام منبع حق نیز مقبول امام ۱۲	کرمان		حضرت ابو حفص حداد صاحب	نقلست که از واقفان عظیم الشان اسرار الٰهی بود چهل سال کامل خواب نکرد و نمک در چشمان پاشیده و ترک خواب نمود در عبادت و ریاضت میماند شبی ذات حق را در خواب بید از آن لذت مدام و مستدام شائق خواب بود و خواب کرد که دیدار اقدس باز نصیب حال او باشد اما میسر نگشت شبی خفته بود که ذات اقدس بر او جلوه افروز شده ارشاد فرمود ای ابن کرمان آن خواب که دیده بودی نتیجه بیداری چهلساله تو بود خبردار باش نقل است که حضرت علی سیرجانی پیش قبر اطهر آن ولی کامل مردمان را نان میداد روزی طعام بر دو کسی رانه دید مناجات کرد یا الٰهی مهمانی بفرست که باو نان طعام بخورم سگی پیدا گردید علی بانگ بروی زد واز پیش خود براند از گور شریف شاه کرمان آوازی آمد که اول مهمان طلب کنی و باز کرامت میکنی شیخ علی دوید و سگ را زیر درختی خفته یافت حاضر کرده پیش وی نهاد سگ التفات نکرد خواجه علی خجل ماند و بمقام استغفار استاد و دستار از سر گرفت و توبه کرد سگ گفت احسنت ای خواجه علی تو مهمان میخواهی و چشم شناخت نمیداری خیال کرده باش این بگفت نان بخورد حتی که تسلی خاطر علی شد و کرامات شیخ کرمان بسیار اند این کرامت کامل بود که ترک شاهی کرده فقر قبول نمود-
۳۷	آن شیخ والا تبار حضرت احمد دون قصار کنیت وی ابو صالح است و نام پدرش عماره وطریقه قصاریه تحویل کرده بود که منسوب بآن است صاحب کرامات عالیه بود قدس سره	ولادت باسعادت ورشد آنحضرت فیاض [illegible] نوشته اند	۵	وفات آن والا صفات مصدر توجهات مظهر مظهر کمالات بی نهایات بسال دوصد هفتاد ویک سنه ۲۷۱ هـ بزرگی کامل و مکمل بود و متوکل و متورع نیز در اول بوده اند-	هرات			نقلست که حضرت عالیدرجت شیخ حمدون بزرگی اهل همت واهل ملامت بود و صاحب فیض کامل نوشته اند که اول اول مسئله از ایشان بعراق بردند و احوال بگفتند حضرت شیخ سهیل تستری و حضرت شیخ جنید بغدادی رحمة الله علیه فرمود که اگر بعد جناب نبوت مآب حضرت پیغمبر علیه الصلوٰة والسلام موجب ایجاد کونین پیغمبر بودی حضرت احمدون بودی اما رسالت و نبوت بر حضور پرنور ختم است نقل است که شیخ با مریدان وصیت میفرمود اول وصیت این بودی که صحبت با عالم بی عمل باید بود دوم احتراز و متنفر از صحبت جهال که زهر قاتل گفته اند- و میفرمودند که توکل بخدا دست زدن است اگر توانی کار خود بخدا باز گذاری بهتر است از انکه بحیله و تدبیر شاغل شوی و میفرمودند که نیکی و نیک روی در سخاوت است و بدخوئی در بخل و تواضع آنکه کسی را از خود زیاده محتاج نه بینی در کونین-
۳۸	آنعالی همت بزرگ بی نظیر و رهبر خواجه فتح دین شجرف کنیت ابو نصر قدس الله سرهم العزیز-	ولادت آنحضرت فیضدرجت در خراسان است- —		وفات آنوالاصفات مظهر کمالات بتاریخ پانزدهم ماه شعبان المعظم بسال دوصد هفتاد وسه سنه ۲۷۳ هـ	مرو			نقلست که ذات شیخ از قدمائے بزرگان خراسان است گویند که در حالت نزع چیزی میگوید چون مردمان گوش بر کلام وی نهادند فهمیدند که بزبان عربی چنان میگوید که یارب العلمین یا مالک الملک دل پر شوق و ذوق من بسیار و بیشمار میخواهد بسوی تو مشرف شوم اما قبول کردن عرض و ساعت موعود بدست پاک تست وقتیکه قبول و منظور کنی اما تعجیل فرما چون فوت شد و غسل دادند بر ساق وی نوشته بود الٰهی اشتد شوقی الیک فعجل قدومی علیک
۳۹	آن عالی تبار پاک مذهب خواجه داود ابن اشعب قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت با برکت-		وفات آنوالاصفات بسال دوصد هفتاد وپنج سنه ۲۷۵				نقلست که حضرت ابن اشعب صاحب رحمة الله علیه از علمای عظام و فقهای کرام و محدثین والا مقام بود فاضل عالم آن ذوالاحتشام سلیمان بود کتاب مستطاب سفن ناسخ وغیره کتبها کسیار و بیشمار از تصانیف

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ عصر	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
۴۰	آن دوست پروردگار حضرت عبداللہ مختار ابن محمد ابن احمد قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت معدن رحمت مخزن رشادت ہرات بود۔		وفات آن والا صفات منبع فیوضات بسال دو صد و ہفتاد و ہشت ۲۷۸ بوقوع آمد۔	ہرات		شیخ ابو الحسن [illegible] صاحب رح	نقلست کہ حضرت از بزرگان متقدمین و رہروان عالیشان قصبہ ہرات بود و مرشد ارشد ایشان حضرت بابرکت ابو لیلی ابن مختار العلماء علوی الحسنی بود و قول ذات شیخ است رحمۃ اللہ علیہ کہ طعام چندان بخور کہ او را خوردہ باشی نہ او ترا بخورد و اگر تو او را خوردی ہمہ نور خواہد گردید اگر او ترا بخورد ہمہ دود و کبود خواہد شد چشم باید داشت۔
۴۱	آن مشاہیر بزرگان عجمی و عربی مولانا شیخ ابو عبداللہ مغربی اصل نام محمد اسمعیل قدس سرہ	ولادت بابرکت حضرت سعادت کیش ملک شلم است		وفات آن والا صفات بلند مقامات بسال دو صد ہفتاد و نہم بود سنہ ۲۷۹			حضرت خواجہ ابو الحسن رزین رح۔	نقلست کہ حضرت در علوم صوری معنوی کامل و اکمل بود و او ستاد شیخ ابراہیم بن شعبان کرمان شاہی بودند و نسبتہ واسطہ بحضرت شیخ حسن بصری میرسد بدین طریق کہ وے مرید شیخ ابو الحسن و وے مرید شیخ خواجہ عبد الواحد و وے مرید شیخ حسن بصری است نقل است کہ روزے بر سر کوہ سینا سخن میگفت از تاثیر وی سنگہا از کوہ جہید بدریا ماہو نمی افتادند عجب بزرگے بود عالیشان کہ نظیر وے کم بود۔
۴۲	آن دوست ربانی حضرت عبداللہ خاقانی کہ از بزرگان اکبر و مشائخان نامور بودند قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ۔	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در بغداد شریف [illegible] بوقوع پیوست۔		وفات آن والا مقامات بلند مدارجات بسال دو صد ہفتاد و نہم بوقوع آمدہ است سنہ ۲۷۹ ھ	بغداد شریف			نقل است کہ ابن قصار صاحب سیفر ماید رحمۃ اللہ علیہ کہ روزے بدوکان والد ماجد خود در بازار بغداد شریف نشستہ بودم کہ شخصے در عمر بزرگ چند انجا در گذشت پیش وے رفتہ یکدینار بدو دادم چون آن انجا بزرگ گذر کردہ روانہ شد بدل خود گفت این دینار رایگان دادم و من نیز آہستہ آہستہ در پئے وے شدم بجائے رسید کہ دو فقیر نشستہ بودند مسجد شریف ہم قریب بود الغرض دینار آنہا را داو نان از تنور باہمین خوردند مگر آن فقیر اول در مسجد رفتہ نماز خواند باز آمد یاران را گفت کہ کودکے در بازار مرا دینا ر داد برائے وے دعا خواستم کہ حق تعالے او را از بندگی آزاد کناد پس حق تعالے دعائے مرا قبول فرمود ابن قصار گفتہ کہ آن بزرگوار حضرت عبداللہ خاقانی بود ہرچہ از نعمت یافتم طفیل آن غریب نواز یافتم کہ یک دینار دادم و بعوض وے ہزار نعمت یافتم و سرفراز ممتاز شدم خدمت بزرگان بدرجہ اعلے و بالا میرساند۔
۴۳	آن جامع علوم صوری معنوی حضرت محمد ابن عیسے ترمذی قدس سرہ	ولادت حضرت در ترمذ بود		وفات حضرت بسال دو صد ہفتاد و نہم سنہ ۲۷۹	ترمذ			نقلست کہ حضرت محمد ابن عیسے ترمذی از فقہائے اکبر و علمائے نامور بودند زاہد و عابد و مجاہد و صاحب صفات کمال بود عالم باعمل بودہ کتاب مستطاب جامع ترمذی وغیرہ از تصانیف آنحضرت ہستند و علم وی از انہا [illegible]
۴۴	آن مالک مملکت سعادت و بہتری حضرت شیخ سہیل ابن عبداللہ تستری کنیت ابو محمد کہ عالم متبحر و ولی نامور و جامع علوم شریعت و طریقت بودہ قدس سرہ آن کامل و مکمل بزرگ بے بدل بود کہ	ولادت بابرکت حضرت ملک عراق است۔ چون ببلاغت رسید مذہب حنفی برگزید صاحب عبادت و ریاضت گردید کم خورد کم گوید کم خواب بودہ اند۔		وفات آن عالی ذات بابرکات صاحب مقامات عالی متعالی در ماہ محرم الحرام بسال دو صد ہشتاد و سہ بوقوع آمد سنہ ۲۸۳ ھ سال وصل [illegible] ۲۸۳ [illegible] ۲۸۳ [illegible] سہیل عبداللہ ولی				نقلست کہ حضرت سہل ولی مادر زاد بود ایشان حضرت از زبان گوہر فشان میفرمودند کہ چون حق تعالی جل شانہ الست بربکم فرمود من بلی گفتم و طریقہ سہیلیہ بو حضرت منسوب است نوشتہ اند کہ بروز ولادت و وفات روزہ دار بودند کسے بخدمت حضرت پرسید کہ نشان بدبختی چیست فرمودند آنست کہ حق تعالی علم دہد و توفیق عمل عطا نفرماید و اگر عمل دہد و اخلاص ندہد و صحبت با نیکان دہد و قبول ندہد و نیز میفرمودند کہ اگر در شبانہ و روز یکبار خورد این خوردن صدیقان است و نیز میفرمودند کہ ہر کہ گرسنگی کشد شیطان گرد وے نگردد و نیز فرمودہ اند کہ سر ہمہ آفتہا سیر خوردن است و نیز فرمودہ اند کہ وجدے کہ گواہ آن کتاب اللہ و رسول الثقلین نباشد آن باطل است و نیز فرمودہ اند کہ بدترین مصیبت جہل است و نیز فرمودہ اند کہ بہترین کرامت خوئے بد خود را مبدل بنیکی کردن است و فرمودہ اند کہ بدترین گناہ فراموشی حق است و میفرمودند کہ ہیچ یاری دہندہ نیست الا خدا عز و جل و دلیلے نیست الا رسول اللہ و ہیچ زادی نیست الا التقوی و ہیچ عملے نیست الا الصبر است نقل است کہ بروز وفات حضرت چہار صد ولی کامل اکمل مریدان و خلفائے

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	که نظیر دوے حضرت کم باید گفت نور الله مرقده وقدس الله سره	″	″	″	″	″	″	مجاز حضرت بر بالین حضرت موجود بود کسی ازجانشین خود اول شاه گبر را مسلمان فرموده خلافت و مسند جانشینی بوی سپردند و دلشان دراینچنان کامل کرده بودند که بعد دفن حضرت صرف انقدر فرمود یا معشر الخلائق من زنار ظاهری پاره پاره کردم شما زنار باطنی افگنید چندان غریو برخاست که صدها مردم خدا دوست از تاثیر کلام وی حضرت بیهوش شدند و چندان گریستند که گویا از چشمها جوی روان آب
۴۵	آنحضرت و سیدان تصوف شهباز بلند پرواز خواجه ابوسعید خراز اصل نام احمد ابن عیسی ولقب خراز منسوب بایشان باعث طریقه ایشان است اول کسیکه در فنا و بقا عبارت کرده حضرت بود و بابا ذوالنون مصری و سری سقطی و بشر حافی وغیره بزرگان صحبت داشته	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در بغداد بود چون بحد جوانی رسیدند علوم صوری چندان ناخواندند که شمار وی نبود-		وفات آنعالیذات مظهر فیوضات بسال دوصد هشتاد و هفت ۲۸۷ سنه یا دوصد هشتاد و پنج ۲۸۵ سنه یا دوصد هفتاد و شش ۲۷۶ سنه از بزرگان کبار و مشائخان نامدار شمار شدند در علم تصوف یگانه روزگار بود و در تفرید و تجرید حضرت الکمال عزیز	مصر شریف			نقلست که ذات شیخ منیر مودند که درعین وقت شباب خود صاحب جمال کمال بودم شخصی بر من عاشق صورت بود روزی مرا بحالت تنهائی دید و دنبال من دوید از وی گریخته در بیابان رفتم و آن نیز تعاقب من نمی گذاشت مید وید و میگفت که تا بکجا روی آخر چاهی بویرانه پیش آمد بمرضی خود دران افتادم و آن شخص رسیده بر کنار چاه نشست و میگریست آخر بناه بیزدان بردم و گفتم یا الهی تو قادری برین که اول چاه براری و نیز از شر این شخص رهائی و نگاهداری همان وقت بادی تند در من پیچید و مرا از چاه برون انداخت آن شخص دوید که سر بر قدم من نهاد- و بر شوخ دل به پیش آمد و تائب شد و نیز از صدق و صفا مصاحب من بود و میفرمودند که روزی در بادیه میرفتم از انجا که بجز زادراه بودم چند روز در فاقه و مصائب منقضی شدند روزی نظر من بر آبادی افتاد و مقیم قرار یافت یعنی نفس من آرام گرفت بامید اینکه در آبادی رسیده چیزی خواهم خورد پس بخلاف نفس سوگند خوردم که در آبادی نروم و چیزی نخورم مگر که در انجا کنند دیدم و دران گشتم و درین اثنا جمعی از کاروانیان رسیدند و نانی بی انداز که بجز شمار نیاید گفت بلخود برند و گفتم که شما از حال من که خبر داو گفتند از آواز آمده آسمان معلوم کردیم که ولی آمده است-
۴۶	آنحضرت خداشناس حضرت عباس ابن حمزه کنیت ابوالفضل قدس سره	ولادت باسعادت در نیشاپور است -		وفات والاصفات ماه ربیع الاول بسال دوصد هشتاد	نیشاپور			نقلست که حضرت عباس ابن حمزه از عظمای اولیا و کبرای اصفیا بغایت کامل و مکمل بودند و با حضرت ذوالنون مصری صاحب علیه الرحمة و حضرت جناب بایزید بسطامی صحبت کمال میداشت بزرگی بمقامات عالیه و مدارجات جلیه در جهان دنیا مانند زاهد عابد صاحب ریاضت بودند-
۴۷	آنحضرت معروف آزادی حضرت ابوحمزه ابن محمد ابن ابراهیم بغدادی قدس سره-	ولادت باسعادت در بغداد شریف است		وفات آن والا صفات بلند مقامات بسال دوصد هشتاد و نه ۲۸۹ سنه	بغداد شریف		حضرت حارث رح	نقلست که روزی حضرت ابوحمزه در بغداد براه میرفت و چیزی بدل در یا منزل خود میداشت و ماند شید از خود غائب گردید و همچنان در خودی میرفت چون استاد و خود را بعید از شهر در بادیه دید باخود آمد و خود را بعید از شهر خود دید پس رو بسوی شهر خود دید و آنطرف رفت یعنی در بغداد رسید فاصله چار میل از شهر بود-
۴۸	آن دوست صمدانی حضرت ابوحمزه خراسانی که از بزرگان خراسانی و نیز از نیشاپور بود کمال زاهد و عابد و متوکل علی الله بود قدس سره	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در نیشاپور نوشته اند- و در این شهر تولد حضرت بصدور آمده		وفات آنجامع کمالات مظهر عنایات آلهی بسال دوصد نود ۲۹۰ سنه بوقوع آمده است اگرچه کمال کامل بودند امادر	نیشاپور بجوار حضرت ابوحفص -			نقلست که چون حضرت بسفر میرفت میرفت چیزی از اسباب سفر حتی خورد و نی چه پوشیدنی هیچ چیز با خود نمیداشت و میفرمودند اگر چیزی برداشت آن متوکل نشد و نه خدا عزوجل با لخود کافی و وافی میدانست و میفرمودند از نفحات الهی واندنه از عمر و زید چنانچه روزی حضرت ابوحمزه در بادیه میرفت قضا کار در چاه در افتاد و کاروانی بر سر چاه رسید خواست که اوشان را بخواند و در برآمدن خود استمداد جوید مگر فهمید که خدا در چاه انداخته و با مداد غیر برون آمدن خواهد بعید از عقل و توکل است تا همراهان را نیز در خیال آمد که چاه بر سر راه است مناسب که دهن چاه مسدود باشد مبادا که کسی در چاه افتد آخر بند کرده رفتند و اولیا مهیا و چنان گذشتند شیخ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقام مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	العزیز زبدۃ المتوکلین وعمدۃ متورعین بودند نور اللہ مرقدہ	؍؍		تمام عمر خود را از کاملان بگفتند بلکہ کمتر مے فہمیدند	؍؍	؍؍	؍؍	بدانست خود از زیست خود امید قطع نمودہ بود شبے پروردگار رجا نوری فرستاد چنان زوردار بود کہ دہن چاہ کشادہ شیخ را بیرون آورد نقل دیگر کہ شبے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابلیس را بخواب بلکہ ظاہر حال دید کہ جست کردہ برگردن مردم سوار میباشد فرمودند اے ملعون شرم نمیکنی کہ برگردن مردم نشینی گفت مردم در شونیزہ بغداد مسجد نیست در آن ہستند اینہا مردم نیستند جگر مرا سوختہ اند ہمان لحظہ حضرت جنید در مسجد رفت چہ بیند کہ حضرت ابو حمزہ خراسانی و ابوالحسن نوری و ابوبکر دقاق موجودند حضرت ابو حمزہ خود فرمود یا جنید مردم دیگر اند ابلیس بما دروغ گفت چرا کہ ہر آنکہ اولیا ہستند شیطان را برایشان اطلاع ہم نیست۔
۴۹	آن برگزیدۂ آفاق حضرت ابوبکر دقاق ابن عبداللہ قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت بغداد است		وفات آن جامع کمالات بسال دوصد نود سنہ ۲۹۰ یا سنہ ۲۹۱ ھ				نقلست کہ حضرت ابوبکر دقاق رحمۃ اللہ جامع علوم صوری و معنوی بودند و با حضرت شیخ جنید رح بغدادی و حضرت ابوالحسن صاحب نوری صحبت میداشتند کمال زاہد و عابد و متوکل علی اللہ بودند بجز خدای عزوجل در ہیچ ہنگام نمیکردند نیکی از خدا و بدی از خود میدانستند۔
۵۰	آن واقف رموزات عام و خاص شیخ ابراہیم صاحب خواص کنیت وے حضرت ابو اسحاق صاحب صحو و سکر و جذب بودند در زہد و تعبد و تہجد یگانہ روزگار شمار شدند بزرگے عالی ہمت و باشوکت مشتمائز و ہیبت بسیار بودند۔	ولادت حضرت در بغداد است از اقران وے حضرت جناب شیخ جنید رح بغدادی و حضرت ابوالحسن نورے نوشتہ اند۔		وفات آن جامع کمالات مظہر فیوضات و کرامات بسال دوصد نود سنہ ۲۹۰ یا بسال دوصد نود و یک سنہ ۲۹۱ بوقوع آمدہ است۔	زیر حصار ترک اصفہان بود			نقلست کہ سر دفتر متوکلین بودند و کامل و مکمل ولی بودند چنانچہ از کمال درجہ توکل وے را رئیس المتوکلین میگفتند و ایشان حضرت را خواص از آن گفتہ اند کہ زنبیل بافتی صرف بکی سوزن و مقراض داشتے و با وجودیکہ برکوہ بودے کہ مرا این قدر اسباب توکل را از بان نمیدارد نقل است ذات شیخ از زبان گوہر فشان فیض ترجمان میفرمود کہ مرا حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام برائے آموختگی صحبت با خود میگویند لاکن قبول نمی کنم چرا کہ در موجودگی وے در توکل من خللے پیدا خواہد گردید و فہم من چنان مے آید کہ در صحبت من وے درجہ توکل من ضرور نماند نقل است کہ مرض الموت مرض اسہال بود و بعد ہر اسہال غسل میفرمودند و نماز میخواندند و ہر بار در حوض مسجد غسل میکردند حتی کہ بروز وفات ہفتاد بار اسہال شد و بعدد غسل کردند و فوت شدند نقل است از نفحات الانس کہ بروایت حضرت عبداللہ انصاری میفرمایند کہ با وجودیکہ قبر شریف حضرت بر کوہ است چنان ہیبت می افتد کہ گویا شیر ژیان نشستہ است حالت کلام کسی را بکس نمی ماند نقل است کہ ہر گاہ کہ حضرت بشوق محبت عبادت الٰہی غسل یا وضو کردے اگرچہ برف و سرما و بارش بودے خیال و لحاظ نمیکرد بلکہ برف خود بخود خشک میشد
۵۱	آن کاشف اسرار مستوری حضرت خواجہ ابوالحسن نوری نام شریف احمد بن محمد یا محمد ابن محمد و پدر وے از بغشور بود کہ فیما بین ہرات واقع است نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت حضرت در بغداد بود۔ در طریقہ نوریہ بودند۔ حضرت اقمر الصوفیہ و امیر القلوب میگفتند کامل و مکمل شدند		وفات آن ذات مصدر فیوضات و برکات بسال دو صد نود و چار سنہ ۲۹۴ یا دوصد نود و پنج سنہ ۲۹۵ بوقوع آمد و معاملات الشان مثل جنیدیان بود رحمۃ اللہ علیہ			حضرت سری سقطی صاحب رحمۃ اللہ	نقلست کہ حضرت ولی کامل بودند و میفرمودند کہ یک نفس در دنیا نزدیک من بہتر است از ہزار سال آخرت از بہر آنکہ این برائے خدمت آقا و برائے قربت و قربت بخدمت حاصل میشود نقل است کہ روزے حضرت غسل میکردند و آمد جامہا در ربود از لحظہ باز آمد و جامہا باز آورد بحالیکہ ہر دو دست دے خشک و بے نور بودند عذر خواست حضرت دعا خواست کہ ای ارحم الراحمین جامہا باز آورد و ہر دو دستش درست فرما دعا قبول افتاد و ہر دو دست درست شد نقل است کہ شخصے بر خر بار نہادہ میرفت خرش بمرد و بار افتاد صاحب خر و بار عاجز بود کہ اتفاقاً حضرت آنجا تشریف بردند آنرا عاجز دید بجانب خر مخاطب شدہ فرمودند ای خر اینجا جای خفتن نیست بحکم حی قیوم خیزندہ شد و بار بر داشتہ بخانہ مالک رسانید نقل است کہ روزے دیدند کہ حضرت ابوالحسن بر تنہائے نشستہ گریہ مینماید و بعد ساعت شخصے ثانی بنانہ کسے پرسید حضرت کدام شخص بود کہ میگریست و حضرت میگریانید فرمودند ابلیس بود کہ خدمات خود یاد کردہ میگریست و من بر عاجزی و اضطراری حال وے گریستم کہ جناب پروردگار واحد لاشریک است بہ ہیچ کسے نمیدارد۔ و نہ لحاظ۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۵۲	آن برہان بزرگان عالی شان حضرت خواجہ عمر ابن عثمان صوفی المکی کنیت ایشان حضرت ابو عبداللہ است و استاد حضرت حسین ابن منصور حلاج بودہ اند و با ابو سعید خراز محرم از صحبت سیدا قدس سرہ العزیز	ولادت بابرکت در این نوشتہ اند کہ زاد بوم آنحضرت در انجا بود۔		وفات آن والا صفات مخزن کرامات معدن فتوحات مظہر عنایات الٰہی بسال دو صد و نود و شش ۲۹۶ سنہ بوقوع آمدہ است۔	بغداد		حضرت جنید بغدادی صاحب رہ	نقلست چون سخنہای ایشان در علوم حقایق و دقائق نہایت باریک و قریب الفہم نمی بود مردم جمع شدہ و بہر خاش و جنگ و جدل برخاستہ از مکہ شریف کہ در انجا متوطن بودند بدر کردند۔ یعنی از مکہ معظمہ وی را خارج نمودند و مہجور ساختند و چون بجدہ شریف سکنا نمودے آنجا حضرت قاضی شہر و نواح و مقرر کردند و اصل ایشان از زمین بود از بزرگان عالیشان آنجا بودہ اند و آنرا بزرگ بزرگان این طائفہ گفتہ اند و حضرت میفرمود کہ ادنی تارک الدنیا از بادشاہ اعلی شان و اعلی مراتب بود و گفتہ اند کہ ہر چہ بر سر حسین حلاج دشواری آمد سبب دعائی حضرت عمر ابن عثمان بود کہ او استاد را از و ے نارضگی حاصل و کلام ایشان زیادہ از ان است کہ کسی فہمد۔
۵۳	آن محب ذات رب الارباب حضرت محب الکذاب کنیت ایشان ابو الحسن یا ابو القاسم و کذاب بزور خود صاحب عالیجناب مشہور کرد حتی کہ بنام کذاب جواب با مردم میداد و در نہ جواب نمیداد و ند قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت ببغداد است ببلاغت رسیدند در علم شریعت و طریقت یگانہ روزگار شدند و با شیخ سری سقطی و محمد ابن علی و ابو محمد قلانسی صحبت میداشتند		وفات آن مظہر عنایات و مصدر فیوضات و مخزن کمالات و کرامات بسال دو صد و نود و ہشت ۲۹۸ سنہ بوقوع آمدہ است چنان کامل و اکمل بود کہ نظیرش چگونہ بیان کردہ آید	بغداد			نقلست کہ حضرت سمنون وعظ پر تاثیر میفرمود چنانچہ خود کامل بودند یک سخن ایشان کمالیت آمود میبود و نوشتہ اند کہ روزے بمکہ معظمہ در بیت اللہ شریف وعظ میفرمودند سامعان را خیال اندک دیدہ فرمودند اے قنادیل شمایان وعظ میشنوید بخوبی شنید قنادیل در حرکت آمدہ در وجد و رقص آمدند حتی کہ درہم برہم شدہ ریزہ ریزہ شکستند نقل است کہ روزے حضرت وعظ فرمودند مرغ از ہوا آمدہ بر سر شیخ نشست ازان بر بازو نشست بعد ازان بر زمین افتادہ ... وعظ پر تاثیر بود نقل است کہ حضرت در آخر عمر خود متابعت سنت زن خواست ازان ... شیخ بحق دختر خود کمال محبت و مہربانی میداشت شبے بخواب دید کہ قیامت قائم است و در میدان یکی علم بر نور نصب کردہ اند پرسید کہ این علم برائے کیست گفتند برائے محبان حق خود با نظرف بر بدامامر علم آمدن نداوند پرسید چرا کہ من از محبان خدا ہستم بیرون کردند ہنوز شیخ در خواب بود و چہ پرسید گفتند بلاشک اول محب خدا بودی حالا محب دختر شدی فریاد کرد کہ خدایا جانش بستان کہ در میان فرق می انداز از خواب برآمد دختر فوت شدہ بود و او بیلانکر د خاموش ماند و دفن کردند بعد الیوم مشہور گردید۔
۵۴	آن دریائے رحمت بیکران حضرت ابو عثمان اصل نام وی سعید ابن اسمعیل قدس سرہم العزیز بصحبت ابو حفص و حضرت یحیی ابن معاذ رازی صاحب بسیار دوستی میداشت۔	ولادت باسعادت حضرت در رَیْن نوشتہ اند بعدہ در نیشاپور رفتہ در محلہ حیرہ سکونت قبول کردند۔		وفات آنعالی ذات بابرکات والا درجات مظہر عنایات بماہ ربیع الاول بسال دو صد نود و ہشت ۲۹۸ سنہ	نیشاپور		حضرت یحیی ... رہ	نقلست کہ حضرت مخدوم علی ہجویری صاحب در کشف المحجوب خود میفرمایند کہ حقتعالی خواجہ عثمان را سہ مدارج از سہ پیران کامل و مکمل عطا فرمودہ رجا از حضرت یحیی رازی و مقام عبرت از شاہ شجاع کرمانی و مقام شفقت از حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نقل دیگر از جملہ سخنان ایشان است کہ وے حضرت میگفت خلاف سنت از ظاہر علامت ریائے باطن بود و گفتہ اند خوف از عدل اوست و رجا از فضل او تعالی جل شانہ و عم نوالہ و گفتہ اند عاقل آنست کہ از ہر چہ میرسد پیش ازانکہ باو رسد کار آن بسازد و آنچہ ریاضات و مجاہدات و عبادات آنحضرت نوشتہ اند ظاہر ہستند نوشتہ اند کہ بست سال کامل در ویرانہ عبادت و محنت شاقہ نمود و درین عرصہ کسے از بنی آدم و حضرت ندید
۵۵	آن ترک عیالی و خدا شناس حضرت ابو العباس احمد ابن محمد ابن مسروق کنیت وے حضرت ابو العباس و استاد حضرت علی رودباری قدس سرہم	ولادت حضرت در طوس است بحضرت سری سقطی و محمد ابن منصور و محمد ابن الحسین و بقطب مدار صحبت میداشت		وفات آن ذات مصدر عنایات بسال دو صد و نود و نہ بوقوع آمدہ ۲۹۹ سنہ	طرسوس		حضرت حارث محاسبی رہ	نقلست کہ ذات شیخ فرمودہ است کہ روزے چنان اتفاق افتاد کہ شخصے خوش تقریر کہ ظاہر بلباس اسلام خود را آراستہ بود و خرقہ و خرقہ مشائخ بر خود راست کردہ نزد من رسید و گفت چیزی بحق من کہ خاطر شما گوید تقریر مائید چون در باطنش دیدم شناختم کہ از لباس اسلام عاری ست و این بحضرت عثمان حیری گفتم کہ آنوقت نزد من نشستہ و من در حال من کمال التوجہ آن شخص عرض کردم کمال ناراض شدند و را ہیچ مگو شاید مسلمان باشد۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۵۶	آن شیخ محبوب دو جهانی حضرت یوسف ابن حسین رازی کنیت ابو یعقوب از مشائخ عظام بود و شاگرد حضرت امام احمد حنبل بود و با ابو سعید صحبت و محرم اسرار بود و در [illegible] و العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت ـ		وفات باسعادت حضرت والاصفات بسال سه صد و سه ۳۰۳ ھ یا سه صد و چهار ۳۰۴ ھ بوقوع آمده است ـ و پیر کامل آن مرد یوسف ضعیف نیز قطب الدین محمود ابوان ۳۰۴ +			حضرت ذوالنون مصری	نقلست که ذات شیخ تارک لذات جهان دنیا بود بلکه از دنیا و مافیها بکمال محترز بود نوشته اند که روزے حضرت در ملک عرب بود بباعث جمال کمال وے که میداشت دختر بادشاهے وے عاشق شد و در شب خود را بخدمت شیخ رسانید و شیخ از شر وی بگریخت و دور تر رسید خوابش در آمد چه بیند که بزم شاهانه موجود و حضرت یوسف صدیق بر تخت نشسته است علیه السلام و جماعت سبز پوشاک ارد گرد وے ایستاده اند بحالت خواب شیخ از کسے پرسید که این بادشاه با این چنین انبوه و هجوم اینجا چیست گفتند حضرت یوسف علیه السلام بزیارت یوسف ابن حسین باصفوف ملائکه آمده است حیران شد و بحضرت حضرت یوسف علیه السلام عرض نمود که یا غریب نواز این ناچیز ذره نامقدار چه قدر دارد که پیغمبر بدانکه تشریف آورده است فرمودند دران ساعت که دختر بادشاه عرب بخدمت تو آمده تو از انجا بگریختی جناب الهی گزیدی و پناه گرفتی الله تعالی مرا و جمله ملائکه را فرمود که ای یوسف به بین که تو بدیدن زلیخا در تردد افتاده بودے و ما ترا امان داده بودم و یوسف ابن حسین قصد شهزادی نکرد و بگریخت بدو این همه ملائکه بزیارت وے کن فرمان الهی بجا آوردم پس یوسف ابن حسین را با خود بر تخت نشاند نقل است که عبد الواحد مردے بود شطار و عاق والدین روزے بخدمت یوسف رفت و دعا خواست اللهم کانه محتاج الیهم این کلمه شیخ در وے اثر کرد جامها دریده گوید رفت و بیهوش افتاد شیخ را از جناب ایزدی ارشاد شد که تائب شده او را دریاب پس شیخ تلاش کرده یافت و در کنار گرفت و اعزاز کرد عبد الواحد گفت یا شیخ ارشاد از روز سیوم بود دیر تشریف آوردی از بهر خود وصیت - ای یوسف آنچه عطا شد یا نوشته باشی آنرا فراموش کن تا حجاب چیزے دیدم کسی اگر گوید پیر من فے ذوالنون است که خودستائی است و خودنمائی -
۵۷	آن بزرگ معظم حضرت عبد الله ابوالعباس بن محمد بن ناصر بن عبد الکرم قدس سره العزیز	ولادت حضرت در لبستن علاقه قندهار است		وفات آنوالاصفات بماه محرم الحرام بسال سه صد و چهار ۳۰۴ سنه	نیشاپور			نقلست که حضرت عبد الله ابوالعباس رحمت اساس بزرگی زاهد و عابد و مجاهد و صاحب رضا و حیا و حلم و وفا بود نوشته اند که هفتاد سال کامل آن بنده خدا عزوجل پهلوے خود آشنائی زمین ننمود و نه بجز تکیه نمود یعنی نه خفت و نه آرام کرد و اکثر در حرمین شریف میماند و در بیت المقدس و مزارات انبیاء بسیار میرفت -
۵۸	جامع حلم و حیا خدا آگاه خواجه عبد الله ابن جلا اصل نام احمد ابن یحیی یا محمد بن یحیی	ولادت آنحضرت در بغداد و آخر در دمشق بود		وفات آنعالی ذات بسال سه صد و شش ۳۰۶ سنه	دمشق		شیخ ابوتراب [illegible]	نقلست که ذات شیخ رحمة الله علیه بحضرت شیخ جنید بغدادی و ابوالحسن نوری صحبتے میداشت روزے حضرت شیخ ابوالخیر التیناتی را دید که بحالت طیر بسرعت تمام میرفت آواز دادم که بشناختم بجواب نشناختی شیخ الاسلام فرموده اند که ابوالخیر نشناخت شخصے او سگیفت و ابو عبد الله شناخت مقام قرب
۵۹	آن صدر التاج لسبر سالار حضرت حسین ابن منصور حلاج والاشان کنیت ابوالمغیث صاحب ذوق و شوق و سکر و جذب و مستی و وجد و جهدے بود کسان او را کافر دانند و کسان توقف کردند و کسان زا	ولادت آنحضرت در ملک فارس بسال دو صد و دوازده ۲۱۲ هجری		وفات آنحضرت بحالت مصائب و شدائد تاریخ بست چهارم ماه ذیقعد یا بست پنجم ماه ذوالحجه بسال سه صد و نه ۳۰۹ سنه بوقوع آمد که بانواع عذاب کشتند و سوختند و	این قضیه در باب الطاق در بغداد بواقع رسیده بود		حضرت عمرو مکی صاحب رح	نقلست که آنچه رموزات در وے و ذات پروردگار مالک الملک بے نیاز نهاده احدے را بروے کامل اطلاع بقول شخصے که گفت خبر خدا را خدا بداند - نوشته اند که چون شیخ حسین در بند بود هزار رکعات نماز میخواند مردمان او را گفتند تو خود را حق میگوئی بند بکه میکنی جواب داد ما مید انیم قدر ما - نقل است روزے شیخ حسین نشسته بود و کژدمے ارد گرد وے میگردید کسے اراده کشتن وے نمود شیخ منع فرمود که این را بگذارید که از ده سال رفیق من است نقل است که چون شیخ حسین را محبوس کردند شب اول شیخ را در حبس نیافتند روز دوم نه حسین بود و نه محبس روز سیوم هر دو در زندان یافتند از وے حال ماضی پرسیدند گفت شب اول نزد حق بودم و شب دوم حضرت حق نزد من بود از این سبب زندان هم غائب بود اکنون مرا برائے حفظ شریعت باز فرستادند نقل دیگر در اینجا هست که حضرت حسین در ریاضت دلقے داشت که تا مدت بیست سال از بدن وے جدا نشده بود روزے بستم سال از

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	بروئ اعتماد و راستی ماند و کسان سلحر گفته اند قدس سرہم العزیز	″		در دجله انداختند و اسرار دیدند —				بدن وے جدا کردند دران قملها بودند یک بوزن نیمدانگ مخفی نماند که بعض اورا اصحاب حلول گویند بعضے بحق قبول کردند چنانچه حضرت مخدوم علی ہجویری شیخ ابن عطا و شیخ عبداللہ خفیف و شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی وغیرہ بسیار بزرگان بزرگ دانند۔
۶۰	آن عالم بیریا و مظلوم برنام خدا اہل حلم و حیا شیخ صاحب ابوالعباس ابن عطا که اصل نام محمد بن احمد بود قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت و درد دنیائے شہادت در بغداد شریف بود		وفات آن والا صفات مظہر فیوضات بماہ ذیقعد بسال سیصد و نہہ سنہ ۳۰۹ بوقوع آمده است۔	بغداد			نقلست که آنحضرت در زمرهٔ علمائی کرام و مشائخ عظام سرفراز و ممتاز بود و در تفسیر است معانی قرآن کریم کہ از ہمہ اصح و افضل نوشته اند واقعه شہادت۔ روزے مسمے علی ابن عیسے که وزیر عہد مقتدر خلیفه عباسی بود حالت چگونگی شیخ حسین حلاج از شیخ پرسید شیخ بجوابش فرمود که ترا بار بودا شتن خود در پیش است بچنیں باریک و نازک حال افتادن چه سود آن نامراد بدنہاد ثانی عبداللہ ابن زیاد آن شیخ پاک بنیاد در نجیده بانواع و اقسام بدترین شیخ را بشہادت رسانید و بار لعنت برگردن گرفت۔
۶۱	آن زبدة الاتقیا شیخ ابوبکر رازی محمد بن زکریا که از اہل تصوف بود قدس سرہم العزیز بزرگے عالیشان و بلند قدر بود از عنائت سرفراز شده بودند۔	ولادت بابرکت آنحضرت۔		وفات آن والا صفات آن مصدر عنایات بسال سیصد و ده سنه ۳۱۰ بوقوع آمده است۔			شیخ ابو عمرو زجاجی۔	نقلست که ذات شیخ از بزرگان صوفیه کرام بودند نہایت مجتہد و عابد زاہد بود متورع و متوکل بدرجہ کمال بود و از کثرت خوف خدا عزوجل چندان بگریستے که مثل وی در جہان نظیر نبودے اما گریه بکمال بے صبری و اضطراری بودے صاحب نفحات الانس میفرمایند که بارے بمکه شریف رفت از فتوحات بسیار دینار بدست وے آمد برون از مکه رفته زیر سنگے آنہارا دفن کرده بخدمت شیخ ابو عمرو زجاجی مشرف شده مسئله پرسید او شان بنور معرفت معلوم کرده فرمودند اول دینار دفن شده خرچ کرده ستر عورت وغیره درست کن باز آئی که بمطلب رسی رفت و عمل فرمان کرد بعده باز آمد شیخ اورا بدرجهٔ اعلیٰ رسانید و کامل گردانید۔
۶۲	آن قدوة الکاملین خواجه ابوالخیر حبشی قدس سرہ	ولادت باسعادت		وفات آن مظہر کرامات بسال سیصد ودو سنه ۳۰۲	حمص			نقلست که حضرت بابرکت نہایت صاحب اتقا و پیر کبیر روشن ضمیر بود اکثر بحالت تجرید و تفرید در بادیہا و دیار و امصار میگشت و بارہا بحرمین شریفین رفته آنجا قیام کرد و عبادت و ریاضت بے انداز نمود یک نفس آرام
۶۳	آن قاطع اطوار بدے فاتحه ابواب الخیر خواجه ابو محمد جریری نام احمد ابن محمد ابن حسین قدس سرہ	ولادت حضرت بابرکت در بغداد است		وفات آن والا صفات مظہر فیوضات بسال سیصد یازده سنه ۳۱۱ یا سنه ۳۱۲ یا سنه ۳۱۴	قرامطه		حضرت جنید بغدادی رح	نقلست که خواجه ابو محمد نام احمد ابن محمد ابن حسین یا حسین ابن محمد یا عبداللہ ابن یحیی مرد بزرگ عالی ہمت بود نوشته اند که بعد وفات حضرت جنید بر جادهٔ مشیخت وے حضرت ابو محمد نشست و در تصوف و فقه وغیره علوم شانے عظیم الشان داشت نقل است که سالے حضرت در مکه شریف مقیم ماند پس بپاس ادب نه پا دراز کرد و نه بر پشت خفت و نه پشت بر دیوار نہاد و نه خفت ہر چه بیدار بود در ادب ہشیار ماند۔
۶۴	آن صاحب جاه و جلال شیخ بنان ابن محمد حمال یعنی حمال کنیت وے حضرت بود قدس سرہ	ولادت حضرت بابرکت در بغداد است۔		وفات آن والا صفات مظہر عنایات معدن برکات بسال سیصد شانزده سنه ۳۱۶ بوقوع آمده است	مصر		حضرت [illegible]	نقلست که چون معاندان و متعصبان حضرت را از شہر بدر کردند آخر کار شہریان بلم تفریق نفرین کرده از شہر بیرون رفتند نقل است که روزے حاکم مصر را حضرت پیش شیر انداختند شیر او را بوئے میکرد و وی لیسید چون بیرون آوردند پرسیدند که آن وقت پیش شیر بودی در دل توچه گذشت گفت وقتے خوشتر از ان وقت بر من نگذشت که امید داشتم که از این دار پر ملال بقرب ایزد متعال خود به پیوندم اما چکنم که شیر مامور بود مرا ہیچ نگفت بدستور درست و صحیح بر حال خود بحال ماندم۔
۶۵	آن ولی کامل و اکمل شیخ محمد ابن فضل است کنیت ابو عبدالله ست و بدام وعظ میگفت قدس سره	ولادت باسعادت در بلخ بود۔		وفات آن عالی ذات معدن برکات مظہر کرامات بسال سیصد نوزده سنه ۳۱۹	سمرقند		شیخ احمد	نقلست که چون بعض مردمان بباعث طریقه یا بصورت دیگر دشمن جان شیخ شدند و ناحق شیخ را از شہر سمرقند بیرون کردند شیخ به نسبت او شان که معاند حضرت بودند کمال ناراض گشتند جناب شیخ الاسلام فرموده که بعد از ان حضرت صوفی در بلخ نشده عجب صاحب عجائب معارج بودند حضرت فرمودے مریدے که در طلب دنیا باشد نشان ادباری و نگونساری اوست و فرموده اند که زہد در دنیا ترک است

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهان	مرشد	خلاصهٔ کیفیت
۶۶	آن برگزیدهٔ آفاق حضرت شیخ حسین وراق نام ایشان محمد ابن احمد است قدس سره العزیز	ولادت باسعادت در نیشاپور است		وفات آن جامع کمالات مجمع عنایات بی غایات بسال سه صد نوزده ۳۱۹ سنه بوقوع آمده	نیشاپور			نقلست که حضرت از بزرگان عظیم الشان بلند مکان بودند میفرمودند که از زبان که بزرگان عالم باعمل وزاهد عابد ومجاهد که تفصیل وی کردن مشکل است واز زبان درفشان گفته اند کرم در عفو آنست که یاد کنی گناهان گذشته را که کرده بعد ازان زمان ودوران که عفو کرده باشی یعنی بخش کرده باشی نه برخلاف این کلام که گفته اند الغرض که کمال نیک ونیکی رسان بودند نهایت مقبول خداوند کریم باشند-
۶۷	آن بزرگان اهل رواج خواجه ابوالحسن دراج قدس سره	ولادت حضرت در بغداد شریف		وفات آن عالی ذات بسال سه صد بست ۳۲۰ سنه	بغداد		حضرت ابراهیم خواص	نقل است که اصل وطن جناب در بغداد نوشته اند ودر سلطنت سماع چنان سلطان الثانی بودند که چون وقت ارتحال آن کمال رسید در سماع بود ونیز در سماع رخت رحلت بربست-
۶۸	آن همت عالی بلند مزاج حضرت خیر نساج کنیت ابوالحسن نام محمد ابن اسماعیل از اقران حضرت شیخ جنید خواجه ابوالحسن نوری است قدس سره العزیز	ولادت بابرکت حضرت بسال دوصد بیست پنج ۲۲۵ سنه در قصبه سامره بود		وفات آن جامع کمالات مصدر فیوضات بسال سه صد بست ۳۲۰ سنه بوقوع آمد شیخ ابراهیم و شیخ شبلی هر دو در مجلس وی توبه کردند	بغداد		حضرت سری سقطی صاحب	نقلست که حضرت ولی کامل واکمل بودند گاهی گاهی کار نساجی میکردند وگاهی برکنار دجله رفته کار عبادت مینمود وماهی ها دریا نزد وی آمده تحائف دریائی آوردند روزی کرپاس زنی میبافتند زن گفت اگر فردا شما موجود نباشند مزد کرا دهم فرمودند در دریا دجله افگنی پس روز دیگر که شیخ بدریا آمد ماهیان مزد وی دادند نقل است که ابوالحسین مالکی گوید که من بوقت وصال حضرت موجود بودم باوجودیکه شیخ بحالت نزع بود در روی بسوی وی دیدار کرده گفت قف عفاک الله یعنی ساعتی توقف کنید که نماز گذارم اگر شما مامور جان قبض کردن هستید من نیز مامور به بندگی هستم وضو کرده نماز گذارد در سجده جان داد-
۶۹	آن صوفی باصفا و متقی حضرت ابو عمر دمشقی یا ابو عبدالله قدس سره	ولادت حضرت ملک شام بود-		وفات آن جامع کمالات بسال سه صد بست ۳۲۰ سنه ه	دمشق			نقلست که حضرت شیخ عمر میفرمودند که تصوف آنرا گویند که سوای خدا عز وجل غیر را در نقصان بنید بلکه چشم خود از دیدن غیر پوشیده دارد شاید نظر ناگهانی افتد غیر را غیر بنید حق را حق بنید وحق داند وذات پاک او را در آئینه مصفا دل بحالت وحدانیت دیده باشد بهار بی نگوید-
۷۰	آن کاشف اسرار نهانی شیخ ابوبکر واسطی محمد ابن موسی معروف فرغانی خراسانی قدس سره	ولادت حضرت در واسطه نوشته اند-		وفات آن ذو الاصفات یا سه صد هشت ۳۰۸ سنه یا ۳۱۶ سنه یا ۳۲۰ سنه یا ۳۲۱ سنه بوقوع آمد	مرو			نقلست که حضرت از قدمائی مشائخ واصحاب احباب سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی و شیخ ابوالحسن نوری واز علمای حمید وامجد وجامع علوم صوری ومعنوی وامام علم اشارت توحید مصاحب باشندگان مقامات عالیه بودند حضرت شیخ الاسلام شیخ عبدالله انصاری فرموده که در خراسان زبان توحید گویا نبود که واسطی گویا گشت الغرض حضرت واسطی بآن مقام رسیده بود که دیگر راه پران بود-
۷۱	آن محبوب ربانی حضرت شیخ ابوبکر کتانی نام محمد ابن علی جعفر بود در تعبد وزهد نظیروی کم شمار کردند قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت در بغداد شریف		وفات آن برگزیده روزگار خود بسال سه صد بیست و دو ۳۲۲ سنه بوقوع آمده است	مکه شریف		حضرت شیخ جنید بغدادی صاحب	نقلست که حضرت ولی کامل ومکمل بود نوشته اند که روزی شیخ در نماز بود وطرازی آمد وردای شیخ بدزدید ورفت وبرای فروختن مستعد گردید هر دو دست وی خشک شدند باز آمد ورادی شیخ بیاورد بلکه آورده بردوش حضرت انداخت وشرمنده نشست بوقت فراغت از وی رسید فرمودند که والله مرا از دزدیدن وباز آوردن رداچیز نیست پس دعا کردند هر دو دست وی که کمال بودند یعنی بکمال خشک بودند درست شدند وسیر نوشته اند که حضرت بارها چشمان خود را از زیارت حضور پاک صلی الله علیه وسلم روشن نموده است بلکه نوشته اند که در شب بار پنجاه ویک زیارت
۷۲	از مشاهیر مشائخ غربی وشرقی حضرت ابراهیم صاحب ورقی اصل نام	ولادت آنحضرت بابرکت ملک شام است	زیاده از صد سال-	وفات حضرت بابرکت ذات مظهر فیوضات بسال سه				نقلست که حضرت شیخ ابراهیم از بزرگان عظیم الشان وکاملان جهان بود نوشته اند که روزی درویشی در بادیه میرفت شیری دلیر پیدا گردید فقیر خیال کرد که بهر خوردنم آمد اما شیر سر بر زمین نهاده بیشتر رفت حیران ماند که چنین بلای خونخوار تعظیم کند باعث چیست یاد آمد که یکی پارچه

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ عصر	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	حضرت ابو اسحاق است قدس سرہ العزیز	״		صد بست و شش سنہ ۳۲۶ ھ یا سہ صد بست و پنج سنہ ۳۲۵				انجا مہا حضرت ابراہیم بجامہ من پیوند بود این تعظیم آن بود کہ کرد از الفاظ حضرت - عاجز ترین در خلق اللہ آنست کہ در پنجہ شہوت اسیر است و قوی ترین آنست کہ وی این کل الوجوہ ترک نمود حضرت ابراہیم جناب جنید بغدادی و حضرت ذوالنون مصری و حضرت ابو عبد اللہ جلاء را زیارت کردہ بودند-
۴۳	آن کامل و اکمل ولی شیخ ابو الحسن ابن محمد مزین علی قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت در بغداد است		وفات ذات صمد کرم و عنایات بسال سہ صد بست و ہشت سنہ ۳۲۸ بوقوع آمد	مکہ شریف			نقلست کہ حضرت غریب نواز محمد مزین رحمۃ اللہ علیہ را شیرے پیش آمد ذات شیخ از زبان درفشان فرمود - ثم اناثہ فاقبرہ آن شیر بجائیکہ بود آن جا بمرد و چون حضرت بر سر کوہی رفتند باز فرمودند - ثم اذا شاء انشرہ بمجرد فرمودن شیر آنجا مرگ بخاست وراہ خود پیش گرفت الحق فرمان بران خدا عزوجل را چنین حال باشند-
۴۴	آن دریائے رحمت بحساب حضرت ابو علی محمد ابن خواجہ عبد الوہاب ثقفی قدس سرہ العزیز-	ولادت باسعادت آنحضرت		وفات آن والا صفات بسال سہ صد بست و ہشت سنہ ۳۲۸ حضرت ابو حفص حداد و شیخ حمدون را دیدہ بودند				نقلست کہ حضرت در علوم ظاہری و باطنی کامل و اکمل بودند و در فتوی علم حدیث تفسیر و فقہ ید طولی میداشتند نوشتہ اند کہ روزے حضرت در بادیہ میرفتند دیدند کہ سہ مرد و یک زن جنازہ برداشتہ میروند ذات شیخ زن مذکورہ از جنازہ دور کردہ بجائے وے خود دوش دادند آخر رفتند و در گورستان آن میت را دفن کردند ہمان شب شیخ بخواب دید کہ مرد جمیلے با پوشاک بہشتی از دور آمد چون نزدیک رسید گفت یا شیخ من ہمان مخنثم کہ امروز جنازہ مرا برداشتی حق تعالی مرا بخشید و حمالان را نیز آمرزید
۴۵	آن مخزن پر از نعمتہائے و رحمت موفورے حضرت ابو محمد مرتعش عبد اللہ ابن محمد نیشاپوری قدس سرہ	ولادت حضرت باسعادت در نیشاپور بود		وفات آن دریائے رحمت بے نہایات بسال سہ صد بست و ہشت - سنہ ۳۲۸ ھ			حضرت ابو حفص صاحب رضہ	نقلست کہ روزے آنجناب در محلہ بغداد میرفت دختری کسی را دیدند و عاشق جمال وی گشتند و بر دروازہ وے نشستند چون پدر دختر آمد و یرا حال کردند آن شیخ را شناخت و نکاح دختر خود بو کردہ داد چون جامہا عروسی مہیا کردہ نماز شروع نمود و فریاد فریاد کرد و جامہا عروسی برکند و برانداخت و زن را طلاق دادہ راہ خود گرفت و براہ مولائے حقیقی خود پرداخت چنان عبادت و ریاضت کرد کہ کامل و مکمل گردید سابق شیر بود شکر ہم آمیز گردید رحمۃ اللہ علیہ-
۴۶	آن کاشف مکاشف اسرار محبوب حضرت ابو یعقوب نہر جوری کہ اصل نامے و حضرت اسحاق ابن محمد است قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت		وفات آنحضرت مظہر عنایات صمد و مخزن فیوضات بسال سہ صد بیست و نہ سنہ ۳۲۹ یا سنہ ۳۳۰ ھ			حضرت یعقوب بصری صاحب رضہ	نقلست کہ حضرت فیض بخش فیضد رجت دریائے کرم و رحمت از علمائے اکبر و کملائے نامور بود اند بزرگے بود نہایت عالی ہمت و عالے بود کمال صاحب فیض و رحمت کہ صدہا مرمان انان عالیشان فیضیاب میشدند و بہرہ یاب میگشتند سالہا سال در مکہ معظمہ دام برکاتہ و ضاعفہ شانہ ماندہ مجاہدت میکرد حتی کہ باقی مدارجات در خدمات این خانہ پاک حاصل نمودہ است و تسیفر مودند کہ دنیا دریا ست زخار کہ کنار و آخرت و کشتی وے تقوی است و مردم تمام مسافر و میگفتند کہ زوال نعمت را کہ شکر آن نکنی پایدار نیست-
۴۷	آن پر کثرت و قامت قانع حضرت شیخ ابو الحسن صائغ قدس سرہ کہ بزرگے کامل و مردے بمراتب اعلے و بالا بود-	ولادت باسعادت در دینور است چون کامل و مکمل شد بسیار مریدان و ناقصان را کامل نمود-		وفات آن جامع کمالات تاریخ ۱۵ رجب شنبہ ۳۳۰ زبدۃ حق ولی الحسن خوان ۳۳۰ ہم رقم کن محبوب دینورے -	دینور		حضرت ابو جعفر صیدلانی رضہ -	نقلست مشہور نام حضرت علی ابن محمد ابن سہیل است کہ از کبار مشائخ و نامدار بزرگان دین متین بودہ از کتب ہا ثابت شدہ کہ با سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی و عمر ابن شیخ عثمان مکی صحبت میداشتند و پیر مرشد شیخ ابو الحسن خرقانی و ابو عثمان مغربی است نقل است روزے در گرمی شیخ ممشاد میفرمایدکہ در دینور شخصے را دیدم کہ نماز میخواند و دیگر کسے بر و سایہ کردہ است چون بجانبی نگاہ در وے کردم و شناختم کہ در ہوا استادہ سایہ کردہ بر سر شخصے نمازی ابو الحسن صائغ بود-
۴۸	آن در مملکت علوم شریعت و طریقت ملک خواجہ ابو بکر طاہرہ ابہری عبد اللہ ابن حارث	ولادت حضرت بابرکت در قصبہ دینور است		وفات آنحضرت بابرکت بسال سہ صد و سی سنہ ۳۳۰	دینور			نقلست کہ حضرت بابرکت فیضد رجت از بندگان والاشان متقدمین و مردان کاملین بود و اصل نام حضرت عبد اللہ ابن طاہر است و ہمزمان حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ است و با یوسف حسین صاحب صحبتے کمال میداشت-

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت باسعادت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهان	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۷۹	آن برگزیده آفاق ومنتخب بزرگان کامل حضرت شیخ عبدالله منازل که رشید وحید وسعید حمید بود قدس سره	ولادت حضرت بابرکت دریای رحمت		وفات آن والاصفات مصدر فیضات بسال سه صد سی و یک سنه ۳۳۱ بوقوع آمده است۔			حضرت حمدون قصار رح	نقلست که حضرت در روزگار یگانه ومحرم اسرار موحدانه بود کمال متوکل وپیشوای ملامتیان بود و در زمان وی سنگ و ترازو وی و زر وگیر کسے نبود نقل است که روزے حضرت عبدالله با بوعلی گفت مرگ پیش است سامان ساخته باش شیخ ابوعلی گفت تو هم ساخته باشی پس شیخ عبدالله دست زیر بالین کرد و سر بر زمین نهاد و گفت اینک من می میرم این گفت و جان بجهان آفرین سپرد چنان جان بجان آفرین داد که فرشتۂ موت بے خبر ماند۔
۸۰	آن برگزیدۂ آفاق حضرت ابراهیم ابن شیبان کرمان شاهی ابواسحاق قدس سره	ولادت حضرت در جبل است۔		وفات آن والاصفات بسال سه صد سی و هشت سنه ۳۳۸ بوقوع آمده است	جبل			نقلست که از حضرت عبدالله منازل پرسیدند رحمک الله چگوئی بحق شیخ ابراهیم ابن شیبان کرمان شاهی رحمة الله علیه فرمودند ابراهیم حجة الله علی الفقرا و لا هل الادب اقوال شیخ هر که حرمت مشایخ عظام نگاه ندارد و ادعای دروغ و گذاف های بیفروغ گرفتار شود و دران بتلا میباشد و هلاک گردد۔
۸۱	آن کامل و مکمل ولی خواجه بوعلی مستولی نام نامی وے حضرت حسن بن علی ابن موسی قدس سره العزیز بزرگے برگزیده بود در بزرگان متقدمین۔	ولادت باسعادت حضرة بابرکت در قریه ستولی که ده فرسنگ از مصر دور است		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات مصدر رحم و عنایات بسال سه صد چهل سنه ۳۴۰ بوقوع آمده است	ستولی یا ستول		حضرت ابوعلی کاتب	نقلست مردے ولی الله کامل و اکمل بود و نوشته اند که ذات شیخ میفرمود که شبے جناب پاک رسالت مآب صلے الله علیه وسلم بخواب فرمودند یا علی میخواهی که ترا بوکالت و کفایت مهمات درویشان وکیل و مامور نمائیم چرا که تو این گروه خداپرست انرا بسیار دوست میدارے عرض کردم یا رسول الله فرمان حضور پاک بر سر و چشمان اما این معامله بعفت و عصمت مے خواهد فرمودند چنان خواهد بود قبول کردم پس درویشان روزے زمین خود بخود نزد من جمع میشدند و آنچه از من میشد با وشان خرچ میکردم و بسیار فقراء از من فوائد گرفتند
۸۲	آن رشید و حمید حضرت شیخ ابوسعید نام اصلی وے خواجه احمد ابن محمد است قدس سره	ولادت باسعادت حضرت در بصره گویند		وفات آن عالی بسال سه صد و چهل است سنه ۳۴۰	[illegible]			نقلست که حضرت ابوسعید اعرابی در علوم فقه و احادیث و تفسیر بسیار طاقت داشت خاصه بر آن حضرت علم باطنی جناب پروردگار عطا فرموده بود بجناب سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی و شیخ شبلی و عمر ابن عثمان و ابوالحسن نوری صحبت بسیار میداشت و از ایشان فائده بسیار و بیشمار حاصل کرد۔
۸۳	آن غواص بحر معرفت و ولائت بی انتها حضرة جعفر خدا کنیت ابو محمد ولی کامل بود قدس سره۔	ولادت آن حضرت بابرکت در بصره بود۔		وفات آن عالی ذات بارحمت و عنایات بسال سه صد چهل و یک سنه ۳۴۱	مکه شریف		حضرت ابوبکر شبلی رح	نقلست که جعفر خدا ولی کامل و مکمل بود از اجل اصحاب و اکمل احباب شیخ جنید بغدادی بودند و شیخ ابوبکر شبلی رحمة الله علیه صفت شیخ جعفر بر ملا فرمودے که خدا تعالی شیخ جعفر را در قرب خود از من زیاده مقام عطا فرموده است و شیخ بندار ابن سیفر مودند که موے تمام حال ترا از شیخ خدا اندیدم فی الحقیقت حضرت از شیخ ابابکر شبلی حسب صفات اعلے و بالا است۔ از مدارجات وے ضرور بالضرور زیاده زیاده معلوم میشود۔
۸۴	آن حضرت برگزیده آفاق حضرت ابراهیم صوفی ورقی کنیت ابومحمد اسحاق صاحب با سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی	ولادت حضرت در شیراز بود چون تائید آسمانی با ابوعبدالله و ابوبکر وراق ملاقی شده بود		وفات آن والاصفات بلند مقامات بسال سه صد چهل و یک سنه ۳۴۱ بوقوع آمده۔ مادۂ فات	شیراز		حضرت مسلم	نقلست که حضرت جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت بود و عالم تبحر شمار شدند حضرت ابراهیم فرموده که در ابتدا روزے برائی بیعت بخدمت شیخ مسلم سیر رفتم چون در مسجد قدمبوس شدم در انوقت بامامت نماز خواندند در سورة الحمد لله یعنی سورت فاتحه چند جا حروف غلط خواندند در دل گفتم که شیخ بچنین حالت است که نماز هم صحیح نخواند ضایع آمدم و دیگر وقت بعد یار ائے وضو رفتم دیدم که شیری خفته است ترسیدم که خورنده است همان لحظه شیخ مسلم را دیدم آمد و گوش شیر را گرفت و گفت که دوستان خدا را میترسانی شیر فریب کرده راه جنگل گرفت اعتقاد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد	خلاصہ کیفیت
بقیہ	صحبت سیداشت قدس سرہ و نور مرقدہ	"		جست سرو حو سال صحبلش گفت ہاتف امام ابراہیم ۴۱	"	"	"	من قوی گشت فرمودند یا ابا اسحاق شما راست کردن ظاہر مشغول اید و از خلق متیر سید و ما راست کردن باطن متوجہ ہستیم و خلق از ما متیر سد ہما نوقت از ان حضرت فیض ظاہری و باطنی گرفتیم و خوش شدیم
۸۵	آن سرور السعادتمندے حضرت شیخ ابو القاسم حکیم سمرقندی نام وے اسحاق بن محمد بن اسمعیل ست قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در سمرقند بود۔		وفات آن عالی ذات بابرکات بتاریخ دہم محرم بسال سہ صد چہل و دو ۳۴۲ سنہ ھ۔	سمرقند			نقلست کہ حضرت خود بزرگے کامل بود و با بزرگان اکمل یا ابو عبد اللہ و ابوبکر و غیرہ کاملان صحبت میداشت نوشتہ اند کہ روزے شیخ در مجلس وعظ بود بزرگے در خدمت وے بزیارت رسید چون شیخ را فارغ دید دریا قریب بود مصلے بر آب گسترده نماز آغاز کرد فارغ شده بخدمت شیخ آمد شیخ بوی دیده فرمود ای برادر این کار کہ تو کردی این چنین طفلان شہر من میکنند بلکہ بہتر از تو بلکہ تو در میان چندان ہجوم خلائق مشغول بخدا باشی و عجب و خود بینی را بخود راہ ندہی۔
۸۶	آنحضرت احسن محسن نہاد کمالات و کرامات بنیاد حضرت شیخ ابو الخیر ضیائی لاقطع الجواد قدس سرہ العزیز۔ نوشتہ اند کہ یکدست حضرت بریدہ بود	ولادت باسعادت حضرت بابرکت آنجناب در نینات حوالے مصر است —		وفات آن عالی ذات بابرکات مظہر فیوضات بسال سہ صد چہل و سہ ۳۴۳ سنہ ھ بوقوع آمده است۔		٥		نقلست کہ بیان ذات شیخ است کہ آن عالی الشان میفرمود کہ بارے با خدا عز و جل عہد کردم کہ تا خود ندہد نخورم چون برین حال دوازده ایام گذشتند طاقت خواندن نوافل نماند چون دوازده روز دیگر گذشتند توفیق خواندن سنن رفت چون دوازده دیگر گذشتند در فرائض فرق آمد کہ بجناب الٰہی عرض کردم دو قرص جوین عطا میشد و یومیہ میخوردم آخر بشکر اسلام بسوی انطاکیہ اتفاق افتاد آنجا قضا الٰہی بحالت فراموشی میوه از درختی جدا کرده خواہش خوردن نمودم کہ عہد یاد آمد انداختم درین اثنائی بدزدان گرفتار شده نزد خواجہ شہر کہ حاکم بود رفتم آن مرا دزد مقرر کرده یکدست برید دانستم کہ عہد شکنی یافتم ہنوز دوم دست نبریده بودند کہ مرا شناختند حاکم دست بستہ عذر قصور خود خواست آنرا عفو کردم کہ اصل جرم من عہد شکنی بود کہ سزاے خود حاصل نمودم و آئنده بر عہد خود مضبوط ماندم کہ بدل گفتم کہ عہد نشکنم۔
۸۷	آن جامع سعادت و نیکوکاری حضرت شیخ ابو العباس سیاری نام وے قاسم بن قاسم ابن مہدی دختر زاده شیخ احمد سیاری قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقده	ولادت باسعادت حضرت در مرو ظہور پذیر بوده است ۔		وفات آنعالی ذات بابرکات مظہر فیوضات بلند مقامات بسال سہ صد چہل و دو ۳۴۲ سنہ ھ ابو العباس احمد قطب خوان ۳۴۲ ابو العباس حق بین رحلتش دان ۳۴۲	مرو	٥		نقلست کہ ذات شیخ عالم شریعت و عارف معارف و کاشف مکاشف حقائق و دقائق بودند و در صحبت بسیار مشائخ عظام مشرف شدند نوشتہ اند کہ پدر شیخ از عظیم الشان مالداران بود چون وے فوت شد ذات شیخ را از وے مال بسیار و بیشمار در ارث پدری رسید ذات شیخ آن تمام مال داده بعوض آن موے عنبر بوئی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم گرفت حقتعالے برکت یکتار موے آن ذات سید الابرار چندان برکت و سعادت عطا فرمود کہ در چند ایام ولی کامل و اکمل گشت نقل است روزے شیخ براے خریدن جوز بدکان بقال تشریف برد بقال شاگرد را گفت خبردار این بزرگ زمان است از نرخ دیگران ارزان بدہی کہ وقر و تعظیم شیخ در الشان ہم نسبت دیگران زیاده است شیخ فرمود من علم را بیان جوز نفروشم جوز دیگر فتند نقل است کہ بوقت وفات وصیت فرمودند کہ بوقت دفن موے مقدس نبوی در
۸۸	آن معروف بحسن مزاجی حضرت شیخ شغو زجاجی نام نامی وے حضرت ابراہیم بن محمد ابن ابراہیم قدس سرہ شصت حج ادا کرد	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در نیشاپور بود چہل سال کامل بیت الخلا حضرت شیخ صاحب		وفات آن ذات بابرکات مظہر فیوضات جامع کمالات بسال سہ صد چہل و ہشت ۳۴۸ سنہ	نیشاپور		حضرت شیخ ابو الحسن عبد الرحمن ادوی	نقلست کہ بموسم حج شخصے عجمی بخدمت شیخ آمده عرض نمود کہ من حج ادا کرده ام و یقین دانم کہ انشاء اللہ در دوزخ نروم اما میخواہم کہ سند نوشتہ نیز نزد من نموده باشد و آن برنیت نامہ و دستخطی حضور میخواہم کہ خود عطا فرمائی تا کہ تسلی من باشد و یاران حضور بحضور اشارت کرده اند کہ شیخ سند نجات دوزخ میدہد شیخ سادگی مزاج وے دانستہ فرمودند کہ یاران من با تو مطائبہ کرده اند پس باو ارشاد کردند کہ بجائی قبہ خلوت کہ محل اجابت است آنجا برو و بگو یارب مرا سند برئیت از آتش دوزخ عطا فرما آن شخص رفت و عمل فرمان نمود فی الحال

[illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	چہل سال مجاورت کعبہ شریف نمود	شیخ جنید بدست پاک کرد	″	″	″	″	″	کاغذ بخط سبز در دست وے پیدا شد که بران کاغذ چنین نوشته بود بسم الله الرحمن الرحیم - هذا براءة فلان ابن فلان من النار - پس کاغذ بخدمت شیخ برد -
۸۹	آن فقیر روشن ضمیر حضرت جعفر ابن نصیر کنیت ابو محمد قدس سره با شیخ جنید بغدادی و ابراہیم نوری و شیخ رویم و شیخ سمنون صحبت میداشت نور الله مرقدهم	(ولادت حضرت بابرکت مظہر فیوضات [illegible] در بغداد [illegible])		وفات آن مصدر کرم و رحمت بینهایات مخزن فیوضات بسال سه صد چہل و ہشت ۳۴۸ھ بوقوع آمده است -	(بغداد)			نقلست که شیخ ابو جعفر مریدے داشت که نام وے حمزه بود شبے آن مرید اجازت خواست که بخانه خود طعام و گوشت طفلان خود را خوراند شیخ او را منع فرمود مگر حمزه نماند بخانه خود رفت و دیگے از گوشت پر کرده در تنور گذاشت وقتی کنیز را گفت که دیگ از تنور برآورده پیش آر دو دیگ را برداشت دست وے خطا کرد دیگ بشکست آنچه بزمین افتاد آن را سگ آمده خورد حمزه گرسنه بخدمت شیخ واپس رفت بجز عرض حال شیخ فرمود هر که گفته ما قبول نمیکند دیگ وے پاره پاره میشود و گوشت سگ بخورند حمزه معلوم نمود که این همه نتیجه بے فرمانی بود یعنی هر چه شیخ فرموده بود انکار آن کرده بودم آینده تمام عمر خود فرمانبردار ماند -
۹۰	آن ولی کامل و اکمل فیاض عالم معروف و مشہور حضرت ابو الحسن بوشنجی صاحب قدس سره	ولادت حضرت در بوشنج یا بوشنگ یا قوشنج نواح ہرات		وفات آن مظہر فیوضات مصدر عنایات بسال سه صد چہل و ہشت ۳۴۸ھ	بوشنج			نقلست که روستائی دختر خود گم کرده بخدمت شیخ آمده خواه مخواه لاحق حال وے و حضرت گردید که دختر من نزد شماست تا ندہی دست بردار نخواہم شد حتی که حضرت را نہایت تنگ نمود ذات شیخ دعا خواست که یا خداوندا ازین بلا رہائی فرما آخر دختر روستائی پیدا گردید و قدم نہاد و گفت غریب نواز او ستیائی دختر من بغیر امداد این دروازه نبود گناه معاف شود -
۹۱	آن عاقبت محمود خواجه ابوبکر ابن داؤد کنیت ابو محمد نام پدر ابن عبد الله قدس سره -	ولادت، حضرت در رے نوشته اند		وفات آن ذات والاصفات بسال سه صد پنجاه و سه ۳۵۳ھ بوقوع آمده است	نیشاپور			نقلست که حضرت بابرکت از کبار مشایخ نیشاپور است عالم جید و امجد بود ظاہر و باطن مزین بکمالات و کرامات بود با حضرات بزرگان عالیشان چنانچه سید الطائفه حضرت شیخ جنید بغدادی و محمد ابن فضیل و شیخ رویم و سمنون و ابو علی جرجانی وغیره بسیار صحبت میداشت و نہایت اصحاب ارباب ایشان شیخ عثمان خیری ہستند رضوان الله تعالیٰ اجمعین -
۹۲	آن مرد محسنی خواجه بندار ابن حسین صوفی بن محمد بن مہلب قدس سره	ولادت حضرت در شیراز است		وفات آن جامع کمالات منبع کرامات بسال سه صد پنجاه و سه	شیراز			نقلست که حضرت از خلفائے نامور حضرت شیخ ابوبکر شبلی و شیخ عبد الله خفیف است و با ابو جعفر حذاء صحبت و اتحاد بسیار و بیشمار میداشت و در وقت خود قطب یگانه روزگار و شیخ ابو درعه طبری ایشان را غسل داد و شیخ ابو علی کاتب ہم وصال ایشان بوده اند -
۹۳	آن سلطان العارفین شیخ عبد الملک ابن علی ابن عبد الله ابن عمر کازرونے قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در کازرون است		وفات آن عالی ذات بروز سه شنبه بتاریخ بست ششم ذی حجه بسال سه صد پنجاه و نه ۳۵۹ھ	کازرون			نقلست که حضرت عبد الملک ولی کامل و مکمل عابد زاہد مجاہد بود و بارہا مردمان از بزرگی وے امتحان کرده اند و باز آزمائش نموده اند که ہر چه حضرت غریب نواز از خداوند کریم خواستے بلا دیر دریافتی صاحب تذکرة الاولیاء رقم فرموده است که ذات شیخ از ابدالان بود -
۹۴	آن کامل و اکمل حضرت علی ابن بندار ابن حسین صوفی کنیت ابو الحسن	ولادت حضرت بابرکت فیضدرجت در قصبه نیشاپور است		وفات آن والا صفات بسال سه صد پنجاه و نه ۳۵۹ھ	نیشاپور			نقلست که حضرت ایشان با سید الطائفه شیخ جنید کمال دوست و صاحب دوستی کمال بود و با شیخ رویم و شیخ سمنون و حضرت ابن عطا صحبت میداشت و از مشایخ عظام بسیار کسان را دیده اند بلکه از انہا فائده ہم گرفته اند در فقه و حدیث و تفسیر شانے عظیم داشت
۹۵	آن در بزرگان دین بہترین نامرد شیخ ابوبکر محمد رقی ابن داؤد دمشقی یا دینوری قدس سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در دمشق است یا در دینور بود -		وفات آن والاصفات و آن مخزن رحمت و معدن کرامات بسال سه صد پنجاه و نه	دمشق		حضرت شیخ دقاق رح	نقلست که روزے جناب شیخ ابوبکر در بادیه میرفت گفت یا الٰہی سرے از اسرار خود برمن منکشف فرما ہمان وقت چیزے نہایت بروے کشاده شد بحر دانکشاف شیخ را گریه و زاری چندان جاری گردند که بحر خاموشی بصدر آوردن کمال مشکل است بلکه قریب معلوم میشود که جان شیرین شیخ از قالب بدن بیرون آمدن میخواهد قطره بندگی باقی ماند بلکه در اخیر این گفته شد که یا پروردگار الائق بردا شت این بار گران نیستم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۹۶	آن بزرگ حمید دوست حمان خواجہ سلیمان احمد طبرانی رح	ولادت با سعادت حضرت در طبران		وفات آن معدن فیوضات مخزن کرامات بسال سہ صد شصت ۳۶۰	طبران			نقلست کہ حضرت بعلوم گونہ گون آراستہ وپیراستہ بودند کتاب معجم کبیر ومعجم وسطہ ومعجم صغیر ودلائل النبوت از تصانیف ایشان ہستند در علم احادیث وتفسیر کامل بکمال بودند وحدیث از ہزار استاد درست کردہ وروایت گرفتہ بکمال کوشش وسعی کتب خود فرمودہ اند۔
۹۷	آن بزرگ حمید شیخ ابوبکر مفید یعنی محمد ابن احمد بن ابراہیم رح	ولادت حضرت در جرجر آباد است		وفات آن والا صفات بسال سہ صد شصت وپنج ۳۶۵ سنہ	جرجر آباد		حضرت سہل	نقلست کہ حضرت ایشان از بزرگان دین متین بودند وبا حضرت سید الطائفہ جناب جنید بغدادی ویوسف ابن حسین را دیدہ اند ونیز با ایشان در صحبت نشستہ اند ولی کامل بودند۔
۹۸	آن محبوب ایزد خواجہ اسماعیل ابن احمد قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در نیشاپور بودہ		وفات آنحضرت بسال سہ صد شصت وپنج ۳۶۵ سنہ	نیشاپور			نقلست کہ حضرت شیخ اسمعیل درزمانہ خود قطب وقت یگانہ روزگار بودند وبا شیخ عثمان خیری صحبت میداشت وحضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی را زیارت کردہ اند وزاہد عابد ومجاہد وصاحب ریاضت ومحنت شاقہ گذشتند ودر کمالات وکرامات عمدہ بودند
۹۹	آن بزرگے عظیم الشان دیار بکری حضرت خواجہ ابوعبد اللہ مقری اصل محمد بن احمد	ولادت حضرت در بغداد بودہ		وفات بماہ ذیحجہ بسال سہ صد شصت وشش ۳۶۶ سنہ	بغداد		حضرت عبد اللہ	نقلست کہ حضرت در علم حدیث شریف شاگرد شیخ عبد اللہ ابن شیخ احمد ابن شیخ حنبل بودند وحضرت اپنجاہ ہزار دینار از ورثہ بحصول پیوست ہمگی وجملگی بر مستحقان تقسیم کردہ دادند وخود چیزے برائے خرچ ضروری نداشتند ومدتے مدید در مکہ شریف مجاورت نمودند ودر بندگی مولا خود بودند
۱۰۰	آن در دریائے رحمت بے انتہا خواجہ ابوبکر قطبی ابن محمد ابن حبیب قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت در نیشاپور		وفات آن مخزن کمالات مظہر فیوضات بسال سہ صد شصت وہشت ۳۶۸ سنہ	نیشاپور			نقلست کہ حضرت ذات شیخ جامع بودند میان علوم ظاہری وباطنی وکمال عابد زاہد ومجاہد نفس کش بیریا بود وحضرت عبد اللہ بحق وی حضرت گفتہ است کہ من عبد اللہ حاکم را مدت بیست وپانچ چند سال بخدمت آن کمال مقیم ماندم وہر وقت در صحبت آن حضرت میماندم نتیجہ طبع من این و در یقین پیوست کہ فرشتہ کراماً کاتبین گاہی گناہ آن مرد خدا ومرتاض وقت در دفتر اعمال ننوشتہ باشد۔
۱۰۱	آن سلطان سریر بردباری حضرت شیخ عبد اللہ رود باری رحمۃ اللہ علیہ الباری	ولادت باسعادت بسال دو صد ونود سنہ ۲۹۰ در صور بودہ	۷۹ سال	وفات آن والا صفات بسال سہ صد شصت ونہہ ۳۶۹ سنہ	مصر یا بغداد			نقلست کہ اصل نام نامی آن ولی کامل شیخ احمد یا محمد ابن سلیمان صعلوکے بود ودر شریعت وطریقت امام وقت خود بودہ است با شیخ شبلی ومرتعش وابوعلی ثقفی صحبتے میداشت صاحب ابن عباد گفتہ کہ بارے شیخ در بادیہ معرفت شتری آمد اتفاقاً پائے خود بردست شیخ نہاد جل اللہ شتر پائے خود نہایت جلد برداشت وبزبان فصیح گفت جل اللہ ومادر اطہر آن بزرگ خواہر حقیقی شیخ علی رود باری بود
۱۰۲	آن کامل واکمل صوفی خواجہ سہل صعلوکی اصل نام محمد بن سلیمان رح	ولادت باسعادت آن کامل ترین مشائخ در نیشاپور بود		وفات آن جامع کمالات بسال سہ صد شصت ونہہ ۳۶۹ سنہ	نیشاپور			نقلست کہ حضرت بابرکت بزرگے عالی ہمت بود صاحب وجد وسماع شمار شدند کسے از حضرت بابت سماع پرسید کہ حالت سماع چیست وچگونہ میباشد فرمودند تستحب لاہل الحقائق ومباح لاہل العلم ومکروہ لاہل النفس والفجور وجناب شیخ بلند مراتب با بسیار بزرگان عالیشان بلند مکان صحبت بسیار داشتند وبسیار رسیدہ بودند
۱۰۳	آن برگزیدہ در بندگان آفاق خواجہ ابراہیم ابن ثابت کنیت ابو اسحاق قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در بغداد شریف		وفات آن والا صفات بابرکات بسال سہ صد شصت ونہہ ۳۶۹ سنہ	ترمذ		شیخ محمد بن علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ	نقلست کہ اصل نام نامی آن بزرگ گرامی در شیخ عطامی عمر یعنی محمد ابن عمر الحکیم اصل از ترمذ آمدہ در بلخ بسیار میماندہ وہم صحبت شیخ احمد خضرویہ بودہ صاحب تصانیف بود توریت انجیل وزبور وغیرہ بسیار صحائف آسمانی را خواندہ بود شعر بسیار میگفت اگر جمع را پرسند کہ پدر شما کیست گوئید در مقعد گوئید نہایت تو چیست گوئید نا امیدی شیخ ابراہیم سلمی ازوی وصیت طلب کرد فرمود کارے مکن کہ بعد پشیمان شوی۔
۱۰۴	آن برگزیدہ بزرگان کبار خواجہ ابوبکر قراء اصل نام محمد ابن حمدون الفراء	ولادت باسعادت حضرت در نیشاپور بود۔		وفات آن جامع الاصفات بابرکات بسال سہ صد ہفتاد سنہ ۳۷۰	نیشاپور			نقلست کہ حضرت با ابوعلی ثقفی وعبد اللہ منازل وشیخ ابوبکر طاہر وغیرہ بسیار بزرگان صحبت میداشت وشیخ عمو فرمود کہ اگر من ابوبکر قرار را نمی دیدم ہرگز صوفی نمی بودم ونیز عمو صاحب فرمود کہ وقتے با جماعت عالمان جمع شدہ در نیشاپور بخدمت شیخ ابوبکر رسیدم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ عصر	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	از قدمای بزرگان نیشاپور بودند نور الله مرقده	؍		بوقوع آمده است از خزینه نوشتم شاه دین سال وصالش				فرمودند کیستی و کجا میروی نام خود گفتم و عرض کردم بحج میروم فرمودند والدین داری گفتم آری فرمود بازگرد بخدمت ایشان حاضر باش منظور کرده اجازت یافتم اما یاران اصرار برفتن حج دادم واز گفته شیخ انکار همان همان لحظه ببلای تپ گرفتار شدم همراهیان رفتند باز بخدمت شیخ رفتم خود بخود فرمودند چون عهد شکستی مبتلای تپ شدی عذر خواستم بدعای وی شفا یافتم
۱۰۵	آن فیاض جهان طبع کریم شیخ ابو الحسین علی ابن ابراهیم حصری که از پیران حضرت امام احمد حنبل بودند اگرچه اول در بغداد ماندند مگر اکثر عمر در مکه شریف ماندند قدس سره العزیز۔ و نور الله مرقده ۔	ولادت باسعادت بابرکت بسال سه صد سنه ۳۰۰ از سخن گفتن وافشای راز آنچه در توحید این حضرت نمود دیگر کسی نکرده باشد ۔	۷۱ سال	وفات آنعالیذات بابرکات مصدر فیوضات بتاریخ غیر معلوم ماه ذی قعده یا ذیحجه بسال سه صد هفتاد و یک سنه ۳۷۱ بوقوع آمده است۔ عابر مرحوم ز خلیل بگو نیز ابراهیم هادی امام	بغداد		شیخ شبلی ره	نقلست که شیخ احمد بونصر خلیفه اکبر ذات شیخ بود روزی در مکه شریف کلمات موحدانه بر منبر شریف فاش فاش میگفت ثقات و پیران مکه شریف از وی نهایت رنج شده او را از مکه اطهر برون کردند حضرت شیخ ابوالحسین بنور معرفت وفراست و کمال کرامت معلوم کرده بخادمان خانقاه ارشاد آنچنان در داد که چون احمد بونصر در اینجا آمده اندرون خانقاه مشرف شدن خواهد مانع شوید و منع کنید خادمان عمل نمود آخر مشارالیه چند ایام در مفارقت ماند روزی حضرت ابوالحسین برون از خانقاه شریف بود شیخ احمد بونصر ترسیده ترسیده رفته در اقدام افتاد وفات نهایت ناراض شد و فرمود که تو در حرم محترم خدا عزوجل بے ادبی کردی در طرسوس رفته چوپانی گله خوکان کن و در دشت و ویرانه بوقت شب نماز بخوان و گرد خواب نگردی امید که مقبول عزیزان خدا باشی۔ همان جا رفت و عمل فرمان نمود بعد الایام باز آمد شیخ استقبال کرده در کنار گرفت و فرمودند یا احمد انت ولدی و قرة عینی و بعد عفو تقصیرات بمکه شریف رفته زیارت نمود و عزیزان آنجا شیخ احمد بونصر را بعزت ملاقات کردند و تعظیم و تکریم بجا آوردند بقول شخصی که یک بیت گفته است ؎ ادب تاج الیست از لطف الٰهی ✤ بنه بر سر برو هرجا که خواهی ✤ ز بے ادب بدر کونین جا نیست
۱۰۶	آن مکرسته از جهان دنیا به آزادی خواجه ابوالقاسم نصیرآبادی نام ابراهیم ابن محمد ابن حمویه قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت حضرت در شهر نیشاپور است		وفات آن معدن فیوضات مظهر عنایات بماه ربیع الاول بسال سه صد و هفتاد و دو سنه ۳۷۲ یا سنه ۳۷۳	در مدینه منوره		حضرت شیخ ابوعثمان ره	نقلست که روزی شیخ در مجلسے وعظ میگفت و مردمان می شنیدند پس در دل شخصے چنان اثر کرد که دل از دنیا و مافیها و از زندگی یک لخت برداشت در خانه خود رفته مادر خود را گفت که یا والده مهربان غسال و جمال موجود فرما که من از این جهان بیوفا وداع میکنم که کار من تمام شد این بگفت و فوت شد نقل و مگویند که شیخ باعث در رود بعض سخنان از نیشاپور بدر کردند در انجا رفته فوت شد گویند که شیخ عثمان صاحب برائے خود در مدینه شریف کنده بودند در آن شیخ را دفن کردند آن کسی احمیرانان خاک شده
۱۰۷	آن بلبل گلستان فردوسی خواجه ابوبکر طرطوسی اصل نام علی ابن احمد ابن محمد ره	ولادت حضرت در طرطوس بود		وفات آن والا صفات بابرکات بسال سه صد هفتاد و چهار سنه ۳۷۴	مکه شریف		حضرت ابراهیم کرمانی	نقلست که حضرت ابوبکر طرطوسی بزرگے بود عالیجاه که بجا بعبادات و ریاضت و اتقا و ورع کمال العرا طا و الحرمین میگفتند و سالها سال در مکه شریف کار مجاورت مینمود و در کار زهد و تعبد بحر زیاد کوشش میکرد و شاگرد حضرت ابوالحسین مالکی است و بحضرت شیخ ابراهیم کرمان شاهی که ولی کامل و شیخ مکمل بود نسبت ارادت درست کرده بود
۱۰۸	آن مخزن انوار اسراری حضرت خواجه عبدالواحد ابن علی سیاری رحمة الله الباری	ولادت حضرت بابرکت		وفات آن جامع کمالات مظهر فیوضات بسال سه صد هفتاد و پنج سنه ۳۷۵ م				نقلست که روزی حضرت عبدالواحد صوفیان با صفا را امکان خود دعوت کرد مجلس سماع آراسته و پیراسته گردید بحالت وجد یکی صوفی بهوا پرید که آن جذبه عشق الٰهی بود چنان پرید و از چشمان ناپدید شد که باز کس او را ندید برائے شیخ عبدالواحد تیرکاری عشق و محبت الٰهی بود که همان همان روز آنچه داشت براه خداداد و خود را بخدا عزوجل گرفت که کامل و مکمل گردید۔
۱۰۹	آن فیض بایگاه حضرت عبدالله ساکن برق	ولادت حضرت در برق بود		وفات آنعالیذات صاحب خوارق و کرامات	برق			نقلست حضرت در اشعار مداحیه و علم فقه و حدیث و تفسیر شریف و نیک بختی کامل و اکمل بود و نوشته اند که بار حضرت بیمار گردید سیزده ایام چیز نخورد از وی پرسیدند که چرا چیزی نمیخوری۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	مضافات خوارزم قدس سرہ العزیز	″		بسال سہ صد ہفتاد و پنج سنہ ۳۷۵	″	″	″	فرمود در خانہ خدا عزوجل حادثہ افتادہ است تا اورا اصلاح نہ کنم خوردنی واشامیدنی برمن دگرگون است آخر خبر آمد کہ کفار قرامطہ درحرم افتادہ خلقے کثیر را کشتہ اند بہ الآخر است
۱۱۰	آن احسن مزاج خواجہ ابو نصر سراج نام عبداللہ ابن علی ولقب فقیر مردے بزرگ ست قدس سرہ العزیز نور اللہ مرقدہ	ولادت حضرت در طوس است۔		وفات والاصفات بابرکات بسال سہ صد ہفتاد و ہفت ۳۷۷ سنہ بوقوع آمدہ / قطب دین غوث کامل گنج عیان نصر ابوال کرم امام سردار	طوس		حضرت ابو محمد مرتعش	نقلست کہ حضرت خواجہ در علوم شریعت وطریقت بہرۂ معظم بودند وعبادت وریاضت را بحد رسانیدہ بودند کہ بیان کردن وے مشکل است حضرت را طاؤس الفقرا گفتہ اند تصانیف بسیار کردہ اند اکثر کتب در تصوف دارند شیخ سری سقطی و شیخ سہیل التستری را دیدہ اند و در مسجد شونیزیہ پیش امامت بذمہ حضرت در رمضان شریف ہر شب در تراویح پنج ختم قرآن شریف میکردند نقل است کہ شبی چند احباب بخدمت حاضر بودند بہ سبب زمستان آتش افروختند دوران اثنا سخن در توحید ومعرفت جاری شد شیخ را وقت خوش آمد برخاستہ در قعر آتش رفت و نیز بر آتش سجدہ کرد چون سر برداشت یکتار موئی حضرت نسوختہ بود۔
۱۱۱	آن معروف لسخاوت وفیاضی خواجہ ابو القاسم رازی نام جعفر ابن احمد بن محمد بن الحواری سہ	ولادت باسعادت آنحضرت در نیشاپور بودہ		وفات آنعالیذات بابرکات جامع کمالات بسال سہ صد وہشت سنہ ۳۷۸	نیشاپور			نقلست کہ حضرت خواجہ ابوالقاسم روزے صاحب علاوہ کمال مدارج زہد وتعبد وتجاہد وریاضت بچہار چیز دیگر متصف یکے جمال باکمال دوم زہد بسیار و بشمار سوم مال بافراط چہارم سخاوت بے نہایت کہ زائد از حد وعد بود نوشتہ اند کہ ذات از دنیا ومافیہا بالکل تارک گشت باخود چیزے نمیداشت الا بدفع سرما یک دلق کہنہ نزد خود میداشتند۔
۱۱۲	آن کاشف کاشف اسرارہائے قلوب خواجہ ابوبکر محمد ابن ابراہیم ابن یعقوب	ولادت حضرت کلاآباد قریب بخارا		وفات آنجامع کمالات روز جمعہ نوزدہم جمادی الاول بسال ۳۸۰ سنہ				نقلست کہ حضرت خواجہ ابوبکر محمد ابن ابراہیم ساکن کلاآباد کہ مضافات بخارا بودند بزرگے عالی ہمت وذی قدرت بود ودر تصوف کہ علم عجیبہ وغریبہ است بسیار کتب تصنیف کردہ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر تعرف نبودے تصوف دانستہ نشدے
۱۱۳	آن صاحب جاہ وجلال شیخ ابو الخیر حبشی نام اقبال لقب طاؤس الحرمین قدس سرہ العزیز ونور اللہ مرقدہ	ولادت حضرت در حبشان است		وفات آنعالیذات بابرکات بسال سہ صد ہشتاد و سہ ۳۸۳ سنہ یا ۳۸۴ سنہ بوقوع آمدہ است	حرم شریف			نقلست کہ حضرت ولی کامل ومکمل بود حضرت عمو شیخ ابوالعباس دیدار اورا افخر میداشتند نوشتہ اند کہ چون پیش روضہ مقدسہ جناب رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدے گفتے السلام علیک یا رسول اللہ جواب عطا شدے وعلیک السلام یا طاؤس الحرمین در اوائل غلامی بود در بندگی خواجہ بندگی معبود حقیقی خود نیز کردی روزے خواجہ اش ویرا فرمود کہ بخواہ آنچہ خواہی گفت اللہ آزاد کن چونکہ خواجہ را حال ایشان از قرائن واضح بود آزاد کرد و نیز خواجہ عذرہا خواست کہ تو لیاقت سرداری میداشتی ومن غلام تو بودے خیر بعد آزادگی شصت سال مجاورت حرمین شریفین نمودہ است
۱۱۴	آن پاک صاف اندرون حضرت ابوالحسین معروف بابن سمعون اصل نام محمد لقب ناطق الحکمۃ کہ از بزرگان عظام کرام بودند قدس سرہ۔	ولادت باسعادت حضرت بسال سہ صد سی وسہ ۳۳۳ ہمزمان شیخ شبلی بودہ است	۸۶ سال	وفات آنوالاصفات بابرکات بتاریخ پانزدہم ماہ ذیقعدہ یا ذیحجہ بسال سہ صد ہشتاد وشش ۳۸۶ سنہ	بغداد			نقلست کہ روزے آن ولی کامل واکمل در جامع بوعظ شاغل بودند درویشے بپایہ منبر نشستہ بود اورا خواب گرفت شیخ نیز بخاموشی آمد چون درویش از خواب بیدار شد ذات شیخ فرمود ای درویش فرخندہ کیش جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب زیارت کردی گفت آری فرمودند ازین سبب ترا بیدار نکردم نقل است کہ شیخ سی ونہ سال در خانہ مدفون ماند بعد این عرصہ شیخ را از مدفن برون بگورستان بزرگان بردند بسیار مردمان زیارت کرد کہ جسم مبارک بدستور سالم وجامہ کفن ہمچنان تازہ۔
۱۱۵	آن واقف رموزات خفی وجلی خواجہ ابوطالب ابن علی ابن عطیۃ الحارثی	ولادت حضرت در مکہ شریف		وفات آنجامع کمالات والاصفات بتاریخ در جمادی الآخر	مکہ شریف		حضرت ابوالحسن سالم بصری	نقلست کہ حضرت کامل بکمالات بودند کتاب مستطاب قوت القلوب کہ در طریقت مجمع الاسرار وپر انوار است ومشایخ این طریق فرمودہ اند کہ در اسلام اندر این طریقہ مثل این کتاب عجیب وغریب دیگری نباشد وپیر ایشان خواجہ عارف ابوالحسین محمد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	تعمیر مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	المکی قدس سرہ العزیز	〃		بسال سہ صد ہشتاد و شش سنہ ۳۸۶	〃	〃	〃	ابن عبداللہ احمد ابن سالم بصری است و خواجہ صاحب مرید پدر خود بود حضرت عبداللہ تستری الغرض کہ این حضرت نہایت عابد زاہد و مجاہد و صاحب ذوق شوق بود۔
۱۱۶	آنحضرت ساکن جنت اللہ و وسی خواجہ ابوبکر سوسی نام وے محمد ابن ابراہیم صوفی قدس سرہ و نور مرقدہ	ولادت حضرت در شام بود۔ —		وفات ذات مصدر فیوضات بماہ ذوالحج بسال سہ صد ہشتاد و شش سنہ ۳۸۶ھ —	[illegible]		[illegible]	نقلست از صاحب نفحات الانس کہ شبے حضرت شیخ ابوبکر سماع می شنید و مطرب این قول میگفت القوم اخوان الصدق منہم نسبت من المودۃ لم یعدل بہ سبب شیخ و اہل مجلس در وجد آمدند و مطرب نیز از ہوش برفت و بر سجادۂ شیخ قی نمود شیخ فرمود کہ مطرب را در ہمین بوریا پوشیدہ و پیچیدہ در گوشہ بنہید ہمچنین عمل کردند چون صبح گشت مطرب بہوش آمد خود را در بوریا دید فریاد کرد آخر از بوریا بر آوردہ پیش شیخ آوردند چون پیش آمد ہمہ اسباب از قسم مزامیر شکست و توبہ نمود و مرقع پوشید و بعد شیخ سجادہ گشت نام وے محمد طبرانی
۱۱۷	آن خلاصہ مشائخ آفاق خواجہ ابوالقاسم عبدالصمد ابن اسحاق قدس سرہ	ولادت حضرت در دینور بودہ		وفات آن ذات بماہ ذوالحجہ بسال سہ صد ہشتاد و شش سنہ ۳۸۶	بمقام دینور [illegible]			نقلست مکرر آنکہ خواجہ ابوالقاسم در علم فقہ و تفسیر و حدیث عالم کامل بود و صاحب زہد و تعبد و تہجد و پاکی نفس و صدق و صفای شمار شد واعظ چنان بود کہ در وعظ وے سامعان نہایت مؤثر بودے۔
۱۱۸	آن کاشف اسرار نہانی خواجہ یحیی ابن عمار صاحب شیبانی قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت در ہرات است		وفات آن والا صفات در ماہ ذی قعدہ بسال چہار صد دو سنہ ۴۰۲	ہرات			نقلست کہ اول کسیکہ علم تصوف در ہرات آورد حضرت یحیی ابن عمار شیبانی بود رسوم دین و اتباع سنت و قواعد شرع شریف از این شیخ آغاز شدند چنانچہ ابوعمر فرمودہ است کہ من عمر خود بسیار و بیشمار دیار امصار گردیدہ و عجائبات جہان را ملاحظہ و معائنہ کردم مثل خواجہ یحیی برگزیدہ ندیدم
۱۱۹	آن صاحب اشتیاق و اذواق حضرت ابوعلی دقاق کہ امام و شیخ وقت بود بزرگے عالی ہمت شمار شدند قدس سرہ و ابوالقاسم قریشی داماد ایشان بود	ولادت حضرت بابرکت معدن رحمت در نیشاپور است۔		وفات آن والا صفات بماہ ذیقعد بسال چہار صد و پنج سنہ ۴۰۵ھ زاہد دین ابوعلی دقاق ۴۰۵ھ بندہ دقاق شہرہ آفاق ۴۰۵ھ ۱۲	نیشاپور		حضرت ابوالقاسم نصر آبادی۔	نقلست کہ حضرت عزیز نواز صاحب عبادت و ریاضت و توکل علی اللہ بود نوشتہ اند کہ روزے شیخ دستار طبری نہایت عمدہ بر سر نہادہ در مجلس نشستہ بود شخصے آمد معنی توکل پرسید و نیز در دل خیال کرد کہ اگر شیخ این دستار داد بہتر بود شیخ جواب فرمود کہ معنی توکل آنست کہ طمع از دستار مردان کوتاہ کنی و دستار از سر جدا کردہ بوے داد نقل دیگر روزے جامہ شیخ نبود و برہنہ بجائے عبداللہ عمر فرود آمد کسے شناخت و التماس وعظ کردند در یک دو ساعت مردم بسیار گرد آمدند وعظ آغاز شد پس روئے سوے راست کردہ اللہ اکبر گفتند باز روئے بسوئے چپ کردہ گفتند خیر و ابقی باز بسوئے قبلہ رو کردہ و رضوان اللہ من اللہ اکبر چندان عزیز نواز خلق بر آمد کہ بسیار کس اہل دل در آنجا فوت شدند و خود گم شدند۔
۱۲۰	آن معروف در بزرگان عربی و عجمی حضرت ابو عبدالرحمان سلمی نام وے محمد ابن حسین بن محمد بن موسی سلمی قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت معدن برکت		وفات آن والا صفات بلند درجات بماہ شعبان بسال چہار صد یازدہ سنہ ۴۱۱			حضرت ابوالقاسم نصر آبادی	نقلست کہ حضرت جامع علوم ظاہری و باطنی بودند نوشتہ اند کہ تفسیر شریف حقائق و طبقات مشائخ از تصنیف ایشان والاشان ہستند و باقی کتب تصنیف شدہ نیز بسیار و بیشمار ہستند بلکہ صد کتاب از ایشان نوشتہ اند کہ ضرور تصنیف نمودہ اند و شیخ ابوسعید ابوالخیر بعد وفات شیخ ابوالفضل پیر خود از ایشان تکمیل یافتہ اند۔
۱۲۱	حضرت ابوسعید مالینی نام حسن یا احمد بن محمد بن اسمٰعیل قدس سرہ	ولادت حضرت مالین توابع ہرات		وفات آن ذات در ماہ شوال بسال چہار صد یازدہ سنہ ۴۱۱				و اصل ایشان حضرت از مالین توابع ہرات ہستند در علوم فقہ و حدیث تفسیر درکے عظیم میداشتند و ہر جوانب و اطراف و اقالیم و اکناف ملک بملک سیر کردہ اند الغرض کہ حضرت ابوسعید صاحب بزرگ کامل و اکمل بودند در علوم آن عالم ربانی بودند کہ نظیر ایشان حضرت بوقت ایشان کم توان گفت عالم لاثانی و بے بدل بودہ اند۔
۱۲۲	آن صاحب تفضلات	ولادت		وفات آن معدن	〃	〃	〃	نقلست کہ حضرت ابوالحسن ہمدانی عالم علوم ظاہری و باطنی لاثانی بودند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	وسعانی حضرت ابوالحسن جہضم ہمدانی نام ابوعلی ابن عبداللہ ابن حسین ابن جہضم قدس سرہ	باسعادت وبابرکت		رحمت وفیوضات در ماہ شوال بسال چہار صد چہاردہ سنہ ۴۱۴	〃	〃	〃	در علم شریعت۔ طریقت بے بدل بودند وشاگرد شیخ کوکی وجعفر خلدی وامام حرم محترم بودند واورا کتابے ہست عمدہ بہجۃ الاسرار سوائے آن بہجۃ الاسرار کہ در صفت وکمالات وکرامات جناب غوثیہ است نوشتہ اند۔
۱۲۳	آن معروف در دیانت وزیرکی خواجہ فریدالدین رودکی یا ابوعبداللہ محمد رودکی کہ مقدم شعرا بود	ولادت در رودک سمرقند		وفات آن دیانت آیات ماہ ذیقعد بسال سہ صد چہل وسہ سنہ ۳۴۳ بوقوع آمدہ	رودک سمرقند	امیر نصیر		نقلست کہ فریدالدین از نور در فلکی بودہ ودر زمرۂ انام از عجایب ایام متولد شدہ واز بطن نابینا زاد ودر ہشت سالگی قرآن کریم را در صندوق سینہ بی کینہ خود مضبوط داشت ودر بعض نسخ آمدہ کہ اشعارے وسہ دفتر بودہ اند ومصنف مفتاح التواریخ نیز ہمین طور نوشتہ کہ شعرگوئی در نظم از ان شیوع یافت اگرچہ ہیچ نہ ہیچ سابق بود امازیادہ رواج ازاین گرفتہ است وکلیلہ دمنہ نیز این فصاحت پناہ گفت واز بادشاہ خود ہزار درم سرخ صلہ یافت نہایت زیرک حاضر کلام فقط واللہ۔
۱۲۴	آن برگزیدۂ بزرگان آفاقی شیخ عبداللہ طاقی نام او محمد ابن فضل ابن طاقی قدس سرہ	ولادت وے حضرت در سجستان یا او را ہروی نوشتہ اند		وفات آن جامع کمالات ماہ شوال بسال چار صد شانزدہ سنہ ۴۱۶	سجستان		محمد ابن عمران صاحب	نقلست کہ در علوم ظاہری وباطنی کامل واکمل بودہ ومدارجات ومقامات صوری ومعنوی او را حاصل بودند در زہد وتقوی معروف ودر تعبد وریاضت موصوف بود اگرچہ بآخر عمر خود نابینا بود اما از اصحاب بینائی ظاہری گوئے سبقت بردہ بود صاحب خوارق وکرامات شمار گردیدہ ہرچہ از زبان وے ظاہر شدے بجناب ایزدی جل شانہ منظور بودے ہرگز گفتہ وے خطا نہ نمودے۔
۱۲۵	آن دوست صمدانی خواجہ منصور اصفہانی قدس سرہ	ولادت حضرت اصفہان بود		وفات آن والا صفات ماہ رمضان سنہ ۴۱۸	اصفہان		شیخ احمد گیلانی	نقلست کہ حضرت منصور صاحب عالم متبحر ولاثانی بود یا غواص بحر البحار معانی وواقف رموزات حقایق ودقایق بودہ ومذہب خود حنبلی میداشت مدت بسیار وبیشمار بخدمت مرشد ماندند وفاید گرفت
۱۲۶	آن کامل واکمل لاثانی خواجہ ابوعبداللہ درسیانی نام نامی محمد ابن علی لقب شیخ الشیوخ قدس سرہ العزیز۔	ولادت وے حضرت در بسطام بودہ است۔		وفات آن والا صفات ماہ رجب بسال سنہ ۴۱۹	بسطام		شیخ عمر بسطامی برادرزادہ حضرت بایزید بسطامی رح	نقلست کہ حضرت صاحب خوارق وکرامات وخداوند زہد وریاضات بودہ اند نوشتہ اند جناب حضرت مخدوم علی ہجویری در کتاب خود از سہیلے اصحاب شیخ روایت فرمود کہ سالے در بسطام چندان ملخ آمد کہ از ورود وے اشجار وکشت زار ودر ودیوار فارغ نبودند سہیلے گفتہ کہ از من جناب شیخ نہ کیفیت واویلا مردم دریافت فرمود عرض کردہ شد کہ ملخ است کہ نقصان مردم مینماید حضرت ہمان ہا بر سقف خانہ خود تشریف وروئے خود بطرف آسمان کردند بعد ساعتے دیدہ شد کہ آثار نیز نبود ونقصان بجہان بہر حال بوقوع نیامد یا انبوہ وہجوم بود یا چنان برباد شد کہ برائے نام ہم نماند۔
۱۲۷	آن شہید حمید ورشید حمید متنفر از غیر ومسرور باہو حضرت میر ساہو ابن عطاء اللہ علوی کہ نسبت آبائی وے بحضرت محمد حنفیہ فرزند حضرت علی ابن ابیطالب قدس سرہ ونور مرقدہ مجید	ولادت باسعادت آنحضرت در غزنی بود چون جوان شد واز خاندان عظیم الشان بود حضرت بی بی ستر معلے خواہر سلطان محمود بادشاہ بوے تزوج گردید		وفات آن والا صفات مظہر کرم ورحمت بے نہایات بتاریخ بیست چارم ماہ شوال بسال چار صد بیست ویک سنہ ۴۲۱ بوقوع آمدہ	اجمیر	سلطان محمود غزنی		نقلست کہ حال وصال وغیرہ ایشان حضرت احضرت مصنف معارج الولایت چنان قلمبند نمودہ کہ چون سمی مظفرخان حاکم ہرمز از حوادث زمانہ دون پرست پریشانی کشیدہ ودر قلعہ اجمیر قرار گرفتہ بود زمینداران ہندوستان میخواستند کہ وی را از ہند خارج کنند بنابران وے بخدمت بادشاہ دنیا ودین بلکہ مروج دین قوی سلطان محمود غزنوی عریضہ نوشتہ استمداد لشکر وغیرہ طلب نمود بادشاہ حضرت سالار ساہو فرزند خواجہ عطاء اللہ را معہ لشکر روانہ ہندوستان نمود چنانچہ نہم ماہ ذوالحج بسال احدی واربعمانیہ رسید اجمیر وبسیار توابع را زیر قبضہ آوردہ روزے حضرت از حجام نافرجام حجامت مے کنانید آنحضرت را ناخن گیر زہرآلودہ باستعمال آوردند مگر جلد افتاد وحجام بجائے اجرت نعمت ملامت عطا گردید آن ہنگام حجام قتل کردند وبعد دو ماہ حضرت بدرد سر از جہان فانی بعالم باقی رحلت فرماشدند وجہان دنیا را خیرباد فرمودند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۲۸	آن سلطان سریر آرائی سلطنت صوری ومعنوی حضرت بادشاہ غازی سلطان محمود غزنوی فرزند سبکتگین	ولادت باسعادت حضرت در غزنی۔		وفات آنحو الاصفات بروز خمیس سیوم ماہ ربیع الاول بسال چارصد بیست و یک ۴۲۱ سنہ ۴۲۱ھ	غزنی	غزنی		نقلست کہ حضرت بادشاہ غازی از دل و جان دوست اسلام بود و تمام عمر و با مردم کفار نابکار جنگ و جدل می نمود مدام بر سر کفار شمشیر خون خوار میکشید بسال سہصد نود و دو سنہ ۳۹۲ بر راجہ جیپال غالب آمد و بسال چارصد و شانزدہ بر جنگ سومنات رفتہ فتح یافت سنہ ۴۱۶ اگرچہ والدش بر تخت می نشست و ملک را فتح این بادشاہ مینمود چون فوت شد یعنی پدر وی از دنیا رفت سلطان محمود اختیار کلی یافت در رنجانیدن فردوسی از حرکت حسن میمندی بود
۱۲۹	آنحضرت عاقبت محمود حضرت مسعود غازی وشہید شہید و حمید دوران فرزند حضرت سالار ساہو ابن حضرت عطاء اللہ علوی کہ بنہ بعض حضرت محمد خلیفہ بحضرت علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ تعالی میرسد	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در اجمیر بسال چارصد و پنج ۴۰۵ھ	۱۹ سال	شہادت حضرت غریب نواز مادر زاد ولی اللہ بتاریخ چہاردہم ماہ رجب المرجب بسال چارصد بست و چار سنہ ۴۲۴ بوقوع آمدہ است۔ فایدہ در عین شباب شہید شدند	موضع بہرائچ نواح بہرائچ ملک ہندوستان۔			نقلست کہ حضرت مسعود غازی دہلی را زادہ بود و از خاندان غلامان کرام عالی بودند نوشتہ اند کہ چون سلطان محمد تغلق بادشاہ در بہرائچ رسید در خانقاہ غازی شہید صاحب مشرف گردید برای تعمیر روضہ شریف حضرت دوبارہ حکم نمود مگر اول شب بخواب حالتی عجیب دید آنگاہ ارشاد داد کہ روضہ شریف بزرگتر تیار نمایند نقل است کہ مزار شریف مردمان ہر اطراف واکناف بروز عرس وغیرہ ایام حاضر میشوند و ہر یک بر مقام ودر شہر قریہ قصبہ خود علمہای گوناگون مرصع و ملمع بزر و سیم درست مینمایند چون روانہ شوند پیش پیش اہل دف میباشند بہزار شوق و ذوق و تماشای رنگارنگ حاضر میباشند تمام بعزدر سانیدن ندر و نیاز نختہ و خادم مصروف باشند بوقت واپسی علمہا حوالہ مجاوران مینمایند و مجاوران آنروز نزرہا بروپیہ حاصل میشوند واسمای حضرت بسیار مشہور اند چنانچہ در نواح دہلی بہ سپہ سالار و در خراسان رجب سالار و بعضے میان غازی و بالے میان و بالا پیر و ہیلا پیر نیز گویند و لقب مبارک وی سلطان الشہید سید الشہید بہاء الدین است
۱۳۰	آن حضرت جلیل القدر والا قدر حضرت ابو علی سیاہ کہ از اکابران مشایخ بود و با ابو العباس قصاب و شیخ احمد نصر و ابو علی دقاق صحبت میداشت	ولادت آنحضرت بابرکت در مرو حضرت سی سال کامل روزہ دار ماند از خانہ نان روز بروز باشنہ فقرا رامیداد خود نمیخورد		وفات آنحو الاصفات بماہ شعبان بسال چارصد بست و چار سنہ ۴۲۴ باوجود ناخواندگی مستفتیان را میگفت کہ فلان مسئلہ گفتہ شما غلط است آنچہ گفتہ بود	مرو			نقلست کہ حضرت باوجود بودن عالمان اکثر اشغال بود چنانچہ صاحب نفحات الانس فرمودہ کہ روزے شخصے بخدمت حضرت آمد در دست وے مسئلہ نوشتہ موجود بود کہ از امام ابو علی مفتی نویسانیدہ بود شیخ پرسید بدست تو چیست آن کاغذ نوشتہ بیان نمود فرمود این مسئلہ شما مفتی غلط نوشتہ برو درست کن چون آنرا گوکہ در مسئلہ غلط کردی بخوبی باز بین مفتی دید کہ غلط بود باز درست کرد نقل است از نفحات الانس شخصے بخدمت آمد کہ آیا ہیچکس باشد کہ عیب خود بلکہ عیب خلق را بروے آشکار بود گفت آری ہست گفت پس اللہ تعالی ساتر العیوب نمود گفت اول تو خویشتن را از من بپوش فی الحال آن شخص اماسید کہ جامہا پارہ پارہ کردہ برہنہ گشت پیش شیخ عجز و زاری نمود تا دعائے وے صاحب بدرجہ اجابت قبول گشت و درست شد۔
۱۳۱	آن کامل ولی و ثنا مدام خواجہ ابو اسحاق ابراہیم ابن شہریار کہ کازرونی مشہور بودند قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت باسعادت حضرت در کازرون کہ از ملک فارس است		وفات آن مخزن رحمت و عنایات معدن فیض و کمالات ماہ ذیقعد سال چارصد بیست و شش سنہ ۴۲۶	کازرون			نقلست کہ روزے پدر و پسر ہر دو بخدمت شیخ آمدند گفتند ما توبہ از گناہان میکنیم فرزند شاباش اما اگر باز بشکنند آفت عظیم افتد توبہ کردند از انجا کہ تقدیر غالب است توبہ از ان ہر دو شکست روزے چنان آتش گرفت کہ ہر دو سوختند و خاکستر شدند الغرض فضائل و کمالات و کرامات شیخ زیادہ از تحریر اند و از جسم شیخ ہر وقت خوشبوئے چنان بود کہ ہر کوچہ کہ وے حضرت در وے رفتہ گذر کردی خوشبوئے آن تا دیر آن کوچہ ماندے نوشتہ اند کہ حقتعالی جل شانہ بیست و چہار ہزار ذی روح و اہل ادیان باطلہ را از دست شیخ مسلمان کردہ بود و دیگر فضائل حضرت بسیار اند
۱۳۲	آن مخزن رحمت	ولادت		وفات آنحو الاصفات	بلخ ترد	،		نقلست کہ حضرت ابو منصور محمد حکیم والد ماجد حضرت عبد اللہ انصاری اند جامع

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	بشماری خواجہ ابو منصور محمد حکیم انصاری والد ماجد حضرت عبد اللہ انصاری	حضرت ولادت در بلخ است -		در شعبان بسال چار صد وسی سنہ ۴۳۰ بوقوع آمدہ است	مزار خواجہ حمزہ رح		حضرت خواجہ حمزہ رح	علوم ظاہری وباطنی بودند در زہد وتعبد وتہجد ہر چہ نوشتہ آید قلم از آن کم تحریر نماید کہ شایان وبایان بود چنانچہ حضرت عبد اللہ فرمودہ است کہ ہفتاد وچند سال علم آموختم ودر حصول وی محنت ہا بردم چون بازدیدم ہمہ از پدر خود آموختہ بودم-
۱۳۳	آن مغفور رحمت موفور حضرت شیخ احمد قدوری رح	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت		وفات جامع کمالات بسال سنہ ۴۳۷				نقلست کہ حضرت شیخ احمد قدوری صاحب عالم باعمل وکاشف رموزات اجل بودند فقیہ لاثانی وزاہد عابد ومتقی بدرجۂ اول بودند وکتاب مستطاب قدوری شاہد علوم آن فیاض بے انداز است
۱۳۴	آنحضرت خدا آگاہ شیخ معظم فرزند ابو الخیر ابو سعید فضل اللہ کہ امام اہل طریقت بودند رح قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت یکشنبہ غرہ محرم بسال سہ صد پنجاہ وہفت سنہ ۳۵۷ بوقوع آمدہ	۸۳ سال	وفات آن والاصفات بشب جمعہ چہارم شعبان بسال چار صد چہل سنہ ۴۴۰ ھ بوقوع آمدہ	منہنہ		حضرت ابو الفضل حسن رحمة اللہ	نقلست کہ حضرت بزرگے کامل واکمل بودند صاحب عبادات وریاضات شاقہ شمار شدند ودر انخفای کمالات وکرامات میکوشیدند وکسے ذات شیخ را گفت فلان بروز زندگی بر آب میرود فرمود این خوکان نیز میکنند باز گفتند کہ در ہوا میرود فرمودند این ہم خلیواز دیگر پرندہ ہم است باز گفتند کہ در یک لحظہ سیر دیار امصار میکند فرمودند شیطان نیز میکند کہ در یک لحظہ مشرق ومغرب وغیرہ اقالیم را می بیند امر والا آنست کہ تمنا حب عیال دار آباد وجود اینہمہ خرابی یک لحظہ ہم از خدا خود بیاد آوری بعید نباشد
۱۳۵	آن فیض یافتگاہ حضرت عبد اللہ باکونام علی ابن محمد ابن عبد اللہ باکو رح	ولادت باسعادت آنحضرت		وفات آن والاصفات بسال سنہ ۴۴۲ ھ	شیراز		شیخ ابو عبد اللہ خفیف رح	نقل است مردے بود در زہد وتعبد وتجلد معروف ودر اتقا وورع موصوف در جوانی حضرت عبد اللہ خفیف را دیدہ اند وبا اوستاد ابو القاسم قشیری وشیخ ابو العباس نہاوندی ملاقات کردہ اند ونیز بزرگان دیگر-
۱۳۶	آن بزرگ جلیل حضرت ابو اسماعیل نام احمد ابن محمد ابن حمویہ	ولادت حضرت بسالے سنہ ۳۴۹	۹۲ سال	وفات حضرت بماہ رجب بسالے سنہ ۴۴۲ ھ	کاودگاہ ہرات			نقلست کہ حضرت ایشان در عبادات وریاضات یگانہ روزگار بودند واز کمالیت ایشان حضرت ابو العباس نہاوندی لقب شیخ عمو کردہ بودند وبسیار وبیشمار بزرگان را زیارت نمودہ اند وباشیخ الاسلام بارہا ہم صحبت نشستہ
۱۳۷	آن محرم اسرار کثیر وقلیل خواجہ سید اسمٰعیل لاہوری امام الفقہا عظما واز خاندان سادات کرام واز قدیمی محدثین است	ولادت حضرت در بخارا شریف بوقت بلاغت در لاہور آمدہ اند		وفات آنجامع کمالات صاحب خوارق وکرامات بسال سنہ ۴۴۸	لاہور		در خاندان خود-	نقلست کہ حضرت سیدنا ومولانا در علوم فقہ وتفسیر وحدیث نہایت کامل واکمل بود ودر تحفة الواصلین آمدہ کہ آنکہ اول اول در لاہور تشریف وعظ فرمود ہمین حضرت بود ودر جمعہ اول وصد پنجاہ آدمی ادیان باطلہ مسلمان شدند ودر جمعۂ دوم پانصد پنجاہ کسان مسلمان گشتند ودر سیوم جمعہ یکہزار چند پانصد زیور اسلام پوشیدند یعنی در احاطۂ توحید داخل شدہ فائدۂ دینی ودنیوی برداشتند وکامل شدند-
۱۳۸	آن مشہود معروف درسعادت اندوزی حضرت ابو الحسن بوزی قدس سرہ العزیز-	ولادت باسعادت بسال سہ صد شصت وشش سنہ ۳۶۶		وفات مظہر فیوضات بماہ رمضان بسال سنہ ۴۵۱			حضرت ابو الحسن حصری رح	نقلست کہ حضرت از مشائخ عظام وبزرگان والا مقام بود زہد وتعبد بر آن بوقت وختم بود بسیار دیار وامصار را گردیدہ وبا بزرگان والاشان بسیار صحبت میداشت بلکہ خود فرمود کہ ہزار بزرگ کامل ومکمل را دیدہ ام وکتاب عمدہ در حالات ارشاد ارشد خود تصنیف نمود نامش سالبہ روزی است
۱۳۹	آن برہان الکاملین آن بزرگ کامل ومکمل خواجہ ابو الفضل محمد ابن حسن ختلی قدس سرہ این بزرگ بلند ہمت ہمزمان شیخ ابو عمر قزوینی وحضرت ابو الحسن رح	ولادت آنحضرت در موضع بیت الجن نزدیک دمشق است		وفات آن والاصفات معدن عنایات بسال چار صد پنجاہ وسہ سنہ ۴۵۳ بجنت بود سال تاریخش لفظ جنت شد از خرد اظہار ۱۳	بیت الجن		حضرت حصری	نقلست کہ حضرت ولی کامل واکمل بود در علوم فقہ وحدیث وتفسیر وعلم شریعت وطریقت مہارتے کمال میداشت ودر کشف المحجوب نوشتہ اند کہ روزے شیخ در وضو مشغول بودند یعنی حضرت مخدوم علی ہجویری میفرمایند کہ شیخ وضو میکرد ومن بر دست وپای حضرت آب میریختم در خاطرم خیال افتاد کہ مقسوم ہر کس از میثاق نوشتہ اند خصمت پیران چرا آمد کہ مردم میکشند ودشواری میکشند ذات شیخ بنور معرفت دانستہ فرمودند اے علی این چہ اندیشیدۂ بدانکہ اللہ تعالےٰ ہر کرا اینک قسمت نمود اول اول او را از دوستی از دوستان خود میفرستد او رفتہ خدمت کند بہتر وبہتر شود وہر کرا از خود براند او را انکار دہد وانکار در جناب ایشان بد کار است-
۱۴۰	آن کامل واکمل ولی حضرت مخدوم علی	ولادت حضرت غریب نواز		وفات آنعالی بابرکات جگر گوشہ				نقلست کہ حضرت مخدوم صاحب جامع کمالات وکرامات عالیہ ومقامات ومدارجات جلیہ بودند ظاہر وباطن حضرت بابرکت بنور الانوار منور بود چون از جناب والا الخطاب

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	عطاب گنج بخش و داتا صاحب ابن سید عثمان ابن سید علی ابن سید عبدالرحمان ابن سید شاہ شجاع ابن سید ابوالحسن ابن سید حسن اصغر ابن سید زید شہید ابن سید حضرت امام حسن ابن حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضوان اللہ اجمعین آمین ثم آمین ـ	در غزنی محله جلاب یا ہجویر ولی مادرزاد بودند روز بروز علویت مدارج حاصل بود		ذات پاک سرور کائنات بسال چار صد شصت و پنج ۴۶۵ سنہ یا چہار صد شصت و چہار ۴۶۴ سنہ یا چار صد شصت و شش ۴۶۶ سنہ وقوع آمده	لاہور قدرے بیرون از شہر بطرف غرب ـ		حضرت ابوالفضل ابن الحسن ختلی رح	پیر روشن ضمیر خود کامل و مکمل گشت مرشد ارشدش فرمود یعنی از آن حضرت ارشاد شد که مخدوم علی بلاہور رود مخدوم صاحب بعرض پرداخت که غریب نواز اسابق از این برادرم شیخ حسن زنجانی در انجا است در رفتن من چه حکمت است آنحضرت گفت عمل کردن مناسب حکمت پرسیدن واجب نیست مخدوم صاحب در لاہور رسیدند چه بینند که جنازه کسی بر داشته میبرند پرسیدند آن جنازه شیخ حسین زنجانی معلوم شد که پیشتر رفتن حضرت مخدوم صاحب قطبیت لاہور وغیره باسم وے بود مخدوم صاحب دانست که وجه فرستادن بلاہور ہمین بود نقل است چون مخدوم صاحب تشریف بلاہور آورد مسجدے تیار کردند که محراب وے جنوب به بود یا مائل بجنوب بود چون مسجد تیار شد مردمان لاہور را جمع کرده نماز خواندند که مردم در شک محراب افتاده جمیع را فرمودند به بینید که بیت اللہ شریف کجا است چون دیدند مسجد شریف درست بود و تمام کعبه شریف بچشمان ظاہری دیدند حال خانقاه شریف حضرت ہم مطابق مسجد شریف است ـ نقل دیگر حضرت خواجه فریدالدین شکر گنج صاحب و خواجه اجمیری صاحب بر مزار حضرت چله نشستند و چون حضرت خواجه اجمیری صاحب از مزار شریف رخصت شده پیش درگاه این بیت خواندند ۔ گنج بخش ہر دو عالم مظہر نور خدا + کاملان را پیر کامل ناقصان را رہنما + از آن روز حضرت مخدوم صاحب گنج بخش معروف شدند در شب جمعه بر مزار شریف جمع میشوند که بسیار و بیشمار باشند ـ
۱۴۱	آن حضرت پیری و روشن ضمیری خواجه ابوالقاسم قشیری از مشائخ عظام خراسان و مرید و داماد خواجه دقاق	ولادت حضرت روز جمعه غروب آفتاب شعبان بسال ۳۹۶ سنہ		وفات آن والا صفات بماه ربیع الاول بسال چار صد شصت و پنج ۴۶۵ سنہ			حضرت شیخ دقاق صاحب رح	نقل است که اصل نام حضرت عبدالکریم ابن ہوازن القشیری است و از مشائخ خراسان اند و رساله قشیریه و تفسیر اشارات یعنی لطائف الاشارات از تصنیف ایشان است شیخ ابوعلی استاد وے و حضرت مخدوم علی ہجویری صاحب نوشته که امام قشیری را در ابتدا که وقتے مرا سنگے بکار بود روزن بکار بود رفتم که سنگ آرم پس ہر کرا بر داشتم از خالص بود یا ہر سنگ که بر داشتم بدست من موم بود و سنگے ماند +
۱۴۲	آن خاندان عالیشان سلاله دودمان بلند مکان برہان العارفین سید السالکین زبدة الکاملین عمدة الواصلین حضرت سید غیاث الدین لقب سید برہان الدین و سید برہان و تیغ براں المشہور پیر عادل صاحب که در کرامات و کمالات کامل بودند قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در بغداد نوشته اند این نیز کمال حضرت است که جنوباً و شمالاً بسیار ملک دریا برد شدند روضه شریف در میان استاده است و موجود		وفات آن والا صفات بسال چار صد شصت و پنج ۴۶۵ سنہ م وسیله حضرت کاجه شمسی واقعه ۱۵ چیت سه ایام برابر انبوه و ہجوم مردمان بسیار و بیشمار میباشد و در روضه شریف مرید باطنی غازیخان بسال ۸۰۰ سنہ تیار کنانید	موضع پیر عادل مشہور ترین روضه شریف بمسافت بیست میل از ڈیره ـ		اگرچه در بیان مرحوم مشہور است که ارادت آن و خلافت از ابواسحاق شامی مگر تفاوت بسیار است ـ	نقل است از تواریخ ڈیره غازیخان که حضرت از خاندان عالیشان سادات بغدادی اند صاحب علم و حلم و حیا و سخاوت و رشادت و خوارق و کرامات بوده اند بالشکر جرار تشریف آوردند سالار سپاه پیر جنڈه که از قوم برادری بود ہمسود در این موقعه که آبادی موضع جناب است مسمی اجودیوڑا کافر بتمام زور شور حاکم بود با مسلمانان بکمال تعصب و عناد میداشت اول بر آنہا نور دعوت اسلامیه کردند مگر آن ندانست با لشکر برخاست و جنگ نمود آخر مغلوب و کشته گردید و فرزند حضرت مسمی سید علیشاه صاحب جمال کمال و در عین جوانی بود از ملازمان وے پسر ضعیفه بحالت شکار کشته شد و وے فریادی بخدمت پیر صاحب آمد پیر تحقیقات فرمود ملازمان بر ادخفت مقدمه نام شہزاده کردند پس بر سید علی ثابت شد پیر باز و فرزند بتد ضعیفه و در ثانی وے داد و فرمود پسرم واحد است خون بہا گرفته راضی شوید نشدند سید علی را آن ناشناس مردم شہید کردند محل وے قریب روضه موجود است مگر از آن نیز کسے نماند و اولاد حضرت خیر ماند متقائض مزار شریف از برادری حضرت ہستند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	سادات حسنی مشهور اند واز بغداد در ملک ہذا تشریف شریف آوردند	؎		؎	؎		؎	سید احمد شاه صاحب و سید محمد شاه و سید حاکن شاه صاحب احتشام تمام گذشتند حال صاحبزاده موجود است آمدنی مزار شریف بسیار و بیشمار است چه ہندو وچه مسلمان صد ہا مردم آمد کاکل تراشی اطفال مینمایند بالکل
۱۴۳	آن صاحب وتحمل و بردباری حضرت شیخ الاسلام شیخ عبد الله انصاری فرزند شیخ ابو منصور رح واصل نام شیخ ابو اسمعیل بود	ولادت حضرت روز جمعه وقت شام بماه شعبان بسال سنه ۳۹۶ هـ		وفات آنعالی ذات نہم ماه ربیع الآخر بسال چار صد ہشتاد و یک سنه ۴۸۱ بوقوع آمد۔	گازرگاه ہرات است۔		حضرت ابو منصور پدر خود	نقلست که صاحب نفحات الانس حضرت ایشان بلفظ شیخ الاسلام یاد فرموده اصل حضرت از ہرات است از اولاد امجاد خواجه ایوب ہستند که رحل رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم بود و در ہرات مست انصار صاحب در زمان امیر المومنین امیر عمر رضی الله عنه آمدند دو تا صف ابن قیس آمده بود و حضرت شیخ الاسلام در علوم فقه و حدیث و تفسیر کمال عالم بود و نهایت صحیح ہزار حدیث شریف حفظ میداشت او در عربی شش ہزار شعر گفته است و حضرت میفرموده که بقدر یک لکه شعر فارسی یاد میدارم و آنچه احادیث شریف حسب تعداد یادش بود باسناد نهاٰت عمده یاد میداشتند
۱۴۴	آن معروف بافعال رشیدی خواجه عبد الله حمیدی قدس سره	ولادت آنحضرت بابرکت		وفات آنجامع کمالات بسال سنه ۴۸۸ هـ				نقلست که آنحضرت بابرکت فیضدرجت صاحب زہد و عبادت خداوند تقوی و ریاضت عالمی جید و امجد بود و در ہر علوم و فنون مهارتی کمال میداشت و از علم معانی خبردار و ہشیار و کتاب مستطاب جمع بین الصحیحین از تصنیف وی است۔
۱۴۵	آن از جهان یگانه و با خدا ایلد خواجه ابو الحسن بخار قدس سره	ولادت حضرت مهندزی بوده		وفات بروز جمعه و دوازدہم ذیحجه بسال سنه ۴۸۴	مکه شریف			نقلست که حضرت شیخ ابو الحسن صاحب خود را در لباس کسب درودگری مخفی نهاده بود و برای قوت حلال این کسب مینمود و چنان جا ماندی که کسی او را نمی شناخت آخر بمکه شریف رفت و در آنجا بعبادت و ریاضت شاغل ماند و در آنجا بمرد۔
۱۴۶	آن برگزیده درگاه آفاق خواجه ابو النصر بن احمد ابن ابی جعفر ابن اسحاق قدس سره	ولادت حضرت در کرمان بود۔ -		وفات آنعالی صفات بسال پانصد سنه کامل واقعه شد -	[illegible]			نقلست که حضرت ابو نصر صاحب صدر ولی کامل و مکمل از زیارت کرده و خدمت ایشان حضرات نیز مینمود با حضرت خضر علیه السلام صحبت میداشت و آنچه قبضه اقتدار خود داشته بود بفقرا بخشیدا و دعوت ہا در حرمین شریفین ماند و در عبادت آلہی مصروف شد و در بیت المقدس رفت و عمر عزیز خود در زیارات مقابر اہل شرف قربان ساخت۔
۱۴۷	آنعوالی مقام حضرت امام محمد الغزالی حجة الاسلام کنیت وی حضرت حامد یا ابو حامد لقب زین الدین و مذہب شافعی و انتساب وی در تصوف شیخ ابو علی فارمدی میرسد تحصیل علوم و تکمیل آن در طوس و نیشاپور نمود و برادر ش امام احمد است قدس سره	ولادت بابرکت حضرت پر سعادت در طوس بسال چار صد پنجاه سنه ۴۵۰ یا چار صد چہل و نہ سنه ۴۴۹ -	۵۵ سال	وفات آن معدن کرم و فیوضات بے نهایات بتاریخ چہاردہم ماه جمادی الآخر بسال پانصد پنج۔ سنه ۵۰۵ هـ یا پانصد ہفت سنه ۵۰۷ هـ یا پانصد شش سنه ۵۰۶ هـ	[illegible] شریف		در تصوف شیخ ابو علی فارمدی	نقلست که قلم چه چیز است که کمالات کرامات عبادات ریاضات و مقامات و مدارجات و منازلات حضرت امام صاحب را در تحریر آرد بزرگی و بزرگواری آنذات گرامی بار کتب مصنفه وی احیاء العلوم و جواہر القرآن و تفسیر یاقوت چہل مجلد و مشکوة الانوار و کیمیای سعادت اظہر من الشمس است نوشته اند که کتاب منخول خود بخدمت استاد خود پیشکش ساخت استاد شان فرمود برخوردار مرا زنده در گور کردی که کتاب تو از جمله کتب ما فوق است نقل است از نفحات الانس که روزی شخصی در بیت الله نشسته بود و شخصی دیگر آمد لوحی سنگین از جیب خود بر آورده و بر آن لوح چند حروف نیز نوشته بود پیش روی خود نهاده بر آن نماز ادا کرد شخص اول فرمود افسوس امروز جناب رسول الثقلین موجود نبودند این بدعتی منرا یافتی در این اثنا شخص اول را خواب گرفت چه بیند که جناب نبوت مآب در میدانی وسیع بهجت اجلاس فرموده اند و کتب عقاید و مذاہب پیش میشوند و ہر یک کتاب امام پیش گردید حضور پاک احسنت احسنت فرمودند نوبت با امام محمد سید ایشان حاضر شدند کتاب ملاحظه فرموده دشنیدند و تبسم شدند و نهایت خوش بوده دست و دست امام نهادند فرمودند لعنت اچون این کالم الملم محمد پیش

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	حضرت را حق تعالی علم کمال داده و روح وے بموسی علیہ السلام گفتگو کرده بود درست ا	〃	۱	مادہ تاریخ عیان شیخ زمان بحالق محمد بن محمد بار محبوب ۵۰۵ ۱۲	〃		〃	حضرت خواند اللہ تعالی بحث النبی الامی القرشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی کافۃ العرب والعجم والجن والانس حضور پاک آنوقت چنان خوشنود شدند کہ حدے نیست و امام صفا آن ما بیع رسید کہ شایان وے بود و نیز آن مذہب کہ فکرش اول آمد بر لوح نماز ادا کرد بحبید اوراق نداده حاضر شدن کرد ارشاد شد کہ برانید و نزنید کہ لائق حاضر شدن نیست مذہب وے ناپاک است برانید چون آن شخص بشنید خواب بیدار شد مذہب امام ابوحنیفہ اختیار کرد
۱۴۸ ت	آن مظہر مظہر عنایات کبریائی حضرت حکیم سنائی کنیت وے ابو المجد المجدود ابن آدم از کبرائے شعراے جہان بوده کتاب حدیقة الحقیقت تصنیف وے است قدس سرہ	ولادت آنحضرت در قصبہ غزنین		وفات آن نور الاصفات بلند درجات بسال پانصد پنج شنبہ بوقوع آمد مادہ تاریخ شاہ عالم حکیم سرور گون رحلتش ہم زنی مہرو ذ ۲	غزنین	سلطان ابراہیم	خواجہ یوسف ہمدانی و خواجہ رضی الدین علی صاحب لالا رح	نقلست کہ سبب توبہ آن کامل زمانہ آن شد کہ روزے سنائی صاحب قصیدہ تصنیف کرده بخدمت سلطان ابراہیم بادشاہ کہ از فتح ملک کفار تازه آمده بود میرفت در اثنائے راه مجذوبی را دید کہ ظاہر حال شراب مینوشد و بساقی میگوید ساقیا قدحی بگو بر سلطان ابراہیم پر کرده بده ساقی گفت سلطان تازه فتح کرده اکنون کور چگونہ باشد گفت اگر کور نبودے ملک مفتوحہ را در ضبط خود آوردے آنگاه بدیگر خیال کردی قدحی بگرفت و خورد باز گفت ساقیا قدحی دیگر بگو بری حکیم سنائی پر کرده بده وے گفت حکیم سنائی مرد دانا است حال موجود گفت نہایت نامبارک مرد است اگر کور نبودے بکار دیگر مشغول شدے کہ وے را بکار آمدے حالانکہ چند دروغ بر کاغذ نوشتہ بوی میبرد تا کہ نفع گیرد نمیداند کہ آفریدگار او را بچہ کار آفرید حکیم شنیده کاغذ پاره پاره کرد و توبہ نمود یکی از مصلحان و کاملان گردید
۱۴۹ خ	آن برگزیده عظام کرام حضرت شیخ ابو النصر احمد جام والامقام زنده پیل فرزند ارجمند حضرت ابو الحسن زه فرزندان جریر ابن عبد اللہ الجبلی است امام طریقت و غوث زمان بود قدس سره و نور اللہ مرقده	ولادت آنحضرت بابرکت بسال چار صد چہل و یک سنہ ۴۴۱ در موضع نارحق نواح جام بود		وفات آن نور الا صفات مظہر عنایات بے غایات بسال پانصد و سی بوقوع آمده بود سنہ ۵۳۰ فائده حضرت امیر عمر رضی اللہ تعالی حضرت عبد اللہ جبلی را یوسفا مت محمدی علیہ السلام میفرمودند	جام		•	نقلست کہ حضرت غریب نواز اول امی بودند در ریاضت و عبادت بیست و دو سالہ علم لدنی نصیب حال وے حضرت گردید و در عمر چہل سالگی از چہل کہ دران عبادت و ریاضت میکردند بالہام ربانی بیرون آمدند اندرین عبادت ریاضت حق تعالی دل پاک منزل چنان منور شد و شش صد مسوده ابواب رحمت بر کشود کہ زیاده از سہ صد جلد در علم توحید و معرفت و علوم اسرار و حکمات تصنیف کردند کہ کسی اہلیم و حکیم را بر قول آن مقبول خدا عز و جل اعتراض نبوده ہر حرف مودند مطابق نص و حدیث اقدس بود حق تعالی جل شانہ و عم نوالہ چہل و دو فرزندان ایشان را عطا فرموده بودند بعد از وصال آنحضرت چہارده فرزند و سہ دختران باقی بودند وہر فرزند ارجمند حضرت بعلم ظاہری و باطنی آراستہ و منور بودند شیخ ظہیر الدین از فرزندان است و حضرت فرموده صاحب کتاب نور الحقائق کہ در آخر عمر حضرت بر دست آنجناب ششصد ہزار انسان بر وے اخلاص توبہ کرده اند نقل است کہ خواجہ مودود چشتی نیز نسبت بخدمت شیخ احمد جام بود و تبرک خرقہ حضرت صدیق اکبر بحضرت احمد جام معرفت شیخ طاہر و ابو سعید ابو الخیر عطا گردید نقل است کہ کتاب نور الحقائق مصنفہ شیخ ظہیر الدین جلیسے فرزند حضرت است
۱۵۰ م	آن زبدة الکاملین و تاج العارفین پیر حلیم دحیا حضرت ابو الوفا کہ اصل نام وے کاکش است از بزرگان عظیم الشان بود قدس سره العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت در نواح بغداد		وفات آن والا صفات مظہر عنایات بے غایات بسال پانصد سی سنہ ۵۳۰ بوقوع آمده است مادہ وفات	قبرستان مضافات بغداد		حضرت شیخ علی صاحب رح	نقلست کہ در مبادی الحال وے حضرت چنان آمد کہ روزے جناب قطب الاقطاب غوث الاغواث حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سره العزیز در مجلس وے حاضر شدند حضرت ابو الوفا صاحب سہ دفعات برائے آن غوث الاغواث از مجلس خود ارشاد اخراج صادر نمود جناب ممدوح میرفتند و باز می آمدند چون چارم دفعہ جناب غوث پاک در مجلس داخل شدند فوراً شیخ از منبر فرود آمدند و حضرت را در بغل گرفتند و تمام اہل مجلس را گفتند یا معشر الخلائق برخیزید و تعظیم و تکریم کنید کہ این جوان وقتی غوث غوثان خواہد بود و ارشاد من در اخراج توہین نبود بلکہ حکمتے دیگر بود و بعزت معبود کہ من بچشمان باطن می بینم کہ بر منبر بر آمده میفرماید قدمی علی رقبة جمیع اولیائے جہان و بجناب غوثیہ مخاطب شده

خلاصه کیفیت	مرشد	بادشاه	موضع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
فرمود وقتیکه محبوب حق باشی از خاطر شریف فراموش نفرمائی مصلا و عصا و تسبیح و کاسه بجناب غوثیه داده اند و در کاسه تاثیرے بود که بدست گیرنده جست کرده میرسید و در تسبیح نیز تاثیری عجیب بود و در بیلن...	〃	〃	〃	چون تاریخش ہمیں آمد ندا ؁۵۵۳ هادئ محبوب تاج اولیا		〃	در زہد و تعبد و تجرید و توکل بزرگے لاثانی بودند	ایضاً
نقلست که حضرت خواجه عبد الاول اول در خراسان بودند و آنجا در عبادت ریاضت مشغول ہماندند بعد انقضائے مدت در بغداد شریف تشریف بردند و آنجا در یاد مولائے حقیقی خود میبودند و در علوم ظاہری و باطنی و در فقه و تفسیر حدیث کامل و اکمل بودند و و حضرت شاگرد حضرت جمال الله داؤدی بودند و در خراسان بحضرت شیخ الاسلام شیخ عبد الله انصاری صحبت میداشتند رحمته الله علیه۔			مزار شریف در بغداد شریف نزد مزار خواجه [illegible]	وفات آن جامع کمالات بماه ذیقعد بسال پانصد پنجاه و سه ؁۵۵۳ جنازه ایشان جناب غوث الثقلین خوانده		ولادت حضرت بماه ذیقعد بسال چہار صد پنجاه و ہشت بود ؁۴۵۸ھ	آن ولی کامل و اکمل خواجه شیخ عبد الاول ابن شعیب سنجری ہروے قدس سره کنیت وے ابو الوقت و جمال الاسلام	۱۵۱
نقلست که حضرت عدی صاحب با جناب غوث الثقلین سیدنا سید محی الدین عبد القادر جیلانی و شیخ حماد دباس و با شیخ عقیل منبجی صحبت داشتند کرامات عالیه از ایشان بصدور آمده بودند و چون در شام رفت خلقے بسیار بر ایشان ہجوم آوردند از آنجا بجبل ہکاری بانکاری زاویه گزید و عبادت پروردگار کرده و مردم معتقد و مرید شدند آنجا نواح موصل بود و جناب غوث الثقلین فرموده اول بار که بحالت تفرید از بغداد روانه بحرمین شدم جوان بودم در راه شیخ عدی ملاقی گردید و باہم سفر حرمین شریف کردیم و در راه مشاہده عجائبات و قدرت و اثبات و العطیات کردیم که آن لذت و شوق از دل نمیرود			جبل ہکار	وفات آن ولی الاصفات بلند مدارج بسال پانصد پنجاه و ہفت ؁۵۵۷ یا ؁۵۵۸ھ بوقوع آمده		ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت [illegible]	آن پرورده نعمتہائے پروردگاری خواجه عدی ابن مسافر الشامی الہنکارے رحمة الله علیه الباری و قدس سره	۱۵۲
نقلست که حضرت ماجد مرید جناب سلطان العارفین شیخ ابو الوفا بود و صاحب کشف و کرامات و کمالات و ریاضات و مستجاب الدعوات بودند که جماعت کثیر ازین پیر روشن ضمیر مستفید و مستفیض شدند و از معتقدان جناب غوث غوث الثقلین شمار شدند نقل است که روزے شخصے بخدمت جناب ماجد مشرف شد گفت اراده مکه شریف دارم مجرد ہستم و کسے خبر گیر نیست حضرت کوزه آب خود بوے داد و فرمود ہرگاہیکه تشنه شدے آب دہد و بوقت فاقه نان پس ہمان طور میشد۔	حضرت ابو الوفا صاحب رح		حرمین	وفات آن جامع کمالات بسال پانصد شصت و یک ؁۵۶۱ بوقوع آمد		ولادت حضرت بابرکت در جبل حمرین بود	آن بزرگ از ایام غوردی حضرت ماجد کردی صاحب خلیفه نامدار خواجه ابو الوفا قدس سره العزیز۔	۱۵۳
نقلست که حضرت سید جمال الدین یوسف صاحب ولی کامل و اکمل و سر دفتر رہروان اہل بوند و چه یارا است که قلم دو زبان وصف بے پایان حضرت بتحریر نماید و زبان عاجز را چه امکان که بیان سازد اوصاف جناب غوث الثقلین و آل اطہر بطریق اربع خلاوند و سلسله شریف آبائی و اجدائی آن جگر گوشه مصطفی در خانه شریف نوشته شد خوارق و کرامات و فات نعمت بغایات بحدیست که آدمی ناچیز در قلم آورده نماید صرف برائی تبرک دو سه نقول نوشته آید بحکم آنکه مالا یکتب کله لا یترک کله تا تنبیا القلیل یدل علی الکثیر و القطرة تنبی علی البحر الغدیر نقل است که روزے حضرت غریب نواز معه اصحاب و احباب قریب یا دیه نشسته بودند مار عظیم الجثه آمده و قدرے از زمین برخاسته نزدیک گوش مبارک آن سعید مبارک گشت قریب کونین چنان معلوم میشد که چیزی در گوش عرض مینماید حضرت شاه صاحب با احباب فرمودند دانید که چه گوید عرض کردند قبله الله تعالی دانا تر است بعد ازان بسط حضور پاک ساخبر فرمودند برائے رفاقت این فقیر میگوید آخر منظور فرمودند که بوقت سواری شیر نر مار کو بدست مے باشد نقل دیگر صاحب کتاب اروح الاحباب مینویسد که روزے شخصے را درد بسیار در بدن پیدا گردید ہر چند علاج کردند فائده نشد آخر تشریف حضرت الیسیار بار خوانده بر عضو ماؤف دم کردند علیل ہمانوقت شفایاب گشت چند ابیات بر پشت دیوار محل حضرت نوشته اند ابیات ؎ دانی سوار شیر که در دست مار کرد + مخدوم شاه یوسف اینجا قرار کرد۔ شاه یوسف تولدش میدان + شاه گردیز او وصال بخوان + ؁۴۶۲ھ ؁۵۴۷ھ	حضرت عبد الحمید و حضرت والد ماجد سلسله اویسی۔		ملتان شریف	وفات آن عالی ذات مصدر فیوضات کاشف مکاشف اہل یقین سر دفتر ایزد پرستان حق گزین بتاریخ دوم ربیع الاول بروز چہار شنبه بسال پانصد سی و یک ؁۵۳۱ یا پانصد چہل و ہفت ؁۵۴۷		[illegible] ؁۴۶۲	آن سید السالکین زبدة العارفین سند الکاملین گل گلزار نبوی بلبل شاخسار مرتضوی نیاز روئے زمین حضرت سیدنا سید جمال الدین یوسف گردیزی ابن سید ابو بکر ابن سید قسور شاه ابن شیخ عبد الله ابن شیخ حسین ابن شیخ امام محمد ابن امام ابن حضرت حسین ابن امام محمد ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام ابن امام زین العابدین ابن سید الشہدا امام حسین علیہم السلام	۱۵۴

سید شتند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۵۹	آن سید السالکین محبوب رحمان حضرت سید احمد سخی سرور سلطان زیر دامن کوہستان ضلع ڈیرہ غازیخان شہرہ نسبی حضرت این طریق جاری میشود که سید احمد ابن سید زین العابدین ابن سید عمر ابن سید عبد اللطیف ابن سید بہاء الدین ابن سید صلاح الدین ابن سید صالح ابن سید عبد الغنی ابن سید جلیل ابن سید خیر الدین ابن سید ضیاء الدین ابن سید داود ابن سید عبد الجلیل ابن سید اسمعیل ابن سید حضرت امام جعفر صادق رضوان الله تعالے اجمعین	ولادت حضرت با برکت در کرسی کوٹ نواح ملتان که حال او را شاہ کوٹ گویند از بطن بی بی عائشه بنت پیرا زمیندار قوم کھوکھر و برادر حقیقی حضرت عبد الغنی مشہور و بہو دنا را نا ہم در انجا پیدا شدند چون حضرت جوان شد اول فیض از والد ماجد گرفت بعده از جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی عنه اشتہ و باز از شیخ شہاب الدین سہروردی بعده از خواجه مودود چشتی خرقۂ خلافت پوشیده و تکمیل یافت و کامل شدند و پیر روشن ضمیر گشتند		وفات آن نور الاصفیا بحر البحار معرفت و فیوضات بتاریخ بست و سیوم ماہ رجب المرجب بسال پانصد ہفتاد و ہفت ۵۷۷ھ و چون از دہونکل در نواح ملتان باز آمدند اول شادی در قوم خود کردند از ان بی بی سید سراج الدین پیدا شد بعده کتھو خان حاکم ملتان دختر خود را تقدیم کرد برادران خاله زاد بد شمنی برخاستند حضرت سا بجالت ہجرت بجائیکه حال مزار شریف ست معه ہمگی خاندان شہید کردند و بار گناه بر گردن خود نہادند۔	نام قصبه حضرت مقام است نہایت عمده محل شریف است و باقی عمارات متعلق مزار شریف بسیار اند۔		والد و ماجد خود و جناب غوثیه قدسیه و شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت خواجه مودود چشتی صاحب رحمة الله علیہم	نقلست که چون آن سید پاک از سیر بغداد و زیارت بزرگان عالیشان و بعد از فیضیابی از انہا در لاہور رسید از مولوی محمد اسحاق لاہوری تحصیل علوم ظاہر کرده بمقام سودھرا متصل وزیرآباد زاویہ عبادت گزیده مدتی در عبادت الہی مصروف ماندند و مردم جوق در جوق آمده مرید شدند و فائده ہا گرفتند و در انجا مشہور بخطاب سخی سرور و لکھ داتا مخاطب شدند نقل است که وقتی عمر بخش زمیندار سودھرا چنان تنگ شد که دست امید از حیات وے قطع کردند متعلقان وی بحضرت آوردند منور بر او دعا بکشاده بودند که حضرت خاک از زمین برداشته او شان را داد و گفت بخورانید شفا خواہد شد رفتند و عمل فرمان نمودند علیل برحمت رب الجلیل و دعای حضرت شفایاب شد نقل است که روزی مسمی جونده زمیندار دہونکل بخدمت شریف شد عرض نمود که یا حضرت پسر من در دہونکل که موضع ہذا باسم وی آباد کرده ام از مفقود الخبر است دعا فرمائید که باز آید فرمودند انشاء الله امروز خواہد آمد پس ہمان روز آمد نقل است که روزی حضرت بمقام رتی که از وزیرآباد ہفت کروه دور است رسید چوپان گاوان از میچر انید از وے شیر طلب کردند آن ناشناس ندا رد خادمان را فرمود از بچه شیر بدوشید آنها عمل نمودند ہمگی بچه ہا که موجود بودند شیر دادند نقل است که روزی تاجری معه کاملے شتران مملو بر دار بسوق مزار شریف رسید شترش لغزید و بشکست تاجر بر مزار شریف رفته استمداد دعا طلب نمود و نذر معین کرد چون بموقع بار با زرفت شترش بہبود و نذر داد و بار بر ان شتر وغیره برداشته روانه ملتان گردید نقل است که ہمین صورت سه بیمار یکی نابینا دوم جزامی سوم نامرد برای مطلب سی خود بمزار شریف مشرف شد و تضرع و زاری کردند ہر سه شفایاب گشتند و حال مجاوران از ان ہر سه ستند اما افسوس است که با وجود کثرت اقوام خود و مجاوران چنین سید پاک اولاد حبیب لولاک صلی الله از خواندن علوم محروم ماندند خیالات ابتر ابتر بدلہای خویش میدارند بجانب عبادت الہی ہرگز مائل نیستند الله تعالی ہدایت فرمایاد نقل است که روزی حضرت بدست مبارک خود چوبے خشک در زمین کوفتند سبز شد و عصای خود در زمین زوند چشمۂ آب پدیدار شد که وضو کردند و مسجدے از غیب بنا شده موجود گشت۔
۱۶۰	آن معروف بسعادت سندی خواجه رشیدی سمرقندی فاروقی رح	ولادت با سعادت وے در بلخ است۔	۹۷ سال	وفات آن نور الاصفیا بسال پانصد ہفتاد و ہشت بود ۵۷۸ھ	جرجانیه خوارزم	طغرل		نقلست که حضرت رشیدی صاحب اہل قریش از اولاد امجاد حضرت امیر المومنین حضرت عمر بودند کمال دانش مند و سعادت کیش اہل کرم و حلم شمار شدند نوشته اند که آنحضرت عمر دراز یافته است اگرچه اصل از بوم الیشان حضرت بلخ است اما مسکن خود در خوارزم میداشتند و در انجا مقیم بود بعبادت الہی شاغل شدند۔
۱۶۱	آن زبدة الموحدین خواجه شہاب الدین یحیی ابن حبش مقتول معروف قدس سره العزیز۔	ولادت الیشان حضرت بسال پانصد پنجاه ۵۵۰ھ		وفات الیشان بسال پانصد ہشتاد و شش ۵۸۶ھ یا پانصد ہشتاد و ہفت ۵۸۷ھ یا ۵۸۸ھ	حلب			نقلست که حضرت در عبادت و ریاضت و سیاحت کامل و مکمل بود و سخنہای توحیدانه بر ملا میگفت پس علمای حلب او را در گرفتند و در تشویش داشتند بعض او را بالحاد و زندقه منسوب کرده اند آخر علمایان حکم بقتل وے دادند بعض گویند در گرسنگی و تشنگی مرد و بعض بر ملا قتل کرده شد و بعض گویند حلب داده شد و بعض بر کرامات وے قائل اند مولانا جامی فرماید که علم بر عقل وے غالب بود و می باید که عقل بر علم غالب باشد۔
۱۶۲	آن سید بمراتب عظیم خواجه عبد الرحیم	ولادت حضرت در ملک شام است	۷۰ سال	وفات آن نور الاصفیا بسال پانصد و نود	قنی نواح مصر			نقلست که حضرت از خاندان عالیشان سادات کرام و دودمان حضرات عظام ست صاحب کرامات و مقامات عالیه و خداوند مدارجات جلیه بودند نقل است که روزی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	مغربی کنیت وے ابو محمد بود قدس سرہ	؍		و دو سنه ۵۹۲ھ بوقوع آمده است	؍	؍	؍	حضرت در وضو شاغل بودند شخصے آمده آب وضو وطہارت طلب کرد فرمودند بنوش بنوشید بزرگی سلب شده وباز آمد یعنی آنچه بزرگی وسلب شده بود کو باز آمد-
۱۵۹	آن زبدة التارکین عمدة الواصلین قدوة السالکین افضل الفضلا برگزیده صحا خواجه نظام الدین عالم به علوم صوری ومعنوی المعروف مولوی گنجوی	ولادت باسعادت آنحضرت فیض بخش فیضدرجت دریائے رحمت کرامت صاحب بلاغت بے نہایت ودر شہر گنجه		وفات آن جامع کمالات مظہر مظہر علم ہدایات بسال پانصد نود وشش سنه ۵۹۶ بوقوع آمده است-	[illegible]		حضرت اخی فرخ زنجانی صاحب رح	نقلست که حضرت جناب نظام الدین نه صرف شاعر بود بلکه بزرگے از بزرگان عالیشان بود واز علمائے اکبر واصفیائے نامور شہر گنجه شمار شدند صاحب ورع وقناعت بغایت ومتوکل علی الله که از ادنے تا اعلیٰ غرض کسے نمیداشت وحاجتے باحدے برد- باوجودیکه بادشاہان درخواہش ملاقات میبودند وازصحبت ایشان محترز بودے وچون مولانا امیر خسرو صاحب تتبے درخمسہ ایشان گفت نتیجه اش ہمان لحظه دیدبیت ؎ دبدبۂ خسرویم شد بلند + زلزله در گور نظامی افگند + آخر حضرت خسرو را پیر روشنضمیر وسیاه شد تا از عظمت وحشمت ایشان خلاصی یافتند-
۱۶۰	آن بلندنگاه حضرة شیخ عبد الله قریشی سنکاری رحمة الله	ولادت آن حضرت واصل نام محمد بن ابراہیم		وفات آن والا صفات معدن فیوضات سنه ۵۹۹				نقلست که حضرت درزمان خود در علوم ظاہری وباطنی کمالیت کمال میداشت زہد وتقوی وعبادت وریاضت ومجاہدت از دل وجان خود عزیزترین مے پنداشت وہر آن وہر وقت پیش آمرزگار خدائے کریم وستار وغفار دعائے آمرزش میخواست-
۱۶۱	آن محبوب ربانی خواجه سید حسن زنجانی لاہوری که از مشائخان کبار بود قدس سره	ولادت خواجه درلاہور است		وفات آن والا صفات بسال شش صد سنه ۶۰۰ بوقوع آمده	لاہور		حضرت ابو الفضل ختلی رح	نقلست که جناب سید حسن زنجانی قطب ربانی از پیشگاه حضرت ابو الفضل حسن ختلے به قطبیت لاہور ونواحے نامور بود نہایت کامل ومکمل صاحب عبادت ریاضت وولایت کرامت بود بروز وصال این کمال مخدوم علے ہجویری از مرشد مامور شده بلاہور رسیدند دران روز که حضرت مخدوم علی فرآثار رسید آن روز حضرت را دفن نمودند زیر پائے او قبر شدند
۱۶۲	آن ہوا وہوس سوخته نعمت ظاہری وباطنی اندوخته حضرت سید احمد توخته که ایشان ترمذی ولاہوری گویند توخته در ترکی باستاد را گویند که شبے در......	ولادت بابرکت حضرت در ترمذ ترکستان — [illegible]		وفات آن والا صفات مظہر جود وعنایات بسال ششصد دو سنه ۶۰۲ بوقوع آمده است-	لاہور			نقلست که حضرت غریب نواز از سادات کرام ترمذی ہستند در تذکرہ قلندرے سلسلہ النسب حضرت بدینصورت جاری کرده اند که سید احمد ابن سید علی ترمذی ابن سید حسین ثانی ابن سید حسین محمد مدنی ابن سید ناصر مدنی ابن سید محمد ابن سید علی ابن امام علی اصغر ابن امام زین العابدین ابن سیدنا حضرت سید الشہداء کربلا امام حسین ابن علی المرتضی رضوان الله عنہما اجمعین عون از ترمذ روانه بہندوستان شدند آن ایمائے غیبی بود در کیچ متعران صبیه خود بشہزاده بہاء الدین بادشاه قریشی ہاشمی سنکاری دادند ودوم صبیه خود در لاہور بشاه زید برادر زاده دادند در خدمت پیر خود بسیار خدمت گذارند خطاب توخته از ان یافتند بزرگے کامل بودند-
۱۶۳	آن محبوب ربانی مقبول بارگاه یزدانی سید یعقوب زنجانی از مشائخ عظام وسادات کرام سلسله جنیدیه بودند رح	ولادت حضرت ... سنه ۵۲۵ھ		وفات آن والا صفات ذات مخزن کرامات بتاریخ شانزدہم ماه رجب بسال ششصد وچہار سنه ۶۰۴	لاہور		سلسلہ جنیدیہ	نقلست که حضرت ایشان از بزرگان والاشان لاہور اند جامع بودند درمیان علوم صوری ومعنوی صاحب حال وقال بودند وبشانزدہم پشت سلسله نسبی به امام موسی کاظم رض رضی الله تعالی عنه میرسد بسال ۵۰۰ھ از ترکستان بلاہور آمدند وچون حضرت خواجه بزرگ سید معین الدین اجمیری ہمراه چله نشینے بمزار پرانوار مخدوم داتا گنج بخش آمدند درمیان سید موصوف وحضرت خواجه صاحب اتفاق اتحاد افتاد چنانچه تاحال قریب مزار سید یعقوب صاحب مقام خواجه صاحب علیه الرحمة والغفران موجود است ومردم آنجا رفته زیارت این مقام مینمایند
۱۶۴	آن دُر ولایت و	ولادت آنحضرت		وفات آن ذات				نقلست که حضرت بابرکت فیضدرجت التصانیف بسیار داشته اند ومنجمله آن تفسیر شریف

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهی	مرشد ارشاد	خلاصه کیفیت
ایضا	کرامت ناموس شیخ ابو محمد ابن ابی نصر که در سماع صحیح بخاری شامل بوده‌اند	بابرکت در شیراز بوده		مصدر توجهات مظهر فیوضات در نصف محرم الحرام بسال سنه ۶۰۶ھ	شیراز		حضرت شیخ سراج الدین خلیفه	عرائس است و گویند که در آخر عمر شریف خود از وجد و سماع باز ماند که نمی شنود و تفسیر شریف مذکور الصدر نی نقط التصنیف کرده بودند و شیخ ابو الحسن صاحب گردویه گفته که در دعوت بعضی صوفیه حاضر بیشم ندا اما سماع نمی شنیدند و تمام عمر آخری در ترک سماع گذشت۔
۱۶۵	آن دوست جهان حضرت روزبهان صغری بقلی شیرازی قدس سره و نور الله مرقده	ولادت آنحضرت بابرکت فیض درجت در شیراز بوده۔		وفات آن والا صفات مظهر فیوضات در آخر ماه محرم الحرام بسال ششصد و شش سنه ۶۰۶	شیراز		حضرت سراج الدین محمود	نقلست که نام نامی وی حضرت ابو محمد ابن مشهور است از علما و فصحا و بلغا جهان بود و با شیخ نجیب الدین در سماعت سماع صحیح بخاری موجود ماند و در سفر عراق و غیره بسیار ماند و در شام رفت و فائده بسیار بر داشت و پنجاه سال کامل در مسجد عتیق شیراز پنجاه سال کامل وعظ فرموده است و خلق الله را براه راست آورده نیک ماند
۱۶۶	آن بزرگ آفاق حضرت ابو اسحاق ابراهیم قدس سره	ولادت حضرت در بطائح بود		وفات آن والا صفات بسال ششصد و نه سنه ۶۰۹ھ	بطائح			نقلست که وی حضرت صاحب مقامات عالی و مدارجات متعالی بود و مذهب شافعی میداشت و مدام در استغراق و جذبه مراقب میماند باری شیر و پلنگ بطرف وی می آمد فرمود ما غلام حضرت غوث بغدادی ایم پس شیر سر افگنده باز گشت
۱۶۷	آنجناب والا تبار حضرت سیدنا میر حسین خنگ سوار از خاندان سادات کرام و عظام بود و صاحب حشمت قدس الله سره العزیز	ولادت باسعادت حضرت در خراسان همراه شهاب الدین در هند بسلطان خود آمده بود و با خواجه اجمیری صحبت بود		وفات آن خلاصه سادات اصحاب کرامات و کمالات بسال ششصد و ده سنه ۶۱۰ھ میر والی هند ولی حسین ۶۱۰ میر قطب انام نامی شهید	اجمیر شریف بر بلندی کوه۔		در خاندان خود۔	نقلست چون معز الدین بادشاه بر هندوستان قبضه نمود جناب حضرت سید میر حسین خنگ سوار که صرف همراه شهاب الدین غوری در هندوستان از خراسان تشریف آورده بود در اجمیر بکمک بادشاه قطب الدین ماند و معز الدین بدار السلطنت غزنین یا دهلی باز رفت از انجا که مردم هنود بباعث عناد قلبی در پی شهادت میر صاحب بودند شنیدند که سلطان قطب الدین فوت شد آن روز لشکر میر صاحب بنواح رفته بود و میر بخیدا سواران در قلعه بر سر کوه موجود بودند هنود بجمعیت لشکر فراوان بشب میر صاحب را شهید کردند و جنازه وی حضرت خواجه اجمیری خوانده دفن کرد
۱۶۸	آن عمدة الکاملین حقی حضرت سیدنا و مولانا سید عزیز الدین مکی از سادات کرام بلند اقبال و علمای نیک اعمال در طریقه جنیدیه بود	ولادت حضرت در بغداد و چون در نعمت خداداد کامل گردید از بغداد بمکه رفت و دوازده سال مجاورت کرد بعد از ان در لاهور مقیم گشت۔		وفات آنحضرت با برکات مظهر مکارم عنایات مصدر مراحم بی نهایات بسال سنه ۶۱۲ھ وصالش بود آفتاب حسین ۶۱۲ بجان نیز [illegible] حسن پیر مکی ۶۱۲	لاهور	خسرو بادشاه	سلسله شریف جنیدیه	نقلست که جناب سیادت و نقابت مآب حضرت سید عزیز الدین صاحب بسال پانصد هفتاد و چهار در لاهور تشریف ارزانی فرمود و در ان ایام سلاطین با تمکین خسرو و شهاب الدین بابت سلطنت باهمی جنگ بود پس خسرو بخدمت شیخ مکی مشرف شده استمداد و دعا طلبی نمود از زبان گوهر فشان مکی مخاطب شده فرمودند که شش سال مهلت باقی است بعد از ان بادشاهی هندوستان بدست شاهان غوری خواهد رفت خیر بادشاه رخصت گردید رفته رفته شش سال گذشتند سلطان شهاب الدین برده سیالکوت آمده بسال پانصد هشتاد بادشاهی گرفت و آنچه جناب موصوف فرموده نور معرفت همان بظهور آمد
۱۶۹	آن صاحب سیر مقامات قدسیه حضرت ابو الحسن گردویه اصل نام علی ابن حمید السعید قدس سره العزیز مرد خدا بود و کامل نور مرقده	ولادت باسعادت حضرت در نواح مصر پدر وی کار صباغی مینمود ابن صباغ مشهور بوده اند۔		وفات آن جامع کمالات مظهر عنایات بتاریخ یازدهم ماه شعبان بسال ششصد دوازده سنه ۶۱۲ بوقوع آمده	قرافه مصر		شیخ نجم الدین کبری	نقلست که حضرت ولی کامل و مکمل بود نوشته اند که روزی پدر بزرگوارش بکمال غصه و رنجه خاطری فرمود که ای غافل چرا بکار بیکاران مشغول هستی دکاریکه باعث روزگار است نمیکنی مردمان مالک جامها نهایت ناراض اند جامها بسیار و بشمار برای رنگسازی افتاده اند در خنیره و جامها علاوه علاوه رنگ داده بمردمان بده که تقاضا باقی نباشد شیخ برخاست و تمام جامهای مردمان در یک تغار که بیک رنگ بود انداخت غصه والد زیاده شد که جامها خراب شد شیخ کلی جامها بیک بارگی بر آوردند که رنگ علیحده بمرضی مالکان بود برای حضرت و باقی مردمان که بر بازار [illegible] واویلا والدش یکجا جمع بودند حیران بودند پدر دانست که این مرد خداست دست از وی بر داشت با خدا سپرد
۱۷۰	آن زبدة الکاملین حضرت مجد الدین	ولادت باسعادت در بغداد شریف		وفات آنو الا صفات بلند مقامات بسال	اسفراین		شیخ نجم الدین کبری	نقلست که حضرت در ولایت و کرامت کامل و مکمل بودند نوشته اند که روزی شیخ سخنهای نهایت نازک و باریک بر ملا گفتند و نیز در ان سخنها گفته خوش بیان نمود که شیخ نجم الدین را از معنی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعه مزار	بادشاه	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضا	بغدادی کنیت وے ابو شریف و ابو سعید نام شرف الدین ابن موید ابن ابو الفتح بغدادی که از عارفان کامل بود قدس سرہ	برادر معالجه بادشه در خوارزم رسید و باز بخدمت حضرت نجم الدین کبرائی مشرف گردید و مرید شد		ششصد و ہفده بوقوع آمده سنه ۶۱۷ یا ششصد و ہفت سنه ۶۰۷ که بابت وصال اقوال مختلفه در میان آمده ازین سبب ہر دو قول نوشته شدند	〃		〃	برآورده مرغی ساخت و مانند بط در دریا رفتم و شیخ خود بر کنار ماند پس شیخ ازین سخن مجد الدین کمال ناراض گردیده که مجد الدین در دریا غرق شد مجد الدین بخدمت شیخ التماس معافی قصور خود نمود اما آنچه شدنی بود بازنی گردید آخر بادشاه به تہمتے موافقت با در خود شیخ مجد الدین که محض غلط و دروغ بود مجد الدین را در دریا انداخت که وی آنجا غرق شد و شیخ نجم الدین نسبت بادشاه و ازین باعث بددعا فرمود که بادشاہی آن بادشاه دروغ پسند یک لخت باد شد و بادشاه در خونریزی چنگیزی خود ہم قتل شد و حضرت شیخ نجم الدین کبرے ا نیز دران ہنگامه و قتل عام که از ارشاد چنگیز بادشاه بود بشہادت رسید۔
۱۷۱	آن برگزیده اصفیا خواجه نجم الدین کبرے کنیت ابو الجناب و لقب کبری ازان بود که ہیچ عالم در بحث بر وے غالب نشدے و نام وے احمد ابن عمر الخیوقی و خطاب نجم الدین کبری ہر چه اوصاف بزرگان دین باشند در ایشان بودند قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت در خوارزم و خاصه این بزرگ این بود که بر ہر که نظر فیض اثر خود انداختے او را ولی کامل فرمودے یعنی زیارت کنند حضرت ولی بودے -		واقعه شہادت آن غربا نواز ملند درجت سراپا فیض و کرامت نہم رمضان شریف بسال ششصد نوزده سنه ۶۱۹ یا دہم جمادی الاول بسال ششصد ہشتده سنه ۶۱۸ سال تاریخ نقل آن محمود خردم معصے ۶۱۹ دین فرمود ۱۲	خوارزم		[illegible]	نقلست که حضرت شیخ نجم الدین کبری در علم شریعت و طریقت و حقیقت و تصوف فرد زمانه بود و از بزرگان ہمعصر فضیلت میداشتند و در خوارق و کرامات مثل وے شاید کسی باشد که ملک خدا عزوجل تنگ نیست صاحب وجد و سماع و تقوے او ورع بود نقل است که روزے سوداگری بحالت وجد بخدمت وے حضرت سید ورے نظر فیض منظر انداخته او را کامل و مکمل فرموده خلیفه خود ساخته بملک اصلی وے باز فرستادند و آن مرد خدا عزوجل ہزارہا را از مردان کامل گردانید نقل است که روزے ذات شیخ در وجد بود دیدند که باز در ہوا بدنبال کنجشک میرود چنان نظر انداختند که کنجشک باز را گرفتار ساخت و پیش آن ولی آورد متصل واقعه روزے بجناب اصحاب و احباب وے نشسته بودند فرمود یا صاحبان ہر یک ببلاد بروید که آتش از مشرق می آید تا مغرب مردمان را خواہد سوخت و مردمان بسیار و بیشمار قتل خواہند گردید و مرا نیز شہید خواہد ساخت آخر آن بعیم پیش آمد که لشکر کفار چنگیزی خروج کرده حاضر گشت ذات شیخ چند سنگ برداشته از شہر برون رفتند و بسیار کسان را بآن سنگ معدوم گشتند و خود شہید شدند گویند بوقت شہادت تارک کافری چنان دست زدند که دست نزدند که باوجود شہادت دست مبارک تارک کافر نگذاشت آخر تارک وے بریدند کافر رہا گشت
۱۷۲	آن در دریاے معانی حضرت یونس ابن یوسف شیبانی کنیت ابو الحسن نام علی بود قدس سرہ و نور مرقده۔	ولادت حضرت بابرکت -		وفات آن نور الاصفات در سلخ ذیقعد بسال ششصد نوزده سنه ۶۱۹ وقوع آمده بود	بباطن یعقوب		حضرت علی ہیتی رح	نقلست که ذات شیخ از صحبت جناب غوثیه قدسیه فائده ہائے بسیار حاصل نمود حقتعالی جل شانه بطفیل صحبت بزرگان او را ببزرگی کامل و اکمل گردانید خرقه خلافت از حضرت علی ہیتی پوشید و وے از تاج العارفین ابو الوفا و از شیخ ابو محمد و از شیخ ابو بکر طباخی و شیخ ابو بکر اویسی جناب حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه بودند و حضرت یونس امام طریقت بود که طریقه او یعنے طریقه یونسیه از وے نامزد شد و باعث وی و بوے منسوب است رحمت الله علیه
۱۷۳	آن برگزیده درگاه ولایت محبوبی حضرت علی ادریس یعقوبی کنیت ابو الحسن نام علی قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت عالیہمت		وفات آن نور الاصفات فیض بخش و مخزن جود بے نہایات بسال سنه ۶۲۱				نقلست که حضرت علی ادریس صاحب معارف و اسرار عجیبه و غریبه احوال و مقامات عالی متعالی و در وقت خود قطب الوقت بود و ایشان ہستند که گفته اند که چہار کس را اشناسم که قبور ایشان مثل احیا حکم میکنند و سر آن ہر وقت از آنہا تصرفات جاری اند یکی حضرت غوث الاعظم بغدادی دوم شیخ معروف کرخی سیوم شیخ عقیل منبجی چہارم شیخ حیوة ابن قیس خراسانی قدس سرہما العزیز۔
۱۷۴	آن فیاض جہان بزرگ عظیم الشان	ولادت باسعادت حضرت درماه شعبان		وفات آن والا مقامات صاحب خوارق	نیشاپور	ہلاکو		نقلست آن کامل و مکمل بزرگ عالی ہمت با بسیار بندگان جہانیان صحبت نشست و از بسیار کس فائده گرفت مرد صاحب وجد و سماع بود و بعض میگویند که اویسی بود که روح حضرت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہے	ارشد / مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	وللاتبار حضرت مولانا فریدالدین شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ الغفار مردے بود کامل و مکمل لائق تعریف و توصیف نور اللہ مرقدہ و قدس اللہ سرہ العزیز۔	المعظم بسال پانصد سیزده ۵۱۳ سنہ نقل است شیخ مرید صحبت شیخ صنعان بود چون صنعان بباعث کلمہ بے ادبی بحق جناب غوثیہ پاک گرفتار شد شیخ عطار ہمراہ وے بود۔	۱۱۳ سال یا ۱۱۴ یا ۱۱۵ سال	وکرامات بتاریخ دہم ماہ جمادی الثانی بسال شش صد بیست و شش ۶۲۶ سنہ یا شش صد بیست و ہفت ۶۲۷ سنہ یا ۶۲۸ سنہ کتب مصنفہ حضرت۔ پندنامہ و تذکرۃ الاولیا۔ سیرنامہ۔ الہی نامہ وکتاب منطق الطیر وغیرہ	〃		روح حضرت حسین بن علی حلاج در وی مرشد ارشد حضرت مجدالدین بغدادی بود۔	حسین حلاج برو وے تجلے شد کہ حضرت مولانا جلال الدین میفرمایند کہ بعد از صد و پنجاہ سال روح حضرت حسین ابن منصور برو وے متجلی گردو حضرت مولانا عبدالرحمان جامی فرمودہ است درکتاب نفحات الانس کہ آنقدر اسرار و انوار توحید و معارف کہ در مثنویات و غزلیات حضرت فریدالدین عطار یافتہ میشوند در دیگر کسان کجا دستیاب شوند یعنی ہمتندی ہیچ صوفی کرام سخنے نگفتہ و مولانا رومی میفرماید بیت ہفت شہر عشق را عطار گشت + ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم۔ و باعث ترک ایشان از دنیا و مافیہا آن شد کہ روزے فقیرآمدہ چیزے بتد طلب کرد شیخ متوجہ حال وے نشد فقیر گفت یا خواجہ تو چگونہ خواہی مرد شیخ جواب داد چنانکہ تو بمیری فقیر کاسہ چوبین زیر سر نہاد و بمرد شیخ ہمانوقت دو دکان بتاراج داد و راہ خدا گرفت وفات آن عالیشان در قتل عام کہ از ارشاد آن چنگیز بود کہ یکی سپاہی از سپاہ کفار حضرت گرفتار کردہ میبرد شخصے گفت صد ہزار روپیہ دہم شیخصاحب را بگذار شیخ فرمود مرا بارزانی مدہ و پیش گیر شخصے دیگر آمدہ بگفت توبرہ نخود بگیر و شیخ واگذار کن شیخ گفت بگیر قیمت است کافر تیغ زد شہید نمود کہ قیمت مرا برباد دادی و بعد از شہادت اسرارہا ظاہر شدند
۱۷۵	آن برہان الکاملین نسبۃ الزاہدین روئے زمین حضرت بہاء الدین قدس سرہ کہ از اولاد امجاد امیرالمومنین رض ابوبکر صدیق اکبر است و والدہ ماجدہ حضرت دختر بادشاہ خوارزم بود و حضرت خود ولی کامل و مریدان ایشان نیز کامل بودند	ولادت باسعادت آن در خوارزم از دختر علاءالدین ابن محمد ابن خوارزم کہ بحکم جناب نبوت مآب بحضرت حسین ابن احمد پدر مولانا بہاءالدین دادہ و ولد از آن خوانند۔		وفات آن اولا صفات مظہر کمالات و کرامات مصدر فیوضات بسال ششصد بیست و ہفت ۶۲۷ سنہ یا بسال شش صد بیست و ہشت ۶۲۸ سنہ ھ	قونیہ		حضرت شیخ نجم الدین کبری صاحب رح	نقلست کہ حضرت مولانا بہاءالدین قطب الوقت خود بود و صاحب ارشاد با شیخ شہاب الدین سہروردی صحبت دوستانہ میداشت و حضرت سید الثقلین سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم او را در خواب سلطان العلماء خطاب فرمود و بحکم نبوی بلقب سلطان العلماء ملقب گردید نوشتہ اند کہ چون ذات شیخ بحرکت فخرالدین رازی از سلطان زمانہ خوارزمی بہ تہمت خروج بر سلطان از بلخ بہ بغداد رسید یعنی بباعث علت بدخواہان از شہر خود روانہ شد در بغداد وارد شد حضرت مولانا جلال الدین رومی فرزندش خورد سال بود وے از بغداد یان ذات و وطن از حضرت پرسید کہ از کدام قوم ہستی و از کجائی و کجا میروی حضرت فرمود کہ من اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ چون آن شخص کہ از حضرت آمدرفت پرسیدہ بود بخدمت حضرت شیخ شہاب الدین عرض حال نمود چون وے حضرت شنید فرمود ما ہذا الا بہاءالدین شتاب در فت و استقبال کردہ بشہر آوردند و حضرت شہاب الدین موزہ از پاوی حضرت بدست خود کشید خیر توقف فرمودہ و از انجا بروم رفتند مولانا روم صاحب را در انجا ہژدہ سالہ شادی فرمودند۔
۱۷۶	آن واقف اسرار صوری و معنوی حضرت ابن العارض الحموی المصری کنیت ابو حفص لقب شرف الدین نام عمر ابن العارض	ولادت باسعادت حضرت در مصر است و از قبیلہ سعد کہ از حضرت دائی حلیمہ از آن خاندان والا شان بودند۔		وفات آن فیاض زمانہ و دن پرست تاریخ دوم ماہ جمادی الاول بسال شش صد سی و دو ۶۳۲ سنہ	مصر			نقلست کہ قصیدہ ناصیہ فاضیہ از ایشان حضرت است چون ذات شیخ این قصیدہ را گذاشت کردند نقل است کہ یکی کلمہ از ایشان دُر بے بہا است چون حضرت ایشان حضور پاک صاحب تاج و البراق و خداوند لولاک را بخواب دید جناب رسالت و نبوت مآب پرسید ابن العارض قصیدہ شریف کہ اینسر تصنیف و توصیف تو کردی چہ نام نمودی عرض کرد یا رسول اللہ لوائح ورائح شریف حضرت فرمودند نظم السلوک نام کن ہمچنان عمل نمود چنانچہ حضور پاک صلعم فرمودہ بود
۱۷۷	آن کاشف اسرار پنہانی حضرت شیخ	ولادت باسعادت آنحضرت والا درجت		وفات آن والا صفات معدن فیوضات				نقلست کہ حضرت از مشائخان اکبر و بزرگان نامور صوفیہ کرام است کامل و مکمل است و مرید شیخ رکن الدین و مرید شیخ قطب الدین و مرید شیخ ابوالنجیب سہروردی بود نقلست

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	اوحد الدین کرمانی شیخے بود عالی مقام بلند ہمت و تا جمال ظاہری میلے تمام میداشت قدس سرہ و حقیقتش حق بود۔	در کرمان بوده و در صحبت حضرت ابن عربی صاحب نیز رسیده اند۔		مظہر عنایات بسال شش صد سی و چار سنہ ۶۳۴ ھ بوقوع آمده است یا شش صد سی و پنج سنہ ۶۳۵			شیخ رکن الدین سنجاسی رہ	از کتاب فتوحات حضرت اوحدین میفرماید که در جوانی روزے با شیخ خود بجائی ہمراه بودم و شیخ در عمارتے نشسته درد شکم میداشت زاری کردم و بانیاز گفتم اگر اجازت باشد از طبیب دوا آرم التجا مرا دیده اجازت نزد طبیبے رفتم که در خیمه نشسته بود التماس دارویے کردم بسیار تعظیم تکریم نموده دوا داده و شمع تا بیرون از خیمه در آمد سوگند دادم آنگاه باز ماند بخدمت شیخ آمده حال تعظیم تکریم عرض کردم فرمودند عزیزا چون روانه شدی در دل خیال افتاد که شاید تعظیم و کسے نکند پس در کسوتی که آنجا دیدی در انجا نشسته تعظیم تو کردم و دارو دادم و از آمدن تو پیشتر اینجا رسیدم آن دارو دہنده و تعظیم تکریم کننده تو من بودم دیگرے کسے نبود۔
۱۷۸	آن در بدریای علم لدنی حضرت شیخ صوفی بہدنی که عالم کامل و اکمل و زاہد عابد اجل تارک الدنیا و ما فیہا بدرجه اول بود و نماز را چندان دوست میداشت که بجز نماز کارش نبود قدس سره العزیز	ولادت با سعادت آن حضرت بابرکت در ہندوستان است روزے از عالم پرسید که در بہشت نماز باشد عالم فرمود نماز باعث تکلیف است نباشد فرمود مرا بہشت بجز نماز در کار نیست		وفات آن امام الا صفات مظہر فیوضات بے نہایات مصدر کرم و عنایات بسال ششصد سی و ہشت سنہ ۶۳۸ بوقوع آمده است رفت چون از جہان بخلد برین گفت سرور دلی الاثانی ۶۳۸ ۱۷				نقلست که حضرت صاحب زہد و تقوے و در عبادات و ریاضات چندان عشق و محبت مے داشت که بجز عبادت کارش نبود میفرمود اگر در بہشت نماز نیست مرا آن بہشت چه کار است و حضرت خواجه نظام الدین اولیاء رحمه الله میفرماید که شیخ صوفی بہدنی صاحب چنان تارک الدنیا بود که ستر عورت کامل طور نمیداشت و اکثر در مسجدے میماند و شب و روز در نماز صرف میفرمود نوشته بروے نقل کتاب که بار حضرت صوفی بہدنی و جناب خواجه قطب الدین کاکی اوشی در قندہار بدست ال چنگیز اسیر شدند و دیگر اسیران بسیار بودند و جان اسیران از فاقه و تشنگی بلب رسیده بود حضرت صوفی از آستین بجدنه بر آورده ہر یک اسیر آب میداد و قطب الاقطاب از آستین کاک ہا بر آورده و شان العینی اسیران را عطا میکرد که ہر اسیر کاک و آب سیر سیر بخورد و مے خورد و مینوشید از آن ایام ہر دو صاحبان باین لقب ملقب شدند صاحب اخبار اخیار میفرماید که گاہے بوقت اشتغال کمال شوق و ذوق حضرت صوفی صاحب بند بند جدا می شد چنان معلوم میشد که ہر یک عضوے و قطع برید شده است و بعد ساعت و ساعت سالم میبود نقل است که شخصے از رجال الغیب حال بہدنی پرسید و گفت که بزرگیست اما افسوس این گفته استغفر الله خواند و آن شخص این بخدمت شیخ بیان کرد فرمود اگر مستغفر نشدے او را از زمین بالا بر زمین انداختم که زیره ریزه میشدے چرا که اول در انکار من بود باز فہمید و مستغفر شد۔
۱۷۹	آن در مراتب بلند و بالا حضرت شیخ علی لالا نام و ابن سعید ابن عبد الجلیل لالا که فرزند ارجمند حکیم سنائے بود و بار ضی الدین نسبتی و ابو یوسف ہمدانے دوستی مے داشت قدس سره	ولادت با سعادت آنحضرت با برکت فیض بخش و فیضد رجبت در غزنی نوشته اند حضرت الشان از یک صد بیست و چار بزرگان خرقه و تبرک حاصل نموده مردے کامل اکمل بوده		وفات آن غالیذات بابرکات منبع فیوضات سیوم ربیع الاول بسال شش صد چہل و دو سنه ۶۴۲ بوقوع آمده سال نقلش بگو بعالم قدس بشنباز نہ علی عالم قدس	در غزنی نزد روضه حضرت سلطان محمود بادشاه		حضرت شیخ نجم الدین کبرے	نقلست که حضرت رضی الدین ابن حکیم سنائی بلکه نبیره حکیم سنائی بزرگے کامل و اکمل بود صاحب یمن برکت با بزرگان بسیار و بیشمار صحبت داشته و از ہر یک تبرک و خرقه و فیض بے اندازه حاصل نموده چون در ہندوستان رسید بخدمت و بصحبت حضرت ابو رضا صاحب که ابو الرضا رتن آنرا گویند حاضر شد و از ان شانه مبارک رسول الثقلین صلی الله علیه وسلم گرفت صاحب سفینة الاولیاء میفرماید که من در غزنی رفتم و زیارت مزار شریف حضرت رضی الدین و غیره بزرگان مثل ملک یار پرنده و خواجه شمس العارفین و شیخ اجل شیرازے و حکیم سنائی و امام محمد حداد و ابی محمد اعرابی و خواجه محمد باغبان که در ماه ربیع الاول بسال چہار چہل و ہفت فوت شده و خواجه احمد مکی و شیخ بہلول و خواجه ابی بکر بلغارے او لاد جناب صدیق اکبر رض و حضرت شیخ عثمان والد مخدوم علی ہجویرے ختم الاولیاء و خواجه بلدی و خواجه بقال و تاج الاولیاء و غیره نمودم دانستن این امر فرض شد که غزنی مخازن اولیائے کرام است۔ رضوان الله اجمعین۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۱۸۰	آن سید الفقرائے اسرار آله من انوار الله قدوة السالکین خواجه شمس الدین شمس الحق والدین محمد ابن علی ابن ملک داؤد از اوائل بعشق جناب رسول الثقلین چنان مست که ہفته ہفته نزد طعام نمیرفت صرف غذا شوق نبوی میبود قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت آن حضرت در تبریز بود و شمس الدین تبریزی تبلتان دیگر ہستند که اولاد اوشان شیعه است		وفات آن والا صفات معدن کرامات بماه شعبان المعظم بسال ششصد چہل و پنج ۶۴۵ھ چون حضرت ایشان نزد مولانا روم در قونیه رسیدند کتب مولانا در حوض آب انداخته باز برآورده دادند حضرت مولانا را چشم باطن کشاده شد	مدرسه بدرالدین یا در جنب قبر مولانا والد صاحب		شیخ سله باف تبریزی بعضی بابا کمال گویند و بعضی شیخ صاحب رکن الدین سنجاسی رح	نقلست که حضرت غریب نواز ولی مادرزاد بودند خود بارہا میفرمودند که پیش از بلوغ ہنوز در مدرسه بودم که تا چہل چہل ایام در عشق محمدی بیخور و بیخواب بودم و چون برائے تناول طعام مرا میگفتند باشارات منع می نمودم و مولانا رومی را بحق وی کمال اعتقاد میبود اکثر ہر دو صاحبان دریک جا بگوشه می نشستند چنانچه بارے تا مدت سه ماه در خلوت صوم وصال باہم نشسته ماندند کسے را طاقت نبود که در خلوت گاه ایشان داخل شود۔ نقل است روزے حضرت شمس الدین از مولانا شاہدی طلب کرد مولانا صاحب زوجه خود پیش ایشان آورد خواجه فرمود که این خواہر من است که طفلے امرد میخواہم مولانا فرزند خود سلطان ولد را پیش آورد فرمود که این فرزند من است حالا اگر قدرے شراب باشد بہتر است حضرت مولانا سبوئے شراب از محله جہودان خرید کرده بر دوش برداشته حاضر کرد خواجه صاحب متبسم شدند و فرمودند که من قوت مطاوعت و وسعت مشرب ترا امتحان مینمودم ورنه سرمستان عشق حقانی را با شراب ظاہری چه کار است واقعه شہادت روزے خواجه شمس الدین و مولانا صاحب بوقت شب در حجره نشسته شخصے حلقه در بکوفت شیخ نہایت جلد برخاست و بمولانا فرمود حالا رخصت که مرا برائے کشتن میخوانند مولانا گفت الا له الخلق و الامر تبارک الله رب العالمین چون خواجه بیرون رفت ہفت کس که قاتلان بودند بر شیخ کارد ہا راندند شیخ نعره زد ہمه بیہوش افتادند و یکی از انہا علاؤالدین محمد فرزند مولانا بود که بلاغ انه لیس من اہلک السام یافته بود ہر ہفتاد بگونه گون عذاب بمردند آن خلف ناخلف بعلت جذام مرد و مولانا جنازه وے نخواند
۱۸۱	آن کامل بحکمت جلیل حضرت ابو الغیث جمیل که یمنی مشہور ہستند بزرگے والاشان و صاحب خوارق و کرامات بودند و صوفی بلند مقامات شمار شدند قدس سره و در آخر عمر حضرت از علی که ایطال بدرجه اعلیٰ و بالا رسید۔	ولادت آن ذات بلند درجت در یمن بود چون جوان شدند بسیار مدت سرگروه دزدان و رہزنان ماندند آخر تائب شدند۔		وفات آن والا صفات مصدر توجہات بنایات بسال ششصد پنجاه و یک ۶۵۱ھ باری ایشان فرزند بزرگان اظہار بزرگی نمود مرشد از خدمت خود مہجور فرمود ہر چند التماس کرد منظور نگردید	یمن		حضرت ابن الاملح رح	نقلست که ایشان حضرت بزرگے لاثانی بودند صاحب مقامات عالی حق تعالیٰ نصیب وے نموده بود اگرچه در اوائل سرگروه رہزنان بود اما چون جاذب حقیقی بخود کشید و شنید ما صاحب العین علیک عین ہمین شنیدن بود ہر چیز را ترک نموده بخدمت پیر ارشد مشرف گردید عبادت و ریاضت نمود بسیار جلد کامل و مکمل شد نقل است که روزے حضرت برائے ہیزم آوری ہمراه وے بصحرا رفتند شیر آمد خر شیخ را بخورد شیخ فرمود اگر خر مرا کشتی ہیزم بردار و بخانه من برسان ہمانوقت زیر امر بود ہر چه شیخ گفت ہمانطور شد نقل است که بارے کسے نہد را بادشاه قتل کنانید شیخ ناراض شد و فرستاد که چون خادم مرا کشتی تو ہم کشته خواہی شد ہمان سال مرد یعنی شیر از جنگل که بادشاه کشته شد نقل است که بارے حضرت از عطار عطر طلب کرد و عطار حقیر دانست و منکر شد فرمودند بلے انشاء الله نخواہد بود بعده عطار ہر جا زیر و زبر دید ہر شیشه که قریب و یا بعید بود ہمه خشک شده بودند ہر چند آن شخص باز باز عرض کرد فائده نشد یعنی ہمه شیشه خالی و خشک شد کن الدین
۱۸۲	آنحضرت خدا آگاه شیخ ابو الحسن رح علی ابن عبد الله شاه شاذلی که از خاندان سادات کرام	ولادت با سعادت ایشان در اسکندریه بود که شہرے قدیم است و مشہور ترین		وفات آن بنایه ضر بے انداز جامع کمالات بسال ششصد پنجاه و چہار ۶۵۴ھ	اسکندریه			نقلست که حضرت ابو الحسن از سادات کرام و اولیائے عظام اسکندریه بودند و جماعات کثیر ببرکت صحبت ایشان کامل و مکمل شدند طریقه شاذلیه منسوب بایشان است نقل است که شیخ ابو الحسن فرمود که بارے ہشتاد روز در فاقه ماندم و نفس خود بدست اختیار خود در قبضه داشتم خیال افتاد که رسیدم آنجا که رسیدنے بود پس زنے جمیله نہایت خوبرو از غار کوه برآمد و خود بخود میگفت که شخصے منحوس بر فاقه ہشتاد روز نیاز دمن چکنم نگاه از ششماہه گرسنه ام

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	بودند عمر گرانمایہ را در عبادت الٰہی صرف نمود	″		باز سال ارتحال آنجوان از ۵۹۳ شہ اکبر حسین آمد عیان	″	″	″	چون شنیدم از خطرۂ خود تائب شدم و بعبادت شاغل شدم و طریقۂ شاکری و صابری پیش گرفتم بارے دیگر از ہاتف متنبہ شدم باز گاہی خطرہ نیاوردم و بحال خود درست ماندم۔
۱۸۳	آن قدوة السالکین بلند پایہ حضرت نجم الدین رازی دایہ خلیفہ برگزیدہ خواجہ نجم الدین کبری بود	ولادت پر سعادت آن حضرت با برکت		وفات آن جامع کمالات والاصفات بسال شش صد پنجاہ و چار بوقوع آمدہ ۶۵۴ سنہ	بغداد		حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمہ	نقلست کہ ذات بابرکات شیخ را تصانیف بسیار اند کتاب مصباح العباد و بحر الحقائق وغیرہ از ایشان ہستند صاحب علوم اسرار شمار شدند نقل کہ روزے حضرت صدر الدین قونیوی و حضرت مولانا جلال الدین رومی باہم ملاقی شدند یعنی با نجم الدین آن ہر دو صاحبان ملاقات کردند وقت نماز شام بود امامت شیخ نجم الدین کرد اما سورۃ یا ایہا الکافرون در ہر دو رکعت خواندند چون فراغت شد مولانا صاحب باعث پرسید فرمودند حضرت مضائقہ نیست کہ بارے برائے خود خواندم و ثانی بارے برائے شما خواندم۔
۱۸۴	آن کاشف اسرار پنہان حضرت عین الزمان جمال گیلی صاحب کہ در علوم عالم لاثانی بودند قدس سرہ العزیز۔	ولادت با سعادت حضرت با برکت ۔		وفات آنجامع کمالات بتاریخ چارم ماہ شوال روز دوشنبہ بسال شش صد پنجاہ و شش ۶۵۶ سنہ و ۶۵۱ سنہ نیز آمدہ			حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمہ	نقلست کہ حضرت در علوم ظاہری و باطنی کامل و اکمل بودند نوشتہ اند کہ چون بار اول بخدمت پیر خود روانہ شد کتابہائے نفیسہ عمدۂ عقلی و نقلی باخود میداشت در اثنائے راہ بخواب پیر فرمود کہ از کتب دوش خالی کن صبح از ہمگی اسباب در دریا انداخت چون بخدمت شیخ رفتند فرمودند اگر کتبہا نمی انداختی ہیچ نمیشدے نقل است کہ بارے شیخ یکے از سادات کرام فرزین را کاغذی سفارشی بخدمت بادشاہ داد الغرض بروز رسیدن آن سید صاحب بادشاہ را درد شکم بود چون کاغذ کشادند دران شہد علانیانہ نوشتہ بود دانستند کہ شیخ بنور معرفت در بادشاہ واضح شد پس ہر دو چیز بخورد شفا یافت و مہم سید صاحب درست کردہ رخصت کرد۔
۱۸۵	آن قدوة السالکین حضرت سیف الدین باخرزی کہ بزرگے از بزرگان کامل و اکمل بودند قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت آنحضرت در خراسان است		وفات آن والاصفات بلند مقامات بسال ششصد پنجاہ و ہشت ۶۵۸ سنہ بوقوع آمدہ است	بخارا		حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمہ	نقلست کہ حضرت سیف الدین حسب فرمان مرشد ارشد خود دو چلہ نشستند و رخصت یا مولائے خود کردند در دوم چلہ کامل و مکمل شدند نقل است کہ روزے یکے از مریدان حضرت نجم الدین کبری کنیز از ملک خطا برائے مرشد خود آورد حضرت نجم الدین فرمود امشب لذت شہر و عطا است شما ہمہ خدام بجائے خود روید و اقتدائے کار من کنید ہمگی رفتند الا شیخ سیف الدین نرفت و تمام شب کوزہ پر آب کردہ بدروازہ منتظر ماند چون پیر روشن ضمیر از آرام گاہ برآمدند شیخ موجود بود فرمودند شما بفرمانی ما ننمودی گفت فرمانبرداری و لذت من کوزہ پر کردن و بر دروازہ فیض اندازہ استادن بود حضرت نجم الدین را سخن دلکش خوش آمد فرمان شد کہ در رکاب تو بادشاہان باشند ہمان شد۔
۱۸۶	قاطع فسق و بدعت خواجہ زاہدی قدس سرہ	ولادت حضرت بابرکت		وفات جامع کمالات بسال ۶۵۸ سنہ ھ	-			نقلست کہ حضرت زاہدی عالمی باعمل بود و نیکو کار و مقصد آمد کہ در مفسرین و محدثین مشہور ترین بود از عمدہ تصنیف وے تفسیر زاہدی است کہ در عربی بے نظیر است و فارسی کلام وی نیز عجیب و غریب برگزیدہ
۱۸۷	آن خلاصہ خاندان مصطفائی و نقاوۂ دودمان مرتضائی سید ابی غفار مشہور سید متھہ شاہ والاجاہ قدس سرہ العزیز۔	ولادت حضرت خدا آگاہ در لاہور است ۔		وفات آن عالیذات معدن کمالات و کرامات بسال ششصد شصت و یک ۶۶۱ سنہ بوقوع آمدہ	لاہور		والد ماجد خود	نقلست کہ جناب سید متھہ مشہور ترین سادات کرام و بزرگے عظیم الشان بدورہ حضرت شہنشاہ چنگیزی از خوارزم برآمدہ در لاہور تشریف آورد و شجرہ نسب بدین طریق است کہ سید ابی غفار بن سید جمال الدین ابن سید محمد ابن سید کریم الدین ابن سید نور الدین ابن سید آدم ابن سید علی جعفر ابن سید محمد ابن سید یوسف ابن سید محمود ابن سید احمد ابن سید عبد اللہ اشقری ابن سید جعفر ابن سید محمد الجواد ابن امام علی ہمام ابن امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام الکونین حضرت امام حسین شہید کربلا ابن علی المرتضی شیر خدا رضوان اللہ تعالی اجمعین آمین و وجہ تسمیہ حضرت ازان نہ ابی غفار بتھہ بود کہ بنہایت خلیق و رحیم مزاج کہ خاصہ سادات عظام بودہ اند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۸۸	آن زبدۃ الکاملین وقدوۃ الزاہدین حافظ کلام ربانی آن بلند تمیز حضرت خواجہ عزیز کہ کرکی مشہور بودند۔	ولادت حضرت در کرک [illegible] بدایون (؟)		وفات آن والا صفات مظہر عنایات بلند مدارج عالی مقامات بسال ششصد شصت وشش سنہ ۶۶۶	کرک			نقلست کہ جناب حضرت چراغ الدین بلکہ نصیر الدین چراغ دہلوی فرمودہ است کہ بزرگ موصوف الصدر از قریہ کرک قریب بداؤن بنہایت عابد زاہد وصاحب ریاضت وورع وتقوی بود نقل است کہ روزی شیخ با شاگردان خود در قریہ بیرون میشد شاگردی ثمر بار زرخیل از درخت جدا کردہ بدست خود داشت شیخ دیدہ فرمود کہ خیار از کجا آوردی شاگرد گفت یا حضرت ثمر بار زرخیل است شیخ فرمودند کہ این بیشک خیار است بلکہ از دست وی گرفتہ بکار بریدہ وہر یک شاگرد را بقدر حصہ وی دادند چون خوردند بلاشک خیار بودند از کرامات دانستند واز بحث اول پشیمان شدند۔
۱۸۹	آن سید السالکین قدوۃ الکاملین عمدۃ الواصلین برہان العارفین خواجہ مولانا جلال الدین فرزند ارجمند حضرت بہاؤ الدین ولد صدیقی واصل نام وی محمد بود بزرگے عالی ہمت وارجمند وصاحب علوم اسرار اللہ بودند قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت با سعادت آن حضرت بتاریخ ششم ماہ ربیع الاول بسال ششصد وچہار سنہ ۶۰۴ھ از ایام خردی آثار بزرگی در ناصیہ آنحضرت موجود بودند در بلخ متولد شدند۔	۶۸ سال	وفات آن والاصفات مظہر عنایات مخزن کرامات معدن فیوضات بلند مقامات وقت غروب آفتاب بتاریخ پنجم ماہ جمادی الآخر بسال ششصد ہفتاد ودو بوقوع آمدہ سنہ ۶۷۲	قونیہ		حضرت والد ماجد وخواجہ شمس الدین تبریزی شہید [illegible] بارہا صفت او در مثنوی کردہ اند۔	نقلست کہ حضرت غریب نواز ولی مادرزاد بود در فقر نامی بلند ومدارج ارجمند میداشت نوشتہ اند کہ چارصد طالب یومیہ در مدرسہ وی تعلیم علوم صوری ومعنوی میافتند واشعار در توحید واسرار ومضامین باریک باریک چندان وچنان گفتہ کہ کسی مثل وی نگفتہ باشد وہنوز شش سالہ بود کہ بعد سہ روز افطار میکرد وصاحب نفحات الانس فرمودہ کہ روزی با کودکان در کوچہ ہا بازی میکردند کسے از طفلان گفت کہ بیائید از بام ہمسایہ جست زدہ بپرائیم مولانا فرمود کہ این کار سگان وگربہ ہا میکنند بیائید کہ جانب آسمان جہیم ہمین گفتہ چنان پرید کہ از نظر ودید غائب گردید۔ نقل است مولانا میفرمود کہ ما بہفتاد وسہ مذہب یکے ہستیم روزی سراج الدین قونوی صاحب کہ بر عکس طبع مولانا بود شخصے مقرب خود را بخدمت مولانا فرستاد وگفت اگر این کلامے درست است اور ادشنام بدہ وبدگوئی کن اگر ہیچ نگفت درست ورنہ کاذب است آن رفت ومولانا بسیار بدگوئی کرد مولانا فرمود آنچہ تو گوئی با این ہم یکے ہستم آن شخص در اقدام افتاد ومعافی قصور خواست نقل است کہ بوقت مولانا بایاران خود گفت در فوت من ملول نشوید ہر آن وہر وقت با شما باشم وفی الحال مراد و تعلق است یکی با جسم ودوم با شما چون از جسم مجرد شدم آن تعلق نیز با شمایان خواہد بود ونور منصور بعد پنجاہ ویکصد سال بروح شیخ عطار تجلی کرد ومرشد او شد ونور من ہر وقت بر شما تجلی خواہند نمود نقل است کہ چون حضرت از کودکان بطرف آسمان بپرید پس فرشتگان او را برداشتہ بردند وگرد آسمان گردانیدہ۔
۱۹۰	آن کاشف اسرار پنہانی خواجہ جمال الدین جورقانی قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت فیضدرجت		وفات جامع کمالات سلخ ربیع الآخر بسال ششصد ہفتاد ودو سنہ ۶۷۲ یا سنہ ۶۶۹			شیخ علی [illegible] صاحب رح	نقلست کہ روزی مرید شیخ در حجرہ بمراقبہ مشغول بود شیخ از در درآمد وآن فقیر آواز پای شیخ شنیدہ بالادید بخیال آنکہ کسے برای من طعام آورد شیخ خطرہ وی بنور معرفت دانستہ کفش بر سرش زد وگفت کہ مراقبہ آنکس را شاید کہ از ہفتہ بفاقہ باشد نہ کسے را کہ بر آواز کفش مردمان امید طعام دارد پس آنکس بر کردہ خود پشیمان شد وعذر خواست۔
۱۹۱	آن قدوۃ السالکین سند الواصلین خواجہ حسام الدین اصل نام نامی وگرامی آن حضرت بابرکت حسن ابن …	ولادت حضرت ایشان والاشان علاقہ روم واضح میشود چون بیلاغت علوم		وفات آن بلند مقامات عالیہ مدارجات بسال ششصد ہفتاد وسہ بوقوع آمدہ سنہ ۶۷۳ھ	قونیہ (؟)		حضرت مولانای جلال الدین صاحب رومی رح	نقلست کہ تا حضرت غریب نواز شمس الدین تبریزی بعالم اسباب ماندند حضرت مولانا روم صاحب بخدمت وصحبت وی ماندہ بدیگر ہیچکس خیال نمیداشتند چون حضرت تبریزی صاحب شہادت یافت روزی حضرت مولانا از کوچہ زرکوبان گذر فرمود بر آواز زرکوبی مولانا را وجد آمد حضرت صلاح الدین زرکوب از دوکان برخاستہ در اقدام مولانا افتاد ودوکان بتاراج دادہ بخدمت وصحبت مولانا مشرف ماند مستفید ومستفیض گشت بعد دہ سال صلاح الدین فوت شد وحضرت مولانا شیخ حسام الدین چلپی بخدمت مولانا مقبول ومنظور گردید چنان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قطعہ موزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	محمد ابن حسن ابن رضی ترکی وخلیفہ ومرید ارجمند حضرت مولٰنا روم است قدس سرہ العزیز ونور اللہ مرقدہٗ	ظاہرے و باطنی بکمال زور وشور طبعی حاصل نمود ورفقر وصحبت علمار وفقرا مصروف ماندند		ایضاً	"	"	"	منظور گشت کہ از تحریر قلم وزبان برون است و از کمال دوستی ومہربانی اور ابخطاب ضیار الحق مخاطب شدے روزے حضرت حسام الدین الٰہی نامہ ومنطق الطیر را دیدہ برائے تصنیف کتابی عرض نمود حضرت کاغذی از دستار برآوردہ پیش وی سپرد ہابیات نوشتہ اند بیت بشنو از نئے چون حکایت میکند + از جدائیہا شکائت میکند + تا آنجا ر پس سخن کوتاہ باید والسلام الغرض تمام مثنوی شریف بموجب فرمائش شیخ حسام الدین تصنیف شد نقل است روزے حسام الدین بخدمت مولانا گفت یا حضرت می بینم کہ احباب در خواندن مثنوی از دل وجان مستغرق میباشند آنوقت فرشتگان با تیغ بر در منتظر باشند آنانکہ بہ بدخواہی یا بہ مزاحی میخوانند بیخ بنیاد ایمان وے قطع میںمایند مولانا فرمود آنچہ می بینی راست است بیت دشمن این حرف این دم در نظر + شد مثل اندر سقر + ای حسام الدین تو دیدی حال او + حق نمودت پاسخ افعال او نقل است بعد وفات مولانا خواجہ حسام الدین بخدمت مولانا سلطان ولد ہفتم روز رفتہ التماس دستار بندی خلافت بوے کرد فرمود چنانچہ بوقت والدم خلیفہ بود حال نیز خلافت ترا مسلم باد۔
۱۹۲	آن رکن اعظم دین متین حضرت قاضی بیضاوی اسم عبد اللہ لقب ناصر الدین قدس سرہ	ولادت آن حضرت بابرکت در قصبہ بیضا بود		وفات آن جامع کمالات بسال ۶۵۸ سنہ	بیضا			نقلست کہ قاضی صاحب کمال عابد وزاہد ومتورع ومتشرع بود ودر علوم طاق وشہرۂ آفاق شمار گشت لشرح آوردن نیک بختی وی محال امر است تفسیر شریف بیضاوی وانوار التنزیل و آثار التاویل تصانیف آنحضرت با برکت نوشتہ اند ومینویسند کہ وی حضرت متقی بدرجہ اول۔
۱۹۳	آن دُر دریائے معانی حضرت عبد اللہ بلیانی لقب او اوحد الدین مردے کامل ومکمل بود ومتقی بدرجہ اول قدس سرہ العزیز	ولادت بابرکت آنحضرت [illegible]		وفات آن نور الاصفات مظہر عنایات صمد توجہات ہم محرم الحرام بسال شش صد ہشتاد وشش ۶۸۶ سنہ			والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت شیخ عبد اللہ اوحد الدین ابن ضیار الدین ابن مسعود ابن محمد ابن علی ابن احمد ابن عمر ابن اسمٰعیل ابن شیخ ابو علی دقاق مردے صاحب عبادات وریاضات ومقامات بلند ومراتب ارجمند بود وخلیفہ ومرید پدر والاقدر خود بود وپدرے وی بچہار واسطہ خرقہ خلافت از شیخ ابو نجیب سہروردی میداشت وپدر وے فرمود کہ من آنچہ از خدا خواستہ بودم وپسرم عبد اللہ را دادند آنچہ بر من دریچہ واشد بہ پسر من دروازہ کشادند یعنے آنرا از من زیادہ دادہ اند وعبد اللہ غریب نواز بصحبت شیخنا شیخ ابو بکر ہمدانی نشستہ بود۔
۱۹۴	آن ولی کامل والا مقام حضرت یسین مغربی اسود حجام قدس سرہ	ولادت باسعادت حضرت در شام بود		وفات آمصدر توجہات بسال ۶۸۶ سنہ				نقلست کہ حضرت یسین مردے کامل ومکمل بود یعنی از اصحاب کرامت وارباب ولایت شمار شد اما خود را در صورت حجامی محجوب میداشت امام محی الدین رازی رحمۃ اللہ از مریدان ایشان است
۱۹۵	آن واقف اسرار سبحانی حضرت عفیف الدین تلمسانی قدس سرہ	ولادت بابرکت آنحضرت		ملادت باسعاوت آن حضرت بسال ۶۹۰ سنہ				نقلست کہ حضرت عفیف الدین اصل نامش سلیمان ابن علی بودہ اند از بزرگان عظیم الشان بلند مکان ہرچہ میگفت بکلام باریک وسخن نازک میگفت وامام الوقت خود بود وکتاب منازل السائرین کہ تصنیف شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری است شرح آن کتاب مستطاب این حضرت فرمودہ است
۱۹۶	آن دست ربانی حضرت شیخ نور الدین اسفراینی کشمیری قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در ماہ شوال بسال ۶۳۹ سنہ در توابع اسفراین		وفات آن والا صفات بلند مقامات بتاریخ ہفتم جمادی الاول ۶۹۵ سنہ	بغداد		حضرت احمد جوزفانی [illegible]	نقلست بزرگے والاشان بلند مکان بود شیخ رکن الدین علاء الدولہ بحق وی حضرت بایں انصاف فرمود کہ اگر در آخر زمان وجود ذیجود شیخ نور الدین عبد الرحمان نبودے نام سلوک بالکل باقی نبودے حتی کہ ذات شیخ در تسلیک وسلوک طالبان حق نماندے نام ونشان سلوک بالکل محو بودے
۱۹۷	برہان العاشقین خواجہ نور الدین ملک یار	ولادت باسعادت در قصبہ آلار بود		وفات آن والا صفات مصدر				نقلست کہ بر موقعہ مزار شریف ایشان حضرت سابق باز تشریف ارزانی فرمودن ایشان شیخ ابوبکر طوسی قلندر میماند چون ذات شیخ بایمائی مرشد در انجار رونق افروز شد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	پیران از اعاظم مشایخ دہلی است صاحب کمالات و کرامات قدس سره العزیز	و از انجا بفرمان مرشد در دہلے رسیدند		توجہات بسال شش صد نود و پنج ۶۹۵ھ بوقوع آمده است	بر لب دریاے جون۔	غیاث الدین بلبن۔	حضرت عزیزالدین [illegible]	قلندر رنبا رغبت بر خاست و گفت تا اجازت نامه از بادشاه وقت و ارشاد از مرشد خود نیاری اینجاے نمائیش تو نخواهد بود ذات شیخ همان همان وقت اول بحالت طیران در ٹھٹه که بادشاه دران ایام آنجا بود اجازت نامه حاصل کرد و از انجا بخدمت مرشد حاضر شده خلافت نامه حاصل کرد و در اندک عرصه هر دو نامه نزد قلندر آورد قلندر گفت که تو درین اندک عرصه هر دو نامه حاصل کرده آوردی و واضح شد که پرانی پس ایشان باین نام با خطاب مشهور شدند و غیاث الدین بادشاه دہلی از معتقدان وے شد وے بحضرت مرید عزیزالدین و او مرید شیخ علی حضر و او مرید شیخ ابواسحاق کازرونی بود
۱۹۸	آن فیاض جهان بر رحمت فراوانی خواجه ابو محمد مرجانی نام وے عبدالله ابن محمد ولی کامل بود قدس سره	ولادت آنحضرت در شام بود چون جوان شد کامل و مکمل بزرگ شد		وفات آن والا صفات مخزن کرامات بسال ششصد نود و نو ۶۹۹ھ بوقوع آمده	مرجان با دمشق			نقلست که شخصے بخدمت حضرت مشرف شده بعرض پرداخت که فلان شخص بیان میسازد که چون شیخ کلام کند از آسمان تا دهان مبارک شیخ عمود نوری پیدا میباشد که منور و تابان میبود وقتیکه آن شیخ کلام را ختم مینماید عمود نیز منقطع میگردد و شیخ خاموش میشود فرمودند که آن شخص نمی فهمد همانا چون آن عمود منقطع میشود کلام نیز قطع میگردد الغرض که تا امداد الهی متواتر میباشد کلام نیز جاری بود بعده بس و مخفی نماند که مرجان واقعه زمین شام است از ان حضرت بوی منسوب است
۱۹۹	آن فیض پائگاه خواجه عبدالله معروف ابن مطرف اندلسی از مشائخ عظام و کرام والا مقام حرمین شریفین بودند قدس سره	ولادت حضرت در ولایت شام از ایام طفلی آثار بزرگی در وجود ذیجود حضرت موجود بودند۔		وفات آن والا صفات جامع کمالات مخزن کرامات در ماه رمضان مبارک بسال هفت صد هفت سنه				نقلست که ذات شیخ مدتے دراز در حرمین شریف ماند و چون خاص در مکه معظمه بود پنجاه بار بود به طواف خانه کعبه کرد و بحضرت شیخ ابو محمد مرجانی سفر ماند که نزد چند اصحاب بالاتفاق همه یکبار بخدمت والا رجت حضرت ابن مطرف بزیارت و در بیت الله شریف و سلام شرف رفتیم و چون رخصت شدیم و اراده سفر کردیم فرمودند شنیدم که در راه آب نیست و بعض بعض منزل نهایت سخت است خیر ما چهار اشخاص روانه شدیم بمنزلے رسیدیم که آنجا آب هرگز نبود و هوای گرم از هر طرف رونمود جان بر لب رسید دل بر هلاک نهادیم ما شیخ باری بوقت رخصت فرموده بود که یاران خواهد یافت آن امید باقی بود آخر بر کوه آثار ابر پیدا شد بر سر رسید بارش باران از جناب الهی مهربانی گردید آب نوشیدیم و با خود برداشتیم چون از انجا روانه شدیم آثار ابر هم نبود۔
۲۰۰	آن زبدة الواصلین عمدة الکاملین حضرت قطب الدین علامه صاحب قدس سره	ولادت باسعادت حضرت۔		وفات آن عالی صفات مصدر توجهات بسال سنه				نقلست که حضرت علامه صاحب جامع علوم ظاهر و باطن یگانه عصر و وحید الدهر بود و در وقت خود هیچ علم ثانی نمیداشت و کسی از علمایان آن زمان و علامه های آن دوران نتوانست که سر بالا کرده دم کمالیت زند و دعوه همسری کند بلکه اکثر علماے دین بشاگردی وے فخر می داشتند و کتاب شرح قطبیه از اوست
۲۰۱	آن قدوة العلماء زبدة الفصحاء خواجه حافظ الدین نسفی قدس سره	ولادت باسعادت حضرت بابرکت		وفات آن والا صفات مصدر کرم بسال سنه				نقلست که نام نامی حضرت شیخ احمد و حضرت حافظ الدین صاحب اسم با مسمی بود چنانچه نام مبارک همچنان علوم گوناگون در حضرت موجود بودند در خلق خلیق و با غربا و مساکین رفیق و شفیق بود و کتاب مستطاب مدارک التنزیل و حقائق التنزیل از تصنیف آنجناب فیضمآب هستند۔
۲۰۲	آن بزرگ کامل و امجد حضرت جناب شیخ سلطان [illegible] فرزند ارجمند سید السالکین	ولادت با سعادت حضرت بابرکت فیض بخش و فیض در حجت بسال شش صد		وفات آن والا صفات بلند مقامات شب شنبه دهم رجب المرجب	قونیه		والد ماجد خود	نقلست که حضرت ایشان علوم صوری و معنوی و غیره علوم درجات و بالا مقامات بذریعه والد ماجد از جناب الهی حاصل نموده اند و نیز از شیخ شمس الدین شهید و خواجه حسام الدین چلپی و خواجه صلاح الدین زرکوب خسر خود فوائد بسیار و بیشمار حاصل کرده اند ولی کامل و مکمل بودند نقلست که بوقت وصال خود بزرگ عظیم الشان والدش فرمود ای بهاء الدین آمدن من در جهان دنیا جهت ظهور تو بود و این همه سخنان اقوال من اند و تو فعل منی [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہے	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	حضرت مولانا خواجہ جلال الدین کہ مولانا رومی شہرہ اند قدس سرہ	بست و سہ ۶۲۳ سنہ در موضع لار شدہ		بسال ہفت صد دوازدہ ۷۱۲ سنہ بوقوع آمدہ است	〃	〃	〃	میخواہی باکسی تو دشمن مباش و این رباعی خواندند رباعی بیشی طلبی ز ہیچکس بیش مباش چون مرہم و موم باش و نیش مباش + خواہی ز ہیچکس بتو بد نرسد + بدگوی و بدآموز و بداندیش مباش + و گویند کہ حضرت شب وصال این بیت بخواندند بیت امشب شب آنست کہ بینم شادی دریابم از خدا خود آزادی + نوشتہ اند کہ بعد وصال بدیع الیقد سخو دوازدہ سال بر سجادہ پدر قائم ماندند و بہر خلق شدند
۲۰۳	آن دُرّ دریائے معانی حضرت رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کنیت وے شمس الدین بود و ابوالمکارم و نام وے احمد بن محمد قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت بابرکت بسال شش صد پنجاہ و نہہ ۶۵۹ سنہ بوقوع آمدہ	۷۷ سال	وفات آن والا صفات بلند مقامات مظہر عنایات شب جمعہ دوم ماہ رجب المرجب بسال ۷۳۶ سنہ				نقلست کہ اصل آن حضرت از ملوک سمنان است و در عمر پانزدہ سالگی مصاحب سلطان وقت بود و در سال شش صد و ہفتاد و چار مرید با ارادت جناب فیضمآب برگزیدہ بزرگان حضرت نور الدین عبد الرحمان کسرقی شد و حق عبادت و ریاضت ادا کرد و بجا آورد و مجاہدہ بیشمار نمود تا از کاملان دوران گشت خودبین و خودپسند ہرگز نبود باوجودیکہ آل شاہان فقر پسند و با فقرا غربا و مساکین دوست و خیراندیش بود۔
۲۰۴	آن دوست ربانی خواجہ برگزیدہ آفاق حضرت ابو اسحاق شاہ ابن شاہ محمود کہ سلسلۂ آبائی وے بشیخ عبد اللہ انصاری میرسد			وفات آن والا صفات مظہر کرم و عنایات تاریخ سیوم ماہ شوال بسال ہفتصد پنجاہ و ہشت ۷۵۸ سنہ				نقلست کہ امیر محمود شاہ در زمان سلطان ابوسعید خان مغول بود بحکومت شیراز مشغول داشتہ و در زمان دولت اپاخان بسال ہفتصد سی و شش ۷۳۶ سنہ بقتل رسید بعد از وے پسرش امیر مسعود بجائے وے نشست و بعد از چندے او ہم قتل کردہ امیر شیخ ابو اسحاق کہ متوجہ تسخیر بود شب آنگاہ خبر فوت برادر شنیدہ بشیراز معاودت نمودہ چون در آن نزدیکی رفت اپاخان نیز کشتہ بود امیر مسطور متوجہ سابق بود آخر از دست مظفر خان بشہادت رسید این را باعث قوم انصار آوردم و انصار پاک قبیلہ بود و ہست کہ بزرگان ایشان در حضور آنجناب نبوت مآب جانفشانیہا کردہ اند۔
۲۰۵	آن برگزیدہ آفاق و کامل ولی حضرت ابو اسحاق مغربی قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت در شام است		وفات آن والا صفات تاریخ ہفتدہم ماہ شعبان بسال ہفت صد ہفتاد و شش ۷۷۶ سنہ	کتو			نقلست کہ حضرت ایشان بعد وصال باکمال پیر روشن ضمیر خود تا چار روز بر مزار پیر انوار وے حضرت نشست خادمی آمد و برائے خرچ لنگر شریف حضرت ایشان از البیات تاکید مینمود و شیخ بپیش مزار عرض میکرد آنچہ خرچ یومیہ بود از پائین مزار شریف برداشتہ حوالہ خادم میفرمود تا ہمین دستور ماند چون چہار ماہ گذشتند از خرچ یومیہ دادن انکار و لفرار کرد
۲۰۶	آن صاحب سخاوت وجود و عابد ماجد حضرت محمود زاہد کہ بمرغالی مشہور بودند قدس سرہ	ولادت باسعادت آنحضرت		وفات آن والا صفات در ماہ ذیحجہ بسال ہفت صد ہفتاد و شش ۷۷۶ سنہ			نسبت روحانیہ	نقلست کہ لقب آنحضرت جلال الدین است و در علوم ہم شاگرد حضرت جلال الدین ہروی است چون بکمال اخلاص دل بسنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تابع و غلام غلامان بود و چنان متشرع کہ اندازہ تار موئی از احاطۂ متابعت برون قدم نمی نہاد و بس با مداد روح پر فتوح سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم علم باطنی ہم بدرجۂ اعلی نصیب حال وے گشت و خلق را بخدا رسانید
۲۰۷	آن جامع کمالات و فیض سبحانی حضرت میر کبیر علی ہمدانی قدس سرہم العزیز نام پدرش شہاب الدین ابن محمد قدس سرہ	ولادت بابرکت حضرت آن دریائے رحمت کشمیر است کہ اگرچہ مردمان بسیار روایات آوردہ اند		وفات آن عالی ذات بابرکات تاریخ ششم ذیحجہ یا پنجم ماہ جمادی الاول بسال ہفت صد ہشتاد و شش	[illegible]		حضرت شرف الدین محمود صاحب	نقلست کہ جناب میر کبیر صاحب در بزرگی و بزرگواری بآنجا رسیدہ است کہ چشم عقل در انجا نمی رسد نوشتہ اند کہ روزے جناب میر صاحب بخدمت پیر روشن ضمیر خود عرض نمود یا حضرت برائے من چہ فرمان است فرمودند ترا آن فرمان است کہ در ملک ہا سیر دی بگردی و بخدمت بزرگان دین متین مشرف شوی از ہریک حصہ نصیب خود بگیری چنانچہ حضرت میر صاحب سہ دفعہ تمام ربع مسکون را گشت کرد و یکہزار و چار اولیائے کامل مکمل را زیارت نمود و ہرچہ نصیب بود از انہا حاصل کرد بلکہ این قدر اولیا را در یک مجلس دریافت و از ہریک نصیب خود گرفت نقل است کہ شجرہ نسب حضرت باین طریق

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	العزیز و نور الله مرقده	مگر کشمیر غلط است		سنه ۸۶۳ یا ۸۶۸ بوقوع آمده است۔	"	"	"	جاری میشود که سید میر کبیر ابن سید شهاب الدین ابن سید محمد ابن سید علی ابن سید یوسف ابن سید شرف ابن سید محب الله ابن سید محمد ثانی ابن سید جعفر ابن سید عبدالله ابن سید محمد ابن سید حسن ابن سید جعفر ابن سید محمد ابن سید عبدالله زاهد ابن سید حسین الاصغر ابن امام زین العابدین ابن سید الشهدا امام حسین ابن علی المرتضی شیر خدا رض۔
۲۰۸	آن مسعود برحمت یزدانی حضرت زاهد مرغابی صاحب قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت تاباد قریب جام		وفات آن والا صفات روز خمیس تاریخ سلخ محرم بسال ۷۹۱	تایباد			نقلست که روزے خواجه بهاءالدین نقشبند بخدمت شیخ مشرف شد و شیخ پرسید نام شما صاحب چیست گفت بهاءالدین نقشبند شیخ فرمود برائے ما نیز نقش کن خواجه بهاءالدین فرمود حضرت ازان آمدم که بر آنخود نقش بر تو نقل دیگر که تیمور بادشاه را بخدمت شیخ اعتقاد عظیم بود که بادشاه همی پیش می آمد بذات شیخ و سیله میگرفت از آن مشکل های مشیخ
۲۰۹	آن معروف در کرامات و فیاضی خواجه مولانا و مخدوم ما حضرت شمس الدین حافظ شیرازی لسان الغیب قدس سره العزیز	ولادت آن حضرت بابرکت در شیراز شد		وفات آن مجمع الکمالات بسال هفتصد و نود و دوم ۷۹۲	شیراز			نقلست که حضرت ولی کامل و کاشف اسرار الله بود نوشته اند که جهانگیر بوقت شهزادگی انپیدو ور افتاده بود روزے بدیوان خواجه صاحب فال گرفت همین غزل آمد ـ چه خوش که در پی عزم دیار خود باشم + چرا نه خاک ره کوی یار خود باشم + غم غریبی و غربت چو بر نمی تابم بشهر خود روم و شهریار خود باشم + ز محرمان سراپرده وصال شوم + ز بندگان خداوندگار خود باشم + چو کار عمر نه پیداست آن اولی + که روز واقعه پیش نگار خود باشم + بود که لطف ازل رهنمون شود حافظ + وگرنه تا به ابد شرمسار خود باشم + چون بحق شهزاده این غزل بفال آمد همان سوار شده در دهلی رسید پدرش اکبر بادشاه از سفر عالم درگذشت و بعد شش ماه اکبر بادشاه فوت شد و جهانگیر تخت نشین شد دارا شکوه صاحب در کتاب خود
۲۱۰	آن مظهر کردگار حضرت سید قاسم انوار آل سید الابرار قدس سره	ولادت آن حضرت در تبریز است۔		وفات آنجامع کمالات بسال هشت صد سی و هفت ۸۳۷	خرجرد جام		حضرت شیخ صدرالدین اردبیلی	نقلست که حضرت بابرکت از خاندان دودمان والاشان سادات کرام و عظام والامقام است اصل وطن این حضرت آذربائیجان بود در اوائل ارادت ایشان بخدمت صدرالدین اردبیلی بود و بعد ازان بخدمت صدرالدین یمنی تکمیل یافت که وے از مریدان شیخ اوحدالدین بود و بخدمت بهاءالدین نقشبند صحبت رسیده است و دیوان ایشان در حقائق و دقائق خبر میدهد۔
۲۱۱	آن زبدة الکاملین نامدار حضرت بدیع الدین مدار که بزرگے کامل و از اولاد امجاد حضرت ابوهریره رض اصحاب رسول الثقلین بود رضی الله تعالی عنهم۔	ولادت آن حضرت بابرکت آن والا جاه در حلب در سال هشت صد و شانزده ۸۱۶		وفات آن والا صفات مظهر کمالات و کرامات روز جمعه هژدهم ماه جمادی الاول بسال هشت صد چهل است ۸۴۰ بوقوع آمده بود۔	مکن پور			نقلست که حضرت بدیع الدین اسرار بود از اسرار ربانی و دیگر از مشائخ عظام الاشان هندوستان و قلم نمی تواند که اطوار کرامات بلندی مقامات ارجمندی وے نویسد از کتب معتبره اخبار الاخیار و معارج الولایت وغیره ثابت است که دوازده سال در مقام صمدیت بوده طعام نمی خورد و جامه آنچه میپوشید تا کهنه نشدے چرک گرد و نگردیده و اکثر با برقعه ماندے و سلسله و نسب وے سیر سنی به سه چهار واسطه بحضرت پیغمبر علیه الصلوة والسلام میرسد نسبت آبائی بدینطریق است که شاه مدار ابن علی ابن طیفور ابن شاه کافور ابن شاه قطب ابن اسمعیل ابن محمد ابن حسن ابن علی ابن طیفور ابن بهاءالدین ابن محمد شاه ابن بدرالدین ابن قطب الدین ابن عمادالدین ابن عبدالحافظ ابن شهاب الدین ابن طاهر ابن مطهر ابن شیخ عبدالرحمان ابن حضرت ابوهریره اصحاب رسول پاک صاحب لولاک صلی الله علیه وسلم و حضرت بی بی ماجره والده ماجده وے در نسب خود بحضرت عبدالرحمان ابن عوف صحابی رسول الله

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره مزار	بادشاه	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۲۱۲	آن متصف بروشن ضمیری حضرت نورالدین کشمیری بزرگی عالی همت و صاحب حشمت و شوکت دریای رحمت بود فراوان و بیکران قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت باسعادت حضرت لسال هفت صد سی و هشت ۷۳۸ سنوز در حمل بود که رجال الغیب آمده بخدمت وی سلام می کردند۔	۱۰۴ سال	وفات آن نوالا صفات جامع کمالات لسال هشت صد چهل و دو ۸۴۲ هجری بوقوع آمده۔ ز شمس العارفین آمد تاریخش ۸۴۲ دوباره هادی حق فیض پرنور ۸۴۲	—		اول پیر و مرشد میر محمد ابن میر کبیر [illegible]	نقلست که حضرت شیخ نورالدین مظهری بود از تجلیات ذات واهب العطیات و در زهد و تقوی و ورع و توکل آیتی بود از آیات کبریائی نوشته اند که از غایت عبادات و نهایت مجاهدات دوازده سال کامل در عالم تنهائی و آزادگی از جهانیان در دشت و بیابان در وحشت و دهشت میماند و نیمروز و دو نمی آشامید بوقت کمال اشتهائی که غالب آمدی برگ کاسنی بی پخته صرف بلا ملح و بدون نمک بقدر سد رمق تنوال میفرمود حتی که خلاف خواهش نفس کار مینمود چون در امور خدائی محنت شاقه کرد بعنایات آلهی جل شانه بخدمت میر محمد فرزند ارجمند حضرت میر کبیر حاضر شده استفاده تامه نمود و چون میر صاحب به بیت الله رفتند بخدمت میر سید حسین سامانی و شیخ بهاءالدین و شیخ سلطان هنگلی و بابا حاجی ادهم کشمیری صاحب حاضر شده تکمیل بدل کامل رسیده نهایت مکمل بزرگ و با انتهائی مقامات سلوک فائز شده قطب الاقطاب خطه کشمیر گشت و صدها را بفیض کامل گردانید۔
۲۱۳	گشته سعیدترین از مشاهیر بزرگان هر سو خواجه احمد صاحب سرسو که صاحب معانی و بزرگی لاثانی در وجود بیجود خداوند فیض سانی و نعمت و رحمت از مخازن بحر رحمانی بود قدس سره العزیز و مشهور احمد کهتو بودند نور الله مرقده	ولادت باسعادت آنحضرت بمبارکی [illegible] در نصف رجب بسال هفت صدی و هفت بود ۷۳۷ هـ	۱۱۱ سال	وفات آن نوالاصفات مظهر عنایات آلهی در حمت کبریایی قبل از زوال روز پنجشنبه دهم ماه شوال لسال هشت صد چهل و نه ۸۴۹ هجری بوقوع آمده۔ باری بابا اسحاق شیخ احمد را برای زیارات مزارات صاحبان چشت در دهلی فرستاده بود برادر شیخ شناخت کرده و نام و ملک نصیر الدین بیان کرده بودند۔	بمقام سرکهیج نزدیک احمد آباد دکن۔	سلطان محمد ابن سلطان احمد شاه	بابا اسحاق صاحب مغربی۔	نقلست که ابتدائی حال آن فرخنده مآل برین منوال است که حضرت بابا اسحاق مرشد وی حضرت بر لب دریا چون زیر درخت توت بیماندند زنی مسمی مهیش زناردار بخدمت حضرت التجائی اولاد نمود فرمودند منظور الما اول فرزند نذر وی دادی آن قبول کرد چون حضرت بخراسان رفته بدهلی باز آمد مهیش آمده قدمبوس شده عرض نمود که برکت مهربانی ایشان پنج فرزند شدند فرمودند کلان ترین پسر که کلان است خفیه کرد و دیگر آورد حضرت فرمود این کلان نیست بلکه این غلام زاده است مهیش گفت بخانه من تشریف ارزانی فرموده خود آمده بیند شیخ بابا اسحاق بخانه زناردار رفته فرمودند بابا قوام الدین بیا چرا احجاب سکینی فرزند از گوشه خانه برآمده حاضر آمده و لبیک لبیک کنان قدمبوسی حاصل نمود پس شیخ او را گرفته در کهتو برد اما با وجود نهایت تربیت بیست پنجساله شده قوام الدین فوت شد ها تف آواز داد که حق تعالی از قوام الدین زیاده حسن فرزند ترا خواهد داد که بعد الایام معرفت نجیب نساج که هندوانه و پنبه دانه فروش بود پسری نهایت خوبصورت و احسن خصال است شیخ بابا اسحاق آمد شاید آن پسر از شهزادگان دهلی بود که در باد تند از دایه گم شده بدست تاجران افتاده بود و تاجران او را بدست نجیب نساج فروخته بود الغرض که شیخ اسحاق او را تربیت ظاهر باطنی داد و باسم احمد کهتو موسوم ساخت و بابا اسحاق را با شیخ احمد چنان محبت بود که بجز وی بدیگری نمی پرداخت آخر بابا فوت شد و شیخ احمد جانشین وی گردید و هزارها خلق الله را رهبر گشته بخدا رسانید۔ نقل است که شهر احمدآباد بصلاح و حمایت این غریب نواز از نو معمور گردیده در بنای شهر چهار احمد موجود بودند یکی احمد بادشاه دوم احمد همین صاحب سیوم قاضی احمد ملک احمد چهارم بود و شهر بابا یائی گراه نمائی حضرت بنا شده بود نقل است که باری قلعه تیار نا افتاد و آن از زور استدراج مانک جوگی بود شیخ او را بخدمت خود طلب فرموده تنبیه کردند آن التماس نمود که نام وی شهر ضرور باشد که مالک این زمین من بودم آخر یکی محله باسم وی نامزد گردیدند که تا حال محله مانک جوگی مشهور است و هر که وی را دانند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۱۴	آن منور بنور صوری و معنوی حضرت خواجہ شمس الدین رح کوسوی کہ بزرگے معظم و شیخے مکرم از اولاد امجاد حضرت احمد جام بود قدس سرہ العزیز۔	ولادت باسعادت آنحضرت در قصبہ [illegible]		وفات آن عالی ذات مظہر فیوضات بروز شنبہ بتاریخ بیست ششم ماہ جمادی الاول بسال ہشتصد شصت و سہ ۸۶۳ سنہ بوقوع آمدہ بود	ہرات قریب جامع مسجد شریف		حضرت زین الدین صاحب رحمہ	نقلست کہ از آبا و اجداد امجاد بزرگ والا مقام صاحب احتشام بود نوشتہ اند کہ شیخ صبح و شام در ذکر جہر مصروف میماند و بصحبت شیخ بہاء الدین عمر نیز ارادت بیشمار میداشت و در اوائل حال او را سکر و جذب قوی وارد میشد کہ از ہوش میرفت و چند نماز نیز از وے فوت شدند و سیفر بود کہ دران بیہوشی مشائخ عظام مثل زین الدین و بہاء الدین عمر بتوجہ میفرمودند و بتوجہ ہیچکس بہوش نمی آمد مگر الشیخ احمد جام صاحب بصورۃ ابو المکارم جد خود درین ظاہر شدند و نفس مبارک خود در من میدمید کہ بہوش آمدہ بعضا نماز فوت شدہ باز پرداختم نقل است کہ شیخ بسماع محبت میداشت و در مجلس سماع وعظ و اگر کسے را خطرہ در دل میرسیدے فی الفور بجواب وے پرداختے و تسلی وے نمودے و نیز خرقہ نبوی این خاندان دبود سید بود کہ بے
۲۱۵	آن فیاض جہان حضرت سلیمان ابن عفان المندوی دہلوی رح	ولادت حضرت در موضع مندو		وفات آنجناب مختلف نوشتہ اند ۴ محرم ۸۹۹ سنہ	دہلی			نقلست کہ حضرت بابرکت در سفر بسیار میماند و گویند کہ او را انتقل ارتفاع کہ این ہم یکی مرتبہ ایست از مراتب تصرفات بلند مقامات عالی درجات نفس ناطقہ انسانی کہ حقہ حاصل بود کہ بجہتہ آن بیکمال جسد و جہد بکمال رسانید و اکثر وی حضرت از حالات ماضی و مستقبل خبر میداد و آن خبر براہ راست بود بے خلاف
۲۱۶	آن نور انوار ایزد حضرت سیدنا سید محمد ابن سید حسین زنجیر پائے سبزواری رحمۃ اللہ علیہ الباری۔	ولادت آنحضرت در شہر سبزوار است۔		وفات آن والا صفات بلند مقامات والا درجات دہم ماہ ذیحجہ بسال نہصد سی و سہ ۹۹۳ سنہ ھ	سبزوار		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت سید محمد شیر از صغیر سن بسیر سلوک و ریاضات و عبادات شاقہ خود را قابل مدارجات عالیہ و مقامات بالا ساختہ بتمہید بساط ہدایت و ارشاد پرداختہ لب تشنگان بادیہ طلب را از چشمہ معرفت سیراب ساختہ خوارق و کرامات ایشان از ان متصاعد است کہ بہ ہندسہ اندیشہ استیفائے او تواند برآید نقل است شخصی از اقوام سادات امیر ذو النون کہ صاحب حکومت بود برانگیخت و سید محمد شیر را طلب کنانید چون حضرت ایشان آمدند ذو النون بے پروائی کردہ اندرون خانہ رفت و حضرت در ان خانہ کہ قریب بود نظر بند نمود اما چون بخانہ رفت ساکت شد طشت طعام عمدہ فرستاد چون ملازم رفتند دیدند کہ در ان خانہ شیر نشستہ است بادشاہ را خبر کردند بادشاہ معہ ہمگی خاندان آمدہ تائب شد و عزت کرد و اجازت عرض کرد و از ان شیر مشہور شدند
۲۱۷	آن دریائی رحمت بے غایت جاری حضرت سیدنا و مولانا سید محمد غوث رح گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ الباری بزرگے والا تبار و آل اطہر جناب پاک سید الابرار و قطب وقت خود بود قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت آنحضرت بابرکت غریب نواز در ہند است و جد امجد الیشان حضرت از شہر نیشاپور در ہند تشریف آوردہ است		وفات آن عالی ذات مظہر کمالات و کرامات بتاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک بسال نہصد ہفتاد ۹۷۰ سنہ بوقوع آمدہ است از خزینہ بنائے وصالش گفتم در محمد غوث سلطان مقبول ۹۷۰	گوالیار	ہمایون	حضرت حاجی حمید صاحب [illegible]	نقلست کہ حضرت محمد غوث صاحب مقتدائی چہاردہ سلاسل است و عیار انحصار را اقالیم را چندان ساحت نمود کہ از گفتن بعید است و از نوشتن بیرون افزون است و چون اول اول بخدمت حاجی حمید صاحب مرشد خود مشرف شد فرمودند سید محمد غوث آمدید حاضرین گفتند یا حضرت ہنوز بدرجہ غوثیت نرسیدہ غوث چگونہ شد فرمودند فال نیک است انشاء اللہ روزے غوث خواہد خاصہ پدر نام پسر خود شاہ عالم میداد و از این مضائقہ نیست نہ جائے حیرت نقل است کہ ہمایون نصیر الدین بادشاہ از معتقدان وے بود و آنحضرت در زمان بادشاہ موصوف کتاب مسمی معراجیہ بحالات خود تصنیف کردہ بود کہ دران سخنہائے باریک و نازک محال از فہمید و ادراک عوام بودند چون بادشاہ بتقدیر معزول شدہ در خراسان رفت شیر شاہ بجاوی مقرر گشت علمایان ہند آن کتاب را حوالہ بخدمت شیر شاہ حکم قتل وے درخواست کردند اگرچہ بادشاہ نیز در پے آزار وے بپاسداری علمایان بود اما بادشاہ این معاملہ ہائے فیصلہ حوالہ شیخ وجیہ الدین چشم باطنی میداشت دعوی علمایان خارج نمود و نوشتہ اند کہ جناب غوث در قلعہ کالنجر ورد دعوت اسمائی الٰہی چندان بکمال کرد و عبادت ریاضت کرد کہ نظیر خود نداشت۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مقبره و تعمیر مزار	بادشاهان	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۲۱۸	آن مقبول بارگاه کبریا حضرت شیخ قدس بابا سهروردی ریشی قدس سره العزیز که بزرگے عظیم الشان بلند مکان و ولی مادرزاد بود و در حضرت از قبیله آهنگران نوکشته	ولادت بابرکت آنحضرت در کشمیر بود. و حضرت شیخ العارفین خواجه نور الدین در سال اول از ظهور وے خبر آمدن و ولایت کرامت داده بود.		وفات آن والا صفات مظهر عنایات و رحمت بغایات بتاریخ یکم ماه ذیقعد بسال نهصد شصت و شش سنه ۹۶۶ بوقوع آمده است.	[illegible]	همایون	حضرت شیخ حمزه مخدوم	نقلست که حضرت والادرجت در عمر خورد سالی ذوق و شوق خدا پرستی در دل صدق منزل افتاده بود چنان عبادت و ریاضت نمود که کامل اکمل ولی گردید اگرچه ولی مادر زاد بود اما ظاهر اسباب نیز بکار میباشد نقل است که روزے نزد شیخ مهمان وارد آمدند شر یعنی والده ماجده آن بزرگوار از بازار برای مهمان ماهی آورانید خلیواز رسید ماهی را بجز قطع و بریده بود مادر شیخ را اطلاع داد و فرمود اگر ماهی قسمت بودے در دست آورده خلیواز نبردے هنوز این گفت گویا قی بود که خلیواز آمده ماهی از جائیکه برداشته بود همانجا داشت هوا گردید و صاحب تواریخ اعظمیه نوشته که شیخ در آخر عمر خود بیعت مخدوم سلطان حمزه شده و نعمت بے غایت و نهایت از آن جناب حاصل نمود و بابا داؤد خاکی حال ایشان از کمالات و کرامات در کتاب درج کرد.
۲۱۹	آن سید السالکین زبدة الواصلین سند الکاملین حضرت جناب سیدنا و مولانا محمد سیدنا سید غیاث الدین فرزند ارجمند حضرت مخدومنا محبوب سبحانی سید عبد القادر لاهورے موضع دولت آباد محله رنگ آباد کرده و حضرت که بر کنار شهر است	ولادت باسعادت آنحضرت در لاهور است اگرچه خلافت از والد ماجد خود میداشتند اما فیض از دیگر حضرات نیز گرفتند -	.	وفات آن والا صفات مخزن رحم و عنایات معدن کمالات و کرامات یکم ماه رمضان المبارک بسال نهصد و نود بوقوع آمده است سنه ۹۹۰ھ	لاهور مقبره درون ... گان خود		والد ماجد خود	نقلست که حضرت غریب نواز بزرگے بود عالیشان بلند مکان صاحب اتقا و زهد و تعبد بسیار با جذب و شوق ذوق بود در زمان باسم دولت شاه تعارف میداشت اگرچه خلافت در سلسله قادریه قدسیه از سید الاقدس خود حاصل فرمود اما از سلاسل دیگر نیز فیض وافر و حصه متکاثر نصیب حال آن جناب گردید و برادران حضرت دیگر نیز بودند یکی حضرت سلطان اکبر که بتاریخ بیست پنجم ماه ذیقعد بسال نهصد هشتاد و نه وفات یافت و دیگر حضرت حاجی ابوبکر که بتاریخ بیست و یکم ماه رمضان المبارک بسال نهصد نود کامل وصال فرمود و نسب نامه حضرت بدین طریق جاری میشود که سید غیاث الدین ابن دولت شاه ابن سید عبد القادر ثانی ابن سید جمال الدین ابن سید جلال الدین ابن سید یوسف ابن سید سلطان شهید ابن سید آدم ابن سید محمود ابن سید اسماعیل ابن سید داؤد ابن تاج الاقطاب سید فتح نصر ابن سید آفاق حضرت غربا نواز سید عبد الرزاق ابن غوث الثقلین فریاد رس دارین حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سره و بعد وصال حضرت سید کرام الدین مشهور بجاگناشاه سجاده شد بتاریخ ۵ ماه جمادی الثانی بسال سنه ۹۹۳ھ جهان دنیا را خیر باد فرمودند-
۲۲۰	آن معدن کمالات و کرامات موصوفی حضرت شیخ یعقوب صوفی امیری کبیر سلطنت کشمیر بود قدس سره العزیز-	ولادت آنحضرت بسال نهصد هشت سنه ۹۰۸		وفات آن صاحب کمالات بتاریخ دوازدهم ماه ذیقعد بسال سنه ۱۰۰۳ روز خمیس بکیج وقت وصال نماز عشا شب جمعه	[illegible]	اکبر بادشاه	روحانیت اویسی	نقلست که حضرت ایشان شاگرد شیخ محمد بودند و شیخ محمد شاگرد با وقار حضرت مولانا عبد الرحمان جامی رحمة الله علیه بودند نوشته اند که حضرت واعظ و عالم باعمل و بزرگے اجل بودند بارے در مشهد شریف رفتند دیدند که طهماسپ بادشاه آنجا سخت شیعه و متعصب بحق اهلسنت و جماعت است و کسی اهل سنت را بجز قتل نمیگذارد بوے ملاقات کردند و بخوارق و کرامات و زور علوم او را از افعال بداعمال چنان باز داشتند که آینده گاهی از وے چنین فعل ناشایسته سر نزد و حضرت صاحب تصانیف بسیار است مثل تفسیر قرآن و سلک الاخبار مغازی النبوة و مقامات مرشد و پنج نسخه مقابل حمد و ...
۲۲۱	آن بنهد و پیری حضرت میر محمد ابن میر احمد کشمیری قدس سره	ولادت حضرت کشمیر جنت نظیر		وفات آن والا صفات بتاریخ نهم محرم بسال سنه ۱۰۱۱	بهگلی	اکبر بادشاه	حضرت یعقوب صوفی	نقلست که حضرت ایشان در روے تفرید و تجرید چنان مصروف میماندند که گاهی از خویش و بیگانه خبرش نبودے در گرما و سرما صرف در یک کرته جامه گذاره کردی و بکسے شخص حاجت خود نبردے آخر بموجب استدعای حاکم بهگلی در انجا رفتند و آنجا ایام حیاتی بانجام رسانیدند و آنجا فوت و مدفون شدند مرد کامل بودند-

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال با کمال	مقبرہ مزار	بادشاہے	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۲۲	آن سرو کاملان ... حضرت شیخ ... کشمیری مشہور بہ سوختہ بابا مردمان وی را دیوانہ میگویند	ولادت حضرت با برکت در کشمیر نوشتہ اند		وفات آن والا صفات یکم محرم الحرام بسال یکہزار و بیست و ہفت سنہ ۱۰۲۷ھ	کشمیر		حضرت مسعود ...	نقلست کہ اول حضرت در دنیاداران خود ہم دنیادار بود چون جاذبہ حقیقی بخود کشید حالتے از حالات اول بگرد بدیوار نانش دیوانہ مقرر کردہ حوالہ حضرت مسعود کردند و حضرت در تربیت صوری و معنوی وی چنان کوشش فرمود کہ در چند مدت کامل و مکمل گردانید آخر چون حضرت مسعود مرشدے وفات یافت شیخ بمقام وے نشستہ مدتہا کامل ...
۲۲۳	آن منبع محاسن نہادی حضرت ناظر اکبرآبادی صاحب کرامات و مقامات عالیہ بود ہزارہا طالبان ... زمانہ ... و وحوش ... بود ... قدس سرہ العزیز	ولادت آن منبع خوارق و کرامات ... در اکبرآباد بود۔		وفات آن موجب برکات صاحب ولایات و کرامات بتاریخ سیزدہم ماہ جمادی الاول بسال یکہزار پنجاہ و ہفت سنہ ۱۰۵۷ بوقوع آمدہ است	اکبرآباد			نقلست کہ حضرت چنان کامل و اکمل و برگزیدہ بود کہ اول بود کہ بار ہا در دست خدا خاک میداد چون میدیدند زر خالص میبود نوشتہ اند کہ حضرت لباس سپاہیان میداشت شمشیر در دست و سنان و غیرہ اسلاح نیز با خود نہادند و اکثر حضرت خورا کے لذیذ ترک کردہ بود و فقر برگ درختان میخورد شاہجہان بادشاہ با انجناب اعتقاد کمال میبود ... بیگمات از وے پردہ نمی کردند و مرید وے میشدند مذہب حنفی بود و بہر سلاسل مرید میکرد و نقل است کہ روزے چند غیر ملک در خدمت آمدہ عرض کردند کہ ملک ما بارانی است از مدتے باران نبارید ملک ما ... اعادہ فرمائید بعد باران خواہد بارید پس ہمان یوم اللہ تعالی در ملک وے سائلان باران فراوان داد نقل است فرزند پیرزالہ فوت شد نظر وے رفت عذر نمودند مردہ زندہ شد نقل است کہ در دست خادم ... چوب ... ماہ اخلاص بید ...
۲۲۴	آن زبدة السالکین شیخ باقی اکبرآبادی	ولادت آن سید در اکبرآباد۔		وفات آنحضرت دہم شوال بسال سنہ ۱۰۶۰ھ				نقلست کہ حضرت باقی زبدة الاولیای کرام و قدوة الاصفیای عظام است و در علوم ظاہری و باطنی طاق و مشہور آفاق نہایت عالم بود زاہد مجاہد متقی متشرع متورع مدرجہ اول شمار گشت۔
۲۲۵	آن عالیجناب حضرت سیدنا سید ابوتراب معروف بہ سید ... قادری شطاری لاہوری اول در شہر ... گجرات ... لاہور ... بودہ اند قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت آن ... در گجرات ... بودہ۔		وفات آن والا صفات جگر گوشہ جناب حضرت سرور کائنات چہاردہم ماہ محرم الحرام بسال یکہزار و نود سنہ ۱۰۹۰ آمدہ است				نقلست کہ حضرت غریب نواز بطلب خدا عز وجل از وطن خود شیراز در ہندوستان وارد شدند و بدست شیخ وجیہ الدین گجراتی مرید شدہ تکمیل یافتہ بعدہ از پیر خود در لاہور رسیدند و نسبنامہ حضرت بدینطریق جاری میگردد کہ حضرت ابوتراب ابن سید نجیب الدین ابن سید شمس الدین ابن سید اسد الدین ابن سید زین العابدین مشہور بہ زین العابدین ابن سید یونس ابن سید عبد الوہاب ابن سید عبد الہادی ابن سید ابو البرکات ابن سید انور علی ابن سید عبد اللطیف ابن سید محمد شریف ابن سید ابو المظفر ابن سید عبد الباقی ابن سید ابو الحسن ابن سید عبد العزیز شیرازی ابن سید عبد اللہ ابن سید محمد امین ابن سید قدرت اللہ ابن سید موسی ابن سید مسعود ابن سید صعلوق ابن سید احمد ابن سید باقر ابن سید حسن ابن سید زید ابن سید جعفر ابن سید محمود ابن سید ہارون ابن امام موسی کاظم رض ابن امام جعفر صادق رضوان اللہ تعالی علیہم و خلفای حضرت بسیار کامل و مکمل بودند اول قاضی محمد لاہوری بجوار مزار ایشان آسودہ است شیخ فاضل در دہلی است شاہ جمال در رہتاس است چہارم لعل گدا پنجم محمد گدا ششم شہباز گدا ہر سہ در لاہور اند الغرض کہ اگر حالات کرامات حضرت نوشتہ شوند مدتے باید رضی اللہ
۲۲۶	آن فیاض رشید حضرت حمید ابن سید فتح محمد ابن سید ابوبکر ابن سید عبد القادر جیلانی	ولادت حضرت در لاہور است		وفات آن عالی صفات بتاریخ چہاردہم ماہ محرم الحرام بسال سنہ ۱۰۹۰	لاہور		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت غریب نواز فیاض بی انداز از سادات کرام و برگزیدگان عظام بودند تا حال کرامات اندر ان حضرت ایشان جاری است و چنان اہل شرافت و نجابت و نقابت شمار شدند کہ ہر یک مسلمان بجائے خود میداندا مرولن اہل ایمان باطلہ نیز معتقد ہستند و ہمیشہ ذاتی حضرت مستعد علوم ظاہری و باطنی کامل و بعد وصال پدر والا گہر صاحب سجادہ جد ال ہر مسند سجادگی نشستہ ہزارہا خلق اللہ را فیض کامل ...

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاهِ	مرشد ارشد	خلاصه کیفیت
۲۲۷	آن صاحب خلق عظیم حضرت شیخ عبد الرحیم کشمیری که الله تعالی از شرک برآورده در اسلام داخل فرمود	ولادت حضرت در کشمیر است		وفات حضرت بتاریخ نامعلوم شوال بسال یکهزار یکصد بیست ۱۱۲۰ بوقوع آمده				نقلست که حضرت اصل از قوم هنود کشمیری بود چون جاذب عشق و محبت حقیقی بجانب او کشید و از دین باطله ایمان بخشیدش بخدمت بلند درجت حضرت نجم الدین حروف سنجی بابا رسید و بزیور اسلام آراسته و پیراسته گردید چنان تعلیم یافته شد که در ایام معدوده از کاملان وقت شمار گردید و سوای حضرت نجم الدین بخدمت حضرت نجم الدین کبروی نیز مستفید و مستفیض گشت آخر خود نیز خلق الله را براه راست خواند و کامل گردانید۔
۲۲۸	آن معروف بروشن ضمیری حضرت میرزا حیات بیگ کبروی کشمیری که صاحب ذوق و شوق بود	ولادت حضرت کشمیر بود		وفات آن جامع کمالات بتاریخ دوم ماه ذی الحجه بسال یازده صد و بیست ۱۱۲۰ بوقوع آمد				نقلست که حضرت میرزا صاحب علیه الرحمة والغفران از خلفای میر محمد کبروی کشمیری است از شیخ آدم نوبه صاحب نقشبندی مجاز و نیز فیضیاب گشته در کشمیر علم شیخیت و حشمت خود برافراخت خلق عظیم را براه خدا عز و جل خواند و کامل و مکمل گردانید محفل وی خالی از فیض عشق و ذوق و محبت و شوق نبودی هر که بدان مجلس داخل شدی فیضیاب گشتی مالامال شده بجائیکه ارشاد بودی برفتی در جهانیان را نیز اکمل همی ساختی۔
۲۲۹	آن صاحب فضل و کمال حضرت عنایت الله شال کشمیری که عالم باعمل شیخ افضل و اکمل قدس سره العزیز۔	ولادت باسعادت در آخر ماه ربیع الاول بود		وفات آن جامع کمالات بتاریخ در سلخ ماه شعبان بسال یازده صد و بیست و پنج ۱۱۲۵ه بوقوع آمده	[illegible]	[illegible] بادشاه	حضرت صبغة الله ره	نقلست که هنوز شیخ غریب نواز کمال صغر سن بودند که آثار بزرگی و کمالیت در وی ظاهر بودند نوشته اند که حضرت عنایت الله از علمای اکبر و فضلای نامور و از شرفای مشائخ متأخرین کشمیر است و از مولانا ابو الفتح کلو و مولانا عبد الرشید زرگر و فرزندان حضرت خواجه حبی تحصیل علوم نموده بود و در ظاهری و باطنی و طبی و غیره مهارت کمال پیداشت مطلب که در هر علوم متوفق و تفضل میسرش بوده خواندن مثنوی شریف مولانا روم صاحب کمال شائق فائق نوشته اند و عامل سلسله شریفه احمدیه مجددیه بود۔
۲۳۰	آن گل گلزار بهشتی حضرت محمد چشتی کبروی کشمیری قدس الله تعالی سره العزیز۔	ولادت آنحضرت در کشمیر است۔		وفات حضرت شانزدهم ماه شوال بسال یازده صد بیست۔ سنه ۱۱۲۰ه	کشمیر جوار [illegible] خود۔	بهادر شاه	شیخ محمد علی صابری صاحب	نقلست که بحالت کم سنی ذوق و شوق محبت و اتحاد خدا طلبی دامنگیر شیخ گردید چون بمکتب نشینی منظور و قبول نمود یعنی هنوز چار ساله بود که منظور نظر حضرت مولانا حیدر چشتی گردید علوم فقه و تفسیر حدیث بکمال درجه رسانید بعد از ان بخدمت شیخ محمد علی چشتی صابری مرید گشت و خرقه خلافت پوشید و مدام بذکر شاغل بودی و بذکر خفی گاهی گاهی میل نمودی معتقدان و مریدان را برای ذکر جهر منع فرمودی و تاکید اکید نمودی۔
۲۳۱	آن خدا آگاه حضرت قاضی دولت شاه لسوی حسینی بخاری رحمة الله علیه الباری قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت شهر [illegible]		وفات حضرت پانزدهم ماه شوال بسال یازده صد بیست و شش ۱۱۲۶ه	[illegible]	[illegible]	حضرت سید محمد شریف بخاری رح۔	نقلست که حضرت ایشان بسیار و بیشمار اقالیم را سیر فرموده چون کمالات صوری و معنوی حاصل نمود سالها سال در ماوراء النهر مقیم ماند مردمان ترکستان و بقایا حد در آنجا یارای حضرت بسیار نیافته گرفتند تا از آنجا تحرک نموده براه کاشغر در کشمیر رسیدند از انجا در دهلی آمدند اگرچه بارها حضرت را زیارت حرمین شریفین عازم شدند مگر کس امر مانع عزم وی شد بلکه اراده الهی بود دیگر بود که درین اثنا وعده اذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون برسید و از دار ناپایدار روانه بدار القرار شدند و جهان دنیا را خیرباد گفتند۔
۲۳۲	آن عالم باعمل عمدة الفواضل حضرت میرزا کامل صاحب کشمیری	ولادت باسعادت حضرت در بدخشان بوده		وفات آنحضرت بابرکت فیضمند جهت بیست و نهم ماه ذی الحجه	[illegible]	[illegible]	خواجه حبیب الله عطار	نقلست که حضرت شیخ نهایت عابد زاهد مجاهد بود متوکل بدرجه اول بوده که با وجود صغر سنی حاجت عبادات آنچنان مینمود که بزرگان عصر در حیرانگی میماندند چنانچه عمر بست و پنج سالگی از مرشد ارشد خود خرقه و اجازت حاصل نمود یعنی مرشد قابل کار دیده بمقتضای

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	از کہ شدہ مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	بدخشی نبیرہ حضرت احمد نسبوی قدس سرہ العزیز	″	.	بسال یازدہ صد سی و یک بوقوع آمدہ ۱۱۳۱ھ	″	″	″	ظاہری و باطنی سرفراز و ممتاز فرمودند و ذات شیخ مریدان را در سلسلہ کبرویہ بیعت میکردند و در سلوک متابعت طریقہ شیخ فرید الدین عطار و حضرت مولانا روم صاحب مثنوی و کتاب بحر الزمان چہار جلد از تصنیف وے ہستند و دیگر کمالات بسیار شدہ است
۲۳۳	آن افضل الفضلاء و شریف حضرت عبد اللطیف قادری سہروردی قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت فیض بخش فیضان رحمت -		وفات آن فیاض بے نہایات بتاریخ پانزدہم ماہ شعبان بسال یازدہ صد سی و چار ۱۱۳۴ھ	[illegible]	[illegible]	حضرت اسمعیل رح	نقلست کہ آنجناب فیضمآب کشف کرامات بسیار و بیشمار بصدور می آمدند و بابت لقمہ حلال کمال احتیاط میداشت و ہر جاکہ بر فروش لقمہ مشکوک و مشتبہ میرسید اطلاع آن از غیب می یافت و دست خود از لقمہ باز می کشید و با خواجہ ابو الفتح کہ از و الامناسب و منسوبان اکابر خواجہ حیدر علامہ میبود محبت تمام میداشت و سلسلہ کبرویہ و سہروردیہ و نیز نسبتے کہ خواجہ ابو الفتح را از محدث دہلوی بود از وے حاصل کردہ بود۔
۲۳۴	آن زبدۃ العارفین میر شرف الدین ابن حضرت ابو الفتح صاحب کشمیری قدس سرہ	ولادت حضرت در بشادی پور -		وفات آن والا صفات پانزدہم شوال بسال یازدہ صد سی و پنج ۱۱۳۵ھ	[illegible]	[illegible]	والد ماجد خود رح	نقلست کہ حضرت عابد و زاہد مجاہد مدرجہ اول بود بجز عبادت و ریاضت کارش نبود نوشتہ اند اگرچہ آنحضرت مرید بارادت والد ماجد خود بود اما از بزرگان عالی الشان دیگر مستفاد بود و در ریاضت و عبادت کردہ کامل و مکمل شدہ بود و ہر سائلے کہ بخدمت وے رفتے باطنی حال وے شیخ را بالطاف آلہی بیشتر واضح بودے و حتی المقدور اگر ممکن بودے او را بمطلب و رسانیدے
۲۳۵	آنحضرت صمدانی حضرت میر محمد ہاشم گیلانی سہروردی کشمیری کہ از سادات کرام و خاندان عظام والا مقام حسنی بودند و در اولاد غوثیہ شمار شدند قدس سرہ	ولادت حضرۃ بابرکت والا در جبت بغرہ شعبان بسال یازدہ صد سی و پنج ۱۱۳۵ھ در کشمیر رسیدند		وفات آن پُر سعادت حضرت بابرکات مصدر مکارم و کرامات بتاریخ بست و ہفتم ماہ شوال بسال یازدہ صد سی و پنج ۱۱۳۵ھ	[illegible]	[illegible]	حضرت والد ماجد	نقلست کہ جناب فیضمآب حضرت جگر گوشہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم و لخت دل جناب مرتضوی صاحب و صبر تمام بودند کہ این ہمہ حضرات سادات کرام است حضرات بزرگان ایشان کامل و اکمل و سادات حسنی بودند چنانچہ شجرہ نسبی ایشان بدین صورت جاری میشود کہ سید محمد ہاشم ابن سید محمد عیلان ابن سید عبد اللہ ابن سید احمد ابن سید عمر ابن سید ابراہیم ابن سید حسین ابن سید محمد موسیٰ ابن سید یوسف ابن عبد الرزاق ابن سید میمون ابن مسعود ابن سید محمد ابن سید میر حسن ابن حیات میر ابن محمد صالح ابن جناب غوث الثقلین غوث اعظم قطب العالم سید سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہم العزیز و جناب میر محمد ہاشم کوہ راسخ عبادت و بحر مواج ہدایت و کرامت بودند صابر چنان کہ بر پشت مبارک سخت دنبل بود از ان فوت شدند کسے را خبر شدادت دنبل ندادہ بودند بوقت غسل معلوم شد کہ حضرت را دنبل بود و بزرگے الکمال
۲۳۶	آن قاطع بنیاد کفر و بدی حضرت بابا محمد زاہد سہروردی کبروی	ولادت باسعادت حضرت		وفات آن مصدر مکارم غرہ ماہ قعدہ بسال ۱۱۵۰ھ	کشمیر	[illegible]	بابا محمد اشرف رح	نقلست کہ حضرت ایشان عالی الشان در تسبیحات الہی جل شانہ و عم نوالہ از صدق دل و جان کوشان میبودند کار ریاضت را کار سعادت و این سید السنۃ متشرع و متورع و متقی بدرجہ اعلے بودند نوشتہ اند کہ بجز قوت حلال نمی خوردند و از شہر خود برائے گذارہ خود کاشت زراعت میفرمودند از راہ دور گوشہ برائے عبادت اختیار فرمودند
۲۳۷	آن کاشف اسرار الٰہی خوب حضرت ایوب قریشی اسدی لاہوری جد امجد مفتی غلام سرور قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت حضرت بابرکت لاہور محلہ مفتیان		وفات آن والا صفات بروز خمیس بست یکم ماہ جمادی الثانی بسال یکہزار یکصد و پنجاہ و پنج ۱۱۵۵ھ	لاہور [illegible] -		حافظ محمد سعید صاحب -	نقلست کہ حضرت مفتی صاحب افضل الفضلاء و اکرم العلماء عظیم الشان بودند و نیز از اولاد جناب بہاء الدین ذکریا صاحب ملتانی شمار شدند متقی صاحب بدرجہ صاحب ولایت بود کہ از تحریر و رقم افزون است نوشتہ اند کہ روزے بکتاب خواجہ ایوب صاحب سبق مثنوی شریف میخواند معنی وے ادق بود کہ در فہمید آن شخص نمی آمد و از شب مولانا روم صاحب بخواب فرمود کہ خواجہ ایوب اویسی از من است و از روح من فیضی کامل یافت ہر چہ معنی بیت مثنوی شریف دریافت خاطر جمع کنید خود بزرگ و بزرگ زادہ است امید نیست کہ در مثنوی من غلطی بیان نماید چرا کہ او رسم علم مضبوط است

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال پاک کمال	مقام مزار	بادشاہان عصر	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
[illegible]	آن محبوب ربانی و دوست صمدانی حضرت سید محمد یعقوب گیلانی در پیران اصل عالیشان و از نواده امجاد حضرت جناب غوث پاک است قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در لاهور بود و بزرگ [illegible]		وفات آن قدوة السادات بابرکات بتاریخ بست [illegible] ماه [illegible] سنه [illegible]	لاہور		حضرت سید رضا شاہ صاحب [illegible]	نقلست که حضرت غریب نواز خیلی پاس ادب انداز بود و با نعمت ظاهری و باطنی زیبا بود عابد و زاهد بود ظاہر ادل که اصول و معمول این خاندان عالیشان است با تبعیت تربیان در حضرت حقتعالی محبت شہزاده بود که هر چند موجودی آن سید در هر کار سگ اشتغال عشق و اشیاء گرمیدے آب هن مبارک بر آن جا مالید بهمانوقت بهبود شدے هیچ عمل کیفیت شکستہ ما ادراک نکردی شجرهٔ حضرت اینست که نامی شود که حضرت محمد یعقوب ابن سید محمد ثانی ابن میر محمد حاجی ابن میر صدر الدین ابن سید نور الدین ابن سید اسد الدین ابن حضرت عفیف ابن سید احمد ابن سید موسیٰ ابن سید حمید ابن شاه قمیص قادری ابن حضرت سابق در سلسله قادریه مذکور شده ابن ابی الحیات ابن تاج الدین محمود ابن بہاء الدین ابن میر جلال الدین احمد ابن سید علی جلال الدین قاضی ابو صالح نصر ابن سید آفاق سید عبد الرزاق ابن حضرت جناب غوث پاک رضوان الله اجمعین مخفی نماند که این حضرت بابرکت در سلاسل مجاز بیعت چشتیه و سلسله سهروردیه فیض نیز اندوز گرفته
۲۶۹	آن حافظ کلام ربانی آن سیر سلطنت شریعت رہنما ایک حضرت خواجه عبد الخالق فرزند ارجمند حضرت حافظ یعقوب ابن حضرت حافظ محمود ابن حضرت حافظ طاہر صاحب که از مشائخ عظام خاندان والا شان اولیه است صاحب وجد و سماع بودند و خداوند ذوق و شوق و سکر و جذب و در فقر شانی عظیم و مراتب بلند میداشتند. قدس الله سرهما العزیز	ولادت باسعادت حضرت غریب نواز نوشته اند که هنوز بحد بلوغت نرسیده بود که از حفظ کلام الله فراغت یافت و با وجود صغر سنی بوقت خواندن قرآن کریم ساعت ساعت و دو دو ساعت از خود میرفتند		وفات آن والا صفات بلند و بالا مقامات بتاریخ هفتم ماه ذوالحجه بسال یازده صد هشتاد و پنج ۱۱۸۵ھ فرزندان حضرت حافظ صالح محمد و شیخ ولی محمد و شیخ صاحب قطب الدین بر سه حضرات بعنایات الٰہی جل شانه امداد تربیت ظاہری و باطنی والد ماجد خود کامل و مکمل بودند رحمة الله علیه اجمعین	ریاست بہاولپور		[illegible] حضرت جناب خواجه اویس [illegible] رحمة الله علیه	نقلست که حضرت ہر آن و ہر وقت در ذوق و شوق و محبت الٰہی مستغرق بود و میماند که عمر شریف در تجرید و تفرید گذرانید آخر با وجود عبادات و ریاضات خواست که پیرے کامل دست گیرد و او را دستگیر خود داند پس باتفاق سید تبلیغ شاه قصوری و برادر حضرت گل شیر صاحب بارادهٔ بیعت بخدمت والا درجت حضرت عبد الحکیم قادری که از اقطاب وقت بود بمقام تلبه تشریف برد حضرت شیخ عبد الحکیم بعد مراقبه گل شیر برادر حضرت را بیعت فرمود و تبلیغ شاه در آن گفت که حصه باطنی شما نزد شاه عنایت قادری است بخدمت آن صاحب مشرف شده حضرت خواجه بکبیر حضرت عبد الخالق را ارشاد که اگرچه ظاهر مرشد رشد شما از جهان دنیا حجاب کرده است لاکن بجانے خود رفته در حجره خاص نشین و در رو دست غفات مواظبت نما که پیر تو خود بخود تشریف رسانی فرموده ترا فیضیاب خواهند فرمود پس شیخ حسب فرمان حضرت عمل نمود که روزے شخصے بجمال یوسفی باز گو نجم پیدا شده السلام علیک فرمود خواجه عبد الخالق جواب سلام فرمود مگر بمجرد دیدن جمال باکمال وے حضرت خواجه بیهوش شد بوقت غروب آفتاب بهوش آمد و بعبادت شاغل گردید روز دوم آن حضرت دیروزه تشریف آورد و باز رفت و خواجه بیهوش ماند باز بهوش آمد الغرض سیوم روز قدم گرفت و از نام و نشان پرسیدم نام خود اویس قرنی بن عامر فرمود دست بیعت فرمودند و بکمالیت رسانیدند و خواجه سه روز کامل بیهوش ماندند بعده بهوش آمد نوشته اند که حضرت سرود بسیار می‌شنود و در نه بیهوش میشد حتی که باعث سکر بیشمار اوقات از دست رفتند و قضا میخواندند و چون بیهوش میشدند بجز سرود بهوش نمی آمدند و در نماز خواه بیرون شنیدن لفظ الله یا شنیدن آیت بیهوش میشدند و بلدها با امام در نماز داخل شد بقضایا تمام نماز خوانده بجانه میرفتند و حضرت در کدام یا سجود میماند بطور خود یا به سرود باز بهوش آمدے یا افتاده میماند و اکثر حالات آنحضرت سکر و بیهوشی میبود رحمة الله علیه
۲۷۰	آن قدوة السالکین زبدة الکاملین [illegible]	ولادت آنحضرت خرباعی نوازی [illegible]		وفات آن والا				نقلست که چون حضرت عبد الخالق صاحب حضرت ایشان را مرید فرمود ارشاد کردند که فرزند پر انوار جاوبی ایشان بجیله نشستند پس در انجا رفته بهمل بدند که کامل بیخود و نوش [illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد مرقد	خلاصہ کیفیت
۲۷۰	الواصلین جناب قدسی مآب حضرت خواجہ محکم الدین فرزند ارجمند حضرت حافظ محمد عارف ولد حضرت حافظ محمود صاحب که از مشائخ عظام ومنجملہ بزرگان کرام برگزیدہ خلفای وبرادر عمزاد حضرت خواجہ عبد الخالق اویسیہ والامقام است ومشہور ترین است خواجہ صاحب السیر قدس اللہ سرہم العزیز	بے انداز۔ اگرچہ ولی مادرزاد بودند اما فایدہ کثیر از پیر روشنضمیر حاصل کردہ صاحب وجد وسماع وسکر وجذب بے انتہائی وشوق وذوق ومحبت وعشق الٰہی شدند کہ حدے تحریر کردن کار قلم نیست۔		صفات مظہر مطہر کمالات وکرامات بتاریخ پنجم ماہ ربیع الثانی بسال یازدہ صد نود وہفت ۱۱۹۷ھ۔	گوہٹہ بخشہ رئیس متصل شہر بہاولپور۔ مخفی نماند کہ وصال حضرت خواجہ صاحب بحالت سیر ملک دکہن قریب بسمندر بود وآمد مگر حضرات ورثائے جناب از مدفن برآوردہ۔	•	حضرت جناب عبدالخالق اویسی صاحب رح	ماندند آن مقامات بلند ودرجات حاصل کردند کہ قلم را تاب تحریر آنہا نیست وچون از حجرہ چلہ بیرون آمد خواہش میوہ کنار بمراد افطار روزہ متقاضی شد ہمانوقت قریب شیخ مردے سفید پوش پیدا وچند دانہ کنار حاضر نمود کہ بروزہ افطار کردند بعدہ قدمبوسی بخدمت مرشد خود جناب پیر روشنضمیر خود بخیر رسید فرمود کہ چون رغبت شما بر کنار بود خضر علیہ السلام از درگاہ پروردگار مامور شدہ میوہ کنار از سدرة المنتہی آوردہ تو داد نقل است روزے خواجہ بمقام سہنگلپور نزدیکی جوگی شب گذاری نمودن خواستند جوگی گفت اینجا مقام کردن بشرط اظہار کرامت است فرمودند کہ ما فقرا ارباب اللہ ہستیم کار ما اظہار کرامت نیست اگر تو این معاملہ کنی ترا مناسب جوگی از چشمان آن عالیشان گم شد وباز آمد وباز غائب شد وظاہر گشت حضرت پرسید این مقام از کجا یافتی گفت خلاف گفتہ نفس می نمایم فرمودند مسلمان شو کہ اسلام پاک دین است گفت نفس من نمیخواہد فرمودند خلاف نفس کجا شد شایان وخلاف نفس آن بود کہ زبان بکلمہ شہادت آشنا کنی وباز کفر برآئے نشنید ہرچند کہ خواست استدراجی کند نتوانست عاجز گردید وسر قدم نہادہ مسلمان گشت آنچنان مقبول درگاہ شد کہ دہم خلیفہ آن عبد السلام گردید نقل است کہ روزے شخصے عرض کرد دختران بالغہ ہستند چیزے نیست کہ مناکحت آنہا کنم بتمنا چیزے عطا شود عصا بدست محمد وارث خادم موجود بود گرفتہ زمین را کند بعدہ چہ پانصد روپیہ برآوردہ بوی ارزانی فرمودند چون از انجا گذر فرمود آن شخص بطمع دیگر زمین کندید سابق روپیہ نیز مفقود شد بدنبال شیخ دوید وفریاد وزاری کرد خواجہ را رحم آمد باز عصا بر زمین زدہ آن پانصد روپیہ عطا فرمودند نقل است جناب حضرت محبوب رحمان خواجہ محمد سلیمان میفرمایند کہ روزے در حالت خوردسالی بمسجد تونسہ شریف بوقت نماز ظہر بخدمت خواجہ محکم الدین سیرانی در آن حالت کہ حضرت نماز ادا کردہ در مراقبہ بودند موجود بودم شخصے افغان آمد وعرض کرد من بتلاش فقیر با خدا جابجا مسافت قطع کردم وتا اینجا رسیدم کسی جادامن مرادم نگرفت اگر بمقاصد پرسشد حضرت خواجہ سر مبارک از مراقبہ برآوردہ فرمودند نصیب تو نزد من است تدریجا گیری یا ختیار ور آنچہ مرضی تو باشد افغان گفت یکبارہ عطا فرما حضرت از یکبارگی ہے منع فرمود مگر کلام وے واحد بود بلکہ گفت جان ناتوان قربان عشق معشوق حقیقی است خواجہ فرمود بیا وبگو لا الہ الا اللہ چون وے آغاز نمود حضرت خواجہ صاحب نیز بوے شریک کلمہ شدند چنان کلمہ شریف بر قلب صنوبری رسید کہ بر زمین افتاد وغلطان وحیران در حوض آب افتاد اگرچہ بیرون آوردند اما جان حوالہ محبوب حقیقی نمود ونیز کنجشک از آن آب حوض قدرے آب نوشیدہ بر منار مسجد نشست بوقت نماز عصر چون از امام لفظ اللہ اکبر شنید افتاد وبمرد حالات کمالات وکرامات خواجہ غریب نواز بسیار وبیشمار اند اگر زبان قاصر آنرا بیان کند وقلم تحریر نماید اول عمر خضری حاصل نماید تاہم بکمال وے نرسد۔
۲۷۱	آن محبوب ربانی	ولادت آن		وفات آنعالیجناب	م		م	نقلست کہ حضرت کمال زاہد وعابد ومجاہد بودند وتیر دعائی آنحضرت چنان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	حضرت شاہ حسین ابن سید عبد القادر شاہ ابن سید عبد الحمید گیلانی کہ از خاندان عالیشان بودند قدس سرہ العزیز۔ نور مرقدہ —	حضرت بابرکت در لاہور	•	مصدر توبہارت مظہر کرامات پانزدہم ماہ ربیع الثانی بسال دوازدہ صد پنج ۱۲۰۵ سنہ بوقوع آمدہ است۔ —	لاہور محلہ سید مٹھہ		از والد ماجد خود	بہ ہدف اجابت می نشست کہ ہرگز خطائی کرد نوشتہ اند کہ بر دروازہ فیض اندازہ حضرت چوبے فراخ نہادہ بود شخصے مریض یا درد تازی بوقت صبح آب خود برآب کردہ بدان چوبے نہادند حضرت بعد فراغ نماز و اوراد صبح بر آن موقعہ آمدہ بر آب ہر یکے بخورد دم فرمودہ میدادند بعد نوشیدن مریض شفایاب میشدند نقل است کہ مسمی فاضل رنگ ریز بحضرت عناد باطنی میداشت و ہمسایہ نیز بود ہر روز غلاظت از کوچہ ہا برداشتہ بوقت خفیہ بدان چوب نہادہ بر دروازہ حضرت انداخت حتی کہ خادمان از پاک صاف کردن آن چوب عاجز آمدند و بارہا بحضرت عرض میکردند اما حضرت صبر فرمودہ میگفت کہ رنگریز سزائے ابدی خود خواہد یافت آخر فاضل مذکور دیوانہ گردید و غلاظت از کوچہ ہا برداشتہ میخورد و بغیر نجاست چیزے دیگر نمی خورد مدتہا زندہ ماند و درین بدترین سزا خراب و پریشان بماند و درین حالت بمرد۔
۲۴۲	آن فیاض مراتب عظیم سید عبد الکریم ابن سید بلاق شاہ صاحب لاہوری و حضرت سید بہاون شاہ نیز میگفتند کامل و اکمل بزرگے لاثانی بود قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آن حضرت بابرکت در لاہور است۔		وفات آن مخزن کمالات و معدن کرامات بسال دوازدہ صد سیزدہ ۱۲۱۳ سنہ بوقوع آمد تاریخ فرزانہ [illegible] سال وصل آن شہ بزم نقیم	[illegible]	شاہ زمان بادشاہ۔	حضرت والد ماجد صاحب خود۔	نقل است کہ حضرت غریب نواز از خاندان عالیشان سادات کرام بارہ خانی ہستند و عظیم الشان و بلند مکان و خدا پرست صاحب ذوق و شوق و استغراق و توحید بودند کہ کمالات و کرامات آنرا حد نیست نوشتہ اند کہ روزے مطربہ پیش آن سرود میکرد و دید کہ کسے پیرزادہ بسادات والد میرپور میشود بحالتیکہ در پالکی نشستہ و مردم بسیار برداشتہ آوردند مطربہ بحالت رشک عرض کرد کہ اگر از حضور ارشاد باشد برائے حضور نیز سوار پالکی تیار باشد فرمودند زیب باطنی باید نہ ظاہری ہمہ شد کہ اگر ہمجنس بمجنس بر دوش برداشتہ بجہان زیبائش نمایان میکنند اگر با جانوران صحرائی وغیرہ طلب کنیم حاضر باشند این گفتن بعد ساعت غزال و آہوان وغیرہ جانوران بیشمار بودند فرمودند ہمہ بہ صحرا بروید با برائے امثال گفتم نقل است کہ چون شاہ زمان بادشاہ بود ضعف شاہی دیدہ فرمان سکھ مسلمانان را تاراج معین بودند و علاوہ بقتل بہر سانیدند بار صاحب سنگھ بیدی بالشکر در میرپور رفت مردمان بحضرت آوردند حضرت تسلی ہمگنان فرمودہ ارشاد کہ ہر کس بجای خود باشد سپاہیان سکھ کہ حضرت امید دیدند مسلمان میشدند حتی کہ لب یار لشکریان بزیور اسلام آراستہ شدند آخر صاحب سنگھ طشت زر پر کردہ بخدمت رفت فرمودند طشت از بر وو روانہ شود ورنہ تمام لشکر شمار شما مسلمان خواہد گردید پس صاحب سنگہ از ہیبت حضرت چنان گریخت کہ بار دگر ہیچ بدنیت بمیرپور در نرسید۔
۲۴۳	آن عالم ربانی جناب خاطر جلی حضرت مولانا رستم علی صاحب قدس سرہ	ولادت حضرت		وفات آن والا صفات بسال دوازدہ صد بست و سہ ۱۲۲۳ سنہ				نقل است کہ حضرت فقہائے عظیم الشان و عالمان بلند مکان ہندوستان ہستند و در علم حدیث و تفسیر و فقہ و اصول عالمی بے نظیر و لاثانی بودند و آیتے از آیات الٰہی بودند تفسیر ذوالفقار خانی و رسالہ عجیب البیان از وے است۔
۲۴۴	آن متوکل رفیع جایگاہ مفتی صاحب رحیم اللہ قریشی جد امجد مفتی غلام سرور مصنف خزینۃ الاصفیا	[illegible]		وفات آنجامع کمالات بسال دوازدہ صد سی و پنج ۱۲۳۵ سنہ بوقوع آمدہ	لاہور		[illegible]	نقل است کہ حضرت عابد و زاہد و متورع و متوکل بود مدام و مستدام در پے حصول قوت حلال میبود بدار حبات دنیاوی ہرگز خیال نمیداشت از مزدوری کہ دران ریاضت نفس کشی یافتہ نفسانیت بود زیادہ کوشش میفرمودی و ہرچہ از سر انجامی کار غیری آنرا چہار حصہ کردی سہ بعیال اطفال دادی و یک حصہ چہارم بمستحقان و فقرا دادی و میفرمود کہ اگر اللہ تعالیٰ منظور یک خرمہرہ بدہش است و گرنہ مال اموال تمام روئی نیز بکار نمی آید۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	اسم مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۶۵	آن بلند و بالا تمیز حضرت جناب سید عبد العزیز شاہ صاحب دہلوی کہ امام المحدثین و مقتدائے مفسرین و جامع علوم ظاہری و باطنی بود قدس سرہ العزیز	ولادت باسعادت آن رشید عصر بمقام دہلی بوده		وفات آن والا صفات بلند مراتب و مدارجات بتاریخ ہفتم ماہ شوال بسال دوازده صد سی و نہ ۱۲۳۹ھ بوقوع آمده				نقلست کہ امام المحدثین معتمد فضلا حلیلہ سید الابرار زمان خود حضرت حافظ و سیدنا سید عبد العزیز در عمر یازده سالگی در خدمت عظمت والد ماجد خود حضرت سید ولی اللہ دام سرہ و اعظم اللہ ذکره تحصیل علوم جمیع عقلی و نقلی و تکمیل کمالات باطنی فارغ گردید و بعد وفات پدر والا قدر خود کہ صاحب مصدر توجہات و مظہر فیوضات عالم ربانی بودند بجاده وی نشستہ فیض بخش و فیض رسان جہانیان شدند نقل است از زبیم کہ بادشاہ دہلی و ایشان حضرت یک کشتی سوار شده اندر دریا میشدند ایشان حضرت بسیار قابل کاشتکاران نزد خود تقدم فرمودند کہ مبادا کشتی را فساد باد و غیره افتد بحافظ حضرت باشند بادشاہ این تجویز حضرت ناپسند حضرت شاہ صاحب ناپسندیدگی بنور معرفت دریافت کرده فرمودند اگر بادشاہ بمیرد یک تخت چند بادشاہ پدید خواہند شد و اگر شاہ عبد العزیز را قضا افتاد این چنین عالم ربانی بدست نخواہد آمد بادشاہ منصف مزاج بود مسرور شده بر عقل شاہ صاحب آفرین صد آفرین خواند
۲۶۶	آن نشین بارگاه حضرت لاہی شاه موئینہ دوز لاہوری کہ از موئے غربال میساخت قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت در لاہور		وفات آن جامع کمالات بسال دوازده صد پنجاه و سہ ۱۲۵۳ھ بوقوع آمده است۔	لاہور			نقلست کہ حضرت ایشان صرف برائے قوت حلال و اختفای نعمت باطنی خود کسب موئینہ دوز میکردند و کمال زاہد عابد شمار شدند بوقت قرب وصال باکمال خود کسے از دوستان خود را بیان فرمودند کہ یکطرف حضرت مخدوم علی ہجویری صاحب مرا میخوانند و ثانی طرف حضرت سید محمد غوث صاحب اشارت بطرف خود کرده میخوانند اما میل خاطر من بطرف سید صاحب سید محمد غوث زیاده میل میدارد کہ داخل سلسلہ عالیہ قادریہ شریفہ ہستند آخر قبر ز در انجا بنا نمودند کہ دوست خود را بوقت وصال خود فرموده بود و بطور وصیت اشارت کرده بودند
۱	آن غربا نواز فیاض بے انداز سید شاه محمد رکن الدین عرف سید عیسٰی ابن سید محبوب شاه غازی ابن سید یعقوب شاه ابن سید اجمل شاه بلوچی کہ از خاندان والا شان سادات کرام بخاری اولاد امجاد حضرت سید شیر شاه سید جلال الدین میر سرخ اوچی ہستند۔	ولادت حضرت ممدوح در قصبہ … قریب کوٹ ادو واقع است	زیاده از صد سال	وصال باکمال آنحضرت بتاریخ بیست و نہم ماہ مبارک ذوالحجہ بوقوع آمد	بستی شاه است غرب طرف شہر ملتان	بہاولخان ے	حضرت حافظ محمد جمال صاحب ملتانی	نقلست کہ حضرت ممدوح رسائی ولی کامل و مکمل بودند چنانچہ نوشتہ اند کہ روزے حضرت بحواب بیدہ خود را حضرت بر شیر سوار اند چون صبح گشت بسیر صحرا رفتند دیدند کہ شیر زیر تالاب آب منو شد نزدیک رفتہ بر پشت او مساس کرده برائے سوار شدند در بستی خود بر آن شیر سوار شده رفتند فرزندان و مریدان گشتند او شان فرمودند کہ از شیر من بے لحاظ نکنید بعد فراغ شیر را اجازت دادند گویند کہ مدتے آن شیر بحد من بلکہ بعد ممات در بستی شاه برزارین آمد نقل دیگر کہ روزے منادی ندا میکرد و میگفت کہ ملک قبضہ بہاولخان رفت و نواب مظفر خان از بادشاه دہلی مقرر شد حضرت شنیده فرمود کہ تا زندگی فقیر ملک بہاولخان است نواب مظفر خان را ملک چہ کار است آنچہ فرمودند آن بوقوع آمد چون بہاولخان مرحوم این خوبی غائبانہ شاه صاحب شنیده بذریعہ مقبول محمد قریشی معتبر خود اسپ قیمتی یکہزار و زرین قیمتی یک ہزار نقد یکہزار خلعت یکہزار و دیگر پوشاک عمده قیمتی یکہزار روپیہ بخدمت حضرت نذر راند و ستاد حضرت موجود چیزے ہرگز نگرفت بہزار شدت صرف اسپ منظور فرمودند از باقی صاف جواب دادند نقل دیگر باب در بستی سوگیان برائے آب کمال قلت بود حسب التجا مردمان فرزند خود را فرمود کہ اسپ دوانید ہر جا کہ شہزاده اسپ دوانید آب پیدا شد و چاہ کہ مقرر گشتند تا حال جھوک مقرر است و وارث حقیقے وے حضرت جناب سید اللہ بخش سجاده جھوک و سول میفرمایند
۲	آن زبدة الکاملین	نبی شاه	[illegible] سال	وفات				نقلست کہ جناب شاه صاحب صاحب ذوق و شوق و سماع و وجد بودند عبادت ریاضت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	عمدۃ الواصلین سلالہ خاندان عظام کرام سید محمد صدیق رح فرزند سید شاہ محمد موصوف قدس سرہ العزیز۔	”		در بستی رواڑہی قریب دانی است بلکہ در بستی چناہ والی	چناہ والی روضہ شریف		حضرت حافظ صاحب [illegible] رح۔	وتوکل بسیار دوست میداشتند نوشتہ اند کہ روزے بارادۂ سفر روانہ شدہ بچاہ دہم قریب بہرا سوار شدہ نشستہ بودند کہ مسمی علی مستوی مرید آنحضرت حاضر شدہ بعرض رسانید کہ قبلہ گاو مادہ من مردہ است حال طفلک برائے ماست و غیرہ لاچار اند دعا فرمائید کہ حق تعالیٰ تقصیر معاف فرماید حضرت شاہصاحب فرمود میان چشم شما غلط کردہ باشد مگر رسہ کرد علی بدکور مادہ گاو امروز میگفت و حضرت کلمۂ اول بار بار میفرمودند آخر شخصے رفتہ دید کہ گاو مادہ خاستہ درخت املاک میخورد و دیگر کرامات بسیار و بیشمار اند صرف برائے برکت براین اکتفا کردہ شد کہ درین تنگ کاغذ جائے گنجائش زیادہ نیست الغرض کہ شاہصاحب نہایت کامل و مکمل بودند رحمۃ اللہ علیہ
۳	آن سلالہ خاندان نبوی آن نقادہ دودمان مرتضوی جناب حضرت سید محمد عظیم بخش شاہ صاحب قدس سرہ	ولادت حضرت در بستی چناہ والے۔	۷۶ سال	وفات آن عالیذات تاریخ دہم ماہ ربیع الثانی بسال سیزدہ صد و دو سال بوقوع آمدہ است	متصل [illegible] روضہ شریف حضرت		خواجہ غلام فخر [illegible] صاحب [illegible]	نقلست کہ حضرت شاہصاحب خداوند خوارق و کرامات بودند وجد و سماع و ذوق و شوق شمار شدند روزے در سیر مریدان بمقام ٹبی سولگیان بودند مسمی مسلم دت آمدہ اظہار ساخت کہ قبلہ دختر سائل سخت بیمار است نہایت تشویش در پیش است دعا فرمائید کہ اللہ تعالیٰ شفا کاملہ عطا فرماید فرمودند آردو نمک آمیز کردہ قتار در راہم دران گشتی اتفاق افتاد میر نزار خان برائے اولاد دعا خواستند شاہصاحب فرمودہ انشاء اللہ حق تعالیٰ ترا فرزند خواہد بخشید قیمت روپے کردہ یازدہم حصہ قیمت بفقرا دہی خانصاحب منظور کرد حق تعالیٰ التجی را فرزند محمد خان داد کہ قیمت روپے یازدہ صد کردہ یکصد بفقرا دادند حال فرزند حضرت سید اللہ بخش شاہ سجادہ نشین است آدمی فہیم و لئیق و صاحب لنگر است و علما و فقرا دوست است زید حیاتہٗ۔

مقصد دوم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن فخر کونین حضرۃ سید حسین رح سادات کرام ہرات قدس سرہ	ولادت حضرت در ترمذ است	۱۷۰ سال	وفات آنجا مع کمالات ہفتدہم ماہ شوال بسال ۷۱۰ھ	ہرات			نقلست کہ آنحضرت گل گلزار سیادت و نقابت بلبل شاخسار صفوت و نجابت ولی کامل و مکمل بود و بحر عرفان و عالم علم بے پایان عابد و زاہد و مجاہد منبع فیوضات بیغایات و فیض بخش و فیضرسان جہانیان شمار شدند۔
۲	آن زبدۃ الکاملین والی ولایت علا صوری و معنوی خواجہ خواجگی قدس اللہ سرہ العزیز۔	ولادت آنحضرت بابرکت		وفات آن معدن کمالات بسال ہشت صد و نوزدہ۔ سنہ ۸۱۹ھ	کالپی		خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رح	نقلست کہ اول حضرت را بخدمت و الا درجت ولی کامل و مکمل مرشد ارشد خود انکار و لات و کرامت بودہ در نتیجہ بیماری سخت گرفتار و خراب شد خود بخدمت حضرت غریب نواز خواجہ التماس کردہ فرستاد حضرت بزار شدت بمکان وے تشریف آوردند یک طشت برنج پختہ خورانید باوجودیکہ مخالف مرض بودند حق تعالیٰ او را شفا کاملہ عطا فرمود چندان معتقد شد کہ از حد زائد
۳	آن جگر گوشہ ثقلین حضرت شاہ حسین شہید کہ از خاندان سادات کرام بود قدس سرہ	ولادت حضرت در اکبرآباد		وفات آن عالی ذات نہم ماہ ذوالحجہ بسال نہصد چہل و چار سنہ ۹۴۴ھ	اکبرآباد	سکندر شاہ	والد ماجد	نقلست کہ از روز ازل در قسمت این قوم پاک آل صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم شہادت سری یا جہری نوشتہ اند و طبق لعنت ملامت قاتلان و معاندان این ذات اقدس خواہ مخواہ در گلوے خود انداز دتا قیامت شکوہ ظلم برائے خود مقرر مینمایند پس جناب حضرت بابرکت شاہ حسین قدس اللہ سرہ العزیز را بگناہ و بجرم شہید کردند و بداغ لعنت مشہور شدند۔
۴	آن امام الکاملین حضرت نجم الدین محمد ابوالقاسم گاہی کہ شاگرد مولانا جامی بود	ولادت حضرت در خراسان است	۱۱۰ سال	وفات آنجا مع کمالات بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول بسال سنہ ۹۸۸ھ	بنارس		مولانا خواجہ جامی صاحب	نقلست کہ حضرت در عمر طبعی خود پانزدہ سالہ بود کہ بخدمت فیض بخش فیضدرجت حضرت مولانا مولوی عبد الرحمان جامی رح حاضر شدہ در حصول علوم ظاہر چندان کوشید کہ در چندان سال کامل و مکمل تحصیل حاصل نمود و در خوارق و کرامات نیز حصہ گرفت ہر چہ از جناب خداوند کریم درخواست نمودے ہمانوقت حاصل شدے آخر از ہند در بنارس رسید و در عشق جاں داد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاهی	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۵	آن بلبل گلستان بهشتی حضرت ابراهیم نبیرهٔ شیخ سلیم چشتی قدس سره العزیز .	ولادت حضرت در فتحپور		وفات آن جامع کمالات ماه شوال بسال نهصد نود و سه ۹۹۳ سنه				نقلست که حضرت ایشان از اولاد امجاد شیخ فریدالدین گنج شکر و نبیرهٔ خاص حضرت سلیم چشتی فتحپوری بود گرچه از ابتدا جبین او نور حشمت و رحمت الٰهی میدرخشید اما صحبت طبع پرستان بجبرهٔ زیبا رسائی بباده پیمائی او از صحبت نیکان بازداشت بسالیکه اکبر بادشاه باعث فتیدگی برادر خود بکابل رفت این حضرت همراه بود در تنبیه مظلمه بمرض سودای زیاده گشت که در آنجا شیخ زاده گذاشتند و آخر در آنجا نهت این دو بیت گفته و بستند ابیات ما باده خوردیم غرق شراب و گزین خیال شد قصر دانش خراب + شراب است سعی خورند
۶	آن مدرک باادراک صفاتی حضرت وجیه الدین گجراتی که در نسبت آبائی علوی اند۔	ولادت آنحضرت در گجرات بود		وفات آن ذات گرامی بسال نهصد نود و هشت ۹۹۸ سنه بوقوع آمده	احمد آباد		سید محمد غوث گوالیاری	نقلست که حضرت در علوم بحر مواج بودند و نیز در بلاغت و فصاحت و شرافت و کمالات کامل و اکمل بودند نوشتاند که بار خواجه محمد غوث گوالیاری بباعث ظهور بعض اقوال خود که در معراجنامه مصنفه خود گفته بود بدست علمایان دین متین گرفتار شدند و شیخ علی متقی گجراتی که روز دهم جمادی الآخر بسال نهصد هفتاد و نه فوت شده ۹۷۹ سنه هم از علمایان بود و هم ایشان برای قتل سیدنه صوفی فتوی ثبت شده بود چون مقدمه بحکم اخیر نزد بادشاه رفت بادشاه برای مولانا وجیه الدین حضور داشت و مولانا تمام کتاب وی دید باز نوشت که فهم علمایان بر فهم سید نرسیده
۷	آن حضرت عارف بروشن ضمیری حضرت حاجی محمد کشمیری قدس الله سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت در همدان است .		وفات آنجامع کمالات بروز خمیس بتاریخ ۱۰ صفر المظفر بسال ۱۰۰۶ سنه	کشمیر			نقلست که حضرت بابرکت غربانواز فیاض بی انداز حاجی محمد صاحب از همدان بهمراهی سید علی صاحب همدانی در کشمیر رسیدند و متوطن کشمیر شدند و از آنجا به بلخ رفته کسب علم ظاهری و معنوی حاصل کردند و بسیار فایده از استادان کامل اکمل گرفتند و بعد در کشمیر تشریف شریف ارزانی فرمودند در عبادت ریاضت و خدمت فقرا عمر خود صرف کردند
۸	آن سرو سهی گلستان سیادت و نقابت لخت دل مصطفوی گوشهٔ جگر ابوتراب حضرت جناب سید عبدالوهاب دین پناه ابن سید حسین حسینی قدس سره العزیز و نورالله مرقده —	ولادت باسعادت حضرت غریب نواز ـ		وفات آنجامع کمالات فیاض بی نهایات بتاریخ بسال یک هزار و هفت ۱۰۰۷ سنه بوقوع آمده۔ حال مجاوران آن مزار شریف باسم خادم و خلیفه مشهور اند و مریدان حضرت بسیار اند	قصبه دین پناه وازنور شریف برکنار دریای سند جانب غربی .		درزمانه مزار خود بوده	نقل است که حضرت غربانواز از اولاد امجاد حضرت جناب شیر شاه سید جلال الدین اوچی بخاری هستند ظاهر و باطن حضرت نور عرفان منور و تابان بود و حاجی الحرمین هم بودند خوارق و کرامات حضرت بیشمار اند میگویند که بحالت تفرید و تجرید در بادیه عبادت و ریاضت کردند چنانچه مشهور نوشته اند که حضرت دین پناه مشهور است از چوبها کشتی تیار کرده بودند که بوقت ریاضت یا سیر آن کشتی بر زمین بی آب سیر فرموده حضرت بر او سوار میبود اگرچه صدها سال گذشتند اما تا حال تخته ها آن کشتی برای زیارت خلق الله موجود اند و حضرت اکثر در خانه مردم مکول همانند و اکثر ولایات و کرامات خود را خفیه میداشتند و حال متحمل و صابر بود در سمی اکو دبجهو اقوام مکول نهایت معتقد حضرت بودند چون وصال آن کمال صاحب جاه و جلال بوقوع آمد فقرا حضرت دو فریق بودند یکی فریق اندر دریای سنده شرقی طرف و دوم غربی جانب دریای مذکور سکونت پذیر بودند برای دفن حضرت هر یک فریق بجای خود بود و قریب بود که درمیان فریقین جنگ و جدل افتد اما شخصی بخواب فرمودند که جنگ نکنند لاکن دو صندوق تیار سازند و شب دارند انشاء الله تعالی هر دو صندوق را خالی نگذارند چنان کردند و بوقت صبح دیدند که در هر دو صندوق ذات بابرکات موجود یافتند پس هر یک فریق در هر دو فریق راضی شدند و بازشو از ایشان برپا نگردید
۹	آن زبدة العارفین			وفات آنجامع				نقلست که حضرت جناب شیخ عبدالواحد والد ماجد بوقت خود حضرت شیخ احمد فاروقی

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاه عصر	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	ولی کامل و امجد حضرت شیخ عبد الواحد پسر والا قدر خواجه احمد مجدد الف ثانی قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت		صفات جامع کمالات بسال یکهزار دوازده ۱۰۱۲ سنه بوقوع آمده است	سرهند		حضرت رکن الدین گنگوهی	مجدد الف ثانی هستند ولی کامل و مکمل شمار شدند نهایت زاهد و عابد و مجاهد و صاحب خوارق و کمالیت وخدا اتقا و متورع و متوکل بوده و فیضها از مرشد ارشد خود حضرت شیخ رکن الدین ابن حضرت شیخ عبد القدوس رحمة الله علیه گنگوهی گرفته اند و متواضع و خلیق و رحیم الطبع بدرجهٔ اول بودند چنان که بچشم انصاف میدیدهٔ معترف میشد که خلق نبوی این است گوئیند۔
۱۰	آن دریای رحمت بیکران حضرت میر نعمان صاحب قدس سره العزیز	ولادت باسعادت آنحضرت در اکبر آباد۔		وفات آن غریب نواز بتاریخ هژدهم ماه صفر بسال یکهزار پنجاه و پنج ۱۰۵۵ سنه	اکبر آباد		والد ماجد خود	نقلست که آنحضرت بابرکت پرسعادت بزرگے نامدار والاتبار نامدار آل اطهر جناب رسالت مآب سید الابرار بودند عابد و زاهد و متحمل و صابر و شاکر بدرجهٔ اول بودند گاهی کسے را از نرنجانیده و کسے شکایت نمی کردند خاموشی و کم خوری و کم خوابے را سعادت کونین و وساطت دارین میدانستند و اکثر تفرید و تجرید پسند میفرمودند۔
۱۱	آن سر قربان در عشق ایزد حضرت حکیم سرمد دهلوی مجذوب که عاشق ذات الٰهی بود قدس سره العزیز و نور الله مرقده۔	ولادت باسعادت و ولایت بوده است۔		وفات آن مشتاق ذات واهب العطیات بسال یکهزار و هفتاد و یک ۱۰۷۱ سنه سال قتلش چو از خرد جستم گشت پیدا که سرمد رحمت ۱۰۷۱	دهلی			نقلست که حضرت سرمد شخصے بود از ولایت بدهلی وارد شده در اول یهودی بود که توریت را بتمام ذوق و شوق میخواند چون جاذب حقیقی بخود خواند مشرف باسلام گردیده در علوم و فنون گونه گون مهارتے حاصل کرده مدتے دراز در دست عشق مجازی مقید ماند آخر بحکم المجاز قنطرة الحقیقة عشق مجازی وی بحقیقت تصاعد نمود دیوانه گشت حتی که از انکشاف عورت خبر نمیداشت دل بریان بدن عریان در بیابان میگشت و من خدائیم من خدائیم میگفت آخر علمایان وی را واجب القتل دانسته و از بادشاه حکم گرفته بقتل رسانید نوشته اند که بوقت اخیر این بیت میخواند سرجدا کرد از تنم شوخی که با این یار بود + قصه کوتاه کرد ورنه درد سر بسیار بود + پس فوت شد۔
۱۲	آن کاشف اسرار ادق حضرت نور الحق فرزند ارجمند حضرت عبد الحق محدث دهلوی رحمه	ولادت حضرت در دهلی بود۔		بوفات آن جامع کمالات بسال یک هزار و هفتاد و سه ۱۰۷۳ سنه بوقوع آمد				نقلست که حضرت جناب موصوف در علوم ظاهری شاگرد و بسلسله قادریه مرید و خلیفه والد ماجد خود بود اما بعد بخدمت حضرت محمد معصوم و حضرت احمد سعید فرزندان حضرت احمد مجدد الف ثانی حاضر شد بانتهائی مقامات سلسله نقشبندیه مجددیه رسانید و از کاملان وقت گشت و کتاب شرح صحیح بخاری و مسلم شریف از تصانیف آنحضرت بابرکت هستند که لاثانی اند
۱۳	آن عابد مجاهد حضرت بابا زاهد کلمو کشمیرے فرزند بابا شریف ناکا قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت حضرت در کشمیر است۔		وفات آن عالی ذات بابرکات بسال یک هزار هشتاد و دو ۱۰۸۲ سنه رحلتش بنگر بخت کن تحریر هم بگو آن شیخ زاهد را افلاک ۱۰۸۲	کشمیر		حضرت قاسم حقانی	نقلست که حضرت اول بیعت والد ماجد خود و خلیفه وی بخدمت حضرت قاسم حقانی هم فیض گرفته بود نوشته اند که روزے ملکه شبے بخیند احباب خود بروزے روز نماز تهجد بخدمت شیخ قاسم حقانی میرفت در راه چراغ از صدمهٔ هوا کشته شد پس آنحضرت انگشت سبابه خود را بآب دهن خود تر کرده مثل شمع افروخت و بخدمت شیخ حاضر شد شیخ دیده کمال ناراض شد و گفت که اگر ترا اقدرت بود هوا را سگفتی که چراغ ترا گل نمیکرد حالا از خدا خواسته ام که در آتش خواهی مرد چون اراده الٰهی بود روزے درخانه اش آتش افتاد و مادرش گفت صندوق از خانه برون کن چند هیزم سوخته از سقف بر شیخ زاهد افتادند و آتش در جامه اش زد و گذر زاهد بسوخت
۱۴	آن مسند آرای شرع عطاهی قاضی یوسف تمسیف بلگرامی قدس سره العزیز	ولادت حضرت در بلگرام بود۔		وفات آن والا صفات پنجم ذیقعده بسال یکهزار هشتاد و چهار ۱۰۸۴ سنه	بلگرام			نقلست که این حضرت تابع شرع شریف بود و بجز حکم شریعت غرر نفسی برنمی آورد و هرچه میکرد بموجب شرع شریف میبود و عابد و زاهد و مجاهد بدرجهٔ اول میبود که بجز عبادت الٰهی نمیخواست که زندگی کسی باشد در ذوق و شوق الٰهی جان داد و والدش حضرت نگهاری ابن قاضی کمال بود شخصے بیت گفت آه قاضی یوسف کو آه آه بادشاه دانا دیر رضوان الله در سنه هشتاد و چهار بانهزار خامسین ذیقعده رفت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قبور مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱۵	آن معروف بمراتب جلیل حضرت میر اسمٰعیل کہ از سادات کرام و عظام بود قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت آنحضرت بسال یکہزار چاردہ ۱۰۱۴ سنہ	۷۴ سال	وفات آن والا صفات بروز سہ شنبہ بتاریخ چہارم ماہ شوال بسال یکہزار ہشتاد و ہشت ۱۰۸۸ سنہ				نقلست کہ حضرت بابرکت گل گلزار سیادت و نقابت بلبل شاخسار صفوت و نجابت بزرگی عالی ہمت بود در زہد و عبادت و ریاضات شاقہ و مکمل بودہ کہ در ہشت پاس کہ لیل و نہار مراد است کارش عبادت الٰہی و حتے المقدور از دنیا و غیرہ بی منت ادن بود ابیات تسہیل مہدی دین حیمی کز فیض عام او دلہا تنگ و تیرہ مایافتہ ضیا چون ارمید روح شریفش بباغ خلد تاریخ او نوشت قضا ختم اولیا در مفتاح التواریخ یا دیگر کتاب نوشتہ دیدم کہ این دو بیت کسی مرید وی گفت
۱۶	آن قدوۃ السالکین و عمدۃ الواصلین شاہ صاحب سید محسن الدین یا مسند الدین المعروف حسن شاہ از سادات سبزواری ہستند قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت بابرکت در سبزوار گفتہ اند		وفات آن والا صفات آنحضرت مظہر عنایات بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول بسال یازدہ صد و سہ ۱۱۰۳ سنہ بوقوع آمدہ	جائے گور و مکان و مزارات [illegible] گفتہ اند		حضرت حافظ احمد [illegible] بھرنگ سلطان صاحب و محب علی	نقلست کہ حضرت ایشان از سادات کرام و خاندان عظام والا مقام سبزوار اند بزرگی عظیم الشان بلند مکان است بلبیت و پنج سال بخدمت پیر روشن ضمیر خود مقیم ماند و بخدمت و عبادات الٰہی و ریاضات شاقہ مینمود حتی کہ بکمالیت کمال وجاہ جلال سید و مرشد مرشد ایشان گردید و ایشان را ولی کامل گردانید و سلسلہ پیرانی وے حضرت بدین صورت است کہ سید حسن شاہ مرید حافظ احمد بھرنگ سلطان و مرید محب علیشاہ و مرید پیر جیو ٹھونہ و مرید سید محمود بود کہ و مرید حضرت لعل شہباز بلند پرواز عثمان نہادند کہ از سادات کرام صحیح و صریح ہستند قدس سرہم العزیز و بر مزار پر انوار حضرت بابرکت سید محسن الدین حسن شاہ سال بسال نہایت عمدہ میلہ بجمع آوری وافرہ و کثیرہ میباشد اکثر تجمل اقوام ہر صنف چہ ہنود چہ مسلمان میگردد و اکثر مردمان اہل دول در تماشا انواع نوابھصرو فن
۱۷	آن از بدعات و فجور دور حضرت درویش نور کہ مرد کامل فقیر قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در نواح [illegible]		وفات آنجامع کمالات بتاریخ پنجم ماہ جمادی الآخر بسال یازدہ صد و چار ۱۱۰۴ سنہ	قریب اورنگ آباد است			نقلست کہ حضرت نور درویش صاحب درویشے کامل و اکمل بود و در استتار اسرار بسیار و بیشمار میکوشید مگر گاہ نہ گاہ از و خوارق و کرامت بصدور آمد زاہد و عابد نہایت بدرجہ بالا و مردمان براہ راست ہدایت میفرمود و اکثر مردمان بر فرمودہ وے عمل میکردند و تاریخ وصال وے حضرت از حرف ـ نور محض ـ اخذ کردہ اند مردمان برائے زیارت اندور و دور می آیند و بعد وصال آن کمال سند الکاملین سید قطب الدین شاہ صاحب بجائے وے حضرت سجادہ نشین گردید
۱۸	آن فیاض نامی و گرامی حافظ کلام ربانی سید ضیاء الدین صاحب بلگرامی رحمہ قدس اللہ سرہم العزیز	ولادت باسعادت حضرت بلگرام بود		وفات آن عالی ذات مصدر عنایات شب شنبہ پنجم ماہ شعبان بسال ۱۱۰۸ سنہ				نقلست کہ حضرت جناب سلالہ خاندان نبوی نقادہ دودمان مرتضوی حافظ کلام ربانی مظہر فیوضات رحمانی منبع انوار سبحانی بودند و چون حضرت غربا نواز دیدند کہ جہان دنیا محض بیوفا است و توقف اندرین ہرگز نیست پس ازین دار رفتن ضرور است پس بازماندگان را وصیت فرمودند کہ چون روح من از آشیانہ بدن پرواز نماید مراد ریائین مزار پر انوار حضرت شیخ عماد الدین دفن کنید چون حضرت غریب نواز وصال یافت نعش آنجناب را حسب وصیت دفن کردند
۱۹	آن فیض بخش نامی حضرت قاضی محمد سعید بلگرامی کہ از اولاد قاضی بڈھ ہست قدس سرہ العزیز	ولادت آن مصدر کرامت در بلگرام		وفات آن والا صفات مصدر توجہات بتاریخ ۱۷ ربیع الاول بسال ۱۱۰۸ھ	بلگرام			نقلست کہ حضرت قاضی صاحب اہل فضل و کرم و رحم و عابد و زاہد بود و فرمودہ است بیع الاین فرزندی تاریخ وصال وے ابیات از گردش چرخ تا و بیداد + فریاد ہزار گونہ فریاد + دو دیکہ بن بجور دادی + باشد زمن این سخنی ترا یاد + دست تو بریدہ باد ہر دم + حال تو ہمیشہ مضطرب باد + تاریخ وصال قبلہ گاہم چون خاستم از خرد پر پرزاد + در گریہ شد و بگفت بابن + آہ وائے ستون دین بیفتاد الغرض کہ قاضی صاحب جوہر آدمی تتشرع و صاحب تقوی بے انتہا بودند اکثر برائے قوت حلال کوشش میفرمودند و طعام مشکوک ہرگز نمی خوردند رحمۃ اللہ علیہ ـ
۲۰	آن معروف	ولادت		وفات حضرت بسال				نقلست کہ حضرت میرزا جو صاحب عالم علوم فقہ و حدیث و تفسیر و غیرہ بودند نسبت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار متبرکه	بادشاہ وقت	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	سولبو حضرت میر ناجو قدس سره العزیز	باسعادت کشمیر		یازده صد یازده ۱۱۱۱ھ	کشمیر ۱			ارادت و شاگردی بحضرت میر چرخی و خواجه محمد میداشت و تمام عمر عزیز خود در تدریس و فائده عوام الناس صرف فرمود از دنیا و دنیا داران بیزار بود متورع و قانع بود و اول
۲۱	آن باخدا یگانه و از خلق بیگانه حضرت لال پروانه فقیر کامل و اکمل بود قدس سره العزیز۔	ولادت آنحضرت نامعلوم۔		وفات آن جامع کمالات دهم ربیع الاول بسال یازده صد هفده ۱۱۱۷	[illegible]			نقاهت بلکه بچشم دیده است که مزار پر اسرار این حضرت نهایت اثر میدارد که اگر چه کسے نهایت انکاری خوارق و کرامات ایشان باشد اما چون بر مزار حضرت حاضر شود پس بهزار دل و جان گوید که بزرگ کامل و اکمل است در ابتدا از ملک شمال آمده بمقام مدفن نشست آخر بهانجا فوت شد و مدتی در شمه سلوک و سکوت قانع بود و کسے سوال میکرد حال جایش لنه عملداری مالک سابق باسم مزار است که فقیر بر مزار نشسته بطور مجاورت بهاد از دے بخورد و مردمان نذر نیاز از قسم چینی و چهنه و غیره بسیار میدهند که فقیر مجاور خود میگیرد و تقسیم میکرد
۲۲	آن صاحب جاه و جلال حضرت لال کمال صاحب کهیر و از اولاد ایشان خود را از اولاد حضرت علی المرتضی شیر خدا میگویانند نهایت کامل و اکمل هستند رحمة الله علیه	ولادت با سعادت حضرت ایشان چهتری لاری ملک سند است و حضرت نورنگ شاه صاحب هم قوم و هم زمانه این حضرت نهایت کامل و مکمل است۔		وفات آن جامع کمالات و مظهر عجائبات بتاریخ ۲۲ جمادی الثانی بسال یازده صد هشتاد و هشت ۱۱۸۸ بوقوع آمد۔	در دیره غازیخان			حضرت ایشان ولی کامل مکمل هستند اول از ملک جنوب نگر ٹهٹه و غیره سیر کرده و زیارات بزرگان نموده و از انها گونه گون فوائد گرفته وارد دیره غازیخان شدند۔ پس مردمان فوج فوج آمده زیارت حضرت میکردند و مطالب دین و دنیا بذریعه ایشان از خداوند کریم میخواستند مییافتند و حضرت بعبادت و ریاضت بسیار مشغول میماندند و چون هجوم و انبوه مردم تنگ میشدند قریب بستی حاجی کمان نهان رفته در بادیه و بیابان عبادت خود میکردند حال آنجا بچاه شاه والا مشهور است و از آنجاکه حضرت خود کامل بودند مریدان را هم کامل مینمودند حضرت جناب حاجی کمان صاحب مرید و خلیفه ایشان حضرت است که چهارم ماه محرم بسال یازده صد هفتاد و پنج وصال ایشان است ۱۱۷۵ھ و جناب حضرت شاه جلال الدین قادری اولاد غوث پاک صاحب بر مزار حضرت لال کمال صاحب بعد مراقبه فرمودند شیخ کامل است و قضاء دیره غازیخان و نواح دیره در باطن حواله این بزرگ است شاه غلام رسول از اولاد ایشان حضرت بودند قریب قریب وصال وے گردید
۲۳	آن خدا آگاه حضرت شاه ولی الله ابن مولوی عبد الرحیم محدث دهلوی قدس سره	ولادت حضرت در دهلی بود۔		وفات آن جامع کمالات بسال یازده صد هفتاد و نهه ۱۱۷۹ھ	در دهلی			نقلست که حضرت از علمائے اکبر و فضلائی نامور دهلی است صاحب علم و فضل و ورع و تقوی بے انتها بوده و در هر امور شرعی مراتب بلند و مدارج ارجمند میداشت و تمام عمر شریف و عزیز خود در تدریس طالبان علوم هر اصناف مصروف ماند و تفسیر شریف الموسوم فتح الرحمان که تمام قرآن کریم در آن بیان کرده شد از تصنیف ایشان حضرت که در وے کمال علوم بیان کرده اند
۲۴	آن خدا آگاه سیادت و نقابت پناه صفوت و نجابت دستگاه جناب حضرت سید نبی شاه صاحب که از خاندان عظام و کرام سادات	ولادت باسعادت حضرت بابرکت قریب ملتان است		وفات آن والا صفات مصدر کمالات مظهر مظهر کرامات بسال دوازده صد ۱۲۰۰ھ	[illegible]		در خاندان عالیشان حضرت مخدوم پاک [illegible]	نقلست که حضرت مدام و مستدام بحالت تفرید و تجرید میماندند حضرت غریب نواز از اولاد امجاد حضرت شیر شاه فرزند ارجمند حضرت شاه شهیلے صاحب است که روضه مبارک حضرت ایشان غربی طرف هفت کروه از ملتان است و مشهور بشهید هستند و اولاد امجاد امام هشتم منجمله دوازده امام علیه السلام هستند و حال خانقاه شریف حضرت در کوٹ چته موجود است و اولاد حضرت نبی شاه علیه الرحمة خیر بود خود ما مزار شریف و رشا یک جدی حضرت خود را بیان میفرمائید منجمله ایشان سید فضل شاه صاحب عجب النسان الوجود مدام متواضع و بزبان شیرین و خلق نبوی جهانگیر بودند و میگفتند بابا ما فقر از دروازه

نمبر نام	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	والا مقام است قدس سرہ العزیز۔	"		"	"		"	سادات اصلی ہستیم کہ خدا را شناختند و در عبادات وے جناب پاک عمر عزیز خود صرف نمودند ما مردمان صرف سادات نام ہستیم ما یہ ملبے مایگان خدا و رسول مقبول است حال منجملہ اولاد وے حضرت سید پناہ عالیشاہ آدمی لئیق و باقی صاحب زادہا ہستند۔
۲۵	مخزن کرم و احسان معدن فیض و فیض رسان شیخ محمود خان قادری کہ از قوم بلوچ احمد آنی و حاجی الحرمین کہ بنام حاجی محمود مشہور است رحمۃ اللہ علیہ۔	ولادت حضرت [illegible]		وفات حضرت غریب نواز بتاریخ بیست ہشتم ماہ رمضان شریف بسال دوازدہ سی ۱۲۳۰ سنہ روز جمعہ مردمان نواح بر مزار شیخ میلہ مقرر کردہ اند آن گورستان شکست بخت میشود	[illegible] مشہور		حضرت سید [illegible] عبدالکریم صاحب [illegible] قادری۔	نقلست کہ حضرت حاجی محمود خان آدمی متشرع و متورع و متوکل علی اللہ بود و زاہد عابد بہ بدرجہ اول شمار شدند قوت حلال را می جست حرف ہروان کہ در زبان پنجابی ملتانی بابین نام مشہور است پس وان تیار نمود و شترآن از مردمان گرفتہ گذارہ خود و عیال اطفال خود میفرمود بحدیکہ برائے قبر خود قطعہ زمین از مزارعان ہمجنس خود عوضانہ گرفتہ بود و با دنیا و بادنیاداران حاجتے نمیداشت و ہمراہ حضرت بابرکت جناب حاجی الحرمین الشریفین در مقام فریج رفتہ مرید حضرت سید عبدالکریم صاحب بغدادی شدند مجازبیعت نیز بود در حج و باقی سفر ہمراہ جناب حاجی محمد اکرم صاحب علیہ الرحمۃ کہ قریب جھوک روضہ شریف آنحضرت موجود است و زیارت گاہ جہانیان ہستند موجود بودند و فیما بین ہر دو صاحبان کمال اتحاد بود و اولاد نرینہ حضرت محمود خان نماندہ بود دختری قابض خانقاہ شریف اند و خادمان مزار اند۔
۲۶	آن برگزیدہ مردان ایزد حضرت نور احمد مشہور بمیبن نور قادری۔	ولادت حضرت با برکت		وفات آن ذوالا صفات سال دوازدہ صد سی و شش ۱۲۳۶ سنہ ھ بوقوع آمدہ			حضرت عبدالکریم صاحب [illegible] شاہ۔	نقلست کہ حضرت درویشے کامل و اکمل صاحب کرامت و جذب کمال بود در دعا خیر و بد دعا زبان وے سیف بران بود نوشتہ اند کہ دزدان گاؤ میشان حضرت بدزدی بردند حضرت کسے را فرستاد کہ فلان فلان را بگوئید کہ مال فقیر باز دہند ورنہ بغضب آیند دزدان مال را دادن بجای خود از دست بحق شیخ نا سزا گفتند شیخ بجناب غوثیہ پاک عرض کردہ و یک مشت گیاہ خشک در دست گرفتہ و در وے دم آتشین دمیدند و فرمودند کہ بخانہ دزدان آتش زدیم ہمان لحظہ آنانکہ دزدان بودند مال اموال و اشجار و اثاث البیت ہمگنان بسوخت یکبار موہم نماند۔ نعوذ باللہ
۲۷	آن از کمالات کرامات مخزن و معدن مولوی محمد حسن خلف اللہ نیازی خان بلوچ پتافی رحمۃ اللہ علیہ	ولادت باسعادت حضرت نزد بعض رسولپور است		وفات صدر توجہات بے نہایات جامع کمالات نہم ماہ صفر المظفر بسال دوازدہ صد سی و نہ ۱۲۳۹ سنہ	[illegible] پور خاص		حضرت نور محمد نارووالہ و حاجی [illegible]	نقلست کہ حضرت مولانا مولوی صاحب علوم ظاہری و باطنی بودند ہرچہ میداشتند علم نقد قابل فیض رسانی مردمان خواص و عام میداشتند علم ہدایت و کمالیت بسیار و بیشمار داشتہ بودند صاحب وجد و سماع بودند و تعبد را بحد کمال دوست میداشتند شب خیز بدرجہ اول و اولاد نرینہ حضرت خیر بود صرف یک صبیہ مالک متصرف جائداد منقولہ غیر منقولہ بودند روضہ شریف حضرت مسمی قادر ابو ہرلصرف خرچ خود تعمیر کنانیدہ بودند و دالان و غیرہ مکانات از حضرت بی بی صاحبہ تیار شدند و بر مزار شریف نذر و نیاز بسیار
۲۸	آن عمدۃ الکاملین زبدۃ الزاہدین حضرۃ سلطان بالادین اویسی قدس سرہ العزیز۔	ولادت با سعادت حضرت بابرکت		وفات آن جامع کمالات بتاریخ ۱۴ جمادی الثانی بسال دوازدہ صد چہل و یک ۱۲۴۱ سنہ شہاب الدین سجادہ و غلام اویسی	فرزندان [illegible]		خواجہ صالح محمد [illegible] صاحب	نقلست کہ حضرت ایشان درویشے کامل و اکمل اویسی بود مرید مشہور تر و خلیفہ نامور حضرت جناب صالح محمد فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالخالق صاحب اویسی بود و پدر بزرگوار جناب عالیشان رفیع الشان از سید السالکین حضرت خواجہ محکم الدین صاحب السیر بہرہ کاملہ نصیبہ عالیہ یافتہ بود کہ صاحب ارشاد بودند اجازت از وے این حضرت بالادین صاحب سند ارشاد وے حضرت بود کہ بسیار و بیشمار را بفیض کاملہ خود فیضیاب نمود و خلق اللہ را کہ از راہ خدا برگشتہ بودند براہ راست می آورد و خود نیز کمال کامل بود۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	واقعہ مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۹	آن خدا آگاہ حضرت عبدالقادر فرزند مولانا ولی اللہ محدث دہلوی	ولادت آنحضرت در دہلی		وفات آن جامع کمالات بسال دوازدہ صد چہل و دو ۱۲۴۲ھ	دہلی		والد ماجد خود	نقلست کہ حضرت غریب نواز جناب مولانا شیخ عبدالقادر عالم جید و امجد بود کہ در زمان خود بعلوم ظاہری نظیر و ثانی نمیداشت ترجمہ تفسیر شریف فتح البیان آن حضرت عالیشان در ہندی نمود کہ مقبول خاص و عام گشتہ است۔
۳۰	آن عالم ربانی صاحب فیض و فیض رسانی منبع جود و احسان حضرت مولوی عبدالرحمان	ولادت آنحضرت مولانا صاحب		وفات آن جامع کمالات روز جمعہ ششم ماہ ذیقعد بسال ۱۲۴۵ھ				نقل است کہ حضرت مولانا صاحب در علوم آیتے از آیات الٰہی بود و فتوی وے چنان بود کہ کسی عالم را بر وے جائی تعرض ہرگز نبودے ہر مسئلہ کہ از وی پرسیدہ شدے بلا ملاحظہ کتاب فقہ خواہ دیگر بیان میفرمود چون بر کتاب وے دیدند مطابق بیان مولانا شدی بیت ۵ بود در رابطہ زبہر تاریخش زفکرت نہادہ بزانو + گفت ہاتف بغیر قلب ربا مظہر لا الہ الا ہو +
۳۱	آن مالک ملک فہم و ادراک حضرت شاہ محمد آفاق فاروقی قدس سرہ العزیز	ولادت آنحضرت		وفات آن جامع کمالات بتاریخ ہفتم محرم الحرام بسال دوازدہ صد پنجاہ یک ۱۲۵۱ھ	مغلپور		حضرت ضیاء الدین رح	نقلست کہ حضرت محمد آفاق صاحب از اولاد امجاد حضرت بابرکت جناب شیخ احمد صاحب سرہندی است شیخ کامل و مکمل بودند و خلیفہ حضرت قدوۃ السالکین حضرت ضیاء الدین کہ شیخ وقت بود مقرر شد و انتقال حضرت در مغلپور بوضوح پیوست و مدفن حضرت بابرکت فیضدرجت نیز در مغلپور موجود است شخصے کامل و مکمل و فیض رسان ہمانا بود رحمۃ اللہ علیہ
۳۲	آن فیض بخش خواص و عوام حضرت صاحب قاضی عبدالسلام ابن قاضی عطاء الحق بدایونی	ولادت آنحضرت		وفات آن غربا نواز بتاریخ یعنے بسال دوازدہ پنجاہ و ہفت ۱۲۵۷ھ				نقلست کہ حضرت جناب فیض بخش فیض رسان عالم علوم ظاہری و باطنی بود و از محدثین درجہ اکبر و نامور بود و مفسرین بدرجہ اعلے بودند تفسیر زاد الآخرۃ منظوم چنان عمدہ تصنیف کردہ و حضرت است کہ کسے عالم جید امجد را بر وے جائی اعتراض نیست و نام تفسیر سنہ تاریخی تجویز شدہ و در این تفسیر قریب دو لکھ اشعار عجیبہ غریبہ درج ہستند۔
۱	آن غربا نواز فیاض بے انداز جناب حضرت مخدوم غریب شاہ ابن سیدنا مخدوم محمد مراد شاہ صاحب قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت در شہر ملتان [illegible]	۶۳ سال	وفات آن اولو الاصفات معدن فیوضات بتاریخ ہفتم ماہ شعبان بسال سیزدہ صد شانزدہ ۱۳۱۶ھ بوقوع آمدہ است	بیرون دروازہ حضرت عالمگیر صاحب بخاری۔		جناب حضرت غوث و قطب الحق محبوب الٰہی [illegible]	نقلست کہ حضرت ولی کامل و اکمل بودند و حضرت موصوف فرزند ارجمند حضرت محمد مراد شاہ ابن مخدوم محمد چراغ شاہ ابن شیخ جند علی صاحب ابن مخدوم محب علی شاہ ابن شیخ غیاث الدین ابن مخدوم صاحب شیخ علم الدین شاہ ابن حضرت غیاث الدین ثانی ابن حضرت مخدوم شیخ عمر صاحب ابن حضرت مخدوم عالم پیر بخاری ابن حضرت احمد قتال صاحب جلالپوری صاحب کہ از اولاد امجاد حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت حضرت سید جلال الدین میر سرخ بخاری ہستند باسے مردم ملانہ سکنہ شیر واز حضرت عالمراد عطائے بارش باران خواستند ہمانروز چنان بارش شدہ بود کہ مردمان مالا مال شدند و حضرت سیدنا مخدوم حسین علیشاہ برادر کلان ایشان بود
۲	سلالہ خاندان نبوی نقاوہ دودمان مرتضوی جناب فیضمآب مخدوم جنا روڈہ شاہ ابن مخدوم محمد مراد شاہ موصوف اند قدس سرہ	ولادت حضرت بابرکت در شہر ملتان است		وفات حضرت ماہ ساون سنہ ۱۹۵۶ بوقوع آمدہ	در شہر ملتان است		حضرت محبوب الٰہی موصوف رح	حضرت بابرکت فیضدرجت فیاض جہان عالیشان بودند عالم علوم صوری و معنوی شمار شدند از انجا کہ در سیر مریدان بودند بہ تقدیر قادر قدیر قریب قصبہ کہنیجر وفات یافتند حضرت جناب فیضمآب مخدوم غلام جہانیان حضرت اچون گنج در انجا زیر زمین دفن فرمودند در سال بر مزار بزرگوار خود نہایت عمدہ طور عرس میفرمایند و بسیار مردمان آنجا جمع میشوند کرامات این خاندان عالیشان ہمین است کہ سید پاک مذہب بودند و حال حضرت بابرکت جناب قدسی مآب حضرت مخدوم غلام جہانیان نہایت بزرگ و صاحب سخاوت و لیاقت اند۔
۱	آن دُر دریائے سیادت و نقابت	ولادت آنحضرت غریب نواز در		وفات آن اولو الاصفات بتاریخ شہر دہم ماہ				نقلست کہ حضرت جناب شاہ صاحب از اولاد امجاد حضرت سیدنا و مولانا حضرت دو چشتی کہ چشت نام شہر است و در زمان حال اورا شاقلان میگویند و دو منزل از ہرات

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	لعل بدخشان صفوة و نجابت جگر گوشه جناب نبوت رسالت مآب لخت دل حضرت غزا نواز علی المرتضی شیر خدا ابوتراب سید سلطان شاه ابن سید عبد الحکیم شاه ابن سید عبد الکریم شاه سادات کرام حسنی مودودی صاحب قدس سره العزیز	در ده فازنگان نشو و نما حاصل نموده بعد ازان تحصیل علوم در بستی ملانک کرده از آنجا به جامپور رسیده		وفات آن والا صفات بتاریخ ۱۸ ماه رجب المرجب بسال دوازده صد سی و پنج ۱۲۳۵ھ جناب حضرت شاه صاحب یک لکھ بست و پنج هزار قرآن کریم یعنی این قدر جلدها که فی جلد ہدیه انه ۵ زیاده و کم از ان نبود آینده لله فقرا را براه خدا	جامپور			نوشته اند هستند نهایت عمدة عالم و فاضل و سخی و حسین و صاحب شجاعت ظاهری و باطنی بودند و خیرات چندان میدادند که حد و شمار و نیست علاوه خیرات دیگر سالے کلام الله آنقدر لله داده بودند که تفصیل در خانه وفات نوشته شد و زمینداران کلان بودند که هر جا کرایه ها و چاهان فراوان و کوٹله و گهری حضرت موجود و مشهور اند و شجره نسبی چنان جاری میشود که سلطان شاه ابن سید عبد الحکیم شاه ابن سید عبد الکریم شاه ابن سید سلطان علیشاه ابن سید محمد شاه ابن سید کمال شاه ابن سید جانی شاه ابن سید دادی شاه ابن سید شهداد شاه ابن سید خواجه ولیشاه ابن سید ناصر الدین شاه ابن سید خواجه ملقن شاه ابن سید تعلشاه ابن سید خواجکی شاه ابن سید علی ہاکش شاه ابن سید خواجه و مخدوم خیر الدین شاه سید خواجه امیر شاه ابن سیدنا خواجه نظام الدین شاه ابن سید میر و خواجه علی نثار ابن حضرت مودود آخرین ابن سید خواجه محمد زاهد شاه ابن سید سید السادات خواجه ابو یوسف ابن سید ابو احمد ابن سیدنا خواجه مولانا حضرت سید قطب الدین محمد ابن سید السادات حضرت خواجه سید محی الدین علیشاه ابن سید نظام شاه ابن سید رکن الدین محمد احمد نا و خواجه ما خواجه احمد ابن سید فقیر الدین محمد ابن سیدنا مولانا قطب الاقطاب حضرت سید مودود صاحب اول قدس سرهم العزیز باقی حالات و کرامات کمالات حضرت بسیار اند اما نوشتن آنها به تفصیل نهایت مشکل است۔
۲	آن عارف معارف راه حق و یقین آن آفتاب سپهر دین متین آن گلدسته گلستان مصطفائی معروف بمراتب عظیم سید عبد الحکیم ابن سید سلطان شاه قدس سره العزیز و نور مرقده	ولادت باسعادت حضرت فیاض بے انداز در جامپور بوده۔		وفات آن والا صفات مظهر عنایات الٰہی در عصر سکھان ناشاهی بسال ۱۲۸۶ھ	جامپور			نقل است که حضرت حافظ کلام ربانی غواص بحر معانی حضرت سید عبد الحکیم شاه صاحب که عالم کامل و بزرگے اجل و زاهد عابد بدرجه اول بودند بارے بزیارت فیض بشارت بزرگان عالیشان خود بجانب شهر چشت که حال نام وی شتقلان مشهور است رفتند و آنجا خود را از اولاد امجاد حضرات صاحبان مزارات تشهیر از انجا که خدمات مزارات انور غیر اولاد بودند و اولاد حضرات آنجا خیرات خدما را این شهرة آفاقی حضرت ناپسند افتاد پس باقوام خود صلاح کردند که شیر و مار هر جمعه شب بزیارت مزارات می آیند آن شب شاه صاحب التماس این معنی نموده آید که اگر اولاد شب جمعه بمحل مزارات داخل شود هر چه نتیجه باشد بوقت ظاهر گردد پس خدا حضرت آن شب جمعه داخل محل مزارات کردند چون حضرت رفت چه بینند که شیر و مار موجود اند جناب سید موصوف را سجود پیش افتادند و برکنار یکطرف شده باادب نشستند حضرت تمام شب قرآن کریم بر مزارات حضرات خواندند بوقت صبح حضرت از مزارات اجازت طلب شده برون آمد شیر و مار چون خادمان سر افگنده آنهم بدنبال حضرت بودند حضرت اجازت فرمود و شیر را بر پشت دست مبارک مالید خادمان بدیدن بقایا این کرامت حضرت و سید مقر سادات و مقبل اولاد بودن شده هزار در هزار نیاز کردند و بدل و جان قدمبوسی نمودند و آنچه در دل میداشتند عذرها خواستند و چون حضرت از شهر چشت باز آمدند سنگے از مزار اجداد بزرگوار بخود آوردند که حال نزد سید عبد الحکیم شاه صاحب فرزند ارجمند سید غلام مرتضی شاه صاحب موجود است بهر دفع فساد و نبل هر قسم آن سنگ اکسیر اعظم است جناب سید غلام مصطفی شاه صاحب و سیدنا سید غلام مرتضی شاه صاحب فرزندان ارجمند حضرت سید عبد الحکیم شاه صاحب بودند که ذکر هر حضرت علاوه علاوه خواهد آمد

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	مرشد ارشاد	خلاصہ کیفیت
۳	آن سید رشید بے انتہا آن حمید و حید عابد و زاہد بے ریا ر حضرت بابرکت سید غلام مصطفے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در جامپور است		وفات آن مظہر عنایات بتاریخ سیوم رمضان شریف بسال دوازده صد شصت و نہہ سنہ ۱۲۶۹ھ بوقوع آمده است۔	جامپور			نقلست کہ حضرت جناب شاہ صاحب نہایت صابر و شاکر و متوکل علی اللہ و عابد و خداپرست و یحی مرد خدا بودند و باظاہر بجمال میل خاطر حضرت بسیار می بود چنانچہ حضرت بایکی مطربہ کہ نامی سائرہ بوده عاشق دیدار بودند بوقت وصال خود با سائره مذکور فرمودند کہ اگر بر جنازه من نیامدی ترا گناه و اگر من با تو کلام نکردم من سید نباشم چون جنازهٔ شاہ صاحب بردن از شہر نزد چاه باغواله بردند مطربہ حسب فرمان شاہ صاحب خواست کہ نزد جنازهٔ حضرت صاحب حاضر نماید روانہ شد ہنوز در راه بود کہ سائران در سادات شاہ صاحب فرقی نیست پرا میری خیر سائران بازماند باز رفتن سائران بود کہ حضرت سہ چار بار بر چارپائی خود بخود متحرک شدند و معلوم میشد کہ منتظر کسے ہستند بلکہ بار بے درخواند جنازه تحرک فرمودند شخصے گفت یا حضرت این حالت دیده ودی شریعت عزالت مناسب حال درویشان بابا نشد نیست بعد ازان شاہ صاحب باز تحرک نفرمودند این معاملہ را بسیار مردم دیدند فرزند ایشان حضرت سید سلطان شاہ صاحب شہید کہ ذکر علیحده آمده
۴	آن مظہر مظہر انوار ربانی آن محرم اسرار یزدانی آن کاشف مکاشف آثار معانے آن عالم علوم بے انتہا حضرت سید غلام مرتضے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت باسعادت آنحضرت بابرکت در جامپور بود۔		وفات آن والا صفات مظہر عنایات مخزن کمالات بتاریخ سیزدہم ماه ذیقعد بسال دوازده صد ہشتاد و ہفت سنہ ۱۲۸۷ بوقوع آمده است	جامپور			نقلست کہ حضرت شاہ صاحب مشتاق علم صوری و معنوی بودند برائے حصول علم خود و استفاده عوام طلبائے دیار امصار عالمی جید و امجد نزد خود نشانده بودند و زاہد عابد و مجاہد بدرجہ اول شمار شدند سکوت و کم گوئی را بسیار دوست میداشتند ثبوت پیوستہ کہ روزے شخصے زنکہ خود گم کرده بخدمت حضرت مشرف شده عرض نمود کہ قبلہ اطفال صغیر اند بفاقہ می میرند زن سائل مفقود الخبر است نام خدا وسیلہ آورده آمدم کہ زن سائل باز آورده دہید بعد بسیار سکوت فرمودند کہ شیرینی یکروپیہ بہ ربہٖ فقرا را کہ طالبان علم موجود اند بده زن تو بتو رسد نزد منکر مسمی اند از یک روپیہ بود فروخت و باقی چہل آنہ خود شاہ صاحب از گره خود دادند پس شخصے مذکور شیرینی از بازار خریده حوالہ فقرا نمود شاہ صاحب آن سائل را بروانہ نشین اللہ جامع المتفرقین است رفت و بخانہ نشست بوقت زنش آمده ملحق طفلان گشت فرزندان حضرت سید عبد الحکیم شاه و سید　　شاہ صاحب و سید　　صاحب لائق و فائق موجود اند اطال عمره
۵	آن دُر دریائے شہادت آن مخزن فیض و سخاوت آن معدن رحم و عنایت گل گلزار شجاعت سید سلطان شاه صاحب شہید و نور اللہ مرقده	ولادت آن حضرت بابرکت فیض بخش و فیضد رحبت دریائے رحمت در خاص جامپور بود۔ —		وفات آن والا صفات جگرگوشہ سید السادات چہارم ماه جمادے الاول بسال سیزده صد و ده سنہ ۱۳۱۰ بوقوع آمده است —	اول در مظفرگڈھ بود و بعد از ایام در جامپور در مقبرۂ بزرگان خود۔			چشم دیدواقعہ کہ جناب حضرت شاہ صاحب در فقر افقیر و در امرا امیر و در زاہدان زاہد و عابدان عابد بودند چون اراده الٰہی بود از دشمنان خاندان عالی نوبت بیگناه بجرم شہادت یافت چند ابیات کاتب الحروف بشہادت او گویدابیات ؏ من چہ گویم وصف سید پاک ذات بود حضرت عابد و والا صفات + کرد ادا از قضا عمری نماز + با حضور دل بصد عجز و نیاز عالم و در عالمانرا یار غار + بود در اخوان خود صاحب وقار + شیوه اش رحم و سخاوت روز و شب بود صاحب حلم آن والانسب + حسن خلقش در جہان خاص و عام + بود ہادی سربسر در صبح و شام از دل و جان منعمان را الفتش + عاجزان را بود کافی رحمتش + در جناب اولیا زاده تمام۔ بود با عز و شرف با احترام + بود مودود نسب سبط الرسول + لخت دل حیدر جگرگوشہ بتول بود اندر ہر مراتب با صفا + از شہادت بود باقی شد عطار + شمر او اندر زمانہ شد پدید + نفس آن مطرود شد پیدا یزید + گرچہ اندر شاه و جرمی ندید + کرد آن بیجرم را ناحق شہید

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	ہمعصرا	بادشاہے	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	(۶) عظم اللہ ذکرہ	ایضاً		ایضاً				پاک بود و پاک شد سوئے جنان + باد بروے مغفرت ایزد رحمان + این مرحا تب بسید امنود آنکہ او در شورۂ شامل بود + سیزدہ صد سال ذرہ برد فزون + رفت آن حضرت الی بن عالم بقا اندران ایام کہ شہادت جناب بوقوع آمد قضاء عمری نماز ہا ادا میکرد و درود شریف بسیار میخواند شنیدہ شد کہ بسے وقت حائے شہادت درخواست میکرد فرزندان سید احمد شاہ ثانی سید عبد اللہ شاہ ثالث سید سعد اللہ چہارم سید حمید اللہ بود کہ بماہ رمضان بسال ۱۳۲۶ھ
۱	آن غواص بحر الیجا معرفت آن فیاض بے انداز شفقت و رحمت آن گل گلزار سیادت و نقابت بلبل شاخسار صفوۃ و نجابت آن جگر گوشہ جناب محبوب الثقلین فیض پایگاہ حضرت پیر بہار شاہ صاحب قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت آن دریائے علم و سخاوت ابر کرامت ـ		وفات آن قبلۃ الحاجات بابرکات مخزن کمالات معدن فیوض بخار سیزدہم ماہ رمضان المبارک بسال	[illegible]		حضرت حافظ محمد جمال اللہ صاحب ملتانی رح	نقلست کہ حضرت غریب نواز را بسلسلہ شریفہ چشتیہ کمال رغبت بود و میل خاطر ازین باعث بیعت حضرت مولانا حافظ محمد جمال صاحب ملتانی شدند و اجازت خلافت یافتند زاہد و متعبد و صوفی باصفا بدرجہ اول بودند و بادرود شریف مداومت تام میداشتند و میفرمودند ہر کہ ہر وقت جناب رسالت و نبوت آب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را برائے خود رحیم کریم میندیش درود شریف بسیار و بیشمار خواند و عطریات و خوشبو و اشیائی مثل ریاحین و گل و غیرہ تحفہ بحضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دہد ہر چہ مراد خاطر و باشد نہایت جلد جلد از پردۂ غیب می برآید و مدام و مستدام خوشحال و خوشوقت میباشد و میفرمودند سید آنست کہ باوصاف حمیدہ موصوف باشد و از ادیان و مذاہب باطلہ متنفر بودہ باشد بلکہ حتی المقدور الیشانرا از چاہ ضلالت برآوردہ براوج عزت و بہبودگی رساند این خاندان بسیار جا رسکونت پذیر ہستند قریب کیبح و قریب میلسی بسیار حضرات خاندان عالیشان این حضرت موجود و بسیار حضرات بابرکات این خاندان معظم و مکرم صاحب خوارق و کرامات ہستند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
۲	آن ملجائے و ماوائے غربا آن برگزیدۂ فضلاء و اتقیا آن ہادی بگمرہان بادیہ فسق و عصیان آن کاشف اسرار پنہان آن واقف رموزات بے پایان ہادی روشن ضمیر پیر فاضل شاہ صاحب رحمت اللہ علیہ و نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادت آن مخزن برکت فیض و رحمت ورقہ صفا علی [illegible] ـ		وفات آن حضرت الاصفات مظہر کرم و عطا بابرکات مصدر فیض و رحمت بنجات ـ	متصل [illegible] حضرت سید [illegible] ارشاد صاحب		حضرت جناب خواجہ ضیاء بخش صاحب رح	بوضوح پیوست کہ جناب فیضمآب فیض بخش روشن ضمیر حضرت فاضل پیر مرد فقیر باب اللہ کامل و مکمل اکمل بود مدام و مستدام در یاد مولائے خود میماند در انجامی و سر انجامی امورات دنیوی نہایت ملال خاطر میشدند و میفرمودند کہ این کار بیکاران نصیب ما چرا شدند آنچہ کار است کار خدا است کہ عبادت و ریاضت یومیہ و لحظہ بلحظہ است خدا تعالی جل شانہ انسان را برائے کار خود پیدا فرمودہ نہ برائے این کارہائے کہ انسان در این جہان سر انجامی آنہا غرق و در آنجہان در حساب و ادن ہمین کارہا باشد و میفرمودند کہ صوفی آنست کہ صفا زاید و صفا سعود و بلا لائش این جہان غلیظ نگردد و میفرمودند کہ انسان ایمان را چنان پاک دارد چنانچہ از شکم مادر پاک آمدہ است نقل است کسے از حضرت پرسید کہ یا حضرت برآمدن از دریائے فنا کشتی مغروقہ بعید از قیاس است حالانکہ مردمان میگویند کہ جناب غوث الثقلین بعد دوازدہ سال کشتی مع مردمان و غیرہ اشیائی کلی کہ بوقت غرق شدن درو بودند برآوردند حضرت خاموش ماندند سائل چہ بیند کہ بہ شب آئندہ بخواب کنار دریائے عظیم استادہ است و از دور کشتی می آید چون قریب آمد پرسید کہ این کشتی از کجا است اہل کشتی بفرحت تمام بیان کردند کہ از دوازدہ سال در دریائے فنا غرق بودیم بامداد دعائے غوثیہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہے	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	ایضاً	ایضاً		ایضاً	″	″	″	برآمدیم اما یک دو آدمی انکاری بارگاہ غوثیہ بودند دستیاب نشدند بوقت صبح سائل مذکور بخدمت آمد کہ حال خواب عرض نماید حضرت اول ازو فرمودند امشب سیر دریا کردی سائل قدمبوس شدہ خاموش
[illegible]	آن شمع صراط درویشان آن نونہال بہارستان چشتیان آن غنچہ گلبن گلستان مصطفائی آن گلدستہ بوستان مرتضائی آن لخت جگر جناب حضرت پیر پیران جناب خدا آگاہ حضرت سیدنا سید غلام میران شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آن [illegible] بودہ است		وفات آنجناب معلی صفات فیاض بے نہایات مصدر کمالات [illegible] بتاریخ بیست و ششم ماہ ربیع الآخر ۱۳۰۵ھ بوقت شب بوقوع آمدہ است	متصل مزارات مبارکات حضرات بزرگان خود		حضرت خواجہ خدا بخش صاحب کوٹ مٹھن	سابق از والد ماجد و جد امجد این حضرت تمام و کمال حضرات این خاندان والاشان بلند مکان با بزرگان خاندانی خود بیعت میشدند و مرید میگشتند اگرچہ والد و جد امجد بحضرات بابرکات چشتیہ مرید شدند اما در سلسلہ شریفہ غوثیہ قدسیہ داخل میشدند و این حضرت محض در سلسلہ شریفہ چشتیہ داخل شدند و فیض تمام حاصل کردند صاحب وجد و سماع بودند شب خیز بدرجہ اول کہ شب و روز در کار و ذکر و اذکار خدای مطلق خود شاغل میبودند عبادات و ریاضات بصورت خاص میکردند و سرود بشرطیکہ درین خاندان والاشان شرائط مقرر شدہ موجود اند میشنودند و عرس بزرگان نہایت عمدہ و طور بدل و جان سرانجام میفرمودند و بر ہر عرس بسیار زہاد و عباد و صوفی صافی حاضر میشدند و عادت شریف تمام بود کہ ہر وقت بکار وضو مشغول میبودند بجائے کوزہ پر آب سبوئے پر بکار میبردند و بسیار مردم حجتی میگفتند کہ اینقدر آب در اسراف داخل است بجواب میفرمودند کہ تا دل اعتماد نکند و اطمینان کلی نباشد آنرا وضو نمی گویند الحق اگر شاید سراف باشد باشد الا بیوضو نباشد کہ نماز بلا وضو بکفر میرساند نعوذ باللہ منہا و وضو اصول نماز است اگر اصول نباشد فروع چہ کار است و حضرت برائے صفائی بول وغیرہ کلوخہا از زمین پاکیزہ خود در حضر و سفر باخود میداشتند و علوم و عالمان را دوستدار و یار غار بودند و میفرمودند کہ بر سادات ظاہری شخص نازان نباشد کہ کار نادانی است اما بطرف عبادت فرمان باری اللہ و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم راغب باشد کہ سادات معنوی ازین پیدا میشود ابلیس حسب فرمان یکسجدہ نکرد ملعون شد و ہر کہ فرمانبردار شد برخوردار شد و میفرمودند کہ انسان بعلم زیبا باشد و علم بجز عمل زیبا نیست
۴	آن مہتاب سپہر لیاقت آن آفتاب چرخ حشمت و حمیت آن منبع جود و سخاوت آن مظہر مظہر شرافت و نجابت والاجاہ سید گنج بخش شاہ صاحب طال عمرہ	ولادت باسعادت آن فیاض بے انداز در جامپور است						اگرچہ اوائل این ذات بابرکات سایہ فیض پایہ پدر بلند قدر خود بر سر سائبان بود و از ہر طرح امن و امان و بہر نعمت دنیوی فراوان حاصل پس این ہر دو سبب بواعث عیش و عشرت بودند شاہ صاحب بکمال فراغدلی لختے از عمر شریف خود در خورمی و انبساط گذاشت و چون قبلہ گاہ خدا آگاہ والاجاہ عالیشان حضرت از جہان دنیا الوداع فرمود و بجانب خلد برین رفتند صاحب زادہ نیز اول حالت خود را وداع فرمود و بخدمت پیران و پیرزادگان کمر ہمت بستند کہ ہر گونہ مقر سعادت و لیاقت گردید و حضرت گردید نہایت قابل بکار و لیق و شفیق جہانیان گشت معنی المقدور للہ زنان سنت میدہد و دعوت پیر روشنضمیر خود بلا قصور برخود لازم انستہ است و بہر سال دعوت حضرت بصرف کثیر میفرماید و صدہا روپیہ خرچ مینماید و در صف اینچنین بارگاہ نہایت خوشوقت میباشد۔
۱	آنجناب فیضمآب فیض بخش فیاض جہان عالیشان	ولادت باسعادت حضرت بابرکت عظیم الدرجت		وفات آنجناب [illegible] صفات بابرکات بلندمدارجات				نقلست کہ اول اول حضرت جناب لعل شاہ صاحب از علاقہ ہرات در شہر تندر رسید عالم جید بود و عابد و زاہد و صاحب ریاضات بسیار و بیشمار بود ہر جا کہ چند ایام توقف میفرمود مردمان جوق جوق حاضر شدہ مرید میگشتند و فوج فوج فائدہ باسیگرفتند چنانچہ مردمان

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہے	مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	عابد زاہد بے نظیر خدا آگاه حضرت پیر عنایت الله شاه صاحب فرزند ارجمند سید لعل شاه صاحب شہید وحید دوران والاشان حضرت سیدنا سید عنایت الله شاه صاحب از خاندان والاشان حسنی اند قدس سره العزیز حضرت ایشان والاشان از اولاد امجاد حضرت جناب غوثیت مآب پیران پیر حضور محی الدین عبد القادر جیلانی اند قدس سره العزیز	مهتاب برج سیادت و نقابت در شہر ند بظهور پیوست اول پاس شب ماه رمضان شریف که شانزدهم بود و اگرچه از حالت خوردگی آثار بزرگی در ناصیه پاک ایشان موجود بودند مگر چون کلان شدند علم بسیار خواندند		مظهر مظهر عنایات بیغایات بتاریخ هفتدهم ماه رمضان شریف بسال یازده صد هشتاد ۱۱۸۰ سنه یا دوازده صد یک ۱۲۰۱ سنه ه فاتحه هر شب جمعه بر مزار پر انوار حضرت بابرکت مردمان بسیار و بیشمار حاضر شده نذر و نیاز سید صاحب و جانوران هر قسم پیش حاطه مزار شریف لله و نذر حضرت ذبح مینمایند و بمطالب خود می رسند	بیرون از شہر نوشہره بجانب شمال مکان است		خاندان خود	کوهستانی مرید شدند شخصے از مردم باشندگان آن نواح که اہل علم بودند خود را از بزرگان می شمردند حالات صعود مراتب شاه صاحب و آمد رفت جهانیان دیده براه رشک بانکار برخاست و گفت که بزرگے بجا خود ماند سید هم نیست مردمان خواه مخواه مرید میشوند آن منکر حالات حضرت خفته بود که بوقت شب بخواب جناب پاک حضرت غوث الثقلین قبله و کعبه دارین برآن شخص وارد شده فرمودند عقلت چه شد که بفرزند من بانکار پیش آمدے آن جگر گوشه نبوی لخت دل مرتضوی است و ملا نهایت عزیز است خبردار باش و انکار وی مکن آن شخص از هیبت بیدار شد و شبا شب بخدمت رفت بخدمت مشرف شده خواست که حال جواب عرض نماید لا جناب سید لعل شاه صاحب فرمود آنچه تو دیدی مرا نیز آگاه فرمودند نهایت معتقد گشت و بعد الیوم دختر نیک اختر خود بنکاح حضرت داد که از آن بی بی حضرت جناب سید عنایت الله شاه صاحب پیدا شدند منور حضرت سید عنایت الله شاه صاحب کامل بالغ نشده بودند که حضرت لعل شاه صاحب عازم سیر هندوستان براه اوچ تشریف شدند بر مزار شریف حضرت غوث بندگی صاحب طلاق زرین انداختند و سه شب در انجا متوقف شدند از انجا در احمد آباد دکهن رفته زیارت بزرگان فرمودند بر مزار شریف حضرت شاه نعمت الله ولی در دمیتور که اولاد حضرت غوثیه اند رفته زیارت کردند و فواید بسیار گرفتند اما هرجا که چند روز توقف میفرمودند مرید بسیار مردمان میشد از انجا که اراده الهی بود کسی از مریدان در هندوستان باین خیال زهر در طعام داد که مزار حضرت نزد وے باشد این ندانست که برائے وے آینده لعنت ملامت تا قیامت حاصل گردد الغرض جناب سید عنایت الله بعنایت الهی و امداد والد ماجد ما در اطهر خود علم را بکمال رسانید و عبادت و ریاضت بحدے نمود که ولی کامل و مکمل گردید مرید پدر بسیار و ایشان حضرت نیز مرید بسیار بعد قبضه اقتدار خود آورد و شادی حضرت در در آن خاندان شد که پیش والا قدر را بدرگاه و فرزندی قبول کرده بودند روز بروز ترقی اقبال و آوازه جاه و جلال حضرت تازه بود الله تعالی جل شانه دو فرزند حضرت ایشان را عطا فرموده اول سید غلام شاه صاحب که اولاد وے در نوشهره است دوم حضرت عبد الله شاه که اولاد امجاد وے در سمینه موجود است و حضرت صاحب خوارق و کرامات بود تا حال از مزار پر انوار وے حضرت مردمان مطلوب میرسند و حاجات دینی و دنیوی شان میشود
۲	آن غربانواز فیاض بے انداز فریاد رس مستغیثان صاحب کشف و کرامات دستگیر عاجزان و درماندگان خدا آگاه حضرت جناب	ولادت باسعادت آن صاحب فیض و رشادت مظهر عنایت و رحمت مصدر کرم و شفقت در شهر ند۔		وفات آن والا صفات بابرکات صاحب جاه و جلال بتاریخ چهاردهم ماه جمادی الثانی بسال دوازده صد و سی و شش ۱۲۳۶ سنه	در نوشهره نزدیک [illegible] قریب واقع		حضرت قبله عالم خواجه [illegible]	بوضوح پیوست که حضرت قبله شاه صاحب غریب نواز فریادرس مریدان و غیره عاجزان بودند و مریدان حضرت از جد امجد و اب بزرگوار بسیار و بیشمار بودند زمانه ارادت و عقیدت مردمان باجهی باشنده نوشهره حضرت از آبائی واجداد ایشان حضرت کامل و مکمل و ید طولی در اتحاد و اتحاد در نوشهره آوردند و زمینات بسیار و بیشمار نذر دادند و باقی خدمتگذاری نیز میکردند لاکن سید عبد الله شاه صاحب که برادر خورد حضرت ایشان بود برائے حصول علم راه مسافرت و غربت گرفته در دیره غازی رسیدند و حضرت ایشان را زمینات بسیار حاصل شد اما کارکنان کار سرانجام مینمودند و حضرت بکار خدا مشغول میماندند حال

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	سید غلام شاہ صاحب کہ در نوشہرہ قریہ و اجل اسووہ اند بزرگے کامل و مکمل ہستند قدس اللہ سرہم العزیز و نور اللہ مرقدہ	//		و بعض از این در سن وصال خلاف کردہ اند اما این قدر بخوبی دریافت شد کہ از بنائے مسجد شریف و وصال حضرت قبلہ عالم نیز خود بسیار سال بعید مانند واللہ اعلم			نزار ایشان در نوشہرہ خانقاہ شریف موجود	اولاد حضرت الیشان در نوشہرہ بدین طریق و تعداد موجود اند کہ سید کامن شاہ صاحب موجود ابن سید محمد حسین شاہ ابن سید اللہ بخش شاہ ابن سید گامن شاہ ابن سید لعل شاہ ابن سید غلام شاہ موصوف ابن سید عنایت اللہ شاہ ابن سید علی شاہ صاحب شہید و سید احمد شاہ موجود ابن سید کریم بخش شاہ ابن سید احمد شاہ ابن سید عبدالوہاب شاہ ابن سید احمد شاہ ابن سید غلام شاہ موصوف الصدر ابن سید عنایت اللہ شاہ ابن سید لعل شاہ صاحب شہید و سید حیات شاہ صاحب موجود ابن سید علی محمد شاہ ابن سید ... ابن سید نور الحسن شاہ ابن سید غلام شاہ صاحب موصوف ابن سید عنایت اللہ شاہ صاحب ابن سید حضرت لعل شاہ شہید رحمة اللہ علیہ و فرزند چہارم حضرت غلام شاہ صاحب سید امام شاہ بود کہ در مدینہ منورہ عالم بقا رفتند و بر مزار شریف حضرت سید عنایت شاہ صاحب علیہ الرحمة والغفران اولاد و امجاد حضرت جناب غلام شاہ صاحب نوشہرہ قابض و متصرف است عرس ایشان ...
۳	آنحضرت سیادت و نقابت پناہ صفوت و نجابت دستگاہ زبدة السالکین عمدة الواصلین قدوة الزاہدین عالیجاہ ... حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب حضوری قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ	ولادت باسعادت آنحضرت در مظہر رحمت ... بظہور پیوستہ است۔		وفات آن والاصفات با برکات مظہر ... ذیقعد سال دوازدہ صد بیست و دو ۱۲۲۲ ہجری بوقوع آمدہ است۔		سکھ	حضرت غلام محمد نوری صاحب	نقلست کہ حضرت غریب نواز فرزند خورد حضرت عنایت اللہ شاہ صاحب شہید بندی است حق تعالی جل شانہ ذات بابرکات علم صوری و معنوی عطا فرمودہ بود و سن خورد سال بودند کہ در دیرہ غازیخان رسیدہ بخدمت جد امجد مولوی صبغة اللہ صاحب در مسجد خانہ علم ظاہری را بکمال رسانیدند بلکہ حضرت مولوی صاحب نہایت عابد و متقی و صاحب فیض لاثانی بودند لیاقت حضرت شاہ صاحب ملاحظہ کردہ از الطاف باطنی خود ہم حصہ دادہ بودند الغرض کہ حضرت شاہ صاحب نہایت کامل و خدارسیدہ بودند حق تعالی ایشان حضرت چنان سرفراز و ممتاز بودہ بود کہ چون میخواستند بخواب زیارت حضور پر نور جناب رسالت و نبوت میکردند از این سبب سید عبداللہ شاہ حضوری مشہور بودند و حضرت با مجد و کمال اتحاد و صحبت بود و از آن مجذوب نیز بارہا امداد و دعا و حصہ باطنی خود حاصل کردہ بار در حاجی پور خلق اللہ باعث ... آب رود کوہی و بارانی کہ از خرق و کرامت فقیرے آن نواح نہایت عاجز بود حضرت را دعوت کردہ بردند کہ انگشت ... تا حال جوہلی حضرت مقر است اولاد حضرت میگیر فرزندان حضرت سید محمد شاہ و سید سلطان احمد شاہ و سید صالح نور حسن شاہ و سید حبیب اللہ شاہ کامل و اکمل بودند و سید پیر شاہ صاحب کہ اولاد نرینہ نمیداشتند و سید دوست محمد شاہ صاحب اولاد نہایت لائق و فائق انسان گذشتند و فی زمانا سید الہی بخش شاہ سید احمد شاہ و سید پیران شاہ ابن سید الہی بخش شاہ و سید حبیب اللہ شاہ و سید ... شاہ اولاد حضرت موجود اند
۱	آن گل گلزار نبوے آن بلبل شاخسار تقوے آن سلالہ خاندان عظام آن نقادہ	ولادت باسعادت آن سید رشید ما نزل بزرگ		وفات آن والا صفات مظہر مظہر عنایات بے غایات مخزن جود۔	روضہ شریف ...	چغتائی	والد ماجد	نقلست کہ حضرت با برکت غربا نواز فیاض بے انداز ولی کامل و مکمل و عابد زاہد و مجاہد و متوکل اجل بودند صاحب کشف و کرامات خداوند خوارق عادات شمار شدند نسب نامہ آبائی اجدائی حضرت بدین گونہ جاری میشود کہ حضرت سید علی محمد ابن حضرت سید حسین ابن حضرت سید بہاء الدین الہ آبادی ابن حضرت خیر الدین شاہ ابن سید یونس شاہ صاحب ابن سید جلال الدین معروف پیران پاک ابن سید عالم شاہ ابن سید تاج الدین شاہ ابن سید عبدالرشید

شمار نمبر	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قبر مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضا	دودمان ذوی الاحترام حضرت سیدنا سید علی محمد المعروف شاہ شیر علی صاحب کہ از اولاد امجاد حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام اند قدس سرہ العزیز نور مرقدہ	کمال و اکمل قریب شان کہ در روضہ منورہ ایشان حضرت شہور و معروف است۔		در وقت اقامت چہار شنبہ نہم محرم الحرام بوقت صبح صادق بسال یکہزار و شصت سنہ ۱۰۶۰ھ	"	"	"	شاہ ابن سید مسعود شاہ ابن سید حسین شاہ ابن سید علیشاہ ابن سید احوض شاہ ابن سید جعفر محمد ابن سید محمد تاجر ابن سید ابراہیم شاہ ابن سید قاسم شاہ ابن سید عبداللہ احمد شاہ ابن سید یعقوب شاہ ابن سید محمد اعرج ابن سید احمد شاہ ابن سید موسیٰ مبرقع ابن امام موسیٰ رضا رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ از کتاب اخبار الاولیا نقل است کہ بوقت وصال فرزندان ارجمند سید محمد و سلطان احمد شاہ را این چنین کلمات وصیت فرمودند اول اول چند الفاظ در اخفا فرموده در ظاہر آن مانع شدند دیگر ارشاد غسل ہر دو فرزند خواہید داد بر بدن من دست غیر آلوده نشود دیگر ارشاد نہایت جلد جلد بعد کفن پیچیده از اندرون حویلی بعلی آورده باشید دیگر ارشاد آنکہ بذمہ من فرض است آنرا بذمہ خود قبول کرده باشند تا از من پرسش نشود دیگر ارشاد اہل مستورات سوگان را اطمینان کمال کرده باشند بلکہ مدام در خاطر داری و دلجوئی آنہا مصروف باشند دیگر ارشاد کہ ہر چند کہ کودکان یتیم باشند در پرداخت آنہا کوشش بلیغ نمایند دیگر ارشاد در خدمت مادر کمال نگران فرمانبردار باشند دیگر ارشاد در خدمات فقرا و مساکین مدام و مستدام خیال دارند دیگر از ذکر حق پاک گاہی خالی نباشند دیگر ارشاد دین مذہب پاک را پیرو باشند دیگر ارشاد بدر سلاطین و اغنیا ہرگز نروند بلکہ دیگر امور خالق خود را کافی دانند و خوارق کرامات حضرت چندان ہستند کہ خامہ مقطوع اللسان تحریر نماید اگر کسے را شوق دیدن حالات حضرت بوده باشد کتاب اخبار الاولیا برو دیده
۲	آن سید السالکین آن قدوۃ الکاملین آن زبدۃ المتوکلین آن بحر البحار معرفت آلہی عاجزان را دستگاہ حضرت سید شیر شاہ ابن سید شاہ علی محمد موصوف قدس اللہ سرہ العزیز	ولادت با سعادت آن حضرت و صورت و عمر ایشان در ضبط نیامده است۔		وفات آن مصدر عنایات و مظہر رحمت بے غایات یکم ذیحجہ بسال ہجرت نبوی عرفان شہر شیر دین نوال سیکی حضور بنی چو تاریخ تو جستم ز پیر عقل بگفتا شمار از حضور بنی ۱۲	در رو بروی شریف موصوف۔	جہاں شاہ	حضرت سید محمد و حامد شیخ صاحب گیلانی رحم۔	نقل است کہ حضرت جناب قدسی مآب خلاصہ دودمان عالیشان با داتے بزرگے کامل و صاحب ذوق و شوق محبت آلہی بودند عابد زاہد و مجاہد متوکل کمال بودند گاہی باحتیاجی بر دروازہ سلاطین و اراکین و اغنیا نرفتند ریاضات و مجاہدات را تمام حریص بود دین مذہب پاک و صاف مید اشتند گاہے بادیان مذاہب باطلہ مائل نشدند بلکہ ہزارہا خلق اللہ را از پیچا ضلالات و جہالت بطاقت صوری و معنوی خود بر آورده براہ عزت و راہ راست رسانیدند بعد وفات خود برادر سجادہ خود بخواب فرمودند کہ در سینہ و در کمر ترا از درد خالی نیست دشمنان بہ نسبت شمایان سحر کرده اند و مقام خیر کہ ترا مضبوط و مریض نموده است زیر چہار پائی شما دفن است زمین کنده بر آرید چون حضرت از خواب بر آمدند زمین کندیدند شاه داد و دو بت بر آمدند کہ در ہر دو میخہائے آہنی کوفتہ بودند بمجرد بر آوردن بہبود شدند یعنی حضرت سید سلطان احمد صاحب سجادہ شفایاب شدند و امداد حضور سید شیر شاه صاحب دانستند و باقی حالات حضرت در ملفوظ شریف کہ باقی بیان کرده شده در آن بشمار اند باید دید۔
۳	آن جگر گوشہ محمد مصطفےٰ آن لخت دل علی المرتضیٰ سیادت دستگاہ حضرت سید سلطان احمد شاہ خلف حضرت سید علی محمد شاہ	ولادت با سعادت آن حضرت در موضع سراں موضع آنجا روده		وفات آنعالی ذات روز خمیس سیوم ماہ رمضان بسال یکہزار نود و چار سنہ ۱۰۹۴ھ	متصل بزرگان خود۔	جہاں شاہ	حضرت شیر شاه برادر خود۔	نقل است کہ حضرت شیر شاه اولاد امجاد نرینہ نمید اشت این سبب سجادہ حضرت جناب سید سلطان احمد صاحب برادر حقیقی گشتند حضرت کمال کامل و اکمل بزرگ بودند نور ایمان ظاہر در وعظ نصائح مریدان و محبان مصروف بودند ناگہ نوید جاوید وصل جانان بذریعہ ہاتف در رسید از بس ابتہاج این خبر بسکہ محبت مست شدند مریدان را کہ از قریب و بعد نشستہ بودند از درگاہ خود اجازت فرمودند و با اہل و قبیلہ جزیلہ و فرزندان اقدس نصائح بزرگانہ و وصایا مرشدانہ آغاز فرمودند گفتند کہ وقت رحلت ما قریب رسید منجملہ نصائح ما این نصیحت را یاد دارید کہ مدام

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	صاحب و برادر سید شیر شاہ صاحب قدس سرہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	و مستدام بر صراط المستقیم یعنی استقامت شرع شریف محکم باشید از ادیان باطله و مذاہب زایلہ دور باشید و بخلوات و تمرد و عزبا و اقربا ثابت قدم خواہند۔ بود و عمارات دین را از نقب زنی شیطان ملعون و معطر دور نگاہ داشتہ باشد کہ راہ راست بہتر است۔
۴۷	آمد آت و الاصفات سید السادات فیاض بے نہایات حضرت سیدنا سید غلام نبی شاہ ابن سید شاہ بخش شاہ و ابن سید محمد حسین شاہ و ابن سید امیر شاہ ابن سید محمد سین شاہ ابن سید شریف محمد شاہ ابن سیدنا سید علی محمد شاہ معروف شاہ شہعلے قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت حضرت بابرکت در موضع بازان قریب مانک پور پنجاب است۔		وفات آن والاصفات مظہر کرامات بتاریخ بست و چہارم ماہ ربیع الاول بسال دوازدہ صد و نود و شش ۱۲۹۶ھ بوقوع آمدہ است۔	باسے روضہ شریف در بازان۔	انگریزی۔	خلف و مرحامل شاہ صاحب ملتانی گیلانی۔	نقلست کہ حضرت غربا نواز فیاض بے انداز در دریاے سیادت ولی کامل و عابد زاہد و مجاہد اکمل بودند و صاحب خوارق و کرامات بودند چنانچہ حضرت بارے در موضع جدبا متوقف بودند آنجا مریدے آمدہ قدمبوس شدہ بگریست و گفت کہ پسرم واحد است در تہمت خون گرفتار بود امروز حاکم تجویز بردار کشیدن کردہ است مگر ہنوز حکم ندادہ است براے خدا در رسول مقبول امداد وے فرمائید کہ بردارنکشند حضرت فرمود میان کار تبیح کردہ است مگر انشاء اللہ رہا خواہد بود چنانچہ ملتجی در دیرہ رفت و خبر وے گرفت حاکم سزاے او ہفت سال مقرر کرد باز آمد و بار التجا نمود فرمودند انشاء اللہ رہا خواہد گردید الغرض در شب بخواب حاکم را فرمودند کہ فلانرا رہا کن ورنہ بہتر نخواہد بود بوقت صبح حاکم آن قیدی را طلب کردہ گفت اے نالایق کار نالایق دار کردہ بودے اما پیر شما کامل است بر طفیل وے حضرت رہا شدی نقل دیگر میان آنجہا کہ آدمی کہن و نیک است روایت کردہ کہ حضرت مرشدنا سید امام شاہ فرزند حضرت در سفر بود روزے حضرت متبسم شدہ فرمودند کہ میان بیا بنجہا این اسپ کہ نزد شما استادہ است خبر دادہ کہ امروز سید امام شاہ خواہد آمد پس ہمان روز سید موصوف تشریف آوردند راوی مذکور میگوید کہ بارے مرا بجاے بر و زمین اسپان فرستادہ بودند بوقت عصر ملازمان را فرمودند امروز میان را آنجا باز خواہد آمد گیاہ اسپ وے خواہید داشت ہمان روز بوقت مغرب سیدم ملازم حیران ماندند فرزندان حضرت چہار اند ہر چہار کامل و مکمل و پاک دین و پاک مذہب و سخی صاحب لنگر چنانچہ حضرت حسن شاہ صاحب و صال حضرت غریب نواز سید سرور شاہ و حضرت سید امام شاہ صاحب و سید جیون شاہ و امام شاہ فقہا موجود اند
۴۸	سیدنا و مولانا و مخدومنا حضرت کامل و اکمل سید موسن شاہ صاحب فرزند پاک سید غلام نبی شاہ قدس سرہ العزیز	ولادت با سعادت حضرت در بازان۔	۶۰ سال	وفات حضرت بتاریخ یعنی روز جمعہ نوزدہم صفر بسال سیزدہ صد بیست و ہفت ۱۳۲۷ سنہ بوقوع آمدہ	متصل والد ماجد خود۔		حضرت سید شمس الدین الرضا حسن حسب گیلانی ملتانی۔	نقلست کہ حضرت سیدنا سید موسن شاہ صاحب خداوند ریاضات و مجاہدات شاقہ بودند در احکام شرع شریف نہایت عمل میفرمود از رادیان صادق چنانچہ مولوی قادر بخش صاحب بیان نمود کہ دوازدہ سال کامل روزہ داشتہ اند کہ صرف بوقت شب قدرے شیر میگرفتند و از طعام بری مانند و بوقت تصدیق مکرر حضرت سید امام شاہ صاحب برادر حقیقی حضرت در این روایت فرمودہ اند کہ مرا تعداد کامل یاد نیست اما بسیار بسال روزہ متواتر داشتہ اند الغرض کہ سید موصوف نہایت ستودہ و برگزیدہ صفات بودند رحمت اللہ علیہ۔
۴۹	آن نونہال باغ محمدی صاحب جمال مرتضوی حضرت سید شاہ بخش صاحب قدس سرہ العزیز	ولادت حضرت در بازان بود	۲۵ سال	وفات بتاریخ ۱۱ ماہ ذیقعد سنہ ۱۳۲۱ روز جمعہ بوقوع آمدہ	پائین جد پاک خود۔		حضرت مخدوم السید غوث حسن شاہ صاحب و راست۔	ابیات ـ افسوس کہ ماہ چہاردہم + آمد بحجاب بست و نہم + در علم بود کامل آن شاہ + حاتم بجفر و سائل آن شاہ + چون ماہ جمال او ببینی + یا داغ سیاہ برش و دیدی + در بحر سخاوتش جگویم + نے کس کہ بگفت مثل اویم + در حلم و حیا نظیر او کم + بشنید کسی نمود ماتم + جنت بودش مقام ہر دم + آن شاخ شجر امام مشتم + حق پاک نگاہ دار بودو فرزند با عمر دراز باد خورسند + در سایہ پاک جد امجد + اولاد علی و آل احمد + باشند بعمر دراز ہر دم + چون بود عمر طویل آدم + صاحبزادہ غلام نبی زید حیاتہٗ۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہے	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۷	سید بے نظیر سید ناپیر غلام مصطفے شاہ صاحب قدس سرہ العزیز -	ولادت حضرت در پائزان -	۲۳ سال	دوشنبہ بتاریخ ۲۴ ماہ ذیقعد سنہ ۱۳۲۱ھ	[illegible] خود		حضرت مخدوم صاحب [illegible]	نظم لخت دل گوشہ جگر حضرت امام + شاہ غلام مصطفے والا تمام + رفت از دنیا بہمان تقدیر حق + در جوانی صین بود آن پیر حق + در حیا و حلم و علم آن بینظیر + بود کامل مردمان را دستگیر + چون اجل آمد بجنت آمر حبا + دیہشایان نیست چون خواہد خدا + والد و خواہر عمہا دیگر قبیل + ہمگنان را داد حق صبر جمیل + این صاحبزادہ حضرت امام شاہ صاحب بودند در چہار ایام آنچنان سخت قضیہ در این خاندان شدند یعنی دو حضرت شاہ [illegible] و این ہمشیرہ دو دیگر اما حضرت سید سردار شاہ صاحب و سید امام شاہ صاحب الغرض سائر خاندان چنان صبر فرمودند کہ جہان حیران بود.
۱	آن سلالہ خاندان نبوی آن نقاوہ دودمان مرتضوی آن سرمست بادہ عنایات رب العلمین آن سید السالکین سید حضرت امام الملک امام الدین بخاری الباکہری قدس سرہ العزیز مخفی نماند کہ سادات کرام قطب پور ضلع ملتان کہ سجادہ نشین آنجا سید فتح شاہ صاحب است و سادات عظام ہٹی کہ آنجا سجادہ نشین حضرت کلام ربانی سید نور احمد شاہ است یک جدی و نسبی ہم بخاندان حضرت امام الدین موصوف اند نور اللہ مرقدہ	ولادت با سعادۃ حضرت فیض رحمت گل گلزار سیادۃ و نقابت گل شاخسار صفوۃ و نجابت -		وفاۃ ایشان بذات مصدر مکارم و عنایات مظہر کمالات و کرامات	جکہر شریف		حضرت حاجی نعمۃ اللہ صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	نقلست کہ حضرت بابرکت غربا نواز فیاض بے انداز جامع علوم صوری و معنوی واقف اسرار ربانی و رموزات نہانی و دریای معانی بودند چنانکہ کمالات و خوارق و کرامات بے نہایت شمار شدند خدا رسیدہ و مستجاب الدعوات بحد بودند کہ آنچہ از درگاہ ایزد در خواستے ہمانوقت دادہ یافتے چون حضرت دو قریات کہ مالک آنہا مردم جکہر بودند تشریف شریف آوردند مردمان جکہر زمینات بسیار نذر حضور دادند و در زمانے حضرت خوش وقت شدند از آن قوم عرض نمود کہ قبلہ عالم حالا از رعایات ذات اقدس سادات کرام است باقی نیست و نابود اند ماندیا نماند یکسان است حاجت آنکہ مریدان حضور ہستیم فراموش نفرمائی بلکہ در کونین یا لک و ضامن باشی پس آن شخص کمال توجہ کردہ فرمودند کہ تا قیامت نام یا بدات شما شامل گیرند چنانچہ آن مکان چہارم یا سیوم بود از این موقعہ و موضع کہ حضرت آنجا آسودہ اند چراکہ دو یا سہ مکانات مسکن و مدفن در دنیا بر دشتہ بر آمد شدند حال موضع نیز نام جکہر امام الدین شاہ است و نسب نامہ حضور غریب نواز از سید محمد عالم شاہ صاحب سجادہ نشین حال بدین گونہ جاری میشود کہ سید محمد تقی المشاہ ابن سید محمد تقی شاہ ابن سید پناہ علیشاہ ابن سید بلند شاہ ابن سید علیسی شاہ ابن سید مبارک شاہ ابن سید کمال الدین شاہ ابن سید امام الدین شاہ ابن حضرت امام الملک خواستہ ابن سید شیر شاہ ابن سید مہر شاہ ابن سید عبداللہ شاہ ابن سید اسمعیل شاہ ابن سید عبدالعزیز شاہ ابن سید محمد اسحاق شاہ ابن سید حاجی شاہ ابن سید مبارک شاہ ابن سید میر شاہ ابن سید مرتضی شاہ ابن سید محمد مہدی شاہ ابن سید سلطان بدرالدین الباکہری ابن سید عبدالعزیز محمد خطیب شاہ ابن سید رکن الدین ولد سلطان شاہ ابن سید محمود شاہ مکی ابن سید شجاع شاہ ابن سید ابراہیم شاہ ابن سید قاسم شاہ ابن سید زید شاہ ابن سید حمزہ شاہ ابن سید ہارون سرمست شاہ ابن سید عقیل شاہ ابن سید اسمعیل شاہ ابن امام علی اصغر ابن امام جعفر ثانی ابن امام نقی الہادی ابن تقی الجواد ابن امام موسی رضا ابن امام موسی کاظم ابن حضرت امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر ابن حضرت امام زین العابدین ابن امام الثقلین حضرت امام حسین شہید کربلا ابن حضرت علی المرتضی شیر خدا رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین نقل است کہ بروز وفات آن گل الطہر جناب وزیر کائنات یعنی سید السالکین سید امام الدین نوبت شاہی فی الجملہ بند شد چنانکہ نوازندگان فی وکر کردند نشستہ کہ نوبت جاری شود پس انسان کوچہ مجذوب کامل گذر کرد و گفت کہ امروز شہباز میدان ولایت سید امام از جہان دنیا بطرف اعلی علیین پرواز فرمود نوبت شما چہ معنی دارد بلکہ نوبت در افلاک بنواز

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار متبرکه	بادشاهان عصر	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
۲	آن گوهر درخشان معدن سیادت و نقابت آن در رحلت یکتای بحر ان صفوت و نجابت صاحب جاه و جلال عالیجاه فیض پایگاه حضرت بلند شاه صاحب ابن سید صبغی شاه قدس الله سره العزیز	[illegible]		وفات آن والا صفات در عهد [illegible] کرامات	[illegible] شریف [illegible] مزارات بزرگان خود		حضرت حافظ محمد جمال صاحب [illegible]	نقلست که از جناب حضرت امام الدین غریب نواز تا حضرت بلند شاه تواریخ ولادت وفات وغیره درمیانی حضرات هر چند تلاش و جستجو کرده شد هرگز حالات کسی حضرت دستیاب نشده اند لهذا از حضرت بلند شاه صاحب نوشتن آغاز شد مخفی نماند که جناب ممدوح ولی کامل واکمل بودند و صاحب حال و قال صاحب جاه و جلال و صاحب لفظ که هر چه از زبان مبارک میفرمودند همانطور میشد نقل است که بار حضرت در قریه بخشه کلال که قریب کمیمپور است تشریف شریف میداشتند که مسمی بخشه مرید حضرت بخدمت مشرف شده عرض نمود که یا قبله عالم زمین چاه ملکیه کمترین تیار شده افتاده است هر چند که از هندو و مسلمان تخم غله گندم بطور قرضه طلب کرده شد هرگز دستیاب نگردید حال کاشتن زمین نیز از دست میرود و مفلسی هم بدرجه کمال است تا اینجا که حضور وسیله کونین است عرض نمودم که هر چه از حضور انور ارشاد باشد مطابق آن عمل نمایم فرمودند میان مردمان میگویند که در بهوسه غله گندم نیز آمیز میباشد اگر آنرا در زمین بجای غله گندم تخم افشانی کنی امید اغلب است که چیزی خوب حاصل خواهد بود میان بخشه بموجب فرمان عمل نمود مگر بوقت شب که مردمان خنده باز نکنند پس چاه جاری نمود چنان پیداوار پیدا شد که کاشتکاران جاهای دیگر حیران شدند و بخشه بهمان غله گندم چنان دولت مند که گاهی روی مفلسی ندید بموجب برکت وی شد-
۳	آن نور دیده حضرت محمد مصطفی عالیجاه آن جگر گوشه حضرت علی مرتضی ابوتراب حضرت پناه علی شاه ابن حضرت بلند شاه رحمة الله علیه	ولادت با سعادت حضرت در موضع [illegible]		وفات آن والا صفات مظهر عجائبات بتاریخ ۲۰ ذیقعد	[illegible] شریف حال		حضرت غلام [illegible] پیر صاحب [illegible]	نقلست که جناب فیضمآب مظهر صفات جمالی و جلالی بود وقتی چنان حلیم الطبع و سلیم المزاج میبودند که گویا خلق تمام عالم در یک وجود ظهور آورده است و گاهی چنان جلال در دل فیض منزل حضرت متجلی میشد که در هر کلام و بیان حضرت نشان جلال بصدور میگشتند آثار وصف جمالیت یکمهوده نیز بودی اما سخی و متحمل و صابر بدرجه اول بودند هر چه میدادند درویشان و مستحقان را عطا میفرمودند در اوایل حشمانه مزاج میداشتند عیش و عشرت زاید از حد میکردند لاکن عمر شریف از حصه اول بحصه دوم رسید خوف خدا در دل پیدا شد خدمتگذاری بزرگان و بزرگزادگان بسیار و بیشمار میکردند حضرت سید محمد تقی صاحب و سید خدابخش صاحب و سید جهنده شاه نوجوان فرزندان صحیح الطرفین باز عالم فنا بعالم بقا رخت رحلت بستند پس حضرت کمال صدمه در دل پیدا گردید از این غم و الم تپ دق پیدا گشت که بهمین تپ فوت شدند و سوای سه فرزندان مرقوم الصدر میان حسین شاه و شاه امام بخش شاه و شاه قادر بخش و حسن بخش شاه فرزندان نیز میداشتند که از ایشان شاه قادر بخش فوت و باقی موجود هستند-
۴	آن سر تا پای ملفت حلم والحیا وحید بو مصر [illegible] واقف اسرار [illegible] و محنوی سید محمد تقی شاه	ولادت با سعادت حضرت بابرکت [illegible]		وفات آن والا صفات مظهر کرم و عنایات بتاریخ	[illegible] حال		حضرت غلام [illegible] پیر صاحب [illegible]	حضرت سید محمد تقی شاه صاحب فرزند کلان سید پناه علیشاه صاحب بودند و خود را عادی عبادات و ریاضات شاقه لیل و نهار کردند باعث کثرت زهد و تعبد و تجاهد دماغ حضرت فیضمند رطوبت خالی شد پس امراض دماغی پیدا گشتند هر چند که علاج میکردند طبع اقدس را ضعف زیاده میشد اما متحمل و صابر چنان بودند که گاهی اُف نمی نمودند صرف بمحبت قلبی والد ماجد حضرت متساعی علاج بودند آخر الامر بحکم اذا جاء اجلهم لا یستأخرون ساعة و لا یستقدمون پیش پدر بزرگوار وفات یافتند و سید خدابخش و سید جهنده شاه

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	خلفائے کرام	بادشاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	صاحب رحمۃ اللہ علیہ	در موضع جکھڑ حال		ہشتم ماہ رجب المرجب بسال ...	”		”	نیز درپیش پدر والاقدر رخت رحلت بستند حضرت جناب سید پناہ علیشاہ صاحب حصہ سید محمد نقی شاہ صاحب متوفی بہ اسم حضرت سید محمد عالم شاہ فرزند سید محمد تقی شاہ نوشتہ دادند و حصص برادر مرحوم و ہم باسم نبیرہ خود نوشتہ داوند اگرچہ آنوقت سید محمد عالم شاہ خورسال بود حال بزرگ و سجادہ نشین
۵	آن خداترس خدا شناس حضرت سید محمد عالم شاہ صاحب طال عمرہ	ولادت بابرکت حضرت ... جکھڑ حال						جناب ایشان از طرفین سادات کرام اند و ماموں ایشان حضرت سید حیدر بخش شاہ علیہ الرحمۃ بودند جناب صدامجد ایشان حضرت حصہ جائداد منقولہ غیر منقولہ سید محمد نقی شاہ صاحب و حصہ سید اللہ بخش شاہ صاحب و حصہ سید جیند و لا شاہ صاحب اسمی سید محمد عالم شاہ فرزند حضرت سید محمد نقی شاہ صاحب نوشتہ دادہ کہ وے حضرت مستقل بقبض و متصرف اند و سجادہ نشین حضرت امام الدین شاہ صاحب سید محمد عالم شاہ است نہایت لائق و فائق اند با حضرات پیرزادہ گان صاحبان بکمال محبت و نیاز میدارند و مقبول درگاہ خواجگان اند طال اللہ عمرہ
۶	آن شہباز بلند پرواز میدان لاہوت و پاک وارد شدہ از اقلیم جبروت جلیل القدر والاجاہ حضرت محبوب شاہ صاحب ابن ذکریا شاہ صاحب بخاری البا کہری قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت با سعادت حضرت بابرکت در موضع خانواہ ... جانب شرق ...		وفات آن قدوۃ الاصفیاء ... بود ... رحمت ... خانات	در موضع خانواہ کہ از ... مشہور ...		در خاندان مخدوم بود ...	حضرت جناب سید محبوب شاہ از سادات کرام بخاری بہاکہری بودند اہل علم و علما دوست سماحت پیشہ و خداترس و خداشناس بود و در موضع خانواہ کمال اہل عزت و صاحب تعریف و توصیف گذشتند و در میان حضرت بسیار بودند و در خانواہ ملکیت این خاندان عالیشان بسیار بود و تا حال برے قبضہ حضرت سید حیدر بخش شاہ مرحوم و مغفور ماند و حال فرزندان حضرت قابض متصرف ہستند و سند کہ آزاد در عرف عام جھولی میگویند در تمام خانواہ از ملکیت ہندو و مسلمان مقرر است کہ بلا عذر میدہند و حضرت جناب سید حیدر بخش شاہ میفرمودند کہ حضرت سید محبوب شاہ صاحب کمال حسین و گوشہ نشین بودند و اکثر برقعہ پوش میماندند و حضرت جناب معصومہ طاہرہ بی بی دینار صاحبہ ازین خاندان عالیشان بودند کہ مزار شریف آن بی بی در گورستان حضرت محبوب شاہ متصل مزارات غربی طرف بود و جھنگی حضرت بی بی صاحبہ فیما بین ہر دو بلندی بر چاہ شاہ پوالہ کہ آزادیم میگفتند موجود کہ آنجا بسیار زمان نفع رسیار میدہند و نشان مکان بام حضرت بی بی صاحبہ در جھنگ موجود افتادہ است زیادہ افسوس اینکہ عرصہ پنج شش سال دریا بسیار قریب گورستان حضرت محبوب شاہ صاحب متوقع ہیچ تدارک اخراج مزارات از ورثا حضرات بوقوع نیامد از انجا کہ تقدیر الٰہی ہمین بود در ماہ شعبان بسال سیزدہ صد بیست و پنج ہجری مزارات سادات کہ مشہور ترین مزار حضرت حضرت ذکریا شاہ و حضرت محبوب شاہ و حضرت سید شیر شاہ صاحبان و حضرت بی بی صاحبہ موصوف الصدر معہ مزارات دیگر کہ تمام حضرات کاتب الحروف را از صندوقہ حسک شدند یکجا و یکبارگی بجز جداگی یکدیگر دریا برگشتند و برخلاف بقایا مردم اہل گورستان کہ یک یک قبر برو مشید میدان بسیار تدارک حاضر باشی بنام خیرات و جانور کشی بر موقعہ گورستان ماندند اما ورثا حضرات بعد انتقالات مزارات در دریا رسیدند بر سر موقعہ نرسیدند آنچہ خدا خواست ہمان بدید گشت
۷	آن صاحب ولایت و کرامت آن خورشید معرفت و ہدایت	ولادت باسعادت		وفات آن جامع کمالات				نہایت ثبوت کافی است کہ جناب سید پہلن شاہ صاحب بزرگے کامل و مکمل خط پرست بدرجہ اصل بود و مدام عبادت و ریاضت میماند صاحب علم ظاہری و معنوی بود و زندہ خدا و ذوق سکر و جذب و صحو کمال بود و ندہر وقت محبت و ذوق و شوق عنایت مستغرق بود ماندہ دریائے کمالیت و کرامت

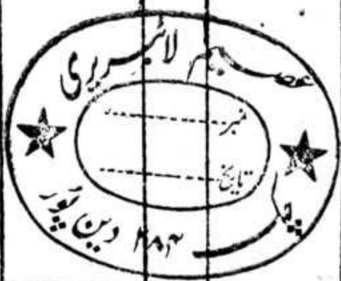
سید ... (حاشیہ)

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه عصر	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
بقیه	آن مهتاب رشادت و علم آن گنجینه [illegible] و حلم آن کامل عدا آگاه آن جلیل القدر و الاجاه حضرت سید جلیل شاه فرزند ارجمند حضرت جناب سید شیر شاه صاحب بخاری [illegible] قدس سره العزیز و نور الله مرقده	حضرت بابرکت با شفقت همیاے رحمت مسکنت پسند و فخر گمنامی از اهل دنیا آزاد و با فقر اوساز عهد موسس خانواده مذکور الصدر که سابق ذکر یافت		مصدر کرم و عنایات مظهر رحم و الطاف بے غایات مخزن کمالات معدن کرامات بتاریخ بیست و دوم ماه رجب	شامل مزارات حضرات من حضرت سید امام الدین شاه صاحب در جلکنه حال		حضرت محبوب سبحان خواجه محمد سلیمان در سلسلهٔ قادریه شریفه	لازت میگرفتند و حال سورهٔ مزمل بودند ماه بلکه دو سه ماه در دریای استغراق غوطه زده زده بدون فرات آلهی بغیر نظر هم نمیکردند خوارق و کرامات بحد کمال میداشتند اما در استار و اخفا میکوشیدند نقل است که شبی اسب سواری مسمی مرزا جوگیانی که خاص مرید حضرت بابرکت بود دزدان بدزدی بردند آتش برخاست دید که اسب موقعه موجود نیست شور شهر خود را اطلاع کرد مرزا خان اول آتش افروخته و اراده گرد مکان ها ئیش صرف سراغ دزدان معلوم نشد و شب تاریک انتظام نیز بدرجهٔ کمال که گویا نه جای رفتن و نه روی ماندن و اسب هم قیمتی سه چار صد روپیه بود نهایت مضطر حال شده سه بار چوبی که در دست سید خود داشت بر زمین زده بزاری و عجز بیشماری چند بار ندا کرده گفت که یا مرشد من حضرت سید جلیل شاه صاحب کجائی بفریاد من رس که اسپ من دزدان از دامن گرفته میروند دستگیری فرما و اسپ من بمن عطا فرما هنوز در این گفتگو بود که اسپ از بیابان دویده بمکان خود رسید مرزا آنوقت سوار شده بصبح دیگر بخدمت پیر روشن ضمیر خود رسید حضرت آنوقت در مراقبه نشسته بودند چون فراغت یافتند مرزا را نزد خود خوانده فرمودند که پیران را بوقت حاجت مردمان بزبان میخوانند نه مانند تو که ندا و چوب هم میزنی ببین که نشان چوب تو بر بدن من موجود حقیقتاً بر بدن حضرت نشان سه جا موجود بود از مرزا خان نقل است که سگینه که بارے مرا مردم سکنای واجل بغرض ضیافت در مکانی مسقف که عمارت و پخته و دروازه نهایت مضبوط بود اندرون نشانده بیرون بسیار مضبوط قفل زدند و اراده اوشان همین بود که بوقت صبح اطلاع دزدی کرده پیش حاکم برند حالانکه حاکم واجل بیشتر بر راه و نهایت ناراض بود مرا اراده دلی حاکم گرفتاری خان مذکور بود که بجائی خود مانده بود و مسلمان از باعث هرنی ها و کشت خون یومیه جان بلب میبودند چون پاسی از شب گذشت مسلوی ملی هم پیر روشن ضمیر گرفته بکمال زاری و عجز سه چار گریست نماند و دو دهیرانگی خواب گرفت کسی بحالت خواب گفت چرا نمی روی که دروازه کشاده موجود است چون آوی بیدار شده برخاست چه بیند که دروازه مقفوله کشاده و در احاطه ولی اسب سواری که از زنجیر زده بودند چون بر زنجیر نهادم نظر کرد دید که زنجیر نیز کشاده استاده اند و زین قریب اسب بود نهاده بر اسب روانه شد بعد از ایام که بخدمت پیر خود رفت فرمودند مرزا خان قفل و زنجیر مضبوط بودند اما بپاس خاطر تو هر دو چیز کشاده شدند اما مناسب آنست که طریقه دزدی دور کن و کار نیک پیش گیر که در [illegible]
۱۲	آن گنجینه خزائن اسرار [illegible] آن [illegible]	ولادت باسعادت آنحضرت در الاورجب گلسته		وفات آن والا صفات بابرکات منظهرستره				مخفی نماند که جناب حضرت شاه صاحب گرامی و عطای فیاض جهان حضرت شاه حیدر بخش شاه بزرگ زاده و خود نیز بزرگی عالی همت بودند عابد و زاهد و شب زنده دار بودند صاحب جود و حیا و اهل کرم و سخا بودند هر که سائل پیش حضور آمدے خالی نرفتے و به مزارات حضرات خواجگان بسیار مشرف شده و بخدمت پیرزاده خود حضرت نهایت مقبول و منظور بودے چونکه سال گشتی دو کشتی چوبهای ششم پر کرده در حضور فرستادی ازین باعث حضرت غریب نواز شاه حیدر بخش طالبین والا میفرمودند در عرس شریف حضرت قبلهٔ عالم صاحب مهاروی خاصه بر عرس شریف هر روز بلاناغه رسیدے بار کاتب الحروف بهنده آن سکنائی شیر و ثابت زمین دفتر

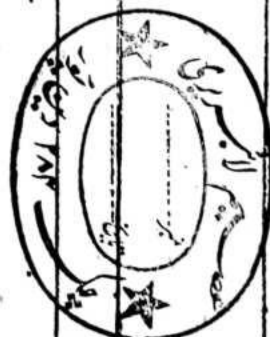
نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	قوم مزار	بادشاہ	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	آن فیاض وفیض رسان آن عطا دہ مبارک نقش حضرت سید حیدر بخش ابن ابن سید عیلن شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ -	اخلاق ورحم وکرم بے نہایات سایہ انداز بسر عاجزان عنایت برحال ستمندان جگہم حال کہ موجود اند -		مظہر کمالات وکرامات بتاریخ بیست وسیوم ماہ جمادی الاول بسال . . .			محبوب جہان حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب در سلسلہ شریفہ چشتیہ رح -	انگریزی مقدمہ بود وباعث شکست مزاجی احقر الناس کاتب حروف ہذا بمقدمہ بحق ہمدان ذکری شد کہ تیرین ہذر لیفہ بگرانی مقدمہ سرسبز کنانید احاکم فیصل کنندہ در کوہستان ہر ند از پیروی مقدمہ تشویش در خاطر عاید حال شد بشب خواب دیدم دران حالیکہ وصال حضرت شاہ صاحب تازہ شدہ بود چہ دیدم کہ حضرت شاہ صاحب بر کنار دریا استادہ اند وکشتی از اندرون دریا باین روے آید شاہ صاحب احقر را دیدہ فرمودند کہ قاضی صاحب جی سواری تو موجود نیست خیر سواری نامید ہم بخانہ رفتہ رسیدہ سوار وانس سعید پرسیدم حضرت حضور کشتی سوار نشدند چہ باعث جواب دادند در کشتی گرمی بود وآب دریا مرالی زانو رسیدہ ازین سبب پیادہ آمدم وسواری برضی خود در کشتی سوار کردیم القصہ اسپ بادہ آمدہ اجازت یافتہ سوار شدم درین حالت از خواب بیدار گشتم دل قوی شد کہ مقدمہ من فتح خواہد شد چنانکہ ہمچنین بر ظفر نشان میدید آخر رفتم وپیروی مقدمہ نمودم فتح حاصل گردید بارے در مسجد شریف موضع جگہ طہر شریف نزد حضرت نشستہ بودم کسی خبر داد کہ سردار خان وکوڑا خان ہر دو قید شدہ ملتان رفتہ سند حضرت بلا تامل فرمود کہ بیگناہ قید شدند انشاء اللہ تعالیٰ نہایت جلد رہا خواہند گشت چند ایام گذشتند کہ ہر دو نامبردگان رہائی یافتند بارے مسمی احمد پسر دریسی چھجڑہ بخدمت آمدہ عرض کرد کہ برادرم بایمان وحنایہ دخمہ در مقدمہ قتل ماخوذ اند دعا فرمائید کہ رہا شوند فرمودند باباخون گناہ کبیرہ است مگر عوض نخواہد بخشید
۱	آن گلدستہ گلستان سوئے وگلبن بوستان مرتضوی آن جگر گوشہ پیغمبر علیہ جناب آن لخت دل حضرت علی رض المرتضی ابو تراب جناب مخدوم امیر حیدر شاہ ابن ابن مخدوم محمد عظیم شاہ ابن حضرت نو ناصر الدین صاحب			وفاۃ ان والاصفاۃ مظہر کرم وعنایاۃ مخزن کمالاۃ چہاردہم ماہ	اوچ شریف در محل مبارک -		در خاندان خود رح	چون چشم انصاف بجانب حضرت مخدوم صاحب میدید کہ جمال کمال وصورۃ بے زوال میداشتند میگفت کہ بلاشک یوسف ثانی است وچون سخاوت اورا ملاحظہ میکرد ناساختہ وبی تماشہ عرض میکرد کہ حاتم را پیش این حضرت جائی دم زدنی نیست ورستم دستان پیش شجاعت حضرت ادب آموز وطفل مکتب بود وقرابت سجادگان حضرات مخدوم اوچی بدین طریق میداشتند چنانچہ نو ناصر الدین صاحب فرزند ارجمند مخدوم غلام شاہ بہاین میشود وفرزندان حضرت ایشان چہار بودند کلان ترین مخدوم کریم حیدر روبوقت سجادگی مخدوم نوبہار ملقب شدند دوم مخدوم قلندر بخش شاہ سیوم مخدوم محمد عظیم شاہ چہارم مخدوم سید فرزند حضرت نوبہار صاحب اول صاحب ہزلوہ جندوڈا وبوقت سجادگی مخدوم نو ناصر الدین صاحب دوم مخدوم غلام شاہ صاحب وفرزندان نو ناصر الدین صاحب قبل از سجادگی مخدوم محمود شاہ بوقت سجادگی نوبہار صاحب دوم غلام اکبر صاحب سیوم مخدوم کریم حیدر شاہ صاحب چہارم مخدوم اللہ بخش شاہ صاحب مخدوم نبی بخش شاہ صاحب ششم مخدوم فتح شاہ صاحب فرزند حضرت محمود نوبہار صاحب نرینہ ہنیر بود وازین باعث بجای ایشان فرزند حضرت غلام اکبر صاحب کہ اسم مبارک حضرت مخدوم صالح شاہ وبوقت سجادگی نو ناصر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفرزند حضرت نو ناصر الدین صاحب غریب نواز قبل از سجادگی حضور بخش وبوقت سجادگی حضرت مخدوم نوبہار صاحب بود وعمر شریف زیادہ فرزند حضرت مخدوم ناصر الدین سیوم وبرادر حقیقی حضرت مخدوم محمود شاہ کہ اولاد نرینہ نیست حضرت خیر بود مخدوم کریم حیدر شاہ صاحب وفرزند ایشان غریب نواز فیاض جہان شاہ والا شان

پس ہرسہ مطلوب شدند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقعۂ آرام	بادشاہان	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	این حضرت مخدوم غلام مرتضی شاه که از اولاد امجاد حضرت جناب ... حضرت شاه ... و از اولاد بزرگوار ... شاه سید جلال الدین ...		-	مبارک این مخدوم الکرام در سال دوازده صد و نود و شش ۱۲۹۶ھ بوقوع آمد لاولد یا ۱۲۹۶ھ	//		//	حضرت مخدوم عبدالغنی صاحب مدظله موجود و فرزند چهارم مخدوم که اسم آن حضرت مخدوم الله بخش بود خیر بوده و مخدوم نبی بخش شاه صاحب برادر حقیقی ایشان نیز لاولد وفات یافت ششم فرزند مخدوم ناصرالدین شاه و برادر حضرت مخدوم محمود شاه جناب مخدوم فتح شاه صاحب بود که فرزندان این حضرت مخدوم جندوڈا شاه و اولاد مخدوم جندوڈا شاه صاحب موصوف مخدوم غلام مرتضی شاه موجود و ثانی مخدوم سید محمد شاه موجود و اولاد امجاد مخدوم غلام شاه صاحب که برادر حقیقی مخدوم جندوڈا شاه صاحب بودند و بوقت سجادگی مخدوم نو ناصرالدین بودند اول مخدوم حسین بخش شاه ثانی مخدوم امیر حیدر شاه صاحب و فرزندان این غریب نواز مخدوم چراغ شاه موجود و سیوم فرزند مخدوم غلام شاه صاحب مخدوم فقیر شاه صاحب و اولاد حسین بخش شاه صاحب کلان کلان مخدوم الله دته شاه صاحب موجود ثانی جهانیان بخش صاحب موجود و اولاد فقیر بخش شاه صاحب اول مخدوم رحمن بخش شاه صاحب موجود ثانیاً مخدوم فیض بخش یا فیض جهانیان صاحب موجود و اولاد امجاد مخدوم قلندر بخش صاحب که لاولد فوت شدند ثانی خرد فرزند قلندر شاه صاحب مخدوم حیدر بخش لاولد و فرزند ارجمند حضرت مخدوم عظیم شاه حضرت مخدوم امیر حیدر صاحب والد ماجد حضرت مخدوم جعفر شاه طال الله عمره و مخدوم محمد عظیم شاه و مخدوم محمد عظیم صاحب فرزند حضرت شاه عظیم الشان مخدوم مخدوم نوبهار است یا فرزندیشان حضرت بودند و فرزندان مخدوم جعفر شاه صاحب بزرگ تر حضرت مخدوم محمد عظیم شاه و ثانی مخدوم غلام شاه و سیوم صاحبزاده جندوڈا شاه صاحب الغرض که حضرت مخدوم امیر حیدر شاه صاحب نهایت صابر و شاکر بودند و ملکیت ایشان حضرت نیز بسیار جا بود و بعض بعض اهل کارنده بودند بعد از مدت خود قابض شدند و زمینات موضع محمد پور که قریب تھله حضرت حضرت مخدوم جهانیان پیر جهان است بلکه حضرت مخدوم صاحب موصوف بودند در انجا شخصے قوم بلوچ که نام وے ... بود کارنده خود مقرر فرمودند بعد مدت آن بلوچ خود قابض متصرف گردید حتی که حضرت امیگفت که ملکیت آن صاحب بخساره رفت جناب موصوف فرمود چنانچه ملکیت ما خراب کردی همچنان خراب خواهی گردید هنوز چند مدت نگذشت که آن شخص معه مال اموال و عیال اطفال خراب و خسته حال شد حتی که تهی باری و تا قیامت یادگار ماند۔
۱۷	آن معدن کرم و حیا مخزن رحم و سخا و فیاض زمان و حاجی الحجاج حضرت جاه حضرت سید نبی شاه صاحب خلف سیدنا ...			وفات آن جناب در ... صاحب کمالات ...	بمزار آن شریف قریب محمد پور ...		حضرت خواجہ ... صاحب	مخفی نماند که حضرت سید نبی شاه صاحب درویشے خدا آگاه و فیض پایگاه و صاحب عبادت و ریاضت بود و هم پدر حضرت صاحب تونسوی بود نیکوکاری را سعادت دارین می پنداشتند و از بدکاری و بد اطواری شرمسار بودند گو زمین است سید حسن شاه صاحب بمطابقت پنج پاک علیهم السلام پنج فرزند بودند بلکه این پنج فرزند ارجمند هستند کلان ترین صاحب عبادات و ریاضات شاقه است و در وجد و سماع نیز محبت بیشمار میدارد و بحضور فیضگنجور جناب خواجه الله بخش صاحب غریب سید محمد عظیم که فرزند کلان سید حسن شاه ما است و ثانی فرزند سید حسن شاه سید نبی شاه متوفی است کمال عزیز بودند بلکه بسمع رسیده آمده که بنائے روضه شریف سید نبی شاه صاحب حضرت غریب نواز خواجه محمد موسیٰ صاحب سجاده نشین محبوب رحمان حضرت خواجه سلیمان علیه الرحمة والغفران



نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	تعمیر مزار	بادشاہی	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	سید حسن شاہ صاحب کہ از اولاد امجاد حضرت سیدہ و مخدوم شاہ سید بلند راجن شاہ صاحب و حضرت بلند راجن صاحب اولاد حضرت سید شیر شاہ جلال الدین میر سرخ رو بخاری اند قدس اللہ سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہ			شانزدہم ماہ ربیع الثانی بسال سیزدہ صد و بیست و دو ۱۳۲۲ھ بوقوع آمدہ است -	جاجی پور و محمد اللہ پور -			ارشاد دادہ کہ حال روضہ شریف سید نبی شاہ سید محمد عظیم شاہ مخدوم از صرف خرچ خود تیار میشو باید اگرچہ بقایا یا عراض بزرگان خود سید نا مخدوم محمد عظیم شاہ سرانجام منیابد اما این عرض برادر خود سید نبی شاہ بنور و شور سرانجام میشو باید حضرت سید فضل شاہ صاحب نیز فرزند سید حسن شاہ صاحب مخدوم بود کہ آنہم وفات یافت و سید عبد اللہ شاہ صاحب فرزند چہارم مخدوم حسن شاہ صاحب و اسم شریف کاتب الحروف افراموش گردیدہ حضرت نبی شاہ صاحب خوارق و ہمت نیز بودند میان عبد اللہ خادم گفتہ کہ روزے حضرت شاہ صاحب بطرف کوٹ مٹھن روانہ شدند راور افرمود کہ حال سوارے موجود از راہ برائے سواری خود ہیم فرستاد پس آن روز راوی بکمال انتظار در رنجا ابروز دیگر پیش حضرت مخدوم محمد عظیم شاہ صاحب عذر خواستہ پیادہ نمودہ روانہ کوٹ مٹھن گردید بسا در راہ سوار حضرت نبی شاہ صاحب ملاقی شدہ گفت کہ میان عبد اللہ خادم حضرت مخدوم صاحب تو ہستی راوی اقبال نمود سوار از اسب فرود آمد گفت کہ حضرت مخدوم صاحب بکمال تاکید فرمودہ است کہ خادم پیادہ روانہ شدہ می آید سوارے شتابی رسانید اینک سواری بگیر و سوار شو نقل است یکو میان عبد اللہ خادم میگوید کہ روزے در حضرت مخدوم نبی شاہ در ٹبی سوکگیان متوقف بودند کہ بارش باران بکمال زور و شور باریدن گرفت وقت شب بود حضرت مخدوم صاحب خادمان را ارشاد داد کہ زیر ڈارہ کہ ازان ستارگان آسمان ہم بنظر می آمدند جائے اسپان و اسباب خود کنید و حضرت نیز در انجا وضو کردہ و مصلا گستردہ در عبادت الٰہی شاغل شدند منع فرمودند کہ از اینجا بیرون نروید تمام شب در آن ڈارہ گذارا کردہ شد در تمام قریہ و کوچہ وغیرہ آب بسیار و بیشمار بود الا در حضرت خادمان و اسپان و اسباب ہیچ اثر بارش نبود مخفی نماند کہ حضرت مخدوم محب شاہ شہید کہ در میان جام پور و اجل ہستند بزرگ این خاندان عالیشان است فرزند ارجمند حضرت بلند راجن صاحب مخدوم بخاری کہ روضہ شریف حضرت در ڈیرہ غازیخان غربی طرف شہر موجود است زیادہ والسلام مع الاکرام
۱	آن بحر محیط علوم صوری و معنوی آن فیاض بے انداز آن ملک شریعت و طریقت را مالک حضرت مولٰنا مولوی نور محمد صاحب	ولادت باسعادت حضرت بابرکت در قریہ کہنہ موسومہ بستی بہارہ قریب اوچ بودہ	از نود زیادہ بود -	وفات آن جامع کمالات مظہر کمالات و کرامات بتاریخ شانزدہم ماہ رمضان شریف بسال دوازدہ	[illegible]		حضرت خواجہ نور محمد نارووالہ صاحب رحمہ	نقلست کہ حضرت مولانا در علوم ظاہری و باطنی بحرے محیط و بیکران و بیکنار بودند عابد زاہد و مجاہد و صاحب خوارق و کرامات بودند صاحب ذوق و شوق و محبت الٰہی بودند ہیچ عالم ہمزمانہ با او دم مقاومت و مساوات نزدہ و صاحب حشمت و شوکت کہ چون حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حاجی محمد اکرم صاحب قادر جہوکی بسر انجامی مقدمہ اہل ہنود ڈیرہ غازیخانی بجز اسلامیان نزد بادشاہ وقت تشریف ارزانی فرمودہ بودند مولانا صاحب ہمراہ و معاون اہل اسلام بودند نقل است کہ بارے دزدان از موضع مرزا حضرت شد دزدی کردہ رفتند صاحب خانہ را بر وقت بعد دزدی دزدان خبر گردید ہمان وقت پیش مزار حضرت نالشے و فریادے شد بوقت صبح بیرون از موضع سراغ برداشتہ رفتند چہ بینیکہ دزدان نابینا شدہ نشستہ اند و اسباب پیش او شان نہادہ چون مالک اسباب اسباب خود برداشت دزدان بر مزار شریف آمدہ تائب شدند نقل است کہ بارے خادمان منجملہ از صاحبزادگان ہمارو صاحب بموقعہ حاجی پور رفتند دی روپیہ باہمی کردند و

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع قبر	بادشاہے	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	[illegible] قدس سره العزیز	[illegible] پیدا شده اند		[illegible] ۱۲۵۱ه بوقوع آمده	″		″	وآن بارق قسم [illegible] پر انوار حضرت [illegible] صاحب کرده چون [illegible] خادم بحضور حضرت صاحبزاده [illegible] رفتند و حال کردند صاحبزاده صاحب ارشاد کرد که بطرف محمد پور رود کرده قسم صاحب مزار مولوی نور محمد صاحب محمد پوری نماید چون [illegible] شخص وضو کرده برخاست که قسم کند [illegible] خود بطرف محمد کرده بود که روپیه [illegible] زاری [illegible] حضرت صاحبزاده فرمود [illegible] چشمان سوگند [illegible] صاحب جلالی مزاج باید کرد [illegible] بخدمت اہل جمال که پرده پوش باشند خبر کمالات و کرامات حضرت بسیار [illegible] اختصار نموده شد اولاد [illegible] خیر بود ازین سبب سجاده حضرت خواہرزاده حضرت گردید۔
۲	آن مساکین دوست و غربا نواز صاحب قال و قیل میان محمد اسمعیل سجاده و خواہرزاده مولانا قدس سره۔	ولادت آنحضرت غریب نواز ملجائے و ماوائے مساکین۔		وفات آن والاصفات بابرکات مصدر کمالات۔	محمد پور		حضرت ماموں خود	نقلست که چون حضرت مولانا صاحب محمد پوری از جہان گذران [illegible] بعالم جاودانی تشریف شریف بردند [illegible] خیر بود پس شرفا و احبا و مریدان حضرت مولانا صاحب یکجا نشسته مشوره کردند و اتفاق باہمی نمودند که سجاده نشین میان محمد اسمعیل صاحب که انسان نیکبخت است مقرر کرده شود پس میان محمد اسمعیل صاحب سجاده نشین صاحبزاده و سجاده مقرر گشت خدمت گذاری مزار شریف [illegible] مہمانان لنگر شریف چنان مینمود که نہایت مقبول و منظور [illegible]
۳	آن ملجائے و ماوائے فقرا اعظام و خدمت گذار اولیائے کرام صاحب جود و احسان فراوان خداوند کمالات شیخ محمد حیات صاحب قدس سره العزیز نور الله مرقده	ولادت با سعادت حضرت بابرکت در محمد پور است۔		وفات آن والاصفات مصدر کرم و کمالات بتاریخ سیزدهم ماه شعبان المعظم بسال سیزده صد و دو ۱۳۰۲ھ بوقوع آمده است۔				جناب حضرت محمد حیات صاحب سریر آرائے سلطنت علوم ہدایت و رشادت بودند و مسند پیرائے جود سخاوت و [illegible] فیض الله [illegible] اشرف خود مدام و مستدام بجان نثاری و خدمت گذاری مصروف میماندند صاحب وجد و سماع بودند [illegible] لنگر شریف ہرگز سستی و تغافلی نے فرمودند ہرکه از حضرات بزرگان [illegible] چشتیه وغیره تشریف شریف می آوردند خدمتگذاری آنہا بجان و دل میکوشیدند و کم گوئی بلکه سکوت و خاموشی بسیار دوست میداشت و چون از گردش گردون بوقلمون [illegible] خاطر شریف حضرت ملال پیدا شدے ملفوظات بزرگان عالیشان می شنیدند [illegible] آنہا بسیار [illegible] میفرمود که اگر کسے دشمن را دوست نماید باید که روبروے او باو خوبی کند و در غیبت اعمال شائسته وے بیان سازد تا که از دشمنی نمودن او [illegible] دامنگیر گردد و عادت وے حضرت بود که اگرچه فی الواقعه کسے بدکار بودے پس آن را فرمودے که جہان بخوبی ترا یاد مینماید از این شنیدن شخص از بدی باز میماند و قوت حلال بسیار میخواست و میفرمود که دعا باعث طعام مشتبہه قبول نمی افتد و احوال روز گذشته بشام و احوال شب بوقت صبح پیش شیخ خود عرض میکرد
۴	آن دریائے رحمت و شفقت صاحب جود و کرم زاہد از حد مولوی گل محمد صاحب فرزند حضرت محمد حیات سلمه	ولادت حضرت در محمد پور شریف۔						حضرت سجاده نشین صاحب کمال خلیق و شفیق عاجزان و رفیق مستمندان است و در علم ظاہری نیز کمال ماہر و فاضل اند و در معامله مہمان نوازی نہایت توجه میدارند و در آراستگی مکانات متعلق مزار انور بسیار ذوق و شوق غالب حضرت است اما مسجد شریف که متصل مزار مقدس است تعمیر طلب است اگر باین طرف سجاده صاحب متوجه زیاده شوند شایان است و عہد خوشنویسی حضرت نہایت کمال کرده اند که نوشته ایشان حضرت در روضه شریف بر دیوار مزار شریف یعنی اندرونی دیوار پخته روضه شریف موجود است از قرائن معلوم میشود که حضرت صاحب وجد و سماع ہستند و عابد و زاہد ضرور اند۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	تصنیف/مولد	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن مشیوائے اہل طریقت و رہنمائے مردم حقیقت در دریائے شریعت معظم حضرت مولانا مولوی محمد اکرم خلیفہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز و نور مرقدہ	ولادت حضرت [illegible] است ۔		وفات آن والا صفات جامع کمالات مظہر فیوضات بست و پنجم ماہ ذیقعد بسال دوازدہ صد سی سنہ ۱۲۳۰ھ بوقوع آمدہ است ۔	ستمینه		حضرت قبلہ عالم مہاروی خواجہ نور محمد صاحب	نقلست کہ حضرت مولوی محمد اکرم ابن مولانا حافظ محمد صدیق ابن مولانا مولوی غلام حسین اولاد قاضی نور محمد صاحب کہ مزار ایشان قریب رنگپور است عالم جید و فاضل امجد بودند حقتعالے مولوی محمد اکرم صاحب را علم خضری عطا فرمودہ بود کہ صدہا علمائے دوران با ایشان رشک علم مینمودند و بحث نمی توانستند کرد و چند چند انسان کامل الوقت شاگرد ایشان بودند چنانچہ مولانا مولوی محمد پور صاحب مولوی نور محمد و مولوی محمد حسن صاحب اجن پوری و مولوی فتح محمد جراح و حضرت نور اللہ صاحب مخدوم صاحب اوچی علم آموختہ حضرت ایشان بودند و مولانا حضرت خواجہ خدا بخش صاحب خیرپوری حسب بیان پیر روشن ضمیر حافظ صاحب ملتانی شرح چغمینی از ایشان حضرت تمام خواندہ بودند و حضرت مولانا صاحب خلافت از حضرت جناب قبلہ عالم صاحب حاصل کردہ بودند مرد کامل و اکمل بودند لطائف عجیبہ و غریبہ میفرمودند چنانچہ میگفتند کہ عارف صاحب آن را گویند کہ ہیچ چیز آن را تیرہ نسازد بلکہ ہمہ چیز اشیا را با در روشن و منور بود با شد و نیز گفتہ اند کہ از ہمہ عبادات بہترہ اصلاح دلہا است و آنحضرت گفتہ اند کہ چون اعراض مستعمال بندہ را ہمراہ شود زبان وے در حق اولیاء اللہ تطعن دراز میشود و با نکار معاذ اللہ
۲	آن افضل الفضلا زبدۃ العلماء عالم علوم بے پایان صاحب حلم و حیاء انسان شریف مولوی محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت آن حضرت بابرکت سعید رشید ازلی ممتاز از جناب لم یزلی بسال دوازدہ صد ہشت سنہ ۱۲۰۸ھ		وفات آن جامع کمالات فیاض بے نہایات بتاریخ بست چارم ماہ جمادی الثانی بسال دوازدہ صد ہشتاد و پنج سنہ ۱۲۸۵ھ	ستمینه		حضرت قاضی محمد عاقل صاحب کوٹ مٹھن	نقلست کہ حضرت جامع علوم ظاہری و باطنی بودند صائم الدہر و قائم اللیل بودند عبادت و ریاضت را بسیار دوست میداشتند بباعث ریاضات شاقہ نحیف البدن بودند اکثر سادات کرام سنگھوی و سادات عظام جہاکہری و حضرت صاحبزادہ جناب شیخ احمد بخش صاحب قادری جہوکی شاگرد ایشان حضرت شمار شدند و اکثر عمر شریف خود را در تدریس صرف فرمودہ اند و نیز عادت مبارک حضرت سالہا بینی مایل نبود از این باعث چنبر گردن حضرت است نبود بلکہ بر بینی مایل بود و در حضرت خلق و احسان چندان بود کہ ہر چہ نوشتہ شود کم از آن خواہد بود و این حضرت و محمد اعظم صاحب فرزندان مولوی محمد اکرم صاحب بودند و اولاد مولوی محمد اعظم صاحب در ریاست بہاولپور سکونت پذیر است و فرزند ایشان حضرت یعنی فرزند مولوی محمد ظریف صاحب مولوی محمد حسن صاحب است ۔
۳	آن صاحب دانش و بینش آن فیاض بے انداز آنصاحب احسان آن صاحب کرم بے پایان مولوی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت با سعادت حضرت بابرکت در [illegible] بود		وفات آنحضرت غربا نواز بتاریخ دہم ماہ رمضان شریف بسال سیزدہ صد و شش سنہ ۱۳۰۶ھ بوقوع آمدہ است ۔	ستمینه		حضرت خواجہ خدا بخش صاحب کوٹ مٹھن [illegible]	نقلست و چشم دید کہ جناب حضرت مولوی صاحب عالم و عابد و زاہد و مجاہد بودند بحق پیران چشت اعتقاد بسیار و بیشمار میداشتند و اکثر زیارات بزرگان والاشان را سعادت دارین میداشتند اگرچہ در تعلقات دنیاوی ضرور دست انداز بودند اما فرق حلال و حرام بسیار خیال میداشتند و پرہیزگار ضرور بودند و بر علم و خاندان خود فخر نمیکردند و خیرخواہ اہل اسلام زیادہ از حد بودند حتی المقدور در برائے نقصان مسلمانان واوانئی بودند اہل ہنود را عادت است کہ در حساب کتاب و سود شماری زیان مسلمانان مینمایند چونکہ مولوی صاحب را در رعب عظیم بود اکثر شرفا و غربا در فہمید حسابہا از مولوی صاحب امداد میخواستند و امداد ہر کس براحق مینمودند و ملک مٹھہ ملانہ کہ آدمی نیک و نیک خواہ خلق اللہ بود و اکثر از دفاتر سرکار منصف فہمید حساب ہا میبود کمتر و مولوی صاحب را در میان آورد مردمان حساب
۴	آنحضرت فیض بخش و فیض رسان منبع جود و الاحسان	ولادت آنحضرت		وفات آنزالاصفات یکم ربیع الاول	ستمینه			بوضوح پیوستہ کہ حضرت غریب نواز جناب مولوی صاحب عالم جید و مرد امجد بود مردمان از برکت و یمن علوم خود مستفید و مستفیض بسیار مردمان از حضرت فایدہ مند میشدند و خاصہ علم آموختن از ایشان حضرت این بود کہ اگرچہ کسی شخص از حضرت علم اندک میخواند و عمل نیک و بیشمار

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت حضرت	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	حضرت مولوی محمد اکرم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۔	بابرکت در سمیسنہ بود		بسال دوازدہ صد شصت و نہ سنہ ۱۲۶۹ بوقوع آمدہ است۔	"		"	میمون فی زماننا حضرت مولوی محمد قاسم صاحب فرزند الیشان حضرت نہایت عمدہ عالم وفیاض بے انداز است و خلیق بدرجہ اول است از علمایان طالع وریا کار ہرگز نیست بلکہ ملا آدمی علم و سعادت آمود است کہ از وجود حضرت خیرخواہی جہانیان است و نیز فرزند این خاندان والاشان مولوی محمد شریف فرزند مولوی محمد حسن صاحب موصوف الصدر زیادہ از علم و رو نیک بختی و عبادت ریاضت دیدہ شد اگرچہ بدنیاداران صحبت میدارد اما تا حال تنہا ملبوس بدنیا نیست و مولوی محمد اشرف صاحب فرزند مولوی محمد شریف باوجود نوعمری و تحصیل علوم ظاہری محمد نیند [illegible]
۱	آن سعید دارین مولانا شیخ غلام حسین صاحب ابن شیخ محمد شفیع صاحب کہ از اولاد امجاد حضرت خواجہ نظام الدین سیوم فرزند شیخ فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ ہستند اگرچہ ذکر این خاندان در دیگر کتب موجود نیست الانساب و نیک بختی ایشان شاہد قوی است رحمۃ اللہ علیہ	ولادت حضرت بابرکت در سودہرا ضلع گوجرانوالہ کہ بہ بست و چار واسطہ بحضرت باباصاحب میرسد و بچہل و ہفت واسطہ بامیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ -		وفات آن برگزیدہ صفات بتاریخ یازدہم ماہ شعبان بسال دوازدہ صد بیست و چہار سنہ ۱۲۲۴ھ فرزندان حضرت حافظ محمد شریف و شیخ احمد یار صاحب و شیخ خیر محمد صاحب و شیخ محمد امین صاحب	شیرو - تم		حضرت پیر مہر شاہ صاحب قادری [illegible] مزار او در شان در موضع [illegible] حضرت حاجی [illegible] از بزرگان است	نقلست کہ حضرت شیخ صاحب در تحصیل فیروز آباد زمیندار و جاگیردار سار کلان بودند چون ارادہ الٰہی غالب گردید و جاذب حقیقی حضرت بخود کشید جائداد منقولہ و غیر منقولہ را خیرباد گفتہ بحضور صورت اعلیٰ در پاک پٹن حاضر شدند از بارگاہ فریدی ارشاد سکونت شیرو شد پس روانہ شدہ منزل بمنزل در شیرو کہنہ رسیدند عالم کامل و عابد زاہد و مجاہد مردمان شیرو و قرب جوار زمینداران کمال حضرت را دیدہ برائے گذارہ حضرت سند کہ در عرف عام جھولی گویند مقرر کردند کہ تا حال ہیچ در ہیچ اولاد حضرت وصول مینمائید حضرت مرد کامل بودند نقل است کہ مسمی صدیق کلال برائے تزویج خود از حضرت دعا خواست حضرت فرمود آنجا کہ ارادہ دلی تراست نکاح تو خواہد شد بشرطیکہ نکاح کسی بو نباشد وارثان آن زن کہ ارادہ صدیق بوی بود بجائی دیگر نکاح کردہ دادند صدیق بگریست و عرض حال نمود و فرمودند میان خاطر جمع نکاح ترا خواہد گردید تقدیراً شخصے کہ باآن زن نکاح کردہ بود مارخورد و بعد نکاح آن زن بعد عدت شرعی بصدیق تصدیق گردید نقل کہ سوائے چہار فرزندان کہ سابق نوشتہ شدند فرزند دیگر شیخ محمد یار صاحب بود کہ بعد بالغ شدن بلاہور والیس رفتند و باقی ہر چہار در شیرو ماندند کہ ذکر ہر یک علاوہ علاوہ نوشتہ آید و تجویز تزویج ذات شیخ در موضع متہم بخانہ مولوی آنجا شدہ بود کہ تا حال سلسلہ برادری با وشان و اولاد حضرت جاری و باقی
۲	آن سرمست بادۂ محبت الٰہی حافظ کلام کبریائی حافظ شیخ محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ کہ اول فرزند بود۔	ولادت حضرت در [illegible] بود -		وفات حضرت دو شنبہ بتاریخ [illegible] جمادی الاول بسال دوازدہ صد سی و [illegible] سنہ ۱۲۳۹	شیرو - تم		حضرت پیر مہر شاہ صاحب حضرت [illegible] قادری	نقلست کہ حضرت در زمرۂ کاملین حافظ کلام ربانی و شاعر و عالم لاثانی بودند نوشتہ اند کہ دزدان مادہ گاو حضرت از بیابان بگشت فرمودند بطوریکہ مادہ گاو را کشتند کشتہ شوند بعد الیوم چند اشخاص بہمان صورت قتل شدند نقل است کہ بعد وصال حضرت روزے منکوحہ حضرت بر شیخ عبد السلام و شیخ محمد شفیع فرزندان حضرت نام کرسی ایشان گرفتہ لعن نمود پس بخواب آمدہ و خفا شدہ منکوحہ را فرمودند کہ تو لیاقت اولاد نداری فرزندان را بخود میبرم پس ہر دو صاحبزادگان فوت شدند در این وجہ بحالت تنہائی گریان و حیران بماندند فرزندان ماندند دختر بود چند مدت در غم گذاشتہ فوت گردید
۳	آن مقبول بارگاہ پروردگار شیخ احمد یار صاحب	ولادت حضرت		وفات آنحضرت سیزدہم ماہ ربیع الآخر سنہ	شیرو		حضرت حاجی [illegible]	نقل است کہ حضرت شیخ احمد یار صاحب مرد مبارک و متقی باوضع حمیدہ بود عابد و زاہد بدرجہ کمال شمار گشت ہر وقت باوضو میماند و گاہی نبود کہ تسبیح در دست آنحضرت نبود بدرود شریف نہایت محبت میداشت و فخر نسبی را ہیچ نمی دانستند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاه وقت	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
الیضا	فرزند ارجمند شیخ غلام حسین صاحب موصوف رحمة الله	بابرکت در شیرو		"	"		"	بلکه میفرمودند که فخر آنست که شخصی خود عبادت ریاضت کرده صاحب نام و نشان باشد نه بر بزرگی و خدارسی دیگران ناز نماید بروز حشر عمل صالح پرسند نه نام و نشان پرسیده شود و فرزندان حضرت شیخ غوث بخش نجیب و حضرت مولانا مولوی غلام مصطفی صاحب که نیکی بود
۴	آن صاحب حلم و حیا مغفرت نقش شیخ غوث بخش نبیره شیخ غلام حسین صاحب رحمة الله فرزند شیخ احمدیار	ولادت حضرت در شیرو است		وفات آن حضرت بتاریخ ششم ماه رجب المرجب بسال ۱۲۵۰ھ بوقوع آمده	شیرو		حضرت خواجه محمد سلیمان صاحب	چشم دید معامله است که شیخ غوث بخش فرزند ارجمند شیخ احمدیار ابن شیخ غلام حسین صاحب مردی فقیر و نجیب بود و مردمان شرافت و کم زبانی وی عقیده بصدق دل خدمتگذاری میکردند بلکه خدمت چنین شخص برخود لازم میدانستند نمازی و محب صیام رمضان شریف بدرجهٔ اولی بود و وقت سحور بر مکان بلند استاده مردمان از زبان فصاحت بیدار مینمود فرزندان حضرت دو شدند یکی شیخ محمد بخش که نهایت کم گو و بلا طمع بود وفات وی دهم محرم الحرام بسال نامعلوم بوقوع آمد دوم صاحبزاده شیخ نور احمد مردی فقیر
۵	آن مخدوم المساکین محب الفقراء زبدة الزاهدین و ... اولیا مولانا مولوی غلام مصطفی صاحب فرزند شیخ احمدیار صاحب رحمة الله	ولادت حضرت بابرکت در شیرو		وفات آن جامع کمالات بتاریخ بیست ششم ماه شوال بسال سیزده صد هفتده ۱۳۱۷ھ بوقوع آمده	شیرو		حضرت خواجه محمد سلیمان صاحب	چشم دید کاتب الحروف که مولانا صاحب عالم باعمل قائم اللیل و صائم الدهر و صاحب عبادات و ریاضات بودند و بر ذکر اذکار در اسرار ابرار جان نثار بودند اکثر عمر شریف آن شریف در زیارات بزرگان عالیشان چشتیه قدسیه گذشت غربا و فقرا را خدمت نهایت بجز منت مینمود و صاحب وجد و سماع بودند فخر نسبی در ان حضرت بقدر دانه خردل هم نبود در وعظ وی حق تعالی جل شانه نهایت عمده تاثیر داشته بود باعث این بود که قوت حلال میخوردند و خود نیز عامل کامل بودند فرزندان وی حضرت مولوی محمد عظیم صاحب که وفات وی بتاریخ بیست دویم ماه شوال بسال سیزده صد و پنج بودند ۱۳۰۵ھ که بوقوع آمده دویم مولوی صاحب حافظ محمد حنیف سیوم مولوی محمد موسن صاحب چهارم مولوی عبدالحق صاحب
۶	آن مالک ملک تجرید و تفرید محبوب الصمد شیخ خیر محمد صاحب فرزند شیخ غلام حسن صاحب قدس سره	ولادت حضرت بابرکت در شیرو ...		وفات آنجامع کمالات بتاریخ یکم ماه ربیع الآخر ۱۲۶۰ھ عرس الشان مولوی حافظ محمد حنیف میکنند	قریب ... در قاضیان		حضرت خواجه ...	نقلست که حضرت تارک الدنیا و ما فیها بودند صاحب عبادات و ریاضات بودند نوشته اند که بارها مردم بدیدن حضرت میرفتند جسم حضرت پاره پاره شده میدیدند و باز بعد ساعت صحیح و سلامت میشدند نقل است که شیخ بعین وقت نکاح خود از مسکن مفرور شده رفتند پای وستان شکایت این معنی دادند بجواب فرمودند که حق تعالی مرا برای عیش عشرت پیدا نفرموده شکایت شما بجا است نقل است مصروع که پس خورده حضرت میخوردند تمام عمر طالبی میبافت نقل است که سائلی برای اخراج سوال کرده فرمودند بر زیر مصلا چندین روپیه سائل طمع ... گرد
۷	آن قدوة السالکین شیخ محمد امین فرزند شیخ غلام حسن صاحب که مردی خیر خواه	ولادت حضرت بابرکت در شیرو		وفات حضرت بابرکت بتاریخ سیوم محرم الحرام بسال دوازده صد شصت				نقلست که شیخ محمد امین صاحب مردی فقیر و فقرا دوست و صاحب لفظ و عابد زاهد بود مشهور است که روزی شخصی از کند فهمی فرزند خود پیش شیخ شکوه نمود فرمودند نی فرزند تو نهایت دانشمند است پس در همان ایام چنان زیرک و دانش گردید که نظیرش کم بود فرزندان آن حضرت شیخ گل محمد صاحب عالم بود و شاعر نهایت فصیح که سیزدهم ماه شعبان بسال سیزده صد پانزده وفات یافت دوم فرزند فقیر خدا میان محمد صاحب و سیوم شیخ محمد حسن صاحب مردی سخی و دانا بود وفات وی یازده ذیقعد بسال ۱۳۱۴ھ فوت شده بود و فرزندان شیخ محمد حسن صاحب کلان میان نصیر بخش واقعه ۱۸ شوال ۱۳۰۵ھ و جمالی دین شد

[illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	ارشاد مرشد	خلاصه کیفیت
ایضاً	اہل اسلام بود رحمته الله علیه	ونهم سنه ۱۲۶۹ھ بوقوع آمده است		"	"		"	دوم فرزند میان خدابخش که قضیه دے ۱۱ ذیقعد بسال سیزده صد چهارده سنه ۱۳۱۴ بوقوع آمد فرزند شیخ گل محمد صاحب شیخ نور محمد بود و نبیره شیخ محمد امین بود که وفات وی در سیزده صد و بست و شش بتاریخ ۱۸ جمادی الاول سنه ۱۳۲۶ گردید شان خدا است که فرزند ارجمند حضرت مولانا شیخ غلام مصطفے صاحب رحمته الله که اسم وے مولوی عبدالحق بود هم در سیزده صد و بست و شش بتاریخ ۱۶ جمادی الاول سنه ۱۳۲۶ فوت شد
۱	آن حجة المحققین آن زبدة الزاهدین آن فیاض بے انداز وحید الدهر جناب مولانا مولوی ابوبکر صاحب مرید و خلیفه خواجه نور محمد صاحب ناروواله صاحب قدس سره العزیز و نور الله مرقده	ولادت مولانا مولوی ابوبکر صاحب در قریۂ ... مضافات ... است	۶۰ سال	وفات آنجامع کمالات بتاریخ بیست و سیوم ماه جمادی الثانی بسال دوازده صد شصت و یک سنه ۱۲۶۱ بوقوع آمده است فرزند مولوی و حافظ محمد قائم صاحب است	حاجی پور		حضرت صاحب ناروواله	نقلست که حضرت مولانا مولوی صاحب تحصیل علوم صوری و معنوی در حضور مرشد ارشد خود کردند و آن نعمت عظما حاصل نمود که جوینده را شایان و بایان شد و تکمیل در حضور فیض گنجور حضرت پیر روشن ضمیر خود یافت که کامل و مکمل شدند و خلق الله را بجدا خوانده اند و رسانیده اند و شیخ موت السیاسیاد میفرمودند و میگفتند که سوگند بخدائے عز و جل که جزوی جدا نیست و نخواهد بود و بذات خود واحد لاشریک است که بنده نیک بخت را هرگز روزی خوشتر از آن روزی نباشد که عزرائیل علیه السلام در آن روز نزد وی می آید و میگوید ای بنده نیک قسمت بترس که ارحم الراحمین خود میبری و بوطن اصلی خود فائز میشوی نمیدانی که جهان فانی زندان مومن است از آن این زندان درین دار نا پایدار عالیست است چون رفتی رستی ماندی در ماندی و اگر بخوشی رفتی خوش خواهی بود ورنه بعزت ایزدی که بعزت شده خواهی رفت و بحضور مولائی خود بخوشی رفتن از آن بهتر است که مجبور کرده روند و میفرمودند الصوفی هو الخارج عن النعوت والرسوم والفقیر هو الفاقد الاسباب فقعد السبب و جب الماسم الفقر و سهل له الطریق الی المسبب و میگفت که اشتیاق پدر مرگ لذت زیاده از آن می بیند که زنده از شربت عسل خالص و میفرمود هر که با صوفیان صحبت میدارد باید که ویر النفس نبود و سنه دل روز ملک ملک را جیز نبود از آنجا که در قوم خود منتخب بود و ترک وطن نموده ...
۲	آن فیاض جهان آن کریم کیش دوران حافظ کلام ربانے آن فقر لاثانی مغفور دائم حافظ محمد قائم صاحب رحمته الله علیه و نور مرقده	ولادت حضرت ... حاجی پور		وفات آن جامع کمالات بتاریخ پنجم ماه صفر بسال دوازده صد هفتاد و دو سنه ۱۲۷۲ھ	حاجی پور شریف		بیعت از والد بزرگوار خود ...	نقلست که حضرت حافظ صاحب فیاض بے انداز صاحب عبادات و ریاضت بود و خداوند از ذوق اشتیاق و محبت آلهی بسیار کسان را از چاه ضلالت برآورده براوج عزت و اقبال رسانید و سخاوت و غربا فقرا نوازی پیشه سعادت خود می پنداشت و میفرمود که درویشی در سه چیز یافته اول ترک الطمع دوم والمنع سوم والجمع یعنی فقیر را لازم که طمع بچیزے نکند لابد اگر چیزی بدست آید منع نماید و چون میسر آید آنرا جمع نسازد و میفرمود که چیزی که بکراهت حاصل شود و غرور طبع زیاده گردد کرامت نیست بلکه مکر است پس از آن منفعت گرفتن مناسب حال درویشان نیست و نخواهد بود نهایت خلاتر ...
۳	آن غواص دریائے رحمت نیکو ترین مد بندگان ایزد حضرت گل محمد صاحب رحمته الله علیه	ولادت بتاریخ ... دوم رجب سنه ۱۲۵۱ھ		وفات حضرت ... ذیقعد بسال سنه ۱۳۰۸ھ	حاجی پور		حضرت غلام فخر الدین صاحب ...	نقلست که حضرت در حقیقت از گلستان مروت و فتوت و گلشن رحم و سخاوت گلی بود و برادر انجه روح پرور بسیار طالبان خدا را راه راست مینمایند و در سلوک هدایا سالک مسالک شما ارشد بودند مشهور است که حضرت صاحب جایداد بسیار بودند بر بادیه واد ند الحق اگر این سخن راست هم باشد تاهم اسباب دنیوی اغنیاء که کشف ارزنده دل روشن می بینند و دانستند که این عالم فنا از راه راه راست باز دارد و دور کرده با چه عجب و اکثر حضرت عالیشان میفرمودند که الله و بس و ما سواه هوس و انقطع النفس و میگفت که در میان خدا عز و جل و بنده وے حساب و حجاب آسمان و زمین است اما چون عزیزی نی داد و سازد زمان بخطه بخدا عز و جل خود رسد و از لوث عصیان و فجور و فسوق پاک گردد و میفرمودند خدا دریافتن سهل است اگر دوئی و خودی را بطاق نسیی نهد

[illegible]

خلاصه کیفیت	ارشد مرشد	بادشاهی	توقیع مزار	وصال باکمال	عمر شریف	ولادت شریف	اسم شریف	نمبرشمار
نقلست که حال سجاده همین صاحبزاده هستند حتی المقدور در عبادت الٰهی شاغل اند صاحب وجد و سماع اند در لیاقت و دیانت و فراست درست اند و اکثر در پی قوت حلال مصروف میباشند جناب میان کریم بخش صاحب و جناب میان غلام یسین صاحب و میان غلام علی برادران حقیقی سجاده صاحب هستند و حضرت الله بخش صاحب برای قوت حلال کار زراعت میکنانند تا که زمانه زدن حلال قوت حلال بوده باشد که آنچندین در لباس اتقا پوشیده است در لباس دیگری نیست خبر شرط باشد	حضرت علامه فخرالدین و تکمیل از خواجه غلام فرید صاحب رح					ولادت در حاجی پور	آن فیاض جهان مظهر الطاف بی پایان مبارک نقش میان الله بخش فرزند گل محمد صاحب قدس سره العزیز	۷۰
به ثبوت پیوسته که اگرچه جناب الاخطلب نواب صاحب علائق دنیوی بودند اما چون جاذب حقیقی بجذب کشید کلهم علائق دنیوی را بطاق ورکه برکنار داشته معه جناب خاندان عالیشان یعنی معه خوانین و بیگمات و صاحبزاده برادر عزیز القدر و فرزند ارجمند خود و ارکین دولت روانه حرمین شریفین شدند از آنجا که از اوائل عادی شراب ظاهری بودند چون عازم سفر اطهر شدند از شراب و جمله منهیات تائب شدند پس مرضی مهلک عارض حال جناب موصوف گردید چند متعلقان و غیره برای نوشیدن صلاح در دادند فرمودند معاذ الله که پیش حضور پاک توبه کرده بشکنم الغرض به مدینه شریف رسیدند و چشمان خود را از زیارت حضور پر نور صلی الله علیه وسلم روشن فرمودند و خیرات آنجا بکثرت نمودند باز در مکه شریف مشرف شدند با وجود درج مرض کلهم لوازمات حج بجا آوردند و از آنجا روانه شده بجده شریف رسیده بحکم کل نفس ذائقة الموت جام وصال الٰهی نوشیدند و در مردم بدو و غیره نواب صاحب عالیجاه چندان خیرات عطا کرده و بسیار خلق الله مالا مال گردیدند نیز وصیت فرمودند که دفن من بهتر در اینجا بهر طور بود اما برای کشش حکام لحاظ میشود و در ڈرہ اول پرده دفن کنید اما پائین مزار شریف والد بزرگوار از کرامت کم نیست که پائین مزار والد ماجد نواب اول جا بالکل نبود چون قبر کندیدند چنان فراغدستی روداد که هنوز جا باقی بود و سلسله نسبی جناب نواب صاحب مرحوم مولوی احمد یار صاحب بنظر لطف نوشته فرستاد که اول اول جناب نواب معلی القاب نواب صادق محمد نواب اول وفات چهاردهم ماه ربیع الاول ۱۱۵۹ بعد ازان نواب بهاول خان اول و وفاتش هفتم رجب المرجب بسال ۱۱۶۳ ازان بعد جناب نواب محمد مبارک خان نواب سوم وفاتش سیوم ربیع الاول ۱۱۸۹ بعد ازان رکن الدوله نصرت جنگ حافظ الملک ولادت بیست هفتم صفر المظفر ۱۱۶۶ وفاتش یکم رجب المرجب ۱۲۲۴ بعد ازان جناب نواب صادق محمد خان ثانی ولادت پانزدهم صفر المظفر ۱۱۵۹ وفات نهم رمضان شریف ۱۲۴۱ و بعد ایشان حضرت جناب رکن الدوله نصرت جنگ نواب بهاول خان صاحب بهادر ثالث ولادت سیزدهم محرم الحرام ۱۲۱۲ وفاتش پنجم محرم الحرام ۱۲۶۹ و چون نواب صاحب جهان فانی را الوداع فرمود نواب سعادت یار خان ملقب صادق محمد خان صاحب سریر سلطنت آراست چهار ماه چهار روز یا پنج روز بعد ازان معزول گردید ولادت ندارد وفات دهم جمادی الاول یافت ازان بعد جناب حاجی محمد خان صاحب عرف فتح یار خان تشریف آوردند و وفات بیست و دوم ماه صفر المظفر ۱۲۷۵ بعد ایشان	حضرت غواص بحر توحید خواجه غلام فرید صاحب کوٹ متهن بکرر آنکه مرید حضرت محمد موسیٰ صاحب تونسوی رحمة الله علیه خواجه غلام فرید صاحب مرشد والاشان حضرت بودند		وفات جلاله شریف دفن در گورستان بزرگان خود بلکه متصل قبر شریف حضرت والاشان والد ماجد خود بدلاور یعنی ڈرہ اول ریاست خود	وفات آن فعالیذات مصدر توجهات مظهر عنایات صاحب الطاف بی نهایات و بی غایات بتاریخ یکم ماه محرم الحرام بسال سیزده صد بست و پنج ۱۳۲۵ بحالت سفر حرمین الشریفین حضرت صاحبزاده عالیشان عالی شان که نامی نامی وے صاحب صادق محمد خان		ولادت باسعادت آن عالیشان در بهاولپور بسال سیزده صد و سه ۱۳۰۳ نوشته اند	آن در دریائے حشمت و شوکت آن لعل بدخشان سخاوت و شجاعت خداوند جود و احسان مخزن مکارم و مراحم بی پایان فیاض بی انداز و دریائے رحمت بیکران حاجی الحرمین الشریفین جناب معلی القاب عظیم الشان نواب صاحب محمد بهاول خان	۷۱

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موقع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصه کیفیت
ايضاً	خلف الصدق جناب نواب صادق محمد خان صاحب نور الله مرقده۔	ايضاً		صاحب است خوردسال اند بحرمین شریفین همراه والد خود بودند طال الله عمره	〃		〃	والاشان بلندمکان رحیم یار خان عرف محمد بهاولخان رابع نوشته اند وفات هفتم ذیقعد سنه ۱۲۸۲ھ بوقوع آمد چون این جناب والاخطاب جهان دنیا را خیرباد فرمود جناب معلی القاب صادق محمد خان صاحب والاماجد جناب والاشان حاجی الحرمین محمد بهاولخان صاحب مرحوم مغفور مسند حکومت را آراست اند ولادت نهم جمادی الاول سنه ۱۲۷۸ھ چون جناب والاشان نواب صبح صادق خان صاحب جهان دنیا را از وجود ذیجود تهی فرمود بجای وی حضرت جناب معلی القاب شهریار کامیاب فقرا دوست مساکین نواز والاشان محمد بهاولخان صاحب خامس رونق افزای علائق دنیوی حاضر شدند چندمدت زیر تعلیم چندمدت در حکومت آموزی صرف شدند وبعد چندی حکمرانی فرمودند چون آوازه فیض اندازه لبیك شنیده بودند کلهم علائق را گذاشته بحرمین شریفین تشریف فرما شریف بردند آنجا چون خدا دوست بودند بکار دوست آمدند آنجمان دولت و نعمت از خزائن رحمانی این بنده خدا عزوجل حاصل فرمود سابق نصیب کسی حضرت نشد بلکه خدم مغفور باد
۱	آن عالم علوم لاثانی آن منبع جود و فیض سبحانی آن کاشف اسرار پنهانی جناب مولنا صاحب مولوی عبد الغفور صاحب قدس سره العزیز	ولادت حضرت بابرکت فیض دلالت در جزیره فاضلخان		وفات آن جامع کمالات فی ماه رمضان ...	در مقبره بزرگان خود در جزیره فاضلخان۔		قادری	نقلست بلکه چشم دید معامله است که جناب فیضمآب مولانا مولوی عبد الغفور صاحب ابن مولوی محمد محسن ابن مولوی عبد الواحد ابن مولوی محمد عثمان علیه الرحمة والغفران صاحب علوم کمال بودند عابد و زاهد و مجاهد بدرجه اولی که هر وقت با تدریس مشغول بود یا نماز وقتی یا نوافل هر که از آن حضرت سبق گرفت چه هندو و چه مسلمان در امورات دنیا چنان ممتاز شدند که نظیر آنها نیست فرزند ارجمند وی حضرت مولوی قادر بخش صاحب صاحب دانش و بینش خداوند فهم فراست و فرزندان مولوی قادر بخش صاحب مولوی محمد قاسم صاحب اولاد و مولوی محمد اعظم صاحب که عالم علوم و خاصه در طبابت بسیار درک میدارند فرزند مولوی محمد اعظم مولوی قادر بخش است ثالث فرزند مولانا مولوی قادر بخش مولوی عبد الغفور است فرزند والیشان مرید احمد زیر تعلیم چهارم فرزند ارجمند مولوی قادر بخش صاحب مولوی الله بخش است فرزندان الیشان شفیق احمد و رفیق احمد و بشیر احمد زیر تعلیم اما العلوم دینی که ورثه این خاندان است خیال خیر است شایان این است که بمحاجین و شوق
۲	آن فیاض زمان مظهر کرم بی پایان معدن حشمت فراوان حاجی الحرمین مولوی الله داد صاحب ابن مولوی غلام حیدر صاحب	ولادت حضرت بابرکت در جزیره فاضلخان است۔		وفات آن والاصفات بتاریخ پانزدهم ماه جمادی الثانی در سال ۱۳۲۵ھ	جزیره فاضلخان در گورستان بزرگان و خضیره ... بود۔		قادری	چشم دید مولانا حاجی الحرمین الشریفین صاحب از روز اول خداترس و خداشناس بودند اگرچه ملازمت بود پرهیزگاری و فایده رسانی خلق الله در وجود ایشان جزو اعظم بود چون جاذب حقیقی بجوش کشید همرکابی جناب نواب عالیشان محمد بهاولخان رحمة الله علیه در حرمین شریفین مشرف گردید و چون از عربستان جنت نشان باز آمدند بکار حکومت وغیره معاملات هنوز دست اندازه نشد بودند که از جهان دنیا بجهان عقبی رخت رحلت بستند پاک آمدند و پاک رفتند فرزند وی حضرت مولوی غلام حیدر صاحب که ذی لیاقت و صاحب دیانت و فراست است فرزندان ایشان مولوی شیر محمد صاحب لیاقت و حکومت و فیض محمد و عطا محمد صاحبان صغیر زیر تعلیم اند و مولانا مولوی عبد الغفور صاحب والیشان حضرت یک جدی اند بدین طریق که حاجی الحرمین مولوی الله داد صاحب ابن حافظ مولوی غلام حیدر ابن مولوی شیر محمد ابن مولوی عبد الواحد ابن مولوی محمد عثمان صاحب که مورث اعلی این خاندان عالیشان است و ورثه این دودمان از قدیم الایام علوم دینی و صحبت دینداران بود صاحبزادگان بطرف علم دنیاوی و معاملات اهل حکومت زیاده راغب هستند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۳	آن فیض بخش و فیض رسان حافظ کلام رحمان برحم آگین مولوی غلام محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت باسعادت آنحضرت در دیرہ غازیخان بودہ		وفات آن مصدر عنایات	دیرہ غازیخان		قادری	نوشتہ اند کہ مولوی غلام محی الدین صاحب ابن مولوی شیر محمد صاحب ابن مولوی عبدالواحد ابن مولوی محمد عثمان بودند حافظ کلام ربانی و صاحب لیاقت و دیانت و فراست بودند و از قدیم الایام پیشۂ این خاندان علوم آموزی و فیض رسانی خلق اللہ بود و فرزند ارجمند این صاحب مولوی عبدالواحد صاحب کار تدریس میفرمودند نہایت فصیح و دیانتدار و فیدار مانند بزرگان خود بود و فرزند ایشان مولوی کریم بخش بود کہ از تنبیہ قادر قدیر لاولد فوت شده اصل فرزندان مولوی غلام محی الدین صاحب مولوی عبدالواحد مولوی عبدالحق و مولوی عبدالخالق و مولوی عبداللہ بکت
۴	آن فصیح الزمان ملیح الدوران انیس الفقرا رفیق الغربا سعادت تبار مولوی احمدیار ابن مولوی عبد الرحمان ابن مولوی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت باسعادت آن خجستہ نہاد در مولوی برخوردار برادر حقیقی ایشان بود لاولد فوت شدند -		وفات آن جامع کمالات مصدر عنایات ہفتم ماہ صفر المظفر بسال -			حضرت شیخ محمد اکرم صاحب قادری	نوشتہ اند کہ حضرت مولانا مولوی محب شرع شریف محمدی بودند بلکہ بر نام شریعت غرا جان نثار و قربان قربان بودند و عاشق و شائق قال اللہ و قال الرسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شمار شدند و چون حضرت غربا نواز و فیاض بے انداز قبلہ کونین کعبۂ دارین حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی محمد اکرم صاحب قادری جہوکی براد تصفیہ مقدمہ اہل ہنود سکنائے ڈیرہ غازیخان بخدمت شاہ تیمور بادشاہ خراسان تشریف ارزانی فرمودہ بودند این حضرات ہر دو برادران بجناب ہمراہ بودند معتقد و معتمد چنان بودند کہ ہر چہ از زبان ایشان بظہور می آمد جناب قبلہ کونین آنرا صحیح میدانستند الغرض کہ مولوی برخوردار صاحب لاولد فوت گشتند و حق تعالی مولوی احمدیار مرحوم را مولوی غوث بخش فرزند ارجمند عطا فرمود کہ عالم و شاعر و مادح اولیا کرام بودند و فرزندان مولوی غوث بخش صاحب اول برخوردار صاحب کہ ذی لیاقت و صاحب بلاغت و شرافت و صاحب اولاد بود و ثانی فرزند مولوی محمد حسن و فرزند مولوی محکم الدین زیر تعلیم است و فرزند ثالث مولوی غوث بخش صاحب مرحوم مولوی احمدیار صاحب کہ حاجی الحرمین و صاحب لیاقت و دانش بینش است فرزندان ایشان شمس الدین صاحب زیر تعلیم و ثانی فرزند نجم الدین صاحب کلام اللہ شریف حفظ میکند القصہ حق تعالی اولاد مولانا مولوی محمد عثمان صاحب را نہایت عقیل و فہم پیدا میفرمود ہر آنکہ گذشتند دانا و دوران بودند و ہر کہ ہستند در دانائی بنظیر و بے بدل و لاثانی اند و اکثر حضرات در سلسلہ شریفہ قدسیہ قادریہ اعظمیہ داخل ہستند:
۵	آن گل گلزار علم ہدایت و فراست بلبل شاخسار احسان و رحمت جامع علوم دینی دریائے کرم و جود ابد مولوی فتح محمد صاحب فرزندیان صاحب مولوی عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت حضرت جامع برکت ابر رحمت مولوی صاحب در دیرہ غازیخان است		وفات آن دالاصفات جامع کمالات بتاریخ بیست و ہفتم ماہ محرم الحرام بسال سیزدہ صد و بست و پنجم سنہ ۱۳۲۵ھ	دیرہ غازیخان -			جناب فیضمآب فیض و فیضرسان عالم علوم فقہ و تفسیر و احادیث شریف بودند ہر چہ خواندند باادب و برائے ادب آموزی و ہدایت خلق اللہ خواندند اکثر آنجناب علم لکھنو فیض گنجور عالم ربانی مورد عنایات رحمانی مولانا مولوی شاکر محمد صاحب کہ علمائے جید و امجد گذشتند بحصول خلیق و شفیق رفیق خلق اللہ بودند ہر کسے را ہدایت آموزی میفرمودند محض براہ راست و راستگوئی میفرمودند و در آخر عمر باعث کثرت مطالعہ کتب بصارت نماندہ بود ہر چند کہ فرزندان برائے درستگی بینائی عرض کردند قبول نفرمودند و شان را بجواب میگفتند تا مالک حقیقی دانا و بینا اصلی مرا اجازت دیدن عجائبات قدرت و آمود اشیائے موجودہ جہان فانی عطا فرمود مالک بینائی بودم حال براین حال صدہا ہزار شکر است ہر چہ ارادہ او بود بجا فرمودہ مخفی نماند کہ در زمانہ حال فرزند ارجمند آنحضرت جناب حافظ کلام ربانی عالم باعمل سرفراز و ممتاز شدہ از جناب ایزد حضرت حافظ غلام محمد صاحب موجود است و وعظ نہایت عمدہ و پر تاثیر مینماید دلہا کہ از ظلم و فسوق فجور تیرہ و تار شدہ و چیزی نا بود و بیا شدند بکلام مسیحائی پر تاثیر زندہ میفرمایند

فرزندان او ... بودند

[illegible] حال در این ... نامان ... است

[illegible]

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ عصر	ارشد مرشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن جامع کمالات ظاهری وباطنی عالم باعمل ذاکر وشاغل شاکر وکامل فیاض والا تبار مولانا مولوی عبد الغفار فرزند حضرت حافظ فتح محمد جلالپوری صاحب رحمة الله علیه	ولادت باسعادت حضرت مبارک در جلالپور پیر والہ۔		وفات آنجامع کمالات مصدر توجهات مظهر عنایات بغایات بتاریخ هشتم ماه ربیع الثانی بسال سیزده صد وبیست وپنج ۱۳۲۵ھ بوقوع آمده است۔	جلالپور پیر والہ۔			از شایقان وعاشقان خدا دوست وحق پرست مخفی ومحتجب نماند که حضرت مولانا مولوی عبد الغفار صاحب مرحوم ومغفور بکمال متقی وپرهیزگار بود وعمر عزیز خود در زهد وتعبد وتهجد وفرمانبرداری فرمان الله جل شانه وبحکم بلازوال رسول مقبول صلی الله علیه وسلم وپیروی امر پدر والاقدر خود صرف فرموده است در وعظ حضرت کمال تاثیر بود که هر کسی شنید دل وی هر چند تیره وسیاه بود بمجرد شنیدن کلام حق التیام آنحضرت صفا ومنور میشد ونتیجه تاثیر آن میبود که خود عامل آن عمل که میفرمود میبود نه برخلاف فرمان الهی که فرمود اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وقول حضرت شیخ سعدی مطابق است مصرعه آنکس که خود گم است کرا رهبری کند الحق صاحب تاثیر را نمودی که پدرش حافظ فتح محمد صاحب چگونه مرشد است که عالم باعمل ومحب فقراء والمساکین وسخاوت پیشه وپیشوای زاهدین وشاکر وصابر بدرجه اول است نان بی منت میدهد واعراس بزرگان هر سلاسل بروقت مقرر ووصال اوشان سرانجام میفرمود وباقی فرزندان حضرت حافظ فتح محمد صاحب نیز۔
۱	آنحضرت بابرکت زاهده صاحبه کنیز پرتمیز جناب غریب نواز غیاث بی انداز امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی الله عنه بوده که نیکوترین صالحات کاملات واصلات شمار شده رضی الله تعالی عنها	ولادت باسعادت آنحضرت در سال امیر المومنین در شهر یا از عرب شریف است۔		وفات بزرگ زاهده صالحات وعارفات نیکوترین مومنین در دوران جوربال معرفت ... آنحضرت حضور پاک صلی الله علیه وسلم۔	جنت البقیع مدینه شریف			نقلست که روزی بی بی زاهده بحضور فیض گنجور سید الانبیاء نور ذات الهی حضرت پیغمبر علیه الصلوة والسلام مشرف شد جناب پاک صاحب لولاک فرمود ای زاهده چرا دیر آمدی زاهده صاحبه بعرض پرداخت یا رسول الله قربان بعمر پاک ذات حضور امروز عجب تماشه دیدم که بیشتر گاهی ندیدم آن سرور الثقلین از زبان فرمود آنچه تماشا بود که تو دیدی عرض نمود غریب نوازا برای هیزم آوردی بویرانه رفته بودم وپشتاره هیزم بربسته برسنگ نهادم که بامداد دیگر بردارم درین سواری از آسمان در رسید وگفت یا زاهده سردار کونین را از من سلام رسانی وبگوئی که رضوان بهشت بخدمت رسید عرض مینماید که امت ذات پاک را الله تعالی بسه طریق بخش فرماید یکحصه از آنها بحساب دوم حصه بحساب آسان وسیوم حصه بشفاعت آنذات پاک صاحب تاج وبراق آمرزیده شود این بگفت وطرف آسمان شد ودر سنگ را ارشاد داد که هیزم را اینجا نیک بخت بدروازه امیر المومنین برسان حضرت سنگ آمد ورسانید تا رسنگ حضور در دید
۲	آن نمونه رحمت بی پایه حضرت شعوانه صاحبه رضی الله تعالی عنها از عجم بوده و وعظ ایشان کمال اثر میداشت	ولادت سعیده در قریه از قریات عجم بوده	صنعیفه شدند	وفات آنحضرت بسال یک صد هفتاد وپنج بسال ۱۷۵ھ	عجم			نقلست که حضرت بی بی شعوانه گریه بسیار میکرد پس بسیار زاهدان وکاملان او را از گریه منع میفرمودند که لحاظ بی نور شدن چشمان در بسیار گریه واضح میشود آن نیک بی بی جواب میداد که کوری این جهان بهتر است از تنگی گور وعذاب آخرت ومیفرمود که چشمی که از بقای محبوب باز ماند ودیدار او مشتاق باشد بی گریه نباشد وگویند که چون بسیار پیر شدند حضرت خواجه فضیل عیاض صاحب بخدمت ایشان آمد درخواست دعا کرد وایشان روی آنحضرت فضیل کرده فرمود ای فضیل در میان تو وخدای شما چیز است که اگر دعا کنم مستجاب شود حضرت فضیل نگریست نعره زد وبیهوش افتاد وچند بهوش آمد
۳	آن عارفه وزاهده کمال بی بی عفیرة العابده رحمة الله علیها	ولادت آن عارفه در بصره ومسکن آنجا بود		وفات آن عارفه زمان وصالحه بسال سنه ۲۰۰ھ	بصره		حضرت معاذ وصاحب	نقلست که با حضرت معاذه عدویه صحبت بسیار میداشت واز خوف خدا عز اسمه چندان میگریست که بینائی آن بی بی کافور گردید کسی ایشان را گفت که نابینائی بر تو چندان دشوار است جواب داد محجوب بودن از خداوند عظیم وعلیم از آن دشوارترین است معنهایت شدید

۴	آن از اعاظم عارفات متقدمین و صاحب کمالات و کرامات بلندترین و مدارج مقامات بهترین حضرت بی بی رابعه بصریه که اوصاف حمیده و سعیده وے حضرت از احاطه تحریر قلم و زبان بیرون و افزون است پیران عظیم الشان و مشائخ بلند مکان برای حل مشکلات بخدمت آن مقتدائے عارفات حاضر میشدند قدس سره	ولادت باسعادت آن صالحه عظیم الشان در بصره پدرش راسه دختران دیگر و چهارم این بیبی ازین باعث رابعه مشهور بود و چون متولد شد جامه نبود که دران بپیچند شود شخصے را از جناب نبوی بخواب ارشاد شد آن آن چهار صد دینار داد -		وفات آن بی بی کامله بسال یکصد هشتاد و پنج ۱۸۵ھ بوقوع آمده بوقت وصال حضرت بیبی صاحبه این کلام از اندرون حجره پیدا شد که بزرگان کامل شنیدند یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی چون اندرون رفتند دیدند که حضرت بیبی صاحبه بحق پیوسته بود	مزار در شهر بصره		نقلست که حضرت بی بی رابعه را عادت موعظت ضرور بود هر گاه وے به وعظ مناسب حال وے مینمود و حضرت سفیان ثوری و دیگر اکابر بزرگان مثل حسن بصری صاحب و غیره در مجلس وے حاضر میماندند و حضرت بیبی صاحبه تمام شب استاده نماز میخواندند تا سحر بر پائے استاده بودے - که کمتر عبادت وے هزار رکعت نماز شبینه نوشته اند نقل است که وقتے حضرت رابعه بصری به حج میرفت دران حالیکه خر باربردار وے ضعیف و ناطاقت بود افتاد و بمرد از قافله حجاج باز ماند مناجات کرد که یا الٰهی بادشاهان چنان کنند که غریب عاجزه را بخانه خوانده و خرم را جان گرفتی - و در بیابان تنها گذاشتی هنوز مناجات تمام نکرده بودند که خرش بحکم حی قیوم برخاست پس اسباب بر وے نهاده روانگی مکه شریف کرده تا مدتے آن خر با زنده شده بماند آخر او را بفروخت و قیمت وے تپه داد و شیخ زین الدین حجی وے قسمت کرده بدشمنان خود بده که مرا یک تو بس هستی نقل است که شبے جناب رسالت مآب صلی الله علیه وسلم پدر بی بی رابعه را بخواب ارشاد فرمود که از تنگدستی خود ملول مشو که دختر تو سیده است هفتاد هزار کس وے روح از امت من بشفاعت وے آمرزیده شوند - نقل است که وقتے در بادیه کعبه شریف را حضرت رابعه بصری دید که باستقبال وے می آید گفت مرا رب کعبه شریف می باید و با خانه کارے نیست - نقلست که حضرت ابراهیم ادهم بحج روانه شده بهر قدم دو رکعت نماز شکرانه میخواند چهاردهم سال در بیت الله یعنی مکه شریف رسید دید که بیت الله بجائے اصلی خیر بود حیران ماند و میگفت که شاید چشم من خطا نموده هاتف آواز داد و دیدن تو بر خطا نیست لاکن بیت الله شریف باستقبال بی بی رابعه رفته است چون بی بی صاحبه تشریف آورد حضرت ابراهیم فرمود اے نیک کنیز بارگاه الٰهی این چه شهر و رهنمان افگنده که گفته الا باستقبال تو رسید رابعه گفت شهرت این را گویند که چهارده سال بادیه نوردی کردی و بهر قدم دو رکعت نماز خوانده تا مردم دانند که ابراهیم چنان عابد است حضرت ابراهیم گفت یا رابعه صحیح است که چهارده سال در نماز قطع کردم بی بی صاحبه فرمود آرے چنین بے ت در بادیه قطع کردی چون رسیدی کعبه را نیافتی و من به نیاز آمدم چون نزدیک رسیدم کعبه باستقبال من
۵	آن زبدة النساء صالحات زاهده و عابده بے نهایات محدثه کامله بیبی نفیسه بنت حسن ابن زید رحمة الله علیها	ولادت آن بیبی در مصر نوشته اند		وفات آن ستوده صفات در ماه رمضان شریف بسال دو صد هشت سنه ۲۰۸ھ بوقوع آمده است	مزار در مصر [illegible]		نقلست که چون حضرت غریب نواز امام شافعی صاحب رحمة الله علیه در مصر شهر تشریف شریف بردند بخدمت بخدمت حضرت بی بی نفیسه رحمة الله رفته حدیث شریف سند نمودند و حضرت امام صاحب بآن بیبی صاحبه بسیار تعظیم و تکریم میکردند و چون حضرت بیبی صاحبه امام صاحب را میدیدند تعظیم وے بسیار میکردند تا آخر امام صاحب چون بدار آخرت قدم نهادند حسب وصیت جنازه امام صاحب بخانه وے خواندند و چون بیبی صاحبه فوت گردید شوهر وے اسحاق ابن جعفر بسیار خواست که بیبی را بمدینه مقدس برد اما التجا مردمان مصر در مسکن نهادند
۶	آن عارفه معارفه دوران آن عابده زاهده زمان قدسیه بی بی فاطمه نیشاپوریه رحمة الله علیها -	ولادت آن در نیشاپور نوشته اند		وفات آن برگزیده عارفات بسال دو صد بیست و سه سنه ۲۲۳ بوقوع آمده است	مزار [illegible]		نقلست که حضرت بی بی صاحبه از خراسان روانه شد و بمکه شریف مشرف شده مدتی مجاورت نمود و گاه گاه بزیارة بیت المقدس میرفت و زیارات مزارات پیغمبران عالیشان مینمود و حضرت بایزید بسطامی بحق وے فرمود که در عمر خود یک مرد از مردان خدا شیخ ذوالنون مصری دیدم و در زمان حضرت بی بی فاطمه نیشاپوری خداپرست دیدم و حضرت ذوالنون بحق وے فرموده است که نهایت بزرگترین حضرت فاطمه را دیدم و عنیز فرمودند که در فهم معانی قرآن سخنان بلند میگفت

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وفات شریف	متوطنه	بادشاهے	ارشد مرشد	خلاصه کیفیت
۷	آن برگزیدهٔ کاملات و عمدهٔ صالحات و واصلات حضرت بی بی تحفه که در عهد خود در ذوق و شوق و محبت و خدائی ثانی و نظیرے نمیداشت و او را امیری کبیر بعوض بیست هزار درم خریده در قبضه خود آورده بود و وے بی بی بخدا مشغول میماند گریه بسیار میکرد دیوانه دانسته قید گردید رحمة الله	ولادت آن بی بی خدا پرست ملک عرب بود۔		وفات آن برگزیدهٔ عابده [illegible] ۲۲۵ [illegible]				نقل است که حضرت سری سقطی میفرمایند که شبی بر من چنان بود که اکثر شب به تشویش و اضطرابی گذشت و خواب نمی آمد خواستم که در بیمارستان شاهی رفته حالات گرفتار کرب و بلا که در آنجا باشند مشاهده کنم رفتم کنیزکے دیدم که جمال نیکو داشت و جامهای عمده پوشیده بوی خوش از وے بمشام جانم رسید حالانکه در قید بود چون مرا دید چند شعر عربی خواند و بگریست و هر یک شعرے توحید معرفت الٰهی آمود بود از داروغهٔ محبس حالت وے پرسیدم آن کنیزک امیر بیان کرد و گفت که دیوانه است و دانستم که دیوانه نیست بلکه از عاشقان خدا است بر حال وی گریه کردم گفت ای سری گریه چیست گفتم نام من از چه دانی گفت آنکه ترا اینجا آورده مرا از آمدن و نام و نشان تو اول آگاهی داد بگفتهٔ ما داروغه آور در ره کرد او را گفت اے سری کجا روم که مالک حقیقی مرا مملوک غیری نموده است درین اثنا مالک وے آمد او را گفتم چه کردی که چنین عاشق محبت الٰهی را قید نمودی که در تعظیم تمام از من بهتر است آن افسوس کرده گفت بیست هزار درم داده خریدم اراده سود بود از دست شب بیگریه و خواب نمی دید او را کار مطربی میکرد عود را شکست حال کجا روم که آنچه در طاقت میداشتم عوضانه داده خریدم مالک تحفه را گفتم قیمت من میدهم نزد من فروخت کن این گفته بخانه خود رفتم چنان از دنیا خالی بودم که چیزی نبود بجناب الٰهی عرض کردم الٰهی سری بنده تست او را از مالک تحفه شرمسار مکن بخواب بودم که شخصے در بجوفت بامداد هاتف پنج بدره زر خالص نزد من آورده بود و گفت که بذریعه هاتف مرا ارشاد گردید بگیر و تحفه خرید کن چون شیخ در بیمارستان رفت داروغه او را گفت که مرا بذریعه هاتف تنبیه شد که تحفه از دوستان خدا است خبردار باش تو تکلیفے نرسد و مالک تحفه از گرفتن معاوضه جواب داد که مرا تنبیه گردید بلا عوض آزاد کرد و خود نیز از مال و اموال همگی دست بردار گردید و احمد ابن مثنی که داروغه محبس بود تارک الدنیا شد پس هر سه روانه بحرمین الشریفین شدیم احمد در راه فوت شد و مالک تحفه و من در مکه شریف رفتیم بوقت طواف آواز مجروحی بگوش من رسید پرسیدم بالکه چون بخوبی دیدم تحفه بود که ابیات موحدانه میخواند و گفت لبیک یا سری بلکه برائے تحقیق باز پرسیدم گفت لا اله الا الله چون باز دیدم نهایت ضعیف شده بود او را از فوتیدگی احمد ابن مثنی آگاه کردم گفت الله او را از رحمت خود حصه دهاد گفتم که خواجه تو بمن آمده است چیزی در لب بخواند و بمرد چون مالک وے نزد وے رسید دید آن هم بروے افتاد و بمرد حضرت سری میفرمایند که هر دو را بعد تغسیل و تکفین جنازه خوانده دفن کردم۔
۸	آن عابده زاهده حضرت ام عیسے رحمها الله	ولادت آن صالحه		وفات در رجب سال سه صد و بیست و هشت	نزد پدر خود			نقل است که جناب بیبی صاحبه بنت ابراهیم حربی از عارفات کامله و صالحات عالمه آجله بوده مدام و مستدام و زیاد خالق مخلوقات میماند و عبادت خدائی خود که معبود حقیقی دوست میکرد رحمها الله
۹	آن برگزیدهٔ عارفات بی بی ام محمد رحمها الله علیها۔	ولادت آن صالحه		وفات ایشان بیبی صاحبه ــ				نقلست که حضرت عبدالله خفیف در آخر عشرهٔ رمضان شریف بربام بانتظار شب قدر نشسته بود و حضرت بیبی صاحبه والده اش که ذکر خیر وے جاری است در حجره بعبادت الٰهی بود بی بی صاحبه را آثار شبقدر معلوم گردید پسر خود را بخواند که ای پسر آنچه تو بربام میجوئی من در حجره یافتم شیخ عبدالله آمد شبقدر را یافت و بر قدم والده خود بوسه داد۔

نمبرشمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر شریف	وصال باکمال	مزار	بادشاہ عصر	مرشد	خلاصه کیفیت
۱۰	آن بی بی سینه که سعیده زمان بنت حسین ابن اسمعیل حاکم بود	ولادت باسعادت ایشان	۹۰ سال	وفات در ماه رمضان بسال ۳۷۰ه				نقلست که حضرت جناب بی صاحبه عالم علوم فقه و حدیث و تفسیر بود و در علوم و فنون همگی مهارت کلی میداشت در هیچ علم کم خبر نبود و صدقه چندان میداد که فقرائے مستغنا از مال الامال میکرد
۱۱	آن عفیفه شریفه حقو بی بی امة الاسلام رحمها الله عنها	ولادت بی بی صاحبه ۳۱۸ه		وفات آن برگزیده کالات ماه رجب بسال سه صد نود و پنج ۳۹۵ه				نقلست که آن بی بی نیک عابده و زاهده بنت قاضی ابو بکر ابن کامل ابن خلف است و ادستاد نیک نهاد بی بی صاحبه شیخ محمد اسمعیل اصبلانی بود فضائل و کمالات حضرت بی بی صاحبه زیاده ازان هستند که تحریر کرده شوند و نیز حضرت زاهده و شیخ ابو علی از شاگردان وے حضرت بودند الغرض حضرت بی بی صاحبه از یادگار زمانه بودند۔
۱۲	آن ولیه کامله بی بی میمونه صاحبه بنت شاقوله رحمها الله عنها۔	ولادت باسعادت		وفات آن زاهده و عابده بسال سه صد و نود و پنج ۳۹۵ه				نقلست که جناب حضرت بی بی صاحبه واعظه کامله اجله بودند نوشته اند که روزی در وعظ از زبان درفشان فرمودند که جامه پیدا شده از وجه حلال زرد زرد پاره پاره نمی گردد روزی حضرت عبدالله پسرش بخدمت عرض کرد که یا مادر مهربان که فلان دیوار ما نهایت کهنه است تعویذ نوشته دادند بر دیوار چسپان کردند از بیست سال باز ایستاده ماند
۱۳	آن سعیده حمیده صفات حضرت خدیجه واعظه که از صالحات کاملات و عمه پاک جناب غوث الثقلین بود	ولادت حضرت بی بی صاحبه در جیلان بود		وفات آن برگزیده عارفات و صالحات چار صد هفتاد و چار ۴۷۴ه بوقوع آمده	جیلان			نوشته اند که سالے در جیلان قحط و خشک سالی چندان واقعه گردید که مردم از شدت وحدت و کم دیدن آب عاجز آمدند مردم مذکور جمع شده برائے درخواست بارش باران بیرون رفتند فائده نشد و باز برخود بخدمت حضرت بی بی صاحبه آوردند حضرت موصوفه جاروب برداشته در صحن حویلی خود شروع کرد و گفت یا پروردگار من جاروب میدهم تو آب بفگن که لازم ملزوم یکدیگر اند چندان بارش باران بارید که جابجا آب و سیراب بود +
۱۴	حضرت بی بی ام محمد ابن علی ابن عبدالله که کمال عابده و زاهده	ولادت بسال سه صد هفتاد و چار ۳۷۴ه	۸۶ سال	وفات چار صد شصت ۴۶۰ه یا ۴۹۰ه بوقوع آمده	نزد سمعون صاحب		نزد سمعون صاحب	نقلست که حضرت بی بی صاحبه در عبادات و ریاضات توکل و پرهیزگاری کامل و اکمل بود و در صدق و صلاح نظیری نمیداشت اکثر قوم نساء که از شرفای آن دوران بودند بخدمت وے حضرت رفته نصیبه عالیه می یافتند و فیض عام میگرفتند و با ابن سمعون صحبت تمام میداشتند و از وے فوائد بسیار و بیشمار حاصل مینمود و تمام شب ها در عبادت خداوند کریم روز میسفر مود
۱۵	آن عفیفه شریفه حضرت بی بی کریمه مروزویه رحمها الله عنها	ولادت وی حضرت		وفات آن کامله بسال چار صد هفتاد و پنج ۴۷۵ه				نوشته اند که حضرت بی بی صاحبه دختر نیک اختر احمد ابن محمد ابن ابی حاتم بود و در علوم عالمه و در عمل عامله و در سلوک کامله بود و جامع رموز صوری و معنوی و خود حضرت بی بی صاحبه در حدیث و تدریس میفرمود گاہی از فیض داد خواص و عوام عار نمیداشتند۔
۱۶	آن سعیده رشیده بی بی فاطمه واعظه قدس سرها	ولادت آنحضرت		وفات بسال پانصد بیست و یک ۵۲۱ه				نقلست که در زبان فیض بسیار و بیشمار بود و در مجلس وعظ قوم شرفا زنان آن زمان در مجلس آن سعیده رشیده جمع میشدند و مردمان وعظ وے حضرت بسیاری شنیدند و فوائد زائد از حد میگرفتند کم گو و نیک خو بودند صاحب ریاضت و عبادت و مجاهدت بودند۔
۱۷	آن مقتدائے نسوان عالم حضرت فاطمه بنت نصیر ابن عطار رحمها الله	ولادت آن بی بی صاحبه		وفات آن برگزیده صالحات بسال پانصد هفتاد و سه ۵۷۳ه۔				نقلست که حضرت بی بی فاطمه سیده سعیده حمیده دوران خود بود و زهد و عبادت و در مجاهده و ریاضت مقام بلند و مراتب ارجمند میداشت و تجرید تفرید بر آن بی بی فیضیاب روز ازل رسیده بے بدل ختم بود که بکثرت بار از خانه فیض کاشانه خود بیرون نیامده بود رحمها الله تعالی
۱۸	آن برگزیده کائنات و زاهده عارفه	ولادت آنحضرة		وفات آن والا صفات بسال شش صد			[illegible]	نقلست که حضرت جناب بی بی صاحبه والده ماجده حضرت شیخ نظام الدین ابوالمؤید در همگی علوم فقه حدیث تفسیر شریف وغیره عالم عامل و در بندگی کامله بودند نوشته اند که سالے در دهلی

خلاصہ کیفیت	مرشد	بادشاہی	موقعہ مزار	وصال باکمال	عمر	ولادت شریف	اسم شریف	نمبر شمار
امساک بارش باران گردید مردمان روئے بحضرت شیخ نظام الدین موصوف کردہ استدعائے دعا کردند حضرت بر منبر صعود فرمودہ پارچہ کہنہ از آستین برآوردہ دست بالا کرد و بحضور پروردگار عرض کرد الٰہی بحرمت آنکہ این پارچہ از دامنی ضعیفہ است کہ ہرگز چشم نامحرم بر دنیفتادہ باران اعطا فرما پس ہمانوقت ابر رحمت آلہی پیدا گردید و بارش باران شروع شد و چندان بارید کہ مخلوقات از نزول آن بلا [illegible]			قطب الاقطاب صاحب	سی و ہشت سنہ ۶۳۸ بوقوع آمدہ است		؍	و صالحات بیبی سارہ رحمہا اللہ تعالیٰ۔	ایضاً
نقلست کہ در ملفوظات سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الاولیاء از خلفائے حضرت ایشان ذکر حضرت بی بی فاطمہ سام بسیار جا آمدہ است حضرت خواجہ صاحب موصوف در روضہ شریف بیبی صاحبہ بسیار میرفتند و بسیار فرصت در روضہ شریف میماندند جناب حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ میفرمود کہ حضرت بی بی فاطمہ مردیست بشکل زنان آمدہ حضرت بیبی صاحبہ بحضرت بابا صاحب و شیخ نجیب الدین برادرش رابطہ برادرخواندگی میداشت و جناب حضرت نظام الدین اولیاء وصف ایشان حضرت بسیار میفرمودند کہ مقصد صحبت وے حاصل کردہ بودند و پاک رفتند۔			حوالی دہلی	وفات آن نعالے صفات بسال ششصد چہل و سہ سنہ ۶۴۳ھ ۔	۹۵ سال	ولادت آن سیدہ حمیدہ	آن بی بی والا مقام حضرت بیبی فاطمہ سام کہ از صالحات و عارفات کاملہ بود قدس سرہ	۱۹
نقلست از معارج الولایت کہ چون حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر از ہانسی در اجودہن تشریف شریف ارزانی فرمودند برادر خود شیخ نجیب الدین واپس بہانسی روانہ کردند کہ مادر ما را در اجودہن آرد شیخ نجیب الدین معہ مادر مطہر خود روانہ شد چون بجائے رسیدند کہ حضرت بیبی فرزند خود را برائے آب وری ارشاد کردہ خود زیر درخت نشستند چون شیخ نجیب الدین صاحب واپس زیر درخت مذکور آمد مادر خیر بود حیران شدہ و تلاش نمودہ باجودہن رسید ذات شیخ برادر کلان خود از حالت گذشتہ گذارش کرد آنحضرت صبر کردہ فرمودند کہ طعام وغیرہ عمدہ عمدہ اشیائے خود للہ نذر دہید روزے شیخ نجیب الدین را بطرف ہانسی میرفت چون بآن درخت رسید خواست کہ مفقود الخبری والدہ خود تلاش کند شاید کسے جا نشان استخوان آن حضرت بیبی صاحبہ دستیاب شود در جستجو چند استخوان انسان مشابہ یافت در خریطہ انداختہ باجودہن برد حضرت برادر کلان خود را ازین حالت آگاہ کرد او شان حضرت فرمود بیارید خریطہ کہ ملاحظہ کنیم چون خریطہ بر دند چیزے در ان نیافت حیران گشت و در اکثر کتب تواریخ گم شدگی حضرت جناب بیبی صاحبہ واضح میگردد کہ از عجائبات دہر است ہرچہ دیدہ شد قلم بند گردید زیادہ واللہ اعلم بالصواب ✣				واقعہ گم شدگی حضرت بی بی صاحبہ بسال ششصد چہل و سہ سنہ ۶۴۳ بوقوع آمدہ است		ولادت با سعادت در کجند کہ والد ماجد بیبی صاحبہ مولانا وحید الدین کجندی بود	آن ولیہ کاملہ و لامانی و کاشف اسرار پنہانی حضرت بیبی قرسم والدہ ماجدہ حضرت فرید الحق والدین گنجشکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	۲۰
نقلست کہ ہر کیف حضرت بی بی صاحبہ در بزرگی کاملہ بود و والدہ ماجدہ حضرت سید السادات و سند الکاملین حضرت خواجہ نظام الدین اولیا بودند سلطان المشائخ میفرمایند کہ چون والدہ ماجدہ مرا مشکل پیش آمدے مدانجام کارے در خواب بیدی مر اختیار بدست او میداوند و ہر حاجتے کہ مرا پیش مے آمد بحضور فیض گنجور آنحضرت بر مزار شریف رفتہ عرض مینمایم سرانجام می گردد در ہفتہ یا در ماہ میگردد صاحب اخبار الاخیار مینویسد کہ دران ایام کہ سلطان قطب الدین بادشاہ را با حضرت خواجہ نظام الدین تنازعہ برپا بود برائے غرہ ہر ماہ اشارت کرد کہ در حضور من بیاید ورنہ سیاست کردہ خواہد گردید چون خواجہ صاحب شنید بر قبر شریف والدہ خود رفتند و عرض کردند حضرت غریب نواز را بادشاہ در پئے ایذا رسانی من ارادہ میدارد اگر در کار مرضی خود ماند آخر ایذا رساند من باز زین روز بر مزار نخواہم آمد ہنوز غرہ ماہ نیامدہ کہ قطب الدین از دست خسرو شاہ کشتہ گردید پس قطب الدین بود و نہ لحاظ غرہ			دہلی	وفات آن برگزیدہ صفات غرہ جمادی الآخر بسال ششصد چہل و ہشت سنہ ۶۴۸ بوقوع آمدہ است		ولادت باسعادت آنحضرت	آن سیدہ سعیدہ رشیدہ حمیدہ صاحب عفت و عصمت حضرت بی بی زلیخا قدس سرہا	۲۱

…باند

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر	وصال باکمال	مزار	شاہی	مرشد	خلاصہ کیفیت
۲۲	آن غواص دریائے رحمت و عرفان حضرت بیبی اولیا قدس سرہا	ولادت باسعادت		وفات وے حضرت بسال شش صد پنجاہ و پنج ۶۵۵ھ	دہلی			نقلست کہ صاحب اخبار الاخیار میفرماید کہ حضرت بی بی صاحبہ در اربعین چہل قلندر با خود حجرہ میبرد و دروازہ حجرہ را بر خود می بستے و در عبادت آلہی می نشستے لیل و نہار در آن حجرہ میماندے چون بروز چہلم از حجرہ برون آمدے از آن جملہ چند قلندر باقی بودندے الغرض کہ در عبادات و ریاضات کمال کاملہ و فاضلہ اجلہ بودہ
۲۳	آن مخدومہ معصومہ حضرت بی بی راستی والدہ ماجدہ حضرت رکن الدین ابو الفتح قدس سرہا العزیز	ولادت بابرکت حضرت در شہر ملتان شریف		وفات والا صفات بسال ششصد نود و پنج ۶۹۵ھ	در ملتان [illegible] دروازہ		حضرت بہاء الدین زکریا	نقلست کہ جناب حضرت بیبی صاحبہ حافظ قرآن کریم بود در عبادات و ریاضات نظیرے خود نداشت در ولایت راستی کمال تاست و صدیقہ بود نوشتہ اند کہ ہر روز حضرت بی بی صاحبہ ختم قرآن شریف میکرد و در روضہ شریف آن شریفہ سعیدہ حمیدہ برون از شہر ملتان زیارتگاہ خلق اللہ است مدفون اندرون
۲۴	آن کاملہ اجلہ حضرت بی بی للہ صاحبہ کشمیریہ قدس سرہا رحمہا اللہ تعالے	ولادت حضرة در کشمیر		وفات آن نیکو صفات بسال ہفت صد پنجاہ و شش ۷۵۶ھ بوقوع آمدہ است	[illegible] شد		حضرت بلبل شاہ [illegible]	نقلست کہ اگرچہ چند سال حضرت بیبی صاحبہ در نکاح شخصے در آمدہ بود اما چون از استغراق و سکر و جذب و ذوق و شوق محبت آلہی وے شہرہ آفاق گردید ظاہری خویشان وے بیگانہ شدند و شوہرش ہم تخم مخاصمت باوے در دل خود کاشت و دشمن جان او شد چنانچہ حضرت بی بی صاحبہ سبوے آب پر کردہ می آمد شوہرش در راہ ملاقی شدہ سنگے یا چوبے گران بر سرش کوفت کہ از سر خطا کردہ بر سبوے افتاد و سبوے شکست آب سبوے منجمد شدہ بر زمین ماند کہ بیبی صاحبہ آنرا برداشتہ در خانہ برد و دیگر سبوے از وی پر کردہ باقی را انداخت ـ نقلست کہ روزے حضرت بی بی صاحبہ در بازار میرفت بحالیکہ عریان تن بود اتفاقا حضرت بلبل شاہ مرشد وے پدیدار شد و دید و گفت کہ تا مردے آمد در آمد تنور کلان تفتہ بود خود را دران انداخت مردان جمع شدند بگمان اوشان کہ سوختہ است پس حضرت بلبل شاہ فرمود للہ چہ شور انداختی لیکن مردمان دانستند کہ مجذوبہ است کہ مجذوبہ است آیندہ ہر جا کہ میدیدند آبے میکردند و ہیچ نمی گفتند بلکہ تعظیم و تکریم را نگہداشت مینمودند بے ادبی ہرگز روا نداشتند ـ
۲۵	آن سعیدہ سیدہ رشیدہ حمیدہ حضرة بی بی فاطمہ گیلانیہ زوجہ محترمہ حضرت میران محمد شاہ موج دریا بخاری لاہور قدس سرہا	ولادت آنحضرت بابرکت در لاہور بود		وفات آن بلند صفات برگزیدہ عارفات بسال یک ہزار شانزدہ ۱۰۱۶ھ بوقوع آمدہ است	لاہور قریب روضہ شریف حضرت موج دریا صاحب		خاندان عالیہ خود	نقلست کہ جناب حضرت بیبی صاحبہ زوجہ مطہرہ حضرت میران محمد موج دریا بخاری لاہوری و والدہ ماجدہ سید صفی الدین فرزند ارجمند حضرت میران محمد موج دریا است و آن بیبی صاحبہ از خاندان والاشان گیلانی چنانچہ حضرت صاحبہ دختر نیک اختر حضرت سید عبد القادر ثالث گیلانی است ولیکہ کاملہ اجلہ بودند نوشتہ اند کہ روزے چادر بیرونی حضرت بی بی صاحبہ مشکوک شد جناب حضرت بی بی صاحبہ بدست مبارک خود او را شستہ خواستند کہ بر پرتو آفتاب او را خشک کنند اما وقت عصر بود پرتو بر تارک درخت کنار کہ در دولت خانہ باقی بود چادر گرفتہ قریب درخت رفتند فرمودند یا شجر پست شو کہ پرتو چادر افگنم تا خشک شود درخت پست گردید چادر بر آن افگنیدند جناب حضرت موج دریا از برون دید کہ چادر بر بلندی درخت افتادہ است خیال کردند کہ حضرت بی بی بالا رفتہ انداختہ اند در دولت خانہ آمدہ پرسیدند بی بی صاحبہ بیان فرمود گفتند تا چشمان نہ بینند باور نیست حضرت بیبی صاحبہ مکرر درخت را ارشاد کرد آن پست گردید چادر خشک بود برداشتند حضرت میران ماندند بی بی صاحبہ فرمود چہ حیرانگی است کہ این خاصہ خاندان عالیہ بزرگان ما است
۲۶	از کبار نسائی عارفات و صالحات حضرت بی بی جمال خاتون	ولادت آن والا درجات		وفات ایشان حضرت بسال یکہزار چہل و نہ	لاہور			نقلست کہ جناب حضرت بیبی صاحبہ نہایت کاملہ بودند در ولایت و نیک بختی وے قصورے نبود نوشتہ اند کہ بارے دو من غلہ بدست مبارک خود در ظرفے کلان انداختہ و آنرا از نگاہ خود پوشیدہ داشتند یومیہ غلہ نیز از آن وافر برون میکرد اما کم نمی شد مدتے ہمان غلہ کافی ماند نیز نقل آمدہ

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	صاحبہ رحمہا اللہ تعالی	؍		سنہ ۱۰۴۹ بوقوع آمد				کہ بارے ماہی در خانہ آن بی بی صاحبہ آوردند این نوع است مدتے آن ماہی خشک شدہ نزد وابستگان بی بی صاحبہ موجود ماند و از آن ماہی عجائبات میدیدند۔
۱ع	آن عابدہ و زاہدہ حضرت بی بی سلیم خاتون زوجہ اطہر مولوی غلام مصطفی چشتی فاروقی ساکنہ شیرو	ولادت بیبی صاحبہ در شیرو		وفات آنحضرت یکم رمضان شریف بسال سیزدہ صد بست و سہ ہجری سنہ ۱۳۲۳ بوقوع آمدہ	شیرو			معاملہ معلوم کاتب الحروف حضرت ممدوحہ موصوفہ دختر نیک اختر شیخ محمد امین چشتی فندہ شیخ غلام مصطفی عمزادہ خود بودند و والدہ صاحبہ شیخ محمد حنیف کہ حافظ کلام ربانی اند بودند نہایت نیک بخت و حق پرست شمار شدند اکثرہ قوم انسائی شیرو وغیرہ بخدمت وے حضرت میرفتند آنہارا نصیحت و موعظمت برائے عبادت الٰہی وفرمانبرداری حقدار سیفرمودند قرآن خوان و وظائف بسیار میخواندند اگرچہ نانہا از مردمان شہر وغیرہ بخدمت ایشان باعث کہ او استاد اطفال اہل اسلام میبودند می آمدند اکثر بعد کار آمد بخانہ فیض کاشانہ خود غربا را تقسیم کردہ میدادند حضرت مولانا شیخ غلام مصطفی صاحب نیز عادت ایشان پسندمی آمد کہ عادت آن فیض نیز بندہ دادن و خدمت نمودن بفقرا بود۔
۲ع	آن سعیدہ حمیدہ بیبی فاطمہ زوجۂ نیک مولوی محمد حنیف صاحب حافظ قرآن کریم بود رحمۃ اللہ علیہا	ولادت ایشان حضرت در شیرو		وفات حضرت بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول بسال سیزدہ صد ہژدہ سنہ ۱۳۱۸ھ	شیرو			معاملہ معلوم المولف کہ حضرت بیبی صاحبہ دختر نیک اختر شیخ غوث بخش عم حقیقی حافظ محمد حنیف کہ مولوی فارغ التحصیل اند بودند کہ گویا شادی ایشان حضرۃ بعم زادہ خود شدہ بود باری والد ماجد مؤلف ایشان حضرت براہ غمخواری فرمودند کہ مائی جی صاحبہ اللہ تعالی ترا اولاد دہاد کہ اولاد خوب است ایشان حضرت اولاد مرا ضرور خواہد شد مگر من بوقت جوان شدن ایشان موجود نباشم خیر خداوند کریم مالک است ہرچہ مرضی وے جناب عالی میباشد ہمانطور بصدور می آید قضا کار سہ فرزند و یک دختر ہنوز صغر سن بودند کہ حضرت بیبی صاحبہ از جہان فنا بعالم بقا رو انگی فرمود ہرچہ گفت ہمان صورت صادر و ظاہر گشت کہ چون فرزندان و دختر نیک اختر از صغر سنی برآمدند حضرت مائی جی صاحبہ بیشتر از جہان دنیا وداع فرمودہ بعالم بقا رفتہ بودند۔
۱ع	آن مخدومہ معظمہ بیبی سبہائی والدہ ماجدہ مؤلف کاتب الحروف کہ نہایت خلیق و مہدیان بودند رحمۃ اللہ علیہا۔	ولادت مخدومہ معظمہ من در موضع کہڑیا نواح شیروحال		وفات آن مہربان والا صفات دوازدہم ماہ ذیقعد بسال سیزدہ صد بست و سیوم سنہ ۱۳۲۳ھ بوقوع آمدہ است			حضرت مخدوم صاحب	از بزرگان خود معاملہ چشم دید کہ حضرت والدہ ماجدہ مولف کمال شاکر و صابر و نمازی بودند و بخدمت والدہ ماجد بے ماندند کہ ہفت سال او ایشان حضرت والد ماجد مرا قریب شانہ دنبلے سخت و شدید مرید از بیان باہر اند پس ہفت سال بخدمت خود مشغول بودند یا کمترین فلوس فلوس جمع کردہ میدادند کہ من از جراحان کردہ وقف ادویہ و مرہمات مینمودند می آوردم زیادہ عجیبہ حال والدہ ماجدہ ام اینست کہ بوقت خردگی احقر الناس ہا سہ آن مخدومہ من بیمار شدند کہ بیماری نہایت سخت بود آخر بدانست و قضیہ حق مرضیہ معظمہ ام بوقوع آمد کہ ہیچ حس و حرکت باقی نبود خویشان وغیرہ مردمان را اطلاع فوتیدگی دادند ہرکس حاضر گردید بسیار افسوس کردن شروع کردند کہ نہ دختر است کہ کسی پسر غیرہ جوان است اطفال صغیر اند چگونہ گذارہ پس ماندگان خواہد شد آخر برداشتند و بر تختہ غسل نہادند آنجا در بدن مبارک حرکتی پیدا گردید و مرہم برافتہ کہ زنان بسیار موجود بودند بجا خود آرام آوردند آخر خدا شفا بخشید و چہل
۲س	آن نور چشم والدین بی بی غلام زہرا دختر احقر الناس کاتب الحروف رحمہا اللہ	ولادت اخیر سال سیزدہ صد	۱۱ سال	وفات بستم جمادی الثانی بسال سیزدہ صد بست و ششم سنہ ۱۳۲۶ھ	شیرو نور اسلطان صاحب			آن معصومہ مرحومہ والدین غمناک را نہایت عزیزترین بود کہ با وجود صغر سنی لوب بود بجد کہ بنیند حیران اند شدید دور کار خانگی کمال ماہر و قرآن شریف میخواند آخر ارادہ الٰہی بدین منوال بود کہ بعد وفات برادران حقیقی خود حضرت ایشان عبدالخالق و عبدالواحد روشن فرمایاد اللہ تعالی قبور اوشان را این صغیرہ بہ تپ دق گرفتار شدہ کہ بعد پانچ ماہ فوت گشت و بوقت فوتیدگی والدہ خود را گفت مادرم انگشتان بشہید آلودہ کردہ بر چشمان بنہ آخر نہادند و رخصت گردید والدہ ایشان بی بی مہر خاتون یعنی زوجہ مؤلف کاتب بہ تقدیر الٰہی از در اولاد بتاریخ ۱۲ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۶ھ از دار ناپایدار بعالم بقا رحلت اللہ تعالی بخشش وے نصیب خود باد و منہ کرم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر	وصال باکمال	مقبرہ	بادشاہے	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
۱	آن ازمردان خدا حضرت ست نیگا مجذوب قدس سرہ العزیز	ولادت ہانسی یا نواح وے		وفات بسال شش صد چہل و شش ۶۴۶ سنہ بوقوع آمد	ہانسی			نقلست کہ چون شیخ فریدالدین گنجشکر در ہانسی میماند این مجذوب بخدمت وے حضرت ہر وقت خود حاضر میداشت ازانجا کہ حضرت قطب الاقطاب وفات یافت حضرت بابا صاحب بجائے وے حضرت بر مسند مشیخت نشستند آخر مجذوب ہم بدہلی رفت بخدمت حضرت بابا صاحب حاضر شد گریست کہ حضور در ہانسی فراموش گردید در دہلی شیرین شد حضرت الفظ وے پسند آمد آن زمان متعجب بود بعد فراغت کار زیبود در ہانسی شد داوا
۲	اہل حال و صاحب تصرف کمال سوہن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت نواح اجودہن اکثر دیوانہ ماندے		وفات بسال ہفت صد بست و ہشت ۷۲۸ سنہ	اجودہن		حضرت علاء الدین نبیرہ بابا صاحب	نقلست کہ اول بدین باطلہ بود بخدمت حضرت علاء الدین نبیرہ بابا صاحب اسلام قبول کردہ بدرد دانہ فیض اندازہ فیض بخش فیضرسان اقامت داشت از غایت عشق جذب و سکر دیوانہ شد ہفتہ ہفتہ بازیادہ چیزے نخوردے دنیا نشانید بعض بسیار بیشمار طعام میخوردند شکمہا آب نخوشید و اکثر در انبار آملہ اپنی چونہ افتادہ میماند و چونہ بسیار میخورد مردم میپرسیدند چونہ چرا میخوری میگفت کہ حکیم گفتہ این بخت نفس حرص بسیار
۳	حضرت شیخ حسن مجذوب صاحب رحمۃ اللہ	ولادت در راٹھری		وفات بسال ہفتصد بست و ہست ۷۲۸ سنہ	دہلی			نقل است کہ حضرت ایشان از اولاد امجاد حضرت علی بود و بر سلطان سکندر لودہی عاشق بود حتے کہ چند بار بادشاہ او را قید میکرد و خراب تقبود نمی ماند بارے بادشاہ در محل شاہی بود کہ مجذوب در انجا حاضر شد بادشاہ گفت چرا بلا اجازت آمدی گفت از آن آمدم کہ عاشق تو بودم ...
۴	شیخ اللہ دین مجذوب نارنولی رحمۃ اللہ مجذوبے عالی ہمت بود و باشوکت فقر	ولادت حضرت نواح نارنول		وفات حضرت یازدہم شعبان بسال نہصد چہل و شش ۹۴۶ سنہ	اکبرآباد			نقلست کہ از مشاہیر مجاذیب دہلی خوارق و کرامات بود در بازار میگرد و بیگاہی بسیارے خندیدگاہی بیشمار گریہ میکرد و ہر کس را بلفظ خدایا میخواند و خود ہمین طور میگفت خدایا بروو خدایا بنشین خدایا بخور و ملا محمد نارنولی میفرمایند کہ مادرم میگفت کہ بارے تو چنان بیمار بود کہ دست از حیات توشستہ بودیم شیخ اللہ دین گلی کوزہ بدست شخصے فرستاد آنرا تعویذ کردہ بر بازو تو بستم خدا شفا بخشید ملا محمد میفرمایند کہ بارے چند فلوس نذر شیخ اللہ دین کردم بسیار جستم نیافتم آخر مزبلہ خفتہ بود بدل گفتم مردہ است زندہ کہنہ بجنبید سر برآورد و گفت خدایا بیا آنچہ آوردی بدہ
۵	میان معروف مجذوبے کہ مردے کامل بود	ولادت دہلی		وفات نہصد چہل و ہفت ۹۴۷ سنہ				نقلست کہ مجذوبے عالی ہمت بود در دہلی در مقام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ در گنبد قدیمی کہ نزد گورستان شیخ رکن الدین بلخی است میماند باوجود سکر و جذب در تکسیر آیات الٰہی بود کہ بے نظیر بود چون شیر شاہ قلعہ دہلی را ویران ساخت مجذوب نیز گم گردید باز نیامد۔
۶	آن عشق انگن حضرۃ بدیع الدین صاحب مجذوب رحمۃ اللہ	ولادت در کشمیر		وفات نہصد نود و دو ۹۹۲ سنہ بوقوع آمدہ	کشمیر			نقلست کہ حضرت سرمست مے محبت الٰہی بود و مدام و مستدام مدہوش میبود شب و روز در آنجا بیگردید سرما و گرما را ہیچ نمی دانست از سرمی نقصان و نازگرمی ضرر نمیرسید در حال یکسان میبود و ہر چہ از زبان وے و سینہ وے شد ہمان طور بظہور آمدے یک تار موئی خطا نشدے نیک بود خواہ بر خلاف۔
۷	آن لخت جگر مصطفےٰ آن گوشہ قلب مرتضےٰ سرمست شراب محبت الٰہی از خلق آزاد با خدا یگانہ سید شاہ محمد مستان صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ولادت آن حضرت بابرکت در بخارا کہ نزدیک محمد پور است		وفات آن والا صفات مظہر عنایات الٰہی بتاریخ بسال	بخارا در میان محمد پور و حاجی پور است		حضرت تاج محمود صاحب	معاملہ معلوم کاتب الحروف حضرۃ شاہ صاحب از اسرار دولت عقلی تہی نبود اما مستور ضرور بود از خاندان بلند راجن صاحب بخاری کہ از اولاد امجاد حضرت شیر شاہ سید جلال میر سرخ مستند بود مرد لفظ پر تاثیر بود ہر چہ میفرمود حضور میشد با اہل شریعت و طریقت محبت میداشت اللہ اللہ بسیار میکرد و دنیاداران را ہر چہ بعمل می آمد میگفت لحاظ دنیاوی نمیداشت بارے بر شادی بیسے رفتند از انجا دنیاداران اول خیال اہل دنیا میداشتند تا علیمہ داہا اسپان شاہ صاحب را در بر گردید حضرت شاہ صاحب بجوش آمد فرمود کہ بر شادی آمدیم برائے تعزیت این چگونہ شادی است از انجا کہ تقدیر الٰہی ہمین بود شباشب جگر گوشہ جوان عمر اہل شادی فوت گشت دیگر حالات حضرت چنان بسیار اند سجادہ این خاندان عالیشان سید مخدوم محمد اعظم شاہ صاحب گردیدند کہ بعد آسانی مزار شریف سید جلال الدین بخاری حصہ این خاندان بود اما سید انبیاری ساری گشت۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر	وصال باکمال	موضع مزار	بادشاہی	مرشد	خلاصہ کیفیت
۸	آن سرمست رحیق محبت خدا حضرت محمد آقا مجذوب ڈیرہ غازیخان رحمتہ اللہ	ولادت حضرت نامعلوم است		وفات آن مظہر کمالات	ڈیرہ غازیخان [illegible] افغان			زور شور این فقیر روشن ضمیر در عملداری سکہان بود تمام روز و شب بازار و کوچہ کوچہ میگردید و بدید دل القلوب خبردار بود اگر کسے بخدمت درفتہ حال بدل داشتہ درود شریف بجانب پشت ایشان میخواند نہایت جلد لطف دیگر نمودہ میگفت کہ مردمان قدر درود شریف نمیدانند ازالہ یا علاج یا سبب مطلب دلی وے شخصے صاحب ف صاحب میگفتے بار منشی پیر بخش یا منشی غلام رسول علوی ڈیرہ غازیخانی اجارہ علاقہ ڈیرہ غازیخان از سرکار سکہ گرفت جناب آقا مداثات البیت منشی ضبط گردید و نیز اوقات ہمگی اسباب اہالیان ضبط گر منشی صاحب مرحوم از حضرت استمداد و دعا درخواست کرد ہمہ اسباب واگذار کردند
۹	شیخ موسی درودگر مجذوب کہ در ڈیرہ غازیخان مے ماند رحمۃ اللہ علیہ در اوایل در موضع حاجی کما ندصاحب میماند بعدہ در ڈیرہ متمکن گردید	ولادت بیرون از ڈیرہ غازیخان بخوبی واضح نشد کہ زاد بوم وے کدام جا بود۔		وفات عالیشان بسال سیزدہ صد یازدہ ۱۳۱۱ھ	ڈیرہ غازیخان			چشمدید معاملات مولف شیخ موسی فقیر روشندل بحالت مجذوبی در ڈیرہ غازیخان در ہر جا گشت میکرد چندبار دیدہ شد کہ چون شیخ موسی در شہر وارد شدے میان حبیب مجذوب قوم ملانہ کہ پسر ملک غلام محمد بود از آمدن و دیدن میان شیخ موسی خوف میکرد بلکہ فریاد فریاد کردہ مکان پوشیدہ شدے بعد از روانگی شیخ موسی برون از مکان شدہ و نیز معاملہ بلا دروغ است کہ شیخ موسی منجہ اللہ بخش مراسی کہ نام زوجہ مسماۃ گھنور بود کمال عاشق دیدار بود و ہروقت پرسیدے کہ مائی گھنوری کجا باشد بارہا ورثای آن زن کہ شیخ موسی را می بستند بلکہ چند بار در انبار آتش می انداختند کہ آنوقت ضابطہ سرکاری چندان نبودی ہنوز ورثای مسماۃ بخانہ نیامدہ بودندے کہ شیخ موسی در مواقع مختلفہ زندہ حیات میدیدند نہ در بند ضبط شدی و نہ در آتش سوختی سلامت ماندے و سلامت بودے باری برسواری احقر الناس کاتب الحروف جاہلہ کھدیں افتادہ بود و اسب مذکور بر موقعہ راہ و زراعت گیاہ میخورد جاہلہ مذکور برداشت و برفت سراغ شیخ موسی دیدہ در پی آن سراغ رفتم شیخ موسی قبرستان صوب فقیر اقلاو زندہ خفتہ بود سر بنشو و گفت جاہلہ بگیر و بردہ و در زد و تو مقرر کردند باز گردیدم چہ بینم کہ جاہلہ مسماۃ حبیب این خود بخود واپس آمدہ
۱۰	شیخ سوہانا مجذوب کہ اول از قوم لبانان ہندو بودہ بشوق مجازی گردید و از دین باطلہ برآمد و ڈیرہ غازیخان را جا قرار خود ساخت	ولادت نہے پوریا علاقہ سیت پور ضلع مظفرگڑھ		وفات وے در ڈیرہ غازیخان بسال	ڈیرہ غازیخان		حضرت عشق	از زیارت وے بارہا مستفید شدہ در اوایل در علاقہ سیت پور سکونت داشت بحالیکہ از قوم لبانان بود قضا کارے کسی زن عاشق گردید از دین باطلہ برآمد و مسلمان شد در جذبہ عشق گرفتار گردید گاہی چنان بیہوش بودے کہ ہر کسی نام گرفتہ مرحبا میگفت و گاہی از خویش و بیگانہ خبری نمیداشت و در زبان ہندی یعنی زبان ملتانی کافیہا و غزلیات و ابیات میگفت چنانچہ بوقت جذب این بیت البسیار میگفت سے رلدی پھران چودہاری + بہوری ملتم یک واری ہندو مسلمان و طوایف بسیار و بیشمار از وے دعا میخواستند و نذر نیاز میدادند ہمانوقت ہر چیز للہ میداد و نزد خود چیزے نمی گذاشت باری دیدم کہ دنبلے کلان بر عضوے بود و در وے کرمہا پیدا شدند چون کرم از زخم برون افتادے آنرا برداشتہ در زخم دنبل مذکور می نہاد و میگفت کہ غذائے تو از گوشت من است۔ تو کجا میروی و دیگر عجایبات از وے صدور می آمدند و حاکمان را بروے بسیار اعتقاد بودے و ہندو مسلمان حکام مدد او را باعث ترقی مدارجات و مراتب میدانستند و خدمت و بیشمار میکردند
۱۱	آن عالم ربانی جامع علوم خداداد الٰہی فیاض و فیض رسان مولوی	ولادت بابرکت حضرت مولوی صاحب در فلان خانہ بود		وفات آن جامع کمالات مصدر عنایات بسال یازدہ	شیرگڑھ			بوضوح پیوستہ کہ حضرت مولانا مولوی صاحب بتقریب حج از راہ شہر تشریف ارزانی فرمودند از انجا کہ عالم جید بودند و در ان زمان عالی العلوم عمدہ در شہر کسے نبود مسلمان وعظ شنیدہ نہایت شایق وعظ گشتند میان محمد حسین خوجہ سکنہ شیرگڑھ بود آن مولوی صاحب را نہایت نیک بخت و عالم

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر	وصال باکمال	مؤلفات	شاہی	مرشد ارشد	خلاصہ کیفیت
ایضاً	محمد اسمٰعیل خان قوم افغان عیسیٰ زئی مورث اعلی کاتب الحروف که اصل اوشان از فرخانه خراسان بود رحمة الله	ایضاً		[illegible] ہجری ۱۲۶۲ [illegible] آمده				دیده خفیه استدعا دختر دہی نمود مولوی صاحب بجواب گفت که اول اراده حج است اگر زندگی باقی است بعده هر چه از پردهٔ غیب بظهور آید درست باشد بعد الایام بحج رفتند بعد دو سال واپس آمدند میان محمد حسین دختر خود داد و ازان یک فرزند نور محمد و یک دختر پیدا شد دختر صغیر فوت شد و نور محمد را در قوم پیچهر یه که علما دوست و زمینداران موضع ٹهٹه که حال آن قریه ویران است شادی کردند و آن شخص دختر خود در الصف چاه پیچهر یه والده جهیز داد بود که بطور رد قبضه مردم ملانه افتاد و نور محمد علم بسیار بخدمت بزرگان مولوی شاکر محمد صاحب خوانده کامل اکمل شده بود۔
۲	آن بندهٔ بارگاه ایزد مولوی نور محمد صاحب فرزند مولوی محمد اسمٰعیل خان موصوف است که عالم جید و امجد بودند۔	ولادت حضرت در شہر [illegible]		وفات آن حضرت در [illegible]	[illegible]			مخفی نماند که مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب فرزند خود نور محمد رحمة الله علیه را بخدمت بزرگان مولوی شاکر محمد صاحب رحمة الله علیه که فی زمانا از جهان فانی گذشتند تحصیل علوم ظاهری کنانید که عالم جید و امجد گشت او را در مردم پیچهر یه که علما دوست و زمینداران بود شادی کردند دو فرزند یکی سعادت آثار احمد یار و ثانی محمد یار و یک دختر پیدا شد و نور محمد صاحب در جوانی فوت شدند احمد یار در خاندان عالیشان شیخ محمد اسمعیل صاحب بزرگ مولوی صاحب موصوف تحصیل علم نموده فارغ التحصیل شد و محمد یار صاحب در ملتان شریف عالم شد احمد یار زیر سایهٔ فیض پایهٔ حضور غریب نواز جناب حاجی محمد اکرم صاحب آمده مرید گشت بلکه چنان مقبول بارگاه پیر روشن ضمیر شد که حضور غریب نواز بالتشافه دستار قضا عطا فرمودند محمد یار صاحب پیر [illegible]
۳	آن عالم باوقار حضرة قاضی احمد یار صاحب که فرزندے مولوی نور محمد خان بودند و نبیرهٔ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل خان علیه الرحمة والغفران و نور الله مرقده	ولادت حضرت بابرکت در شہر [illegible]		وفات آن ذو الاصفات فیاض [illegible]	[illegible] حال در [illegible] حضرت حاجی محمد اکرم صاحب		حضرت حاجی محمد اکرم صاحب قادری [illegible]	حضرت قاضی صاحب حسب فرمان مرشد ارشد خود نکاح همشیرهٔ خود در ڈیره غازیخان کرده داده خود باهداد حضرت پیر روشن ضمیر در حاجی پور در مردم خوجه که در زمانه حال اولاد اوشان در موضع جتوئی منشی خاص مظفرگڑھ کتخدا شدند و ثانی زوجه در مردم لشاری راجپورے نکاح کردند که از قبیلهٔ اول قاضی ولی محمد و قاضی علی محمد و نور دین و یک دختر پیدا شدند و از زوجهٔ ثانی که از مردم بلوچ لشاری بود یک فرزند پیر بخش صاحب الدین احقر الناس و یک دختر بوجود آمد یک دختر سابقه که از اول قبیله بود در ڈیره غازیخان در مفتیان عقد نکاح کرده دادند و دختر ثانی که از بطن جده حقیقی کمترین بود خورد سال فوت شد و نور الدین فرزند حضرت قاضی صاحب نیز در عالم شباب لاولد فوت گردید و قاضی ولی محمد بعد بلوغ در مردم خوجه جتوئی وال که از وقت زوجه قاضی احمد یار صاحب خویشگی بود کتخدا شد ازان فرزندش قاضی الله بخش و دو دختران پیدا شدند حال از قاضی الله بخش چهار فرزندان موجود اند و قاضی ولی محمد چند سال بعد فوتیدگی والد خود بعهده قضا ماند بعد فوت گشت بجای وی قاضی علی محمد مقرر گشت
۴	آن عابد و زاهد دوران مغفرت آثار قاضی علی محمد ابن قاضی احمد یار صاحب رحمة الله علیه	ولادت حضرت در شہر [illegible] ڈیره غازیخان		وفات [illegible] حضرت [illegible]		خانقاه شریف حضرت حاجی محمد اکرم صاحب	حضرت خلیفه [illegible] صاحب [illegible]	چون قاضی ولی محمد در موضع جتوئی که برای ملاقات خویشاوندان رفته بود فوت شد و ازانجا او را در گورستان خانقاه شریف شامل بزرگان دفن کردند قاضی علی محمد تحصیل علوم در ڈیره غازیخان خاصه شادی در دختر نیک اختر منشی پیر بخش علوی ڈیره غازیخان شده در ڈیره بود و آمده مدتے بعهدهٔ قضا فائز گردید چند مدت قاضی ماند بعده سرکار دولت مدار انگریزی شد قضا را انفصال خورد بعده چند مدت مدرس مانده و ازان هم تنزل شد بدست تپ دق آمدند مدتے تپ راکشیدند و فوت شدند فرزندش قاضی فخر الدین صاحب اولاد موجود است۔

نمبر شمار	اسم شریف	ولادت شریف	عمر	وصال باکمال	موقعہ مزار	بادشاہ	مرشد	خلاصہ کیفیت
۵	آن مغفرت نقش میان پیربخش ابن قاضی احمد یار ابن مولوی نور محمد خان ابن مولوی محمد اسمعیل خان صاحب رحمۃ اللہ و نور اللہ مرقدہ	ولادت حضرت بابرکت در موضع [illegible]		وفات آن والا صفات بتاریخ بستم ماه ربیع الاول بسال سیزده صد و دو هجری سنه ۱۳۰۲ھ و برادرم میان خدا بخش یکم رمضان شریف بسال سیزده صد پانزده سنه ۱۳۱۵ فوت شد و در قبرستان غازی شاه نهاده شدند	خانقاه شریف حضرت حاجی محمد اکرم صاحب رحمت اللہ علیہ		حضرت خلیفہ صاحب مانکپوری	مخفی نماند که چون حضرت قاضی احمد یار جد امجد احقر الناس فوت شدند حضرت والدم حبیب میان پیربخش خورد سال قرآن شریف یاد میفرمودند از انجا که برادران از یک مادر نبودند از والدم دست بردار شدند و ال گاو میشے واوها از کاهم مال متروکه و کتب تمام نمودند بنات فارغ خطی بذریعه جده ما ام نویسانیده گرفتند عبد اللہ خان اشاری ماموں والدم موجود بود گاو میشان داده مال گلوی از مردمان خرید کرده در چند سال مال بسیار و بیشمار گردید حفظ قرآن کریم و حصول علم بجای خود بر طاق ماند والدم را عبده امور مردم جکهر ملتزم و ج گنانید که احقر الناس و باقی برادران پیدا شدند مال اموال ساحر افنا کرده والدم بزرگوار بر زراعت گذاره خود و عیال خود مقرر نهاد حتی که بجز قوة حلال و دیگر کسب نمیکردند اگرچه کلان شدم بارها از کار سخت منع کردم میفرمودند که از قوت حلال منع مناسب نیست چون فوت شدند بسیار دیر ذکر جهری کلمه شریف جاری ماند مولوی محمد حنیف صاحب و ملک مقبول محمد ملانه و سید شیر شاه ها گوده مینمودند و باز باز کلمه شریف آغاز میفرمودند آخر در حالت جهر کلمه شریف جان بحق تسلیم نمودند
۶	آن لخت جگر بر سریر سلطنت صبر و شکر مالک فرزند عزیز از جان عبد الخالق زیب علم مغفرت آگهی مسرور باد آمین	ولادت آن لخت دل بسال دوازده صد و نود و هفت سنه ۱۲۹۷		وفات آن نور البصر مغفرت آیات بتاریخ بیست و دوم ماه ربیع الاول بسال سیزده صد بیست و پنجم سنه ۱۳۲۵ بروز سه شنبه بوقوع آمده	در گورستان مسجد شریف کلان واقع شهر [illegible]		حضرت خلیفہ صاحب جناب حضرت غوث بخش	مخفی نماند که فرزندم عزیز از جان از علم خواندن لاچار از ان بود که بار دبل بر گردن دید پیدا شده بود جراح بخنجر عروق گردن اضرر رسانده از این سبب لکنت مزاحم کلام و دماغ بود باقی امور دنیوی خاصه در فن زراعت و قوت حلال کمال ساعی بود گاهی گاهی نرگلوان را بر چراه و غیر شخص نشن نمیداد که غیر شخص نخورند و گرنه زراعت کاشته ایشان حرام خواهد بود از کسی سوال نمیکرد چرا که حق تعالی ارض مسود اللہ کافی است از زراعت نهایت محترز بود نماز نیز میخواند و در غله کاشته و آورده وی چندان مدت باقی بودی که هر دوم سال بسال قرضدار میشوند و غله در خانه ماشر ده ماه کافی میشد اگرچه شادی وی نموده بودم اما اولاد نشده بود بلا درش یکنیم سال اول فوت شده بود از دل ایشان غم دیگر رفت مدام اورا یاد میکرد و گاه گاه میگریست ـ آخر بمرض برادر خود فوت گشت ـ
۷	آن زاهد و عابد فرزندم عبد الواحد که نهایت لائق خالق و پر ادب و حکیم حکمت خوانده بود اگرچه جنون در عمر صغیر بود اما در عقل و هوش کبیر توان گفت قبر وی روشن باد ـ	ولادت آن صاحب لیاقت و دیانت بسال سیزده صد و یک سنه ۱۳۰۱ بوده		وفات آن مغفور مرحوم محشر نمائی مادر و پدر بروز جمعه بوقت قدری بعد نماز جمعه تاریخ دوازدهم ماه ربیع الآخر بسال سیزده صد بست و سیوم سنه ۱۳۲۳ بوقوع آمده	در گورستان واقع مسجد [illegible] برادر خود عبد الخالق [illegible] علیہ		حضرت خلیفہ صاحب موصوف	مختجب نماند که فرزندم دویم رمضان شریف بسال سیزده صد بست و سه بیت شطر الغیب بیمار گردید هشتم ماه مذکور بجانب عالم خانگی خود که بدختر ماموں خود قاضی فخر الدین ابن قاضی علی متزوج بود بدیر غازیخان بسواری شتر روانه گردید انجا کسے خبر گیر وی نبود بروز نهم در شب اب مصری شیر آمیز دو شیشه میخورد تپ ترقی گردید سیوم شوال سواری فرستادم بخانه آمد دیدم که تپ دق در درجه دوم بود و در دیره غازیخان بر کرانه نبض ملاحظه میکنانید کسی تپ نگفت بلکه گرمی گرمی میگفتند از دیره غازیخان نام حکمت از ان روز شد که مولانا مولوی عبد الرحمن قریشی و مولوی غوث بخش صاحب فوت شدند آخر ڈاکٹری و غیره معالج بسیار شد ند فرزند دلبند را در غم انداخته روانه آنجهان گشت ابیات صبا صاحب لجنت دل گوشه جگر داد صد مه فوت بر مادر پدر + سال هجری سیزده صد بیست و سه + رفت از عالم فنا نور البصر + دوازدهم ماه ربیع الآخر بود + سلخ شد منزل بران تابان قمر + وقت پیشین جان بجان پرور سپرد + لیک شد محجوب روز دگر + اگرچه اللہ تعالی فرزندم اسیری عطا فرموده بود ـ اما چون ملک مال کر

تمام شد